فہرست جلد دوم یعنی علم اجمالی کتاب مستطاب مظاہر حق ترجمہ متبرکہ مشکوۃ المصابیح

الله نور السموات والارض مثل نوره كمشكوة فيها مصباح

نحمدک یا من جعل النجوم مصابیح ونصلی علی من کان احادیثه فی مشکوة صدور الصحابة کالمصابیح علی ما هو الکتاب المشتهر بمظاهر
حق ترجمة مشکوة المصابیح للعالم الکامل تذکرة المتقدمین تکملة المتأخرین الذی یشار الیه بالبنان نائب

ربع ثانی مظاہر حق

رسول الرحمن رجعت الیه رکاب الاستفتاء والاستفسار وانتهت الی جنابه ریاسة الحدیث والتفقه فی الافتاء ثلج
بلیس بالقلوب القاسیة مجلسه مجمع البحور الدانیة والقاصیة مولانا المولوی محمد قطب الدین الدهلوی دامت برکاته

مطبع فاروقی واقع دہلی میں باہتمام محمد علی کریم بخش صاحب طبع

استعمال کرنا اور یہہ چیزین جو مذکور ہوئین مردونکو منع ہین سوای باسن چاندیکی کہ مردون اور عورتون کو دونونکو استعمال اونکا درست نہین اور نہ ہووی گا ادسمین آخرت مین ظاہر تر یہہ ہی کہ کہا جاوی کہ دونونکا نہین اثر دہین مدت عذاب اپنی تک یا وقت توقف اور حساب کی باہست مین ایک مدت تک نہین پہنی کا پہر ہووی گا اور ایسی ہی مراد نہ پہنی ریشم سی ہی اس حدیث مین من لبسہ فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرۃ اور ایسی ہی نہ پینی شراب سی اس حدیث مین من شربہا فی الدنیا لم یشربہا فی الآخرۃ ۞ ع ۞ ح **وعن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المسلم اذا عاد اخاہ المسلم لم یزل فی خرفۃ الجنۃ حتی یرجع رواہ مسلم

اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مسلمان جو وقت پوچہتا ہی بہائی اپنی مسلمان کو ہمیشہ رہتا ہی بیچ میوہ توڑنی بہشت کی یہانتک کہ پہری روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی بسبب سی زنکی طرف عیادۃ بیمار کی لائق جنت اور میوی خورد وسکی کی ہوتا ہی ۞ ع ۞ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یقول یوم القیمۃ یا ابن ادم مرضت فلم تعدنی قال یا رب کیف اعودک وانت رب العلمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعدہ اما علمت انک لو عدتہ لوجدتنی عندہ یا ابن ادم استطعمتک فلم تطعمنی قال یا رب کیف اطعمک وانت رب العلمین قال اما علمت انہ استطعمک عبدی فلان فلم تطعمہ اما علمت انک لو اطعمتہ لوجدت ذلک عندی یا ابن ادم استسقیتک فلم تسقنی قال یا رب کیف اسقیک وانت رب العلمین قال استسقاک عبدی فلان فلم تسقہ اما انک لو سقیتہ وجدت ذلک عندی رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی فرماوی گا دن قیامت کی ای بیٹی آدم کی بیمار ہوا مین پس نہ پوچہا تو نی مجکو کہیگا ای رب میری کسطرح پوچہتا مین تجکو اور تو پالنی والا ہی عالمون کا یعنی اور پاک ہی بیماری سی فرماوی گا اللہ تعالی کیا نجانا تو نی کہ تحقیق بندہ میرا فلانا بیمار ہوا پس پوچہا تو نی اوسکو کیا نہ جانا تو نی یہہ کہ اگر پوچہتا تو اوسکو البتہ پاتا مجکو نزدیک اوسکی یعنی رضا میری ای بیٹی آدم کی کہانا مانگا مین تجسی پس نہ کہلایا تو نی مجکو کہیگا ای رب میری کسطرح کہلاتا مین تجکو اور تو ہی پالنی والا عالمون کا یعنی اور تو کسیکا محتاج نہین فرماویگا اللہ تعالی کیا نہ جانا تو نی یہہ کہ کہانا مانگا تہا تجسی بندی میری فلانی نی پس نہ کہلایا تو نی اوسکو کیا نہ جانا تو نی یہہ کہ اگر کہلاتا اوسکو البتہ پاتا تو اوسکو یعنی ثواب اوسکا نزدیک میری ای بیٹی آدم کی پانی مانگا مینی تجسی پس نہ پلایا تو نی مجکو کہیگا ای رب میری کسطرح پلاتا مین تجکو اور تو پالنی والا عالمون کا ہی یعنی تجکو کسی چیز کی احتیاج نہین نہ پانی کی اور کسی چیز کی فرماویگا پانی مانگا تجسی بندی میری فلانی نی پس نہ پلایا تو نی اوسکو کیا نہ جانا تو نی یہہ کہ اگر پلاتا اوسکو پاتا تو اوسکو یعنی ثواب اوسکا نزدیک میری روایت کی یہہ مسلم نی **ف** عیادۃ مریض کی ترغیب اللہ تعالی نی فرمایا کہ اگر عیادۃ کرتا پاتا مجکو نزدیک اوسکی اور کہلانی اور پلانی مین فرمایا پاتا ثواب اوسکا نزدیک میری اس سی معلوم ہوا کہ عیادۃ افضل ہی کہلانی اور پلانی سی ۞ **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی اعرابی یعودہ وکان اذا دخل علی مریض یعودہ قال لا باس طہور ان شاء اللہ فقال لہ لا باس طہور ان شاء اللہ قال کلا بل حمی تفور علی شیخ کبیر تزیرہ القبور فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنعم اذا رواہ البخاری

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیگئی ایک گنوار کی پاس واسطی پوچہنی حال بیماری اوسکی کی اور تہی حضرت جب جاتی بیمار کی پوچہنی اوسکو فرماتی نہین کچہہ ڈر یعنی خوف کہا اس بیماری سی ہی کہ پاک کرنیوالی ہی بیمار یعنی گناہونسی اگر چاہی اللہ پس فرمایا حضرت نی واسطی اعرابی کی نہین کچہہ ڈر پاک کرنیوالی ہی یہہ بیماری اگر چاہی اللہ کہا گنوار نی ہرگز نہین یون بلکہ تپ ہی کہ جوش مارتی ہی بوڑہی بڑی پر بلاویگی یہہ تپ اوسکو قبرونمین

ریلو

یعنے مار ڈالیگی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس ہان ایسطرحسی ہوگا روایت کی یہہ بخاری نی **ف** اس حدیث سی کمال تواضع حضرت کی معلوم ہوتی کہ
گنوار کی خبر کو تشریف لیگئی تعلیم ہی امت کی ہی کہ ادنی کی خبر بہی لیا کرین اور ہان ایسطرحسی ہوگا یعنی غصی ہوئی حضرت اوسپر کہ نہی ایسا تو اب بیماریکا
بیان کیا اور راہ صبر وشکر کی بتائی اور باوجود اسکی تونی انکار اس نعمت کا کیا تو اب یون ہی ہو ویگا جسطرح تو کہتا ہی اسلیی کہ نہین ہی جزا کفران نعمت
کی مگر محروم ہونا اوس نعمت سی اور احتمال ہی کہ وہ بیمار کافر ہو لیکن علمانی کہا ہی کہ ظاہر یہہ ہے کہ مسلمان تہا لیکن بیوقوف اوجہئہ گنوار تہا بسبب شدت
درد کی بیتاب ہوکر اسطرح کہہ بیٹہا تہا ع **وعن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اشتكى منا
انسان مسحه بيمينه ثم قال اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافى لا شفاء الا شفاؤك شفاء لا يغادر
سقما متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیمار ہوتا ہم مین سی کوئی آدمی پہیرتی اوسپر
داہنا ہاتہہ اپنا پہر فرماتی دور کر بیماری کو اے پروردگار آدمیونکی اور شفا دی تو ہی شفا دینیوالا نہین شفا مگر شفا تیری وہ شفا کہ نچہوڑی کسی بیماری کو روایت
کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعنها** قالت كان اذا اشتكى الانسان الشيء منه او كانت به قرحة
او جرح قال النبي صلى الله عليه وسلم باصبعه بسم الله تربة ارضنا بريقة بعضنا ليشفى سقيمنا
باذن ربنا متفق عليه اور روایت ہی اونہین عائشہ سی کہ کہا جسوقت کہ شکایت کرتا آدمی کسی چیز کی یعنی کسی عضو کی بدن اپنی سی یعنی جب کوئی
عضو دکہتا کسیکا یا ہوتا پہوڑا یا زخم کہتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرکر ساتہہ اونگلی اپنی کی برکت حاصل کرتا ہون ساتہہ نام اللہ کی یہہ مٹی زمین ہماریکی
ملی ہوئی تہی ساتہہ لعاب بعضی ہمارےکی یعنی ہم یہہ تا کہ شفا دیا جاوی بیمار ہمارا ساتہہ حکم پروردگار ہماری روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف**
آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لعاب مبارک اونگلی پر لگاتی اور رکہتی اوسکو خاک پر پہر رکہتی اونگلی خاک آلودہ اوپر جگہہ درد کی اور پہیرتی جاتی اوسکو
اوس جگہہ اور پڑہتی بسم اللہ آخر تک اور یہہ ایک سر اسرار الٰہی سی ہی علاج پہوڑون اور زخمون کی اس سے کہ حضرات ہی جانتی ہونگی ہماری عقلین
قاصر ہین اسکی معلوم کرنی سی لیکن قاضی بیضاوی نی از راہ احتمال کی بیان کیا ہی کہ طب سے معلوم ہوتا ہی کہ لعاب دہن کو تاثیر ہی بیچ تبدیل مزاج
کے اور وطن کی مٹی کو بہی تاثیر ہی بیچ حفظ مزاج کی حتی کہ لکہا ہی حکمانی کہ مسافر کو چاہیی کہ کچہہ خاک اپنی وطن کی ساتہہ رکہی اور تہوڑی سی پانیکی
باسن مین ڈالدی اور وہ پانی پیتا رہی تا امن مین رہی تغیر مزاج سی پس اسلیی حضرت یہہ فعل کرتی ہون اور اور ہی شارحین نی وجہین اسکی بیان
کی ہین یہہ سب احتمالات مین حقیقت وہی ہی جو پہلی مذکور ہوئی اور کہا اشرف نی کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر جائز ہونی رقیہ یعنی منتر کے جبتک
کہ اوسمین کوئی حرام چیز نہو مانند سحر اور کلمہ کفر کی اور منتر کسی زبانکا ہو ہندی ہو یا ترکی یا عربی جب تلک معنی اوسکی معلوم نہون پڑہنا درست نہین کہ شاید
الفاظ کفر کی نہون مگر ایک منتر بچہو کا حدیث مین آیا ہی بسم اللہ شجہ قرنیہ آخر تک پڑہنا اوسکا درست ہی اگرچہ معنی اوسکی معلوم نہین شرح **وعنها**
قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اشتكى نفث على نفسه بالمعوذات ومسح عنه بيده فلما اشتكى
وجعه الذي توفي فيه كنت انفث عليه بالمعوذات التي كان ينفث وامسح بيد النبي صلى الله عليه
وسلم متفق عليه وفي رواية لمسلم قالت كان اذا مرض احد من اهل بيته نفث عليه
بالمعوذات اور روایت ہی اونہین عائشہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتی دم کرتی اپنی پر معوذات اور پہیرتی اپنی پر ہاتہہ اپنا
یعنے جہانتک پہنچ سکتا ہاتہہ بدن مبارک پر پس جب بیمار ہوئی اوس بیماری مین کہ وفات کیی گئی اوسمین تہی مین دم کرتی حضرت پر معوذات وہ معوذات کہ تہی
حضرت دم کرتی اور پہیرتی مین ہاتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی اسطرح کہ مین پڑہتی معوذات اور حضرت کی ہاتون پر دم کرتی اور دونو ہاتہہ اونکی بدن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الجنائز کتاب بیچ بیان جنازونکی **ف** جنائز جمع جنازہ کی اور جنازہ ساتہہ زبر جیم کی اور زیر جیم کی یعنی میت کی کہ تخت پر ہو اور ساتہہ زیر کی فصیحتر ہی اور بعضون نی کہا کہ جنازہ ساتہہ زبر جیم کی یعنی میت کی اور زیر سی یعنی تخت کی کہ جسپر میت کو رکھکر لیجاتی ہین اور بعضون نی بالعکس کہا ہی یعنی جنازہ جیم کی زیر سی میت کو کہتی ہین اور جیم کی زبر سی تخت کو کہتی ہین شرع شرح **باب عِیَادَةِ الْمَرِیْضِ وَثَوَابِ الْمَرَضِ** باب ہی بیچ بیان پوچہنی بیمار کی اور ثواب بیماری کی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** اَبِیْ مُوْسیٰ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِیْضَ وَفُکُّوا الْعَانِیَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہلاوہو کی کو یعنی مضطر اور مسکین اور فقیر کو اور پوچہو بیمار کو اور چہڑاو قیدی کو یعنی دشمن کی ہاتہہ سی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** یہہ سب امر واسطے وجوب علی الکفایہ کی ہین پس اگر ایک بجالاوی ساقط ہوتا ہی گناہ اور ونکی ذمہ سی لیکن تاہم سنت اور باعث ثواب ہے اور اگر کوئی بہی بجانہ لاوی سب گنہگار ہونگی کذا ذکر علی آو حضرت شیخ رحمہ اللہ نی لکہا ہی کہ بہوکیکو کہلانا سنت ہی اگر خود اضطرار یعنی ہلاکت کو نہ پہنچی اور فرض ہی اگر اضطرار کو پہنچی اور فرض کفایہ ہی اگر متعین نہو کوئی یعنی مثلا ایک شہر مین کئی آدمی ذی مقدور ہون اور فرض عین ہی اگر متعین ہو یعنی مثلا ایک شہر مین ایک ہی شخص مقدور رکہتا ہو اور اور مفلس ہون اور بیمار پرسی بہی سنت ہی اگر کوئی خبر گیران بیمار کا ہو اور واجب ہے اگر کوئی خبر گیران اوسکا نہو + **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِیَادَۃُ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَۃُ الدَّعْوَۃِ وَتَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حق مسلمان کی مسلمان پر پانچ ہین جواب دینا سلام کا اور پوچہنا بیمار کا اور ساتہہ جانا جنازہ کی اور قبول کرنا دعوتکا اور جواب دینا چہینک والیکا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ پانچون باتین فرض کفایہ ہین اور کرنا سلام کا سنت ہی وہ بہی حقوق اسلام سی ہی چنانچہ آگی حدیث مین آویگا لیکن یہہ سنت افضل فرض سی ہی اس لیی کہ اسمین تواضع ہی اور سبب ہے اداے واجب کا اور پوچہنا بیمار کا اور ساتہہ جانا جنازی کی اور اہل بدعت مستثنی ہین اسی یعنی روافض وغیرہ کی نہ خبر پوچہی نہ اونکی جنازی کی ساتہہ جاوی اور قبول کرنا دعوتکا اگر کوئی بلاوے واسطی نیکی کی لیی تو قبول کرے اور جاوی اور بعضون نی کہا کہ ضیافت کی لیی بلاوی تو حاضر ہووی بشرطیکہ اوسمین گناہ نہو اور امام غزالی نی کہا کہ جو کہانا ازراہ مفاخرت اور نام و نمود کی پکاوین نہ قبول کری اور سلف یعنی صحابہ اور اگلی علما مکروہ رکہتی تہی اوسکو اور جواب دینا چہینک والیکا یعنی اگر وہ الحمد للہ کہی

تو اوسکی جواب مین کہی یرحمک اللہ لکھا ہی شرح السنۃ مین کہ یہہ سب حق اسلام کی ہین برابر ہین انمین سب مسلمان نیک ہی اور بد بہی یعنی گنہگار غیر مبتدع مگر خاص کیا جاوی نیک ساتہہ بشاشت اور مصافحہ کی نہ فاجر علی الاعلان گناہ کرنیوالا شرع بنرح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِیْلَ مَا ھُنَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِذَا لَقِیْتَہٗ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَاِذَا دَعَاکَ فَاَجِبْہُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَکَ فَانْصَحْ لَہٗ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰہَ فَشَمِّتْہُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْہُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی اونہین ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حق مسلمان کی مسلمان پر چہہ ہین عرض کیا گیا کیا ہین وہ ای رسول خدا کی فرمایا جسوقت کہ ملاقات کر تو مسلمان سی پس سلام کر اوسپر اور جسوقت بلاوی تجکو یعنی مدد کرنیکی لیی یا ضیافت کی لیی پس قبول کر اور جسوقت خیر خواہی چاہی تجہسی پس خیر خواہی کر واسطی اوسکی اور جسوقت چہینکی پہر الحمد اللہ کہی پس جواب دے اوسکو یعنی یرحمک اللہ کہہ اور جب بیمار ہو پس پوچہہ اوسکو اور جسوقت مرجاوی ساتہہ جا اوسکی یعنی نماز و دفن کی لیی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اور جب بیمار ہو پس پوچہہ اگرچہ ایکبار رہو اور یہہ جو مشہور ہی کہ بعض اوقات مین عیادۃ بیمار کی نہ کیجاوی کچہہ اصل اسکی نہین بلکہ باطل ہی اور اس حدیث مین بیان خیر خواہی کا زیادہ ہی اور اسمین حقوق مسلمان کی مسلمان پر چہہ فرمائی اور اوپر کی حدیث مین پانچ پس مراد حصر نہین ہی حقوق مسلمانکی بہت ہین ہر مقام مین کچہہ کچہہ انمین سی بیان فرمائی ہین اور یہہ بہی ہوسکتا ہی کہ یہہ احکام وحی مین تدریج لیئے ٹہیر ٹہیر کر نازل ہوتی ہون یعنی پہلی پانچ نازل ہوئی ہون پہر چہہ شرع بنرح **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَھَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَاِجَابَۃِ الدَّاعِیْ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَنَھَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّھَبِ وَعَنِ الْحَرِیْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّیْبَاجِ وَالْمِیْثَرَۃِ الْحَمْرَاءِ وَالْقَسِّیِّ وَاٰنِیَۃِ الْفِضَّۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَعَنِ الشُّرْبِ فِی الْفِضَّۃِ فَاِنَّہٗ مَنْ شَرِبَ فِیْھَا فِی الدُّنْیَا لَمْ یَشْرَبْ فِیْھَا فِی الْاٰخِرَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی برا بن عازب سے کہ کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزونکا اور منع فرمایا سات چیزونسی حکم کیا ہمکو ساتہہ عیادت بیمار کی اور جانیکی ہمراہ جنازہ کی اور جواب دینے چہینکنی والیکی اور جواب دینی سلام کی اور قبول کرنی بلانیوالیکی اور سچا کرنی قسم کہانیوالیکی اور مدد کرنی مظلوم کی اور منع فرمایا ہمکو پہننی انگوٹہی سونیکیسی اور پہننی ریشم کیسی اور اطلس کی سی اور دیباکیسی اور استعمال کرنی زین پوش سرخ کیسی اور کپڑی قسی کیسی اور منع فرمایا استعمال کرنی باسن چاندی کیسی اور ایک روایت مین ہی پینی سی چاندیکی باسن مین اسلیی کہ تحقیق جو شخص پیویگا اوسمین دنیا مین نہ پیویگا اوسمین بیچ آخرتکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سچا کرنی قسم کہانیوالیکی یعنی اگر کوئی شخص قسم کہاوی ایک امر آئندہ پر اور تو قادر ہو اوپر پوری کرنی قسم اوسکیکی اور اوسمین گناہ نہو مثلاً اگر قسم کہاوی کہ مین تجہسی جدا نہین ہونیکا یہانتک کہ کری تو ایسا کام اور تو قادر ہو اوسکی کرنی پر پس کرتا کہ اوسکی قسم ٹوٹی نہین اور بعضون نی کہا کہ معنی یہہ ہین کہ اگر کوئی کسیکو قسم دلاوی کہ تجہی خدا کی قسم یہہ کام کر تو مستحب ہے اوسکو کہ کری وہ کام واسطی تعظیم نام پروردگار کی اگرچہ لازم نہین اور مدد کرنی مظلوم کی واجب ہی داخل ہی اسمین مسلمان اور ذمی اور کبہی ہوتی ہی مدد ساتہہ قول کی اور کبہی ساتہہ فعل کی اور میثرہ اوس زین پوش کو کہتی ہین کہ روئی بہری ہوتی ہے اوسمین اور اوسکو زین پر ڈالکر بیٹہتی ہین اوسکو نمدزین کہتی ہین عادات عجم سے ہی کہ وہ از راہ تکبر کی حریر و دیبا وغیرہ سی بناتی ہین پس وہ اگر حریر کا ہو ہر رنگ کا حرام ہی اور اگر حریر کا نہو اور ہو سرخ تو مکروہ ہی اور نہین تو نہین اور قسی نام ایک کپڑیکا ہی کہ ریشم اور کتان سی بنا جاتا ہی منسوب طرف قس کی کہ وہ ایک قریہ ہی مصر کا اور استعمال کرنی چاندیکی باسن سی منع فرمایا اور یہی حکم سونیکی باسن کا ہی بلکہ اس سی بہی زیادہ گناہ ہی اوسکا

استعمال کرنا اور یہہ چیزین جو مذکور ہوئین مردونکو منع ہین سوای باسن چاندی کی کہ مردون اور عورتون کو دونون کو استعمال اونکا درست
نہین اور نہ ہووی گا اوسین آخرة مین ظاہر تر یہہ ہی کہ کہا جاوی کہ دنیا کا نہین آخرة مین مدت عذاب اپنی کی یا وقت توقف اور حساب
کی بابت مین ایک مدت تک نہین پئی گا پہر ہووی گا اور ایسی ہی مراد نہ پہنی ریشم سی ہی اس حدیث مین من لبس فی الدنیا لم یلبس فی الآخرة
اور ایسی ہی پینی شراب سی اس حدیث مین من شرب الخمر فی الدنیا لم یشربها فی الآخرة ۞ ع ۞ ح وعن ثوبان قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم ان المسلم اذا عاد اخاه المسلم لم یزل فی خرفة الجنة حتی یرجع رواه مسلم
اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیه سلم نی تحقیق مسلمان جس وقت پوچہتا ہی بہائی اپنی مسلمان کو ہمیشہ رہتا ہی
بیچ میوہ خوری بہشت کی یہانتک کہ پہری روایت کی یہہ مسلم نی ف یعنی بسبب اوسکی طرف عیادة بیمار کی لائق جنت اور میوی خوری
اوسکی کی ہوتا ہی ۞ ع ۞ وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله تعالی یقول یوم القیمة یا ابن آدم مرضت
فلم تعدنی قال یا رب کیف اعودک وانت رب العلمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعده اما علمت انک لو عدته
لوجدتنی عنده یا ابن آدم استطعمتک فلم تطعمنی قال یا رب کیف اطعمک وانت رب العلمین قال اما علمت انه استطعمک
عبدی فلان فلم تطعمه اما علمت انک لو اطعمته لوجدت ذلک عندی یا ابن آدم استسقیتک فلم تسقنی قال یا رب کیف
اسقیک وانت رب العلمین قال استسقاک عبدی فلان فلم تسقه اما انک لو سقیته وجدت ذلک عندی رواه مسلم اور روایت
ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی تحقیق الله تعالی فرماوی گا دن قیامت کی ای بیٹی
آدم کی بیمار ہوا مین پس نہ پوچہا تونی مجکو کہیگا ای رب میری کسطرح پوچہتا مین تجکو اور تو پالنی والا ہی عالمون کا یعنی
اور پاک ہی بیماری سی فرماوی گا الله تعالی کیا نجانا تونی کہ تحقیق بندہ میرا فلانا بیمار ہوا پس پوچہا تونی اوسکو کیا نہ
جانا تونی یہہ کہ اگر پوچہتا تو اوسکو البتہ پاتا مجکو نزدیک اوسکی یعنی رضا میری ای بیٹی آدم کی کہانا مانگا مین تجسی پس نہ کہلایا تونی مجکو کہیگا
ای رب میری کسطرح کہلاتا مین تجکو اور تو ہی پالنی والا عالمون کا یعنی اور تو کسیکا محتاج نہین فرماویگا الله تعالی کیا نہ جانا تونی یہہ کہ
کہانا مانگا تہا تجسی بندی میری فلانی نی پس نہ کہلایا تونی اوسکو کیا نہ جانا تونی یہہ کہ اگر کہلاتا اوسکو البتہ پاتا تو اوسکو یعنی ثواب اوسکا نزدیک
میری ای بیٹی آدم کی پانی مانگا مین تجسی پس نہ پلایا تونی مجکو کہیگا ای رب میری کسطرح پلاتا مین تجکو اور تو پالنی والا عالمون کا ہی یعنی
تجکو کسی چیز کی احتیاج نہین نہ پانی کی اور کسی چیز کی فرماویگا پانی مانگا تجسی بندی میری فلانی نی پس نہ پلایا تونی اوسکو کیا نہ جانا تونی یہہ کہ اگر پلاتا
اوسکو پاتا تو اوسکو یعنی ثواب اوسکا نزدیک میری روایت کی یہہ مسلم نی ف عیادة مریض کی کہنا الله تعالی نی فرمایا کہ اگر عیادة کرتا پاتا مجکو نزدیک اوسکی اور کہلانی
اور پلانیکی میں فرمایا پاتا تو ثواب اوسکا نزدیک میری اس سی معلوم ہوا کہ عیادة افضل ہی کہلانی اور پلانی سی ۞ ح وعن ابن عباس ان النبی صلی الله
علیه وسلم دخل علی اعرابی یعوده وکان اذا دخل علی مریض یعوده قال لا باس طهور ان شاء الله فقال له لا باس طهور ان
شاء الله قال کلا بل حمی تفور علی شیخ کبیر تزیره القبور فقال النبی صلی الله علیه وسلم فنعم اذا رواه البخاری
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نبی صلی الله علیه وسلم تشریف لیگئی ایک گنوار کی پاس واسطی پوچہنی حال بیماری اوسکی کی اور تہی حضرت جب جاتی بیمار کی
پوچہنی کو اوسکو فرماتی نہین کچہہ ڈر یعنی غم نکہا اس بیماری سی اسلیئی کہ پاک کرنیوالی ہی گناہون سی یعنی گناہونسی اگر چاہی الله پس فرمایا حضرت نی واسطی اعرابی کی نہین
کچہہ ڈر پاک کرنیوالی ہی یہہ بیماری اگر چاہی الله کہا گنوار نی ہرگز نہین یون بلکہ تپ ہی کہ جوش مارتی ہی بوڑہی بڑی پر بلاویگی یہہ تپ اوسکو قبر ونتک

یعنے مار ڈالیگی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس ہاں اسطرح سے ہوگا ۔ روایت کی یہہ بخاری نے **ف** اس حدیث سے کمال تواضع حضرت کی معلوم ہوتی کہ گنوار کی خبر کو تشریف لیگئے تعلیم ہے امت کے لیے کہ ادنے ادنے کی خبر لیے کیا کرین اور ہاں اسطرح سے ہوگا یعنی عنقریب ہوگی حضرت اوسپر کہ مینے ایسا ثواب بیماری کا بیان کیا اور راہ صبر و شکر کی بتائی اور باوجود اسکے تونے انکار اس نعمت کا کیا تو اب یون ہی ہوویگا جسطرح تو کہتا ہے اسلیے کہ نہین ہے جزا کفران نعمت کی مگر محروم ہونا اوس نعمت سے اور احتمال ہے کہ وہ بیمار کافر ہو لیکن علما نے کہا ہے کہ ظاہر یہہ ہے کہ مسلمان تھا لیکن بیوقوف اور جاہل گنوار تھا بسبب شدت درد کی بیتاب ہوکر اسطرح کہہ بیٹھا تھا ع **وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا اشتكى منا إنسان مسحه بيمينه ثم قال أذهب البأس رب الناس واشف أنت الشافي لا شفاء إلا شفاؤك شفاء لا يغادر سقما متفق عليه** اور روایت ہے عائشہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ بیمار ہوتا ہم مین سے کوئی آدمی پھیرتے اوپر داہنا ہاتھہ اپنا پھر فرماتے دور کر بیماری کو اے پروردگار آدمیونکے اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا نہین شفا مگر شفا تیری وہ شفا کہ نچھوڑے کسی بیماری کو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعنها قالت كان إذا اشتكى الإنسان الشيء منه أو كانت به قرحة أو جرح قال النبي صلى الله عليه وسلم بإصبعه بسم الله تربة أرضنا بريقة بعضنا ليشفى سقيمنا بإذن ربنا متفق عليه** اور روایت ہے اونہین عائشہ سے کہا جس وقت کہ شکایت کرتا آدمی کسی چیز کی یعنی کسی عضو کی بدن اپنے سے یعنی جب کوئے عضو دکھنا کسیکا یا ہوتا پھوڑا یا زخم کہتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرکر ساتھہ اونگلی اپنی کی برکت حاصل کرتا ہون ساتھہ نام اللہ کی یہہ مٹی زمین ہمارے کی ملی ہوئی تھی ساتھہ لعاب بعضے ہمارے کے یعنی ہم مین سے تا کہ شفا دیا جاوے بیمار ہمارا ساتھہ حکم پروردگار ہمارے کے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لعاب مبارک اونگلی پر لگاتے اور رکھتے اوسکو خاک پر پھر رکھتے اونگلی خاک آلودہ اوپر جگہہ درد کی اور پھیرتے جاتے اوسکو اوس جگہہ اور پڑھتے بسم اللہ آخر تک اور یہہ ایک بھید ہے اسرار الہی سے بیچ علاج پھوڑون اور زخمون کی اس سر کو حضرت ہی جانتے ہونگے ہماری عقلین قاصر ہین اسکی معلوم کرنے سے لیکن قاضی بیضاوی نے از راہ احتمال کے بیان کیا ہے کہ طب سے معلوم ہوتا ہے کہ لعاب دہن کو تاثیر ہے بیچ تبدیل مزاج کے اور وطن کی مٹی کو بھی تاثیر ہے بیچ حفظ مزاج کی حتی کہ لکھا ہے حکما نے کہ مسافر کو چاہیے کہ تھوڑی خاک اپنے وطن کی ساتھہ رکھے اور تھوڑی سی پانیکے باسن مین ڈالدے اور وہ پانی پیتا رہے تا امن مین رہے تغیر مزاج سے پس اسلیے حضرت یہہ فعل کرتے ہون اور اور بھی شارحین نے وجہین اسکی بیان کی ہین یہہ سب احتمالات ہین حقیقت وہی ہے جو پہلے مذکور ہوئی اور کہا اشرف نے کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر جائز ہونے رقیہ یعنی منتر کے جبتک کہ اوسمین کوئی حرام چیز نہو مانند سحر اور کلمہ کفر کی اور منتر کسی زبان کا ہو ہندی ہو یا ترکی یا عربی جب تلک معنے اوسکے معلوم نہون پڑھنا درست نہین کہ شاید الفاظ کفر کے ہون مگر ایک منتر بچھو کا حدیث مین آیا ہے بسم اللہ شجۃ قرنیۃ آخر تک پڑھنا اوسکا درست ہے اگرچہ معنی اوسکے معلوم نہین شرع شرح ہے **وعنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا اشتكى نفث على نفسه بالمعوذات ومسح عنه بيده فلما اشتكى وجعه الذي توفي فيه كنت أنفث عليه بالمعوذات التي كان ينفث وأمسح بيد النبي صلى الله عليه وسلم متفق عليه وفي رواية لمسلم قالت كان إذا مرض أحد من أهل بيته نفث عليه بالمعوذات** اور روایت ہے اونہین عائشہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے دم کرتے اپنے پر معوذات اور پھیرتے اپنے ہاتھہ اپنا یعنے جہانتک پہنچ سکتا ہاتھہ بدن مبارک پر پس جب بیمار ہوئے اوس بیماری مین کہ وفات کیے گئے اوسمین تھی مین دم کرتی حضرت پر معوذات وہ معوذات کہ تھے حضرت دم کرتے اور پھیرتی مین ہاتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی اسطرح کہ مین پڑھتی معوذات اور حضرت کے ہاتھون پر دم کرتی اور وہ ہاتھہ اونکے بدن

مبارک پر پھیرتی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت میں مسلم کی مین ہے کہ کہا حضرت عائشہ نی تہی حضرت جب بیمار ہوتا کوئی گھر والون مین سی دم کرتی اوسپر معوذات
ف معوذات سی مراد قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہین لفظ جمع کا باعتبار آیتون کی کہا یا اقل جمع کی دو ہین یا دو سورتین یہہ اور تیسری قل
ہو اللہ ان تینون کو معوذات کہا تغلیبا اور معتمد یہی بات ہی اور بعضون نی کہا قل یا بہی اسمین داخل ہی اور مسلم کی دوسری روایت میں ذکر ہاتہہ پھیرنیکا
نہین ہے پس احتمال ہی کہ پھیرتی ہونگی حضرت لیکن ذکر اس لیی نکیا کہ دم کرنی سی پھیرنا ہاتہون کا آپ ہی سمجہا جاویگا اور احتمال یہہ ہی ہی کہ حضرت ترک
کرتی ہون اوسکو کبہی اور اکتفا کرتی ہون دم کرنی پر اور ظاہر تر اول ہی ہی اور اولی یہی ہی کہ دونون باتین کری اور اس حدیث مین دلالت ہی اسپر کہ
کہ کلام اللہ کی آیتین پڑہکر دم کرنا سنت ہی ؁ ع **وعن** عثمان بن ابی العاص انہ شکی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وجعا یجدہ فی جسدہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضع یدک علی الذی یألم من جسدک
وقل بسم اللہ ثلثا وقل سبع مرات اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد واحاذر قال
ففعلت فاذہب اللہ ما کان بی رواہ مسلم اور روایت ہی عثمان بن ابی العاص سے یہہ کہ اونہون نی شکایت کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی ایک درد کی کہ پاتی تہی اوسکو اپنی بدن مین پس فرمایا واسطی اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رکہہ ہاتہہ اپنا اوس جگہہ پر کہ دکہتی ہی بدن تیرا سی اور کہہ
بسم اللہ تین بار اور کہہ سات بار پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ عزت اللہ کی اور قدرت اوسکی برائی اوس چیز کی سی یعنی درد کیسی کہ پاتا ہون مین اب اور ڈرتا
ہون مین یعنی زیادتی اوسکی سی آیندہ کو کہا عثمان نی پس کیا مینی پس دور کی اللہ نی وہ بیماری کہ تہی مجہی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** ابی سعید الخدری
ان جبرئیل اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد اشتکیت فقال نعم قال بسم اللہ ارقیک من کل
شیء یؤذیک من شر کل نفس او عین حاسد اللہ یشفیک بسم اللہ ارقیک رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید خدری سے
یہہ کہ جبرئیل آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا ای محمد کیا بیمار ہی تو پس فرمایا حضرت نی کہ ہان کہا جبرئیل نی ساتہہ نام خدا کی افسون پڑہتا ہون
تجہپر ہر چیز سی کہ ایذا دی تجکو برائی ہر شخص کی سی یا آنکہہ حسد کرنیوالیکی سی اللہ شفا دی تجکو ساتہہ نام اللہ کی منتر پڑہتا ہون تجپر نقل کی یہہ مسلم نی **وعن**
ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعوذ الحسن والحسین اعیذکما بکلمات اللہ
التامۃ من شر کل شیطان وھامۃ ومن کل عین لامۃ ویقول ان اباکما کان یعوذ بہا
اسمعیل واسحق رواہ البخاری وفی اکثر نسخ المصابیح بہما علی لفظ التثنیۃ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم پناہ مین دیتی حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو ساتہہ اس دعا کی پناہ مین دیتا ہون مین تمکو ساتہہ کلمات اللہ تعالی کی کہ پوری ہین برائی ہر شیطان کی
سے اور ہر جانور زہریلی مار ڈالنی والی کیسی اور ہر آنکہہ نظر لگانیوالی کیسی اور فرماتی حضرت کہ تحقیق باپ تمہاری یعنی حضرت ابرہیم پناہ مین دیتی تہی ساتہہ
ان کلمات کی اسمعیل و اسحق کو روایت کی یہہ بخاری نی اور بیچ اکثر نسخون مصابیح کی لفظ بہما کا ساتہہ ضمیر تثنیہ کی ہی **ف** مراد کلمات اللہ تعالی کیسے
یا معلومات اوسکی ہین یا نام پاک اوسکی یا کتابین اوسکی اور ہر شیطان سی یعنی ہر سرکش اور حدسی بڑہ جانیوالیکی برائی سی خواہ وہ جنات مین سی ہو یا آدمیون مین
سے یا جانورون مین سے اور ہامہ اوس جانور زہریلی کو کہتی ہین کہ جسکی کاٹی سی آدمی مر جاوی مانند سانپ وغیرہ کی اور جس زہریلی کی کاٹیسی مری نہین اوسکو
سامہ کہتی ہین مانند بچہو اور زنبور کی اور کبہی حشرات الارض کو بہی ہوام کہتی ہین اور ساتہہ ضمیر تثنیہ کی کہ پہرتی ہی طرف دو کلمون کی کہ جسمین داخل
ہوا ہی لیکن یہہ تکلف ہی اسلیی کہا ہی طیبی نی کہ یہہ بسبب سہو لکہنی والی کی ہی صحیح ساتہہ ضمیر مفرد ہی کی ہی ؁ ع ؁ ح **وعن** ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ بہ خیرا یصب منہ رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سی

ل

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تعالی ساتھ اوسکے بہلائی کا ہو جاتا ہے وہ مصیبت زدہ واسطے حصول بہلائی کی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** مصیبت کہتے ہین ہر امر ناخوش کو پس پہنچنا مصیبت کا ہمیشہ از راہ قہر کے نہین ہے بلکہ کبہی بسبب مہربانی کے ہی ہوتی ہے کہ گناہ جہڑتے ہین اوس سے اگر صبر کرے اور راضی رہے اوسپر علامت مہر کی ہے اور اگر جزع فزع کرے اور خفا ہووے علامت قہر کی ہے بہرحال ٭ **وعن** ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما یصیب المسلم من نصب ولا وصب ولا ہم ولا حزن ولا اذی ولا غم حتی الشوکة یشاکہا الا کفر اللہ بہا من خطایاہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہین پہنچتا مسلمانکو کوئی رنج اور نہ کوئی دکہہ اور نہ کوئی فکر اور نہ غم اور نہ ایذا اور نہ غم یہانتک کہ کانٹا پہنچایا جاتا ہے اوسکو مگر جہاڑتا ہے اللہ تعالی بسبب اسکے گناہ اوسکے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** معانی لفظ ہم وغیرہ کے آپسمین قریب قریب ہین اور فرق ہم وغم مین یہہ ہے کہ ہم امر آیندہ مین ہوتا ہے کہ کوئی امر مشکل درپیش رکہتا ہو اور بقصد کرنے اوسکیکے رنج کہینچے اور غم امر گذشتہ مین ہوتا ہے حاصل یہہ کہ کسیطرحکا رنج مسلمان کو پہنچے باعث جہڑنے گناہ صغیرہ کا ہوتا ہے ٭ **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یوعک فمسستہ بیدی فقلت یا رسول اللہ انک لتوعک وعکا شدیدا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجل انی اوعک کما یوعک رجلان منکم قال فقلت ذلک لان لک اجرین فقال اجل ثم قال ما من مسلم یصیبہ اذی من مرض فما سواہ الا حط اللہ بہ سیاتہ کما تحط الشجرة ورقہا متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا گیا مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرت بخار مین تہے پس لگایا مینے اونکو ہاتہہ اپنا پہر کہا مینے اے رسول خدا کے آپکو ہوتا ہے بخار سخت پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہان تحقیق مجہے بخار ہوتا ہے مانند بخار دو شخصون کی تم مین سے کہا ابن مسعود نے پس کہا مینے یہہ اسواسطے کہ ہو واسطے تمہارے دگنا ثواب پس فرمایا کہ ہان پہر فرمایا نہین کوئی مسلمان کہ پہنچے اوسکو ایذا مرض سے اور ہر چیز کہ سوا اوسکے مگر دور کرتا ہے اللہ تعالی بسبب اوسکے گناہ اوسکے جیسکہ جہاڑتا ہے درخت پتے اپنے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ٭ **وعن** عائشة قالت ما رایت احدا الوجع علیہ اشد من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا نہین دیکہا مینے کسیکو کہ بیماری اوسپر سخت تر ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماریسے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے ٭ **وعنہا** قالت مات النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین حاقنتی وذاقنتی فلا اکرہ شدة الموت لاحد ابدا بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری اور روایت ہے اونہین عائشہ سے کہ کہا وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی درمیان ہنسلی میری کی اور ٹہوڑی میری کی پس نہین مکروہ جانتی ہون سختی موتکی واسطے کسیکے کبہی پیچہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی وفات ہوئی حضرت کی اوس حالمین کہ تکیہ کئے ہوئی تہے مجہپر پس مین خوب جانتی ہون شدت موت اونکے پس نہین مکروہ جانتی ہین الخ یعنی مین گمان کرتی تہی پہلے کہ سختی موت کی ہوتی ہے بسبب کثرت گناہون کی پس جب دیکہی مینے سختی حضرت کی وفات کی جانا مینے کہ سختی موت کی نہین ہے علامت بری ہونی خاتمہ کی بلکہ وہ ہوتی ہے واسطے بلند ہونے درجات کی اور آسانی موت کی نہین ہے بزرگی واسطے حضرت کو بطریق اولی ہوتی ٭ **وعن** کعب بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المومن کمثل الخامة من الزرع تفیئہا الریاح تصرعہا مرة وتعدلہا اخری حتی یاتیہ اجلہ ومثل المنافق کمثل الارزة المجذیة التی لا یصیبہا شیء حتی یکون انجعافہا مرة واحدة متفق علیہ اور روایت ہے کعب بن مالک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل مومن کی مانند مثل پٹہی ترو تازہ کہیتی کی ہے جہکاتی ہین اوسکو بادین گرادیتی ہین اوسکو کبہی اور سیدہا کردیتی ہین کبہی یہانتک کہ آتی ہے اوسکو موت یعنی اسیطرح مسلمان کو کبہی

گرادیتا ہی حادثہ ضعف اور بیماری کا اور کبھی سیدہا اور درست کردیتی ہی تندرستی اور مثل منافق کی مانند مثل درخت صنوبر کی ہی کہ محکم اور ثابت ہوتا ہی کہ نہین
پہنچتے اوسکو کوئی چیز یعنی بسبب باؤنکی نہ جھکتا ہی نہ گرتا ہی یہان تک کہ ہوتا ہی اکھڑنا اوسکا ایکدفع یعنی اسیطرح منافق ہمیشہ توانا اور تندرست ہوتا ہی بغیر ضعف
اور بیماری کی ایکبارگی ہی گر پڑتا ہی اور مرتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ مومن نہین خالی ہوتا بیماری سی یا کمی مال سے
یا ذلت سے اور یہہ سب علامتین سعادت کی ہین لیکن بشرط صبر اور رضا اور شکر کی اور منافق اور فاسق کو کم ہوتی ہین بیماریان مصیبتین تاکہ نہ حاصل ہو اونکو کفارہ
اور نہ ثواب ع **وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمن کمثل الزرع لا تزال الریح تمیلہ ولا یزال المؤمن یصیبہ البلاء ومثل المنافق کمثل شجرۃ الارزۃ لا تھتز حتی تستحصد متفق علیہ**
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثل مومن کی مانند مثل کہیتی کی ہی ہمیشہ رہتی ہین باوین جہکاتی اوسکو اور ہمیشہ رہتا ہی مومن پہنچتی
ہے اوسکو بلا اور مثل منافق کی مانند مثل درخت صنوبر کی ہی کہ نہین ہلتا یہانتک کہ اوکہاڑا جاتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اسیطرح منافق کو
بلا کم پہنچتی ہی دنیا مین تاکہ ہلکا ہو عذاب سے عقبی مین ع **وعن جابر قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ام السائب فقال مالک تزفزفین قالت الحمی لا بارک اللہ فیھا فقال لا تسبی الحمی فانھا تذھب خطایا بنی آدم کما یذھب الکیر خبث الحدید رواہ مسلم** اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تشریف لائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ام سائب کی پاس پہر
فرمایا کیا ہی واسطی تیری کانپتی ہی کہا اوسنی تپ ہی نہ برکت دی اللہ اوسمین پس فرمایا حضرت نی مت برا کہہ تپ کو اسلیے کہ تحقیق تپ دور کرتی ہی گناہ بنی آدم
کی جیسی دور کرتی ہی بہٹی میل لوہی کا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ایک روایت مین آیا ہی کہ اللہ تعالی دور کرتا ہی مومن سی تمام خطائین اوسکی بسبب تپ
ایک شب کی اور ابو درداء سی آیا ہی کہ تپ ایک رات کی جہاڑتی ہی گناہ ایک برس کی ع **وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مرض العبد او سافر کتب لہ بمثل ما کان یعمل مقیما صحیحا رواہ البخاری** اور روایت ہی ابی موسی
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ بیمار ہوتا ہی بندہ یا سفر کرتا ہی یعنی اور قوت ہوتی ہی اوس سی بسبب اوسکی نوافل و اوراد لکہا جاتا ہی
واسطی اوسکی مانند اوس چیز کی کہ عمل کرتا تہا گہر مین تندرست نقل کی یہہ بخاری نی **وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطاعون شھادۃ لکل مسلم متفق علیہ** اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طاعون شہادت
ہے ہر مسلمان کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جو کوئی طاعون مین صبر کرتا ہی اور بہاگتا نہین اور اوسمین مرجاتا ہی ثواب شہید کا سا پاتا ہی اور
طاعون کہتی ہین مرض عام اور وباکو کہ فاسد ہوجاتی ہی بسبب اوسکی ہوا اور مزاج اور بدن اور بعضون نی کہا کہ طاعون خاص بیماری کو کہتی ہین کہ جسم
پہر جاتی ہین بدن پر نرم جگہون مین مانند بغلون وغیرہ کی اور گرداون کی سیاہی ہوتی ہی یا سبزی یا سرخی ع **وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشھداء خمسۃ المطعون والمبطون والغریق وصاحب الھدم والشھید فی سبیل اللہ متفق علیہ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شہدا پانچ ہین ایک طاعون زدہ دوسرا جو پیٹ کی بیماری سی مری
یعنی دستون اور استسقا وغیرہ سی تیسرا ڈوبنی والا چوتہا دیوار یا چہت کی نیچی دبنی والا پانچوان شہید بیچ راہ خدا کی نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نی **ف** ڈوبنی والا ظاہر یہہ ہی کہ درجہ شہادت کا اوس ڈوبنی والی کو ہوگا کہ بارادہ گناہ کی کشتی پر نہ بیٹہا ہوگا اور حقیقی شہید اخیر ہی کا ہی اور اور
حکمی ہین یعنی اونکو ہی ثواب شہیدونکا سا ملتا ہی جاننا چاہیی کہ شہداء حکمی کہ وارد ہوئی ہین حدیثون مشہورہ مین بہت ہین جمع کیا ہی اونکو سیوطی وغیرہ نی
پانچ تو یہی ہین جو مذکور ہوئی اور اور یہہ ہین ذات الجنب والا اور جو جل کر مری اور عورت جو مری ساتہہ جمع کی یعنی پیٹ سی یا جنکر یا باکرہ اور عورت کہ

مری حمل سی جننی تک یا دوچنیانی تک اور سِل والا یعنی دق والا اور مسافر اور مسافرگرکر پڑی سواری پرسی اللہ کی راہ مین یعنی جہاد مین اور مرابط یعنی نگہبانی کرنیوالا سرحد اسلام پر اور گر پڑنی والا گڑہی مین اور جسکو کہاجادین درندی یعنی شیر وغیرہ اور جوکوئی قتل کیا جادی واسطی مال اپنی کی یا اہل یا دین یا خون اپنی کی یا مظلمہ کی یعنی حق کی اور میت اللہ کی راہ مین یعنی جو جہاد مین اپنی موت سی مرجاوی اور رغبت کرنیوالا شہادت مین کہ مرجاوی بچھونون پر اور حضرت علی سی روایت ہی کہ جسکو قید کری بادشاہ از راہ ظلم کی پہر مرجاوی قید خانہ مین پس وہ شہید ہی اور جو ماراجاوی ظلم سی پہر مرجاوی اوسی مارنی مین پس وہ شہید ہی اور جو کوئی مری گواہی دیتا ہوا توحید کی پس وہ شہید ہی اور انس سی روایت ہی بطریق مرفوع کی کہ تپ شہادت ہی اور عبیدہ بن الجراح سی روایت ہی کہ کہا اونہون نی کہ کہا مینی یا رسول اللہ کونسا شہیدون مین بزرگ تر ہی اللہ کی نزدیک فرمایا وہ شخص کہ کہڑا ہوطرف امام ظالم کی پس کری اوسکو امر بالمعروف اور منع کری اوسکو منکر سی پس مارڈالی وہ امیر اوسکو اور ابی موسیٰ سی ہی کہ جسکو کچل ڈالی گہوڑا یا اونٹ یا مری کاٹنی سی زہریلے جانور کی پس وہ شہید ہے اور ابن عباس سی ہی کہ جو کوئی عاشق ہوا اور پرہیزگار رہا اور چہپایا محبت کو پہر مرگیا پس وہ شہید ہی اور روایت ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جسکو دوران سر ہو کشتی مین اور قی آوی اوسکو اجر شہید کا ہی اور ابن مسعود سی ہی بطریق مرفوع کی کہ اللہ تعالی نی لازم کی غیرت عورتون پر اور جہاد مردون پر پس جسنی صبر کیا اون عورتون مین سی یعنی سوکن کی ہونی پر ہوگا اوسکو ثواب شہید کا اور حضرت عائشہ سی روایت ہی بطریق مرفوع کی کہ جسنی کہی دن مین پچیس بار یہہ دعا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِیْ فِی الْمَوْتِ وَفِیْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ پہر مرا بچھونی اپنی پر دیتا ہی اوسکو اللہ ثواب شہید کا اور روایت ہی ابن عمر سی بطریق مرفوع کی کہ جسنی نماز پڑہی ضحے کی اور روزی رکہی تین دن کی ہر مہینی مین اور نہ چہوڑی وتر سفر مین اور نہ حضر مین لکہا جاتا ہی اوسکو ثواب شہید کا اور آیا اور شہید ہی مین جنگل مارنی والا ساتہہ سنت کی نزدیک فساد امت کی اور جو کہ مری طلب علم مین اور مراد طلب علم سی یہہ ہی کہ مشغول ہو علم کی حاصل کرنی اور تعلیم کرنی اور تالیف کرنی مین اور حاضر ہو مجلس علم مین اور جو کوئی جیتا رہی اس حالت مین کہ مدارات کرنیوالا ہو لوگون کی پس وہ شہید ہی اور جو لاوی غلہ طرف مسلمانون کی اور جو کوئی کماوی اپنی بیوی اور اولاد اور لونڈی غلام اپنی کی لیی پس وہ شہید ہی اور مرتث یعنی جو کہ بعد زخمی ہونیکی فائدہ اوٹہاوی شہید ہی اور ایسی ہی جسنی اگر مارڈالین اوسکو کافر لڑائی مین اور شریق یعنی جس کے گلی مین پانی پہنس گیا اور دم گہٹ کر مرگیا اور حدیث مین آیا ہی کہ جو مسلمان اپنی مرض مین پڑہی دعا یونس کی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین چالیس بار پہر مری اپنی اوسی مرض مین دیا جاتا ہی ثواب شہید کا اور اگر اچہا ہوتا ہی اچہا ہوتا ہی اسحال مین کہ مغفرت کیجاتی ہی اوسکی اور آیا ہی کہ تاجر سچا امانت دار شہیدون کی ساتہہ ہوگا دن قیامت کی اور جو کوئی مری شب جمعہ مین شہید ہی اور آیا ہی کہ موذن بعد اذان دینی والا مانند شہید کی ہی کہ لوٹتا ہو اپنے خون مین اور جب مرتا ہی تونہین کیڑی پڑتی اوسکی قبر مین اور آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ جسنی درود بہیجا مجہپر ایکبار رحمت بہیجتا ہی اللہ اوسپر دس بار اور جو کوئی درود بہیجتا ہی مجہپر دس بار رحمت بہیجتا ہی اللہ اوسپر سو بار اور جو کوئی درود بہیجتا ہی مجہپر سو بار لکہتا ہی اللہ درمیان دونو انکہون اوسکی کی براءۃ یعنی خلاصی نفاق سی اور خلاصی آگ سی اور رکہیگا اوسکو اللہ دن قیامت کی ساتہہ شہیدون کی اور آیا ہی کہ جو کوئی کہی صبح کو تین بار اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم اور پڑہی تین آیتین اخیر سورہ حشر کی متعین کرتا ہی اللہ تعالی ساتہہ اوسکی ستر ہزار فرشتی کہ دعا بخشش کی کرتی ہین اوسپر شام تک پہر اگر مرجاتا ہی اوس دن مین شہید مرتا ہی اور جو کوئی پڑہتا ہی شام کو یہی ثواب پاتا ہی اور آیا ہی کہ وصیت کی حضرت نی ایک شخص کو کہ جب پکڑی خوابگاہ اپنی پڑہی اخیر سورہ حشر کا اور فرمایا اگر مری گا تو شہید مری گا اور جو کوئی مرتا ہی گر سے شہید ہوتا ہی اور جو کوئی مرتا ہی حج یا عمرہ مین شہید ہی اور جو کوئی مرتا ہی باوضو شہید ہی اور ایسی ہی رمضان کی مہینہ مین یا مری بیت المقدس یا مکہ یا مدینہ مین شہید ہی یا مری دبلاہٹ کی بیماری سی اور جسکو پہنچی آفت اور مری وہ صبر کرنیوالا ضرر اور پڑی بلا پر شہید ہی اور دعا مقالید السموات والارض آخر تک کہ فضیلت اوسکی حدیث مین بہت آئی ہی جو کوئی پڑہی صبح شام شہید ہی یا مری نوی برس کا ہوکر یا آسیب زدہ یا مری اور ماں باپ

اوسکی اوس سے راضی ہون اور بیوی نیکبخت کہ مرجاوی اور خاوند اوسی راضی ہو اور ایسی ہی امام عادل اور حاکم شرعی یعنی قاضی کہ حکم کری حق اور جو کوئی مدد کری ساتہہ ایک کلمہ کی یا چلنی کی واسطی مسلمان ضعیف کی شہید ہی ۱۲ ع ۱۲ دطوالع الانوار حاشیہ درمختار **وعن عائشۃ قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الطاعون فاخبرنی انہ عذاب یبعثہ اللہ علی من یشاء وان اللہ جعلہ رحمۃ للمؤمنین لیس من احد یقع الطاعون فیمکث فی بلدہ صابرا محتسبا یعلم انہ لا یصیبہ الا ما کتب اللہ لہ الا کان لہ مثل اجر شہید رواہ البخاری** اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حقیقت طاعون کیسی پس خبر دی مجہکو یہہ کہ عذاب ہے بہیجتا ہی اوسکو اللہ اپنی بندون پر جسپر چاہی اور تحقیق اللہ نی گردانا ہی اوسکو رحمت واسطی مومنونکی یعنی جو کہ صبر کرتی ہین اوسپر نہین کوئی کہ ہووی طاعون یعنی اوسکی شہر مین پہر ٹہرا رہی بیچ شہر اپنی کی صبر کرنیوالا اور طلب کرنیوالا ثواب کا یعنی ثواب ہی کی لیئی ٹہیرا رہا نہ اور غرض کی لیئی جانتا ہے یہہ کہ نہین پہنچی گی اوسکو مگر وہ چیز کہ لکہی ہی اللہ نی واسطی اوسکی مگر کہ ہوتا ہی واسطی اوسکی مانند ثواب شہید کی روایت کی یہہ بخاری نی **وعن اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطاعون رجز ارسل علی طائفۃ من بنی اسرائیل او علی من کان قبلکم فاذا سمعتم بہ بارض فلا تقدموا علیہ واذا وقع بارض وانتم بہا فلا تخرجوا فرارا منہ متفق علیہ** اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طاعون عذاب ہی بہیجا گیا تہا ایک جماعت پر بنی اسرائیل سے یا فرمایا اون لوگون پر کہ پہلی تمسی تہی یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ پہلی بات کہی یا دوسری پس جسوقت کہ سنو تم طاعون ایک زمین مین پس نجاؤ اوسمین اور جسوقت کہ ہو ایک زمین مین اور ہو تم اوسمین پس نہ نکلو بہاگ کر اوس سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ایک جماعت بنی اسرائیل سی مراد وہ ہین کہ جنکو کہا گیا تہا ادخلوا الباب سجدا پس مخالفت کی اونہون نی فرمایا اللہ تعالی نی فانزلنا علیہم رجزا من السماء کہا ابن مالک نی پس بہیجا اللہ نی اون پر طاعون پس مرگئی ایک ساعت مین اون مین سی چوبیس ہزار بڑی بوڑہی اون کی تفسیرون مین بیان اسکا مفصل لکہا ہی اور جانا وہان اسلیی منع ہی کہ نفس کو ہلاکت مین ڈالنا لازم آتا ہی اور بہاگنی نہین اس لیئی کہ تقدیر سی بہاگنا ہی پس ضابطہ وبا مین یہی ہی کہ جہان ہووی وہان جاوی نہین اور اگر کہین پہلی سی تہا اور وہان وبا آگئی بہاگی نہین جو کوئی بہاگی گا مرتکب گناہ کبیرہ کا ہوگا اور مردود ہی وہ اور سوائی وبا کی اور بعضی جگہون مین بہاگنا آیا ہی جیسی کوئی ایک گہر مین ہو اور زلزلہ آوی یا آگ لگ جاوی یا دیوار ٹیڑہی کی نیچی بیٹہا ہو اور غالب ظن ہلاکت کا ہو تو جائز ہی بہاگنا وہان سی ۱۲ ع ۱۲ ح ۱۲ **وعن انس قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ سبحانہ وتعالی اذا ابتلیت عبدی بحبیبتیہ ثم صبر عوضتہ منہما الجنۃ یرید عینیہ رواہ البخاری** اور روایت ہی انس سے کہ کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ پاک ہی وہ اور بلند ہی جسوقت کہ مبتلا کرتا ہون مین بندی اپنی کو ساتہہ دو پیاریون اوسکی کی پہر صبر کرتا ہی دیتا ہون مین اوسکو عوض اون دونون کی بہشت ارادہ کرتی تہی حضرت دو پیاریون سی آنکہین اوسکی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی جسکو اندہا کرتا ہون اوسکو اوسکی عوض مین بہشت دیتا ہون یعنی داخل کرون گا بہشت مین ساتہہ نجات پائی ہوئی یا منازل مخصوصہ دونگا اوسمین پس جو مبتلا ہووی اسمین اوسکو چاہیی کہ صبر کری اور ظاہر و باطن مین برا نجانی اوسکو اور جانی کہ اندہا ہونا از راہ غضب الہی کی نہین ہے بلکہ واسطہ دور کرنی گناہون کی اور بلند ہونی درجات کی اور بچانیکی بدنظری سی ہی ایک بزرگ جب آخر عمر مین اندہی ہوگئی تو فرماتی تہی کہ جو خلوت کہ تمام عمر مین چاہتا تہا اب حاصل ہوئی ہی ۱۲ ع ۱۲ ح

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم یعود مسلما غدوۃ الا صلی علیہ سبعون الف ملک حتی یمسی وان عادہ عشیۃ الا صلی علیہ سبعون الف ملک حتی یصبح وکان لہ خریف فی الجنۃ رواہ**

الترمذی وابو داود روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین کوئی مسلمان کہ عیادة کری مسلمان
کی اول روز یعنی دوپہر کی پہلی پہلی مگر کہ دعا کرتی ہین اوسکی لیی رحمت و مغفرت کی ستر ہزار فرشتی یہانتک کہ شام کری اور نہین عیادة کرتا اوسکی آخر روز یعنی بعد زوال کی مگر کہ دعا
کرتی ہین اوسکی لیی رحمت و مغفرت کی ستر ہزار فرشتی یہانتک کہ صبح ہوا اور ہوتا ہی واسطی اوسکی باغ بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **وعن** زيد بن ارقم قال عادني
النبي صلى الله عليه وسلم من وجع كان بعيني رواه احمد وابو داود اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ کہا عیادت کی میری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بسبب درد کی کہ تہا آنکہون
میری مین نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سنت ہی عیادة کرنی آنکہون کی دکہنی مین اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ تین بیماریان ہین کہ نہ عیادت کیا جاوی
صاحب اونکا درد والا یعنی جسکی آنکہہ دکہی اور داڑہ کا درد والا اور دنبل والا انتہی یہہ حدیث جامع صغیر مین لکہی ہی پس ان دونو حدیثون مین تعارض ہوا تطبیق ان مین یون
دیجاوی کہ نہ عیادة کری ان کی وہ شخص کہ تکلف کری واسطی اوسکی بیمار اور گران ہوا وسپر آنا اوسکا پس محتاج ہوگا طرف کہولنی آنکہہ کی درد مین اور محتاج ہوگا طرف کلام کرنی کی
داڑہ کی درد مین اور اس سی بہت ضرر ہوگا اوسکو اور محتاج ہوگا طرف بیٹہنی کی اچہی ہیات پر ساتہہ تکلف کی دنبل والا اور جس صورت مین کہ گران نہوا اوسکو پس نہین
مضائقہ عیادة کا حاصل یہہ کہ روایت متن کی محمول ہی صورت اخیرہ پر اور روایت جامع صغیر کی محمول ہی پہلی صورت پر ۱۲ مولانا عبد العزیز رح **وعن** انس قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من توضأ فاحسن الوضوء وعاد اخاه المسلم محتسبا بوعد من جهنم مسيرة ستين خريفا رواه ابو داود
اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ وضو کری پس اچہا وضو کری یعنی پورا اور عیادة کری بہائی اپنی مسلمان کی بقصد ثواب کی دور کیا جاتا ہی
دوزخ سی مقدار ساٹہہ برس کی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ وضو کرنا عیادة کی لیی سنت ہی اور حکم وضو کا شاید اسلیی فرمایا کہ عیادة عبادة ہی اور وضو
سی عبادة کامل و افضل ہوتی ہین اور اس حال مین دعا کری گا تو خوب قبول ہوگی ۱۲ ع **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم
يعود مسلما فيقول سبع مرات اسأل الله العظيم رب العرش العظيم ان يشفيك الا شفي الا ان يكون قد حضر اجله رواه ابو داود والترمذي
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی مسلمان کہ پوچہی بیمار مسلمان کو پہر کہی سات بار سوال کرتا ہون مین اللہ بزرگ پروردگار عرش
بڑی کی یہہ کہ شفا دی تجکو مگر کہ شفا دیا جاتا ہی وہ مگر یہہ کہ حاضر ہو اجل اوسکی یعنی یہہ مرض لاعلاج ہو روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی نی **وعنه** ان النبي صلى الله
عليه وسلم كان يعلمهم من الحمى ومن الاوجاع كلها ان يقولوا بسم الله الكبير اعوذ بالله العظيم من شر كل عرق نعار ومن شر حر النار
رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب لا يعرف الا من حديث ابراهيم بن اسمعيل وهو يضعف في الحديث اور روایت ہی اونہین سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی
سکہلاتی صحابہ کو واسطی تپ کی بلکہ واسطی سب دردون کی یہہ کہ کہین بسم ساتہہ نام اللہ بڑی کی پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ اللہ بڑی کی برائی ہر رگ جوش مارنی والی کی اور برائی گرمی آگ کی سی
نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی نہین پہچانی جاتی مگر حدیث ابراہیم بیٹی اسمعیل کی سی اور وہ ضعیف گنا جاتا ہی حدیث مین **ف** رگ جوش مارنیوالی کی یعنی خون جو جوش مارکر
رگ مین پناہ چاہا اس سی اسلیی کہ جب خون غالب ہوتا ہی ایذا دیتا ہی کہ تپ اور امراض پیدا ہوتی ہین اور یہہ حدیث ابن ابی شیبہ اور ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن ابی الدنیا اور ابن سنی اور حاکم نی
روایت کی ہی اور تصحیح کی ہی اسکی بیہقی نی دعوات مین ۱۲ ع **وعن** ابي الدرداء قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من اشتكى منكم شيئا او
اشتكاه اخ له فليقل ربنا الله الذي في السماء تقدس اسمك امرك في السماء والارض كما رحمتك في السماء فاجعل رحمتك في الارض اغفر لنا
حوبنا وخطايانا انت رب الطيبين انزل رحمة من رحمتك وشفاء من شفائك على هذا الوجع فيبرأ رواه ابو داود اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا
سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی جو کوئی بیمار ہو تم مین سی کچہہ یا بیمار ہو بہائی اوسکا پس چاہی کہ کہی رب ہمارا اللہ ہی ایسا اللہ کہ آسمان مین ہی یعنی رحمت اوسکی یا امر اوسکا یا
بڑی سلطنت اوسکی آسمان مین ہی یا وہ ایسا ہی کہ عبادت کیا جاتا ہی آسمان مین جیسا کہ عبادت کیا جاتا ہی زمین مین پاک ہی نام تیرا یعنی سب نقصانون سی حکم تیرا
مانا گیا ہی آسمان مین اور زمین مین جیسا کہ رحمت تیری آسمان مین ہی پس گردان رحمت اپنی زمین مین بخش ہماری لیی گناہ ہماری بڑی اور چہوٹی تو ہی

پروردگار پاکیزون کا یعنی محبت اور کارساز اونکا نازل کر رحمت یعنی رحمت عظیمہ اپنی رحمت مین سی یعنی جو کہ پہیل رہی ہی ہر چیز پر اور شفا اپنی شفا مین سی
اس بیماری پر پس اچہا ہو جاوی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** جیسیکہ رحمت تیری آسمان مین ہی یعنی سب جگہہ اور سب وہان کی رہنی والون پر
ہے بخلاف زمین اور زمین والون کی کہ رحمت خاص بعضون پر ہوتی ہی اور بعضون پر نہین یعنی مومنون پر ہوتی ہی نہ کافرون پر اگرچہ رحمت عام
سب پر ہی بحسب قول اللہ تعالی کی رحمتی وسعت کل شئی اور مراد پاکیزون سی مؤمن ہین پاک شرک سی یا متقی جو کہ بچتی ہین بری افعال و اقوال سی ✲
ع ✲ **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء الرجل یعود مریضا فلیقل اللھم اشف
عبدک ینکأ لک عدوا او یمشی لک الی جنازۃ رواہ ابو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی
جسوقت کہ اوی آدمی عیادۃ کری مریض کی پس چاہیی کہ کہی یا الہی شفا دی بندی اپنی کو ایذا پہنچاوی واسطی تیری دشمن کو یعنی دشمنان دین کو زخمی
کری اور قتل کری یا چلی واسطی خوشی تیری کی طرف جنازہ کی یعنی نماز کی لیئی نقل کی یہہ ابو داود نی **وعن** علی بن زید عن امیۃ انھا سألت
عائشۃ عن قول اللہ عز وجل ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ وعن قولہ ومن یعمل سوءا
یجز بہ فقالت ما سألنی عنھا احد منذ سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
ھذہ معاتبۃ اللہ العبد بما یصیبہ من الحمی والنکبۃ حتی البضاعۃ یضعھا فی ید
قمیصہ فیفقدھا فیفزع لھا حتی ان العبد لیخرج من ذنوبہ کما یخرج التبر الاحمر من الکیر
رواہ الترمذی اور روایت ہی علی بن زید تابعی سی کہ نقل کی امیہ سی یہہ کہ اونہی پوچہی عائشہ سی معنی قول اللہ عز وجل کی کہ اگر ظاہر کرو تم وہ چیز کہ بیچ تمہاری
دلون مین ہی یا چہپاؤ اوسکو حساب کریگا تمسی ساتہہ اوسکی اللہ اور پوچہی معنی قول اللہ تعالی کی اور جو شخص کہ عمل کری برا یعنی صغیرہ یا کبیرہ بدلا دیا جاویگا
ساتہہ اوسکی یعنی دنیا مین یا عقبی مین پس کہا حضرت عائشہ نی نہین پوچہا مجہی اس مسئلہ کو کسی نی جبسیکہ پوچہا تہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا
یہہ محاسبہ اور جزا کہ مذکور ہین ان دونو آیتون مین عتاب کرنا خدا کا ہی بندی پر ساتہہ اوس چیز کی کہ پہنچتی ہی اوسکو تپ سی اور رنج سی یہانتک کہ کوئی چیز
مال مین سی رکہتا ہی اوسکو بیچ آستین کرتی اپنی کی پس نہین پاتا اوسکو پہر غمگین ہوتا ہی بسبب نہ پانی اوسکی کی دور کیی جاتی ہین اوس سی گناہ اوسکی
ہمیشہ یہی حال ہوتا رہتا ہی یہانتک کہ بندہ البتہ نکلتا ہی اپنی گناہون سی جیسا کہ نکلتا ہی بہٹی سی سونا اور چاندی سرخ یعنی بسبب پڑنیکی آگ مین نقل
کی یہہ ترمذی نی **ف** باعث پوچہنی معنی دونو آیتون کا یہہ تہا کہ پہلی آیت دلالت کرتی ہی کہ بندی حساب کیی جاتی ہین دلون کی خطرون اور بری
اندیشون پر اور دوسری آیت سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ لوگ سزا دیی جاتی ہین ہر عمل پر تہوڑا ہو یا بہت پس مشکل ہوا یہہ امر صحابہ پر اور متحیر ہوئی کہ کیا کرین
اسلیئی کہ ممکن نہین پرہیز کرنا اوس سی پس امیہ نی حضرت عائشہ سی مطلب ان آیاتکا پوچہا اونہون نی جواب دیا حاصل اوسکا یہہ ہی کہ معنی آیتون کی یہہ
نہین ہی کہ حساب لیگا اللہ مومنون سی تمام دلکی باتون پر اور عذاب کریگا بسبب تمام گناہون اونکی کی دن قیامت کی بلکہ اس محاسبہ اور جزا سی
مراد یہہ ہی کہ بسبب گناہ کی مواخذہ از راہ عتاب کی دنیا مین کرتا ہی کہ بخار اور رنج مین گرفتار کرتا ہی تا پاک ہو گناہون سی اور معنی عتاب کی یہہ ہین کہ
ایک شخص اپنی دوست پر غصہ کری ظاہر مین بسبب کسی بی ادبی کی کہ ہو جاوی اوس سی اور دل مین اوسکی محبت ہو ✲ ع ✲ ح **وعن** ابی موسی
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یصیب عبدا نکبۃ فما فوقھا او دونھا الا بذنب
وما یعفو اللہ عنہ اکثر وقرأ وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفوا عن کثیر رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابی موسی سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین پہنچتی بندی کو تہوڑی ایذا اور وہ چیز کہ زیادہ ہی اس سی یا کم اس سے

کہ بسبب گناہ کی اور وہ گناہ کہ بخشتا ہی اللہ اون سی یعنی بغیر سزا دینی کی اون پر دنیا اور آخرت مین زیادہ ہین اون گناہون سی کہ سزا دیتا ہی اون پر اور پڑہی حضرت نی یہہ آیت اور جو چیز کہ پہنچتی ہی تمکو مصیبت سی پس بسبب اوس چیز کی کہ کمایا ہاتھون تمہاری نی یعنی ذاتون تمہاری نی اور معاف کرتا ہی بہت سے یعنی بہت گناہون سی یا بہت گنہگارون سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** مصیبت سی یعنی مرض اور سختی وغیرہا بسبب اعمال بد تمہاری کی ہے یہہ خاص ہی گنہگارون کی لیی اور غیر گنہگارون کو پہنچتی ہی مصیبت واسطی بلند ہونی درجون اونکی کی لیکن وہ بسبب شامت گناہون ہی کی جانتی ہین نقل ہی کہ ایک بزرگ کی تسمہ جوتی کو جو ٹوٹ گیا وہ روتی ہین اور کہتی ہین آہ کیا گناہ کیا ہی مینی کہ سزا اوس کی یہہ پائی مینی ع ج ؛ **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا کان علی طریقۃ حسنۃ من العبادۃ ثم مرض قیل للملک الموکل بہ اکتب لہ مثل عملہ اذا کان طلیقا حتی اطلقہ او اکفتہ الی اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ جسوقت ہوتا ہی راہ نیک پر عبادۃ سی پھر بیمار ہوتا ہی یعنی اور نہین قادر ہوتا اوس عبادۃ پر کہا جاتا ہی یعنی اللہ تعالی فرماتا ہی واسطی فرشتی کی کہ متعین ہی ساتھہ اوسکی یعنی نیکی لکھنی کی لیی لکھہ واسطی اوسکی مانند عمل اوسکی کی جسوقت کہ تھا تندرست یہانتک کہ تندرست کردون اوسکو یا بلالون اوسکی اپنی طرف یعنی مری **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ابتلی المسلم ببلاء فی جسدہ قیل للملک اکتب لہ صالح عملہ الذی کان یعمل فان شفاہ غسلہ وطہرہ وان قبضہ غفر لہ ورحمہ رواہما فی شرح السنۃ اور روایت ہی انس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جسوقت کہ مبتلا کیا جاتا ہی مسلمان ساتھہ بیماری کی بیچ بدن اپنی کی کہا جاتا ہی واسطی فرشتی نیکی لکھنی والی کی لکھہ واسطی اوسکی اچھا عمل اوسکا جو کہ تھا کرتا یعنی پہلے اس بیماری کی پس اگر شفا دی اوسکو اللہ نی دہوتا ہی اوسکو پاک کرتا ہی اوسکو یعنی گناہون سے اور اگر مارتا ہی اوسکو بخشتا ہی واسطی اوسکی اور رحم کرتا ہی اوسکو نقل کی یہہ دونو حدیثین بغوی نی شرح السنۃ مین **وعن** جابر بن عتیک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہادۃ سبع سوی القتل فی سبیل اللہ المطعون شہید والغریق شہید وصاحب ذات الجنب شہید والمبطون شہید وصاحب الحریق شہید والذی یموت تحت الہدم شہید والمرأۃ تموت بجمع شہید رواہ مالک وابوداود والنسائی اور روایت ہی جابر بن عتیک سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شہادتین سات ہین سوای مارے جانیکی راہ خدا مین جو وبا مین مری شہید ہی اور جو ڈوبی شہید ہی اور ذات الجنب والا شہید ہی اور پیٹ کی بیماری سی مری شہید ہی یعنی استسقا ہو یا دست آوین وغیرہ ذالک اور جل کر مری شہید ہی اور وہ شخص کہ مری دب کر دیوار وغیرہ کی نیچی شہید ہی اور وہ عورت کہ مری پیٹ سی یا بالکہ شہید ہی روایت کی یہہ مالک اور ابوداود اور نسائی نی **ف** شہادتین یعنی حکمیہ سات ہین بلکہ زیادہ ہین جیسیکہ اور حدیثون مین مذکور ہین اور ذات الجنب بیمار مشہور ہی کہ پہنسیان اندر پہلو کی نزدیک دل وسینہ کی ہوتی ہین اور علامت اوسکی یہہ ہوتی ہی کہ دم رکتا ہی اور تپ اور کہانسی رہتی ہی ؛ ع ؛ **وعن** سعد قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس اشد بلاء قال الانبیاء ثم الامثل فالامثل یبتلی الرجل علی حسب دینہ فان کان فی دینہ صلبا اشتد بلاؤہ وان کان فی دینہ رقۃ ہون علیہ فما زال کذلک حتی یمشی علی الارض ما لہ ذنب رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی سعد سی کہ کہا پوچہی گئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کون آدمیون مین سخت تر ہی از روی بلا کی یعنی محنت ومصیبت کی فرمایا انبیا پہر جو بہت مشابہ ہوا انبیا کی پہر وہ کہ بہت مشابہ ہوا انبیا کی مبتلا کیا جاتا ہی آدمی موافق دین اپنی کی پس

اگر ہوتا ہی اپنی دین مین سخت سخت ہوتی ہی بلا اوسکی اور اگر پڑتی ہی اوسکی دین مین نرمی ہلکی اور کم کیجاتی ہی اوسپر بلا پس ہمیشہ رہتا ہی یعنی سخت دین والا اسیطرح سی یعنی گرفتار بلا اور مغفرت ہوتی ہی اوسکی بسبب اوسکی یہانتک کہ چلتا ہی زمین پر نہین ہوتا واسطی اوسکی کوئی گناہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** انبیا بہت مبتلا ربلا ہوتی ہین اس لیی کہ وہ لذت پاتی ہین ساتہہ بلا کی جیسیکہ اور لوگ لذت پاتی ہین ساتہہ نعمتون کی اور پہر بہت مشابہ اون کی یعنی اولیا اور صلحا ربلا مین گرفتار ہوتی ہین لیکن اون سی کم تاکہ ثواب بہت پاوین پہر جو کم ہوتی ہین اون سی درجہ مین بلا مین بہی کم گرفتار ہوتی ہین اور سخت دین والیکی بلا بہی سخت ہوتی ہی اس لیی کہ یقین والا ہوتا ہی پس صبر کرتا ہی اوسپر اور جانتا ہی کہ مین لائق اسکی ہون بسبب گناہون کی پس کامل ہوتا ہی ایمان اوسکا اور قوی ہوتی ہی محبت اوسکی اور دور ہوتی ہین گناہ اوسکی اور بلند ہوتی ہین درجات اوسکی اور نرم دین والی پر بلا کم ہوتی ہی تا وہ بی صبری نکری اور دین سی نہ نکل جاوی بسبب نہ قوی ہونی ایمان کی ۔ ع ح **وعن عائشة** قالت ما اغبط احدا بهون موت بعد الذي رايت من شدة موت رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه الترمذي و النسائي اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین آرزو کرتی مین کسیکو ساتہہ آسانی موت کی بعد اسکی کہ دیکہی مینی سختی وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** یعنی اول آرزو کرتی تہی مین آسانی موت کی جبسی کہ حضرت کی موت کی سختی دیکہی وہ آرزو نرہی اور اعتقاد کیا مینی کہ بہلائی سختی موت مین ہی نہ آسانی مین ۔ ع **وعنها** قالت رايت النبي صلى الله عليه وسلم وهو بالموت وعنده قدح فيه ماء وهو يدخل يده في القدح ثم يمسح وجهه ثم يقول اللهم اعني على منكرات الموت او سكرات الموت رواه الترمذي وابن ماجة اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور وہ تہی حالت وفات مین اور نزدیک اونکی پیالہ تہا کہ اوسمین تہا پانی اور وہ ڈالتی تہی اپنا ہاتہہ پیالہ مین پہر پہیرتی اپنی مونہہ پر پہر فرماتی یا الٰہی مدد کر تو میری اوپر دفع کرنی سختی موت کی یا فرمایا شدت موت کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** پانی سی ہاتہہ بہگو کر پہیرتی تہی واسطی دفع کرنی گرمی موت کے اور حضرت کو جو ایسی سکرات موت کی ہوئی اسکی بہت سی وجہین شارحین نی لکہی ہین ایک اون مین سے یہہ ہی کہ یہہ سختی واسطی تسلی امت کی تہی کہ جب دیکہین گی نقل ہونی روح پاک حضرت کی مین یہہ صورت ہوئی تو صبر کرین گی اور آسانی ہوگی جان کنی مین ۔ ح **وعن انس** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد الله بعبده الخير عجل له العقوبة في الدنيا واذا اراد الله بعبده الشر امسك عنه بذنبه حتى يوافيه به يوم القيمة رواه الترمذي اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ارادہ کرتا ہی اللہ تعالی ساتہہ بندی اپنی کی بہلائیکا جلدی دیتا ہی واسطی اوسکی سزا گناہون کی دنیا مین اور جسوقت ارادہ کرتا ہی اللہ ساتہہ بندی اپنی کی برائیکا بند رکہتا ہی اوس سے یعنی سزا کو بسبب گناہ اوسکی کی یہانتک کہ پوری سزا دیگا اوسکو بسبب گناہ کی دن قیامت کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** بہلے کو دنیا مین سزا دیتا ہی اسلیی کہ عذاب دنیا سہل ہے اور مدت دنیا کم بہر نوع گذر جاتی ہی اور دوسری کی سزا وہین پر موقوف رکہتا ہی اسلیی کہ عذاب وہانکا اشد ہی ۔ ح **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان عظم الجزاء مع عظم البلاء وان الله عز وجل اذا احب قوما ابتلاهم فمن رضي فله الرضاء ومن سخط فله السخط رواه الترمذي وابن ماجة اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بڑی جزا ساتہہ بڑی بلا کی اور تحقیق اللہ عز وجل جسوقت کہ دوست رکہتا ہی ایک قوم کو مبتلا کرتا ہی اونکو پس جو شخص کہ راضی ہوا یعنی ساتہہ بلا کی پس واسطی اوسکی رضا ہی یعنی اللہ کی اور جو شخص کہ ناراض ہوا بلا سی پس واسطی اوسکی غصہ ہی اللہ کیطرف سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** جب دوست رکہتا ہی مبتلا کرتا ہے

ایک قوم کو اسیطرح جب دشمن رکہتا ہی ایک قوم کو مبتلا کرتا ہی اونکو یہہ شق نہین ذکر کی اس لیے کہ سمجھی جاتی ہی سیاق سی کہ کہا فمن رضی آخر تک حاصل
اسکا یہہ کہ رضا اور غصہ بندیکا علامت رضا اور غصہ پروردگار کی ہی صحابہ رضی اللہ عنہم آپس مین سوال کرتی تہی کسطرح معلوم ہو رضا اور غصہ اللہ
تعالی کا بندی سی جواب دیتی تہی کہ اگر بندہ خدا سی راضی ہی خدا ہی اوس سے راضی ہی اور اگر ناراض ہی خدا ہی اوس سی ناراض ہی ۱۲ح ٭ **وعن**
اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِي نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ حَتّٰى
يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيْئَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى مَالِكٌ نَحْوَهٗ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہتی ہی بلا یعنی مرد مسلمان کو یا عورت مسلمان کو بیچ ذات اوسکی کی اور مال
اوسکی کی اور اولاد اوسکی کی یہانتک کہ ملاقات کرتا ہی اللہ تعالی سی یعنی بعد مرنی کی اور نہین ہوتی اوسپر کوئی خطا یعنی بخشی جاتی ہین سب خطائین
بسبب بلاؤنکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی مالک نی مانند اسکی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی ٭ **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ
عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ لَمْ يَبْلُغْهَا
بِعَمَلِهٖ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ فِيْ جَسَدِهٖ اَوْ فِيْ مَالِهٖ اَوْ فِيْ وَلَدِهٖ ثُمَّ صَبَّرَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى يُبْلِغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِيْ سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی محمد بن خالد سلمی سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اور اوسکی باپ نے نقل کی اوسکی دادا سی یعنی اپنی باپ سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ جسوقت کہ مقدر ہوتا ہی واسطی اوسکی اللہ کی طرف سی ایک مرتبہ یعنی مرتبہ عالی جنت مین کہ نہین پہنچ سکتا
اوس مرتبہ کو اپنی عمل سی مبتلا کرتا ہی اوسکو اللہ بدن اوسکی مین یا مال اوس کی مین یا اولاد اوسکی مین پہر عطا کرتا ہی اوسکو صبر اسپر یہانتک کہ پہنچاتا
ہے اوسکو اوس مرتبہ مین کہ مقدر تہا واسطی اوس کی اللہ کی طرف سی نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ بندہ بسبب صبر
کرنی کی بلا پر اوس مرتبہ اور مقام کو پہنچتا ہی کہ بسبب طاعت اور عبادت کی نہین پہنچتا ۱۲ح ٭ **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ شِخِّيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُثِّلَ ابْنُ اٰدَمَ وَاِلٰى جَنْبِهٖ تِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ مَنِيَّةً اِنْ اَخْطَأَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ
حَتّٰى يَمُوْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن شخیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیدا کیا گیا
ابن آدم اوس حال مین کہ طرف پہلو اوسکی کی یعنی قریب اوسکی ننانوین بلائین مہلکہ ہین اگر چوک گئین اوس سی یعنی نہ پہنچین اوسکو بلائین واقع ہوتا ہے
بڑہاپی مین یہانتک کہ مرتا ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** یعنی آدمی گہرا ہوا بلاؤن اور مصیبتون بی انداز مین
ہے کہ خلاصی نہین اون سی اور اگر نادر خلاصی پائی اون سی پڑتا ہی بڑہاپی مین کہ درد بی دوا اور بیمار بی انتہا ہی اور آخر کو اوس مین مرنی
سے نہین بچتا حاصل یہہ کہ دنیا قید خانہ مومن کا ہی اور جنت کافر کی پس لائق ہی مومن کو یہہ کہ ہو صابر اللہ کی حکم پر اور راضی اوسپر کہ مقدر کیا ہی اللہ
نی اوس کی لیئی حدیث قدسی مین آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی جو نہ صبر کری میری بلا پر اور نہ شکر کری میری نعمتون پر اور نہ راضی ہو ساتہہ قضا
میری کی پس ڈہونڈہی رب سوائے میری خیال کرنا چاہیے کہ کیا غصہ ہی بی صبر اور ناشکر پر اور اوسپر کہ راضی بقضا ہو اللہم احفظنا منہ ووفقنا للصبر
والشکر والرضا ۱۲ع ح ٭ **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوَدُّ اَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِيْنَ
يُعْطٰى اَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ اَنَّ جُلُوْدَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيْضِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آرزو کرین گی اہل عافیت کی یعنی جو کہ دنیا مین سلامت رہتی تہی بلاؤن سے
وہ آرزو کرین گی دن قیامت کی اوسوقت کہ دیی جاوین گی مبتلا بلا ثواب بہت کاشکی تحقیق چمڑی اون کی کاٹی جاتی دنیا مین ساتہہ

قینچیون کی یعنی تا ثواب ملتا اونکا سا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **وعن** عامر الرّام قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاسقام فقال انّ المؤمن اذا اصابہ السقم ثمّ عافاہ اللہ عزّ وجلّ منہ کان کفّارۃً لما مضی من ذنوبہ وموعظۃً لہ فیما یستقبل وانّ المنافق اذا مرض ثمّ اُعفی کان کالبعیر عقلہ اھلہ ثمّ ارسلوہ فلم یدر لم عقلوہ ولم ارسلوہ فقال رجل یا رسول اللہ وما الاسقام واللہ ما مرضت قطّ فقال قم عنّا فلست منّا رواہ ابوداؤد اور روایت ہی عامر رامی سی کہ کہا ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیماریون کا پس فرمایا تحقیق مومن جسوقت پہنچتی ہی اوسکو بیماری پہر عافیت دیتا ہی اوسکو اللہ عزوجل اوس بیماری سی ہوتی ہی بیماری کفارہ واسطی گذری ہوئی گناہون اوسکی کی اور نصیحت ہوتی ہی واسطی اوسکی یعنی تنبیہ ہوتی ہی پس توبہ کرتا ہی اور پرہیز کرتا ہی زمانہ آیندہ مین اور تحقیق منافق جسوقت بیمار ہوتا ہی پہر عافیت دیا جاتا ہی ہوتا ہی مانند اونٹ کی کہ باندہا اوسکو مالک اوس کی نی پہر چہوڑ دیا اوسکو پس نہ جانا اونٹ نی کہ کسواسطی باندہا اوسکو اور کیون چہوڑا اوسکو پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ بیماری کیا چیز ہی نہین بیمار ہوا مین کبہی پس فرمایا حضرت نی اوٹہہ کہڑا ہو ہم مین سی پس نہین تو ہم مین سی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** تحقیق مومن الخ یعنی جب مومن بیماری سی اچہا ہوتا ہی متنبہ ہوتا ہی اور جانتا ہی کہ بیماری بسبب گناہون کی ہوئی تہی پس نادم ہوتا ہی اور آیندہ کو بچتا ہی گناہو سی اور منافق کا حال بعد صحت کی ایسا ہوتا ہی جیسی اونٹ کو باندہا اور پہر چہوڑ دیا وہ نہین جانتا کہ کیون باندہا اوسکو اور کیون چہوڑا یعنی منافق متنبہ نہین ہوتا اور نہ نصیحت پکڑتا ہی اور نہ توبہ کرتا ہی پس نہین مفید ہوتی اوسکو بیماری نہ گذشتہ گناہونکا کفارہ ہوتی ہی اور نہ زمانہ آیندہ مین نصیحت ہوتی ہی فاولٰئک کالانعام بل ہم اضل اولٰئک ہم الغافلون اور نہین تو ہم مین سی یعنی اہل طریقہ ہماری سی نہین ہی ایسی کہ نہین مبتلا ہوا ہماری سی بلاؤن مین ۱۲ ع ۱۲ ح **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخلتم علی المریض فنفّسوا لہ فی اجلہ فانّ ذٰلک لا یردّ شیئًا ویطیب بنفسہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھٰذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ داخل ہو تم بیمار پر یعنی خبر پوچہنی کی لیی پس دور کرو غم اوسکا بیچ مدت زندگانی اوسکے یعنی کہو کہ غم نکہا کچہہ ڈر نہین شفا پاویگا تو دراز ہوگی عمر تیری اس لیی کہ یہہ نہین پہیرتا کسی چیز کو کہ مقدر ہی اور خوش ہو جاتا ہی دل اوسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی **ف** کہا ہی بعضون نی مستحب ہی مریض کی لیی مسواک کرنی جبکہ قریب ہو وقت نزع کا چنانچہ حضرت سی منقول ہی صحیحین مین کرنا مسواک کا وقت انتقال کی اور کہا ہی بعضون نی کہ اس سی سہل ہوتا ہی نکلنا روح کا اور اسیطرح مستحب ہی لگانا خوشبو کا واسطی ملائکہ کی اور اسیطرح مستحب ہی پہنا پاکیزہ کپڑونکا اور اسیطرح پڑہنا نماز کا اور اسیطرح نہانا مستحب ہی ۱۲ ع ۱۲ **وعن** سلیمان بن صُرد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتلہ بطنہ لم یعذّب فی قبرہ رواہ احمد والترمذی وقال ھٰذا حدیث غریب اور روایت ہی سلیمان بن صرد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکو کہ مارا پیٹ اوس کی نی یعنی پیٹ کی بیماری سی مرگیا مثل استسقا کی اور دستون وغیرہا کی نہین عذاب کیا جاویگا بیچ قبر اوسکے روایت کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی **ف** اس لیی کہ بسبب سختی اس مرض کی جہڑ جاتی ہین گناہ اور یہہ شہید مرتا ہی جیسیکہ اوپر گذر چکا ہی اور شہید کی حق مین صحیح مسلم مین ایک حدیث آئی ہی کہ شہید کی لیی بخشی جاتی ہی ہر چیز یعنی سب گناہ سوای دین کی یعنی حقوق آدمیون کی واللہ تعالی اعلم ۱۲ ع ۱۲

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** انس قال کان غلام یہودی یخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمرض فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ فقعد عند راسہ

فَقَالَ لَهُ اَسْلِمْ فَنَظَرَ اِلَى اَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهٗ فَقَالَ اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ فَاَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی انس سے کہ کہا تہا ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آئی اوس کی پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادة کرتی ہنی اوسکی پس بیٹہی نزدیک سر اوسکی کی پہر کہا واسطی اوسکی مسلمان ہو تو پس دیکہا لڑکی نی طرف باپ اپنی کی اور وہ تہا پاس اوسکی پس کہا باپ اوسکی نے اطاعت کر ابوالقاسم کی یعنی حضرت کی پس اسلام لایا پہر نکلی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ کہتی تہی تعریف ہی واسطی اللہ کی ایسا اللہ کہ نجات دے اسکو آگ سی یعنی بسبب اسلام لانی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** بیٹہی نزدیک سر اوسکی کی سر کی پاس بیٹہنا مستحب ہے عیادت مین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہی خدمت کروانی کافر ذمی سی اور جائز ہی عیادة اوسکی اور کتاب خزانہ مین لکہا ہی کہ نہین مضائقہ ساتہہ عیادة یہود کے اور اختلاف کیا ہی علما نی بیچ عیادة مجوسی کے اور فاسق کی بہی عیادة کرنی مین اختلاف کیا ہی اور صحیح تر یہہ ہے کہ کچہہ مضائقہ نہین اور ظاہر اس حدیث کا موید ہے مذہب امام ابوحنیفہ کا وہ کہتی ہین اسلام لانا لڑکی کا صحیح ہی اور لکہا ہے علمانی کہ نام اوس لڑکی کا عبدالقدوس تہا ۱۲ ع ح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا نَادَاهُ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ عیادة کری بیمار کی پکارتا ہی پکارنی والا یعنی فرشتہ آسمان سی خوشی ہو جیو تجکو دنیا مین اور آخرت مین اور اچہا ہو وہی چلنا تیرا آخرت مین یا دنیا مین اور پکڑی تو بہشت سی ایک مرتبہ بڑا نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ عیادت کی لیی پیادہ پا جانا افضل ہی ۱۲ ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا اَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تحقیق حضرت علی نکلی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سی بیچ اوس بیماری حضرت کی کہ وفات پائی اوسمین پس کہا لوگون نی ای ابوالحسن کہ کنیت حضرت علی کی ہی کسطرح صبح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا صبح کی شکر خدا کا اچہی ہونیوالی بیماری سی یعنی شکر ہی کہ آج اچہی ہین نقل کے یہہ بخاری نی **ف** معنی یہہ ہین کہ قریب بصحت ہین یہہ اونہون نی موافق گمان اپنی کی کہا یا بطریق فال نیک کی ادب یہی ہی کہ جو کوئی حال بیمار کا پوچہی اسیطرح جواب نیک دی ۱۲ ع ش ح **وَعَنْ** عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ اَلَا اُرِيْكَ امْرَاَةً مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ هٰذِهِ الْمَرْاَةُ السَّوْدَاءُ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُصْرَعُ وَاِنِّيْ اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِيْ فَقَالَ اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُعَافِيَكِ فَقَالَتْ اَصْبِرُ فَقَالَتْ اِنِّيْ اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ لَا اَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عطا ابن ابی رباح سی کہ کہا کہا واسطی میری ابن عباس نے آیا نہ دکہلاؤن مین تجکو ایک عورة اہل بہشت مین سی کہا مینی ہان کہا یہہ عورة کالی آئی یہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا ای رسول خدا کی تحقیق مین مرگی کی بیماری مین مبتلا ہوتی ہون اور مین ڈرتی ہون ستر کہل جانی سی حالت بیخودی مین پس دعا کرو اللہ سے میرے لیی پس فرمایا اگر چاہی تو صبر کر اور تیری لیی ہو بہشت اور اگر چاہی تو دعا کرون مین اللہ سی یہہ کہ شفا دی تجکو پس کہا عورة نی صبر کرونگی پہر کہا عورت نے کہ تحقیق مین ڈرتی ہون ستر کہل جانی سی پس دعا کیجی اللہ سی یہہ کہ نہ کہلو مین پس دعا کی حضرت نی واسطی اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نام اوس عورة کا سُعیرہ تہا یا سُقیرہ یا سکیرہ ساتہہ پیش سین مہملہ کی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ وہ کنگہی کرنیوالی حضرت خدیجہ کی تہی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ جائز ہی ترک کرنا دوا اور دعا کا ساتہہ صبر کرنیکی بلا پر اور راضی ہونی کی قضا پر بلکہ ظاہر اس حدیث کا دلالت اسپر کرتا ہی کہ ہمیشہ رہنا مرض کا

ساتھ صبر کی فضل ہے عافیت سی لیکن بہ نسبت بعض افراد کی یعنی اوسکی لیی کہ نہ معطل کری مرض نفع رسانی مسلمانون کیسی اور دلالت کرتاہی اسپر کہ چھوڑ دینا دوا کا افضل ہی اگرچہ دوا کرنی سنت ہی ساتھہ حدیث ابی داؤد کی کہ کہا صحابہ نی کیا دوا کرین ہم فرمایا دوا کرو اس لیی کہ اللہ تعالی نی نہین پیدا کی ہی کوئی بیماری مگر کہ رکھی ہی اوسکی دوا سوا بڑہاپی کی اور دوا کرنی منافی توکل کی نہین اس لیی کہ آمین کرنا اسباب کا ہی اور حضرت نی بہی دوا کی ہے حال آنکہ حضرت سردار ہین متوکلون کی اور باوجود اس کی ترک کرنا دوا کا ازراہ توکل کی جیسیکہ کیا حضرت ابوبکر رضی نی فضیلت ہی ۱۲ع ❊ **وعن** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا جَاءَهُ الْمَوْتُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ هَنِيئًا لَهُ مَاتَ وَلَمْ يُبْتَلَ بِمَرَضٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ مَا يُدْرِيكَ لَوْ أَنَّ اللهَ ابْتَلَاهُ بِمَرَضٍ فَكَفَّرَ عَنْهُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا اور روایت ہی یحیی بن سعید سی کہ کہا یہہ کہ ایک شخص آئی اوسکو موت یعنے اچانک بیچ زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ایک شخص نی مبارک ہو واسطی اسکی مرگ کہ مرا اور نہین گرفتار ہوا ساتھہ کسی مرض کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وای تجکو کس چیز نی معلوم کروایا تجکو یعنی نہ تعریف کر نہ بیمار ہونیکی اگر تحقیق اللہ تعالی مارتا اوسکو ساتھہ بیماری کی پس دور کرتا برائیان اوسکی نقل کی یہہ مالک نے بطریق ارسال کی **وعن** شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ وَالصُّنَابِحِيِّ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى رَجُلٍ مَرِيضٍ يَعُودَانِهِ فَقَالَا لَهُ كَيْفَ أَصْبَحْتَ قَالَ أَصْبَحْتُ بِنِعْمَةٍ قَالَ شَدَّادٌ أَبْشِرْ بِكَفَّارَاتِ السَّيِّئَاتِ وَحَطِّ الْخَطَايَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِذَا أَنَا ابْتَلَيْتُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنًا فَحَمِدَنِي عَلَى مَا ابْتَلَيْتُهُ فَإِنَّهُ يَقُومُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مِنَ الْخَطَايَا وَيَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا قَيَّدْتُ عَبْدِي وَابْتَلَيْتُهُ فَأَجْرُوا لَهُ مَا كُنْتُمْ تُجْرُونَ لَهُ وَهُوَ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی شداد بن اوس اور صنابحی سی یہہ کہ داخل ہوئی دونو ایک شخص بیمار پر عیادت کرتی تہی اوسکی پس کہا دونی اوسکو کسطرح صبح کی تونی کہا صبح کی مینی ساتھہ نعمت کی یعنی نعمت رضا و تسلیم بقضا کی اور حال خوش رکھتا ہون کہا شداد نی خوشوقت ہو ساتھہ جھڑنی گناہونکی اور دور ہونی خطاؤنکے اسلیی کہ تحقیق مینی سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی کہ تحقیق اللہ عز وجل فرماتا ہی جسوقت کہ مین مبتلا کرتا ہون بندہ مومن کو اپنی بندون مین سی پس تعریف کرتا ہی میری اوپر مبتلا کرنی میرے کی اوسکو پس تحقیق وہ کہڑا ہوتا ہی اوس خوابگاہ اپنی سی کہ جہان بیمار پڑا تہا پاک ہو کر گناہ ہونسی مانند اوس دن کی کہ جنا تہا اوسکو ماں اوسکی نی پاک گناہونسی اور فرماتا ہی پروردگار برکت والا اور بلند مینی قید کیا بندی اپنی کو اور آزمایا اوسکو پس جاری رکہو اور لکہو واسطی اوسکی وہ عمل کہ تہی تم جاری کرتی اور لکہتی واسطی اوسکی اوس حالت مین کہ وہ تندرست تہا نقل کی یہہ احمد نے **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَثُرَتْ ذُنُوبُ الْعَبْدِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَا يُكَفِّرُهَا مِنَ الْعَمَلِ ابْتَلَاهُ اللهُ بِالْحُزْنِ لِيُكَفِّرَهَا عَنْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت بہت ہوتی ہین گناہ بندی کے اور نہین ہوتی واسطی اوسکی کوئی چیز اعمال نیک سی کہ جہاڑی اونکو مبتلا کرتا ہی اللہ اوسکو ساتھہ غم کی تاکہ جہاڑی گناہونکو اوس بندی سی بسبب غم کی نقل کی یہہ احمد نی **ف** ایک روایت مین آیا ہی کہ اللہ تعالی دوست رکہتا ہی ہر قلب غمگین کو روایت کی یہہ طبرانی اور حاکم نی ۱۲ع ❊ **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ يَخُوضُ الرَّحْمَةَ حَتَّى يَجْلِسَ فَإِذَا جَلَسَ اغْتَمَسَ فِيهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ عیادت کرتا ہی بیمار کی ہمیشہ پیٹھا رہتا ہی دریای رحمت مین یہانتک کہ بیٹھے پاس بیمار کی پس جسوقت بیٹھتا ہی ڈوب جاتا ہی دریای رحمت مین نقل کی یہہ مالک و احمد نی **وعن** ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم قال اذا اصاب احدکم الحمی فان الحمی قطعۃ من النار فلیطفئہا عنہ بالماء فلیستنقع فی نہر جار ولیستقبل جریتہ فیقول بسم اللہ اللہم اشف عبدک وصدق رسولک بعد صلوۃ الصبح قبل طلوع الشمس ولینغمس فیہ ثلث غمسات ثلثۃ ایام فان لم یبرأ فی ثلث فخمس فان لم یبرأ فی خمس فسبع فان لم یبرأ فی سبع فتسع فانہا لا تکاد تجاوز تسعا باذن اللہ عز وجل رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب

اور روایت ہی ثوبان سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ پہنچی ایک تمہاری کو تپ پس تحقیق تپ جو ہی ٹکڑا ہی آگ کا پس چاہیی کہ بجہاوی اوسکو اپنی سی ساتہہ پانی کی پس چاہیی کہ داخل ہو نہر جاری مین اور کہڑا ہو سامنی بہاؤ پانی کی پس کہی شفا طلب کرتا ہون ساتہہ نام اللہ کی یا الہی شفا دی بندی اپنی کو اور سچا کر رسول اپنی کو یعنی کراونکی اس قول کو سچا اسطرح کہ شفا دی مجکو کری یہہ فعل بعد نماز صبح کی پہلی نکلنی آفتاب کی اور ماری اوس مین غوطی تین دن پس اگر نہ اچہا ہوا تین دنمین پہر پانچ دن پس اگر نہ اچہا ہوا پانچ دنمین پس سات دن پس اگر نہ اچہا ہوا سات دن مین پس نو دن پس نہ تجاوز کریگی تپ نو دن سی ساتہہ حکم اللہ عز وجل کی یعنی بعد اس عمل کی جاتی رہیگی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** لفظ ولینغمس بیان ہی فلیستنقع کا اور یہہ عبارت احتمال رکہتی ہی کہ تین غوطی تین روز مین ہون اور یہہ ہی احتمال ہی کہ ہر روز تین ہون اور یہہ علاج مخصوص ہی ساتہہ بعض انواع تپ صفراوی کی کہ اہل حجاز کو ہوتی ہی اسلیی کہ بعض تپونکو پانی مضر ہوتا ہی اور باعث ہلاکت ہوتا ہی پس نہین لائق ہی مریض کو اسکی لیی نہانا مگر بعد مشورت طبیب حاذق ثقہ کی اور کہا خطابی نی کہ غلطی کی ایک شخص نی پس غوطہ مارا پانی مین اسبب ہونی تپ کی پس رگ گئی حرارت اندر بدن اوسکی کی پس سخت بیمار ہوا قریب تہا کہ ہلاک ہو جاوی پس جب اچہا ہوا بری ایک بات منہہ سی نکالی کہ اوسکا ذکر کرنا خوب نہین وہ یہہ نہ سمجہا کہ اس مہلکہ مین بسبب نہ جاننی معنی حدیث کی پڑا یعنی یہہ نہ جانا کہ یہہ حکم ہرطرحکی تپ کی لیی نہین ہی ش ع ش ح ** **وعن** ابی ہریرۃ قال ذکرت الحمی عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسبہا رجل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبہا فانہا تنفی الذنوب کما تنفی النار خبث الحدید رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا ذکر کی گئی تپ نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس برا کہا اوسکو ایک شخص نی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مت برا کہہ اسکو اس لیی کہ یہہ تپ دور کرتی ہی گناہونکو جیسی کہ دور کرتی ہی آگ میل لوہی کو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** پس شکر گذاری چاہیی نہ کہ ناشکری لکہا ہی مشائخ رحمہم اللہ نی کہ بلا مین بہی شکر کرنا چاہیی جیسیکہ نعمت مین اسلیی کہ بلا نازل کرنی مین بہی مہربانی غفیہ ہی ش ح **

وعنہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاد مریضا فقال ابشر فان اللہ تعالی یقول ہی ناری اسلطہا علی عبدی المؤمن فی الدنیا لتکون حظہ من النار یوم القیمۃ رواہ احمد وابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عیادت کی ایک بیمار کی پس فرمایا خوشوقت ہو اسلیی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی تپ آگ ہی میری غالب کرتا ہون اوسکو اپنی بندی مومن پر دنیا مین تاکہ ہو بدلا اور حصہ اوسکا آگ دوزخ سی دن قیامت کی نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی یہہ جو فرمایا ہی اللہ تعالی نی وان منکم الا واردہا یعنی نہین کوئی تم مین سی مگر کہ داخل ہوگا دوزخ مین یعنی قیامت کو پس مومن کو تپ ہوتی ہی دنیا مین بدلی اوس داخل ہونیکی یہہ حصہ اوسکا ہی اوس سی یعنی عذاب جو بسبب داخل ہونیکی ہوگا اوس سی امن مین رہیگا اوسکی بدلی یہان تپ ہوتی ہی اور داخل ہونا سب کو ہوگا اس لیی کہ پلصراط دوزخ پر کہڑا ہوگا او سپر سی سب گذرینگے لیکن مومن کی ساتہہ قید کامل کی لگانی چاہیی یعنی یہہ بات مومن کامل کی لیی ہوتی ہی یہہ اس لیی کہا کہ بعضی گنہگار مومن عذاب دیی جاوینگی ساتہہ آگ کی پس وہ اس قید سی نکل جاوینگی ش ع د مولانا ** **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الرب سبحانہ وتعالی یقول وعزتی وجلالی لا اخرج احدا من الدنیا ارید اغفر لہ حتی استوفی کل خطیئۃ

فِي عُنُقِهِ بِسَقَمٍ فِي بَدَنِهِ وَاِقْتَارٍ فِي رِزْقِهِ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق رب پاک
وبرتر فرماتا ہی قسم ہی عزۃ اپنی کی اور بزرگی اپنی کی نہین نکالونگا مین کسیکو دنیا مین سی کہ ارادہ کرتا ہون مین کہ بخشون مین اوسکو یہانتک کہ پورا
دون مین بدلا ہر گناہ کا کہ اوسکی گردن پر ہی بسبب بیماری کی بیچ بدن اوسکی کی اور تنگی کی بیچ رزق اوسکی کی نقل کی یہہ رزین نی **ف**
یعنی گناہ جو اوسکی ذمہ ہوتی ہین بدلا اوسکا دنیا مین دیدیتا ہون کہ بیمار اور محتاج کرتا ہون پس بخشا جاتا ہی اور عذاب آخرت سی نجات پاتا ہی مقصود
یہہ کہ فقر اور بیماری اور بلا دور کرتی ہین گناہون کو ۱۲ ش ح ٭ **وعن** شَقِيْقٍ قَالَ مَرِضَ عَبْدُ اللّٰهِ فَعُدْنَاهُ فَجَعَلَ يَبْكِيْ فَعُوْتِبَ فَقَالَ
اِنِّيْ لَا اَبْكِيْ لِاَجْلِ الْمَرَضِ لِاَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَرَضُ كَفَّارَةٌ وَاِنَّمَا اَبْكِيْ اَنَّهُ اَصَابَنِيْ
عَلٰى حَالِ فَتْرَةٍ وَلَمْ يُصِبْنِيْ فِيْ حَالِ اجْتِهَادٍ لِاَنَّهُ يُكْتَبُ لِلْعَبْدِ مِنَ الْاَجْرِ اِذَا مَرِضَ مَا كَانَ يُكْتَبُ لَهُ قَبْلَ
اَنْ يَمْرَضَ فَمَنَعَهُ مِنْهُ الْمَرَضُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی شقیق سی کہ کہا بیمار ہوی عبد اللہ بن مسعود پس عیادۃ کی ہمنی اونکی
پس شروع کیا رونا پس غصہ کیا لوگون نی اونپر یعنی اس گمان پر کہ وہ رنج بیماری اور محبت حیات سی روتی ہین پس کہا تحقیق مین نہین روتا واسطی
بیماری کی اس لیی کہ مینی سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی بیماری سبب ہے جہڑنی گناہ کا اور سوای اسکی نہین کہ روتا ہون مین اسلیی کہ پہنچی
مجکو بیماری بیچ حالت سستی یعنی بڑہاپی کی اور نہین پہنچی مجکو حالت قوۃ یعنی جوانی مین اسواسطی کہ لکہا جاتا ہی واسطی بندیکی ثواب جسوقت کہ بیمار
ہوتا ہی جیساکہ لکہا جاتا تہا اوسکی لیی پہلی بیمار ہونیکی پس باز رکہا اوس بندیکو اوس عمل سی بیماری نی نقل کی یہہ رزین نی **ف** یعنی ایام جوانی
کے حالت صحت مین عمل بہت ہوتی ہین بیماری مین ہی بہت لکہتی ہین اور بڑہاپی کی حالت صحت مین عمل کم ہوتی ہین بیماری مین ہی کم لکہتی ہین کاش کہ
جوانی مین بیمار ہوتا کہ عمل بہت لکہتی ۱۲ ش ح ٭ **وعن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعُوْدُ مَرِيْضًا اِلَّا بَعْدَ ثَلٰثٍ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین عیادۃ کرتی تہی کسی مریض کی مگر
بعد تین دن کی نقل کے یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** جمہور علما اسپر ہین کہ عیادۃ مقید ساتہہ کسی زمانی کی نہین جب چاہے
کری خواہ اول خواہ آخر اور کہا ہی کہ یہہ حدیث ضعیف ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ حدیث موضوع ہی ۱۲ ش ح ٭ **وعن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى مَرِيْضٍ فَمُرْهُ يَدْعُوْ لَكَ فَاِنَّ دُعَاءَهُ كَدُعَاءِ الْمَلٰٓئِكَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب داخل ہو تو بیمار پاس پس کہہ اوسکو دعا کری تیری لیی اسواسطی کہ دعا اوسکی
مانند دعا فرشتونکی ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** مانند دعا ملائکہ کی ہی اسلیی کہ بیمار کو مشابہت ملائکہ کی ساتہہ بہت ہوئی ہی بسبب بچنی کی گناہ
سے یا بسبب ہمیشہ یاد کرنی کی اللہ کو اور دعا و زاری اور التجا کرنی کی ۱۲ ش ع ٭ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ تَخْفِيْفُ الْجُلُوْسِ وَقِلَّةُ
الصَّخَبِ فِي الْعِيَادَةِ عِنْدَ الْمَرِيْضِ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَثُرَ لَغَطُهُمْ وَاخْتِلَافُهُمْ قُوْمُوْا
عَنِّيْ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا سنت سی ہی کم بیٹہنا اور کم غل کرنی عیادت مین نزدیک بیمار کی کہا ابن عباس نے فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب بہت ہوئی غل اور اختلاف صحابہ مین اوٹہہ کہڑی ہو میری پاس سے نقل کی یہہ رزین نی **ف** یعنی اس سے معلوم
ہوا کہ غل کرنی بیمار کی پاس مکروہ ہی اور تفصیل اسکی یہہ ہی کہ روایت ہی ابن عباس سے کہ جب حضرت کی انتقال کا وقت قریب پہنچا اور لوگ گہر مین
بہت تہی چنانچہ اونمین حضرت عمر ہی تہی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لاو یعنی دوات وغیرہ لکہو مین تمہاری لیی خط یعنی وصیت نامہ کہ نہ گمراہ ہو تم بعد
اسکے پس کہا حضرت عمر رض نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری غالب ہی اور تمہاری پاس قران موجود ہی کافی ہی تمکو کتاب اللہ پس اختلاف

کیا اہل بیت نے اور اور لوگون نے کہ بعضا کہتا تہا لاؤ حضرت کے پاس یعنی دوات وغیرہ لکہدین واسطے تمہارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بعضا اونمین سے کہتا تہا جو کچہہ کہ حضرت عمر نے کہا پس جب بہت ہوئی غل اور اختلاف فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوٹہہ کہڑے ہو میرے پاس سے یہہ روایت بخاری ومسلم مین ہی رافضی اس سے یہہ نکالتے ہین کہ حضرت خلافت کی مقدمہ مین کچہہ لکہتے حضرت عمر رض نے منع کیا جواب اسکا ابن حجر نے یہہ لکہا ہی کہ گویا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا لکہنے کا پس واقع ہوا اختلاف دلمین آیا حضرت کے کہ مصلحت بیچ نہ لکہنے کی ہی پس چہوڑ دیا حضرت نے لکہنا اپنے اختیار سے کیونکہ حضرت اگر مصمم ارادہ کرتے ایک چیز کی لکہنے کا تو مقدور نہ تہا حضرت عمر وغیرہ کا کہ دم مارتے اوسمین اور بعد اس قصہ کی حضرت زندہ رہے قریب تین دنکی کہ نہ تہے حضرت پاس عمر اور نہ اور صحابہ رض بلکہ اہل بیت مثل حضرت علی رض اور عباس کے حاضر رہتے تہے پس اگر مصلحت دیکہتے حضرت بیچ لکہنے کی خلافت وغیرہ کی مقدمہ مین تو ضرور لکہتے اوسکو علاوہ اسکی اکتفا کیا حضرت نے خلافت کی مقدمہ مین ساتہہ ایسے چیز کی کہ قریب نص جلی کی تہی یعنی امام کرنا حضرت ابوبکر کا لوگونکی لیے اپنی بیماری مین اور اسی سبب سے کہا حضرت علی رض نے سبہونکی سامنے جبکہ خطبہ پڑہا واسطے بیعت کرنیکی ابی بکر رض سے کہ پسند کیا حضرت ابو بکر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے دین ہمارے کیا نہ پسند کرین ہم اونکو واسطے دنیا اپنی کی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہیجا کسیکو حضرت ابو بکر کی پاس کہ نماز پڑہا لوگونکو اور مین بیٹہا ہوا تہا اونکی پاس دیکہتے تہے مجہے یعنی اور باوجود اسکی مجہے امام نکیا اور ابو بکر اونمین سے ہین کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے جنکی حق مین لاتخافون لومۃ لائم اور کہا ابوسفیان بن حرب نے حضرت علی سے اگر چاہی تو تو البتہ بہردون میدان مدینہ کا ابوبکر کی لڑائی کی لیے گہوڑون اور پیادون سے پس غصہ ہوئے اوسپر حضرت علی رض اور برا کہا اور ڈانٹا اوسکو جان لیوے وہ اور اور لوگ یہہ کہ ابوبکر ایسے خلیفہ ہین کہ نہین شک بیچ حقیت خلافت اونکی کے ۱۲ ع ۔

فصل سوم **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العیادۃ فواق ناقۃ وفی روایۃ سعید بن المسیب مرسلا افضل العیادۃ سرعۃ القیام رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ افضل زمانہ عیادت کا متعدار اوس زمانیکی ہی کہ درمیان دو دودہ دوہنے اونٹنی کی اور بیچ روایت سعید بن مسیب کے بطریق ارسال کی بہترین عیادت کی وہ عیادت ہی کہ اوٹہو جلدی اوٹہہ کہڑا ہی نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** حاصل پہلی روایت کا یہہ ہے کہ اونٹنی کا دودہ دو بار یا تین بار کرکر دوہتے ہین ایکبار دوہا پہر ذرا ٹہیر گئے اور بچہ کو تہنون سے لگا دیا تا دودہ خوب اوترے پہر دوہا پس اس دو بار دوہنے کی درمیان مین زمانہ تہوڑا سا ہوتا ہی پس فرمایا کہ افضل یہہ ہی کہ عیادۃ کی لیے جاوے تو اسقدر ٹہیرے تا بیمار تکلیف نپاوے ایک شخص کہتے ہین کہ ہم سرے سقطے کی عیادۃ کو گئے اونکی مرض الموت مین پس بہت بیٹہے ہم اونکی پاس اور اونکی پیٹ مین درد تہا پہر کہا ہمنے اونکو دعا کرو ہماری لیے اونہون نے کہا یا الہی سکہا اونکو کیفیت عیادۃ کرنے مریض کی غرض کہ اونہون نے اشارہ کیا کہ کم بیٹہنا چاہیے بیمار کی پاس جب اوسکی عیادۃ کی لیے جاوے اور جس صورت مین جانے کہ بیمار زیادہ بیٹہنے کو دوست رکہتا ہی بسبب یارانے کی یا تبرک کی یا خدمت کرنیکی تو وہ مستثنی ہی یعنی اوس صورت مین جلدی اوٹہنا افضل نہین ۱۲ ع **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عاد رجلا فقال لہ ما تشتہی قال اشتہی خبز بر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کان عندہ خبز بر فلیبعث الی اخیہ ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتہی مریض احدکم شیئا فلیطعمہ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادۃ کی ایک شخص کی پس فرمایا واسطے اوسکی کس چیز کی کہانیکو دل چاہتا ہی تیرا کہا اوسنے دل چاہتا ہی میرا گیہون کی روٹی کہانیکو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکی پاس ہووے گیہون کی روٹی چاہیے کہ بہیجدے طرف بہائی اپنے کی پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ خواہش کرے بیمار ایک تمہمین سے کسے چیز کی پس چاہیے کہ کہلادے اوسکو نقل کے یہہ ابن ماجہ نے **ف** مراد خواہش سے خواہش صادق ہی اور وہ نشانی صحت کی ہی اور یہہ

ہی ہی کہ کبھی نقصان نہین کرتا بعضی بیمارونکو کہانا اوس چیز کا کہ دل چاہی اگر تہوڑی ہو بلکہ تقویت اور صحت ہوتی ہی ولیکن یہہ بات اوس چیز مین ہی کہ ضرر اوسکا غالب نہو حاصل کلام کا یہہ کہ یہہ حکم جو فرمایا کلی نہین جسنے تئی ہی یعنی سکی لیی نہین ہے بعضون کی لیی ہی اور طیبی نی کہا کہ یہہ مبنی ہی توکل پر یا نا امیدی پر حیات سی یعنی جسکی جینی کی توقع نہووی اوسکی لیی فرمایا کہ جو مانگی کہلا دو اوسکو بارح ٭ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ بِالْمَدِينَةِ مِمَّنْ وُلِدَ بِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا لَيْتَهُ مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ قَالُوْا وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ قِيْسَ لَهٗ مِنْ مَوْلِدِهٖ إِلٰى مُنْقَطَعِ أَثَرِهٖ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا وفات ہوئی ایک شخص کے مدینہ مین اون شخصون مین سی کہ پیدا کیا گیا تہا مدینہ مین پس نماز جنازہ پڑہی اوسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر فرمایا کاشکی مرا ہوتا بغیر جگہہ پیدایش اپنی کی عرض کیا صحابہ نی اور کسواسطی یہہ ای رسول خدا کی فرمایا تحقیق آدمی جسوقت مرتاہی غیر وطن اپنی مین ناپا جاتاہی واسطی اوسکی وطن اوسکی سی تا منقطع ہونی نقش قدم اوسکیکی جنت مین نقل کی یہہ نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی جب آدمی سفر مین مرتاہی توجتنی مسافت اوسکی وطن مین اور اوس جگہہ مین کہ مراہی ہوتی ہی اوسقدر جنت مین جگہہ اوسکو ملتی ہی اور ظاہر یہہ معلوم ہوتاہی کہ مراد سفر سی سفر طاعت ہی یعنی جہاد وغیرہ ٭ ع ٭ ومولانا ٭ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ غُرْبَةٍ شَهَادَةٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مرنا مسافرۃ مین شہادۃ ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ مَرِيْضًا مَاتَ شَهِيْدًا وَوُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَغُدِيَ وَرِيْحَ عَلَيْهِ بِرِزْقِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مری بیمار ہوکر مرتاہی شہید اور بچایا جاتاہی فتنہ قبر کی سی اور دیا جاتاہی وقت صبح کی اور وقت شام کی یعنی ہمیشہ روزی اپنی بہشت مین سے نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** صحیح نسخون مین لفظ مریضاہی کا واقع ہوا ہی اور بعضی نسخون مین متغیر کر کر غریبا لکہدیا ہی بنی مرابطا کی لیکن واقع ہوا ہی صحیح ابن ماجہ مین مرابطا اسی لیی لکہا ہی میرک نی اپنی نسخہ کی حاشیہ مین صوابہ مرابطا یعنی صواب لفظ مرابطا کا ہی پہر اوسکی نیچے لکہا ہی کذا فی سنن ابن ماجہ فی باب ما جاء من مات مرابطا مات شہیدا پہر بعضون نی مرض سی مرض عام مراد لیا ہی اور بعضون نی مرض خاص یعنی استسقا مراد لیا ہی اور بعضون نی اسہال اور کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہتی ہین کہ ان قیدون کی کچہہ حاجت نہین بلکہ حدیث مین غلطی کی ہی راوی نی ساتہہ اتفاق حفاظ کی کہ حدیث من مات مرابطا ہی نہ من مات مریضا ٭ ع وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْتَصِمُ الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلٰى فُرُشِهِمْ إِلٰى رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ فِي الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُوْنِ فَيَقُوْلُ الشُّهَدَاءُ إِخْوَانُنَا قُتِلُوْا كَمَا قُتِلْنَا وَيَقُوْلُ الْمُتَوَفَّوْنَ إِخْوَانُنَا مَاتُوْا عَلٰى فُرُشِهِمْ كَمَا مِتْنَا فَيَقُوْلُ رَبُّنَا انْظُرُوْا إِلٰى جِرَاحَتِهِمْ فَإِنْ أَشْبَهَتْ جِرَاحُهُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُوْلِيْنَ فَإِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَإِذَا جِرَاحُهُمْ قَدْ أَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جہگڑین گی شہید اور وہ لوگ کہ مری ہین اپنی بچہونون پر یعنی گہرون مین مری ہین اور شہید حقیقی نہین ہوی طرف اپنی پروردگار عز وجل کی بیچ حق اون لوگونکی کہ مری ہین طاعون یعنی وبا سی پس کہین گی شہید یہہ یعنی جو کہ طاعون سی مری ہین بہائی ہماری ہین یعنی مشابہ ہماری ہین پس ہون دین ساتہہ ہماری ساتہہ مرتبہ ہماری مین بیان مشابہت کا یہہ ہی کہ قتل کیی گئی جیسی قتل کئی گئی ہم اور کہین گی وہ کہ وفات دیی گئی بہائی ہماری ہین

یعنی مانند ہماری ہین مرکے اپنی بچہونون پر جیسی مری ہم پس فرماویگا پروردگار ہمارا دیکہو طرف زخمون اونکی پس اگر مشابہ ہون زخم اون کی زخم ماری گیون کے پس تحقیق وہ اون مین سی ہین یعنی ملحق ساتہہ اونکی ہین ثواب مین اور ساتہہ اونکی ہین یعنی حشر ومرتبہ مین پس دیکہین گی تو ناگہان زخم اونکی مشابہ ہونگے زخمون انکی نقل کی یہہ احمد اور نسائی نی **ف** قتل کیی گئی ہین جیسی ہم قتل کیی گئی یعنی جیسی ہم زخمی ہوکر کفار کی ہاتہہ سی مری ویسی یہہ ہی جنات کی ہاتہہ سی زخمی ہوکر مری لکہا ہی علمانی کہ اہل طاعون کو کہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ کسی نی اون کو نیزی سی مارا اسی لیی طاعون نام ہوا طعن سے یعنی نیزہ مارنی کی اور اس سی معلوم ہوا کہ جو طاعون سی مرا شہیدون مین سی ہی اور ساتہہ ہی اونکی ٭ح٭ع٭ **وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الفار من الطاعون کالفار من الزحف والصابر فیہ لہ اجر شہید رواہ احمد** اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بہاگنی والا بیماری طاعون یعنی وبا کی سی مانند بہاگنی والی کی ہی لڑائی کفار کے سے اور صبر کرنیوالا اوس مین واسطی اوسکی ہی ثواب شہید کا نقل کی یہہ احمد نی **ف** کہا طیبی نی کہ مشابہت دی گناہ کبیرہ ہونی مین انہی اور اگر اعتقاد کری کہ اگر نہ بہاگون گا تو ضرور مرجاؤن گا اور اگر بہاگون گا تو سلامت رہون گا کفر ہی اور ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ صبر کرنی والی کو طاعون مین ثواب شہید کا ہوتا ہی اگرچہ نہ مری ٭ع٭ح

باب تمنی الموت وذکرہ

باب ہی بیچ حکم آرزو کرنی موت کی اور فضیلت یاد کرنی اوسکی کی **ف** آرزو کرنی موت کی بسبب ضرر دنیا کی مانند مرض یا محتاجگی وغیرہا کی مکروہ ہی اس لیی کہ علامت بی صبری کی اور نہ راضی ہونیکے ساتہہ تقدیر الہی کی ہی اور واسطی محبت اور شوق دیدار الہی کی اور خلاص ہونی کی اس سرای فانی اور محبت اسکی سی اور پہنچنی کی ملک آخرۃ اور نعمتون اوسکی کو نشانی ایمان کی اور کمال ایمان کی ہی اور اسیطرح مکروہ نہین واسطی خوف ضرر دین کی اور یاد کرنا موت کا کنا یہ ہی اس سی کہ خوف الہی رکہے اور عمل کری بمقتضای اوسکی اور توبہ اور استغفار کری اور مقدم رکہی نفع آخرۃ کو والا یاد کرنا اور یاد رکہنا موت کا بغیر عمل کی کچہہ مفید نہین بلکہ سبب قساوۃ قلب کا ہوتا ہی جیسا کہ یاد کرنا حق سبحانہ کا ساتہہ غفلت کی نسأل اللہ العافیۃ ٭ح٭

الفصل الاول

فصل پہلے **عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتمنی احدکم الموت اما محسنا فلعلہ ان یزداد خیرا واما مسیئا فلعلہ ان یستعتب رواہ البخاری** روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ آرزو کری ایک تمہارا مرنی کی اگر نیک کار ہی تو پس شاید کہ زیادہ کری نیکی یعنی بسبب درازگی عمر کی اور اگر ہی بدکار تو پس شاید کہ وہ رضامندی چاہے اللہ تعالی سی یعنی ساتہہ توبہ کرنیکی اور ادای حقوق لوگون کی نقل کی یہہ بخاری نی **وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتمنی احدکم الموت ولا یدع بہ من قبل ان یاتیہ انہ اذا مات انقطع املہ وانہ لا یزید المؤمن عمرہ الا خیرا رواہ مسلم** اور روایت ہی اونہین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کری ایک تمہارا مرنی کی یعنی دل سی اور نہ دعا کری ساتہہ موت کی یعنی زبان سی پہلی اس سی کہ آوی اوسکو موت تحقیق جسوقت مرتا ہی منقطع ہوتی ہی امید اوسکی یعنی زیادہ بہلائی کرنیکی اور تحقیق نہین زیادہ کرتی مومن کو درازگی عمر اوسکی کی مگر بہلائی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنے بسبب صبر کرنی کی بلا پر اور شکر کرنی کی نعمتون پر اور راضی ہونی کی تقدیر پر اور فرمان برداری کرنی امر مولی کی ثواب بڑہتا ہی جاتا ہی ٭ع **وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتمنین احدکم الموت من ضر اصابہ فان کان لا بد فاعلا فلیقل اللہم احینی ما کانت الحیوۃ خیرا لی وتوفنی اذا کانت الوفاۃ خیرا لی متفق علیہ** اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ آرزو کری ایک تمہارا مرنیکی بسبب ضرر کی کہ پہونچی اوسکو یعنی مالی ہو یا بدنی پس اگر

ہے ضرور آرزو کرنی والا موت کی پس چاہیی کہ کہی یا الہی زندہ رکہہ مجکو جب تک کہ ہو زندگی بہتر میری لیی یعنی مرنی سی اور مار مجکو جسوقت کہ ہو مرنا بہتر میرے لیے یعنی جینی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** فتوی دیا نودی نی کہ نہین کروہ آرزو کرنی موت کی لسبب خوف فتنہ دینی کی بلکہ مستحب ہے اور نقل کی ہی اس لیی آرزو کرنی موت کی شافعی اور عمر بن عبدالعزیز وغیرہ ہماسی اور اسیطرح مستحب ہے آرزو کرنی شہادۃ کی راہ خدا مین اس لیی کہ ثابت ہوئی ہی حضرت عمرو وغیرہ سی بلکہ ثابت ہوا ہی معاذ سی کہ اونہون نی آرزو کی موت کی بیچ طاعون عمواس کی پس اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے آرزو کرنی شہادۃ کی اگرچہ ساتہہ مانند طاعون کی ہو اور مسلم مین ہی کہ جسنی مانگی شہادۃ صدق دل سی دیا جاتا ہی شہادۃ یعنی ثواب اوسکا اگرچہ نہ ہو پہنچی شہادۃ اوسکو اور مستحب ہے آرزو کرنی موت کی مدینہ منورہ مین اس لیی کہ بخاری مین ہے کہ حضرت عمر رض نی دعا کی اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِي بِبَلَدِ رَسُولِكَ اور زندگی مرنی سی بہتر جب تک ہی کہ طاعت زیادہ ہو گناہ سی اور زمانہ خالی ہو فتنہ اور محنت سی اور جب امر بالعکس ہو یعنی گناہ زیادہ ہون طاعت سی اور زمانہ خالی نہو فتنہ اور محنت سی تو مرنا بہتر ہی جینی سے ۰ ع ۰ **وعن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَوْ بَعْضُ اَزْوَاجِهِ اِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكِ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهُ فَاَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوبَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَهَ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهُ فَكَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللّٰهِ اور روایت ہی عبادۃ بن صامت سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ دوست رکہی اللہ کی ملاقات کو دوست رکہتا ہی اللہ تعالی اوسکی ملاقات کو اور جو ناخوش رکہتا ہی اللہ کی ملاقات کو ناخوش رکہتا ہی اللہ ملاقات اوسکی کو پس کہا حضرت عائشہ نی یا کسی اور نی حضرت کی بیبیون مین سی کہ تحقیق ہم ناخوش رکہتی ہین مرنیکو فرمایا نہین ہے یہہ ولیکن مومن جسوقت آتی ہی اوسکو موت خوش خبر دیا جاتا ہی ساتہہ راضی ہونی خدا کی اور سے اور بزرگ رکہنی اللہ تعالی کی اوسکو پس نہین کوئی چیز یعنی دنیا اور زینت دنیا سی بہت پیاری طرف اوسکی اوس چیز سی کہ آگے اوسکی ہی یعنی مرتبہ اور بزرگی نزدیک اللہ کی پس دوست رکہتا ہی مومن ملاقات اللہ کی اور دوست رکہتا ہی اللہ ملاقات اوسکی اور تحقیق کافر جسوقت کہ حاضر ہوتی ہی اوسکو موت خبر دیا جاتا ہی ساتہہ عذاب خدا کی یعنی قبر مین اور سزا اوسکی کی یعنی عذاب دوزخ سے پس نہین کوئی چیز ناخوش تر طرف اوسکی اوس چیز سی کہ آگی اوسکی ہی پس ناخوش رکہتا ہی کافر اللہ کی ملاقات کو اور ناخوش رکہتا ہی اللہ اوسکے ملاقات کو یعنی دور کرتا ہی اپنی رحمت سی اور مزید نعمت سی نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت عائشہ کی اور موت پہلی ملاقات اللہ کے **ف** مشہور یہہ ہی کہ مراد ملاقات خدا تعالی سی موت ہی اور تحقیق یہہ ہی کہ مراد ملاقات خدا تعالی سی موت نہین ہی بلکہ پہرنا طرف دار آخرت کے اور طلب کرنا اوس چیز کا کہ اوسکی پاس ہے اور نہ مائل ہونا طرف دنیا کی اور نہ راضی ہونا ساتہہ حیات دنیا کی پس جسنی ترک کی دنیا اور مبغوض رکہا اوسکو دوست رکہا ملاقات خدا کو اور جسنی اختیار کیا دنیا کو اور مائل ہوا طرف اوسکی مکروہ رکہا ملاقات خدا کو پہر محبت ملاقات خدا کی لازم کرنی والی محبت موت کی ہی کہ وسیلہ اوسکا ہی اور حضرت عائشہ ہی سمجہین نہین کہ مراد ملاقات خدا تعالی سی موت ہی حضرت نی اوسکو بیان فرمایا ساتہہ لفظ لیس الامر کذلک کی یعنی نہین مراد ملاقات خدا سی موت اور یہہ کہ بحکم جبلت طبعی کی محبوب ہو اور بالفعل آرزو اوسکی کرنی چاہیی بلکہ جو کوئی طالب رضای حق کا او مشتاق اوسکی ملاقات کا ہوتا ہی ہمیشہ بلحاظ وسیلہ ہونی او محبت ارادی اختیاری کی محبت موت کی رکہتا ہی اور اثر

اوسکا آخر وقت مین بحکم طبیعت کی پیدا ہوتا ہی جیسا کہ فرمایا ولکن المومن آخر تک اور موت پہلی ملاقات اللہ کی ہی یعنی نہین ممکن دیکھنا اللہ تعالی کا پہلے موت کی بلکہ بعد اوسکی یا مراد یہہ ہی کہ جو کوئی دوست رکہتا ہی ملاقات خدا کو دوست رکہتا ہی موت کو اس لیی کہ پہونچتا ہی بسبب اوسکی طرف ملاقات خدا کی اور نہین متصور ہی وجود ملاقات کا پہلی موت کی اور اسمین دلالت ہی اسپر کہ ملاقات غیر ہی موت کی ٭ ع ٭ ح **وعن ابی قتادۃ انہ** کان یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علیہ بجنازۃ فقال مستریح او مستراح منہ فقالوا یا رسول اللہ ما المستریح والمستراح منہ فقال العبد المومن یستریح من نصب الدنیا واذاھا الی رحمۃ اللہ والعبد الفاجر یستریح منہ العباد والبلاد والشجر والدواب متفق علیہ

اور روایت ہی ابی قتادہ سی یہہ کہ وہ حدیث کرتی تہی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس لائی جنازہ پس فرمایا یہہ راحت پانی والا ہی یا اس سے اوروں کو راحت ہوئی پس عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ کون ہی راحت پانی والا اور کون ہی جس سی اورونکو راحت ہوتی ہی پس فرمایا بندہ مومن راحت پاتا ہی بسبب مرنی کی رنج دنیا کی سی اور ایذا اوسکی سی اور جاتا ہی طرف رحمت خدا کی اور بندہ فاجر یعنی گنہگار راحت پاتی ہین شر اوسکی سی بندی اور شہر اور درخت اور جانور نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** رنج دنیا کی سی یعنی مشقت جو بسبب اعمال واحوال کی اوٹہاتا ہی مرنی سی اوس سی راحت پاتا ہی اور ایذا دنیا کی سی یعنی گرمی اور سردی یا ایذا اہل دنیا کی سے اسی لیی کہا مسروق نی کہ نہین رشک لیجاتا مین کسی چیز پر بسبب کسی چیز کی مانند رشک لیجانی کی مومن پر کہ رکہا جاتا ہی قبر مین امن مین ہوتا ہی عذاب اللہ کی سی اور راحت پاتا ہی دنیا سی اور کہا ابو درداء نی دوست رکہتا ہون مین موت کو واسطی اشتیاق جانی کی طرف رب اپنی کی اور دوست رکہتا ہون مرض کو واسطے کفارہ گناہون کی اور دوست رکہتا ہون فقر کو تواضع کی لیی واسطی رب اپنی کی اور راحت پاتی ہین بندی یون کہ جب وہ خلاف شرع باتین کرتا تہا اگر لوگ منع کرتی ایذا دیتا وہ اونکو اور اگر سکوت کرتی ضرر پہونچاتی اپنی دین و دنیا کو اب جو مرا اس سی چہٹکارا پایا اور راحت پانا شہرون وغیرہ کا یون ہی کہ بسبب ہونی گناہ وظلم کی حاصل ہوتا ہی فساد عالم مین اور خلل پڑتا ہی ارکان دین مین اور دشمن رکہتا ہی اوسکو خدا تعالی پس ایذا اوٹہاتی ہی بسبب اوسکی زمین اور جو کچھہ کہ زمین پر ہی اور بسبب شومی گناہ اوسکی کی مینہہ نہین برستا جب مرا مینہہ برسا اور ہری ہوئی ہر چیز زمین پر اور راحت پائی سبہون نی ٭ ع ٭ ح **وعن عبد اللہ بن عمر قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنکبی** فقال کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل وکان ابن عمر یقول اذا امسیت فلا تنتظر الصباح واذا اصبحت فلا تنتظر المساء وخذ من صحتک لمرضک ومن حیاتک لموتک رواہ البخاری اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مونڈہا میرا یعنی واسطی اہتمام اور آگاہ کرنی کی پہر فرمایا ہو تو دنیا مین گویا کہ تو مسافر ہی بلکہ گذرنی والا راہ کا اور تہی ابن عمر کہتی جسوقت کہ شام کری تو پس نہ انتظار کر صبح کا اور جسوقت کہ صبح کری تو پس نہ انتظار کر شام کا او غنیمت جان تندرستی اپنی کو واسطی بیماری اپنی کی اور زندگی اپنی کو واسطی موت اپنی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** لفظ بمنکبی ساتہہ سکون حرف ی کی ہی مفرد اور ایک نسخہ مین ساتہہ تشدید حرف ی کی ہی تثنیہ اور گو یا کہ تو مسافر ہی یعنی رغبت نکر طرف دنیا کی اس لیی کہ تو سفر کرنی والا ہی اوس سے طرف آخرت کے پس نہ ٹہیرا اوسکو وطن اپنا اور نہ الفت پکڑ ساتہہ لذتون اوسکی کی اور رکہو ہو لوگون سی اور خلط ہونی سی ساتہہ اونکی اس لیی کہ تو جدا ہو وی گا اون سی اور نہ خیال کر اپنی بقا کا اوسمین اور نہ تعلق پکڑ ساتہہ اوس چیز کی کہ نہین تعلق پکڑتا ساتہہ اوسکی مسافر غیر وطن اپنی مین اور نہ مشغول ہو اوسمین ساتہہ اوس چیز کی کہ نہین مشغول ہوتا ساتہہ اوسکی مسافر جو کہ ارادہ رکہتا ہی جانیکا طرف اہل اور وطن اپنی کی اور بلکہ گذرنی والا راہ کا آخر

زیادہ مبالغہ ہی اسلیے کہ مسافر تو کبھی سکونت بہی اختیار کرلیتا ہی شہرون سفر کی مین بخلاف گذرنی والی راہ کی کہ وہ نہین سکونت کرتا اور جسوقت کہ شام کری تو انتظار یعنی ہو وی موت شام صبح سامنی تیری اور کم گزار زادا ور جلدی کر عمل کرنی مین نہ تاخیر کر دن کی عمل کو رات تک اور نہ رات کی عمل کو دن تک **ہ** غنیمتے شمرای شمع وصل پروانہ ہا کہ این معاملہ تا صبحدم نخواہد ماند ۔ اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ اور مابعد اوسکا کلام ابن عمر کا ہے موقوفا لیکن ذکر کیا ہی اسکو احیاء العلوم مین مرفوعا اور غنیمت جان تندرستی کو یعنی تندرستی مین جسقدر عمل ہو سکی کرتا بیماری مین ویسا ہی ثواب پاوی گا اگرچہ وہ عمل نہ کرسکی گا اور غنیمت جان زندگی کو یعنی عمل کر اوسمین جو ہو سکی تا ثواب بعد موت کی پاوی **ہ** غنیمت دان جوانا دولت حسن و جوانی را شہ نہ پنداری کہ ایام جوانی جاودان باشد ۔ شرح ۔ **وعن** جابر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل موته بثلثة ايام يقول لا يموتن احدكم الا وهو يحسن الظن بالله رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی تین دن پہلی وفات اوسکی سی کہ فرماتی تہی نہ مری کوئی تمہارا مگر کہ وہ نیک رکہتا ہو گمان ساتہہ اللہ کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی امیدوار کرم اور مغفرۃ اوسکی کا ہو اور اعتماد کری وعدی کریم کی پر لکہا ہی علما نی کہ نشان سعادت کا یہہ ہی کہ بیچ مدت حیات کی خوف غالب ہو اور جب مرگ کی قریب ہو پہنچی امید غالب ہو اور یہہ بہی لکہا ہی کہ مراد ساتہہ نیک رکہنی گمان کی نیک کرنا اعمال کا ہی یعنی اچہی کرو اعمال اپنی حیات مین تا اچہا ہو گمان تمہارا ساتہہ خدا کی نزدیک موت کی اسلیے کہ جسکی عمل بری ہونگی پہلی موت کے برا ہوگا گمان اوسکا نزدیک موت کی اور یہہ بہی لکہا ہی کہ حقیقت امید کی یہہ ہی کہ عمل کری اور امید رکہی اور خدمت مولی کری اور نظر اوسکی عطا پر رکہی نہ امید جہوٹی کہ باز رکہی عمل سی اور باعث ہووی گناہون پر وہ امید نہین ہی بلکہ آرزو اور غرور ہی کہا حسن بصری نی کہ کہتا ہی ایک تمہارا اچہا رکہتا ہون گمان اپنا ساتہہ پروردگار اپنی کی جہوٹ کہتا ہی اگر گمان اپنا اچہا رکہتا ساتہہ پروردگار کی اچہی کرتا عمل ۔ شرح ۔

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان شئتم انبأتكم ما اول ما يقول الله للمؤمنين يوم القيمة وما اول ما يقولون له قلنا نعم يا رسول الله قال ان الله يقول للمؤمنين هل احببتم لقائي فيقولون نعم يا ربنا فيقول لم فيقولون رجونا عفوك ومغفرتك فيقول قد وجبت لكم مغفرتي رواه في شرح السنة وابو نعيم في الحلية روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر چاہو تم خبر دون مین تمکو اوس چیز کی کہ اول فرماوی گا اللہ واسطی مومنون کی دن قیامت کی اور اوس چیز کی کہ پہلی کہینگے مومن واسطی اللہ کی عرض کیا ہمنی کہ ہان ای رسول خدا کی فرمایا تحقیق اللہ تعالی فرماوی گا مومنون کو کیا دوست رکہتی تہی تم ملاقات میری کو کہینگی ہان ای رب ہماری پس فرماویگا اللہ کیون دوست رکہا تمنی ملاقات میری کو پس کہینگے امید رکہتی تہی ہم درگذر کرنی تیری کی اور بخشش تیری کی پس فرماویگا اللہ تعالی ثابت ہوئی واسطی تمہاری بخشش میری نقل کی یہہ شرح السنۃ مین اور ابو نعیم نی حلیہ مین **ف** احتمال ہی یہہ کہ ہو مراد ملاقات سی رجوع کرنا طرف دار آخرت کی اور یہہ بہی احتمال ہے کہ مراد ملاقات سی رویت ہو اور بعد لفظ لم کی کہا ابن ملک نی لای سبب ذلک یعنی کیون گناہ کیا تمنی اور صحیح یہہ ہی لم احببتم لقائی یعنی کیون دوست رکہا تمنی ملنا میرا ۔ شرع ۔ **وعن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكثروا ذكر هاذم اللذات الموت رواه الترمذي والنسائي وابن ماجة اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت کرو یاد کہو دینی والے لذتون کی کہ موت ہی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** صحیح یہی ہی کہ لفظ ہادم ذال معجمہ سی یعنی قطع کرنی والیکی اور

بعضون نی دال مہملہ سی یعنی ڈانی والیکی جو نقل کیا ہی صحیح نہین کسی راوی کو غلطی ہوگئی ہی اور موت کی یاد کرنی سی غفلت دور ہوتی ہی اور دنیا مین مشغول ہونی سی باز رہتا ہی اور رجوع کرتا ہی طرف طاعت کی کہ توشہ آخرة ہی اور زیادہ کیی نسائی نی یہہ الفاظ فانہ لایذکر فی کثیر الا قللہ ولا فی قلیل الا کثرہ یعنی نہین یاد کی جاتی موت بیچ بہت مال کی مگر کہ کم کردیتی ہی اوسکو یعنی بہت مال تہوڑا معلوم ہونی لگتا ہی بسبب بی رغبتی اور فانی جاننی اوسکی کی اور نہین یاد کی جاتی کمی مال مین مگر کہ زیادہ کردیتی ہی اوسکو یعنی جب دنیا کو فانی جانا قناعت کرتا ہی تہوڑی مال پر اور بہت جانتا ہی اوسکو ؛ع ؛ **وعن** ابن مسعود قال ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذات یوم لاصحابہ استحیوا من اللہ حق الحیاء قالوا انا نستحیی من اللہ یا نبی اللہ والحمد للہ قال لیس ذلک ولکن من استحیی من اللہ حق الحیاء فلیحفظ الراس وما وعی ولیحفظ البطن وما حوی ولیذکر الموت والبلی ومن اراد الاخرة ترک زینة الدنیا فمن فعل ذلک فقد استحیی من اللہ حق الحیاء رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث غریب

اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ایک روز اپنی صحابہ کو کہ حیا کرو اللہ سی حق حیا کا یعنی جیسیکہ واجب اور لایق ہے حیا کرنی یعنی ڈرو اللہ سی جیسا کہ چاہیی ڈرنا اوس سی کہا صحابہ نی تحقیق ہم حیا کرتی ہین اللہ سی ای نبی خدا کی یعنی کہ بجا لاتی ہین ہم اوامر و نواہی اوسکی نی الجملہ اور تعریف ہی واسطی اللہ کی یعنی اوپر توفیق دینی اوسکی کی ہمکو اوسپر فرمایا حضرت نی نہین حق حیا کا یہہ کہ کہتی ہو تم ہم حیا کرتی ہین لیکن جو کوئی حیا کری اللہ تعالی سی حق حیا کا پس چاہیی کہ محافظت کری سر کی اور اوس چیز کی کہ سر مین ہی اور چاہیی کہ محافظت کری پیٹ کی اور اوس چیز کی کہ جمع کیا ہی پیٹ نی اور چاہیی کہ یاد رکہی موت کو اور ہڈیون کی بوسیدہ ہونی کو اور جو شخص کہ ارادہ کرتا ہی آخرة کا چہوڑتا ہی زینت دنیا کی پس جس نی کیا یہہ یعنی جو کہ مذکور ہوا پس تحقیق حیا کی اللہ سی حق حیا کا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** محافظت کری سر کی یعنی نہ استعمال کری اوسکو بیچ غیر خدمت خدا کی کہ نہ سجدہ کری بت کو اور نہ اور کسی کو اور نہ نماز پڑہی لوگون کی دکہانی کی لیی اور نہ جہکا دی سر کو سوا خدا کی اور کسی کی لیی پس جیسی یہان جہک جہک کر سلام کرتی ہین برا ہی اور نہ بلند کری سر کو از راہ تکبر کی اور اوس چیز کی کہ سر مین ہی یعنی زبان اور آنکہ اور کان کو گناہ سی بچا دی کہ زبان سی غیبت اور جہوٹ وغیرہ نہ بولی اور آنکہہ سی نامحرم اور گناہ کی چیزین نہ دیکہی اور کان سے کسی کی غیبت اور جہوٹ مثل کہانی وغیرہ کی نہ سنی اور محافظت کری پیٹ کی یعنی حرام اور شبہہ کی چیزین نہ کہاوی اور اوس چیز کی کہ جمع کیا ہی پیٹ نی یعنی جو چیزین کہ متصل پیٹ کی ہین مانند ستر اور پاؤن اور ہاتہہ اور دل کی اون کو بہی گناہ سی بچا دی کہ ستر سی حرام کاری نکری اور پاؤن سی گنہ کی جگہہ مین مانند میلی اور تماشی اور ناچ رنگ کی نجاوی اور ہاتہہ سی کسی کو ماری نہین اور نہ کسی کا مال چوری وغیرہ کر کر لی اور نہ ہاتہہ لگاوی نامحرم کو اور دل مین عقیدہ برا اور بری خطری اور یاد غیر خدا کی نرکہی اور ہڈیون کی بوسیدہ ہونی کو کہ ایک دن ہوگا کہ قبر مین ہڈیان ہماری بوسیدہ اور خاک ہونگی اور جو کوئی جانتا ہی کہ دنیا فانی ہی زہد کرتا ہی اوسمین اور چہوڑ دیتا ہی لذات و شہوات اوسکی جیسیکہ آگی فرمایا ومن اراد الاخرة الخ یعنی جو کوئی آخرة کی ثواب کو اور نعمتون اوسکیکو چاہتا ہی تو چہوڑ دیتا ہی زینت دنیا کو اس لیی کہ یہہ دونون چیزین جمع نہین ہوتین اوپر وجہ کمال کی یہانتک کہ قرار کی لیی یہہ یعنی اولیا کی لیی اور کہا نووی نی کہ مستحب ہے بہت ذکر کرنا اس حدیث کا ؛ع ؛ **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحفة المؤمن الموت رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحفہ مومن کا موت ہی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی مومن کی حق مین مرنا بمنزلہ تحفہ کی ہی اللہ تعالی کی طرف سے کہ اسکی سبب سے ثواب اور درجات آخرة کو پہنچتا ہی ؛ع ؛ **وعن** بریدة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن

يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مومن مرتا ہی ساتھہ پسینی پیشانی کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور نسائی نی **ف** بعضون نی کہا کہ یہہ کنایہ ہی جان کنی کی شدت سی کہ اوسکے سبب سے گناہ جہڑتی ہین اور درجی بلند ہوتی ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ یہہ کنایہ ہی اس سے کہ مشقت اوٹہاتا ہی مومن طلب حلال مین اور ریاضت کرتا ہی عبادت مین تا دم مرگ اور بعضون نی کہا ہی کہ پسینا آجانا پیشانی پر وقت موت کی علامت بہلائی کی ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد یہہ ہی کہ مومن پر مشقت اور شدت نہین ہی بسبب موت کی سوای عرق پیشانی کی واللہ اعلم بالصواب **وَعَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ الْفُجَاءَةِ اَخْذَةُ الْاَسَفِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ اَخْذَةُ اَسَفٍ لِلْكَافِرِ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِ اور روایت ہی عبداللہ بن خالد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مرنا ناگہان پکڑنا غضب کا ہی نقل کی یہہ ابوداود نی اور زیادہ کیا بیہقی نی شعب الایمان مین اور رزین نی کتاب اپنی مین کہ پکڑنا غضب کا واسطی کافر کی ہی اور رحمت ہی مومن کی لیی **ف** پکڑنا غضب کا ہی یعنی مرنا ناگہانی نشانی غضب الہی سی ہی بندی پر اسلیی کہ نہ مہلت دی اوسکو کہ سامان درست کرنا سفر آخرۃ کا یعنی توبہ اور عمل صالح کرنا لکہا ہی علماء نی کہ یہہ بات کافر کے لیے ہی اور اونکی لیی کہ اچہی طریقہ پر نہین ہین جیسا کہ آگی کی روایت مین آیا ہی حاصل یہہ کہ ناگہان مرنا نیکون کی لیی نیک ہی اور برون کی لیی برا بالصواب **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَابٍّ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ اَرْجُو اللّٰهَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنِّيْ اَخَافُ ذُنُوْبِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُوْ وَاٰمَنَهٗ مِمَّا يَخَافُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا داخل ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان پر اور وہ تہا حالت جانکنی مین پس فرمایا حضرت نی کس طرح پاتا ہی تو اپنی کو یعنی کس طرح اپنی دل کو پاتا ہی اسوقت ایا امیدوار رحمت خدا کا یا ترسناک اوسکی غضب سی کہا امید رکہتا ہون اللہ تعالی سی ای رسول خدا کی یعنی پاتا ہون اپنی کو امیدوار اوسکی رحمت کا اور باوجود اسکے تحقیق مین ڈرتا ہون اپنی گناہونسی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین جمع ہوتی خوف وامید بندی کی دل مین بیچ مانند اسوقت کے مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی وہ چیز کہ امید رکہتا ہی یعنی رحمت اپنی اور امن مین رکہتا ہی اوسکو اوسچیز سے کہ ڈرتا ہی یعنی عذاب سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی **ف** بیچ مانند اسوقت کی مراد یہہ ہی کہ اسوقت مین یا مانند اسکی مین پہر مراد اسوقت سی وقت سکرات موت کا ہی اور مانند اسوقت کی وہ اوقات ہین کہ آدمی کنارہ موت پر ہوا ون مین حکماً جیسی وقت لڑائی کا اور قصاص کا اور مانند انکیکی بالصواب **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ فَاِنَّ هَوْلَ الْمُطَّلَعِ شَدِيْدٌ وَاِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ اَنْ يَطُوْلَ عُمْرُ الْعَبْدِ وَيَرْزُقَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْاِنَابَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ آرزو کرو مرنی کی اسلیی کہ ہول جان کنی کا سخت ہی اور تحقیق نیک بختی سی ہی یہہ کہ دراز ہو عمر بندی کی اور نصیب کری اوسکو اللہ عزوجل رجوع کرنا طرف طاعت اپنی کی نقل کی یہہ احمد نی **ف** مطلع کہتی ہین بلند جگہہ کو کہ اوسپر چڑہ کر کسی چیز کو دیکہتی ہین اور مراد مطلع سی یہان سکرات موت اور شدائد اوسکی ہین کہ اول اوس مین آدمی گرفتار ہوتیا ہے جب مرتا ہی حاصل حدیث کا یہہ کہ فائدہ آرزوی موت مین کچہہ نہین بندہ جو اکثر آرزو کرتا ہی موت کی بسبب قلت صبر وغم اور دلتنگی کی

کرتا ہی پس مرتی وقت تو غم اور دل تنگی زیادہ ہوگی بلکہ اس صورت مین مستحق غضب الہی کا ہی ہوگا کیونکہ اسکی آرزو کرتا ہی اور اس سی معلوم ہوا کہ آرزوی
موت کی بسبب بی صبری اور تنگدلی کی منع ہی اور وہ جو بسبب شوق دیدار الہی کی اور محبت اوس عالم کی ہو جائز ہی اور نیک بختی سی الخ منع جو
فرمایا آرزو کرنی موت کی سی یہہ دوسری علت اوسکی ہی یعنی آرزو موت کی نکرو اسلیے کہ وہ خود آنیوالی ہی چندروز دنیا مین رہنا اور توشہ راہ آخرة
کا تیار کرنا غنیمت ہی کہ الدنیا مزرعة الآخرة یعنی دنیا کھیتی آخرت کی ہی یہان عمل کریگا تو وہان کام آوینگی ۞ ۞ **وعن ابی امامة قال**
جلسنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرنا ورققنا فبکی سعد بن ابی وقاص فاکثر البکاء
فقال یالیتنی مت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا سعد اعندی تتمنی الموت فردد
ذلک ثلث مرات ثم قال یا سعد ان کنت خلقت للجنة فما طال عمرک وحسن من عملک
فھو خیر لک رواہ احمد اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا بیٹھی ہم متوجہ ہوکر طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی پس نصیحت کی ہمکو حضرت نی اور نرم کیے دل ہمارے یعنی بسبب یاد دلانی احوال آخرة کی پس روئی سعد بن ابی وقاص اور بہت روئی پہر کہا ای
کاشکی مین مرجاتا یعنی لڑکپنی مین تو گنہگار نہوتا اور عذاب آخرة سی نجات پاتا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای سعد کیا نزدیک میری آرزو
کرتا ہی مرنیکی پس مکرر فرمایا اسکو تین بار پہر فرمایا ای سعد اگر ہی تو پیدا کیا گیا بہشت کی لیے پس جسقدر کہ دراز ہوگی عمر تیری اور اچہا ہوگا عمل تیرا پس وہ
بہتر ہی تیری لیے نقل کی یہہ احمد نی **ف** کیا نزدیک میرے آرزو کرتا ہی یعنی بعد میرے تو آرزو کرنی موت کی کچہہ وجہ ہی ہو سکتی ہی میری ہوتی
ہوئی کیونکر مرنا چاہتا ہی کہ دیکہنا جمال باکمال میری کا اور شرف صحبت میری کا بہتر ہی ہر نعمت سی اگرچہ حاصل ہووین تجکو بعد مرنی کی درجات اور
نعمتین وہان کی غرض کہ میری چہرہ مبارک پر نظر کرنی کو کوئی چیز نہین پہونچ سکتی کہ دنیا مین بہشت نقد ہی ایک درویش سے پوچہا کہ مومن کو جینا
بہتر یا مرنا کہا پیچ زمانہ نبوت کی جینا بہتر تہا اور بعد اونکی مرنا بہتر اور آخر جملہ کی بعد دوسرے شق تردید کی محذوف ہی وہ یہہ ہی وان کنت خلقت للنار فلا خیر
فی موتک ولا یحسن الاسراع الیہ یعنی اور اگر ہی تو پیدا کیا گیا آگ کی لیے پس نہین بہلائی مرنی مین اور نہین اچہی ہی جلدی کرنی طرف اوسکی ۞
ع ۞ **وعن حارثة بن مضرب قال دخلت علی خباب وقد اکتوی سبعا فقال لولا انی سمعت رسول اللہ صلی**
اللہ علیہ وسلم یقول لا یتمنین احدکم الموت لتمنیتہ ولقد رایتنی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما املک درھما وان فی جانب بیتی الان لاربعین الف درھم قال ثم اتی بکفنہ فلما راٰہ بکی وقال ولکن
حمزة لم یوجد لہ کفن الا بردة ملحاء اذا جعلت علی راسہ قلصت عن قدمیہ واذا جعلت علی قدمیہ
قلصت عن راسہ حتی مدت علی راسہ وجعل علی قدمیہ الاذخر رواہ احمد والترمذی الا انہ لم یذکر
ثم اتی بکفنہ الی اخرہ اور روایت ہی حارثہ بن مضرب سی کہ کہا گیا مین خباب کی پاس اوس
حال مین کہ داغ لیے تہی اونہون نی سات جگہہ بدن پر پس کہا اگر نہ سنا ہوتا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی نہ آرزو کری ایک تمہارا مرنی
کی البتہ آرزو کرتا مین اوسکی اور تحقیق دیکہا مینی اپنی تئین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نہین مالک تہا مین ایک درہم کا اور تحقیق بیچ کونی
گہر میری کی اب چالیس ہزار درہم ہین کہا حارث نی پہر لایا گیا خباب کی پاس کفن اون کا کہ نفیس تہا پس جب دیکہا اوسکو روئی اور کہا اگرچہ جائز ہی
یہہ ولیکن حمزہ نہین پیدا ہوا واسطی اوسکی کفن مگر چادر سفید و سیاہ خطون کی جسوقت کہ ڈالی جاتی سر پر کوتاہی کرتی اور کہل جاتی قدمون سی اور
جسوقت ڈالی جاتی پاونپر کوتاہی کرتی سر اونکی سی یہانتک کہ کہینچے گئی اونکی سر پر اور رکہی گئی اونکی پاونپر اذخر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے

لیکن ترمذی نی نہین ذکر کیا ثم اتی نگفنه آخر تک **ف** خباب بن ارت صحابی قدیم الاسلام ہین اور بسبب ظاہر کرنی اسلام کی اول ہی ایذا ر
دی گئی ہین اور حاضر ہوی بدر مین اور اور جہادون مین اور بدن پر داغ لینی سی منع ہی فرمایا ہی پس کہا بعضون نی که منع اسلیی فرمایا تہا که وه
اعتقاد کرتی تہی که شفا اس سی ہوتی ہی اور جس صورت مین اعتقاد کری که یہه سبب ہی اور شافی الله ہی پس کچہه مضایقه نہین اسکا باتہی محمول ہی اسپر
که نہو اوسکی ضرورة اور آرزو موت کی کی خباب نی یا تو بیقراری مین بسبب شدت مرض کی که جسکی لیی داغ کہائی تہی یا بسبب خوف تونگری کی که اسکی سبب
سے آخر کو گنه مین گرفتار ہو جاون اور ظاہر دوسری ہی بات ہی چنانچه مؤید ہی اسکا جمله مابعد کا ولقد رایتنی آخر تک اور حضرت حمزه بیٹی عبد المطلب کے سید الشہدا
چچا ہی پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم کی اور اذخر وہان ایک گہاس ہی خوشبودار چہتون کی تختون پر ہی بچہاتی ہین اور اور بہت کام آتی ہی اور یہه حدیث
دلالت کرتی ہی اسپر که فقیر صابر فضل ہی غنی شاکر سی اسلیی که تاسف کیا ایسی بڑی صحابی نی اپنی حال پر ٭ ع ٭ **بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ** باب ہی بیچ بیان اوس چیز کی که کہی جاتی ہی نزدیک اوسکی که حاضر ہوئی اوسکو موت **ف** یعنی علامت موت کی
کہا ہی علما نی که علامت موت کی یہه ہی که پاؤن سست ہو جاتی ہین که اگر کہڑی کرین تو کہڑی نہو سکین اور ناک کا بانسا ٹیڑہا ہو جاتا ہی اور کن پٹیان
بیٹہه جاتی ہین اور پوست خصیتین کا لٹک جاتا ہی اور مراد ساتہه اوس چیز کی که کہی جاوی تلقین لا اله الا الله کی اور انا لله پڑہنا اور دعا خیر کرنی اور پڑہنا
یس کا اور مانند انکی کی ہی جیسیکه حدیثون مین مذکور ہین ٭ ح ٭ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** روایت ہی ابی سعید اور
ابی ہریره سی که کہا دونون نی فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی تلقین کرو اون شخصون کو که قریب مرنی کی ہین کلمه لا اله الا الله نقل کی یہه مسلم نی **ف**
تلقین کی معنی ہین سمجہانا اور یہان مراد پڑہنا اس کلمه کا ہی روبرو قریب المرگ کی تا وه ہی سنکر پڑہی حکم نه کری اوسکو پڑہنی کا اسلیی که شاید انکار کر بیٹہی
اور جمہور علما کی نزدیک یہه تلقین مستحب ہے ٭ ع ٭ **وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِیْضَ اَوِ الْمَیِّتَ فَقُوْلُوْا خَیْرًا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَةَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ**
اور روایت ہی ام سلمه سی که کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی جسوقت که حاضر ہو تم مریض کی پاس یا قریب المرگ کی پاس پس کہو بہلائی اسلیی که
فرشتی کہتی ہین آمین اوس چیز پر که تم کہتی ہو یعنی دعا بہلی کرتی ہو یا بری نقل کی یہه مسلم نی **ف** مراد میت سی یا تو میت حکمی ہے یعنی قریب المرگ
یا میت حقیقی پس اگر میت حکمی مراد ہی تو او شک راوی کا ہی اور اگر میت حقیقی مراد ہی تو او تنویع کی لیی ہی اور کہو بہلائی یعنی دعا کرو اپنی لیی اچہی اور
بیمار کی لیی شفا کی اور میت کی لیی مغفرة کی ٭ ع ٭ **وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِیْبُهٗ مُصِیْبَةٌ فَیَقُوْلُ مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ بِهٖ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ لَهٗ خَیْرًا مِّنْهَا فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرٌ مِّنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَوَّلُ بَیْتٍ هَاجَرَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِنِّیْ قُلْتُهَا فَاَخْلَفَ اللّٰهُ لِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ**
اور روایت ہی اونہین ام سلمه سی که کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی نہین کوئی مسلمان که پہونچی اوسکو مصیبت یعنی تہوڑی ہو یا بہت پس
کہے وه چیز که حکم کیا اوسکو الله نی یعنی انا لله وانا الیه راجعون یا الہی دی ثواب مجکو بسبب میری مصیبت کی اور بدلا دی واسطی میری بہتر اوس سے
یعنی اوس چیز سی که میرے ہاتہه سی گئی اس مصیبت مین مگر دیتا ہی الله تعالی بدلا واسطی اوسکی بہتر اوس سے پس جبکه مری ابو سلمه کہا مینی کون مسلمان

بہتر ہوگا ابو سلمہ سے اول صاحب خانہ کہ ہجرۃ کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر میں نے یہہ کلمے پس دیا اللہ تعالی نے مجھے عوض میں ابو سلمہ کی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی حضرت کی نکاح میں آئی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** معنی انا للہ آخر تک کی یہہ ہیں کہ ہم اور جو چیز کہ ہماری کہلاتی ہے ملک اور
پیدایش خدا کی ہیں اور ہم اوسکی طرف رجوع کرنیوالے ہیں پس اس آیۃ میں تسلیم اور اقرار ہے اسکا کہ ہم اور جو چیز ملک میں ہماری ہے اور جو چیز منسوب ہے طرف
ہماری عاریۃ ہیں مالک وہی ہے اور اوسی سے ابتدا ہماری ہے اور اوسکی طرف انتہا پس جب آدمی اپنے دل میں یہہ مضمون جمالے اور صبر کرے مصیبت
پر کہ پہونچی اوسکو آسان ہوتی ہے اوسپر مصیبت اور نرے الفاظ اسکے پڑہنے ساتہہ جزع و فزع کی کچہہ مفید نہیں اور اگر کوئی کہے کہ حکم اسکے پڑہنے کا کہاں
ہے کہ کہا کہے وہ چیز کہ حکم کیا اوسکو اللہ نے جواب یہہ کہ اسکے پڑہنے والے کی فضیلت بیان فرمائی ہے گویا حکم ہی کیا ہے اور لفظ اجرنی ساتہہ جزم ہمزہ کے
اور پیش جیم کی اور ساتہہ مد ہمزہ کی اور زیر جیم کی ہے اور معنی دونوں کی ایک ہی ہیں اور جب مرا ابو سلمہ الخ ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے یہہ حدیث حضرت سے
سنے تہی جب ابو سلمہ خاوند میرے حضرت کی سامنے مرے تو بقصد بجالانے امر حضرت کی اور حاصل کرنے اس فضیلت کی چاہا میں نے کہ یہی کلمات پڑہوں پہر
اپنے دل میں خیال کیا میں نے کہ ابو سلمہ سے کونسا شخص بہتر ہے کہ جسکو اللہ تعالی بدلے اوسکی خاوند میرا کریگا بعد ازاں ابو سلمہ کی فضیلت بیان کی کہ اول صاحب
خانہ الخ یعنی عیال سمیت جو لوگ ہجرۃ کرکے مکے سے مدینہ میں گئے تہے اون میں سے سب سے پہلے ابو سلمہ ہی عیال سمیت ہجرۃ کرکے حضرت پاس حاضر ہوئے تہے
اور یہہ حضرت کی بہائی تہے رضاعی یعنی دودہ شریک اور حضرت کی پہوپی کی بیٹے ہی تہے پہر ام سلمہ کہتی ہیں کہ باوجود اس خلجان کی میں نے یہی کلمات پڑہے
اوسکی سبب سے حضرت کی نکاح میں آئی کہ افضل البشر ہیں ؛ ع **وَعَنْهَا** قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ سَلَمَۃَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُہٗ فَاَغْمَضَہٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَہُ الْبَصَرُ
فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ اَھْلِہٖ فَقَالَ لَا تَدْعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ اِلَّا بِخَیْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ یُؤَمِّنُوْنَ
عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَۃَ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی الْمَھْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْہُ فِیْ عَقِبِہٖ
فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَافْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَنَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ رَوَاہُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہے اونہیں سے کہا داخل ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ پر اوس حال میں کہ تحقیق پہرا گئیں
تہیں آنکہیں اوسکی پس بند کیا آنکہوں اونکی کو پہر فرمایا تحقیق روح جسوقت قبض کی جاتی ہے جاتی رہتی ہے ساتہہ اوسکی بینائی پس چلائے لوگ
اہل اوسکی سے یعنی اسلیے کہ سمجھے کہ وہ مر گیا پس فرمایا نہ دعا کرو اپنی نفسوں پر مگر ساتہہ بہلائی کی یعنی واویلا اور بددعا نکرو اسلیے کہ تحقیق فرشتے
آمین کہتے ہیں اوسچیز پر کہ کہتے ہو تم یعنی تمہاری دعا پر خواہ بہلی ہو خواہ بری پہر فرمایا حضرت نے یا الہی بخش واسطے ابی سلمہ کی اور بلند کر درجہ اوسکا
بیچ اونکی کہ سیدہی راہ دکہائی گئی ہیں اور جانشین یعنی کارساز ہو اوسکا بیچ پس ماندوں اوسکی کی کہ باقی ہیں بیچ باقی رہے ہوے لوگوں کی اور
بخش واسطے ہماری اور واسطے اوسکی اے پروردگار عالموں کی اور کشادگی کر قبر اوسکی میں اور روشنی کر اوسکی لیے اوسمیں نقل کی یہہ مسلم نے
ف تحقیق روح الخ یہہ علۃ ہے اغماض یعنی آنکہیں بند کرنیکی یعنی بند کیا میں نے آنکہوں کو اسلیے کہ روح جب قبض کی جاتی ہے بینائی بہی اوسکے
ساتہہ جاتی رہتی ہے پس نہیں فائدہ آنکہیں کہلے رکہنے میں ؛ ع **وَعَنْ عَائِشَۃَ** قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ حِیْنَ تُوُفِّیَ سُجِّیَ بِبُرْدٍ حِبَرَۃٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہ سے کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ
وفات کیے گئے ڈہانکے گئے ساتہہ چادر یمن کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ
جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ اٰخِرُ کَلَامِہٖ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ

روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکا ہووی آخری کلام لا الہ الا اللہ داخل ہوگا بہشت مین نقل کی یہہ ابو داودنی
ف مراد یہہ ہی کہ جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سمیت کہی وقت اخیر مین داخل ہوگا بہشت مین یا تو پہلی عذاب کی دخول خاص ہوگا یا بعد عذاب دیئی جانیکی بقدر گناہون کی اور اول ظاہر تر ہی تا کہ امتیاز ہو اوسکو بسبب اسکی اور مومنین سے کہ جسکا آخری کلام یہہ کلمہ نہتا اور ظاہر یہہ ہی کہ کلام شامل ہے لسانی اور نفسانی کو یعنی خواہ اس کلمہ کو زبان سی کہی یا دلسی ہی ثواب پاویگا اور اسمین شک نہین کہ زبان و دلسی دونونسی کہنا افضل ہی ۱۲ع

وعن معقل بن يسار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرؤا سورة يس على موتاكم رواه احمد وابو داود وابن ماجة
اور روایت ہی معقل بن یسار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہو سورہ یس اپنی مردون پر نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ نی
ف مراد مردون سی قریب المرگ ہین شاید حکمت اسکی پڑہنی مین یہہ ہی کہ تا قریب المرگ لذت اوٹھاوی ساتہہ اوس چیز کی کہ اوسمین ہی یعنی ذکر اللہ اور احوال قیامت اور بعث اور سوای انکی عجیب عجیب مضمون ہین اسمین اور احتمال ہی کہ مردون سی مراد حقیقی مردی ہون پہر اونکی گہر مین پڑہی پہلی دفن کی یا سرہانی قبر کی بعد دفن کی اور ابن مردویہ وغیرہ نی ایک حدیث روایت کی ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی میت یعنی قریب المرگ یا میت حقیقی کہ پڑہی جاوی نزدیک سراوسکی یس مگر کہ آسانی کرتا ہی اللہ اوسپر اور نقل کی ہی حدیث ابن عدی وغیرہ نی کہ جو کوئی زیارت کری قبر والدین اپنی کی یا ایک کی یعنی مانکی یا باپ کی ہر جمعہ مین پہر پڑہی نزدیک اون کی سورہ یس مغفرت کیجاتی ہی واسطی اوسکی بقدر گنتی تمام حرفون اوسکیکے ۱۲ع مراد جمعہ سی دن جمعہ کا ہی یا سارا ہفتہ مولانا ۱۲

وعن عائشة قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل عثمان بن مظعون وهو ميت وهو يبكي حتى سال دموع النبي صلى الله عليه وسلم على وجه عثمان رواه الترمذي وابو داود وابن ماجة
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بوسہ دیا عثمان بن مظعون پر اوس حالت مین کہ وہ میت تہی اور حضرت روتی تہی یہانتک کہ بہی آنسو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر چہرہ عثمان کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی
ف مہاجرین مین سی اول انتقال مدینہ منورہ مین عثمان بن مظعون ہی کا ہوا ہی اور اول بقیع مین ہی دفن کئی گئی بعد انکی دفن کی وہ مقبرہ ٹہیرا اور حضرت نی دست مبارک سی پتہر اوٹہا کر انکی قبر پر رکہا نشان کی لیی اور اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ بوسہ دینا مسلمان پر بعد مرنیکی یعنی پہلی دفن سے اور رونا اوسپر آنسو دلسی جائز ہی ۱۲ع

وعنها قالت ان ابا بكر قبل النبي صلى الله عليه وسلم وهو ميت رواه الترمذي وابن ماجة
اور روایت ہی اونہین عائشہ سی کہا تحقیق ابو بکر صدیق نی بوسہ دیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اوس وقت کہ اونکی وفات ہوچکی تہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی

وعن حصين بن وحوح ان طلحة بن البراء مرض فاتاه النبي صلى الله عليه وسلم يعوده فقال اني لا ارى طلحة الا قد حدث به الموت فاذنوني به وعجلوا فانه لا ينبغي لجيفة مسلم ان تحبس بين ظهراني اهله رواه ابو داود
اور روایت ہی حصین بن وحوح سی کہ طلحہ بن براء بیمار ہوئی پس آئی اونکی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرتی تہی اونکی پس فرمایا تحقیق مین نہین گمان کرتا طلحہ کو مگر کہ پیدا ہوئی اوسکو موت پس خبر کردینا تم مجکو ساتہہ مرنی انکیکے یعنی تا آونگا اور نماز اونپر پڑہونگا اور جلدی کرو یعنی بیچ تجہیز و تکفین و دفن کی پس تحقیق نہین لائق واسطی مردی مسلمان کی یہہ کہ روک رکہا جاوی درمیان لوگون اوسکیکے نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** اگر دیر کر کر دفن کرین تو خوف ہی سڑ جانیکا اور سڑ جاویگا تو لوگ نفرت کہاوینگی اسمین حقارت اور بے عزتی اوسکی ہی اور مومن کو اللہ تعالی نی معظم و مکرم کیا ہی پس اسلیی فرمایا کہ جلد دفن کرین ۱۲ع

الفصل الثالث

فصل تیسری

عن عبد الله بن جعفر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقنوا موتاكم لا اله الا الله الحليم الكريم سبحان

اللہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ لِلْاَحْیَاءِ قَالَ اَجْوَدُ وَاَجْوَدُ رَوَاہُ اِبْنُ مَاجَۃَ روایت ہی عبداللہ
بن جعفر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تلقین کرو تم اپنی قریب المرگونکو یہہ کلمہ نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ پاک ہی اللہ پروردگار
عرش بڑیکا سب تعریف واسطی اللہ کی پروردگار عالمونکا عرض کیا صحابہ نی ای رسول خدا کی کیسا سکہلانا اسکا تندرستونکو فرمایا بہتر اور بہتر نقل کی یہہ ابن ماجہ
نی **ف** روایت کی ہی ابن عساکر نی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ کہا سنی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کتنی کلمی جو کہی اونکو نزدیک
وفات اپنی کی داخل ہوگا جنت مین وہ یہہ ہین لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم تین بار الحمد للہ رب العالمین تین بار بعد ازان تبارک الذی بیدہ الملک
یحیی ویمیت وہو علی کل شئی قدیر ۱۲ع **وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَیِّتُ تَحْضُرُہُ الْمَلٰئِکَۃُ فَاِذَا کَانَ
الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوْا اُخْرُجِیْ اَیَّتُہَا النَّفْسُ الطَّیِّبَۃُ کَانَتْ فِی الْجَسَدِ الطَّیِّبِ اُخْرُجِیْ حَمِیْدَۃً وَاَبْشِرِیْ بِرَوْحٍ وَّرَیْحَانٍ وَّرَبٍّ غَیْرِ غَضْبَانَ
فَلَا تَزَالُ یُقَالُ لَہَا ذٰلِکَ حَتّٰی تَخْرُجَ ثُمَّ یُعْرَجُ بِہَا اِلَی السَّمَاءِ فَیُفْتَحُ لَہَا فَیُقَالُ مَنْ ھٰذَا فَیَقُوْلُوْنَ فُلَانٌ فَیُقَالُ مَرْحَبًا
بِالنَّفْسِ الطَّیِّبَۃِ کَانَتْ فِی الْجَسَدِ الطَّیِّبِ اُدْخُلِیْ حَمِیْدَۃً وَّاَبْشِرِیْ بِرَوْحٍ وَّرَیْحَانٍ وَّرَبٍّ غَیْرِ غَضْبَانَ فَلَا تَزَالُ یُقَالُ لَہَا ذٰلِکَ
حَتّٰی تَنْتَہِیَ اِلَی السَّمَاءِ الَّتِیْ فِیْہَا اللّٰہُ فَاِذَا کَانَ الرَّجُلُ السُّوْءُ قَالَ اُخْرُجِیْ اَیَّتُہَا النَّفْسُ الْخَبِیْثَۃُ کَانَتْ فِی الْجَسَدِ
الْخَبِیْثِ اُخْرُجِیْ ذَمِیْمَۃً وَّاَبْشِرِیْ بِحَمِیْمٍ وَّغَسَّاقٍ وَّاٰخَرَ مِنْ شَکْلِہٖ اَزْوَاجٌ فَمَا تَزَالُ یُقَالُ لَہَا ذٰلِکَ حَتّٰی تَخْرُجَ
ثُمَّ یُعْرَجُ بِہَا اِلَی السَّمَاءِ فَیُفْتَحُ لَہَا فَیُقَالُ مَنْ ھٰذَا فَیُقَالُ فُلَانٌ فَیُقَالُ لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِیْثَۃِ کَانَتْ فِی الْجَسَدِ
الْخَبِیْثِ اِرْجِعِیْ ذَمِیْمَۃً فَاِنَّہَا لَا تُفْتَحُ لَکِ اَبْوَابُ السَّمَاءِ فَتُرْسَلُ مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ تَصِیْرُ اِلَی الْقَبْرِ رَوَاہُ اِبْنُ مَاجَۃَ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی قریب المرگ ہوتا ہی آتی ہی اوسکی پاس فرشتی پس جسوقت کہ ہوتا ہی
مرد نیک کہتی ہین یعنی ملائکہ رحمت کی نکل ای جان پاک کہ تہی بدن پاک مین نکل اوسحالت مین کہ تعریف کی گئی ہی یعنی نزدیک خدا اور خلق کے
اور خوشوقت ہو ساتہہ راحت کی اور رزق پاک کی یعنی بہشت مین اور ساتہہ ملاقات رب غیر غضبناک کی پس ہمیشہ رہتی ہی وہ جان کہ کہا جاتا ہی
اوسکو یہہ یعنی جو کہ مذکور ہوا یہانتک کہ باہر نکلتی ہی یعنی خوش پہر لیجاتی ہین اوسکو طرف آسمان کی پہر کہولا جاتا ہی دروازہ آسمان کا واسطی اوسکے
یعنی بعد کہلوانی فرشتون کی باہر کی پس کہا جاتا ہی یعنی دربان آسمان کی کہتی ہین کون ہی یہہ پس کہتی ہین فرشتی جو کہ اوسکو لیتی ہین فلانا
شخص ہی یعنی روح فلانیکی ہی کہ نام ونشان اوسکا ذکر کرتی ہین پس کہا جاتا ہی خوشوقتی ہو جان پاک کو کہ تہی بدن پاک مین داخل ہو اوسحالت
مین کہ تعریف کی گئی ہی اور خوشوقت ہو ساتہہ راحت اور رزق پاک کی اور ساتہہ ملاقات پروردگار کی کہ نہین غضبی پس ہمیشہ رہتی ہی جان کہ کہا
جاتا ہی واسطی اوسکی یہہ یہانتک کہ پہنچتی ہی اوس آسمان تک کہ اوسمین ہی رحمت خاص خدا کی یعنی عرش پس جبکہ ہوتا ہی آدمی برا یعنی کافر کہتا
ہے ملک الموت نکل تو ای جان بد کہ تہی بدن بد مین نکل تو درحالیکہ برائی کی گئی ہی اور خوشوقت ہو ساتہہ پانی گرم کی اور پیپ کی اور ساتہہ
اور عذابون طرح طرح کی مانند اسکی یعنی جو کہ مذکور ہوا پس ہمیشہ رہتی ہی جان کہا جاتا ہی واسطی اوسکی یہہ یہانتک کہ نکلتی ہی یعنی ساتہہ کراہت
کے پہر لیجاتی ہین اوسکو طرف آسمان کی یعنی واسطی ظاہر کرنی ذلت اوسکی کی پس کہلوائی جاتی ہین واسطی اوسکی دروازی آسمان کی پس کہا
جاتا ہی کون ہی یہہ پس کہا جاتا ہی فلانا شخص پہر کہا جاتا ہی نہ خوشوقتی ہو جان ناپاک کو کہ تہی بدن ناپاک مین پہر جا برائی کی گئی پس تحقیق
نہین کہولی جاوینگی تیری لیی دروازی آسمان کی پہر ڈالی جاتی ہی آسمان سی پہر پہر آتی ہی طرف قبر کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف**
آتی ہین اوسکی پاس فرشتی ظاہر تر یہہ ہی کہ فرشتی رحمت کی اور عذاب کی حاضر دونون ہوتی ہین پہر اگر نیک دیکہتی ہین فرشتی رحمت کے

اپنا کام کرتی ہین اور اگر بدکار دیکھتی ہین فرشتی عذاب کی اپنا کام کرتی ہین اور مراد صالح سی یا تو مؤمن ہے یا وہ شخص کہ ادا کری حقوق اللہ تعالی کی اور حقوق اوسکی بندون کی اور فاسق سکوت عنہ ہی یعنی اسکا ذکر نہین کیا جیسا کہ طریقہ کتاب و سنت کا ہی تاکہ رہی وہ درمیان خوف و رجا کی اور پہر آتی ہی طرف قبر کی اور ہوتی ہی ہمیشہ قید کی گئی اسفل السافلین مین بخلاف روح مؤمن کی کہ وہ سیر کرتی ہی آسمان و زمین مین اور میوی کہاتی ہی جنت مین جہان چاہتی ہے اور جگہہ پکڑتی ہی طرف قندیلون کی نیچی عرش کی اور اوسکو تعلق رہتا ہی اپنی بدن کی ساتہہ بہی تعلق کلی اسطرح کہ پڑہتا ہی وہ قرآن اپنی قبر مین اور نماز پڑہتا ہی اور چین کرتا ہی اور سوتا ہی مانند سونی دولہ کی اور دیکھتا ہی طرف منازل اپنی کی جنت مین بحسب مقام اور مرتبی اپنی پس امر روح کا اور احوال برزخ کا اور آخرۃ کا تمام خوارق عادات یعنی خلاف عادات سی ہی پس مومن مشکل نجانی اونکو ؀ **وعنه** أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طِيْبِ رِيْحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ قَالَ وَيَقُوْلُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوْحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلَى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِيْنَهُ فَيُنْطَلَقُ بِهِ إِلَى رَبِّهِ ثُمَّ يَقُوْلُ انْطَلِقُوْا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ قَالَ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا خَرَجَتْ رُوْحُهُ قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا وَيَقُوْلُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوْحٌ خَبِيْثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ فَيُقَالُ انْطَلِقُوْا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلَى أَنْفِهِ هٰكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ نکلتی ہی روح مومن کی لیتی ہین اوسکو دو فرشتی لیجاتی ہین اوسکو کہا حماد نی کہ راوی حدیث کا ہی ابی ہریرہ سی پس ذکر کیا حضرت نی یا ابو ہریرہ نی خوشبوئی اوس روح کا اور ذکر کیا مشک کا یعنی کہا کہ آتی ہی اوس سی بو مشک کی اسطرح ایسی کہا کہ راوی کو الفاظ کہ بعینہ سنی تہی یاد نہی فرمایا حضرت نی اور کہتی ہین اہل آسمان روح پاک آئی زمین کیطرف سی بعد ازان روح کو خطاب کر کر کہتی ہین رحمت بہیجی اللہ تجہپر اور تیری بدن پر کہ آباد رکہتی تہی تو اوسکو پس لیجاتی ہین اوسکو طرف پروردگار اوسکیکی یعنی عرش پروردگار اوسکیکی پہر فرماتا ہی پروردگار لیجاؤ اسکو ڈہیل دیجاوی قیامت تک فرمایا حضرت نی اور تحقیق کافر جسوقت کہ نکلتی ہی روح اوسکی کہا حماد نی اور ذکر کیا حضرت نی یا ابو ہریرہ نی بد بو اوسکیکا اور ذکر فرمایا لعنت کا اور کہتی ہین اہل آسمان روح ناپاک آئی زمین کیطرف سی پس کہا جاتا ہی لیجاؤ اسکو مہلت دیجاوی قیامت تک کہا ابو ہریرہ نی پس کہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چادر یعنی کونہ چادر کا کہ تہی حضرت پر اوپر ناک اپنی کی اسطرح سی نقل کی مسلم نی **ف** لیجاؤ اسکو یعنی تاکہ ٹہری جنت مین یا نزدیک اوسکی آخر اجل تک پہر ہماری پاس آتا ہی اور مراد اجل سی یہان مدت برزخ ہی اور برزخ اوس عالم کو کہتی ہین کہ درمیان مین مرنی اور قیامت کی ہی اور اسطرحسی یعنی ابو ہریرہ نی چادر ناک پر رکہکر بتائی کہ اسطرحسی حضرت رکہی تہی اور حضرت کو گویا از راہ مکاشفہ کی روح کافر کی معلوم ہوئی اور بد بو اوسکی آئی اسلئی کونہ چادر کا رکہا ؀ **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ أَتَتْ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيْرَةٍ بَيْضَاءَ فَيَقُوْلُوْنَ اخْرُجِيْ رَاضِيَةً مَرْضِيًّا عَنْكِ إِلَى رَوْحِ اللّٰهِ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَتَخْرُجُ كَأَطْيَبِ رِيْحِ الْمِسْكِ حَتّٰى إِنَّهُ لَيُنَاوِلُهُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى يَأْتُوْا بِهِ أَبْوَابَ السَّمَاءِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا أَطْيَبَ هٰذِهِ الرِّيْحَ الَّتِيْ جَاءَتْكُمْ مِنَ الْأَرْضِ فَيَأْتُوْنَ بِهِ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَهُمْ أَشَدُّ فَرَحًا بِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ بِغَائِبِهِ يَقْدَمُ عَلَيْهِ فَيَسْأَلُوْنَهُ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ فَيَقُوْلُوْنَ دَعُوْهُ فَإِنَّهُ كَانَ فِيْ غَمِّ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ قَدْ مَاتَ أَمَا أَتَاكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ قَدْ ذُهِبَ بِهِ إِلَى أُمِّهِ الْهَاوِيَةِ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا احْتُضِرَ أَتَتْهُ مَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ فَيَقُوْلُوْنَ اخْرُجِيْ سَاخِطَةً مَسْخُوْطًا عَلَيْكِ إِلَى عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَخْرُجُ كَأَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ حَتّٰى يَأْتُوْنَ بِهِ إِلَى بَابِ الْأَرْضِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا أَنْتَنَ هٰذِهِ الرِّيْحَ حَتّٰى يَأْتُوْنَ بِهِ أَرْوَاحَ

الْكُفَّارِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ آتی ہی مومن کو موت لاتی ہین فرشتی رحمت کی سفید ریشمی کپڑا پہر کہتی ہین روح کو نکل تو اوس حالمین کہ راضی ہی تو اللہ سی اللہ راضی کیا گیا تجسی طرف رحمت خدا کی اور رزق خوب کی اور طرف پروردگار کی کہ نہین غضب پس نکلتی ہی روح مانند بہترین خوشبو مشک کی یہانتک کہ تحقیق لیتی ہین اوس روح کو بعضی فرشتی بعضونسی یعنی ہاتہون ہاتہہ لیجاتی ہین ازراہ تعظیم وتکریم کی یہانتک کہ لاتی ہین اوسکو دروازون آسمان پر پس کہتی ہین فرشتی آپسمین کیا خوب ہے یہہ خوشبو کہ آئی تمکو زمین کیطرف سی پہر لاتی ہین اوسکو طرف ارواح مومنون کی یعنی جہان اونکی ارواحین رہتی ہین علیین مین یا جنت مین یا دروازہ جنت پر یا نیچی عرش کی بحسب مرتبہ اپنی کی پس وہ بہت خوش ہوتی ہین بسبب آنی اوس روح کی ایک تمہارے ساتہہ غایب اپنی کی کہ آتا ہی اوسکی پاس یعنی جیسا کوئی سفر سی آتا ہی اور اوسکی گہر کی لوگ اوس سی نہایت خوش ہوتی ہین اسیطرح سی اس مومن کی روح جانی سی اور روحین خوش ہوتی ہی پہر پوچہتی ہین ارواحین مومنونکی اس روح سی کہ کیا کیا فلانی نی کیا کیا فلانی نی یعنی کیا حال ہی فلانی فلانی شخصونکا یعنی نام لیکر پوچہتی ہین احوال اون اشیاء نکا کہ دنیا مین اونکو چہوڑ کر مری اتہی پس کہتی ہین ارواحین اپس مین چہوڑ دو اسکو اس لیی کہ یہہ تہی غم دنیا مین یعنی جب راحت پاویگی تب پوچہنا پس کہتی ہی یہہ روح یعنی بعد راحت پانیکی کہ تحقیق مرگیا یعنی فلانا کہ تم احوال پوچہتی ہو کیا نہین آیا تمہاری پاس پس کہتی ہین وہ روحین کہ تحقیق لی گئی اوسکو طرف مان اوسکیکی کہ آگ دوزخ ہی اور تحقیق کافر جسوقت کہ آتی ہی اوسکو موت لاتی ہین اوسکی پاس فرشتی عذاب کی ٹاٹ پہر کہتی ہین فرشتی روح کافر کو نکل تو طرف عذاب اللہ عزوجل کی ناخوش اور ناخوشی کی گئی تجہہ پس نکلتی ہی روح بدبودار مانند نہایت بدبو مردار کی یہانتک کہ لاتی ہین اوسکو طرف دروازی زمین کی پس کہتی ہین فرشتی کیا بری ہی یہہ بو یہانتک کہ لاتی ہین اوسکو طرف ارواح کفار کی نقل کی یہہ احمد ونسائی نی **ف** ریشمی کپڑی جو لاتی ہین شاید روحکو اوسمین لپیٹ کر لیجاتی ہین اور کیا حال ہی فلانی فلانی شخصونکا یعنی طاعت کرتی ہین ناخوش ہووین سنکر اور دعا کرین اونکی لیی ساتہہ استقامت کی یا گناہ کرتی ہین تاکہ غمگین ہووین اوسپر اور بخشش مانگین اوسکی لیی اور طرف دروازی زمین کی کہا طیبی نے کہ مراد یہہ ہی طرف دروازی آسمان زمین والیکی کہ پہلا آسمان ہی جیسیکہ دلالت کرتی ہی اسپر اوپر کی حدیث ثم یعرج الی السماء اور احتمال ہی کہ مراد ہو ساتہہ دروازی زمین پس ردکیجاتی ہی طرف اسفل السافلین کے کہتا ہو مین یعنی ملا علی کہتی ہین کہ یہی صواب ہے بہتر ہی اور طرف ارواح کفار کی کہ جگہ اونکی سجین ہے اور سجین نام ایک جگہہ کا ہی بیچ گہراو جہنم کی ۱۲ ع وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَاَنَّ عَلٰى رُؤُسِنَا الطَّيْرَ وَفِي يَدِهٖ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهٖ فِي الْاَرْضِ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَاِقْبَالٍ مِنَ الْاٰخِرَةِ نَزَلَ اِلَيْهِ مَلَائِكَةٌ مِنَ السَّمَاءِ بِيْضُ الْوُجُوْهِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الشَّمْسُ مَعَهُمْ كَفَنٌ مِنْ اَكْفَانِ الْجَنَّةِ وَحَنُوْطٌ مِنْ حَنُوْطِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَجْلِسُوْا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَيَقُوْلُ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ اُخْرُجِيْ اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ قَالَ فَتَخْرُجُ تَسِيْلُ كَمَا تَسِيْلُ الْقَطْرَةُ مِنَ السِّقَاءِ فَيَاْخُذُهَا فَاِذَا اَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا فِي يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَاْخُذُوْهَا فَيَجْعَلُوْهَا فِي ذٰلِكَ الْكَفَنِ وَفِي ذٰلِكَ الْحَنُوْطِ وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَاَطْيَبِ نَفْحَةِ مِسْكٍ وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا نکلے ہم ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ جنازی ایک شخص کی انصار مین سی پس پہنچی ہم طرف قبر کی اور ہنوز نہین دفن کیا گیا تہا وہ پس بیٹہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بیٹہی ہم گرد حضرت کی گویا کہ ہماری سرون پر جانور تہی پرند یعنی

سر جہکا کر چپکی بیٹہی اور داہنی بائین نہ دیکہتی تہی اور حضرت کی ہاتہہ مین ایک لکڑی تہی کہ کرید تی تہی اور خط کہینچتی تہی ساتہہ اوسکی زمین مین یعنی جیسی
متفکر کرتی ہین پہر اوٹہایا سر اپنا اور فرمایا پناہ مانگو ساتہہ اللہ کی عذاب قبر کیسی دو بار فرمایا یا تین بار پہر فرمایا تحقیق بندہ مومن جسوقت کہ ہوتا ہی بیچ
منقطع ہونیکی دنیا سی اور متوجہ ہونیکی طرف آخرۃ کی یعنی قریب مرنی کی پہنچتا ہی تو اوترتی ہین طرف اوسکی فرشتی آسمان سی نہایت روشن ہوتی ہین
منہہ اونکی ہین مثل آفتاب کے ساتہہ اونکی کفن ہوتا ہی کفنون یعنی ریشمی کپڑون بہشت کی سی اور خوشبو ہوتی ہی خوشبویون بہشت کیسی یعنی مشک و عنبر و مانند
یہانتک کہ بیٹہتی ہین سامنی اوسکی جہانتک کہ پہنچی نگاہ یعنی اسطرح بیٹہتی ہین بسبب کمال ادب کی منتظر ہوتی ہین روح نکلنی کی پہر آتی ہین ملک الموت
علیہ السلام یہانتک کہ بیٹہتی ہین نزدیک سر اوسکی پس کہتی ہین ای جان پاک نکل طرف بخشش کی اللہ کیطرف سی اور خوشنودی اوسکی فرمایا حضرت
نی پس نکلتی ہی جان بہتی ہوئی جیسا بہتا ہی قطرہ پانی کا مشک مین سی یعنی بسہولت و نرمی پس لیتی ہی اوسکو ملک الموت پس جب لیتی ہین اوسکو
ملک الموت نہین چہوڑتی اور فرشتی اوس جانکو ملک الموت کی ہاتہہ مین ایک پلک مارتی یعنی بسبب اشتیاق کی جلدی سی اوسکو لیلیتی ہین یہانتک
کہ لیتی ہین اوسکو وہ فرشتی اور رکہتی ہین اوسکو اوس کفن مین اور اوس خوشبو مین اور نکلتی ہی اوس روح سی خوشبو مانند بہترین خوشبویون
مشک کی کہ پائی جاوین روی زمین پر یعنی تمام زمین پر ابتدای پیدائش دنیا سی فنا ہونی اوسکی تک **ف** اس سی معلوم ہوا کہ مومن کی
جان سہل نکلتی ہی اور اور روایت مین آیا ہی کہ مومن پر بہی بڑی سختی ہوتی ہی اسوقت تطبیق انمین یون دی گئی ہی کہ سختی روح مومن پر
نکلنے سی پہلی ہوتی ہی اور وقت نکلنی کی سہل نکلتی ہی بخلاف روح کافر کی کہ اوسکی روح نکلتی ہی دشواری سی ہی واللہ اعلم ۱۲ مولانا **قال**
فَيَصْعَدُونَ بِهَا فَلَا يَمُرُّونَ يَعْنِي بِهَا عَلَى مَلَإٍ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا قَالُوا مَا هٰذَا الرُّوحُ الطَّيِّبُ فَيَقُولُونَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاَحْسَنِ اَسْمَائِهِ الَّتِي
كَانُوا يُسَمُّونَهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى يَنْتَهُوا بِهَا اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَفْتِحُونَ لَهُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيُشَيِّعُهُ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ مُقَرَّبُوهَا اِلَى السَّمَاءِ الَّتِي تَلِيهَا
حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهِ اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اُكْتُبُوا كِتَابَ عَبْدِي فِي عِلِّيِّينَ وَاَعِيدُوهُ اِلَى الْاَرْضِ فَاِنِّي مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَفِيهَا اُعِيدُهُمْ
وَمِنْهَا اُخْرِجُهُمْ تَارَةً اُخْرٰى قَالَ فَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ فَيَاْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ
اللّٰهُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ دِينِيَ الْاِسْلَامُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هُوَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولَانِ لَهُ وَمَا عِلْمُكَ فَيَقُولُ قَرَاْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ فَيُنَادِي مُنَادٍ
مِنَ السَّمَاءِ اَنْ صَدَقَ عَبْدِي فَاَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَاَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا اِلَى الْجَنَّةِ قَالَ فَيَاْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا
وَطِيبِهَا وَيُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ مَدَّ بَصَرِهِ فرمایا حضرت نی پس لی چڑہتی ہین فرشتی اوس جانکو
پس نہین گذرتی فرشتی یعنی ساتہہ اوس جانکی کسی جماعت پر فرشتونسی یعنی وہ فرشتی کہ درمیان آسمان اور زمین کی ہین مگر کہتی ہین کون ہی
یہہ روح پاک پس کہتی ہین فرشتی لانیوالی فلانا بیٹا فلانیکا یعنی اوسکی روح ہی بیان کرتی ہین اوسکو ساتہہ بہترین نامون یعنی وصفون اور لقبون
اوسکیکے کہ تہی اہل دنیا ذکر کرتی اوسکو ساتہہ اونکی دنیا مین اسیطرح سوال وجواب ہوتا رہتا ہی یہانتک کہ لی پہنچتی ہین اوسکو آسمان دنیا تک یعنی
پہلی تک پہر کہلواتی ہین فرشتی دروازہ اوسکی لیی پس کہولا جاتا ہی آسمان یعنی دروازہ اوسکا اونکی لیی پس ساتہہ ہوتی ہین اوسکی ہر آسمان سی مقرب
خدا کی کہ اوس آسمان مین ہین اوس آسمان تک کہ متصل ہے اوسکی یہانتک کہ پہنچایا جاتا ہی اوسکو ساتوین آسمان تک پس فرماتا ہی اللہ تعالی
عزوجل لکہو یعنی ثابت رکہو نامہ اعمال بندے میرےکا علیین مین اور پہیر لی جاو اوسکو طرف زمین کی یعنی بدن اوسکیکی کہ مدفون ہی زمین مین تا متعلق
ہو ساتہہ بدن کی خوب طرح اور مستعد ہووی سوال وجواب کے لیے کہ تحقیق مینی زمین ہی سی پیدا کیا ہی اونکو یعنی بدنون بنی آدم کیکو اور اسمین

پھر بھیجتا ہون اونکو یعنی بدنون اور ارواح اون کیکو اور اوسی سی نکالونگا اونکو دوسری بار فرمایا حضرت نی پس پھر ڈالی جاتی ہی روح اوسکی اوسکی بدن
مین پھر آتی ہین اوسکی پاس دو فرشتی یعنی منکر نکیر پس بٹھلاتی ہین اوسکو پھر کہتی ہین اوسکو کون ہی رب تیرا پس کہتا ہی رب میرا اللہ ہی پھر کہتی ہین اوسکو کیا ہی
دین تیرا پس کہتا ہی دین میرا اسلام ہی پھر کہتی ہین اوسکو کون ہی یہہ شخص کہ بھیجا گیا تم مین یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس کہتا ہی وہ رسول اللہ کی ہین صلی اللہ علیہ
وسلم پھر کہتی ہین فرشتی اوسکو کس سبب سے جانا تو نی یعنی رسول ہونا اونکا پس کہتا ہی پڑہی مینی کتاب اللہ اور ایمان لایا مین ساتھہ اوسکی اور سچ جانا مینی یعنی
دل سی پس اوس سی رسول ہونا حضرت کا معلوم ہوا پھر پکارتا ہی پکارنیوالا آسمان سی یعنی زبانی اللہ تعالی کی یہہ کہ سچا ہی بندہ میرا پس بچھاؤ اوسکی لیے
بچھونی بہشت کی اور پہناؤ اوسکو لباس بہشت کی اور کہولدو اوسکی لیی دروازہ طرف بہشت کی فرمایا حضرت نی پس آتی ہی اوسکو ہوا اوسکی
اور خوشبو پھر کشادگی کیجاتی ہی اوسکی لیی قبر اوسکی مین بقدر پہنچنی نگاہ اوسکیکی **ف** اور ایک روایت مین آیا ہی کہ عرش تک روحکو لیجاتی ہین اور
اسمین آیا کہ ساتوین آسمان تک لیجاتی ہین پس شاید بعضی روحین عرش تک جاتی ہوین اور بعضی ساتوین آسمان تک علیین نام ایک جگہہ کا ہی ساتوین
آسمان پر کہ اوسمین نامہ اعمال نیکونکی رہتی ہین اور کون ہی یہہ شخص شاید کہ بعضونسی یون پوچھتی ہون اور بعضون سی اسطرح کہ کون ہی نبی تیرا جیسا
کہ اور روایت مین آیا ہی ۞ مولانا ۞ ع ۞ **قال** ويأتيه رجل حسن الوجه حسن الثياب طيب الريح فيقول أبشر بالذي يسرك هذا
يومك الذي كنت توعد فيقول له من أنت فوجهك الوجه يجيء بالخير فيقول أنا عملك الصالح فيقول رب أقم الساعة رب أقم
الساعة حتى أرجع إلى أهلي ومالي　فرمایا حضرت نی اور آتا ہی اوسکی پاس ایک شخص خوبرو اچھی کپڑی پہنی خوشبودار پس کہتا ہی
خوشوقت ہو ساتھہ اوس چیز کی کہ خوش کری تجھکو یعنی وہ نعمتین تیری لیی مہیا ہین کہ نہ کسی آنکہہ نی دیکھین نہ کسی کان نی سنین یہہ وہ دن ہی کہ وعدہ
دیا جاتا تہا تو یعنی دنیا مین پس کہتا ہی میت اوسکو کون ہی تو پس چہرہ تیرا کامل ہی حسن و جمال مین لاتا ہی بہلائیکو اور خوشخبری دیتا ہی اوسکی
پس کہتا ہی وہ شخص کہ مین ہون عمل نیک تیرا کہ ایسی صورت پکڑ آیا ہون پس کہتا ہی میت ای پروردگار میری قایم کر قیامت ای پروردگار میری
قائم کر قیامت تاکہ جاؤن مین طرف اہل و مال اپنی کی **ف** مراد اہل سی حورعین اور خادم ہین اور مال سی محل اور باغ جنت کی اور اور چیزین انکی
کر قسم مال سی ہین یا مراد اہل سی قرابتی مومن ہین اور مال سی حور و قصور وغیرہ ۞ ع ۞ **قال** وإن العبد الكافر إذا كان في انقطاع من الدنيا
وإقبال من الآخرة نزل إليه من السماء ملائكة سود الوجوه معهم المسوح فيجلسون منه مد البصر ثم يجيء ملك
الموت حتى يجلس عند رأسه فيقول أيتها النفس الخبيثة اخرجي إلى سخط من الله قال فتفرق في جسده فينتزعها كما ينزع
السفود من الصوف المبلول فيأخذها فإذا أخذها لم يدعوها في يده طرفة عين حتى يجعلوها في تلك المسوح ويخرج
منها كأنتن ريح جيفة وجدت على وجه الأرض فيصعدون بها فلا يمرون بها على ملإ من الملائكة إلا قالوا ما هذا الروح
الخبيث فيقولون فلان بن فلان بأقبح أسمائه التي كان يسمى بها في الدنيا حتى ينتهى به إلى السماء الدنيا فيستفتح له فلا
يفتح له ثم قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تفتح لهم أبواب السماء ولا يدخلون الجنة حتى يلج الجمل في سم الخياط
فيقول الله عز وجل اكتبوا كتابه في سجين في الأرض السفلى فتطرح روحه طرحا ثم قرأ ومن يشرك بالله فكأنما خر من السماء فتخطفه
الطير أو تهوي به الريح في مكان سحيق فتعاد روحه في جسده ويأتيه ملكان فيجلسانه فيقولان له من ربك
فيقول هاه هاه لا أدري فيقولان له ما دينك فيقول هاه هاه لا أدري فيقولان له ما هذا الرجل الذي بعث
فيكم فيقول هاه هاه لا أدري فينادي مناد من السماء أن كذب فافرشوه من النار وافتحوا له بابا إلى النار

فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ

فرمایا حضرت نے اور تحقیق بندہ کافر جسوقت کہ ہوتا ہے بیچ منقطع ہونیکی دنیا سی اور متوجہ ہونیکی طرف آخرت کی اوترتی ہین اوسکی طرف آسمان سی فرشتی یعنی عذابکی کلموہی ساتھہ اونکی ہوتی ہین ٹاٹ پس بیٹھتی ہین روبرو اوسکی جہانتک کہ پہنچی نگاہ پہر آتا ہی ملک الموت یہانتک کہ بیٹھتا ہی نزدیک سر اوسکیکی پس کہتا ہی ای جان خبیث نکل طرف عذاب کی اللہ کی طرف سی فرمایا حضرت نی پس پراگندہ ہوتی ہی جان بیچ بدن کافر کے یعنی چہپتی پہرتی ہی نا خوش رہتی ہی نکلنی کو بسبب خوف عذاب کی کہ دیکہتی ہی آثار اوسکے بخلاف روح مومن کے کہ وہ جلد نکل آتی ہی خوشی سی بسبب دیکہنے انوار و آثار کرم کی پس کہینچتا ہی ملک الموت اوس روحکو یعنی نکالتا ہی ساتہہ سختی اور زور کے جیسا کہینچا جاتا ہی اکثرہ صوف تر کہ وقت کہینچنی کے اوس صوف مین سے کچہہ اوسکو لگ آتا ہی یعنی اسطرح روح کافر کی جب کہینچے جاتے ہے انہا اور رگون سے ساتہہ ہینچنے اور ٹوٹنے کے تو ایسا حال ہوتا ہے کہ جیسے اوسکے ساتہہ نکل آیا رگو نمین سی کچہہ پس لیتا ہی ملک الموت اوسکو پس جب لیتا ہی اوسکو نہین چہوڑتی فرشتی روحکو اوسکی ہاتہہ مین قدر جہپکنے آنکہ کی یہانتک کہ رکہتی ہین اوسکو بیچ اون ٹاٹون کی اور نکلتی ہی اوس روح سی نہایت بوی بد مانند بوی مردار کی کہ پائی جاوی روی زمین پر پس لی چڑہتی ہین اوسکو پس نہین گذرتی ساتہہ اوسکی کسی جماعت پر فرشتون مین سے مگر کہ کہتی ہین فرشتی کون ہی یہہ روح ناپاک پس کہتی ہین فرشتی لانی والی یہہ فلانا بیٹا فلانیکا ہی ذکر کرتی ہین ساتہہ بدترین صفون اوسکیکی جو کہ تہا ذکر کیا جاتا ساتہہ اونکی دنیا مین یہانتک کہ پہنچا یا جاتا ہی اوسکو طرف آسمان دنیا کی پس کہلوایا جاتا ہی اوسکی لیی دروازہ آسمان کا پس نہین کہولا جاتا واسطی اوسکی پہر پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی سند کی لیی یہہ آیت نہین کہولی جاتی واسطی کافرون کی دروازی آسمان کی یعنی کوئی دروازہ دروازون سی اور نہ داخل ہونگی بہشت مین یہانتک کہ داخل ہو اونٹ بیچ ناکی سوئی کی یعنی جیسی یہہ امر نہین ہوسکتا ہی دشوار ہی ویسی ہی داخل ہونا کافر کا جنت مین ہی نہین ہوسکیگا محال ہی اسکو تعلیق بالمحال کہتی ہین پس فرماتا ہے اللہ عز وجل لکھو نامہ اعمال اسکا سجین مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی نیچی ساتوین آسمان کی کہ نیچی کی زمین ہی پس پہینکی جاتی ہی روح اوسکی پہینکنی کر پہر پڑہی حضرت نی یہہ آیت اور جو شخص کہ شریک کری ساتہہ اللہ کی پس گویا گرا آسمان سی منہہ کی بل یعنی بلندی ایمان و توحید سی پستی کفر و شرک مین پڑا پس اوچک لیتے ہین اوسکو پرندی یعنی ہلاک ہوتا ہی یا پہینک دیتی ہی اوسکو باو بیچ مکان دور کی یعنی دور ہوتا ہی رحمت خدا سی پہر ڈالی جاتی ہی روح اوسکی بدن اوسکیمین اور آتی ہین اوسکی پاس دو فرشتی پس بٹہاتی ہین اوسکو پہر کہتی ہین واسطی اوسکی کون ہی رب تیرا پس کہتا ہی وہ ہاہ ہاہ نہین جانتا ہون پہر کہتی ہین اوسکو کیا ہی دین تیرا پس کہتا ہی وہ ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پہر کہتی ہین واسطی اوسکی کون ہی یہہ شخص کہ بہیجا گیا تم مین پس کہتا ہی ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پہر پکارتا ہی پکارنیوالا آسمانکی طرف سی یہہ کہ جہوٹا ہی پس بچہاؤ اسکی لیی بچہونا آگ کا اور کہولدو اسکی لیی دروازہ طرف دوزخکی پہر آتی ہی اوسکو گرمی اوسکی اور ہوا گرم اوسکی اور تنگ کیجاتی ہی اوسپر قبر اوسکی یہانتک کہ ملکر ادہر اودہر نکل آتی ہین قبر مین پسلیان اوسکے

ف سجین ایک جگہہ ہی گہراؤ دوزخ مین ساتوین زمین کی نیچی اوسمین نامہ اعمال دوزخیونکی رکہی جاتی ہین اور اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ دوزخ ساتوین زمین کی نیچی ہی بیچ مکان دور کی اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ ڈالا شیطان نی اوسکو گمراہی مین اور دور پڑا مقام قرب سے اور یہہ آیۃ یعنی دوسری سند ہی اس قول حضرت کی فی سجین فی الارض السفلی فتطرح روحہ طرحا نہ یہہ کہ بیان ہی حال کافر کا اور ہاہ ہاہ ایک کلمہ ہی کہ متحیر بولتا ہی اور قبر کا فرونکو اسطرح پہنچتی ہی جیسیکہ مذکور ہوا اور بعض مومنون کی لیی بلکہ اکابر موحدین کی لیی یعنی اولیاء اللہ کی لیی ضغطہ قبر کا یعنی بہیچنا یون ہوتا ہی کہ زمین ملتی ہی جیسی مان اشتیاق والی اپنی بچیکو گلی لگاتی ہی ۱۲ ع ۱۲ ح ۱۲

وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ قَبِيحُ الْوَجْهِ قَبِيحُ الثِّيَابِ مُنْتِنُ الرِّيحِ فَيَقُولُ أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُوءُكَ هَذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ فَيَقُولُ مَنْ أَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيءُ بِالشَّرِّ فَيَقُولُ أَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيثُ فَيَقُولُ رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ اور آتا ہی اوسکی پاس ایک شخص بدشکل بری

بری

کپڑی پہنی بدبو آتی ہوئی پس کہتا ہی خوشوقت ہو ساتہہ اوس چیز کی کہ ناخوش کری تجکو یہہ وہ دن ہی جو وعدہ دیا جاتا تہا تو پس کہتا ہی مردہ کون ہے
تو پس چہرہ تیرا نہایت برا ہی لاتا ہی برائی پس کہتا ہی مین ہون عمل تیرا بد پہر کہتا ہی مردہ ای پروردگار میرے نہ قایم کر تو قیامت کو ؛ **وَفِي**
رِوَايَةٍ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ إِذَا خَرَجَ رُوحُهُ صَلَّى عَلَيْهِ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَ
فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُمْ يَدْعُونَ اللّٰهَ أَنْ يُعْرَجَ بِرُوحِهِ مِنْ قِبَلِهِمْ وَتُنْزَعُ نَفْسُهُ
يَعْنِي الْكَافِرَ مَعَ الْعُرُوقِ فَيَلْعَنُهُ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُمْ
يَدْعُونَ اللّٰهَ أَنْ لَا يُعْرَجَ رُوحُهُ مِنْ قِبَلِهِمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور بیچ ایک روایت کی مانند اسکی اور زیادہ ہی اوسمین جس وقت کہ نکلتی ہے
روح مومن کی رحمت بہیجتا ہی اوسپر ہر فرشتہ کہ درمیان آسمان و زمین کی ہی اور ہر فرشتہ کہ آسمان میں ہی اور کہولی جاتی ہین اوسکی لیی دروازی
آسمان کی اور نہین کوئی دروازی والی یعنی ہر آسمان کی دروازی والی مگر کہ وہ دعا مانگتی ہین اللہ تعالی سی یہہ کہ چڑہائی جاوی روح اوسکی اونکی
طرف سی یعنی تاکہ مشرف ہون بسبب ساتہہ چلنی وغیرہ کی اور نکالی جاتی ہی جان اوسکی یعنی کافر کی ساتہہ رگونکی پس لعنت کرتی ہین اوسکو سب فرشتی
درمیان آسمان و زمین کی اور ہر فرشتہ آسمان مین یعنی آسمان دنیا مین اور بند کیی جاتی ہین دروازی آسمان کی نہین کوئی دروازی والی یعنی آسمان
دنیا کی دروازون مین سی مگر کہ وہ دعا کرتی ہین اللہ تعالی سی یہہ کہ نہ چڑہائی جاوی روح اوسکی ہماری طرفسی نقل کیے یہہ احمد نی **ف** ساتہہ رگونکی
یہہ اشارہ ہی اسپر کہ ناخوشی سی نکلتی ہی جان اونکی اور بہت کہینچکر نکالتی ہین اوسکو اور کمال تعلق ہوتا ہی اوسکو بدن کی ساتہہ ؛ ع ؛ **وَعَنْ**
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ كَعْبًا الْوَفَاةُ أَتَتْهُ أُمُّ بِشْرٍ بِنْتُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ فَقَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
إِنْ لَقِيتَ فُلَانًا فَاقْرَأْ عَلَيْهِ مِنِّي السَّلَامَ فَقَالَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ يَا أُمَّ بِشْرٍ نَحْنُ أَشْغَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ فِي طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ قَالَ بَلٰى قَالَتْ فَهُوَ ذَاكَ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ اور روایت ہی عبد الرحمن بن کعب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی کعب سے کہا جبکہ آئی
کعب کو موت آئی اونکی پاس ام بشر بیٹی براء بن معرور کی پس کہا ای ابا عبد الرحمن کہ کنیت ہی کعب کی اگر ملی تو یعنی بعد مرنیکی فلانی سی پس کہہ اوسکو
میری طرف سی سلام پس کہا کعب نے بخشی اللہ تجکو ای ام بشر ہم جو ہین زیادہ مشغول ہونگی اس سے کہا ام بشر نی ای ابا عبد الرحمن کیا نہین سنا تونے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق روحین مومنونکی بیچ قالب جانورون سبز کی کہاوینگی میوی درختون بہشت کیسی کہا ہان کہا
ام بشر نی پس یہہ وہ ہی یعنی وہ یہہ فضل و کرامت ہی کہ امید رکہی جاتی ہی تیری لیی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی کتاب بعث و نشور میں
ف عبد الرحمن بزرگ تابعین سے تہی اور انکی باپ کعب بن مالک جلیل القدر صحابی تہی اور براء بن معرور بہی صحابی ہین انصار مین سے ام بشر انکی
بیٹی تہین اونہون نی کعب سے وقت انتقال کی کہا کہ فلانیکو میری طرفسی سلام کہنا اگر ملی تو اوس سے ظاہر یہہ ہے کہ نام لیا ہو اوسنی براء کا یا بشر کا پسر
کعب نے کہا بخشی تجکو اللہ یہہ عبارت وہان بولتی ہین کہ جہان کسی سی ایسی بات سنتی ہین کہ کہنی نہ چاہیی تہی یعنی یہہ کیا کہتی ہی تو ہم جو ہین زیادہ
مشغول ہونگی اس سے کہ وہان کسیکو پہچانین اور سلام و پیام کسیکا پہنچائین یعنی مین اپنی ہی حالمین گرفتار ہونگا کہ اپنی ہی خبر ہوگی چہ جای خبر
اورونکی اور اسیطرح سب اپنے اپنے حالت مین گرفتار ہونگی حاصل یہہ کہ وہان کون آیمین ہوگا کہ کسیکو سلام پہنچا دی اور وہ پہر جواب دیوی آگی
اس عذر کا جواب دیا ام بشر نی کہ تو اونمین سی نہین ہی کہ گرفتار ہونگی بلکہ تو مومنون مین سی ہی کہ جن کی حق مین حضرت نی ایسا اور ایسا
فرمایا ہی یعنی نہایت خوشحالی مین ہوگا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ ارواح مومنونکی بیچ قالبون جانور سبز کی ہونگی چرینگی

جنت مین اور کہاوین گی میوی وہانکی اور پیوین گی پانی وہانکی اور جگہہ پکڑینگی سونیکی قندیلونمین نیچی عرش کی ہرع ہرح ** وَعَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ تَعْلُقُ فِيْ شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يُرْجِعَهُ اللّٰهُ فِيْ جَسَدِهٖ يَوْمَ يَبْعَثُهٗ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ** اور روایت ہی عبدالرحمن سی کہ نقل کی اپنی باپ سے کہ وہ حدیث کرتی ہی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سوای اسکی نہین کہ روح مومن کی بیچ پرندہ جانور کی میوہ کہاتی ہی بیچ درختون بہشت کی یہانتک کہ پہر لاویگا اسکو اللہ بیچ بدن اوسکی اوسدن کہ اوٹہاویگا اوسکو یعنی قیامت کو نقل کی یہہ مالک ور نسائی نی اور بیہقی نی کتاب بعث ونشور مین **ف** اگر کوئی کہے کہ آدمی کی روح کو جب بدن جانور کا ملا تو اسکا رتبہ گہٹ گیا کہ آدمی سی جانور ہوا اور قلب حقیقت کا لازم آیا جواب یہہ کہ روحکو جانور کی بدن کے ساتہہ ایسا تعلق نہین ہوتا ہی کہ جیسا اس بدن کی ساتہہ ہوتا ہی اور تصرف اسمین کرتی ہی بلکہ ایسا ہوتا ہی کہ جیسی جواہر صندوق مین رکہدیتے ہین احتیاط کی لئی پس اسمین بہی اوسکی تعظیم وتکریم ہی ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ یہہ بات خاص شہدا کی لئی ہی اور بعضی کہتی ہین مومنون کی لیی ہی ظاہر حدیث سی یہی معلوم ہوتا ہی ہرح ** وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يَمُوْتُ فَقُلْتُ اقْرَأْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہی محمد بن منکدر سی کہ کہا گیا مین جابر بن عبداللہ کی پاس اور وہ تہی قریب مرنیکی پس کہا مینی کہنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی سلام میرا نقل کے یہہ ابن ماجہ نی

بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَتَكْفِيْنِهٖ

باب ہے بیچ بیان غسل میت کی اور کفن اوسکیکی **ف** یعنی اس باب مین آداب نہلانی اور کفنانی میت کی مذکور ہین اور نہلانا میت کا فرض کفایہ ہی سب علما کی نزدیک یعنی اگر بعضی نہلاوینگی سبکی ذمہ سی فرضیت اوتر جاویگی والا سب گنہگار رہونگی اور اختلاف ہی اسمین کہ غسل میت مین نیت شرط ہی یا نہین ظاہر یہہ ہے کہ شرط ہی کہا یہہ شیخ ابن ہمام نی ہرح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی ** عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهٗ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حَقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا وَابْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا وَقَالَتْ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ فَاَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** روایت ہی ام عطیہ صحابیہ سی کہ کہا آئی ہماری پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم نہلاتی تہین بیٹی اونکیکو یعنی حضرت زینب کو پس فرمایا کہ نہلاؤ اونکو تین بار یا پانچ بار یا زیادہ اس سی اگر دیکہو تم یہہ مناسب یعنی اگر احتیاج ہو اسکی ساتہہ پانیکی اور پتی بیریکی یعنی پانی مین پتی جوش کرو اور اوس سے نہلاؤ کہ اس سی پاکی اور ستہرائی خوب ہوتی ہی اور ڈالو آخر بار مین کافور یا فرمایا کچہہ کافور سی پس جبکہ فارغ ہو تم خبر کرو مجکو پس جبکہ فارغ ہوئین ہم خبر کی ہمنی اونکو پس ڈالا طرف ہمارے حضرت نی تہہ بند اپنا پہر فرمایا بدن سی لگادو اوسکی اس تہہ بند کو یعنی کفن کی نیچی رکہدو اسطرح کہ بدنسی لگا رہی اور ایک روایت مین ہی غسل دو اوسکو طاق تین بار یا پانچ یا سات اور شروع کرو اوسکی داہنی طرف سی اور اعضا وضو اوسکیسی اور کہا ام عطیہ نے پس گوندہین ہمنی بالون اونکی کی تین چوٹیان پہر ڈالاہمنی اونکو اونکی پیچہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لفظ او کا اسمین ترتیب کی لیی نہ تخییر کی لیی اسلیی کہ اگر پاک ہو جاوی پہلی غسل مین تو مستحب ہے تین بار نہلانا اور مکروہ ہی تجاوز کرنا اس سی اور اگر پاک ہو دو بار یا تین بار مین مستحب ہے پانچ بار والا سات بار اور زیادہ سات بار سی نہین آیا اگر زیادتی کرین اسپر تو مکروہ ہی کذا ذکر القاضی وابن ملک وغیرہما اولی یہہ ہی کہ دو بار تو بیریکی پتون کی پانیسی نہلاوی جیسا کہ ظاہر ہوتا ہی کتاب ہدایہ سی اور ابوداود مین ہے ابن سیرین سے کہ انہون نی غسل سیکہا تہا ام عطیہ سی وہ نہلاتی تہی بیریکی پتون سی دو بار اور تیسری بار ساتہہ پانی کافور کی اور کہا شیخ ابن ہمام نی

کہ مراد یہہ ہی اس حدیث مین کہ کافور پانی مین ملاوے چنانچہ جمہور یہی کہتی ہین اور کوئی کہتی ہین کہ کافور حنوط مین یعنی میت کی خوشبو مین ڈالی اور بعد نہلانی
اور خشک کرنی بدن کی بدن کو لگاوی اور لکہا ہی علمار نی کہ اگر کافور نہ ہاتہہ لگی تو مشک قائم مقام اوسکی ہوتا ہی اور بیری کی پتونسی میل خوب دور ہوتی ہی
اور جلدی مردہ بگڑتا نہین اور دفع ہوتی ہین اس سے اور کافور سی جانور موذی اور تہہ بند حضرت نی صاحبزادی کی لیی عنایت کیا تا برکت اوسکی اونکو
پہنچی اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے برکت ڈہونڈہنی ساتہہ لباس صالحین کے بعد موت کی جیسیکہ پہلی موت کی ہی لیکن یہہ چاہیی کہ وہ کپڑا کفن کی کپڑونسی
زیادہ نہو اور شروع کرو اوسکی داہنی طرفسی یعنی داہنی ہاتہہ اور پہلو اور پاوںسی ابتدا کرو اور واو مواضع الوضوء مین مطلق جمع کی لیی ہی پس اعضاء وضو
کی پہلی دہونی چاہئین گی پہر اور اعضا اور مراد اعضاء وضو سی وہ ہین کہ جنکا دہونا فرض ہی پس کلی اور ناک مین پانی دینا ہماری نزدیک نہین ہی اور مستحب
کہا ہی بعضی علمار نی یہہ کہ نہلانیوالا اونگلی پر کپڑا لپیٹی اور ملی اوس سے دانتونکو اور تالوکو اور دونون کلونکو اندرسی اور نتہنون کو اور اسپر عمل ہی لوگونکا
اب اور مختار یہہ ہی کہ مسح کری سر پر اور پاؤن بعد غسل کی نہ دہوئی جاوین بلکہ پہلی جب اور اعضا وضو کی دہووے پاؤنون بہی دہووی اور نہ دہووی پہلی
ہاتہہ میت کے بلکہ شروع کری منہہ سی بخلاف جنبی کی اس لیی کہ جنبی ہاتہہ پاک کرتا ہی اور اعضا دہونیکی لیی اور میت نہلایا جاتا ہی اور کی ہاتہہ سی اوسکی ہاتہہ
کے دہونیکی حاجت نہین اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک بال عورتکی کہلی ہی رہنی دی گوندہی نہین ۱۲ ع ہ **وعن** عائشة قالت ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم كفن في ثلثة اثواب يمانية بيض سحولية من كرسف ليس فيها قميص ولا عمامة متفق عليه اور روایت
ہے عائشہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کفن دیی گئی بیچ تین کپڑون سفید یمن کے اور سحول کی بنی ہوئی روئی کی نہ تہا اونمین کرتا سیا ہوا
اور نہ پگڑی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور نہ تہا اونمین کرتا اور نہ پگڑی معنی اسکی یہہ ہین کہ کرتا اور عمامہ بالکل حضرت کی کفن مین نہ
تہی اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ کرتا اور عمامہ تین کپڑون مین نہ تہی بلکہ سوای تین کپڑونکی تہی اس صورت مین لازم آیا کہ کپڑی کفن کے پانچ تہی لیکن ہم اول
ہی معنی ہین اسلیی کہ ثابت ہوا ہی کہ نہ تہی حضرت کی کفن کی مگر تین کپڑی اور اوسپر مترتب ہوتا ہی اختلاف علمار کا اسمین کہ آیا مستحب ہے یہہ کہ ہون کفن
مین قمیص اور عمامہ یا نہ ہون کہا امام مالک اور شافعی اور احمد نی کہ مستحب ہے کہ تین لفافہ ہون نہ ہون اونمین قمیص اور نہ عمامہ اور کہا حنفیہ نی کہ تین
کپڑی ہون ازار یعنی لنگی اور قمیص یعنی کفنی اور لفافہ یعنی پوٹ کی چادر پس حدیث مین جو نفی قمیص کی ہی وہ اسمین یہہ تاویل کرتی ہین کہ سیا ہوا
قمیص نہ تہا بغیر سیا تہا جسکو یہان کفنی کہتی ہین انتہی اور سحولیہ منسوب ہے سحول کیطرف اور سحول نام ایک بستی کا ہی یمن مین ۱۲ ع ۱۲ ح ۱۲ **وعن**
جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كفن احدكم اخاه فليحسن كفنه رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی جسوقت کہ کفن دیوی ایک تمہارا اپنی بہائی کو پس چاہیی کہ اچہا دی کفن اوسکو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** روایت کی ابن عدی نی کہ اچہی دو
کفن مونا اپنی کو اسلیی کہ وہ ملاقات کرتی ہین آپسمین قبرون اپنی مین اور کفن اچہا یہہ ہی کہ پورا ہوا اور لطیف و سفید ہو بغیر اسراف کی پس اچہی سی یہہ
مراد نہین ہے کہ جو اسراف والی کفن دیتی ہین از راہ ناموری اور تکبر کی کہ وہ اشد حرام ہی اور نیا کپڑا اور دہویا ہوا دونون برابر ہین اوسمین اور
کہا تورپشتی نی کہ مسرفون نی جو اختیار کیا ہی کہ کپڑی بہت بہاری قیمت کی کفن مین دیتی ہین وہ شرع مین منع ہی واسطی ضایع ہونی مال
کے ۱۲ ع ۱۲ ح ۱۲ **وعن** عبد الله بن عباس قال ان رجلا كان مع النبي صلى الله عليه وسلم فوقصته ناقته وهو محرم فمات فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اغسلوه بماء وسدر وكفنوه في ثوبيه ولا تمسوه بطيب ولا تخمروا رأسه فانه يبعث يوم القيمة
ملبيا متفق عليه اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سے کہ کہا تحقیق ایک شخص تہا ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس گردن توڑ دی
اوسکی اونٹنی اوسکی نی اور وہ تہا محرم یعنی حج کی نیت کیی ہوئی پس مرگیا پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی غسل دو اسکو ساتہہ پانی

اور بیری کی اور کفناؤ اوسکو دو کپڑون اوسکےمین ورنہ لگاؤ اوسکو خوشبو اور نہ ڈہانکو اوسکا سر پس تحقیق وہ اوٹہایا جاویگا دن قیامت کی لبیک کہتا ہوا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسحدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ محرم اگر مرجاوے تو کفن ہی اوسکی لباس مین بطور لباس محرمونکی دی اور خوشبوی نہ لگادی چنانچہ مذہب شافعی اور احمد یہی ہی اور امام ابوحنیفہ اور امام مالک کی نزدیک محرم اور غیر محرم برابر ہین اور حضرت نی کہ اس محرم کو دو کپڑونمین کفنایا بسبب ضرورت کی تہا کہ وہ سوائے اون کپڑونکی اور کپڑا نرکہتا تہا اور خوشبو لگانی اور سر ڈہانکنی کو جو منع فرمایا خاص اوسکی لئی تہا نہ سبکی لئی واللہ اعلم ؁ ح **وسنذکر حدیث خباب فی قتل مصعب بن عمیر فی باب جامع المناقب ان شاء اللہ تعالیٰ** اور ذکر کرینگے ہم حدیث خباب کے کہ سر اوسکا یہہ ہی قتل مصعب بن عمیر بیچ باب جامع مناقب کے اگر چاہی اللہ تعالیٰ

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا من ثیابکم البیاض فانہا من خیر ثیابکم وکفنوا فیہا موتاکم ومن خیر اکحالکم الاثمد فانہ ینبت الشعر ویجلو البصر رواہ ابوداؤد والترمذی وروی ابن ماجۃ الی موتاکم** روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہنو تم سفید کپڑی اسواسطی کہ وہ بہتر ہین کپڑون تمہارے مین کفناؤ سفید کپڑوںمین اپنی مردونکو اور بہتر ہی سرمون تمہاری مین اثمد اسلیے کہ تحقیق وہ جماتا ہی پلکون کی بالون کو اور روشن کرتا ہی بینائیکو نقل کے یہہ ابو داؤد اور ترمذی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی لفظ موتاکم تک **ف** کفناؤ سفید کپڑون مین یہہ امر استحباب کے لئی ہی کہا ابن ہمام نی کہ اولی سفید ہی اور مضائقہ نہین برد یعنی چادرمین کا اور کتان کا واسطی کفن مردونکے اور جائز ہی عورتونکی لئی ریشمی اور زعفرانی اور سرخ کیونکہ جسکو جو چیز زندگی مین پہننی جائز ہی کفن ہی اوسکا بعد مرنیکی جائز ہی اور اثمد کہتے ہین اُسے سرمہ کو کہ جسکو یہان لوگ لگاتی ہین اور افضل یہہ ہی کہ اسکو سوتی وقت لگاوی واسطی اتباع حضرت کی اور اسوقت خوب تاثیر کرتا ہے ؁ ع **وعن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تغالوا فی الکفن فانہ یسلب سلبا سریعا رواہ ابوداؤد** اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بہت مہنگا کپڑا لگاؤ کفن مین پس تحقیق وہ چہینا جاتا ہی چہینا جلد نقل کے یہہ ابو داؤد نی **ف** یعنی جلدی پرانا اور خراب ہوجاتا ہی پس کیا حاجت ہی نفیس اور بہاری قیمت کی غرضکہ منع ہی اسراف کرنا کفن مین اور مستحب اور خوب ہی اوسطکی درجہ کا ؁ ع **وعن ابی سعید الخدریؓ انہ لما حضرہ الموت دعا بثیاب جدد فلبسہا ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المیت یبعث فی ثیابہ التی یموت فیہا رواہ ابوداؤد** اور روایت ہی ابی سعید خدری سے یہہ کہ جب آئی اونکو موت منگوائی نئی کپڑی پہر پہنا اونکو پہر کہا سنامینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی میت اوٹہایا جاتا ہی اون کپڑونمین کہ مرتا ہی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** ظاہرا اسحدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ ابو سعید نی جو کپڑی پہنی واسطی عمل کرنیکی اسحدیث پر پہنی اور مراد اسے ظاہر معنی اوسکی ہین کہ مردہ کپڑون مین اوٹہیگا لیکن یہہ ہی مشکل اسلئی کہ حدیث صحیح مین وارد ہوا ہی کہ اوٹہینگی لوگ ننگی بدن اور ننگے پاؤن پس معنی اسکی علمانی یہہ لکہی ہین کہ مراد کپڑون سے حدیث مین وہ اعمال ہین کہ مرتا ہی اونپر آدمی عرب اعمال کو کبہی کپڑی بہی کہتی ہین اسلیے کہ جیسیکہ کپڑی بدن سی لگی رہتی ہین ویسیہی عمل ہی متعلق بدن سے ہوتی ہین چنانچہ تاویل آیۃ ثیابک فطہر کے ہی بعضون نی یہہ کی ہی کہ اعمال اپنی پس درست کر اور ابو سعید نی جو نئی کپڑی پہنی واسطی ستہرائی اور طہارت کی پہنی تہی اوسوقت مین اتفاقا یہہ حدیث بہی حضرت کی اونکو یاد آگئی بیان کردی نہ یہہ کہ نئی کپڑی پہننی کی سند کی لئی بیان کی اور یا یہہ کہ قبر و نسی اوٹہینگی کپڑی پہنی ہوئی اور محشر مین ننگی ہونگی ؁ ح ؁ ع **وعن عبادۃ بن الصامت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الکفن الحلۃ وخیر الاضحیۃ الکبش الاقرن رواہ ابوداؤد ورواہ الترمذی وابن ماجۃ عن ابی امامۃ** اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہ نقل کی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بہتر ین

کفن

ف حلہ ہی یعنی بہترین کفن حلہ ہی اور بہترین قربانی دنبہ سینگون والا نقل کی یہہ ابوداؤد نی اور نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ابی امامہ سے
کفن لنگی اور چادر ہی اور پر قمیص یعنی کفنی کی اور یہہ کفن سنت ہی یا یہہ کہ بدون قمیص کی مراد ہون اس صورتمین معنی یہہ ہونگی کہ ایک کپڑی پر کفنا
نکری بلکہ دو کپڑی بہتر ہین کہ کفن کفایہ اور ادنی درجہ ہین اور اگرتین دین سنت اور مرتبہ کمال کا ہی اور دنبہ سینگو نکا اکثر فربہ اور قیمتی ہوتا ہی اس لیے
اسکو بہتر فرمایا ۲ع ۲ح ۴وعن ابن عباس قال امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقتلى احد ان ينزع عنهم الحديد والجلود وان يدفنوا
بدمائهم وثيابهم رواه ابو داؤد وابن ماجه اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ حق شہدا
احد کی یہہ کہ اوتارا جاوی اونسی لوہا یعنی زرہین اور ہتیار اور چمڑی یعنی پوستین وغیرہ بغیر بہری ہوئین خون کی اور یہہ کہ دفن کی جاوین خون
سمیت اور کپڑون سمیت یعنی جو کپڑی کہ خون مین بہری ہون نقل کی یہہ ابوداود نی اور ابن ماجہ نی ف امام شافعی کی نزدیک نہ غسل ہے شہید
کی لیی اور نہ نماز اور امام ابو حنیفہ رح کی نزدیک غسل نہین لیکن نماز ہی ۲ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن سعد بن ابراهيم عن ابيه ان عبد الرحمن بن عوف اتى بطعام وكان صائما فقال قتل مصعب بن عمير وهو خير مني كفن في بردة ان غطي راسه
بدت رجلاه وان غطي رجلاه بدا راسه واراه قال وقتل حمزة وهو خير مني ثم بسط لنا من الدنيا ما بسط او قال اعطينا من الدنيا
ما اعطينا ولقد خشينا ان تكون حسناتنا عجلت لنا ثم جعل يبكي حتى ترك الطعام رواه البخاري روایت
ہے سعد بن ابراہیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یہہ کہ عبد الرحمن صحابی کی پاس لائی کہانا یعنی وقت افطار کی اور وہ تہی روزہ سی پس کہا کہ ماری گئی
مصعب بن عمیر اور وہ تہی بہتر مجسی کفنائی گئی ایک چادر مین اگر ڈہانکا جاتا تہا سر اونکا کہل جاتی تہی پانون اونکی اور اگر ڈہانکی جاتی تہی پانون
کہل جاتا تہا سر اونکا یعنی پہر سر ڈہانک دیا اور پاؤن پر اذخر رکہدی چنانچہ باب جامع المناقب مین حدیث اس مضمون کی آئی ہی اور کہا ابراہیم
راوی نی کہ گمان کرتا ہون مین عبد الرحمن کو کہ یہہ بہی کہا اور ماری گئی حمزہ اور وہ تہی بہتر مجسی یعنی اونکا کفن بہی ایسا ہی تہا جیسیکہ اوپر مذکور ہوا پہر
کشادہ کی گئی واسطی ہمارے دنیا اوسقدر کہ کشادہ کی گئی یا کہا دی گئی ہمکو دنیا اوسقدر کہ دی گئی اور تحقیق ڈرتی ہین ہم یہہ کہ ہووی ثواب نیکیون
ہماری کا جلدی دیا گیا واسطی ہماری پہر شروع کیا رونا یعنی اسبب سے ڈرکی جو مذکور ہوا یہانتک کہ چہوڑ دیا کہانا نقل کی یہہ بخاری نی ف عبد الرحمن
عشرہ مبشرہ سی ہین اور مصعب بڑے جلیل القدر اور فضلائی صحابہ اور اہل بدر سی ہین اور احد مین شہید ہوئی اور حالت کفر مین بڑی فراغت والے
تہی جب مسلمان ہوئی نہایت زہد و فقر اختیار کیا منقول ہی کہ ایکبار یہہ حضرت پاس حاضر ہوئی تسمہ کمر مین باندہی ہوئی فرمایا حضرت نی صحابہ کو
کہ دیکہو اس شخص کو کہ روشن کیا ہی اللہ تعالی نی دل اسکا ساتہہ ایمان کی دیکہا مینی اسکو مکہ مین کہ مان باپ اسکی اسکو اچہی سی اچہا کہانا کہلاتی
تہے اور دیکہا مینی کہ دو سو درہم کا لباس پہنتا محبت خدا اور رسول کی مین آیے تئین اس حال کو پہنچایا اور حضرت حمزہ بن عبد المطلب چچا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی کہ حضرت نی اونکو سید الشہدا فرمایا اور اہل بدر و شہدائے احد سی ہین ڈرتی ہین ہم یعنی ڈرتی ہین اس سے کہ داخل ہو جاوین اون لوگون
مین کہ جنکی حق مین اللہ تعالی نی فرمایا ہی من كان يريد العاجلة عجلنا له فيها ما نشاء لمن نريد ثم جعلنا له جهنم يصلاها مذموما مدحورا یعنی جو کوئی ارادہ کرتا ہے
دنیا کا جلدی دیتی ہین ہم واسطی اوسکی دنیا مین جو چیز کہ چاہتی ہین ہم واسطی اوسکی کہ چاہتی ہین ہم پہر گردانتی ہین ہم اوسکی لیی دوزخ داخل
ہوگا اوسمین برا کیا گیا راندہ ہوا از بسکہ اونپر خوف غالب تہا یہہ خیال آیا کہ مبادا انمین داخل ہو جاوُن والا معنی آیت کی یہہ ہین کہ جو
ارادہ کرتا ہی دنیا ہی کا اور نہین ارادہ کرتا سوا اسکی کچہہ اور سیر انعام کرتی ہین دنیا مین جو کچہہ کہ چاہتی ہین ہم نہ جو کچہہ کہ وہ چاہتا ہی واسطے
اوسکے کہ چاہتی ہین نہ واسطے ہر چاہنی والیکی حاصل یہہ کہ آیت بیچ حق بڑی طالب دنیا وغیرہ کی فرمائی ہی وعبد الرحمن ایسے نہ تہی لیکن خوف

غالب نہاڈری کہ بسبب اس فراغت کی ہم ہی کہین انہین مین نہون اور چہوڑ دیا کہانا باوجود شدت احتیاج کی کہ روزی سی ہتی اسلیی کہ جب خوف غالب ہوتاہی بازرکہتاہی مایل ہونیسی طرف لذتون کی اور اسحدیث مین دلیل ہی اسپر کہ وقت ضرورت کی جسقدر کفن میسر ہو دی سنت ہے

شرح ؛ **وعن** جابرٍ قالَ اتى رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّم عبدَ اللهِ بنَ اُبَيٍّ بعدما اُدخِلَ حُفرتَهُ فامرَ بهِ فاُخرِجَ فوضعهُ على ركبتيهِ فنفثَ فيهِ من ريقهِ والبسهُ قميصهُ قالَ وكانَ كسا عبّاسًا قميصًا متّفقٌ عليهِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کی پاس بعد اسکی کہ رکہا گیا تہا اپنی قبر مین پہر حکم فرمایا اوسکی نکالنیکی لیی یعنی قبر سی پس نکالا گیا پہر رکہا اوسکو حضرت نی اپنی گہٹنون پر پس ڈالا منہہ اوسکی مین آب دہن اپنا اور پہنایا اسکو اپنا کرتا کہا جابر نی اور تہا عبداللہ بن ابی پہنایا تہا عباس کو کرتا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** عبداللہ بن ابی رئیس تہا منافقون کا اور نفاق ظاہر رکہتا تہا جب حضرت عباس کو کہ چچا حضرت کی تہی روز بدر کے بندی کرکر لائی تہی تو وہ ننگی تہی اور پیراہن کسیکا اونکی ٹہیک آتا تہا بسبب درازقد ہونی اونکیکے عبداللہ بن ابی کہ یہہ بہی درازقد تہا کرتا اپنا انکو پہنایا پس حضرت نی کرتا اپنا اوسکو پہنایا اوسی کرتی کی بدلا اوتارنیکی لیی تا منافق کا احسان اونپر نرہ جاوی اور اوسمین ایک اشکال وارد ہوتاہی کہ قرآن مجید مین اللہ تعالی نی فرمایا ولا تصل علی احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ یعنی دعا نکر کسی پر منافقون مین سی کہ مرگیا ہی اور مت کہڑا ہو اوسکی قبر پر اور باوجود اسکی حضرت عبداللہ کی گور پر تشریف لیگئی اور کرتا پہنایا اور آب دہن اوسکی منہہ مین ڈالا جواب اسکا علما نی یہہ لکہا ہے کہ یہہ واقعہ پہلی اوترنی آیتہ کی تہا اور حضرت کو غرض اس سے بدلا اوتارنا تہا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور تالیف اور خاطرداری اوسکی بیٹی کی کہ وہ مومن تہا پاک نفاق سی اور بہت سی اسکی جواب لکہی ہین جو چاہی اور شرحون مین دیکہہ لی ح **ف** جب آدمی مرنی لگی تو قبلہ رخ کردی اسطرح کہ چیت لٹادی اور پانون قبلہ کی طرف کری اور سراونچا کردی تا قبلہ رخ ہوجاوی اور تلقین کری شہادت یعنی اوسکی پاس پڑہی اشہدان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پس جب مری تو باندہ دی کلہ اوسکا تا منہہ بند ہوجاوی اور کوئی جانور منہہ مین نگہس جاوی اور بند کردی آنکہین اوسکی اور مستحب ہے جلدی دفن کرنا اوسکو اور جب ارادہ کرین نہلانی کا تو تختہ کو دہونی اگر وغیرہ کی طاق دیکر اوسپر اوسکو لٹاوی اور کپڑی اوتاری اور ستر اوسکا ڈہانک دی ایک کپڑی سی کہ لنبا ڈیڑہ ہاتہہ کا ہو اور چوڑا دو ہاتہہ کا اور وضو کرواوی بغیر کلی اور ناک مین پانی دینی کی اور نہلادی ایسی پانی سی کہ جوش کئی ہون اوسمین بیری کی پتی یا اشنان اگر بہم پہنچین والا خالص پانی سی اور دہووی سر اور ڈاڑہی اوسکی ساتہہ خطمی کی اور اگر وہ نہ ملی تو صابون وغیرہ سی دہووے اور لٹادی پہلی بائین کروٹ پہر نہلادی یہانتک کہ پہنچی پانی اوس کروٹ تک کہ تختی سی لگی ہی پہر دائین کروٹ لٹاکر نہلادی اسیطرح سی کہ پانی بائین کروٹ تک پہنچی پہر بٹہاوی مردہ کو اور ملی پیٹ اوسکا آہستہ پہر اگر نکلی پیٹ سی کچہہ تو دہو ڈالی اور پہر کرر غسل اور وضو نکرواوی اور پونچہی اوسکی بدن کو کپڑی سی اور لگادی حنوط یعنی خوشبوی مرکب سر اور ڈاڑہی کو اور کافور اون اعضا کو لگاوی کہ سجدہ مین زمین کو لگتی ہین یعنی پیشانی وغیرہ اور کنگہی نکری بالون اور ڈاڑہی کو اور نہ کتری ناخون اور بال اوسکی اور نہ ختنہ کری جسکا ختنہ نہوا ہو پہر کفنا وی اور کفن مسنون مرد کی لئی یہہ ہی کہ کفنی ہو مونڈہون سے قدم تک اور ازار اور لفافہ یعنی دو چادرین سر سی قدم تک اور کفن کفایہ ازار اور لفافہ اور کفن مسنون عورت کا یہہ ہی کہ کفنی اور اوڑہنی اور ازار اور لفافہ اور سینہ بند اور اوڑہنی لنبی ہو دو ہاتہہ کی اور چوڑی ایک بالشت کی اور سینہ بند تین ہاتہہ کا لنبا اور چوڑا اوسکا بغلون کی نیچی سی گہٹنی تک اور باقی تین کپڑی ویسیہی ہون جیسی مرد کی کفن مین مذکور ہوئی پس جو کوئی زیادہ کری اسپر یا کم کری اوسنی ظلم کیا اور کفن کفایہ عورت کا ازار اور اوڑہنی اور لفافہ اور ضرورت کیوقت ایک ہی کپڑا کافی ہی اور نہ اقتصار کری ایک پر بلا ضرورت اور دہونی دی کفن کو خوشبوئی کی طاق پہلی پہنانی کی اور کفناوی یون کہ اول لفافہ

لپیٹے پوٹ کی چادر پہیلادی پہر اوسپر ازار یعنی اندر کی چادر پہر کفنی پہناکر ازار پر لٹادی اور ہاتہہ دونون طرف پہیلادی سینہ پر نرکہی پہر لپیٹی ازار بائین
طرف اوسکیسی پہر داہنی طرف سے پہر لفافہ کو یون ہین لپیٹی اور عورت کو پہنادی کفنی اور اوسکی بالونکو دو حصی کرکر اوسکی سینہ پر اوپر کفنی کی ڈالی پہر
اوڑہنی اوڑہادی پہر ازار لپیٹی پہر لفافہ پہر سینہ بند سبکی اوپر لپیٹی اور سر کی اور پانون کی طرف سی کفن باندہ دیا جاوی اگر خوف ہو کہل جانیکا کذا فی
البحر اور بحر شرح ملتقی اور چلپی

باب المشی بالجنازة والصلوة علیها

باب ہی بیچ بیان چلنی کی ساتہہ جنازہ کی اور نماز
پڑہنی اوسکی **ف** جنازہ کی ساتہہ پیادہ چلنا اور سوار چلنا دونون جائز ہین لیکن پیادہ پا چلنا افضل ہی اور سوار کو چاہی کہ جنازہ کی پیچہی چلی اور
پیادہ کو آگی بہی چلنا روا ہی اور پیچہی بہی لیکن پیچہی چلنا افضل ہے اور نماز جنازہ کی فرض کفایہ ہی یعنی اگر بعض پڑہ لین کی سبکی ذمہ سی فرضیت ساقط
ہو جائیگی والا سب گنہگار ہونگی اور شرط صحت نماز کی اسلام میت کا ہی اور طہارت اوسکی اور رکہنا جنازہ کا آگی مصلی کی پس اس قید سی جائز نہین
ہی غایب پر اور نہ اوسپر کہ جانور کی پیٹہہ پر ہو یا لوگون کی کندہون پر اور نہ اوسپر کہ مصلی کی پیٹہہ کی پیچہی رکہا ہو اور اگر بغیر نہلائی دفن کر دیا جاوی اور ممکن
نہو باہر نکالنا اوسکو بغیر قبر کہودنی کی تو ساقط ہو جاتی ہی شرط طہارت کی اور نماز ادا کیجاوی قبر پر بغیر غسل کی اور اگر ممکن ہو نکالنا نکال کر غسل دیوین
اور نماز پڑہین اور اگر نادانستہ بغیر غسل کی نماز پڑہی اور بغیر قبر کہودنی نکالکر غسل دیا پہر کر پڑہین نماز بحر ؛

الفصل الاول

فصل پہلے **عن** ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اسرعوا بالجنازة فان تک صالحة فخیر تقدمونها الیه
وان تک سوی ذلک فشر تضعونه عن رقابکم متفق علیه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جلدی کرو ساتہہ جنازہ کی پس اگر ہی وہ جنازہ یعنی میت نیک پس بہلائی ہی یعنی بہلائی ہی اوسکی لیی پہنچاؤ اوسکو طرف بہلائی کی اور اگر ہی غیر
اسکی پس بدی رکہو اوسکو اپنی گردنون سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جلدی کرو ساتہہ جنازہ کی یعنی جنازہ دفن کی لیجاؤ تو جلدی چلو
اور جلد سی دوڑنا نہین مراد ہی بیچ کی چال چلی کہ جلد جلد قدم اوٹہاوی اور پاس پاس قدم رکہی حاصل یہہ کہ چال معمولی سی زیادہ ہو اور دوڑنی
سے کم آگی جلدی چلنی کا فائدہ بیان فرمایا کہ اگر وہ نیک ہے الخ یعنی اگر ہی حال اوس میت کا اچہا پس جلدی لیچلو اوسکو تا کہ پہنچی ثواب آخرت کو
جلدی اور اگر حال اوسکا برا ہی تو بہی جلدی لیچلو تاکہ پہینکو بریکو اپنی گردنونسی ؛ ع ؛ **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
اذا وضعت الجنازة فاحتملها الرجال علی اعناقهم فان کانت صالحة قالت قدمونی وان کانت غیر صالحة قالت لاهلها
یا ویلها این تذهبون بها یسمع صوتها کل شیء الا الانسان ولو سمع الانسان لصعق رواه البخاری
اور روایت ہی ابی سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ تیار کیا جاتا ہی جنازہ پس اوٹہاتی ہین اوسکو لوگ اپنی گردنون
پر پس اگر ہوتا ہی نیکبخت کہتا ہی جلدی لیچلو مجکو یعنی طرف منزل میری کی اور اگر ہوتا ہی بدبخت کہتا ہی اپنی لوگون کو ای مصیبت کہان لیجاتی
ہو اوسکو یعنی مجکو سنتی ہی آواز اوسکی ہر چیز سوای آدمی کی اور اگر سنی آدمی البتہ مر جاوی یا بیہوش ہو جاوی **ف** مومن جلدی چلنی کو کہتا
ہے اسلیی کہ نعمتین جنت کی دیکہتا ہی اور بدبخت بسبب دیکہنی عذاب کے واویلا کرتا ہی اور میت کلام حقیقةً کرتا ہی اگرچہ روح نکل جاتی ہی اللہ تعالی
قادر ہی اسپر یہہ ایسا ہی جیسی قبر مین زندہ کیا جاتا ہی سوال کی لیی ؛ ع ؛ **وعنه** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
اذا رأیتم الجنازة فقوموا فمن تبعها فلا یقعد حتی توضع متفق علیه اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی جب دیکہو تم جنازہ کو پس کہڑی ہو جاؤ پس جو شخص کہ ساتہہ ہو اوسکی یعنی بعد نماز کی پس نہ بیٹہی یہانتک کہ رکہا جاوی
جنازہ یعنی لوگونکی کندہونسی زمین پر رکہا جاوی یا قبر مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنے جب جنازہ گہر مین سی نکلی تو دیکہکر کہڑی

ہو جاوٗ واسطی تکریم میت اور تعظیم ایمان اوسکیکی یا بسبب ہول موات کی یہہ اشارہ ہی اسپر کہ اسوقت بی پروا ہونا چاہیی بلکہ بیقرار ہوکر اور ڈر کر اوٹہہ کہڑا
رہی اور جب تک رکہا نہ جاوی زمین پر بیٹہی نہین بلکہ کندہا دینی کی لیی ساتہہ رہی اور کہا بعض علما ہماری نی کہ جب نہ ارادہ کری جنازیکی ساتہہ
جانیکا تو اوٹہہ کر کہڑی رہنا مکروہ ہی اکثرونکی نزدیک اور بعضون نی کہا کہ اختیار رکہتا ہی چاہی کہڑا رہی چاہی بیٹہا رہی اور بعضون نی کہا
دونو مستحب ہین اور کہا جمہور نی کہ یہہ حدیثین منسوخ ہین ساتہہ حدیث حضرت علی رض کی کہ آگی آتی ہی ۱۲ ع **وعن جابر قال مرت جنازة**
فقام لها رسول الله صلى الله عليه وسلم وقمنا معه فقلنا يا رسول الله انها يهودية فقال ان الموت فزع فاذا رأيتم
الجنازة فقوموا متفق عليه اور روایت ہی جابر سے کہ کہا گذرا ایک جنازہ پس اوٹہہ کہڑی ہوئی اوسکی لئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کہڑے ہوئی
ہم ساتہہ اونکی پس کہا ہمنی ای رسول خدا کی یہہ ہی جنازہ یہودیہ کا یعنی نہ مسلمان کا کہ جسکی تکریم اور تعظیم ایمان کی لیی اوٹہین پس فرمایا حضرت
نے تحقیق موت جای گہبراہٹ اور ڈر کی ہی پس جب دیکہو جنازہ اوٹہہ کہڑی ہو یعنی اگرچہ کافر ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن علي رض**
قال رأينا رسول الله صلى الله عليه وسلم قام فقمنا وقعد فقعدنا يعني في الجنازة رواه مسلم وفي رواية مالك وابي داود
قام في الجنازة ثم قعد بعد اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا دیکہا ہمنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہڑی ہوئی پس کہڑی
ہوئی ہم اور بیٹہی پس بیٹہی ہم یعنی بیچ دیکہنی جنازیکی نقل کی یہہ مسلم نی اور بیچ روایت مالک کی اور ابی داود کی یہہ ہی کہ کہڑی ہوئی جنازی کے
لیے پہر بیٹہی پیچہی اسکی **ف** پہلی روایت کی دو معنی ہین ایک تو یہہ کہ کہڑی ہوئی حضرت جنازیکو دیکہکر ہم ہی کہڑی ہوئی اور جب گذر گیا
اور غایب ہوا نظر سی بیٹہی حضرت اور ہم ہی بیٹہی دوسرے یہہ کہ چند مدت جنازہ کو دیکہکر کہڑی ہوا کئی پہر بیٹہی رہتی اور نہ اوٹہتی پس معلوم
ہوا کہ منسوخ ہوا کہڑی ہو جانا ساتہہ فعل اخیر کی یعنی یہہ حکم پہلی تہا اب موقوف ہوا اور دوسری روایت کی بہی یہی دونون معنی ہین اور
دوسرے معنے ظاہر ہین ۱۲ ح **وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اتبع جنازة مسلم ايمانا واحتسابا**
وكان معه حتى يصلى عليها ويفرغ من دفنها فانه يرجع من الاجر بقيراطين كل قيراط مثل احد ومن صلى عليها ثم رجع قبل
ان تدفن فانه يرجع بقيراط متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ
کہ جاوی ساتہہ جنازہ مسلمانکی بسبب لانی ایمان کی یعنی فرمودہ شرع پر اور واسطی طلب کرنی ثواب کی اور رہی ساتہہ اوسکی یہانتک کہ
نماز پڑہی اوسپر اور فراغت پاوی دفن اوسکیسی پس تحقیق وہ پہرتا ہی اجر لیکر برابر دو قیراط کی ہر قیراط مانند احد کی اور جو شخص کہ نماز پڑہی جنازی
پر پہر پہر جاوی پہلی دفن سی پس وہ پہرتا ہی ثواب لیکر برابر ایک قیراط کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** قیراط کہتی ہین دینار کی
بارہوین حصہ کو اور یہان قیراط سی مراد حصہ عظیم ہی یعنی ڈہیر ڈہیر ۱۲ ع **وعنه ان النبي صلى الله عليه وسلم نعى للناس النجاشي**
اليوم الذي مات فيه وخرج بهم الى المصلى فصف بهم وكبر اربع تكبيرات متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نی پہنچائی خبر نجاشیکے مرنیکی لوگونکو جسدن کہ وہ مرا اور نکلی ساتہہ صحابہ کی طرف عیدگاہ کی پہر صف باندہی ساتہہ اونکی اور تکبیرین
کہین چار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نجاشی لقب ہے بادشاہ حبشہ کا اور نام اس نجاشی کا کہ حضرت نی جسپر نماز پڑہی اصحمہ تہا
اول دین نصاری پر تہا پہر ایمان لایا حضرت پر اور صحابہ جو ہجرت کرکر وہان گئی تو خوب خدمتگذاری کی پس جب وہ مرا تو حضرت نی وہ
خبر بیان کی اور عیدگاہ مین جاکر نماز پڑہی اوسکی جنازیکی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ نماز پڑہی جاوی میت پر مسجد جماعت مین اسلیی کہ فرمایا ہی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی نماز پڑہی میت پر مسجد مین نہ پس نہین ثواب واسطی اوسکی اور کہا ابن ہمام نی کہ خلاصہ مین لکہا ہی کہ

کہ مکروہ ہی نماز برابر ہی کہ میت اور قوم ہون مسجد مین یا ہو میت خارج مسجد کی اور قوم سب یا بعض مسجد مین ہون انتہی اور بعضون نی کہا کہ نہین مکروہ ہی جب ہو میت خارج مسجد کی پہر بعضون نی کہا ہی کہ کراہت تحریمی ہی اور بعضون نی کہا تنزیہی اور اسحدیث سی شافعی یہہ نکالتی ہین کہ نماز جنازے کی غایب پر جائز ہی اور حنیفہ کی نزدیک نہین جائز وہ کہتی ہین کہ احتمال ہی کہ جنازہ نجاشی کا سامنی حضرت کی آگیا ہو اسلیئی کہ اللہ تعالی قادر ہی اسپر کہ دیوار و پہاڑ وغیرہ جو درمیان مین حایل تہی ہٹادئی ہون اور حضرت کو جنازہ معلوم ہوتا ہو پس یہہ خصوصیت حضرت کی ہوئی اور کو نہین درست چنانچہ منقول ہی حضرت ابن عباس سے بغیر اسناد کی کہ کہا ابن عباس نی کہ کہولا گیا سریر یعنی جنازہ نجاشی کا یہان تک کہ دیکہا اوسکو اور نماز پڑہی اوسپر ۞ ع ۞ ح ۞ **وعن عبد الرحمن بن ابی لیلی** قال کان زید بن ارقم یکبر علی جنائزنا اربعا وانہ کبر علی جنازۃ خمسا فسالناہ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبرھا رواہ مسلم اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی لیلی سی کہ کہا تہی زید بن ارقم صحابی تکبیرین کہتی ہماری جنازون پر چار اور اونہون نی تکبیرین کہین ایک جنازہ پر پانچ پس پوچہا ہمنے اونسی کہ ہمیشہ چار تکبیرین کہتی تہی آج پانچ کیون کہین پس کہا اونہون نی کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پانچ تکبیرین کہتی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پانچ تکبیرین کہتی یعنی کبہی کبہی یا ابتدا مین اجماع ہی سب علماء کا اسپر کہ چار تکبیرین ہین نماز جنازہ مین اور حضرت سی اور صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم سی زیادہ ہی منقول ہین لیکن لکہا ہی علماء نی کہ آخر الامر حضرت سی چار ہی ثابت ہوئی ہین پس سوائی چار کی جو منقول ہین منسوخ ہین اور زید رضی اللہ عنہ اگر نسخ کی قایل نہون تو کچہہ ضرر اجماع مین نہین آتا ۞ ح ۞ ع ۞ **وعن طلحۃ بن عبد اللہ بن عوف** قال صلیت خلف ابن عباس علی جنازۃ فقرا فاتحۃ الکتاب فقال لتعلموا انہا سنۃ رواہ البخاری اور روایت ہی طلحہ بن عبد اللہ بن عوف تابعی سی کہ کہا نماز پڑہی مینی پیچہی ابن عباس کی جنازی پر پس پڑہی سورہ فاتحہ یعنی بعد تکبیر اولی کی اور کہا پڑہی مینے سورہ فاتحہ تاکہ جانو تم کہ یہہ سنت ہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** کہا امام ابو حنیفہ نی کہ مراد سنت سی یہہ ہی کہ پڑہنا فاتحہ کا نماز جنازہ مین واجب نہین انتہی یعنی فاتحہ اگر پڑہی جاوی مکان ثنا کی تو قایم ہوتی ہی مقام سنت کی اور کہا ابن ہمام نی کہ نہ پڑہی سورۂ فاتحہ مگر یہہ کہ پڑہی ساتہہ نیت ثنا کی اور نہین ثابت ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پڑہنا اسکا اور موطا مین ہی کہ ابن عمر رض نہ پڑہتی تہی اسکو نماز جنازہ مین انتہی اور امام شافعی کی نزدیک پڑہنا اسکا واجب ہی پس مراد سنت سی اونکی نزدیک یہہ ہی کہ طریقہ روایت کیا گیا دین مین ہی پس اس تاویل سی نفی وجوب کی نہو لی ۞ ع ۞ **وعن عوف بن مالک** قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی جنازۃ فحفظت من دعائہ وھو یقول اللھم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ واغسلہ بالماء والثلج والبرد ونقہ من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس وابدلہ دارا خیرا من دارہ واھلا خیرا من اھلہ وزوجا خیرا من زوجہ وادخلہ الجنۃ واعذہ من عذاب القبر ومن عذاب النار وفی روایۃ وقہ فتنۃ القبر وعذاب النار قال حتی تمنیت ان اکون انا ذلک المیت رواہ مسلم اور روایت ہی عوف بن مالک سے کہ کہا نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک جنازی پر پس یاد رکہی مینی دعا پڑہنی حضرت کی کہ وہ فرماتی تہی یعنی بعد تیسری تکبیر کی یا الہی بخش گناہ اسکی اور رحمت کر اسپر یعنی قبول کر طاعتین اسکی اور خلاص کر اسکو مکروہات سی اور معاف کر اس سے یعنے تقصیرات اسکی اور بہتر کر مہمانی اسکی یعنی جنت مین اور کشادہ کر قبر اسکی اور پاک کر اسکو ساتہہ پانیکی اور برف کی اور اولی کی یعنی پاک کر گناہونسی ساتہہ طرح طرح کی مغفرتونکی اور پاکیزہ کر اسکو گناہونسی جیسیکہ پاکیزہ کرتا ہی تو کپڑی سفید کو میل سی اور بدلہ دی اسکو گہر یعنی اوس عالم مین بہتر گہر اسکیسے یعنی اس عالم مین اور اہل یعنی خادم بہتر اہل اسکیسے

اور بی بی بہتر بی بی اسکیسی اور داخل کر اسکو جنت مین یعنی ابتدا اور پناہ دی اسکو عذاب قبر کیسی یا کہا عذاب دوزخکی سی اور ایک روایت مین ہی کہ بچا اسکو فتنہ قبر کیسی یعنی متحیر ہونیسی فرشتونکی جواب مین اور عذاب آگ سی کہا عوف نی کہ جب مینی یہہ دعا حضرت سی او س میت کی لیی سنی تو رشک لیگیا مین یہانتک کہ آرزو کی مینی کہ ہوتا مین یہہ میت یعنی تو کہ حضرت میری لیی یہہ دعا کرتی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** بی بی بہتر بی بی اسکیسی یعنی حور عین اور عورتون دنیا مین سی یہی پس خ اشکال رہا کہ عورتین دنیا کی ہونگی جنت مین افضل حور وںسی بسبب نماز روزی اپنی کی جیسا کہ وارد ہوا ہی یہہ حدیث مین اور فقہ مین لکہا ہی کہ مستحب ہے اس دعا کو آہستہ پڑہنا اور حضرت نی پکار کر پڑہی تعلیم کی لیی اور یہہ دعا ی ابن ماجہ اور ترمذی نی بہی روایت کی ہی اور بخاری نی لکہا ہی کہ دعا مین جو میت کی لیی وارد ہوئی ہین یہہ سب ہونسی صحیح تر ہی ٭ ع ٭ **وعن**

أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَتْ أُدْخُلُوا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتّٰى أُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَأُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَأَخِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سی یہہ کہ جب فات ہوئی سعد بن ابی وقاص کی کہا حضرت عائشہ نی داخل کرو انکو مسجد مین تا کہ نماز پڑہون مین انپر پس انکار کیا گیا یہہ حضرت عائشہ پر پس فرمایا حضرت عائشہ نی قسم ہی خدا کی البتہ تحقیق نماز پڑہی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوپر دونون بیٹون بیضا کی مسجد مین یعنی سہیل اور بہائی اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نام سہیل کی بہائیکا سہل تہا اور بیضا انکی مانکا نام ہی اور نماز جنازہکی مسجد مین پڑہنی نزدیک امام شافعی کے درست ہی بموجب اس حدیث کی اور نزدیک امام اعظم کی مکروہ ہی بموجب اس حدیث کی کہ اسمین ذکر ہی انکار کا کہ حضرت عائشہ پر انکار کیا صحابہ نی اسواسطی کہ معمول نہ تہا حضرت کا کہ نماز جنازہ مسجد مین پڑہین چنانچہ قریب مسجد کی ایک جگہہ مقرر تہی کہ وہان نماز جنازہ پڑہتی تہی اور ابو داود مین منع کی حدیث بہی موجود ہی مضمون اوسکا یہہ ہی کہ جو کوئی پڑہی نماز جنازہکی مسجد مین پس نہین ثواب واسطی اوسکی اور حضرت عائشہ نی جو یہہ حدیث ذکر کی کہ حضرت نی نماز پڑہی تو یہہ بسبب عذر کی تہا کہ مینہہ برستا تہا یا معتکف تہی چنانچہ ایک روایت مین یہہ صریح آیا ہی کہ حضرت معتکف تہی اسلیی مسجد مین پڑہی ٭ ع ٭ ح **وعن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ وَسْطَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ کہا نماز پڑہی مینی پیچہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر جنازی ایک عورت کی کہ مرگئی تہی بیچ نفاس اپنی کی پس کہڑی ہوئی بیچمین اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** شافعی کہتی ہین کہ عورت کی کولون کی سامنی کہڑا ہووی نماز پڑہنی کی لیی اور مرد کی سر کی سامنی پس یہہ حدیث سند اونکی ہی بیچ حق نماز عورتونکی اور دوسری بات اور حدیث سی ثابت کی ہی اور ہماری مذہب مین یہہ ہی کہ کہڑا ہووی سامنی سینہ کی خواہ مرد ہو خواہ عورت کہا شیخ ابن ہمام نی کہ یہہ حدیث منافی سینہ کی سامنی کہڑی ہونیکی نہین اس لیی کہ سینہ وسط ہی یعنی درمیان مین پڑا ہی اعضا کی اسلیی کہ اوپر اوسکی سر اور ہاتہہ ہین اور نیچی اوسکی پیٹ اور پانون اور احتمال ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سینہ کی سامنی کہڑی ہوئی ہون ایک طرف کولون کی راوی نی بسبب نزدیک ہونی دونو چیزونکی آپسمین گمان کیا کہ درمیان مین اوسکی سامنی کولون کی کہڑی ہوئی اور عینی نی کہا کہ روایت ہی ابی حنیفہ اور ابی یوسف سی یہی کہ کہڑا ہووی امام عورت کی کولونکی سامنی ٭ ع ٭ ح ٭ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ دُفِنَ لَيْلًا فَقَالَ مَتٰى دُفِنَ هٰذَا قَالُوا الْبَارِحَةَ قَالَ أَفَلَا آذَنْتُمُوْنِي قَالُوْا دَفَنَّاهُ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا أَنْ نُوْقِظَكَ فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری ایک قبر پر کہ دفن کیا گیا تہا مردہ اوسمین رات کو پس فرمایا کب دفن کیا گیا ہی یہہ عرض کیا صحابہ نی کہ آج کی رات فرمایا پس کیون نہ خبر کی تمنی مجکو عرض کیا

صحابی کو دفن کیا ہمنی اسکو بیچ اندہیری رات کی پس مکروہ جانا ہمنی جگانا آپکا پہر کہڑی ہوئی حضرت پس صف باندہی ہمنی پیچہی حضرت کی پس نماز پڑہی اوسپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نام اس مردہ کا طلحہ بن برا ابن عمیر تہا ترع ❊ **وعن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ اَوْشَابٌّ فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عَنْهَا اَوْعَنْهُ فَقَالُوْا مَاتَ قَالَ اَفَلَا كُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِیْ قَالَ فَكَاَنَّهُمْ صَغَّرُوْا اَمْرَهَا اَوْاَمْرَهٗ فَقَالَ دُلُّوْنِیْ عَلٰى قَبْرِهٖ فَدَلُّوْهُ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى اَهْلِهَا وَاِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلٰوتِیْ عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِمُسْلِمٍ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ ایک عورت تہی کالی جہاڑو دیتی تہی مسجد مین یعنی مسجد نبوی مین یا تہا ایک جوان یعنی جہاڑو دیتا تہا پس نہ پایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس پوچہا احوال اوس عورت کیسی یا مرد جوان کیسی کہ کیا ہوا اور کہان گیا عرض کیا صحابہ نی کہ مرگیا یا مرگئی فرمایا پس کیون نہ خبر کی مجکو یعنی تا نماز پڑہتا اوسکی کہا ابو ہریرہ نی پس گویا کہ صحابہ نی حقیر جانا حال اوس عورت کا یا اوس شخص کا یعنی یہہ خیال کیا کہ کیا ہی یہہ کہ جسکی لیی حضرت کو تکلیف دین پس حقیقت مین تعظیم حضرت کی منظور رہی پس فرمایا بتلاؤ مجکو قبر اوسکی پس بتلائی اونکو پس نماز پڑہی اوسپر پہر فرمایا تحقیق یہہ قبرین بہری ہوئی ہین تاریکی سی مردون پر اور تحقیق اللہ تعالی روشن کرتا ہی قبرونکو واسطی مردونکی بسبب نماز میری کی اون پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور لفظ اسکی واسطی مسلم کی **ف** یا تہا ایک جوان یہہ شک راوی ہی کہ عورت جہاڑو دیتی تہی یا جوان دیتا تہا اور یہہ قبرین مراد اوسی وہ قبرین ہین کہ جنپر ممکن تہا نماز پڑہنا حضرت کا اور اختلاف ہی اسمین کہ نماز پڑہنی قبر پر جایز ہی یا نہین جمہور علما اسپر ہین کہ مشروع ہے خواہ پہلی پڑہ چکی ہون یا نہ پڑہ چکی ہون اور ابراہیم نخعی اور ابو حنیفہ اور مالک اسپر ہین کہ اگر پہلی نہ پڑہ چکی ہون تو درست ہی اور اگر پڑہ چکی ہون تو نہین درست لیکن ابو حنیفہ کی نزدیک ایک شرط یہہ ہی کہ اگر پہٹ نگیا ہو میت قبر مین تو درست ہی اور پہٹ گیا ہو تو نہین درست بعضون نے اندازہ اسکا تین دن کا کیا ہی کہ تین دن سی کم کا ہو تو جانی کہ نہین پہٹا اور تین دن یا زیادہ کا ہو تو جانی کہ پہٹ گیا اور امام ابو حنیفہ کہتی ہین کہ حدیثون مین جو نماز پڑہنا حضرت کا قبرون پر آیا ہی خصوصیات حضرت کیسی ہے کہ حضرت قبرونکی نورانی ہونیکی لیی پڑہتی تہی اور کو مطلق نہین درست ترع ❊ ح ❊ **وعن** كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ مَاتَ لَهُ ابْنٌ بِقُدَيْدٍ اَوْبِعُسْفَانَ فَقَالَ يَا كُرَيْبُ انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهٗ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَخَرَجْتُ فَاِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ تَقُوْلُ هُمْ اَرْبَعُوْنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَخْرِجُوْهُ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی کریب مولی ابن عباس کیسی کہ نقل کی عبد اللہ ابن عباس سی یہہ کہ مرا اونکا بیٹا قدید مین یا عسفان مین کہ نام جگہون کا ہی قریب مکی کی پس کہا ابن عباس نی ای کریب دیکہہ کس قدر جمع ہوئی ہین لوگ اسکی نماز کی لیی کہا کریب نی پہر نکلا مین پس ناگہان لوگ بہت جمع ہوگئی تہی اوسکی لیی پس خبر دی مینی اونکو پہر کہا کیا کہتا ہی تو یعنی گمان کرتا ہی کہ ہونگی وہ چالیس کہا کہ ہان کہا ابن عباس نی کہ نکالو جنازہ کو پس تحقیق مینی سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہین کوئی شخص مسلمان کہ مری پس پڑہین جنازی اوسکی پر چالیس آدمی کہ نہ شریک کرتی ہون ساتہہ اللہ کی کسیکو مگر کہ قبول کرتا ہی اللہ شفاعت اونکی میت کی حق مین نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّیْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین کوئی میت کہ نماز پڑہے اوسپر ایک جماعت مسلمانونسی کہ پہنچین سو کو سب شفاعت کرین واسطی اوسکی مگر کہ قبول کیجاتی ہی شفاعت اونکی میت کی حق مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پہلی حدیث مین چالیس آدمی فرمائی اور اسمین سو ظاہر یہہ ہی کہ اول سو کی جمع ہونیکی فضیلت اوتری ہو وی پہر از راہ

فضل و کرم کی اپنی بندونکی حال پر چالیس کی جمع ہونیکی بہی فضیلت فرمائی ہو اور احتمال ہی کہ مراد دونون عدد وںسی کثرت ہو وہی نہ عدد خاص

شرح ＊ **وعن** انسٍ قَالَ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوا بِاُخْرٰى فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ مَا وَجَبَتْ فَقَالَ هٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ اَلْمُؤْمِنُوْنَ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا گذری صحابہ ایک جنازی پر پس تعریف کی اوسپر بہلائیکی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ واجب ہوئی پہر گذری ایک اور جنازی پر پس ذکر کیا اوسپر برائی کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واجب ہوئی پس کہا حضرت عمر نی کیا واجب ہوئی فرمایا حضرت نی وہ شخص کہ تعریف کی تمنی اوسپر بہلائیکی پس واجب ہوئی اوسکی لیی بہشت اور یہہ شخص کہ جسپر ذکر کیا تمنی برائی کا پس واجب ہوئی اوسکی لیی دوزخ تم گواہ ہو خدا کی زمین مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین ہی کہ مومن گواہ ہین اللہ کی زمین مین **ف** واجب ہوئی جنت یعنی ثابت ہوئی جنت برتقدیر صحیح ہونی اوس چیز کی کہ تعریف کی اوسپر یا اگر مرا حالت تعریف پر اور واجب ہوئی دوزخ یعنی برتقدیر صحیح ہونی برائی کی کہ ذکر کی یا اگر مرا اوس حالت پر اور کہا مظہر نی کہ یہہ حکم عام نہین ہی ہر شخص کی حق مین کہ گواہی دین اوسکی حق مین ایک جماعت ساتہہ خیر و شر کی بلکہ امید جنت کی ہی پہلی کی لیی اور نہ خوف ہی دوزخ کا دوسری کی لیی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو حکم واجب ہونی جنت اور دوزخکا کیا تو سبب اسکے کہ مطلع کر دیا ہوا اونکو اللہ تعالی نی اسپر اور کہا زین عرب نی کہ ذکر کرنا کسیکو ساتہہ بہلائی اور برائی کی واجب نہین کرتا جنت اور نار کو بلکہ یہہ علامت ہی اونکی جنتی اور دوزخی ہونیکی اور مراد تعریف کرنا اور برا کہنا نیکبختون اور متقیونکا ہی کہ وہ بغیر مداخلت نفسانیہ کی کہتی ہین وہ علامت جنتی اور دوزخی کی ہی والا اگر کوئی فاسق کسی سبب سے اہل فسق کی تعریف کری یا ایک نیکبخت کی برائے بیان کری کچہہ اعتبار نہین اور تم گواہ اللہ کی ہو یہہ بات باعتبار اکثر کی فرمائی کہ اکثر آدمی جیسا ہوتا ہی ویسا ہی اللہ تعالی لوگونسی کہواتا ہی پس کہنا اونکا علامت واقع مین ہونیکی ہی اور یہہ معنی نہین ہین کہ جو کچہہ کہین صحابہ اور مومن بیچ حق ایک شخص کی کہ یہہ مستحق جنت یا دوزخکا ہی تو یون ہین ہوتا ہی جو کوئی مستحق جنت کا ہوتا ہی نہین ہوتا دوزخی بسبب کہنے اونکیلے اور جو کوئی مستحق دوزخکا ہوتا ہی اونکی کہنی سی جنتی نہین ہو جاتا کیا نہین دیکہتا ہی تو کہ نہین جائز ہی کسیکو قطعی جنتی کہنا یا قطعی دوزخی کہنا اگرچہ گواہی دین اوسکی لیی جماعت کثیرہ بلکہ امید کیجاویگی جنت کی اوسکی لیی کہ گواہی دین جماعت ساتہہ بہلائی کی اور خوف کیا جاویگا دوزخکا اوسکی لیی کہ گواہی دین جماعت ساتہہ برائی کی شرع شرح ＊ **وعن** عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قُلْنَا وَثَلٰثَةٌ قَالَ وَثَلٰثَةٌ قُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْاَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی حضرت عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو مسلمان کہ گواہی دین واسطی اوسکی چار شخص ساتہہ بہلائیکی داخل کریگا اوسکو اللہ بہشت مین کہا ہمنی اور اگر تین شخص گواہی دین یعنی تو بہی داخل کریگا بہشت مین فرمایا اور اگر تین ہی گواہی دین تو بہی داخل کریگا کہا ہمنے اور اگر دو گواہی دین فرمایا اور دو بہی پہر نہ پوچہا ہمنی اوسنی حال ایک کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** داخل کریگا جنت مین یعنی سبب بفضل اپنی کی اور بہلائی اوسکیکی اور کبہی یہہ بہی ہوتا ہی کہ بخش دیتا ہی اللہ تعالی گناہ اوسکی اور داخل کرتا ہی اوسکو جنت مین واسطے سچ کرنی گمان مومنون کی بیچ ہونی اوسکیکی صالح چنانچہ اسلیی کہا گیا ہی السنۃ الخلق اقلام الحق یعنی زبانین خلق کی قلم حق کی ہین شرع ＊ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ برا کہو مردونکو اسلیی کہ تحقیق وہ پہونچی ساتہہ جزا اوس چیز کی کہ آگی

بہیجی

پہنچی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہ برا کہو یعنی لعن وطعن اور گالیاں وغیرہ مت دو مردونکو اگرچہ ہوں فاجر وکافر مگر جسکا مرنا کفر پر یقیناً معلوم ہو تو مضائقہ
نہیں مانند فرعون اور ابوجہل اور ابولہب کی اسلیے کہ جیسا اونہوں نے کیا اوسکا بدلا پایا اگر نیک کام تہے تو ثواب ملا اونکو برا کہنا نچاہیے اور اگر بد کار تہے
شاید کہ اللہ تعالی نے بخش دیا ہو اور اگر نہ بخشا ہو تو تہیں اونکی برا کہنے مین کیا فائدہ ع ح **وعن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کان یجمع بین الرجلین من قتلی احد فی ثوب واحد ثم یقول ایہم اکثر اخذا للقرآن فاذا اشیر لہ الی احدہما قدمہ فی اللحد
وقال انا شہید علی ہؤلاء یوم القیمۃ وامر بدفنہم بدمائہم ولم یصل علیہم ولم یغسلوا رواہ
البخاری اور روایت ہے جابر سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہے جمع کرتے دو شخصونکو شہدائے احد مین سے بیچ ایک کپڑے کے پہر
فرماتے تہے کونسے کو ان مین سے زیادہ قرآن یاد ہے پس جب اشارہ کیا جاتا واسطے حضرت کی طرف ایک کے اون مین سے آگے کرتے اوسکو قبر مین یعنی جانب
قبلہ کے گویا وہ امام ہوتا بسبب قاری ہونیکے اور فرماتے کہ مین گواہی دونگا انپر دن قیامت کے کہ یہ راہ خدا مین ماری گئی ہین اور حکم فرمایا ساتہہ
دفن کرنے اونکے خون سمیت اور نہ نماز پڑہی اونپر اور نہ نہلائے گئے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** کپڑے وہان قلت تہے واسطے ضرورت کے ایک
ایک کپڑے مین دو دو دفن کیے اور اس حدیث سے معلوم ہوا شہید اکے لیے نہ غسل ہے نہ نماز پہر نہ غسل دینے پر تو اتفاق ہے سب اماموں کا اور نماز نہ پڑہنے
مین اختلاف ہے امام شافعی کہتے ہین کہ نہ پڑہے اور امام ابوحنیفہ کہتے ہین کہ پڑہے سند اونکی بہت حدیثین ہین ح **وعن** جابر بن
سمرۃ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بفرس معرور فرکبہ حین انصرف من جنازۃ ابن الدحداح ونحن نمشی حولہ رواہ مسلم
اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گہوڑا بغیر زین کا پس سوار ہوئے اوسپر اوس وقت کہ پہرے جنازے ابن
دحداح کے سے اور ہم چلتے تہے گرد حضرت کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** جاتے وقت سوار نہوئے اور فرمایا کہ ملائکہ پیادہ چلتے ہین سوار ہونا مناسب نہین
اور پہرتے ہوئے سوار ہوئے پس اتفاق ہے علماء کا اسپر کہ پہرتے ہوئے سوار ہونا مکروہ نہین ع ح

الفصل الثانی فصل دوسری

عن المغیرۃ بن شعبۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الراکب یسیر خلف الجنازۃ والماشی یمشی خلفہا وامامہا وعن یمینہا
وعن یسارہا قریبا منہا والسقط یصلی علیہ ویدعی لوالدیہ بالمغفرۃ والرحمۃ رواہ ابوداؤد وفی روایۃ احمد والترمذی
والنسائی وابن ماجۃ قال الراکب خلف الجنازۃ والماشی حیث شاء منہا والطفل یصلی علیہ وفی المصابیح
عن المغیرۃ بن زیاد روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار چلے پیچہے جنازے کے اور پیادہ چلے پیچہے
جنازے کے اور آگے اوسکے اور داہنے اوسکے اور بائین اوسکے پاس پاس اوسکے اور کچا بچا نماز پڑہی جاوے اوسپر اور دعا کیجاوے واسطے
ماں باپ اوسکے کی ساتہہ بخشش اور رحمت کی یعنی اگر ہوں دونوں مسلمان نقل کی یہہ ابوداود نے اور بیچ روایت احمد اور ترمذی اور نسائے اور
ابن ماجہ کی یون ہے کہ فرمایا سوار چلے پیچہے جنازے کے اور پیادہ جسطرف چاہے جنازے کے چلے اور لڑکا کہ مرجاوے نماز جنازے کی پڑہی جاوے اوسپر اور مصابیح
مین یہہ روایت مغیرہ بن زیادہ سے ہے **ف** سوار چلے پیچہے جنازے کے یہہ یا تو محمول ہے عذر پر یا بیان جواز پر اور پیادے کو پیچہے چلنا افضل ہمارے
نزدیک ہے اور آگے چلنا افضل ہے شافعی کے نزدیک اور داہنے بائین چلنا جائز ہے اور چارون طرف چلنے مین افضل یہہ ہے کہ پاس رہے تا مددگار
رہے اوٹھانے مین جنازے کے اور کچا بچا جو نکل پڑے تو ہمارے نزدیک اور شافعی کے نزدیک نماز جب اوسپر پڑہنی آتی ہے کہ علامت حیات کی پائے
جاتے ہو وقت پیدا ہونیکے مانند آواز کرنیکے یا حرکت کرنے عضو کی اور پہر مرجاوے اور امام احمد کے نزدیک نماز پڑہی جاوے اوسپر جبکہ چار
مہینے اور دس دن کے بعد پیدا ہوا اگرچہ وقت نکلنے کے آواز وغیرہ نہ معلوم ہو اور کہا ابن ہمام نے کہ معتبر اسمین یہہ ہے کہ اکثر اوسکا نکل چکے اور وہ

زندہ ہو یعنی اگر آدہی سی زیادہ نکلا اور وہ حرکت کرتا ہو تو نماز پڑہی جاوی اور کم مین نہین اور دعا کیجاوی واسطی مان باپ کی اوسکی مستحب ہے ہمارے
نزدیک کہ بعد تکبیر اولی کی پڑہی سبحانک اللہم وبحمدک آخر تک اور بعد دوسری تکبیر کی درود پڑہی جو کہ التحیات مین پڑہتی ہین اور بعد تیسری تکبیر کے
پڑہی اللہم اغفر لحینا آخر تک اور لڑکیکی جنازی پر پڑہی اللہم اجعلہ لنا فرطا واجعلہ لنا ذخرا واجعلہ لنا شافعا ومشفعا اور دوسری روایت مین بجائی
سقط کی لفظ طفل کا واقع ہوا ہی ظاہر مراد وہی سقط یعنی کچا بچا ہی والا لڑکی پر نماز پڑہنی مین کیا کلام ہی اور مصابیح مین مغیرہ بن زیاد ہی لکہا
ہی علمانی کہ یہہ تحریف ہی معلوم نہین کیونکر یہہ تحریف واقع ہوئی اصلی کہ پایا نہین گیا ہی مغیرہ بن زیاد اصلا صحابہ مین اور نہ تابعین مین اور
یہہ حدیث روایت کی گئی ہی مغیرہ بن شعبہ سی ۱۲ ع ۱۲ ح ۞ وعن الزهري عن سالم عن أبيه قال رأيت رسول الله صلى الله
عليه وسلم وأبا بكر وعمر يمشون أمام الجنازة رواه أحمد وأبو داود والترمذي والنسائي وابن ماجة وقال الترمذي وأهل الحديث كأنهم يرونه مرسلا
اور روایت ہی زہری سی کہ نقل کی سالم نی اور اسنی اپنی باپ سی نقل کی یعنی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا عبد اللہ نی کہ دیکہا مینی رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کو اور ابو بکر اور عمر کو چلتی تہی آگی جنازہ کی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور ترمذی اور نسائے اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی
اور اہل حدیث کی گویا جانتی ہین اس حدیث کو مرسل **ف** یہہ حدیث دلیل شافعی اور احمد کی ہی کہ اونکی نزدیک آگی چلنا افضل ہی اور امام
ابو حنیفہ نی حدیث مابعد پر عمل کر کر کہا ہی کہ پیچھی چلنا افضل ہی اور پیچھی چلنی مین فائدہ یہہ ہی کہ عبرۃ پکڑتی ہین لوگ جنازیکو دیکہہ کر اور مستعد
رہتی ہین کندہا دینی کی لیی اور اشارہ ہی اسکی طرف کہ وہ مانند رخصت کرنی والونکی ہین اور مکروہ ہی جنازیکی ساتہہ چلنی والیکو کلام کرنا
اور بلند آواز سی ذکر کرنا اور قرآن پڑہنا بلکہ یاد کری اللہ کو اپنی دل مین اور اہل حدیث اس حدیث کو مرسل جانتی ہین کہ راوی اسکا زہری ہے
یا سالم کہ تابعین سے ہین اور واقع مین یہہ حدیث مرفوع ہی کہ ابن عمر سی ہی اور وہ صحابی ہین ۱۲ ع ۱۲ ح ۞ وعن عبد الله بن مسعود
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجنازة متبوعة ولا تتبع ليس معها من تقدمها
رواه الترمذي وأبو داود وابن ماجة قال الترمذي وأبو ماجد الراوي رجل مجهول اور روایت ہی عبد اللہ
بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جنازہ تابع کیا گیا ہی کہ لوگ پیچھی اوسکی چلین اور نہین تابع کرے وہ پیچھی لوگونکی یعنی نہین
ہوتا ساتہہ اوسکی وہ شخص کہ آگی بڑہ گیا اوس سے یعنی ثواب پیچھی جانیوالی کا نہین پاتا پورا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی کہا ترمذی
نی ابو ماجد راوی مرد مجہول ہی **ف** حدیث مؤید ہی ہماری مذہب کے کہ پیچھی چلنا جنازیکی افضل ہے اور پہلی حدیث جو گذری احتمال ہی کہ وہ بیان
جواز کی لیی کرتی ہون اور ابو ماجد راوی مجہول ہی مجہول ہونا راوی متاخر کا نہین ضرر کرتا مجتہد کو یعنی ابو ماجد امام اعظم رح سی پیچھی ہی اسکا
مجہول ہونا مضر نہین اسلیی کہ اون تک راوی اچھی ہین ۱۲ ع ۞ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من تبع جنازة وحملها ثلاث مرار فقد قضى ما عليه من حقها رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب وقد روي
في شرح السنة أن النبي صلى الله عليه وسلم حمل جنازة سعد بن معاذ بين العمودين اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص ساتہہ ہووی جنازیکی اور اوٹہاوی اوسکو تین بار پس تحقیق ادا کیا حق اوسکا کہ اوسپر تہا روایت کی یہہ ترمذی
نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور تحقیق روایت کی گئی شرح السنۃ مین یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اوٹہایا جنازہ سعد بن معاذ کا
درمیان دو لکڑیون جنازیکی **ف** تین بار یعنی مدد کری اوٹہانی والون جنازیکی راہ مین پہر چہوڑ دی تا راحت پکڑی پہر اوٹہاوی
تہوڑی دور راہ مین اسیطرح کری تین بار اور ادا کیا حق اوسکا یعنی مومن کا جو مومن پر حق ہی کہ ساتہہ جنازیکی جاوی اور مددگار رہی

اونہانے مین وہ حق اسطرح اوٹھانی مین ادا ہو جاتا ہے کہ بہلا حقوق مانند غیبت اور دین وغیرہ کی ادا ہو جاتی ہین اور درمیان دو لکڑیون جنازہ کی یہہ مذہب شافعی ہی کہ اوٹھاوی
جنازہ کو تین آدمی اسطرح کہ کہڑا ہو ایک آگی جنازہ کی درمیان دونون لکڑیون کی یعنی دونون ڈنڈونکی اور دو آدمی پیچہی اوسکی ہر ایک اون دونون مین
سے رکہی لکڑی کندہی پر یہہ بات وقت اوٹھانی جنازہ کی کری پہر مضائقہ نہین اسکا کہ مدد کری اوسکی جو چاہی جسطرح چاہی اور افضل
نزدیک ابو حنیفہ کی تربیع ہی یعنی اوٹھاوین اوسکو چار آدمی اور رکہین لکڑیان اوسکی کندہون پر روایت کیا گیا ہی یہہ ابن مسعود سے اور
احتمال ہی کہ اوٹھانا تین آدمیونکا جو روایت کیا گیا یہہ کسی وقت خاص مین کسی سبب سے ہوا ہو مانند تنگی مکان کی یا قلت اوٹھانیوالونکی ؛
ع ش ح ؛ وعن ثوبان قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ فرای ناسا رکبانا فقال الا تستحیون ان ملائکۃ
اللہ علی اقدامھم وانتم علی ظھور الدواب رواہ الترمذی وابن ماجۃ وروی ابو داود نحوہ قال الترمذی وقد روی عن ثوبان
موقوفا اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا نکلی ہم ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ ایک جنازہ کی پس دیکہا لوگونکو سوار فرمایا کیا نہین حیا کرتی تم
کہ تحقیق فرشتی خدا کی اپنی قدمونپر ہین اور تم اوپر پیٹہہ جانورونکی ہو روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور روایت کی ابو داود نی مانند اسکی کہا
ترمذی نی اور تحقیق روایت کی گئی ہی یہہ ثوبان سی موقوف **ف** اوپر ایک حدیث مین گذرا ہی کہ چلی سوار پیچہی جنازہ کی اور اس سی مطلق سوار
ہو کر چلنا منع معلوم ہوتا ہی پس تطبیق ان دونون حدیثون مین یہہ ہے کہ وہ معذور کی حق مین ہی کہ بیمار ہو یا لنگڑا ہو یا کچہہ اور عذر رکہتا ہو تو اوسکو
پیچہے جنازہ کی سوار ہو کر چلنا جائز ہی اور یہہ غیر معذور کی حق مین ہے اسلیے روایات فقہ مین آیا ہی کہ اگر ضرورت ہو سوار چلنا جائز ہی بلا کراہت اور
موقوف یعنی یہہ قول ثوبان کا ہی حضرت کی حدیث نہین لیکن یہہ بہی بیچ معنی مرفوع کی ہی اسلیے کہ بغیر سنی کی حضرت سی وہ نہین ایسی خبر دی سکتی
ع ش ح ؛ وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرا علی الجنازۃ بفاتحۃ الکتاب رواہ الترمذی وابو داود وابن
ماجۃ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی جنازی پر سورہ فاتحہ روایت کی یہہ ترمذی اور
ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی سورہ فاتحہ نماز جنازہ مین پڑہی جبکہ حدیث ابن عباس کہین گذرا یا جنازی پر بعد از نماز کی یا پہلی نماز
کے بقصد تبرک کی پڑہی ہو واللہ اعلم اور ترمذی نی کہا کہ اسناد اسکی قوی نہین اور ابراہیم کہ راوی اسحدیث کا ہی منکر الحدیث ہی جو کچہہ کہ ہمین
ثابت ہوا ہی قول ابن عباس سے کا ہی کہ قرات فاتحہ کی سنت ہی یعنی نماز جنازی مین اور لکہا ہی علماء نی کہ یہہ قول صریح نہین ہی بیچ رفع کے
یعنی اس قول سی یہہ نہین ثابت ہوتا کہ حضرت نی سورہ فاتحہ پڑہی ؛ ش ح ؛ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا لہ الدعاء رواہ ابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جسوقت کہ پڑہو تم نماز میت پر پس خالص کرو اوسکی لیی دعا یعنی کسیکی دکہانی سنانی کا خیال ہو خالص اللہ ہی کی خوشنودی منظور
ہو اور دل سی دعا کرو نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی وعنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی علی الجنازۃ
قال اللھم اغفر لحینا ومیتنا وشاھدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا اللھم من احییتہ منا فاحیہ
علی الاسلام ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان اللھم لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ رواہ احمد وابو داود
والترمذی وابن ماجۃ ورواہ النسائی عن ابی ابراھیم الاشھلی عن ابیہ وانتھت روایتہ عند قولہ وانثانا وفی
روایۃ ابی داود فاحیہ علی الایمان وتوفہ علی الاسلام وفی اخرہ ولا تضلنا بعدہ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا ہی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت پڑہتی نماز جنازی پر فرماتی یا الہی بخشش کر واسطے زندون ہمارے

اور مردون ہماری کی اور حاضر ہمارےکی اور غایب ہمارےکی اور چہوٹون ہمارےکی اور بڑون ہمارےکی اور مردون ہمارےکی اور عورتون ہماری کی یا الہی جسکو
کہ زندہ رکہی تو ہمارے بین سی پس زندہ رکہہ اوسکو اسلام پر اور جسکو مارے تو ہم مین سی پس مار اسکو ایمان پر یا الہی نہ محروم رکہہ ہمکو ثواب اوسکیسی یعنی ثواب
کہ بسبب مصیبت اوسکی کی ہمکو حاصل ہوا ہی اوس سے محروم نکر اور نہ فتنی مین ڈال ہمکو پیچہی اسکی روایت کی یہہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن
ماجہ نی اور روایت کی یہہ نسائی نی ابراہیم اشہلی سی کہ اون نی نقل کی اپنی باپ سی اور تمام ہوئی روایت اوسکی لفظ انثانا تک اور بیچ روایت
ابی داود کی پس زندہ رکہہ اوسکو ایمان پر اور مار اوسکو اسلام پر اور اخیر مین اوسکی یہہ ہی اور نہ گمراہ کر ہمکو پیچہی اوسکی **وعن** واثلة بن الاسقع
قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم على رجل من المسلمين فسمعته يقول اللهم ان فلان بن فلان في ذمتك وحبل جوارك
فقه من فتنة القبر وعذاب النار وانت اهل الوفاء والحق اللهم اغفر له وارحمه انك انت الغفور الرحيم رواه ابوداود
وابن ماجة اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سی کہ کہا نماز پڑہی ساتہہ ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص پر مسلمانون
مین سی پس سنا مینی حضرت کو کہ فرماتی تہی یا الہی تحقیق فلانا بیٹا فلانیکا بیچ امان تیرےکی ہی یعنی اسلیی کہ ایمان رکہتا تہا تجہہ پر اور چنگل مارنیوالا ہے
ساتہہ قرآن کی کہ وہ امن دینی والا ہی پس بچا اسکو فتنہ قبر کیسی یعنی عذاب اوسکیسی اور عذاب آگ کیسی اور تو صاحب وفا کا ہی کہ جو عہد اور وعدہ
بندونکی ساتہہ کیا ہی پورا کرتا ہی اور تو صاحب حق کا ہی کہ جو کچہہ کہ کہتا ہی اور کرتا ہی حق ہی یا الہی بخشش کر واسطی اسکی اور رحم کر اسپر تحقیق تو بخشنی
والا مہربان ہی روایت کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نی **ف** لفظ حبل کی کئی معنی ملا علی قاری نی نقل کئی ہین اور اخیر کو لکہا ہی کہ ظاہر تر یہہ
ہے کہ معنی اسکی یہہ ہون کہ وہ متعلق پکڑنیوالا اور چنگل مارنیوالا ساتہہ قرآن کی تہا پس لفظ حبل سی مراد قرآن ہی جیسیکہ اس آیۃ مین واعتصموا بحبل
اللہ یعنی چنگل مارو ساتہہ کتاب اللہ کی اور مراد لفظ جوار سی امان ہی اور اضافہ اسمین بیانیہ ہی یعنی قرآن ایسا قرآن کہ چنگل مارنا ساتہہ اوسکی
باعث ہوتا ہی امان اور اسلام اور ایمان اور معرفت وغیرہ ذلک کا ۞ ع ۞ **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اذكروا محاسن موتاكم وكفوا عن مساويهم رواه ابوداود والترمذي اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نی یاد کرو نیکیان اپنی مردونکی اور بند رہو ذکر کرنی برائیون اونکی سی روایت کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی نی **ف** یاد کرو
نیکیان اپنی موتی کی اسلیی کہ وقت ذکر کرنی صالحین کی اوترتی ہی رحمت اور یہہ امر استحباب کی لیی ہی اور بند رہو ذکر کرنی برائیون اونکیسی یہہ
امر وجوب کے لیی ہی یعنی واجب ہے کہ برائی اونکی نہ ذکر کرو کہا ہی حجۃ الاسلام نی کہ غیبت میت کی اشد ہی غیبت زندہ سی اسلیی کہ زندہ سی بخشوا لینا
ممکن ہے دنیا مین بخلاف میت کی کہ اوس سے نہین بخشوا سکتا اور کتاب ازہار مین لکہا ہی کہ کہا علما نی کہ جب دیکہی نہلانی والا میت مین کوئی
اچہی چیز مانند روشن ہونی چہرہ اوسکیکی اور خوشبو اینکی اوسمین سی تو مستحب ہے بیان کرنا اوسکا اور اگر دیکہی اوسمین بری چیز مثلاً بو آتی ہو اوسمین
سے یا کالا ہو جاوی منہہ یا بدن یا بدل جاوی صورت اوسکی تو حرام ہی بیان کرنا اوسکا ۞ ع ۞ ح ۞ **وعن** نافع ابي غالب قال صليت
مع انس بن مالك على جنازة رجل فقام حيال راسه ثم جاؤا بجنازة امرأة من قريش فقالوا يا ابا حمزة صل عليها فقام حيال
وسط السرير فقال له العلاء بن زياد هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم قام على الجنازة مقامك منها
ومن الرجل مقامك منه قال نعم رواه الترمذي وابن ماجة وفي رواية ابي داود نحوه مع زيادة وفيه
فقام عند عجيزة المرأة اور روایت ہی نافع سی کہ کنیت اوسکی ابی غالب ہے کہا کہ نماز پڑہی مینی ساتہہ انس بن مالک کے اوپر
جنازہ کی ایک شخص کے یعنی عبد اللہ بن عمر کی پس کہڑی ہوئی مقابل سر اوسکیکے پہر لائی لوگ جنازہ ایک عورت قریش مین سی پس کہا اے

ابا حمزہ کہ کنیت ہی انس کی نماز پڑہ اس جنازی پر پس کہڑی ہوئی مقابل درمیان تخت کی پس کہا واسطی اوسکی علا ابن زیاد نی کہ اسیطرح سی دیکہا
تو نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کہڑی ہوئی جنازی پر یعنی عورت کی جنازی پر بیچ جگہہ کہڑی ہونی تیریکی اوس عورت سی اور کہڑی ہوئی
مرد سی جگہہ کہڑی ہونی تیریکی مرد سی یعنی حضرت کو دیکہا تو نی کہ کہڑی ہوئی جنازی مرد پر مقابل سر کی اور عورت کی جنازی پر مقابل درمیان کے
کہا کہ ہان نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور بیچ روایت ابی داؤد کی مانند اسکی ساتہہ زیادتی کی اور اوسمین یہہ ہی کہ پس کہڑی ہوئی نزدیک کولی
عورت کی **ف** اسمین جو اختلاف کیا ہی اماموں نی مذکور اوسکا پہلی فصل مین ہو چکا ہی جو چاہی وہانسی دیکہہ لی **الفصل الثالث**
فصل تیسرے **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ کَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَیْفٍ وَقَیْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَیْنِ بِالْقَادِسِیَّةِ فَمُرَّ
عَلَیْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا فَقِیْلَ لَهُمَا اِنَّهَا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اَیْ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَقَالَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهٖ جَنَازَةٌ فَقَامَ فَقِیْلَ لَهٗ اِنَّهَا جَنَازَةُ یَهُوْدِیٍّ فَقَالَ اَلَیْسَتْ نَفْسًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے
عبد الرحمن بن ابی لیلی سی کہ کہا تہی سہل بن حنیف اور قیس بن سعد بیٹہی ہوئی قادسیہ مین پس گذر اگیا اونپر ایک جنازہ پس کہڑی ہوگئی دونو
پہر کہا گیا اونکو کہ تحقیق یہہ جنازہ زمیندار وںسی ہی یعنی ذمیوں سی پس کہا دونوں صحابیوں نی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرا
اون پاس جنازہ پس کہڑی ہوئی پس کہا گیا اونکو کہ تحقیق یہہ جنازہ یہودیکا ہی فرمایا کیا نہین ہی یہہ جاندار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف**
قادسیہ نام ہی ایک جگہہ کا کہ پندرہ کوس ہی کوفہ سی اور ذمیوں سی یعنی زمیندار وںسی مراد ذمی ہین انکو زمیندار کہا بسبب رذالت اور کم رتبہ ہونی
اونکی یا بسبب اسکی کہ مسلمانوں نی مقرر رکہا اونکو زمین پر اور خراج لیا اور کہا نہین یہہ جاندار کہ ساتہہ موت اسکی کی ڈری اور عبرة پکڑی حال
[illegible] ڈر اور عبرت کا ہی اسلیی اوٹہہ کہڑا ہوا ہین اور اوپر گذر ہی چکا ہی کہ منسوخ ہوا اوٹہہ کہڑا ہونا ساتہہ روایت حضرت علی کی پس
[illegible] صحابیونکو علم منسوخ ہونیکا نہوا ہو ۱۲ شرع **وعن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا اتَّبَعَ جَنَازَةً لَمْ یَقْعُدْ حَتّٰی تُوْضَعَ فِی اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَهٗ حَبْرٌ مِّنَ الْیَهُوْدِ فَقَالَ لَهٗ اِنَّا هٰکَذَا نَصْنَعُ یَا مُحَمَّدُ قَالَ فَجَلَسَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
وَبِشْرُ بْنُ رَافِعٍ الرَّاوِیْ لَیْسَ بِالْقَوِیِّ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ جاتی ساتہہ جنازی کی نہ بیٹہتی یہانتک
کہ رکہا جاتا قبر مین پس روبرو آیا حضرت کی ایک عالم یہودیوں مین سی پس کہا اوسنی حضرت کو کہ تحقیق ہم اسیطرح سی کرتی ہین ای محمد یعنی کہڑی رہتی
ہین یہانتک کہ رکہا جاتا ہی مردہ قبر مین کہا راوی نی پس بیٹہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بعد اسکی کہڑی نہ رہتی دفن کرنی تک اور فرمایا مخالفت
کرو یہودیونکی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی اور بشر بن رافع کہ راوی ہی حدیث کا نہین
قوی **وعن** عَلِیٍّ رض قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا بِالْقِیَامِ فِی الْجَنَازَةِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَمَرَنَا بِالْجُلُوْسِ رَوَاهُ اَحْمَدُ
اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہمکو ساتہہ کہڑی ہوجانیکی وقت دیکہنی جنازیکی پہر بیٹہی پیچہی اسکی اور فرمایا ہمکو ساتہہ
بیٹہنی کی نقل کی یہہ احمد نی **ف** ظاہر اسحدیث سی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مکروہ ہی کہڑی ہو جانا بعد اسکی ۱۲ ع **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ
قَالَ اِنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ یَقُمِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ اَلَیْسَ قَدْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ یَهُوْدِیٍّ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی محمد بن
سیرین سی کہ کہا تحقیق ایک جنازہ گذرا حضرت حسن بن علی اور ابن عباس پر پس کہڑی ہوئی حسن اور نہ کہڑی ہوئی ابن عباس پہر کہا حسن نی

۱۸۸۵ . ء

گیا نہین کہڑی ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم واسطی جنازہ یہودی کی کہا ابن عباس نی ہان کہڑی ہوئی پہر بیٹہی نقل کی یہہ نسائی نی **ف** یعنی پہلی اسیطرح تہا کہ حضرت جنازیکو دیکہکر اوٹہہ کہڑی رہتی بعد ازان بیٹہی رہتی اور نہ اوٹہتی پس کہڑا ہونا منسوخ ہوا اور حضرت حسن کو یہہ نسخ نہوا نہ پہنچا ہوگا اسلیی انکار کیا ۞ ع ۞ **وعن** جعفر بن محمد عن ابیہ ان الحسن بن علی کان جالسا فمر علیہ بجنازة فقام الناس حتی جاوزت الجنازة فقال الحسن انما مر بجنازة یہودی وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی طریقہا جالسا وکرہ ان تعلو راسہ جنازة یہودی فقام رواہ النسائی اور روایت ہی جعفر بن محمد سی یعنی جعفر صادق سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی محمد باقر سی یہہ کہ حسن بن علی ہتی بیٹہی ہوئی پس گذرا گیا اونپر جنازہ پس کہڑی ہوئی لوگ یعنی وہ کہ جنکو نسخ نہین پہنچا تہا یہان تک کہ گذر گیا جنازہ پس کہا حسن نی سوائی اسکی نہین کہ گذرا گیا جنازہ یہودی کا اور تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر راہ کی بیٹہی ہوئی اور مکروہ جانا یہہ کہ بلند ہو سر اونکیسی جنازہ یہودیکا پس کہڑی ہوئی نقل کی یہہ نسائی نی **ف** یعنی حضرت کہ سبب دیکہنی جنازہ یہودیکی کہڑی ہوئی تہی سبب یہہ تہا کہ نہ چاہا کہ سر مبارک سی جنازہ یہودیکا بلند ہو یہہ انکار کیا حضرت حسن نی لوگونکی کہڑی ہونی پر جنازہ کی لیی برعکس پہلی انکار کی کہ ابن عباس پر کیا تہا سبب کہڑی ہونیکی پس شاید کہ یہہ بہی ہوا اوس قضیہ کی کہ بعد تلاش وتحقیق کی یہہ ثابت ہوا ہو کہ کہڑا ہونا حضرت کا اس سبب سے تہا پہر منسوخ ہوا اور سبب کہڑی ہونیکی مختلف تہی کبہی بسبب ڈر نیکی کہڑی ہوتی اور کبہی واسطی بزرگی ملائکہ کی اور کبہی واسطی ناخوش رکہنی اسکی کہ جنازہ بلند ہو سر مبارک سی اور یہہ حدیث منقطع ہی اسلیی کہ امام محمد باقر نہین تہی حضرت حسن کی زمانہ مین ۞ ع ۞ ح ۞ **وعن** ابی موسی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا مرت بک جنازة یہودی او نصرانی او مسلم فقوموا لہا فلستم لہا تقومون انما تقومون لمن معہا من الملائکة رواہ احمد روایت ہی ابی موسی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ گذری تجپر جنازہ یہودیکا یا نصاریکا یا مسلمان کا پس کہڑی ہو جاؤ اوسکی لیی پس نہین تم اوسکی لیی کہڑی ہوتی سوا اسکی نہین کہ کہڑی ہوتی ہو واسطی اونکی کہ ساتہہ جنازہ کی ہین یعنی فرشتی نقل کی یہہ احمد نی **ف** سبب کہڑی ہونیکی مختلف ہتی چنانچہ بیان اسکا اوپر کی حدیث مین ہو چکا ہی اور یہہ حکم پہلی تہا پہر منسوخ ہوا اسکا بیان ہی اوپر گذر گیا ۞ **وعن** مالک بن ہبیرة قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم یموت فیصلی علیہ ثلثة صفوف من المسلمین الا اوجب فکان مالک اذا استقل اہل الجنازة جزاہم ثلثة صفوف لہذا الحدیث رواہ ابو داود وفی روایة الترمذی قال کان مالک بن ہبیرة اذا صلی علی جنازة فتقال الناس علیہا جزاہم ثلثة اجزاء ثم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علیہ ثلثة صفوف اوجب وروی ابن ماجة نحوہ اور روایت ہی مالک بن ہبیرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی ہتی نہین کوئی مسلمان کہ مری پس پڑہین نماز اوسپر تین صفین مسلمانونکی مگر کہ واجب کرتا ہی اللہ تعالی بہشت اور مغفرت اوسکی لیی پس تہی مالک جسوقت کہ کم جانتی آدمیونکو تقسیم کرتی اونکو تین صفین بموجب اس حدیث کی نقل کی یہہ ابو داود نی اور بیچ روایت ترمذی کی یون ہی کہ کہا راوی نی تہی مالک بن ہبیرہ جسوقت کہ نماز پڑہتی جنازی پر یعنی ارادہ کرتی نماز پڑہنی کا پس کم جانتی لوگونکو اوسپر کرتی لوگونکو تین حصہ یعنی تین صفین پہر کہتی فرمایا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسپر نماز پڑہین تین صفین واجب کرتا ہی اللہ تعالی بہشت کو اور روایت کی ابن ماجہ نی مانند اسکی **ف** واجب کرتا ہی اللہ تعالی بہشت کو مسلہ ہی عقائد کا کہ واجب ہے ہر ایک پر یہہ کہ اعتقاد کری کہ نہین واجب اللہ پر کچہہ اور یہان فرمایا کہ واجب کرتا ہی اللہ تعالی بہشت کو پس ان دونون باتون مین منافاة ہوئی جواب یہہ کہ یہہ واجب ہونا

ازراہ

ازراہ فضل اور وعدی اوسکیکی ہے پس یہہ واجب لغیرہ ہی اور منع جو ہی واجب لذاتہ ہی نہہ اور کرمانی نی لکہا ہی کہ نماز جنازہ مین سب صفونسی افضل پچہلے
صف ہی واسطی تواضع کی اور سوائے جنازہ کی اور نمازون مین اول کی صف افضل ہے اور نہ دعا کری میت کی لیی بعد نماز جنازہ کی اسلیی کہ یہہ مشابہ ہوتا ہی ساتہہ
زیادتی کی نماز جنازہ مین ش ح ش ع ⁂ **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوۃ علی الجنازۃ اللہم انت ربہا وانت خلقتہا
وانت ہدیتہا الی الاسلام وانت قبضت روحہا وانت اعلم بسرہا وعلانیتہا جئنا شفعاء فاغفر لہ رواہ ابوداود +
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ پڑہتی تہی نماز جنازہ مین یہہ دعا یا الہی تو پروردگار اسکا ہی تو نی پیدا کیا اسکو
اور تو نی ہدایت کیا اسکو طرف اسلام کی اور تو نی قبض کی روح اسکی اور تو دانا ہے ساتہہ باطن اسکیکے اور ظاہر اسکیکی اور آئی ہین ہم شفاعت کرنیوالی پس
بخش اسکو نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** سعید بن المسیب قال صلیت وراء ابی ہریرۃ علی صبی لم یعمل خطیئۃ قط فسمعتہ
یقول اللہم اعذہ من عذاب القبر رواہ مالک اور روایت ہی سعید بن مسیب سے کہ کہا نماز پڑہی مینی پیچہی ابی ہریرہ کی ایک لڑکی پر کہ نہ
کیا تہا اوسنی کوئی گناہ ہرگز پس سنا مینی ابوہریرہ کو کہ کہتی ہتی یعنی نماز مین یا الہی پناہ دی اسکو عذاب قبر سی نقل کی یہہ مالک نی **ف**
کہا ابن حجر نی کہ جملہ لم یعمل خطیئۃ قط صفۃ کاشفہ ہی لفظ صبی کی اسلیی کہ نہین متصور ہی غیر بالغ مین کرنا گناہ کا انتہی اور پناہ دی عذاب قبر سی کہا
ہی بعضی علمانی کہ نہین مراد ہی ساتہہ عذاب قبر کی یہان عقوبۃ اور سوال بلکہ مراد ہی نزاع بسبب غم وحسرت اور وحشت اور ضغطہ کی اور یہہ
سبکو ہویگا لڑکونکو اور غیر لڑکونکو کذا ذکرہ السیوطی اور علما نی اختلاف کیا ہی بیچ سوال ہونی لڑکونکی قبر مین صحیح یہہ ہی کہ نہین ہونیکا اسلیی کہ
عذاب ہونا غیر مکلف کو مخالف ہی قاعدہ شرع کی واللہ اعلم ش ع ش ح ⁂ **وعن** البخاری تعلیقا قال یقرء الحسن علی الطفل فاتحۃ
الکتاب ویقول اللہم اجعلہ لنا سلفا وفرطا وذخرا واجرا اور روایت ہی بخاری سی بطریق تعلیق کی یعنی نقل کی
حدیث ترجمۃ الباب مین بدون سند کی کہا پڑہتی تہی حسن بصری اوپر جنازی لڑکیکی سورہ فاتحہ یعنی بعد تکبیر اولی کی جگہہ سبحانک اللہم کی اور کہتی
یعنی بعد تیسری تکبیر کی یا الہی گردان اسکو ہماری لیی پیشوا اور پیش رو اور ذخیرہ اور ثواب **ف** سلف وہ مال ہی کہ اگی بہیجی آدمی منفعت کی
لیی اور فرط وہ شخص کہ لشکر کی آگی جاکر سرانجام آب ودانہ وغیرہ کا کری لشکر کی لیی اور یہان مراد دونون سی یہہ ہی کہ یہہ لڑکا باعث منفعت
ہماری کا ہو کہ شفاعت کری اور ذخر وہ مال کہ ذخیرہ کرین تا وقت حاجت کی کام آوی ش ع ش ح ⁂ **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال الطفل لا یصلی علیہ ولا یرث ولا یورث حتی یستہل رواہ الترمذی وابن ماجۃ الا انہ لم یذکر ولا یورث
اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا لڑکا یعنی کچا بچہ نہ نماز پڑہی جاوی اوسپر اور نہ وارث ہووی کسیکا اور نہ وارث
کیا جاوی کوئی اوسکا یہانتک کہ آواز کری وقت پیدا ہونیکی یعنی جبتک کہ نہ ظاہر ہووی نشانی زندگی کی جیسیکہ اوپر گذرا نقل کی یہہ ترمذی
اور ابن ماجہ نی مگر یہہ ابن ماجہ نی نہین ذکر کیا ولا یورث **وعن** ابی مسعود الانصاری قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقوم
الامام فوق شیء والناس خلفہ یعنی اسفل منہ رواہ الدارقطنی فی المجتبی فی کتاب الجنائز اور روایت
ہی ابی مسعود انصاری سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ کہڑا ہو امام یعنی تنہا اوپر ایک چیز کی اور لوگ پیچہی اوسکی ہون یعنی
نیچے اوس سی یون روایت کی یہہ دارقطنی نی مجتبی مین بیچ کتاب جنائز کی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر فقط امام نیچی کہڑا ہو اور لوگ اونچی
تو بطریق اولی منع ہوگا اور یہہ حکم سب نمازون مین ہے خصوصیت نماز جنازہ کی نہین اور لفظ حدیث ہی مخصوص نہین لیکن حمل اوسپر کرکر باب
مین لائی ہین گو کہ ورود حدیث کا اوسمین تہا شاید کہ لوگون کو عادت ہو کہ نماز جنازی مین اسطرح کرتی ہون پس منع کی گئی اوس سے

فصل پہلے **الفصل الاول** باب ہے بیچ بیان دفن کرنی مردونکی **باب دفن المیت** ہ ع ہ ع واللہ اعلم

عن عامر بن سعد بن ابی وقاص ان سعد بن ابی وقاص قال فی مرضہ الذی ھلک فیہ الحدوا لی لحدا وانصبوا علی اللبن نصبا کما صنع
برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم روایت ہی عامر بن سعد بن ابی وقاص سی یہہ کہ سعد بن ابی وقاص نی کہا بیچ اوس مرض اپنی
کی کہ وفات ہوئی اوسمین بناؤ میری دفن کی لئی لحد اور کہڑی کرو مجپر کچی اینٹین کہڑی کرنا جیسا کیا گیا ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی یعنی حضرت کی قبر پر روایت کی یہہ مسلم نی **ف** لحد کہتی ہین اوسکو کہ قبر مین قبلہ کیطرف کا داک کرتی ہین جسکو یہان بغلی قبر کہتی ہین اور اس سی
معلوم ہوا کہ مستحب ہے لحد کرنا اور کہا ابن ہمام نی کہ سنت ہماری نزدیک لحد ہی مگر کہ ہو ضرورۃ یعنی زمین نرم ہو اور خوف دہ جانیکا ہو تو شق
کری یعنی جیسی یہان قبرین بنتی ہین اور کہڑی کرو مجپر کچی اینٹین یعنی اینٹولسی اوس کا داک کو بند کر دینا اور لکہا ہی علمائی کہ حضرت کی قبر کا
داک نو اینٹولسی بند ہوا تہا ۞ ع ۞ **وعن ابن عباس قال جعل فی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قطیفۃ حمراء رواہ**
مسلم اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا ڈالی گئی بیچ قبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لوئی سرخ روایت کی یہہ مسلم نی
ف شقران حبشی آنحضرت کی نی اوس لوئی کو بغیر کہی صحابہ کی قبر مین رکہہ دیا تہا اور کہا شقران نی کہ مکروہ جانتا مین یہہ کہ استعمال کری اوسکو
کوئی پیچہی حضرت کی اور کہا بعضی عالمون نی کہ یہہ رکہنا لوئیکا خصایص آنحضرت کیسی تہا اور کہا بعضی عالمون نی کہ جہگڑی حضرت علی اور حضرت
عباس شقران سی بسبب کہنی اوسکیکی قبر مین اور کہا ابن عبد البر نی کتاب استیعاب مین کہ وہ نکالی گئی قبر مین سے پہلے ڈالنی مٹی کی اور علمانے
مکروہ رکہا ہی کپڑا بچہانا مردیکی نیچی اس لیے کہ اسراف اور ضایع کرنا مال کا ہی ۞ ع ۞ ح ۞ **وعن سفیان التمار انہ رای قبر النبی صلی**
اللہ علیہ وسلم مسنما رواہ البخاری اور روایت ہی سفیان کہجور بیچنی والیسی یہہ کہ دیکہی اونہون نی قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بطور
کوہان اونٹ کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** امام مالک اور امام ابو حنیفہ اور احمد نی دلیل پکڑی ہی ساتہہ اس حدیث کی اور اور حدیثون صحیحہ کے
اسیطر کہ بطور کوہانکی بنانا قبر کا افضل ہی مسطح بنانی سی اور امام شافعی نی کہا مسطح افضل ہی ۞ ع ۞ **وعن ابی الھیاج الاسدی قال قال لی علی**
الا ابعثک علی ما بعثنی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تدع تمثالا الا طمستہ ولا قبرا مشرفا الا سویتہ
رواہ مسلم اور روایت ہی ابی الہیاج اسدی تابعی سی کہ کہا فرمایا مجکو حضرت علی نی کیا نہ بہیجون مین تجکو اوپر اوس کام کی کہ بہیجا
مجکو اوپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ کام یہہ ہی کہ نہ چہوڑ تو کسی تصویر کو مگر کہ مٹا دی اوسکو اور نہ کسی قبر بلند کو مگر کہ برابر کر دی اوسکو نقل
کی یہہ مسلم نی **ف** کہا ہی علمائی کہ تصویر رکہنی حرام ہی اور مٹانا اوسکا واجب ہے اور نہین جائز ہی بٹہانا روبرو اوسکی اور برابر کر دی یعنی
پست کر دی ایسی کہ قریب زمین کی ہو اسقدر کہ نمود اوسکی باقی رہی کہ مقدار اوسکی بقدر بالشت کی ہی جو کہ سنت ہی ازہار مین لکہا ہی کہ کہا
علمائی کہ مستحب ہے یہہ کہ بلند ہو قبر بقدر بالشت کی اور مکروہ ہی زیادہ اس سی اور مستحب ہے ڈہا دینا زیادہ کا ۞ ع ۞ ح ۞ **وعن**
جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجصص القبر وان یبنی علیہ وان یقعد علیہ رواہ مسلم اور روایت ہے
جابر سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گچ کرنی قبر کیسی اور عمارت بنانی سی قبر پر اور بیٹہنی سی قبر پر روایت کی یہہ مسلم نی **ف**
لکہا ہی ازہار مین کہ نہی قبرون کی گچ کرنی سی واسطی کراہت کی ہی اور یہہ ہی دونون صورتون کو شامل ہی خواہ چنائی اس سی کری خواہ
قبر کی اوپر گچ کری اور عمارت بنانی قبر پر درست نہین اور واجب ہی ڈہا دینا اوسکا اگرچہ ہو مسجد اور کہا تورپشتی نی کہ بنا محتمل ہی دونو
چیزونکو خواہ قبر پر مکان پتہر وغیرہ سی بناوی خواہ خیمہ وغیرہ کہڑا کری منع دونون ہین کیونکہ کچہہ فائدہ نہین پہر کہا تورپشتی نی کہ اسکی منع ہونیکا

یہہ ہی سبب ہے کہ یہہ فعل جاہلیت کا ہی یعنی ہتی کافر کہ سایہ کرتی تہی میت پر برس دن تک اور قبر پر بیٹہتی سی اسلیی منع فرمایا کہ یہہ منافی ہی اکرام مومن کی اسمین حقیر جاننا اوسکا لازم آتا ہی اور بعضون نی کہا بیٹہنی سی یہہ مراد ہی کہ غم کی ماری قبرہی پر بیٹہا رہی جیسی یہان بعضی آدمی فقیر ہو بیٹہتی ہین قبر پر اس سے منع فرمایا ؂ع ٭ **وعن اَبِی مَرثَدِ الغَنَوِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لَا تَجلِسُوا عَلَی القُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا اِلَیہَا رَوَاہُ مُسلِمٌ** روایت ہی ابی مرثد غنوی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بیٹہو قبرون پر اور نہ نماز پڑہو طرف قبرونکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہا ابن ہمام نی کہ مکروہ ہی بیٹہنا قبر پر اور روندنا اوسکو پس یہہ جو لوگ کرتی ہین کہ جب کوئی اقربا مین سی ایک جائی دفن کیا جاتا ہی اور اوسکی گرد اور مردی مدفون ہوئی ہین تو اونکو روندتی ہوئی اپنی قرابتی کی قبر پاس پہنچتی ہین یہہ مکروہ ہی اور نہین مکروہ روندنا قبر کا حاجت کی لیی یعنی قبر کہودنیکی لیی یا دفن کرنیکی لیی قبر ون پر پاون رکہکر جانا جائز ہی اور مستحب ہے کہ ننگی پاون قبرون مین جاوی کذا فی شرعۃ الاسلام اور مکروہ ہی سونا نزدیک قبر کی اور تکیہ کرنا ادسپر اور استنجا کرنا پاس اوسکی نہایت مکروہ ہی اور مکروہ ہی ہر چیز کہ نہین معہود یعنی نہین ثابت سنت سی اور معہود سنت سی نہین ہے مگر زیارت اوسکی اور دعا کرنی پاس اوسکی کہڑی ہوکر جیسیکہ کرتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت نکلنی کیطرف بقیع کی اور کہتی السلام علیکم دار قوم مومنین وانا انشاء اللہ بکم لاحقون اسال اللہ لی ولکم العافیہ اور نہ نماز پڑہو طرف قبر کی اگر از راہ تعظیم قبر یا قبر والیکی پڑہتا ہی تو صریح کفر ہی و الا مکروہ تحریمی ہی اور یہی حکم ہی جنازیکا اگر سامنی رکہا ہو بلکہ کراہت اوسمین زیادہ ہی اور اسمین اہل مکہ ہی گرفتار ہو رہی ہین کہ قطار باندہ کر جنازی کعبہ کی پاس رکہدیتی ہین اور پہر اونکی طرف نماز پڑہتی ہین ؂ع ٭ اگر کوئی کہی کہ ملا علی سح نے جو کہا کہ نہین معہود سنت سی مگر زیارت اور دعا الخ اس سی معلوم ہوا کہ قرات قرآن کی ہی قبر پر سنت نہین اور مکروہ ہی باوجودیکہ اکثر احادیث و آثار سی پڑہنا قرآن کا قبر پر ثابت ہی چنانچہ اونہون نی ہی وہ حدیثین تیسری فصل مین بیچ شرح حدیث ابن عمر کی نقل کی ہین جواب یہہ کہ قرات قرآنکی داخل ہی دعا مین اسلیی کہ وہ ہی دعا ہی حکماً پس وہ مکروہ نہین ٭ مولانا **وعن اَبِی ھُرَیرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لَاَن یَّجلِسَ اَحَدُکُم عَلٰی جَمرَۃٍ فَتُحرِقَ ثِیَابَہٗ فَتَخلُصَ اِلٰی جِلدِہٖ خَیرٌ لَّہٗ مِن اَن یَّجلِسَ عَلٰی قَبرٍ رَوَاہُ مُسلِمٌ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ یہہ کہ بیٹہی ایک تمہارا انگارہ پر کہ جلاوی کپڑی اوسکی پس پہنچی انگارا طرف بدن اوسکی کی بہتر ہے واسطے اوسکی اس سی کہ بیٹہہ جاوی قبر پر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی اگر کوئی آگ پر بیٹہہ جاوی اور وہ کپڑیکو جلاکر جلد تک پہنچ جاوی تو وہ سہل ہے قبر پر بیٹہنی سی یعنی ضرر اسکا زیادہ ہی اوسکی ضرر سے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن عُروَۃَ بنِ الزُّبَیرِ قَالَ کَانَ بِالمَدِینَۃِ رَجُلَانِ اَحَدُھُمَا یَلحَدُ وَالاٰخَرُ لَا یَلحَدُ فَقَالُوا اَیُّھُمَا جَآءَ اَوَّلًا عَمِلَ عَمَلَہٗ فَجَآءَ الَّذِی یَلحَدُ فَلَحَدَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ فِی شَرحِ السُّنَّۃِ** روایت ہی عروہ بن زبیر سی کہ کہا تہی مدینہ مین دو شخص یعنی گورکن کہ ایک اونمین سی یعنی ابو طلحہ انصاری لحد کرتا تہا یعنی بغلی قبر کہودتا تہا اور دوسرا یعنی ابو عبیدہ بن جراح نہ لحد کرتا تہا بلکہ شق کرتا تہا یعنی جیسی یہان قبر بنتی ہی پس کہا صحابہ نی یعنی اتفاق کیا بعد وفات حضرت کی اسپر کہ جونسا اونمین سی آدمی پہلی کری کام اپنا یعنی اگر لحد والا پہلی آدی لحد کہودی حضرت کی لیی اور اگر شق والا پہلے آوی شق کہودی پس آیا وہ شخص کہ لحد کرتا تہا پس لحد کی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی یہہ شرح السنہ مین **ف** ابو عبیدہ بن الجراح عشرہ مبشرہ سی ہین اور اس سی معلوم ہوا کہ اگرچہ لحد افضل ہی لیکن شق ہی مشروع ہی اسلیی کہ اگر نا مشروع ہوتی تو ابو عبیدہ کاہیکو کہودا کرتی ؂ح ٭ **وعن ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَللَّحدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَیرِنَا رَوَاہُ التِّرمِذِیُّ وَاَبُو دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ اَحمَدُ عَن جَرِیرِ بنِ عَبدِ اللهِ** اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم نی لحد واسطی ہماری ہی اور شق واسطی غیر ہماری کی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور روایت کی یہہ احمد نی جریر بن
عبد اللہ سے **ف** علما نی اس حدیث کی کئی معنی لکہی ہین لیکن ظاہر تر یہہ ہین کہ لحد واسطی ہماری ہی یعنی جماعت انبیا کی اور شق جائز ہی واسطے
غیر ہماری کی ؎ ع ؎ **وعن** هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ احْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَأَعْمِقُوا وَأَحْسِنُوا وَادْفِنُوا
الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى
ابْنُ مَاجَةَ إِلَى قَوْلِهِ وَأَحْسِنُوا اور روایت ہی ہشام بن عامر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دن احد کی کہ
کہو دو قبرین اور فراخ کرو اور گہرا کرو اور اچہا کرو قبر کو یعنی ہموار اور صاف کرو خاک اور کوڑی کرکٹ سی اور دفن کرو دو کو اور تین کو ایک
قبر مین اور آگی کرو یعنی جانب قبلہ کی رکہو اوسکو کہ بہت یاد رکہتا ہو اونمین قرآن روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نی اور
روایت کی ابن ماجہ نی لفظ احسنوا تک **ف** فرمایا دن احد کی یعنی جب جنگ احد ہو چکی اور ارادہ کیا دفن کرنی شہدا کا تو فرمایا کہو دو قبرین یہہ
امر وجوب کی لیی ہی اور باقی استحباب کے لیی اور گہرا کرو اس سے معلوم ہوا کہ گہرا کرنا قبر کا سنت ہی اس لیی کہ اس سی محفوظ رہتا ہی میت درندونسے
اور کہا مظہر نی کہ قبر اتنی گہری کری کہ اگر آدمی کہڑا ہو کر ہاتہہ اونچا کری تو سرا ونگلیون کی کناری قبر کی برابر ہون اور ایک قبر مین دو تین کو
دفن کرنا وقت ضرورت کی درست ہی اور بی ضرورت نہین درست اور یہہ جو فرمایا کہ جسکو قرآن زیادہ یاد ہو اوسکو آگی کرو تو اسمین اشارہ
ہے طرف تعظیم کرنی عالم باعمل کی زندگی مین بہی اور مری پر بہی اور ایک نماز جیسی ایک میت پر ہوتی ہی ویسی ہی زیادہ پر بہی ہو سکتی ہے
پس جب جمع ہون کئی جنازی تو چاہی علیحدہ علیحدہ ہر میت پر نماز پڑہی چاہی سبکو رکہکر ایک نماز پڑہ لی پہر آگی رکہنی مین چاہی آگے
پیچہے رکہی جانب قبلہ کی اور چاہی طول مین رکہی قطار باندہ کر اور افضل کی پاس کہڑا ہو ؎ ع ؎ ح ؎ **وعن** جَابِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ
أُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِي بِأَبِي لِتَدْفِنَهُ فِي مَقَابِرِنَا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلٰى إِلَى مَضَاجِعِهِمْ رَوَاهُ
أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَلَفْظُهُ لِلتِّرْمِذِيِّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا جبکہ
ہوا دن احد کا لائین پہوپی میری باپ میری کو تا کہ دفن کرین اونکو مقبرہ ہماری مین پس پکارا پکارنیوالی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی کہ پہیر دو
شہیدون کو طرف جگہہ شہید ہونی اونکی کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نی اور لفظ اسکی واسطی ترمذی کی ہین
ف جبکہ ہوا دن احد کا یعنی جب جنگ احد ہوئی اور بعضی مسلمان شہید ہوئی اور میرا باپ بہی شہیدون مین سی تہا لائی میری پہوپہی میرے
باپکو تا کہ دفن کری ہمارے گورستان مین کہ بقیع تہا پس حضرت کی طرف سی ایک شخص نے ندا کی کہ جہان ماری گئین ہین وہین دفن کرو اور سیطی
جو کوئی مری ایک شہر مین نقل نکیا جاوے طرف دوسری شہر کی کہا یہہ بعض علما ہمارے نی اور ازہار مین لکہا ہی کہ یہہ قوی تر دلیل ہی بیچ تحریم نقل
کرتی مردونکی اور یہہ صحیح ہی نقل السیداور ظاہر یہہ ہی کہ نہی نقل کی خاص ہے ساتہہ شہدا کی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ حمل کیجاوی نہی نقل کرنی اونکیکی
بعد دفن اونکی پر اور بغیر عذر پر یعنی بعد دفن کرنیکی بغیر عذر کی نقل کرنا منع ہی اور طیبی نی کہا کہ اگر ضرورت ہو جائز ہی نقل کرنا میت کو اور
بی ضرورت روا نہین اور شیخ ابن الہمام نی کہا کہ اگر نقل کرین یعنی لیجاوین اوسکو پہلی دفن کرنی اور درست کرنی قبر کی ایک دو کوس تک
تو مضایقہ نہین اسلیی کہ مقبری اتنی دور ہوا کرتی ہین اور مستحب ہے کہ دفن کیا جاوی بیچ مقبرہ اوس شہر کی کہ مرا ہی اوسمین حضرت عائشہ رض
کی بہائی عبد الرحمن بن ابی بکر ایک منزل پر تہی مکہ سی وہان مرگئی پہر جنازہ اونکا لائی مکہ مین پس جب حضرت عائشہ انکی زیارتکو آئین تو کہا
اگر مین تیری موت کی وقت حاضر ہوتی تو نقل نکرتی مین اور دفن کرتی اوسی جگہہ کہ جہان مرا تہا اور بعد دفن کرنی اور خاک ڈالنی کی

درست نہین ہی کہودنا قبر کا بیچ تہوڑی مدت کی اور نہ بہت کی مگر بعذر اور عذر یہہ ہی کہ ظاہر ہووی کہ زمین غصب کی ہتی یا لیلوی اوسکو شفیع اور کئی ہی صحابہ مین سے زمین کفرستان مین دفن کیی گئی اور وہانسی نقل نہ کیی گیی اور اگر مالک نے مین کا چاہی کہ زمین کو ہموار کری اور زراعت کری یہہ چاہی اوسکو اور یہہ بہی عذر ہی کہ لحد مین مال کسیکا یا کپڑا کسیکا رہ جاوی یعنی اس صورت مین بہی کہودنا جائز ہی اور کہا شیخ ابن الہمام نی کہ متفق ہین مشایخ اسپر کہ اگر ایک عورۃ کا بیٹا دفن کیا گیا بیچ غیر شہر اپنی کی اور وہ عورت وہان حاضر نہ تہی پہر بی صبری کرتی ہو اور چاہتی ہو نقل کرنا گنجایش نہین رکہتا کہ نقل کری پس جائز رکہنا بعض متاخرین کا اوسکو معتبر نہین اور کہا صاحب ہدایہ نی یعنی اپنی کسی کتاب مین سوای ہدایہ کی کہ جب مرجاوی کوئی کسی شہر مین تو مکروہ ہی نقل کرنا طرف دوسرے شہر کی اسلیی کہ مشغول ہونا ہوتا ہی بیفائدہ بات مین اور تاخیر ہوتی ہی دفن مین اور اگر بغیر غسل کی یا بغیر نماز کی دفن کیا جاوی تو نکالا نجاوی بالاتفاق اور دفن کیا جاوی گہر مین کہ رہتا تہا اوسمین اسلیی کہ یہہ خاصہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کا ہی ؎ع ؎ح ؎ **وعن** ابن عباسؓ قال سُلّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قبل راسہ رواہ الشافعیؒ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا نکالی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی وقت رکہنی کی قبر مین اپنی سر کی طرفسی روایت کی یہہ شافعی نے **ف** صورت اسکی یون تہی کہ رکہا گیا جنازہ پائینتی قبر کی پہر نکالی گئی حضرت سر کی طرفسی اور رکہی گئی قبر مین شافعی کی ہان یونہین رکہتے ہین اور ہماری نزدیک سنت یہہ ہی کہ رکہا جاوی جنازہ قبر کی قبلہ کی طرف اور اوٹہاکر رکہا جاوی قبر مین اور حضرت اسیطرح مردے کو رکہتی ہتی قبر مین جیسا کہ حدیث آیندہ مین آیا ہی اور حضرت کو جو اسطرح رکہا سبب یہہ تہا کہ حجرہ شریفہ مین اسقدر وسعت نہ تہی کہ جانب قبلہ سی اوتارتی اسلیی کہ قبر شریف دیوار سی ملی ہوئی ہی اور ایک جواب حنفیونکی طرفسی یہہ ہی کہ حضرت کا اوتارنا قبر مین مضطرب آیا ہی چنانچہ ابوداودنی روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل کیی گئی قبر مین جانب قبلہ سی اور سرہانیسی نہین نکالی گئی اور مانند اسکی ابن ماجہ نی ہی روایت کی ہی پس جب تعارض ہوا دونون حدیثون مین ساقط ہوئین دونون ؎ع ؎ح **وعنہ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل قبرًا لیلًا فاسرج لہ بسراج فاخذ من قبل القبلۃ وقال رحمک اللہ ان کنت لاواھا تلاءً للقرآن رواہ الترمذی وقال فی شرح السنۃ اسنادہ ضعیف ——— اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوی ایک قبر مین رات کو یعنی ایک شخص کی دفن کرنیکی لیی پس روشن کیا گیا حضرت کی لیی چراغ پس لیا حضرت نی میت کو جانب قبلہ سی اور فرمایا رحمت کری تجکو اللہ تحقیق تہا تو بہت رونیوالا بسبب خوف خدا کی اور بہت تلاوت کرنیوالا قرآنکا یعنی ان دونون چیزون کی سبب سے مستحق رحمت ومغفرت کا ہوا تو روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا شرح السنۃ مین اسناد اوسکی ضعیف ہی **ف** کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور اس باب مین حدیث جابر اور یزید بن ثابت سے بہی آئی ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ رات کو دفن کرنا مکروہ نہین جیسا کہ بعضون نی لکہا ہی اور یہہ حدیث سند ہی حنفیہ کی کہ اونکی ہان قبلہ کی طرفسی اوتارنا میت کو سنت ہی ؎ع ؎ح ؎ **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا ادخل المیت القبر قال بسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ وفی روایۃ وعلی سنۃ رسول اللہ رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وروی ابوداود الثانیۃ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ داخل کرتی میت کو قبر مین کہتی رکہتا ہون مین ساتہہ اللہ کی اور ساتہہ حکم اللہ کی اور اوپر شریعت رسول خدا کی اور ایک روایت مین اوپر طریقہ رسول اللہ کی روایت کی یہہ احمد نی اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور روایت کی ابوداودنی روایت دوسری **ف** دوسری روایت مین لفظ سنت ہی بجای ملۃ کی ؎ **وعن** جعفر بن محمد عن ابیہ مرسلًا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حثی علی المیت ثلث حثیات بیدیہ جمیعًا وانہ

رَشَّ عَلٰی قَبْرِ ابْنِهٖ اِبْرَاهِیْمَ وَوَضَعَ عَلَیْهِ حَصْبَاءَ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَی الشَّافِعِیُّ مِنْ قَوْلِهٖ رَشَّ

اور روایت کی امام جعفر صادق بیٹی محمد کی نی اپنی باپ سے یعنی امام باقر سی بطریق ارسال کی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ڈالین میت پر تین لپین ساتھہ دونون ہاتھون اپنی کی اکٹھا کرکر اور تحقیق حضرت نی چھڑکا پانی اوپر قبر بیٹی اپنی ابراہیم کی اور رکھی قبر پر سنگریزی یعنی نشان کی لیی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین اور روایت کی شافعی نی لفظ رش سی **ف** روایت کی احمد نی ساتھہ اسناد ضعیف کی کہ حضرت کہتی تہی ساتھہ پہلی لپ کے منہا خلقناکم اور ساتھہ دوسری لپ کی وفیہا نعیدکم اور ساتھہ تیسری کی ومنہا نخرجکم تارۃً اخری انتہی اور کہا ابن ملک نی کہ سنت ہی واسطی اوسکی کہ حاضر ہو میت کی ساتھہ قبر پر یہہ کہ لپ بہر کر ڈالی مٹی قبر مین بعد بٹاؤ کی اور سنت ہی چھڑکنا پانی کا بہی قبر پر اور منقول ہی کہ کہا گیا ایک شخص کو خواب مین کہ کیا کیا اللہ نی ساتھہ تیری کہا وزن کی گئین نیکیان میری پس غالب آئین برائیان نیکیون پر پس گری ایک تہیلی نیکیونکی پلہ مین پس جہک گیا وہ پس کہولا مینی کو تہیلی کو پس ناگاہ اوسمین مٹہی مٹی کی تہی جو کہ ڈالی تہی مینی ایک مسلمانکی قبر مین ذکرہ فی المواہب ۱۲ ع ۲ **وعن**

جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ یُّکْتَبَ عَلَیْهَا وَاَنْ تُوْطَاَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ گچ کیجاوین قبرین اور یہہ کہ لکھا جاوی اونپر اور یہہ کہ روندی جاوین قبرین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** گچ کرنیسی منع فرمایا اسلیی کہ اسمین ایک طرحکی زینت اور تکلف ہی اور مٹی سی لیپنا قبر کو جائز ہی اور مکروہ ہی لکھنا نام اللہ اور رسول اور قرآن کا قبر پر تا خوار و پامال نہون اور اسباب نکرین اونپر حیوان اور کہا ہی بعضی عالمون ہماری نی کہ اسیطرح مکروہ ہی لکھنا نام اللہ کا اور قرآن کا دیوار مساجد وغیرہا پر اور اسیطرح مکروہ ہی پتہر وغیرہ پر نام وغیرہ میت کا لکھہ کر کہڑا کرنا اور بعضون نی کہا ہی کہ نام میت کا خصوصًا صالح کا لکھنا جائز ہی تا کہ پہچانا جاوی بعد گذرنی مدت کی ۱۲ ع ۲ ح **وعنه** قَالَ رُشَّ قَبْرُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ الَّذِیْ رَشَّ الْمَاءَ عَلٰی قَبْرِهٖ بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ بِقِرْبَةٍ بَدَاَ مِنْ قِبَلِ رَاْسِهٖ حَتّٰی انْتَهٰی اِلٰی رِجْلَیْهِ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا پانی چھڑکا گیا قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پر اور تہا وہ شخص کہ جسنی ڈالا پانی اوپر قبر حضرت کی بلال بن رباح ساتھہ مشک کی شروع کیا چھڑکنا سر کی طرف سی یہانتک کہ پہنچا دیا پاؤن تک روایت کی یہہ بیہقی نی دلائل النبوۃ مین **وعن**

الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِیْ وَدَاعَةَ قَالَ لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ اُخْرِجَ بِجَنَازَتِهٖ فَدُفِنَ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا اَنْ یَّاْتِیَهٗ بِحَجَرٍ فَلَمْ یَسْتَطِعْ حَمْلَهَا فَقَامَ اِلَیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَیْهِ قَالَ الْمُطَّلِبُ قَالَ الَّذِیْ یُخْبِرُنِیْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی بَیَاضِ ذِرَاعَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ حَسَرَ عَنْهُمَا ثُمَّ حَمَلَهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَاْسِهٖ وَقَالَ اُعْلِمُ بِهَا قَبْرَ اَخِیْ وَاَدْفِنُ اِلَیْهِ مَنْ مَاتَ مِنْ اَهْلِیْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی مطلب بن ابی وداعہ سی کہ کہا جبکہ مری عثمان بن مظعون نکالا گیا جنازہ اونکا پس دفن کیے گئے اور حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ لاوی حضرت کی پاس پتہر یعنی بڑا پتہر تا علامت کی لیی رکھا جاوی پس نہ اوٹہا سکا وہ شخص اوس پتہر کو پہر کہڑی ہوئی طرف اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آستینین چڑہائین دونون ہاتہونکی کہا مطلب راوی نی کہ کہا اوس شخص نے کہ خبر دی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی گویا کہ مین دیکہتا ہون طرف سفیدی دونون ہاتون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسوقت کہ کہولا اون دونون کو پہر اوٹہایا اوسکو پس رکہا اوسکو سرہانی قبر عثمان کی اور فرمایا نشان کیا مینی ساتہہ اسکی اپنی بہائیکی قبر کا اور دفن کرونگا مین پاس اونکے اوس شخص کو کہ مریگا اہل میری سی روایت کی یہہ ابو داؤد نی **ف** مطلب بن وداعہ صحابی ہین اسلام لائی دن فتح مکہ کی اور یہہ حدیث روایت کی ہی اور صحابی سی بسبب نہ حاضر ہونیکی اوسوقت اور عثمان بن مظعون بہائی تہی حضرت کی دودہ شریک اسلام لائی ہین بعد تیرہ

آدمیونکی اور خاضر ہوئی بدر مین اور مدینہ مین اول یہی مری ہین مہاجرون مین سے اور انکی پاس اول دفن کیی گئی حضرت ابراہیم صاحبزادی حضرت کی
اور لکہا ہی ازہارمین کہ معلوم ہوا اس سے کہ مستحب ہے یہہ کہ رکہی جاوی قبر پر نشانی پہچانکی لیی اور ایک جاگاڑی جاوین اقربا ہرع بارح **وعن**
الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّاهُ اكْشِفِي لِي عَنْ قَبْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَصَاحِبَيْهِ فَكَشَفَتْ لِي عَنْ ثَلٰثَةِ قُبُورٍ لَا مُشْرِفَةٍ وَلَا لَاطِئَةٍ مَبْطُوحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی قاسم بن محمد سی کہ کہا گیا مین حضرت عائشہ پاس پس کہا مینی ای ماںمیری کہولدو میری لیی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
دو نو یارون انکیکی یعنی حضرت ابوبکر و عمر کی پس کہولدین میرے لیی تینون قبرین نہ تہین بہت بلند اور نہ متصل ساتہہ زمین کی یعنی بلکہ بلند بالشت
بالشت بہر تہین بچہی ہوئی تہین کنکریان سرخ میدانکی یعنی جو کہ گرد مدینہ مطہرہ کی ہی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** کہولدین یعنی یہہ قبرین حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا کے حجری مین تہین اور جب تک دروازہ کہلا ہوا تہا اور دروازہ پر پردہ پڑا رہتا تہا جب چاہتی کہ مشرف ساتہہ زیارت کی ہوتی
پردہ اوٹہا کر اندر جاتی بارح ؛ **وعن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ
فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ بَعْدُ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَجَلَسْنَا مَعَهُ رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ فِي آخِرِهِ كَأَنَّ عَلَى رُؤُوسِنَا الطَّيْرَ اور روایت ہی برا ابن عازب سے کہ کہا نکلی ہم ساتہہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ جنازہ ایک شخص کی انصار مین سی پس پہنچی ہم طرف قبر کی اور دفن نہ کیا گیا تہا وہ ہنوز یعنی قبر نہ کہد چکی تہی پس بیٹہی نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سامنی قبلہ کی اور بیٹہی ہم ساتہہ حضرت کی یعنی گرد اونکی روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور زیادہ کیا ابن ماجہ نے
بیچ آخر اسکیکے یہہ کہ گویا ہماری سرونپر تہی پرندی جانور یعنی نہایت چپ در سر جہکائی ہوئی بیٹہی تہی **ف** یہہ حدیث باب ما یقال عند من حضرہ
الموت کی تیسری فصل مین گذر چکی ہی اور وہ دراہی اس سے **وعن** عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ
كَكَسْرِهِ حَيًّا رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
توڑنا مردہ کی ہڈیکا مانند توڑنی زندہ کی ہڈیکی ہی یعنی گناہ مین نقل کی یہہ مالک اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ
حقارت کرنی میت کی منع ہی جیسیکہ منع ہی حقارت کرنی زندہ کی اور میت ایذا اور لذت پاتا ہی مانند زندہ کی ہرع ؛ **الفصل الثالث** فصل تیسری

عَنْ أَنَسٍ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُدْفَنُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ
عَلَى الْقَبْرِ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ مِنْ أَحَدٍ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِي قَبْرِهَا فَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
روایت ہی انس سی کہ کہا خاضر تہا مین اوسوقت کہ بیٹہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی ام کلثوم بیوی حضرت عثمان کی دفن کیجاتی تہین
اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی تہی پاس قبر کی پس دیکہین مینی آنکہین حضرت کی کہ آنسو بہاتی تہین پہر فرمایا کیا ہی تم مین کوئی شخص کہ نہ صحبت
کے ہو عورۃ اپنی سی آجکی رات پس کہا ابوطلحہ نی مین ہون فرمایا پس اوترا نکی قبر مین پس اوتری قبر مین روایت کی یہہ بخاری نی **ف** کیا
ہے تم مین کوئی شخص الخ کہا حضرت نی یہہ بارادہ اسکی کہ معلوم کرین یہہ کہ عثمان نے فی کسی عورۃ سی صحبت کی ہی یا نہین پس نہ کہا حضرت عثمان نے
کہ نہین صحبت کی مینی یعنی پس معلوم ہوا کہ انہون نی اپنی کسی لونڈی یا اور بیوی سی صحبت کی ہی اور ایک نکتہ اور اسمین خوب ہے کہ حضرت نی یہہ
اسلیئے پوچہا کہ صحبت کرنی اگرچہ منع نہین ہی لیکن نکرنی مین ایک طرح کی مشابہت ہوتی ہی ملائکہ کی ساتہہ تو حضرت نی چاہا کہ جسنی عنقریب
صحبت نکی ہو اور اس سی مشابہ ملائکہ کی ہو وہ دفن کری اور ابوطلحہ اجنبی نی جو اوتارا یہہ خصوصیات انکیسے تہا یا اشارا تہا طرف بیان جواز کے

کہا ابن ہمام نی کہ نہ داخل کری کسی عورت کو قبر مین اور نہ نکالی اوسکو کوئی سوای مردونکی اسلیی کہ چھونا اجنبی کا عورت کو ساتھہ حائل کی یعنی کپڑی وغیرہ کی وقت ضرورت کی جائز ہی اوسکی زندگی مین اور اسیطرح بعد مرنی اوسکی کی پس جب مرجاے عورۃ اور نہ محرم ہو کوئی اوسکا دفن کرین اوسکو نیکبخت ضعیف ہمسایہ اوسکی کی پہر اگر ہون ضعیف پس جوان نیکبخت دفن کرین اور اگر ہو محرم اگرچہ دودہ کی سبب سے ہو یا سسرال کا ہو وہ اوتر کر دفن کری اور اگر کوئی کہی کہ علما لکہتی ہین کہ خاوند اور محارم اولی ہین نیکبخت بیگانو نسی پس انکو حضرت عثمان اور آنحضرت نی کیون نہ دفن کیا جواب یہہ کہ احتمال ہی کہ حضرت کو اور حضرت عثمان کو کچہہ عذر ہوگا اسلیی نہ اوتری ۴ ع ۴ مولانا ۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لِابْنِهِ وَهُوَ فِي سِيَاقِ الْمَوْتِ إِذَا أَنَا مِتُّ فَلَا تَصْحَبْنِي نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ فَإِذَا دَفَنْتُمُونِي فَشُنُّوا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا ثُمَّ أَقِيمُوا حَوْلَ قَبْرِي قَدْرَ مَا يُنْحَرُ جَزُورٌ وَيُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتَّى أَسْتَأْنِسَ بِكُمْ وَأَعْلَمَ مَاذَا أُرَاجِعُ بِهِ رُسُلَ رَبِّي رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمرو بن العاص سی کہ کہا اپنی بیٹی کو یعنی عبداللہ کو اوس حالت مین کہ وہ نزع مین تہی جسوقت کہ مرون مین پس نہو ساتھہ میری کوئی نوحہ کرنیوالی اور نہ آگ پس جب ارادہ دفن میرا کرو پس ڈالو مجہپر مٹی ڈالنا بسہولت یعنی تہوڑی تہوڑی پہر کہڑی رہو گرد قبر میری کی یعنی واسطی دعا ثابت رہنی وغیرہ کی بقدر اوسکی کہ ذبح کیا جاوی اونٹ اور تقسیم کیا جاوی گوشت اوسکا یہانتک کہ آرام پکڑون مین بسبب تمہاری اور جانون مین یعنی بلا وحشت کہ کیا جواب دیتا ہون فرشتون پروردگار اپنی کیکو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اور نہ آگ عادت تہی اہل جاہلیت کی کہ آگ ساتھہ میت کی لیجاتی تہی واسطی فخر اور ریا کی اور تا خوشبوئی جلا وین اور اور کام مین آدی اس سے منع فرمایا پس جیسی یہان بعضی جنازونکی ساتھہ اگرسوز مین اگر جلاتی جاتی ہین یا مشعلین اور پنج شاخی بلا ضرورت جلاتی ہین یا لگن والی آگ لیی ساتھہ رہتی ہین منع ہی اور بسبب تمہاری یعنی بسبب دعا اور اذکار اور قراۃ اور استغفار تمہاری کی چنانچہ حدیث ابی داؤد کی مین آیا ہی کہ حضرت جب فارغ ہوتی دفن کسی شخص کسی کہڑی ہوتی اوسپر اور فرماتی استغفار کرو واسطی بہائی اپنی کی اور مانگو اسکیی لیی ثابت رہنا اسلیی کہ وہ اب پوچہا جاتا ہی ۴ ع ۴ ح وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَلَا تَحْبِسُوهُ وَأَسْرِعُوا بِهِ إِلَى قَبْرِهِ وَلْيُقْرَأْ عِنْدَ رَأْسِهِ فَاتِحَةُ الْبَقَرَةِ وَعِنْدَ رِجْلَيْهِ بِخَاتِمَةِ الْبَقَرَةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سی کہ کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جسوقت کہ مری ایک تمہارا پس نہ بند رکہو اوسکو اور جلدی پہنچا دو اوسکو طرف قبر اوسکیکی اور چاہیی کہ پڑہی جاوی نزدیک سر اوسکیکی ابتدا سورہ بقر یعنی مفلحون تک اور نزدیک پاؤن اوسکیکی خاتمہ سورہ بقرہ کا روایت کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا اور صحیح یہہ ہی کہ موقوف ہی عبداللہ بن عمر پر **ف** نہ بند رکہو یعنی تاخیر نکرو میت کی دفن کرنی مین بغیر عذر کی کہا ابن ہمام نی کہ مستحب ہے جلدی کرنی تجہیز میت مین جسوقت سی کہ وہ مری اور آگی کا جملہ یعنی واسرعوا الخ تاکید ہی اسکی یا اشارہ ہے طرف اسکی کہ جنازہ لیکر چلی تو جلدی چلنا سنت ہی یعنی بیچ کی چال چلی نہ دوڑی اور نہ آہستہ چلی اور خاتمہ سورہ بقرہ کا یعنی آمن الرسول سے آخر تک اور کہا احمد بن حنبل نے کہ جب داخل ہو تم مقابر مین پس پڑہو سورہ فاتحہ اور معوذتین اور قل ہو اللہ احد اور بخشو ثواب اوسکا اہل مقابر کو پس وہ پہنچتا ہی طرف اونکی اور مقصود زیارت قبور سی زیارت کرنیوالیکی لیی یہہ ہی کہ عبرت پکڑی اور مردونکی لیی یہہ ہی کہ فائدہ اوٹہاوین اوسکی دعا سی انتہی اور حضرت علی سی روایت ہی بطریق مرفوع کی کہ جو کوئی گذری مقابر پر اور پڑہی قل ہو اللہ احد گیارہ بار پہر بخشی ثواب اوسکا مردون کو دیا جاتا ہی ثواب بقدر عدد مردونکی اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو

کوئی داخل ہو مقابر مین پہر پڑہے فاتحۃ الکتاب اور قل ہو اللہ احد اور الہٰکم التکاثر پہر کہی کہ مینے گردانا ثواب اسچیز کا کہ پڑہی مینے کلام تیری سی واسطی اہل مقابر کی مومنین
اور مومنات سی تو ہوتی ہین اموات شفیع اوسکی لیے طرف اللہ تعالی کی اور کہا حماد مکی نے کہ نکلا مین ایک رات طرف مقابر مکی کی پہر رکہا مینے سر اپنا ایک قبر
پر اور سو رہا مین پس دیکہا مینے اہل مقابر کو کہ حلقے حلقے بنائے بیٹہے ہین پس کہا مینے قایم ہوئی قیامت کہا اونہون نے نہین ولیکن ایک شخص نے ہمارے
بہائیون مین سے پڑہی قل ہو اللہ احد اور بخشا ثواب اوسکا پس ہم بانٹتے ہین اوسکو مدت ایک برس سی اور انس سی روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو کوئی داخل ہووی مقابر مین پس پڑہی سورہ یٰس ہلکا کرتا ہی اللہ عذاب اونسی اور ہوتی ہین واسطی اوسکی نیکیان بقدر گنتی مردونکی کہ اوسمین
ہین اور لکہا ہی سیوطی شافعی نے شرح الصدور مین کہ اختلاف کیا گیا ہی بیچ پہنچنی ثواب قرآن کی واسطی میت کی پس جمہور سلف یعنی صحابہ وغیرہم
اگلی علما اور تینو امام رحمہم اللہ کہتی ہین کہ پہنچتا ہی اور ہمارے امام شافعی نے اختلاف کیا ہی انتہی ۱۲ ع پہر جو کچہہ کہ امام شافعی سند لائی ہین سیوطی
نے کئے جواب اوسکی لکہکر پہنچنا عبادۃ بدنی کا ثابت کیا ہی جو چاہی اس مقام کو شرح الصدور یا مرقات مین دیکہہ لی ** وَعَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ
قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بِالْحُبْشِيِّ وَهُوَ مَوْضِعٌ فَحُمِلَ إِلَى مَكَّةَ فَدُفِنَ بِهَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ أَتَتْ قَبْرَ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ شِعْر وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيمَةَ حِقْبَةً + مِنَ الدَّهْرِ حَتَّى قِيلَ لَنْ يَتَصَدَّعَا + فَلَمَّا
تَفَرَّقْنَا كَأَنِّي وَمَالِكًا + لِطُولِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعًا + ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ إِلَّا حَيْثُ مُتَّ وَلَوْ شَهِدْتُكَ
مَا زُرْتُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن ابی ملیکہ سی کہ کہا وفات
ہوئی عبد الرحمن بن ابی بکر کی بیچ حبشی کی اور وہ ہی ایک جگہہ پہر لائی گئی طرف مکہ کی پہر دفن کیی گئی مکہ مین پس جبکہ آئین حضرت عائشہ مکہ مین حج کی لیی
آئین قبر عبد الرحمن بن ابی بکر کی پاس کہ بہائی انکی تہی پس کہا او تہی ہم مانند دو ہمنشینون جذیمہ کی جدا نہتی آپسمین مدت مدید زمانی سی یہانتک کہ
کہا گیا ہرگز نہ جدا ہونگی پس جب جدا ہوئی ہم گویا مین اور مالک باوجود بہت مدت تک ساتہہ رہنی کی نہین گذاری ہمنی ایک رات اکٹہی پہر کہا
حضرت عائشہ نے قسم ہی اللہ کی اگر حاضر ہوتی مین تیری پاس وقت مرنیکی نہ دفن کیا جاتا تو مگر اوسی جگہہ کہ مرا تہا تو یعنی ایسی کہ نقل نکرنا مکان موت کا
سنت اور افضل ہی اور اگر حاضر ہوتی مین تیری پاس وقت وفات کی نہ زیارت کرتی مین تیری نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** حبشی نام ایک موضع
کا ہی قریب مکہ اور بعضون نے کہا ہی کہ ایک منزل ہی مکہ سی اور پس کہا یعنی حضرت عائشہ نے دو بیتین پڑہی حسب حال اپنی بہائیکی فراق مین اور یہہ
بیتین متمم بن نویرہ نے کہین تہین بیچ مرثیہ بہائی اپنی مالک بن نویرہ کی کہ اوسکو خالد بن ولید نے حضرت ابو بکر کی خلافت مین مار ڈالا تہا معنی بیتونکی
یہہ ہی کہ متمم کہتا ہی کہ تہی ہم مانند دو ہمنشینون جذیمہ کی مدت مدید زمانہ سی جذیمہ نام ایک بادشاہ کا ہی کہ عراق اور جزیرہ عرب اپنی تصرف مین
رکہتا تہا اور اس بادشاہ کی دو ہمنشین تہی مالک اور عقیل کہ چالیس برس تک دونون ہمنشین اور ندیم اوسکی رہی اور اونکو نعمان نے مارا اونکی قتل
کا بہی قصہ عجیب ہے مقامات حریری مین مذکور ہی پس متمم اپنی بہائیکی مرثیہ مین کہتا ہی کہ ہم اور تو ہمنشینی اور محبت کہنی والی رہتی تہی اور جدا نہتی ایک
مدت دراز مانند دو ہمنشینون جذیمہ کی کہ وہ اسطرح آپسمین اخلاص و ہمنشینی ایک مدت سی رکہتی تہی کہ لوگ بسبب جمع ہونیکی مدت درازسی کہتی تہے
کہ یہہ ہرگز جدا نہونگی پہر متمم کہتا ہی کہ پس جب جدا ہوئی ہم یعنی مین اور مالک بسبب مرنی مالک کی تو گویا مین اور مالک باوجود جمع ہونیکی ایک مدت
دراز تک ایک رات بہی ساتہہ نرہی تہی یعنی وہ مدت درازتی بودیا خوابی اور نہ زیارت کرتی مین یعنی دوبارہ اسلیی کہ حضرت نے لعنت کی ہی عورتون
زیارت کرنیوالیون قبرون کیکو ولیکن ازبسکہ تجہی مرتی ہوئی ندیکہا تہا زیارت تیری قبر کی کی تا قایم مقام ملاقات کی ہو ۱۲ ع ۱۲ ح ۱۲
وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدًا وَرَشَّ عَلَى قَبْرِهِ مَاءً رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی ابی رافع سی کہ کہا نکالا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سعد کو جنازہ مین سے سرکی طرف سی اور چھڑکا اونکی قبر پر پانی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی ؛؛
ف یہہ سند ہی امام شافعی کی اور ہمارے نزدیک محمول ہی ضرورت پر یا بیان جواز پر اور مفصل بیان اسکا دوسری فصل مین حدیث ابن عباس کے
مین ہو چکا ہی ؛ ع ؛ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ ثُمَّ أَتَى الْقَبْرَ فَحَثَى عَلَيْهِ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ ثَلَاثًا
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی ایک جنازے پر پہر آئی نزدیک قبر کی پس ڈالی
اوسپر سر کی طرف سی تین لپین مٹی کی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلَى قَبْرٍ
فَقَالَ لَا تُؤْذِ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ أَوْ لَا تُؤْذِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ** اور روایت ہی عمرو ابن حزم سی کہ کہا دیکہا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تکیہ کئی
ہوئی قبر پر پس فرمایا نہ ایذا دی صاحب اس قبر کو یا فرمایا نہ ایذا دی اوسکو روایت کی یہہ احمد نی **ف** شاید مراد یہہ ہی کہ اوسکی روح ناخوش ہوتی
ہے تکیہ لگانی سی ایسی کہ اسمین حقارت اوسکی لازم آتی ہی ؛ ش ح ؛

بَابُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب ہی رونیکا میت پر **ف ۱**
رونا مردی پر بغیر نوحہ اور چلانی کی جائز ہی مکروہ یہہ ہی کہ چلاوی اور نوحہ کری اور تعریف میت کی با فراط کری جیسیکہ عادت اہل جاہلیت کی تہی
اور اصل شمار اور ذکر اوسکی خوبیونکا کرنا کہ بطور ندبہ یعنی بیان کی نہو مکروہ نہین اور مستحب ہے تعزیت کرنی اور معنی تعزیت کی یہہ ہین کہ مصیبت زدہ کو صبر
کرنیکو کہی اور تسلی کری اوسکی اور تعزیت ایکبار سی زیادہ نکری اور یہہ جمع ہونا خاص تیسری دن کا اور اور تکلفات کرنی اور صرف کرنا مال کا بغیر وصیت کی
حق یتیمون مین سی بدعت ہی اور حرام مجد الدین رح قاموس کی مصنف نی سفر السعادت مین لکہا ہی کہ عادت نہ تہی کہ میت کی لیی سوای وقت نماز جنازے کی
جمع ہون اور قرآن پڑہین اور ختمات پڑہین گور پر اور نہ غیر گور پر اور یہہ سب بدعت ہین انتہی اگر گہر مین یا مسجد مین بیٹہنا جائز ہی ایسی کہ جب خبر موت جعفر
اور زید اور ابن رواحہ کی حضرت کو پہنچی تو مسجد مین غمگین بیٹہی اور لوگ آتی تہی تعزیت کی لیی لیکن اسطرح کہ اب متعارف ہی اور ایام متعددہ مین
کرتی ہین نہ تہی اور بہت علماء متاخرین کہتی ہین کہ مکروہ ہی جمع ہونا نزدیک صاحب میت کی اور سخت مکروہ ہی کہ بیٹہی دروازی گہر پر اور لوگ جمع ہون
اور تعزیت کرین ایسی کہ یہہ فعل جاہلیت کا ہی بلکہ جب دفن سی فارغ ہو کر پہرین تو متفرق ہون اور اپنی کاروبار مین مشغول ہون اور صاحب میت
کو ہی چاہیی کہ اپنی کام مین مشغول ہو تو بقبر کی گرد حلقہ باندہ کر قرآن پڑہنا مکروہ ہی حق نی الرحمۃ ؛ و شرح سفر السعادت **ف ۲** تعزیت کرنی مصیبت
زدہ کو اچہی بات ہی اور وقت تعزیت کا مرنی سی تین دن تک ہے اور مکروہ ہی بعد اوسکی مگر یہہ کہ ہو غایب تعزیت کرنیوالا یا مصیبت زدہ تو نہین
مضائقہ کہ جب ملے جبہی تعزیت کری اور تعزیت کرنی بعد دفن کی اولی ہی دفن کی پہلی سی اور یہہ جب ہی کہ نہ دیکہی اونمین جزع فزع شدید اور اگر
دیکہی کہ بہت جزع فزع کرتی ہین پہلی ہی دفن کی بہتر ہی اور مستحب ہے کہ عام تعزیت کری سب اقارب میت کو چہوٹونکو اور بڑونکو اور مردونکو اور عورتونکو مگر یہہ
کہ ہو عورت جوان تو نہ تعزیت کری اوسکو مگر محرم اوسکی اور مستحب ہے کہ کہی صاحب تعزیت کو بخشی اللہ تعالی میت تیرے کو اور درگذر کری اوس سی اور
ڈہانکی اوسکو اپنی رحمت مین اور نصیب کری تجکو صبر اوسکی مصیبت پر اور ثواب دی تجکو اوسکی مرنی پر اور بہترین الفاظ تعزیت کی وہ ہین کہ وقت تعزیت کی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمائی اِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى یعنی اللہ ہی کی ملک ہے جو چیز کر لی اور اوسیکی ملک ہی جو چیز
دی اور ہر چیز نزدیک اوسکی ساتہہ وقت مقرر کی ہی اور اگر کافر مر جاوی اور قرابتی اوسکا مسلمان ہو تو اوسکو یون تعزیت کری بہت دی اللہ ثواب
تجکو اور اچہی دی تسلی تجہی اور اگر قرابتی کافر ہو اور میت مسلمان تو یون کہی اچہی دی اللہ تسلی تجہی اور بخشی میت تیری کو اور یون نہ کہی کہ بہت دی
اللہ تجکو ثواب اور اگر میت اور قرابتی دونو کافر ہون تو کہی بدلہ دی تجکو اللہ اور نہ کم کری لوگ تیری اور شہرون عجم کمین جو رسم ہی کہ بچہونی بچہاتی
ہین اور کہڑی رہتی ہین راہ پر بہت بری رسم ہی اور بیٹہنا مصیبت کی لیی تین روز تک جائز ہی اور ترک اوسکا اولی ہی اور مکروہ ہے

مردونکی لیی سیاہ کپڑی پہنی اور پہاڑنی کپڑی وقت مصیبت کی اورنہین مضایقہ سیاہ کپڑی پہننی عورتونکو اور کالاکرنا موہنہ اور ہاتھونکا اور چاک کرنا گریبان کا اور نوچنا موہنہ کا اور بکھیرنا بالونکا اور ڈالنا مٹی کا سرپر اور پیٹنا زانوکا اور سینہ کا اور روشن کرنا آگ کا قبر دن پر رسوم جاہلیت سے ہی اور باطل وغرور اور نہین مضائقہ یہہ کہ کہانا پکا کر بہیجا جاوی اہل میت کی لیی اور نہین مباح کرنا ضیافت کا تیسری دن ؀ عالمگیری **ف** جو کچھ لوگ تکلفات کرتی ہین تیسری دن کہ فرش بچہاتی ہین اور خیمی کہڑی کرتی ہین اور خوشبوئی بانٹتی ہین اور مانند انکی یہہ سب امور بدعت اور بری اور نامشروع ہین کذا نقلہ الشیخ عن مطالب المومنین اور نصاب مین لکہا ہی کہ لوگون نی سیوم کو جو عادت کی ہی خوشبو لگانیکی سہین مشابہت عورتون کی ساتہہ ہوتی ہی کہ وہ سوگ وتارنیکی لیی تیسری روز خوشبو لگاتی ہین پس پرہیز کرنا چاہیی اوس سے پرہیز کرنا اس سبب سے نہین ہی کہ خوشبو ہی بلکہ اسلیی ہی کہ اس عمل مین اوسوقت مشابہت عورتون کی ساتہہ ہوتی ہی اور آداب تعزیت کی یہہ ہین کہ سلام ومصافحہ کری صاحب مصیبت سی اور تواضع کری اور کلام بہت نکری اور مسکراوی نہین ؀ شیخ الاسلام

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ سَیْفِ الْقَیْنِ وَکَانَ ظِئْرًا لِاِبْرَاھِیْمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِبْرَاھِیْمَ فَقَبَّلَہٗ وَشَمَّہٗ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَیْہِ بَعْدَ ذٰلِکَ وَاِبْرَاھِیْمُ یَجُوْدُ بِنَفْسِہٖ فَجَعَلَتْ عَیْنَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَہٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَاَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ یَا ابْنَ عَوْفٍ اِنَّہَا رَحْمَۃٌ ثُمَّ اَتْبَعَہَا بِاُخْرٰی فَقَالَ اِنَّ الْعَیْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ یَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یَرْضٰی رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِکَ یَا اِبْرَاھِیْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

روایت ہی انس سی کہ کہا داخل ہوئی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر ابی سیف لہار کی اور وہ تہا انکا ابراہیم کا پس لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ابراہیم کو پہر بوسہ لیا اونکا اور سونگہا اونکو یعنی رکہی ناک اور موہنہ اونکی موہنہ پر جیسی کوئی سونگہتا ہی بو پہر گئی ہم اونکی پاس بعد اسکی یعنی بعد چند روز کی اور ابراہیم تہی حالت نزع مین پس ہوئین دونو آنکہین حضرت کی کہ جاری ہوئی آنسو اونسی پس عرض کیا حضرت سی عبد الرحمن بن عوف نی اور تم روتی ہو یا رسول اللہ پس فرمایا حضرت نی ای بیٹی عوف کی تحقیق یہہ رحمت ہی پہر اوس رونیکی بعد پہر روئے پہر فرمایا تحقیق آنکہین آنسو بہاتی ہین اور دل غمگین ہے اور نہین کہتی ہم باوجود اوسکی مگر وہ چیز کہ راضی ہو رب ہمارا اور تحقیق ہم بسبب جدائی تیری ای ابراہیم البتہ غمگین ہین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ابوسیف کا نام برا تہا اور انکی بیوی کا نام خولہ بنت منذر انصاریہ وہ دایہ تہین حضرت ابراہیم کی اور اونکی ہان کسب لہار کا ہوتا تہا اور حضرت ابراہیم صاحبزادی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سولہ مہینی یا سترہ مہینی کی عمر تہی کہ وفات پائی پس اس حدیث مین بیان ہی اونکی حالت نزع کا کہ حضرت اوسوقت تشریف لیگئی اور پیار کیا اور روئی پس کہا عبد الرحمن نی کہ لوگ تو روتی ہین آپ بہی روتی ہین باوجود اس بڑی شان اور معرفت کی حضرت نی فرمایا کہ رحمت سے یعنی اوسکو مبتلا اس حال مین دیکہکر رحم آتا ہی یہہ رونا اثر اوسکا ہی نہ کہ بسبب بی صبری کی ہی جیسا کہ تو نی خیال کیا اور دل غمگین ہے اسمین اشارا ہی اسکی طرف جو غمگین نہووے پس بسبب سنگدلی کی ہی اور جو روی نہین پس بسبب قلت رحمت کی ہے پس یہہ حال یعنی غم کرنا اور رونا کامل تر ہی نزدیک اہل کمال کی حال اسکیسے کہ مری بیٹا اوسکا اور وہ ہنستا ہو پس عدل یہہ ہے کہ دیوی ہر ذی حق کو حق اوسکا ؀ ع

وَعَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ اَرْسَلَتِ ابْنَۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْہِ اَنَّ ابْنًا لِیْ قُبِضَ فَاْتِنَا فَاَرْسَلَ یُقْرِئُ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی وَکُلٌّ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَاَرْسَلَتْ اِلَیْہِ تُقْسِمُ عَلَیْہِ لَیَاْتِیَنَّہَا فَقَامَ وَمَعَہٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَزَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ فَرُفِعَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّبِیُّ وَنَفْسُہٗ تَتَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ فَقَالَ سَعْدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا ھٰذَا فَقَالَ ھٰذِہٖ رَحْمَۃٌ جَعَلَہَا اللّٰہُ فِیْ قُلُوْبِ عِبَادِہٖ

فَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ کہا بہیجا بیٹی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نی یعنی حضرت زینب نی کسیکو طرف حضرت کی کہ بیٹا میرا مرتا ہی پس آئی میری پاس بہیجا حضرت نی اوسکو سلام کہلا بہیجا اور فرمایا تحقیق اللہ ہی کی لیی ہی جو چیز کہ لی اور اوسیکی لیے ہی جو چیز کہ دی یعنی اولاد وغیرہ پس اونکی ہلاک ہونی مین جزع فزع نہ چاہیی اسلیی کہ امانت اپنی لیتا ہی اور ہر چیز نزدیک اسکی ساتہہ مدت معین کے ہے یعنی زندگی تیری بیٹی کی یہی اتنی ہی مقدر ہی کہ جتنا جیا پس چاہیی کہ صبر کری اور ثواب چاہیی پہر بہیجا یعنی دوبارہ بیٹی حضرت کی نی آدمی طرف حضرت کی قسم دی حضرت کو کہ البتہ تشریف لائی پس کہڑی ہوئی حضرت اور تہی ساتہہ حضرت کی سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور اور لوگ صحابہ مین سی پس اوٹہایا گیا طرف حضرت کی لڑکا یعنی حضرت کی گود مین دیا تو اسکو اور روح اوسکی حرکت کرتی تہی یعنی جان کنی کی حالت تہی پس بہنی لگین دونوں آنکہین حضرت کی پہر کہا سعد نی ای رسول خدا کی کیا ہی یہہ پس فرمایا یہہ رحمت ہی پیدا کیا اسکو اللہ نے اپنی بندونکی دلون مین پس رحمت یعنی مہربانی نہین کرتا اللہ تعالی اپنے بندون مین سے مگر رحمت کرنیوالون پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** گمان کیا سعد نے کہ سب اقسام رونیکی حرام ہین اور حضرت شاید بہول کر روئی پس آگاہ کیا حضرت نی اوسکو کہ رونا آنسو ونسی نہین حرام و مکروہ بلکہ وہ رحمت ہی اور حرام جو ہی نوحہ ہی اور گریبان چاک کرنا اور منہہ پیٹنا ع ؛ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوٰى لَّهُ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ وَّسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهٗ فِيْ غَاشِيَةٍ فَقَالَ قَدْ قُضِيَ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُّعَذِّبُ بِهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ اَوْ يَرْحَمُ وَاِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا بیمار ہوی سعد بن عبادہ بیماری کرکہ تہی اونکو یعنی انکو معلوم نہین کہ کیا بیمار تہی پس آئی اونکی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اونکی عیادہ کرنیکو ساتہہ عبد الرحمن بن عوف کی اور سعد بن ابی وقاص کی اور عبد اللہ بن مسعود کے پس جب گئے اونکی پاس پایا اونکو بیہوشی مین پس فرمایا حضرت نی کیا تحقیق مرگیا کہا صحابہ نی کہ نہین یا رسول اللہ پس روئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی از راہ مہربانی کی اوسپر پس جبکہ دیکہا صحابہ نی رونا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا روئی پہر فرمایا کیا نہین سنتی ہو تم یعنی سنو کہ تحقیق اللہ نہین عذاب کرتا ساتہہ آنسوون آنکہونکی اور نہ ساتہہ غم کرنی دل کی ولیکن عذاب کرتا ہی ساتہہ اسکی اور اشارہ کیا طرف زبان اپنی کی یا رحم کرتا ہی یعنی اگر زبان سی کلمات ناشکری یا بی ادبی کی جناب الہی مین بولا یا نوحہ کیا مستحق عذاب کا ہوتا ہی اور اگر حمد کہی اور انا للہ پڑہی لایق رحمت و ثواب کے ہوتا ہی اور تحقیق مردہ البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونی لوگون اوسکیکی اوسپر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بسبب رونی لوگون اوسکیکی یعنی آواز بلند کرکر رونیسی عذاب کیا جاتا ہی اور تحقیق اسکی تیسری فصل مین آویگی انشاء اللہ تعالی ؛ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین اہل طریقہ ہمارےسی وہ شخص کہ پیٹی رخسارے اور پہاڑے گریبان اور پکارے پکارنا جاہلیت کا یعنی وقت رونیکی وہ چیز کہی کہ نہین جائز شرعا مانند نوحہ اور واویلا کرنیکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پیٹی رخسارے اور پہاڑے گریبان اسکی حکم مین ہی کہ وہ پگڑی پہینکے اور سر پیٹی اور بال نوچی ع وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ اُغْمِيَ عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ تَصِيْحُ بِرَنَّةٍ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمِيْ وَكَانَ يُحَدِّثُهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا بَرِيْءٌ مِّمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِمُسْلِمٍ

اور روایت ہی ابی بردہ سی کہ کہا بیہوش ہوئی ابی موسی پس شروع کیا اونکی عورۃ ام عبد اللہ نی کہ چلا کر روتی تہی پہر ہوش مین آئی ابو موسی پس کہا کیا نہین جانا تونی اور حال یہہ کہ حدیث کرتی تہی اوسکو یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مین بیزار ہون اوس سی کہ منڈوائی بال سر کی یعنی مصیبت مین اور چلا کر روی اور پہاڑی کپڑی اپنی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور لفظ اسکی مسلم کی **ف** یہہ افعال ایام جاہلیت مین اکثر عورتون سے سرزد ہوتی تہی مسلمانکو بہت پرہیز کرنا چاہیے اون سی کہ حضرت بیزار ہوتی ہین ع **وعن** اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ اَلْفَخْرُ فِي الْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ النَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی مالک اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چار چیزین ہین میری امت مین کام جاہلیت کیسی کہ نہین چہوڑینگی اونکو یعنی اکثر لوگ فخر کرنا حسب مین اور طعن کرنا نسب مین اور پانی طلب کرنا بسبب ستارونکی اور نوحہ کرنا اور فرمایا عورت نوحہ کرنیوالی جسوقت توبہ کی پہلی مرنی اپنی کی کہڑی کیجاویگی دن قیامت کی موقف مین اور اوسپر ہوگا کرتا قطران کا اور کرتا خارش کا روایت کی یہہ مسلم نی **ف** فخر کرنا حسب مین حسب کہتے ہین اون خصلتون کو کہ اچہا جانتا ہی اونکو آدمی اپنی مین مانند شجاعت اور فصاحت وغیرہ کی و طعن کرنا لوگونکی نسب مین یعنی عیب کرے لوگونکی نسب مین کہ فلانی کا باپ برا تہا فلانی کا دادا برا تہا ان دونو چیزون مین تعظیم اپنی اور حقارت لوگونکی لازم آتی ہی اور یہہ دونو مذموم ہین مگر بسبب اسلام اور کفر کی یعنی بسبب اسلام کی کسیکو بزرگ جانی اور بسبب کفر کی دوسریکو حقیر جانی تو جائز ہی اور پانی طلب کرنا بسبب ستارونکی یعنی توقع منہہ کی کرنی بسبب ستارونکی یعنی فلانا ستارا فلانی منزل مین آویگا تو منہہ برسیگا حاصل یہہ کہ یہہ اعتقاد کرنا کہ منہہ برسیگا بسبب نکلنی فلانی ستارونکی یہہ حرام ہی واجب یہہ ہے کہ کہی برسائے گئے ہم بسبب فضل اللہ تعالی کی اور نوحہ کرنا یعنی واویلا کرنا اور اچہی خصلتین میت کی شمار کرنی مثلا کہی بڑا شجاع تہا اور ایسا تہا اور ایسا تہا اور قطران ایک دوا ہی بدبودار سیاہ نکلتی ہی درخت ابہل سی کہ ہند مین اوسکو موبیرکہتی ہین اور اوسکو اونٹون خارشتی کو ملتی ہین اور آگ اوسمین بہت تیزاثر کرتی ہی اور جلدی ٹہرکتی ہی پس مطلب اس عبارت کا تا آخر حدیث یہہ ہی کہ مسلط ہوگی اوسپر خارش اور اوسپر ملینگے قطران تا ایذا زیادہ ہو عیاذا باللہ منہ ع ح **وعن** اَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ تَبْكِيْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ قَالَتْ اِلَيْكَ عَنِّيْ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيْبَتِيْ وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيْلَ لَهَا اِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِيْنَ فَقَالَتْ لَمْ اَعْرِفْكَ فَقَالَ اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک ایک عورۃ کی کہ آواز سی روتی تہی ایک قبر کی پاس پس فرمایا ڈر عذاب خدا سی یعنی نوحہ مت کر والا عذاب کیجائیگی اور صبر کر کہا عورت نی ایک طرف ہو مجہسی الگ کہ تو میری سی مصیبت مین گرفتار نہین ہوا ہی اور نہ پہچانا اوس عورت نے حضرت کو پہر کہا گیا کہ اوسکو کہ تحقیق یہہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس آئی وہ عورۃ دروازہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نہ پایا نزدیک دروازہ کی دربانون یعنی جیسی بادشاہونکی اور امیرونکی دروازونپر ہوتی ہین پس کہا نہ پہچانا تہا مینی آپکو پس فرمایا حضرت نی کہ نہین معتبر صبر کا مگر نزدیک صدمہ پہلی کے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور اس عورۃ نی حضرت کو بغیر پہچانی جواب دیا اور پہر پشیمان ہوئی غافل تہی اس قول سی کہ نہ دیکہی کہ نہ دیکہہ طرف اوس کلام کی کہ کہی اور نہ دیکہہ طرف اوس شخص کی کہ کہتا ہی اور اخیر جملہ حدیث کی معنی یہہ ہین کہ صبر کامل اور پسندیدہ کہ جسپر ثواب ملی وہی ہوتا ہی کہ ابتدائے مصیبت مین کری والا اخیر کو تو آپہی صبر آجاتا ہی آور ان حدیثون سی معلوم ہوا کہ حرام ہی نوحہ کرنا اور میت کی بہلائیونکا شمار کرنا مثلا کہی کہ کیا کڑیل جوان تہا اور مانند اسکی اور حرام ہی پکار کر رونا اور پیٹنا رخسارونکا اور پہاڑنا گریبان کا اور بکہیرنا بالون کا اور

مونڈنا یا نوچنا بالونکا اور کالا کرنا منہہ کا اور ڈالنا مٹی کا سر پر اور ایسی اور کام کرنی کہ دلالت بی صبری پر کرین ✤ ع **وعن ابی ھریرۃ قال** قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یموت لمسلم ثلثۃ من الولد فیلج النار الا تحلۃ القسم متفق علیہ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین مرتی تین فرزند کسی مسلمان کی پہر داخل ہو آگ مین مگر واسطی کہولنی قسم کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اللہ تعالی نی کلام اللہ مین فرمایا ہی وان منکم الا واردہا تقدیر اوسکی یون ہی وان منکم واللہ الا واردہا یعنی نہین کوئی تم مین سی قسم ہی خدا کی مگر کہ داخل ہوگا دوزخ مین اگرچہ ایک آن ہی کو جاوی مانند بجلی کی اور ہوا کی یعنی پل صراط او سپر کہڑا ہوگا اور سب اوسپر سی گذرینگی بد ایذا پاوینگی اور نیک کچہہ ایذا نہین پاوینگی پس فرمایا کہ جسکی تین فرزند مرینگی وہ دوزخ مین نہین داخل ہونیکا مگر اوسیقدر کہ یہہ قسم سچ ہو جاوی یعنی فقط گذری پل صراط پر سی ہو ویگا اس قسم کی سچ ہونیکی لیی اور عذاب نہین پانیکا عرب کہا کرتی ہین کہ یہہ کام کیا مینی واسطی کہولنی قسم کی یعنی اسیقدر کیا کہ سبب اوسکی عہدہ سوگند سی بر آون اور اوسکی لیی ادنی فعل کہ ایک آن خفیف مین کری کافی ہی ✤ ع ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنسوۃ من الانصار لا یموت لاحداکن ثلثۃ من الولد فتحتسبہ الا دخلت الجنۃ فقالت امراۃ منہن او اثنان یا رسول اللہ قال او اثنان رواہ مسلم وفی روایۃ لہما ثلثۃ لم یبلغوا الحنث اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی کتنی عورتون کی انصار مین سی کہ نہین مرتی واسطی کسیکے تم مین سی تین فرزند پہر چاہی ثواب مگر داخل ہوگی بہشت مین پس کہا ایک عورت نی اونمین سے یا دو فرزند مرین اے رسول خدا کی یعنی فرمایئی کہ تین مرین یا دو خصوصیت تین ہی کی نہ کیجئی فرمایا حضرت نی یا دو مرین تو بہی یہی بشارت ہی روایت کی یہہ مسلم نی اور ایک روایت بخاری اور مسلم کیمین یون ہے کہ مرین تین فرزند کہ نہ پہنچی ہون حد بلوغ کو یعنی جب ثواب مذکور پاوینگی **ف** چاہی ثواب یعنی نوحہ نکری اور پیٹی نہین صبر کرکر رضای الہی پر شاکر رہی اور کہی انا للہ وانا الیہ راجعون تو داخل ہوگی بہشت مین یعنی پہلی ہی داخل ہوگی بلا عذاب بسبب صبر کی یا شفاعت کرانی اونکی کی اور فرمایا دو مرین احتمال ہی کہ اوسیوقت وحی آگئی ہو دو کی بسبب توجہ حضرت کی درگاہ صمدیت مین یا دعا کی ہو حضرت نی اور قبول ہوئی ہو اور دوسری روایت مین قید غیر بالغ کی اسلیی لگائی کہ چہوٹی لڑکون کی ساتہہ عورتون کو محبت بہت ہوتی ہی اور اونکی مرنیکا رنج بہت ہوتا ہی اور لڑکی تابع اور ملحق انکی ہوتی ہین بخلاف بڑونکی ✤ ع ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ ما لعبدی المؤمن عندی جزاء اذا قبضت صفیہ من اہل الدنیا ثم احتسبہ الا الجنۃ رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرماتا ہی اللہ تعالی نہین واسطے بندی مومن میری کی نزدیک میری جزا جسوقت کہ قبض کرتا ہون پیاری اوسکیکو اہل دنیا سی پہر چاہی ثواب یعنی صبر کری مگر بہشت روایت کی یہہ بخاری نی **ف** پیاری اوسکیکو یعنی فرزند یا باپ یا سوائے انکی اور لوگ کہ دوست رکہتا ہی اونکو اہل دنیا سی اور اہل دنیا کی قید سے معلوم ہوا کہ اگر پیارا اہل آخرت مین سے مریگا تو اس سے بہی زیادہ ثواب پاویگا کہ اللہ راضی ہوگا اوس سی اور راضی ہونا اوسکا سب افضل ہے ✤ ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابی سعید الخدری قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحۃ والمستمعۃ رواہ ابو داود روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نوحہ کرنے والی عورت کو اور نوحہ سننی والی عورت کو روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** نوحہ کرنیوالی عورت یعنی جو عورت روکے بیان کرکر ہلائیان میت کی اور بعضون نی کہا کہ نوحہ کہتی ہین رونی کو میت پر ساتہہ آواز کی اور نوحہ سننی والی یعنی جو قصداً سنی نوحہ کو اور راضی ہو اوس ✤ ع **وعن** سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجب للمؤمن ان اصابہ خیر حمد اللہ وشکر

وَاِنْ اَصَابَتْهُ مُصِیْبَةٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَصَبَرَ فَالْمُؤْمِنُ یُؤْجَرُ فِیْ کُلِّ اَمْرِهٖ حَتّٰی فِی اللُّقْمَةِ یَرْفَعُهَا اِلٰی فِیْ امْرَاَتِهٖ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عجب حال ہی مومن کی لیے یعنی مومن کامل کی لیے کہ اگر پہنچی اوسکو نیکی حمد کرتا ہی اللہ کو اور شکر کرتا ہی اور اگر پہنچی اوسکو مصیبت حمد کرتا ہی اللہ کو اور صبر کرتا ہی پس مومن ثواب دیا جاتا ہی بیچ ہر کام اپنی کی یعنی صبر و شکر وغیرہا کی یہانتک کہ بیچ لقمہ کی کہ اوٹھا کر دی اوسکو بیچ مونہہ بیوی اپنی کی روایت کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان میں **ف** مباح چیزون مین اگر نیت خیر کری ثواب پاتا ہی پس بیوی کی مونہہ مین نوالہ دینی مین اگر یہ نیت کی کہ حق اسکا میرے ذمہ پر واجب ہے اوسکی ادا کرنیکی لیے اور واسطے خوشی اللہ کے دیتا ہون ثواب دیا جاویگا بہ رح ٭ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَلَهٗ بَابَانِ بَابٌ یَصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهٗ وَبَابٌ یَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهٗ فَاِذَا مَاتَ بَكَیَا عَلَیْهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی فَمَا بَكَتْ عَلَیْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی نہین کوئی مومن مگر واسطے اوسکی دو دروازے ہی ایک دروازہ ہی کہ چڑہتی ہین اوس سے عمل اوسکی اور ایک دروازہ ہی کہ اوترتی ہی اوس سے روزی اوسکی پس جب مرتا ہی روتی ہین دونون دروازی اوسپر پس یہہ سمجھا جاتا ہی قول اللہ تعالی کیسی پس نہ رویا کافرون پر آسمان اور زمین روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** ایک دروازی سی عمل نیک چڑہتی ہین اور بیچ جگہہ لکھنی اعمال کی لکھی جاتی ہین بعد لکھنی کی زمین مین اور ایک دروازی سی رزق اوترتا ہی اور پہنچتا ہی جسکو مقدر ہی پس جب مرتا ہی تو دونو دروازی روتی ہین اسلیے کہ ایک سے عمل نیک چڑہتی تہی اور دوسری سی رزق اوترتا تہا کہ وہ ممد ہی عمل نیک پر اور اب محروم ہوئی اس سعادت سی اور یہہ بات سمجھی جاتی ہی آیہ مذکورہ سی اسطرح کہ اوسمین کافرونکی حق مین فرمایا ہی کہ نہ روئی اونپر آسمان اور زمین پس معلوم ہوا کہ مسلمانون پر روتی ہین ٭ ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ لَهٗ فَرَطَانِ مِنْ اُمَّتِیْ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ کَانَ لَهٗ فَرَطٌ مِّنْ اُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ کَانَ لَهٗ فَرَطٌ یَا مُوَفَّقَةُ فَقَالَتْ فَمَنْ لَّمْ یَكُنْ لَهٗ فَرَطٌ مِّنْ اُمَّتِكَ قَالَ فَاَنَا فَرَطُ اُمَّتِیْ لَنْ یُّصَابُوْا بِمِثْلِیْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ شخص کہ مرگئی ہون واسطے اوسکی دو فرزند پہلی بالغ ہونیکی امت میری مین سے داخل کریگا اوسکو اللہ سبب اون دونون کی بہشت مین پہر کہا عائشہ نی پس جو شخص کہ مرگیا ہو واسطے اوسکی ایک فرزند آپکی امت مین سی فرمایا اور جو شخص کہ مرگیا ہو واسطے اوسکی ایک فرزند پس یہی حکم ہی ای توفیق دی گئی پس کہا حضرت عائشہ نی پس وہ شخص کہ نہ مرا ہو واسطے اوسکی ایک بہی فرزند امت آپکی سی یعنی تو وہ کیا کری فرمایا پس مین ہون میر منزل امت اپنی کا نہین مصیبت پہنچائی گئی مانند مصیبت میری کی روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** فرط اوسکو کہتی ہین کہ قافلہ سی پہلی جاکر منزل پر پانی وغیرہ قافلہ کی لیے تیار کرتا ہی اور مراد یہان سے فرط اخیر کی وہ فرزند ہی کہ پہلی بالغ ہونیکی مرجاوی اوسکو فرط اسلیے کہ کہا پہلی جاکر درستی نعمتون بہشت کی کرتا ہی ماباپ کے لیے یعنی شفاعت کرکر جنت مین لیجائیگا اور توفیق دی گئی بہلائیونکی اور اچہی باتون کی پوچہنی کی حضرت نی اس لقب سے مع فضائل وکمالات سی حضرت عائشہ کو ندا کیا اور مین ہون میر منزل امت اپنی کا یعنی پہلی اونسی جاتا ہون اور شفاعت کرکر جنت مین لیجاؤنگا اسلیے کہ ثواب بقدر مشقت کی ہوتا ہی پس میرا اوٹہہ جانا بڑی مصیبت ہوا آخر مین اس برابر کوئی مصیبت ہوئی نہین سکتی ع فرح **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِمَلٰٓئِكَتِهٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِیْ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِیْ فَیَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ ابْنُوْا لِعَبْدِیْ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَیْتَ الْحَمْدِ

رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت مرتا ہی فرزند کسی بندیکا یعنی مومن کا فرماتا ہی اللہ تعالی فرشتون اپنی کو یعنی ملک الموت اور تابع دارون اوسکیکو کہ قبض کی تمنی روح فرزند بندی میریکی بس کہتی ہین کہ ہان پہر فرماتا ہی اللہ تعالی قبض کیا تمنی میوہ دل اوسکی کا پس کہتی ہین کہ ہان پہر فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کیا کہا بندی میری نے کہتے ہین تعریف کی تیری اور انا للہ و انا الیہ راجعون کہا پس فرماتا ہی اللہ تعالی کہ بناؤ میری بندیکی لیی ایک گہر بڑا بہشت مین اور نام رکہو اوسکا بیت الحمد روایت کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** اوس گہر کا نام بیت الحمد اسلیی رکہا گیا کہ وہ ملتا ہی بدلی مین حمد و تسلیم کی کہ مصیبت مین کی ہتی

وعن عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰی مُصَابًا فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَلِیِّ بْنِ عَاصِمٍ الرَّاوِیْ وَقَالَ وَرَوَاہُ بَعْضُھُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مَوْقُوْفًا اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ تسلی دی مصیبت زدہ کو پس واسطی اوسکی ہی مانند ثواب اوسکیکی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتی ہم اسکو مرفوع مگر حدیث علی بن عاصم راوی کیسی اور کہا ترمذی نی کہ روایت کیا اسکو بعضی محدثون نی محمد بن سوقہ سی ساتہہ اس اسناد کی موقوف ابن مسعود پر **ف** مصیبت زدہ عام ہی خواہ کسیکی مرنیکی مصیبت مین گرفتار ہو یا سوای اسکی پس جو کوئی مصیبت زدہ کو صبر کرنیکو کہتا ہی اور تسلی دیتا ہے خواہ اوسکی پاس جاکر تسلی دی یا لکہہ بہیجی تو اوسکو بہی ویسا ہی ثواب ہوتا ہی جیسا مصیبت زدہ کو صبر کرنی پر ہوتا ہی اسلیی کہ یہہ باعث ہوا ہے صبر پر الدال علی الخیر کفاعلہ یعنی جو اچہی بات کا رستا بتاتا ہی اوسکو بہی ثواب مانند کرنیوالی اوسکیکی ہوتا ہی اور موقوف ہی ابن مسعود پر لیکن حکم مرفوع مین ہی اور قوت دیتی ہی اسکو حدیث ابن ماجہ کی ما من مسلم یعزی اخاہ بمصیبۃ الا کساہ اللہ من حلل الکرامۃ یوم القیمۃ یعنی نہین کوئی مسلمان کہ تعزیت کری بہائی اپنی کی مصیبت مین مگر کہ پہناویگا اوسکو اللہ جوڑون بزرگی کیسی دن قیامت کی سند اسکی حسن و مرفوع ہی

وعن اَبِیْ بَرْزَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰی ثَکْلٰی کُسِیَ بُرْدًا فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی برزہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ تسلی دی اوس عورت کو کہ مرگیا ہو بیٹا اوسکا پہنایا جائیگا لباس خوب بہشت مین روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے

وعن عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْیُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِصْنَعُوْا لِاٰلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ اَتَاھُمْ مَا یَشْغَلُھُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عبد اللہ بن جعفر سی کہ کہا جبکہ آئی خبر جعفر کی مرنیکی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اہل بیت کو کہ تیار کرو واسطی لوگون جعفر کی کہانا پس تحقیق آئی ہی اونکو وہ چیز کہ باز رکہتی ہی اونکو کہانا پکانی سی یعنی خبر جعفر کے مرنیکی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہے قرابتیون اور ہمسایونکو کہانا پکا کر بہیجنا اہل میت کے لیی اور کہانا اسقدر ہو کہ وہ پیٹ بہر کر کہا دین ایک رات و دن اور بعضون نی کہا کہ حلال ہی تین دن تک کہ ایام تعزیت کی ہین اور باختلاف کیا ہی علما نی بیچ کہانی غیر اہل مصیبت کی اوس کہانیکو اور ابو القاسم نی کہا کہ مضایقہ نہین اوسکی لیی کہ مشغول ہو تجہیز و تکفین میت کی مین پہر جب پکایا جاوی اہل میت کی لیی کہانا تو سنت ہی کہ بہت کہی اونکو کہانیکی لیی تا ضعف نہووی اونکو بسبب نہ کہانیکی از راہ حیا کی یا بسبب زیادتی غم کی اور یہہ کہانا بہیجنا واسطی عورتون نوحہ کرنیوالیون کی سخت حرام ہی اس لیی کہ مدد کرنی ہوتی ہی گناہ پر اور تیار کرنا کہانیکا اہل میت کو واسطے اہل جمع ہوتی لوگون کی بدعۃ مکروہ ہی بلکہ ثابت ہوا ہی جریر رضی سی کہ گنتی ہتی ہم اوسکو نیاحۃ سی یعنی نوحہ کرنیسی اور اس سے صریح حرام

ہونا اسکا معلوم ہوتا ہی اور کہا عبرانی نی کہ مکروہ ہی کہنا اوس سے کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہتی ہین کہ یہہ جب ہے کہ ہو مال یتیم یا غایب کی سی اور
اگر یتیم یا غائب کی مال مین سی ہوگا تو وہ حرام ہی بلا خلاف ؛ ع ح ؛ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جسپر کہ نوحہ کیا جاتا ہی پس تحقیق وہ عذاب کیا جاویگا بسبب
نوحہ کیی جانیکی دن قیامت کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَذُكِرَ
لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ تَقُولُ يَغْفِرُ اللَّهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَمَا إِنَّهُ
لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهُ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيَّةٍ يُبْكَى عَلَيْهَا فَقَالَ إِنَّهُمْ
لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمرہ بیٹی عبد الرحمن کیسی یہہ کہ کہا
عمرہ نی کہ سنا مینی حضرت عائشہ سی اوس حالمین کہ ذکر کیا گیا روبرو اونکی یہہ کہ عبد اللہ بن عمر کہتی ہین کہ میت البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونی
زندہ کی اوسپر کہتی تہین حضرت عائشہ بخشی اللہ ابو عبد الرحمن کو کہ کنیت ہی عبد اللہ بن عمر کی خبردار ہو تحقیق عبد اللہ نہین جہوٹ بولا ولیکن وہ بہول
گیا یعنی جو کچہہ کہ حضرت سی سنا کہ یہہ صورت خاص مین فرمایا تہا یا خطا کی کہ عام مراد لیا سوائی اسکی نہین کہ گذری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک
قبر ایک عورۃ یہودیہ کی کہ رویا جاتا تہا اوسپر پس فرمایا تحقیق اہل اوسکی روتی ہین اوسپر اور تحقیق وہ البتہ عذاب کیجاتی ہی اپنی قبر مین روایت کی یہہ
بخاری اور مسلم نی **ف** بخشی اللہ یہہ کلمہ وہان بولتی ہین کہ کوئی اکیبات کہنی مین خطا کرتا ہی اور وہ عذاب کیجاتی ہی قبر مین پس حضرت نی خاص
اوس یہودیہ کی حق مین فرمایا تہا اور اور کفار ہی اوسکی حکم مین ہین اور اوسکی لیی ہی یہہ نہ فرمایا کہ وہ بسبب رونی اونکی عذاب کیجاتی ہی بلکہ یہہ
فرمایا کہ وہ عذاب مین ہی اور خوار وملعون جیسا کہ حال کافرونکا ہوتا ہی اور یہہ روتی ہین اور اوسکو عزیز رکہتی ہین اور مرحوم جانتی ہین پس حاصل
حضرت عائشہ کی اعتراض کا یہہ ہی کہ حضرت نی اوس عورت کو بسبب کفر کی فرمایا تہا کہ وہ عذاب کیجاتی ہی اور ابن عمر سمجہی کہ حضرت نی بطریق کلیہ کے
فرمایا کہ میت بسبب رونی زندون کی قبر مین عذاب کیا جاتا ہی پس یہہ اعتراض حضرت عائشہ نی اپنی اجتہاد سی کیا اور یہہ اعتراض جب وارد ہو
کہ یہہ حدیث خاص اسی قصہ مین سنی گئی ہو حالانکہ یہہ ثابت ہوئی ہی ساتہہ الفاظ مختلفہ اور روایات متعددہ کی ابن عمر سی اور اور دلسنی ہی مقید بہی اور
مطلق بہی پس صورت خاص کہان رہی اور اسمین جو علما نی اختلاف کیا ہی آگی مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی ؛ ع ؛ ح **وعن** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
مُلَيْكَةَ قَالَ تُوُفِّيَتْ بِنْتٌ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِمَكَّةَ فَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَإِنِّي لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا فَقَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مُوَاجِهُهُ أَلَا تَنْهَى عَنِ الْبُكَاءِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ
بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ بَعْضَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ
مَكَّةَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ فَإِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَاءِ الرَّكْبُ
فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ صُهَيْبٌ قَالَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ادْعُهُ فَرَجَعْتُ إِلٰى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
فَلَمَّا أَنْ أُصِيبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِي يَقُولُ وَا أَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ تَبْكِي عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ
يَرْحَمُ اللَّهُ عُمَرَ لَا وَاللَّهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَلٰكِنْ إِنَّ اللَّهَ يَزِيدُ

الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ حَسْبُكُمُ الْقُرْآنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ أَضْحَكَ وَأَبْكٰى قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ فَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی ملیکہ سی کہ کہا وفات کی گئی بیٹی عثمان بن عفان کی مکہ مین پس آئے ہم تاکہ حاضر ہون نماز جنازہ اور دفن اوسکی مین اور حاضر ہوئی اوسکی لیی ابن عمر اور ابن عباس بہی پس تحقیق مین بیٹہا ہوا تہا درمیان اون دونون کی پس کہا عبد اللہ بن عمر نی واسطی عمرو بن عثمان کی کہ وہ سامنی ہتی اونکی کیا نہین منع کرتی تم یعنی اپنے اہل کو رونیسی یعنی ساتہہ آواز اور نوحہ کی ایسلیی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ تحقیق میت البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونے اہل اوسکیکی اوسپر پس کہا ابن عباس نے کہ تحقیق ہنی حضرت عمر کہتی ہتی کچہہ اسمین سے یعنی اسمین عام رونا منع معلوم ہوتا ہی اور وہ خاص رونیکو منع کرتی ہتی کہ جو ساتہہ آواز کی یا نوحہ کی ہو نزدیک قریب المرگ کی پہر حدیث کی ابن عباس نے پس کہا پہرائین ساتہہ حضرت عمر کی مکہ سی یہانتک کہ جسوقت پہنچی ہم بیدا مین کہ نام ایک موضع کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی پس ناگہان عمر ملی ساتہہ ایک قافلہ کی نیچی درخت کیکرکی پس کہا مجہے مجہکو جا تو پس دیکہہ کون ہین اس قافلہ مین پس دیکہا مینی پس ہتی وہ صہیب یعنے امیر وہ ہتی اور اور اونکی ہمراہی ہتی کہا ابن عباس نے پس خبر پہنچائی مینی اونکو پس کہا عمر نی بلا اوسکو پہر گیا مین طرف صہیب کے اور کہا چلو اور ملو امیر المومنین عمر سی پس جب زخمی کئی گئی عمر داخل ہوی صہیب روتے ہوئی کہتی ای بہائی میری ای صاحب میرے پس کہا حضرت عمر نی ای صہیب کیا روتا ہی تو مجہپر یعنی ساتہہ آواز اور بیان کرنیکی اور حال یہہ کہ فرمایا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مردہ یعنی مطلق مردہ یا قریب المرگ البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب بعضے رونی اہل اوسکیکی اوسپر یعنے جو رونا کہ ساتہہ آواز کی اور نوحہ کی ہو پس کہا ابن عباس نی پس جبکہ وفات ہوئی حضرت عمر کی ذکر کیا مینی یہہ یعنی قول عمر کا روبرو حضرت عائشہ کے پس کہا عائشہ نی رحم کری اللہ عمر کو قسم ہی خدا کی نہین اسطرح نہین حدیث فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ میت عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونی اہل اوسکیکے اوسپر یعنی نہ مطلق رونیسی اور نہ بعض رونی سی ولیکن اللہ زیادہ کرتا ہی کافر کو عذاب بسبب رونی اہل اوسکیکی اوسپر اور کہا حضرت عائشہ نی کفایت ہی تمکو قرآن کہ فرماتا ہی اور نہین اوٹہاتا کوئی اوٹہانیوالا بوجہہ دوسریکا کہا ابن عباس نے نزدیک اسکی مضمون آیہ کا اور اللہ ہنساتا ہے اور رولاتا ہی کہا ابن ابی ملیکہ نی پس نکہا ابن عمر نی کچہہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** زخمی کئی گئی عمر یعنی جب مدینہ مین آئی اور زخمی ہوئی محراب مسجد مین اور اونکو گہر مین اوٹہا لائی اور لوگ خبر کو گئی تو اونمین صہیب بہی ہتی وہ رونی لگی یہہ کہکر کہ ای بہائی میرے ای صاحب میرے اس سے کوئی یہہ نہ سمجہی کہ یہہ نوحہ ہوا ایسلیی کہ نوحہ وہ ہوتا ہی کہ بلند آوازسی ہو اور یہہ ایسا نہ تہا اور اوسکو بہی حضرت عمر نی منع فرمایا احتیاطا کہ کہین حد سے نہ بڑہ جاوی اور حضرت عائشہ نی جو نفی کی حدیث کی قسم کہا کر تو یہہ نفی اوسکی کی ہی کہ جو عمر سمجہی ایسلیی کہ حدیث صحیح ہی بی شبہ اختلاف تعبیر مراد مین ہے عمر اور ابن عمر کہتی ہین کہ عذاب بسبب نیکی ہی مومن کو اور کافر کو اور عائشہ کہتی ہین کہ یہہ کافر کی حق مین ہی اور وہ عذاب مین ہی رووین یا نہ رووین ولیکن اللہ تعالی زیادہ کرتا ہی کافر کو عذاب بسبب رونی اہل اوسکیکے اوسپر اور سبب اسکا یہہ ہی کہ کافر راضی ہوتا ہی ساتہہ اونکی بلکہ بعضی وصیت کر جاتی ہتی ساتہہ رونی اور نوحہ کی بعد ازان دلیل پکڑی حضرت عائشہ نی اسپر کہ رونا اہل کا سبب عذاب میت کا نہین ہوتا ساتہہ اس آیت کی ولا تزر آخر تک یعنی گناہ کسیکا کسی پر نہین لکہا جاتا پس رونا اور نوحہ کرنا گناہ اہل میت کا ہی میت پر کیون لکہنی لگی اور کیون عذاب کرنی لگی اوسکو بسبب اوسکی آگی ابن عباس نی بہی تائید کی کلام عائشہ کی اور نفی کی مذہب ابن عمر کی کہ رونا اور ہنسنا ادمی کا اور غم اور شادی اوسکی خدا کیطرفسی ہی کہ پیدا کرتا ہی پس اوسکو عذاب مین کیا دخل لیکن اس قول پر اونکی اعتراض وارد ہوتا ہی کہ یون تو سب افعال بندونکی اللہ ہی نی پیدا کئی ہین اور کرتا بندہ ہی اور پہر اوسپر ثواب و عذاب دیا جاتا ہی چنانچہ اس ہنسنی ہی مین دونون باتین ہوتی ہین

اگر بہائی مسلمان کو دیکھکر ہنستا ہی تو ثواب پاتا ہی اور بطور تمسخر کی ہنستا ہی تو گنہگار ہوتا ہی اسیطرح غم اور خوشی کبہی خوب ہوتی ہین ثواب دیا جاتا ہی اونپر آدمی اور کبہی بری ہوتی ہین عذاب کیا جاتا ہی اونپر پس ابن عباس کا قول جب بنی گا کہ ہنسنا اور رونا اختیاری ہون اور جب بے اختیار ہی لگی تو ثواب وعذاب مین دخل ہی اور چپ ہو رہنا ابن عمر کا اس قصہ کو سنکر دلالت قبول پر نہین کرتا کہ اونہون نی یہہ بات مان لی بلکہ ترک کیا جہگڑا جیسیکہ شان اہل عرفان کی ہی ع ر ح **وعن** عائشة قالت لما جاء النبي صلى الله عليه وسلم قتل ابن حارثة وجعفر وابن رواحة جلس يعرف فيه الحزن وانا انظر من صائر الباب تعني شق الباب فاتاه رجل فقال ان نساء جعفر وذكر بكاءهن فامره ان ينهاهن فذهب ثم اتاه الثانية لم يطعنه فقال انههن فاتاه الثالثة قال والله غلبننا يا رسول الله فزعمت انه قال فاحث في افواههن التراب فقلت ارغم الله انفك لم تفعل ما امرك رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم تترك رسول الله صلى الله عليه وسلم من العناء متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا جب آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس خبر ماری جانی زید بن حارثہ کی اور جعفر کی اور ابن رواحہ کی کہ غزوہ موتہ مین شہید ہوئی بیٹہی یعنی مسجد مین پہچانا جاتا تہا حضرت کی چہرہ مبارک مین غم اور مین دیکہتی تہی سوراخ دروازی کی سی یعنی درز دروازی سی پس آیا حضرت کی پاس ایک شخص اور کہا کہ تحقیق عورتین جعفر کی کرتی ہین ایسا اور ایسا اور ذکر کیا رونا اونکا پس حکم فرمایا حضرت نی اوسکو یہہ کہ منع کری اونکو پہر گیا وہ پہر آیا حضرت کی پاس دوسری بار نہ مانا عورتون نی کہنا اوسکا پہر فرمایا حضرت نی کہ منع کر اونکو پہر آیا حضرت کی پاس تیسری بار یعنی وہ گیا اور منع کیا اور اونہون نی نمانا پہر آیا تیسری بار کہا قسم ہی اللہ کی غلبہ کیا عورتون نی ہمپر یا رسول اللہ پس گمان کیا حضرت عائشہ نی یہہ کہ فرمایا حضرت نی پس ڈال اونکی مونہہ مین مٹی پس کہا مینی یعنی عائشہ نی اوس شخص کو کہ خاک آلودہ کری اللہ ناک تیری نہین بجالاتا جو کچہہ کہ حکم کرتی ہین تجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ چہوڑا تو نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رنج پہنچانیسی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ڈال اونکی مونہہ مین مٹی ظاہر یہہ ہی کہ یہہ کنایہ ہی اس سے کہ چہوڑ دی اونکو بحال خود واسطے نفع دینی نصیحت کی اونکو حالت جزع وفزع مین اور لفظ ارغم اللہ سی آخر تک کا حاصل یہہ ہے کہ حضرت عائشہ نی اوس شخص کو کہا کہ ذلیل کری تجکو خدا اسلیے کہ ایذا دی تو نی حضرت کو اور نہ چہوڑا رنج پہنچانا حضرت کا کہ حضرت کو رنج ہوتا ہی اوسکی سننی سی کہ وہ مرتکب کبیرہ کی ہین اور باز نہین رہتین منع کرنیسی کیون نہ خود ہٹ کر منع کیا تا حضرت کو ایذا ہوتی ٭ ع **وعن** ام سلمة قالت لما مات ابو سلمة قلت غريب وفي ارض غربة لابكينه بكاء يتحدث عنه فكنت قد تهيات للبكاء عليه اذ اقبلت امراة تريد ان تسعدني فاستقبلها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اتريدين ان تدخلي الشيطان بيتا اخرجه الله منه مرتين فكففت عن البكاء فلم ابك رواه مسلم اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا جبکہ مری ابو سلمہ کہ خاوند اول ہی ام سلمہ کی کہا مینی کہ ابو سلمہ تہی مسافر اور بیچ زمین مسافرت کی البتہ روؤنگی مین اونکو رونا کہ نقل کیا جاویگا وہ رونا یعنی لوگون مین کہ ایسا روئی کہ کوئی نہین رویا پس تہی مین تحقیق تیاری کی رونیکی اونپر ناگاہ آئی ایک عورة ارادہ رکہتی تہی کہ شریک ہو میری یعنی رونی مین پس سامنی آئی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا ارادہ کرتی ہی تو کہ داخل کری شیطان کو اس گہر مین کہ نکالا اوسکو اللہ نی اوس گہر مین سی دو بار پس بند رہی مین رونیسی پس نہ روئی مین یعنی جو رونا کہ برا تہا یعنی نوحہ کر کر روایت کی یہہ مسلم نی **ف** تیاری کی رونیکی یعنی قصد کیا رونیکا اور مہیا کیا اسباب رونیکا یعنی سیاہ کپڑی وغیرہ اور شاید کہ انکو جب تک معلوم نہوگا کہ نوحہ کرنا حرام ہی اور مراد دو باری یا تو یہہ ہے کہ ایکبار جو وقت کہ مسلمان ہوئی اور دوسرے بار جبکہ دنیا سی با اسلام نکلی یا دو باری مراد یہہ ہی کہ ایکبار جبکہ ہجرة مکہ سی طرف حبشہ کی کی اور دوسری بار جبکہ وہانسی ہجرة کر کر مدینہ مین

داخل ہوئی ع ✤ وعن النعمان بن بشیر قال اغمی علی عبد اللہ بن رواحۃ فجعلت اختہ عمرۃ تبکی واجبلاہ واکذا واکذا تعدد علیہ فقال
حین افاق ما قلت شیئا الا قیل لی انت کذلک زاد فی روایۃ فلما مات فلم تبک علیہ رواہ
البخاری ✤ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا بیہوشی ڈالی گئی عبد اللہ بن رواحہ پر پس شروع کیا بہن اونکی عمرہ نی رونا اور یہہ کہنا
ای پہاڑ افسوس ای ایسی اور ایسی گنتی تہی اوسپر یعنی خوبیان اوسکی پس کہا عبد اللہ نی جس وقت کہ ہوش مین آئی یعنی بہن سی کہ نہین کہا تو نی کچہہ
مگر کہ کہا گیا واسطی میری بطور تنبیہ کی ایسا ہی تو یعنی اگر کوئی مثلا واجبلاہ کہا تو کہا گیا کہ کیون تو پہاڑ ہی کہ پناہ پکڑتی ہین ساتہہ تیری اور زیادہ کیا
ایک روایت مین کہ پس جب کہ عبد اللہ نہ روئی بہن اوسپر روایت کی ہی یہہ بخاری نی **ف** بیہوشی ڈالی گئی یعنی ایک دفعہ بیمار ہوئی کہ قریب
مرگ کی پہنچی اوسمین بیہوشی ہوئی اگرچہ مری نہین اوس بیماری مین بلکہ شہید ہوئی غزوہ موتہ مین **وعن** ابی موسی قال سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من میت یموت فیقوم باکیہم فیقول واجبلاہ واسیداہ ونحو ذلک الا
وکل اللہ بہ ملکین یلہزانہ ویقولان اہکذا کنت رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب حسن
اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کہتی ہی نہین کوئی میت کہ مری پس کہڑا ہو رونیوالا اونمین سی
اور کہی ای پہاڑ اور ای سردار اور مانند اسکی مگر کہ متعین کرتا ہی اللہ تعالی ساتہہ میت کی دو فرشتی کہ گہونسا مارتی ہین اوسکی سینہ مین اور کہتی ہین
کیا ایسا ہی تہا تو روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب حسن ہی **ف** مراد میت سی میت حقیقی ہی یا قریب المرگ اور کہا سیوطی نی
شرح الصدور مین بعد ذکر کرنی اس حدیث کی ان المیت لیعذب ببکاء اہلہ علیہ کہ اختلاف کیا ہی علما نی بیچ عذاب ہونی میت کی بسبب رونی
اہل اوسکی کی اوسپر اسمین کئی مذہب ہین ایک تو یہہ کہ یہہ حدیث ظاہر اپنی پر ہی مطلق یعنی قید وصیت یا کافر وغیر ذلک کی نہین بہر حال پکار کر رونی
اور نوحہ کرنی اہل کیسی عذاب ہوتا ہی اور یہی رائی عمر اور ابن عمر کی ہی دوسرا یہہ کہ نہین عذاب کیا جاتا بسبب رونیکی مطلق تیسرا یہہ کہ عذاب واسطی
حال کی ہی یعنی وہ عذاب عذاب کیا جاتا ہی حالت رونی اونکی مین اوسپر اور عذاب بسبب گناہون اوسکی کی ہوتا ہی نہ بسبب رونیکی چوتہا یہہ کہ
خاص یہہ کافر کی حق مین ہی اور یہہ دونو قول عائشہ رضی اللہ عنہا سی ہین اور پانچوان یہہ کہ یہہ خاص ہی ساتہہ اوسکی کہ ہو نوحہ طریقہ اوسکی سی
اور یہی مذہب بخاری کا ہی اور چہٹا یہہ کہ یہہ اوسکی حق مین ہی کہ وصیت کر جاوی ساتہہ اسکی یعنی جو کہہ جاوی وارثون سی کہ میری بعد نوحہ کرنا اوسکو
عذاب ہوگا اسلیی کہ یہہ اوسیکا فعل ہی اور ساتوان یہہ کہ یہہ اوسکی حق مین ہی کہ نہ وصیت کری ساتہہ ترک اسکی کہ پس ہوگی وصیت اسکی نکرنیکی
واجب جبکہ جانی حال اہل اپنی کی سی کہ کرینگی یہہ آٹہوان یہہ کہ عذاب ہوتا ہی بسبب ان باتونکی کہ بیان کر کر روتی ہین اہل اوسپر اور وہ ہون
بری شرعا جیسیکہ کہتی تہی اہل جاہلیت ای بیوہ کرنیوالی عورتون کی اور ای یتیم کرنیوالی اولاد کی اور ای خراب کرنیوالی گہرونکی نوان یہہ کہ مراد
ساتہہ عذاب کرنیکی غصہ کرنا ملائکہ کا ہی اوسکو ساتہہ اوس چیز کی کہ بیان کرتی ہین اہل اوسکی جیسی کہ اوپر مذکور ہوا دسوان یہہ کہ عذاب کیا جاتا
ہی بسبب نوحہ کی قبر مین انتہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد ساتہہ عذاب کی یہہ ہی کہ رنج ہوتا ہی میت کو بسبب بری رونی اہل اوسکی کی اوسپر جیسیکہ
رنج ہوتا ہی بسبب بنی اور گناہون اونکی کی اور خوشی ہوتی ہی بسبب سننی اچہی اعمال کی اور حاصل یہہ کہ اگر میت سبب ہوگا اس گناہ کا یعنی وصیت
کر جاویگا نوحہ کرنیکی یا راضی ہوگا ساتہہ اسکی پس عذاب محمول ہوگا حقیقت پر والا محمول ہوگا رنج اوٹہانی پر برابر ہی کہ ہو نزع کی وقت یا بعد موت
کے اور برابر ہی اسمین کافر اور مومن اور اس سی تطبیق حاصل ہو جاتی ہی اس آیۃ مین ولا تزر وازرۃ وزر اخری اور درمیان حدیثون مطلقہ
کے کہ اس باب مین آئی ہین ✤ ع ✤ **وعن** ابی ہریرۃ قال مات میت من آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجتمع النساء

يَبْكِيْنَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ يَنْهَاهُنَّ وَيَطْرُدُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ يَا عُمَرُ فَاِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَالْقَلْبَ
مُصَابٌ وَالْعَهْدَ قَرِيْبٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا مرگیا ایک مردہ اولاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے سے یعنی حضرت زینب جیسا کہ حدیث مابعد مین اِم اونکا صریح مذکور ہی پس جمع ہوئین عورتین رونی لگین او سپر پس کہڑی ہوئی حضرت عمر منع کرتی
اونکو یعنی انگر مار کو اور ہانکنی مار کر اونکو یعنی اجنبیو نکو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چہوڑ دی ای عمر کسو اسطی کہ آنکہیں روتی ہین اور دل
مصیبت زدہ ہی اور وقت مرنیکا نزدیک ہی روایت کی یہہ احمد اور نسائی نی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ وہ عورتین کچہہ آواز سی روتی ہونگی بغیر بلند کرنی
آواز کی پس منع کیا اونکو حضرت عمر نی کہ کہین ایسا نہو کہ اس سے بڑہ کر نوحہ جو منع ہی شرع مین وہ کرنی لگین پس حضرت نی حضرت عمر کو منع فرمایا اور عذر
اونکا بیان کیا ؛؛ ع ؛؛ **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتِ النِّسَاءُ فَجَعَلَ
عُمَرُ يَضْرِبُهُنَّ بِسَوْطِهٖ فَاَخَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَقَالَ مَهْلًا يَا عُمَرُ ثُمَّ قَالَ اِيَّاكُنَّ وَنَعِيْقَ الشَّيْطٰنِ
ثُمَّ قَالَ اِنَّهٗ مَهْمَا كَانَ مِنَ الْعَيْنِ وَمِنَ الْقَلْبِ فَمِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ الرَّحْمَةِ وَمَا كَانَ مِنَ الْيَدِ وَمِنَ
اللِّسَانِ فَمِنَ الشَّيْطٰنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا مری زینب بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس رونی لگین عورتین پس شروع کیا حضرت
عمر نی مارنا اونکو ساتہہ کوڑی اپنی کی پس ہٹایا عمر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی ہاتہہ سی اور فرمایا آہستگی کر ای عمر پہر فرمایا عورتو نکو دور رکہو اپنی کو
آواز شیطان کسی یعنی چلاکر اور بیان کر کر نہ رونا پہر فرمایا جو کچہہ کہ ہو آنکہہ سی یعنی آنسو اور دل سی یعنی غم پس وہ اللہ کی طرفسی ہی اور سبب رحمت کا
ہے یعنی سینہ مین اوسکو یہہ چیزین اور جو ہو ہاتہہ سی اور زبان سی پس وہ شیطان سی ہی روایت کی یہہ احمد نی **ف** جو ہاتہہ سی یعنی مونہہ پیٹنا او کپڑی
پہاڑنی اور بال کہسوٹنی اور زبان سی یعنی چلانا اور نوحہ یعنی بیان کرنا یا وہ باتین کہنین کہ رب کو ناپسند ہون پس وہ شیطان سی ہی یعنی اوسکی
بہکانی سی ہی یا وہ پسند کرتا ہی ان چیزونکو ؛؛ ع ؛؛ **وَعَنِ** الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ضَرَبَتِ
امْرَاَتُهُ الْقُبَّةَ عَلٰى قَبْرِهٖ سَنَةً ثُمَّ رُفِعَتْ فَسَمِعَتْ صَائِحًا يَقُوْلُ اَلَا هَلْ وَجَدُوْا مَا فَقَدُوْا فَاَجَابَهٗ اٰخَرُ بَلْ يَئِسُوْا فَانْقَلَبُوْا
اور روایت ہی بخاری سی بطریق تعلیق کی یعنی بغیر سند کی کہ کہا جب مرحسن مثنی بیٹی حسن بیٹی علی کی کہڑا کیا عورت اونکی نی خیمہ اونکی قبر پر برس دن
پہر اوٹہا لیا پہر سنا آواز کرنیوالی کو یعنی ہاتف غیبی کو کہ کہتا ہی خبردار ہو کیا پایا اوس چیز کو کہ گم کیا تہا پس جواب دیا اوسکو دوسری ہاتف غیبی نی
بلکہ نا امید ہوئی اور پہر گئی **ف** خیمہ کہڑا کیا اور آپ بہی وہین رہین برس دن تک اور درد مصیبت اور غم فراق اونکا ہر روز تازہ ہوتا تہا اور
ظاہر یہہ ہی کہ خیمہ اوہنون نی کہڑا کیا اسلیئی کہ جمع ہون دوست ذکر کی لیئی اور قراءۃ قرآن کی لیئی اور آوین لوگ دعا مغفرت اور رحمت کی لیئی
ع ؛؛ ح ؛؛ **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَاَبِيْ بَرْزَةَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاٰى قَوْمًا قَدْ طَرَحُوْا اَرْدِيَتَهُمْ
يَمْشُوْنَ فِيْ قُمُصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِفِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ تَاْخُذُوْنَ اَوْ بِصَنِيْعِ الْجَاهِلِيَّةِ
تَشَبَّهُوْنَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَدْعُوَ عَلَيْكُمْ دَعْوَةً تَرْجِعُوْنَ فِيْ غَيْرِ صُوَرِكُمْ قَالَ فَاَخَذُوْا اَرْدِيَتَهُمْ وَلَمْ
يَعُوْدُوْا لِذٰلِكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عمران بن حصین اور ابی بریرہ سی کہ کہا دونون نی کہ نکلی
ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہ ایک جنازہ کی پس دیکہا کئی شخصون کو کہ پہینک دین تہین اوہنون نی اپنی چادرین چلتی تہی کرتونمین
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا فعل جاہلیت پر عمل کرتی ہو یا ساتہہ کام جاہلیت کی مشابہت کرتی ہو تحقیق قصد کیا مینی یہہ کہ بددعا
کرون تمپر ایسی بددعا کہ پہرو تم طرف گہرون اپنی کی غیر صورتون اپنی مین یعنی بندر یا سور وغیرہ ہو کر جاؤ کہا راوی نی پس لیلین اونہون

شخصون نے اپنی چادرین اور پہر دوبارہ ایسا کام نہ کیا روایت کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اوس زمانہ مین رسم تہی کہ چادر کرتی پر اوڑہتے تہے اور رسم جاہلیت کی یہہ تہی کہ جب جنازہ کی ساتہہ چلتی تو چادر نہ اوڑہتی یہہ اشارہ تہا پریشانی حال پر کہا طیبی نے کہ جب ادنی تغیر پر یعنی چادر اوتار کر چلنے پر یہہ وعید شدید وارد ہوا تو کیا حال ہوگا اکثر رسمین بُری برتنی پر ح ع ؛ **وعن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن تتبع جنازة معها رانة رواه أحمد وابن ماجة** اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ ساتہہ جایا جاوی اوس جنازہ کی کہ اوسکی ساتہہ نوحہ کرنیوالی ہووے نقل کی یہہ احمد و ابن ماجہ نے **ف** جنازہ کی ساتہہ چلنا سنت ہی لیکن بسبب ساتہہ ہونے اس فعل بد کی ترک کری اوسکو اور اسیطرح اگر کوئی اور چیز خلاف شرع ہوتی ہو تو بہی ترک کری اور یہہ حدیث اصل مضبوط ہی اسکی کہ جس مجلس دعوت مین خلاف شرع بات ہو وہان نجاوی اگرچہ قبول دعوت سنت ہی لیکن بسبب ہونے فعل بد کی ترک کری اوسکو ش ح ع **وعن أبي هريرة أن رجلا قال له مات ابن لي فوجدت عليه هل سمعت من خليلك صلوات الله عليه وسلامه شيئا يطيب بأنفسنا عن موتانا قال نعم سمعته صلى الله عليه وسلم قال صغارهم دعاميص الجنة يلقى أحدهم أباه فيأخذ بناحية ثوبه فلا يفارقه حتى يدخله الجنة رواه مسلم وأحمد واللفظ له** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ ایک شخص نے کہا ابو ہریرہ کو کہ مرگیا بیٹا میرا یعنی چہوٹا بیٹا پس غم کیا مینی اوسپر کیا سنی تمنی دوست اپنی سی یعنی انحضرت سی کچہ تسکین ہون اللہ کی اون پر اور سلام 　اللہ کا اون پر کوئی چیز کہ خوش کردی ہماری دلون کو ہماری مردونکی طرف سی یعنی جو کہ جنس اولاد سی چہوٹی مرگئی کہ آیا وہ کچہہ کام آوینگی کہا ابو ہریرہ نے کہ ہان سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا چہوٹی لڑکی مسلمانون کی جانور دریا کیسی ہونگی بہشت مین ملیگا ایک اونکا باپ اپنی پس پکڑیگا کونا کپڑی اوسکی کا پس نہ جدا ہوگا اوس سے یہانتک کہ داخل کریگا اوسکو بہشت مین روایت کی یہہ مسلم و احمد نے اور لفظ ہین واسطی احمد کی **ف** دعامیص جمع دعموص کی ہی دعموص ایک چہوٹا سا جانور ہوتا ہی کہ پانی مین غوطہ مارتا ہی اور پہر نکل آتا ہی اوسکو ہندی مین جلاہا کہتی ہین اور دعموص اوس شخص کو بہی کہتی ہین کہ دخیل ہوتا ہی بیچ امور بادشاہون اور امرا کی یعنی یہہ لڑکی سیر کرتی پہرتی ہین جنت مین جاتی ہین جہان چاہتی ہین نہین منع کئی جاتی ہین کسی جگہہ کی جانیسی جیسیکہ لڑکی دنیا کی نہین روکی جاتی کسیکی گہر مین جانے سے اور نہین پردہ کیا جاتا اونسی اور اسمین ذکر باپ ہی کا کیا اس لیے کہ ذکر اوسیکا ہوا ہوگا اور ماں کو بہی اسیطرح لیجاویگا چنانچہ بعضی حدیثون مین ماں اور باپ دونو مذکور ہوئی ہین ش ع ح **وعن أبي سعيد قال جاءت امرأة إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ذهب الرجال بحديثك فاجعل لنا من نفسك يوما نأتيك فيه تعلمنا مما علمك الله فقال اجتمعن في يوم كذا وكذا في مكان كذا وكذا فاجتمعن فأتاهن رسول الله صلى الله عليه وسلم فعلمهن مما علمه الله ثم قال ما منكن امرأة تقدم بين يديها من ولدها ثلاثة إلا كان لها حجابا من النار فقالت امرأة منهن يا رسول الله واثنين فأعادت مرتين ثم قال واثنين واثنين واثنين رواه البخاري** اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا آئی ایک عورت طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ای رسول خدا کی بہرہ مند ہوئی مرد ساتہہ حدیثون آپکی کی پس مقرر کیجی ہماری لیی اپنی طرف سے ایکدن کہ آن حاضر ہون ہم آپکی پاس اوسدن مین تا سکہلائی ہمکو اوس چیز سی کہ سکہلایا آپکو اللہ نے پس فرمایا حضرت نے جمع ہو تم فلانی دن مین اور فلانی وقت مین مکان فلانی مین یعنی مسجد مین یا گہر مین اور جگہہ فلانی مین یعنی آگی کی یا اخیر کی جانب مکان کی یا جانب اوسکی پس جمع ہوئی عورتین پہر آئی اونکے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس سکہلایا اونکو اوس چیز سی کہ سکہلایا اونکو اللہ نے پہر فرمایا حضرت نے نہین تم مین سے کوئی عورت

کہ آگی بہیجی ہون اپنی اولاد سی تین یعنی لڑکی یا لڑکیان مگر کہ ہونگی اوسکی لیی پردہ آگ سی پس کہا ایک عورت نی اون مین سی ای رسول خدا کی فرمائی
یا دو بہیجی ہون پس دو بار کہی اوسنی یہہ بات پہر فرمایا حضرت نی یا دو بہیجی ہون یا دو یا دو یعنی جب بہی یہی ثواب ہوگا روایت کی یہہ بخاری نی
وعن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلمين يتوفى لهما ثلثة الا ادخلهما الله الجنة بفضل
رحمته اياهما فقالوا يا رسول الله او اثنان قال او اثنان قالوا او واحد قال او واحد ثم قال والذي نفسي بيده ان السقط
ليجر امه بسرره الى الجنة اذا احتسبته رواه احمد وروى ابن ماجة من قوله والذي نفسي بيده اور روایت ہی معاذ بن جبل سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین دو مسلمان یعنی مان اور باپ کہ مرین اون دونون کی تین فرزند مگر داخل کریگا اونکو اللہ بہشت مین ساتہہ
فضل رحمت اپنی کی اون دونونکو پس عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ فرمائی یا دو پس فرمایا کہ ہان یا دو عرض کیا فرمائی یا ایک فرمایا ایک بہی پہر فرمایا
قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی تحقیق کہ کچا حمل گرتا ہی البتہ کہینچیگا مان اپنی کو ساتہہ آنول نال اپنی کی طرف بہشت کی جبکہ
صبر کری اور گنی مان اوسکی اوسکی مرنی کو ثواب نقل کی یہہ احمد نی اور روایت کی ابن ماجہ نی قول والذی نفسی بیدہ سی ف ساتہہ آنول نال کے
یہہ اشارہ ہی طرف علاقہ کی کہ درمیان اوسکی اور مان اوسکی کی ہی گویا آنول نال مانند رسی کی ہو جائیگی کہ کہینچیگا ساتہہ اوسکی اوسکو طرف بہشت
کے اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ جب ایسے بچہ کا کہ جسکی ساتہہ دلکو تعلق نہین ہوتا اوسکا یہہ ثواب ہوا تو جسکی ساتہہ دلکو تعلق ہوتا ہی اوسکا کیا کچہہ ثواب
ہوگا ۱۲ ع ح وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قدم ثلثة من الولد لم يبلغوا الحنث
كانوا له حصنا حصينا من النار فقال ابو ذر قدمت اثنين قال واثنين قال ابي بن كعب ابو المنذر سيد القراء قدمت
واحدا قال وواحدا رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ آگی بہیجی ہون تین بچے اولاد مین سے کہ نہ پہنچی ہون حد بلوغ
کو یعنی پہلی مری ہون اسکی مرنی سی ہونگی واسطی اوسکی پناہ مضبوط آگ دوزخ سی پس کہا ابو ذر نی آگی بہیجی مینے دو فرمایا اور دو بہی کہا ابی بن
کعب نے کہ کنیت اونکی ابو المنذر ہی سردار قاریون کی آگی بہیجا مینی ایک لڑکا فرمایا حضرت نی اور ایک بہی یعنی ایک بہی پناہ ہوگا آگ سی نقل کی یہہ ترمذی
اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے وعن قرة المزني ان رجلا كان ياتي النبي صلى الله عليه وسلم
ومعه ابن له فقال له النبي صلى الله عليه وسلم اتحبه فقال يا رسول الله احبك الله كما احبه ففقده النبي صلى
الله عليه وسلم فقال ما فعل ابن فلان قالوا يا رسول الله مات فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما تحب ان لا تاتي
بابا من ابواب الجنة الا وجدته ينتظرك فقال رجل يا رسول الله له خاصة ام لكلنا قال بل لكلكم
رواه احمد اور روایت ہی قرہ مزنی سی کہ ایک شخص تہا آتا حضرت پاس اور ہوتا اوسکی ساتہہ بیٹا اوسکا پس فرمایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نی کیا دوست رکہتا ہی تو اوسکو یعنی بہت کہ تیری ساتہہ ہی رہتا ہی کہا اوسنی یا رسول اللہ دوست رکہی تمکو اللہ جیسا کہ دوست رکہتا ہون مین
اوسکو پہر نہ پایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی ساتہہ اوسکی پس فرمایا کیا ہوا بیٹا فلانی کا عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ مر گیا بیٹا اوسکا پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اوسکی باپ کو جبکہ حاضر ہوا کہ کیا نہین دوست رکہتا تو اوسکو کہ نہ آوی گا کسی دروازی پر دروازون بہشت کیسی
مگر کہ پاویگا تو اوسکو منتظر ہوگا تیرا یعنی تا کہ شفاعت کری تیری اور لیجاوی ساتہہ اپنی جنت مین پس کہا ایک شخص نی ای رسول اللہ کیا اسیکی
لیے ہے یہہ بشارت یا ہم سبکی لیی پس فرمایا تم سبکے لیی نقل کی یہہ احمد نی وعن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان السقط

لَتُرَاغِمُ رَبَّهُ إِذَا أَدْخَلَ أَبَوَيْهِ النَّارَ فَيُقَالُ أَيُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهُ أَدْخِلْ أَبَوَيْكَ الْجَنَّةَ فَيَجُرُّهُمَا بِسَرَرِهِ حَتَّى يُدْخِلَهُمَا
الْجَنَّةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق کچا بچہ البتہ جھگڑیگا پروردگار اپنی سی جبکہ داخل کریگا
پروردگار ماں باپ اوسکی کو آگ میں یعنی ارادہ کریگا داخل کرنیکا پس کہا جاویگا ای کچی بچی جھگڑنیوالی پروردگار اپنی سی داخل کر ماں باپ اپنے کو بہشت
میں پس کھینچیگا اونکو ساتھ آنول نال اپنی کی یہانتک کہ داخل کریگا اونکو بہشت میں روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **وعن** أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ابْنَ آدَمَ إِنْ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى لَمْ أَرْضَ لَكَ
ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہا فرماتا ہی اللہ تعالی ای بیٹی آدم کی اگر صبر کری تو یعنی
بلا پر اور ثواب چاہی وقت صدمہ پہلی کی نہیں راضی ہوتا میں تیری لئی ثواب کا سوائے بہشت کی یعنی اوسکی بدلی میں بہشت میں داخل کرونگا روایت کی یہہ
ابن ماجہ نی **وعن** الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ وَلَا مُسْلِمَةٍ يُصَابُ بِمُصِيبَةٍ فَيَذْكُرُهَا
وَإِنْ طَالَ عَهْدُهَا فَيُحْدِثُ لِذَلِكَ اسْتِرْجَاعًا إِلَّا جَدَّدَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَأَعْطَاهُ مِثْلَ أَجْرِهَا يَوْمَ أُصِيبَ بِهَا
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی حسین بن علی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا نہیں
کوئی مرد مسلمان اور عورت مسلمان پہنچائی جاوین مصیبت پھر یاد کرین اوسکو اگرچہ دراز ہو زمانہ مصیبت کا پس کہی واسطی اوسکی انا للہ وانا الیہ راجعون
مگر کہ تازہ کردیتا ہی یعنی ثابت کرتا ہی اللہ تعالی نزدیک اسکی ثواب پس دیتا ہی اوسکو مانند ثواب اوس مصیبت کی جسدن پہنچایا گیا تہا وہ مصیبت
یعنی اور صبر کیا تہا اوسپر روایت کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلْيَسْتَرْجِعْ فَإِنَّهُ مِنَ الْمَصَائِبِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جسوقت کہ ٹوٹ جاوی تسمہ پاپوش ایک تمہاریکا پس چاہیی کہ کہی انا للہ وانا الیہ راجعون اسلیی کہ یہہ بہی مصیبتوں میں سی ہی **ف** شاید مراد تسمہ ٹوٹنی سی ادنی مصیبت
ہی یعنی اگر ادنی مصیبت پہنچی تو بہی یہہ پڑھنا چاہیی چنانچہ ایک روایت میں آیا ہی کہ پڑہا حضرت نی یہہ آیہ وقت چراغ گل ہونیکی کی **وعن** أُمِّ الدَّرْدَاءِ
قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ يَا عِيسَى إِنِّي بَاعِثٌ مِنْ
بَعْدِكَ أُمَّةً إِذَا أَصَابَهُمْ مَا يُحِبُّونَ حَمِدُوا اللهَ وَإِنْ أَصَابَهُمْ مَا يَكْرَهُونَ احْتَسَبُوا وَصَبَرُوا وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ فَقَالَ يَا رَبِّ
كَيْفَ يَكُونُ هَذَا لَهُمْ وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ قَالَ أُعْطِيهِمْ مِنْ حِلْمِي وَعِلْمِي رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ
اور روایت ہی ام درداسے کہ کہا سنا میںنی ابو درداسی کہ کہتی تہی سنا میںنی ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق اللہ تبارک وتعالی نی
فرمایا حضرت عیسی کو ای عیسی تحقیق میں پیدا کرونگا پیچہی تیری ایک امت جسوقت کہ پہنچی گی اونکو وہ چیز کہ دوست رکہتی ہین یعنی کوئی نعمت شکر
کرینگی اللہ کا اور اگر پہنچی اونکو وہ چیز کہ مکروہ جانتی ہین یعنی کوئی مصیبت امید ثواب کی رکہین گی اور صبر کرین گی اور حال یہہ کہ نہیں ہی بردباری
اور نہ عقل یعنی ایسی بردباری وعقل کہ کیی ہوں باکمال پس کہا حضرت عیسی نی ای رب میرے کسطرح ہوگا یہہ واسطی اونکی حال آنکہ نہ بردباری ہی اور
نہ عقل فرمایا دونگا میں اونکو اپنی حلم میں سی اور علم میں سی روایت کی یہہ دونوں بیہقی نی شعب الایمان میں **ف** یہاں مراد امت سی صلحاء حضرت
کے امت کی ہین اور نہیں ہے بردباری اور نہ عقل حاصل یہہ کہ اللہ تعالی نی فرمایا کہ بسبب مصیبت کی بردباری اور عقل جاتی رہین گے اور باوجود اسکی
صبر کرینگی اور امیدوار ثواب کی رہین گی یعنی یہہ دونو صفتیں ایسے ہین کہ بسبب انکی آدمی تامل کرکر جزع فزع کرنی سی باز رہتا ہی اور نفع
اور ضرر اللہ تعالی کی طرفسی جانتا ہی پس باوجود نہونی اونکی کی صبر کرنا عجیب ہے حضرت عیسی نی عرض کیا کہ جب بردباری اور عقل نہونگی تو

کیونکہ صبر کرینگی اور امید وار ثواب کی رہین گی فرمایا کہ دونگا مین حلم اور علم اپنا یعنی علم اور حلم اپنی پاس سے بلا کسب دونگا کہ بسبب اوسکی صبر کرینگی اور امیدوار ثواب کے رہین گی ع

بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ باب ہی بیچ بیان زیارت کرنی قبرونکو یعنی فضائل اور آداب اور مقصود اوسکی کی

الفصل الاول فصل پہلی **عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ** روایت ہی بریدہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تہا مینی تمکو زیارت کرنی قبرون کیسی پس زیارت کرو اونکی اور منع کیا تہا مینی تمکو کہانی گوشت قربانی کیسی بعد تین دنکی پس رکہو جبتک کہ خواہش ہو واسطی تمہارے اور منع کیا تہا مینی تمکو نبیذ سی مگر بیچ مشک کی پس پیو سب باسنون مین اور نہ پیو چیز نشی کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** منع کیا تہا مینی تمکو یعنی ابتداء اسلام مین حضرت نی قبرونکی زیارت سی منع فرمایا تہا اسلیے کہ زمانہ جاہلیت کا قریب تہا مبادا ایسی باتین قبرون پر نکرین کہ باعث کفر کی ہون جب دیکہا کہ اسلام دلون مین مضبوط ہوا اجازت دی پس زیارت قبرونکی مستحب ہے سب علما کی نزدیک اسلیے کہ اس سے دل نرم ہوتا ہی اور موت یاد آتی ہی اور جانتا ہی کہ دنیا فانی ہی اور اور بہت فائدہ ہین اور عمدہ فائدہ یہہ ہے کہ مردونکی لیے دعا اور استغفار ہوتی ہے اور یہہ سنت ہی آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بقیع مین تشریف لیجاتی ہتی اور سلام بہیجتی ہتی وہانکی مردون پر اور استغفار کرتی ہتی اونکی لیے اور علمانی اختلاف کیا ہی اسمین کہ آیا عورتونکی حق مین ہی باقی ہی یا اونکو بہی زیارت کرنی درست ہی صحیح یہہ ہی کہ عورتین سوائے حضرت کے مزار کی اور قبرونکی زیارت نکرین چنانچہ یہہ مسئلہ باب مواضع الصلوٰۃ مین بیچ فائدہ حدیث لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور آخر تک کے مفصل مع روایات فقہیہ کی لکہا گیا ہی جو چاہی وہان دیکہہ لی اور کہا نووی نی کہ زیارت کی کئی قسمین ہین ایک تو فقط واسطی یاد کرنی موت اور آخرۃ کی ہی پس اسکی لیے تو کافی ہی دیکہنا قبر دنکا بغیر پہچاننی مردون اونکی کی دوسرے واسطی دعا وغیرہ کی پس وہ مسنون ہی ہر مسلمانکی لیے اور تیسری برکت حاصل کرنیکی لیے ہی پس وہ زیارت ہے اولیا کی قبرونکی ہی اسلیے کہ اونکی لیے برزخ مین تصرفات اور برکات ہین ان گنت اور چوتہی واسطے ادائے حق دوست اور قرابتی کی ہی جیسا کہ حدیث ابی نعیم کی مین آیا ہی کہ جو کوئی زیارت کری ماں باپ کی یا ایک کی دن جمعہ کی تو ہوتی ہی مانند حج کے اور پانچوین مہربانی اور سنت کی لیے ہوتی ہی جیسکہ آیا ہی حدیث مین کہ جو کوئی گذرتا ہی اوپر قبر مومن بہائی اپنی کی اور سلام کرتا ہی اوسپر تو وہ پہچانتا ہی اوسکو اور جواب سلام کا دیتا ہی اور آداب زیارت کی یہہ ہین کہ مونہہ قبر کی طرف اور پیٹہ قبلہ کی طرف کرکر سامنی میت کی مونہہ کی کہڑا ہووی اور سلام کری اور قبر کو ہاتہہ نہ لگاوی اور چومین نہین اوسکو اور جہکی نہین اور مونہہ خاک پر نہ ملی کہ یہہ عادت نصاری کی ہی اور پڑہنا قرآن کا قبر کی پاس مکروہ نہین اور مستحب ہے کہ وقت زیارت کی پڑہی سورہ اخلاص سات بار اور بخشی ثواب اوسکا میت کو اور زیارت کرنی جمعہ کو افضل ہی اور دوشنبی خصوصاً اول روز مین چنانچہ حرمین شریفین مین یہی معمول ہی کہ اول روز جمعہ مین معلی اور بقیع میں زیارت کی لیے جاتی ہین اور آیا ہی کہ دیا جاتا ہی میت کو علم و ادراک روز جمعہ کے زیادہ اور دوشنبی اور زیادہ پہچانتا ہی اوسمین زیارت کرنیوالی کو اور دونون سی اور مکروہ ہی روندنا قبرونکا بغیر ضرورت کی اور مستحب ہے کہ صدقہ دیا جاوی میت کی طرف سے بعد مرنیکی سات دن تلک اور منع کیا تہا مینی کہانی گوشت قربانی کی سی یعنی ابتدا اسلام مین لوگ محتاج تہی قدرت قربانیکی ہر کوئی نرکہتا تہا اسلیے حضرت نے قربانی کرنیوالون کو فرمایا دیا تہا کہ تین دن سے زیادہ نرکہا کرین گوشت قربانی کا بلکہ محتاجونکو صدقہ دیدیا کرین پہر جب فراخی کی اللہ تعالی نی لوگون پر اور احتیاج اونکو نرہی اجازت دی حضرت نی کہ جتنی دنون تک چاہو رکہو اور منع کیا تہا مینے نبیذ سی نبیذ اسکو کہتی ہین

کہجور یا انگور کو پانی مین بہگو رکہتی ہین بعدازان پیتی ہین یہہ حلال ہی جب تک کہ نشا کرنیوالی نہو وی پس حضرت نی ابتدا اسلام مین فرما دیا تہا کہ نبیذ مشک مین رکہی جایا کری اس لیی کہ مشک پتلی ہوتی ہی اوسمین جلدی گرم ہو کر نشا کرنیوالی نہین ہوتی اور اور باسنون مین رکہنی سی منع فرمایا تہا کہ لاکہی باسنون وغیرہ مین نرکہی جاوی اسلیی کہ اور باسنون مین بسبب گرمی کی جلدی متغیر ہو کر نشا کرنیوالی ہو جاتی ہی اور اون ایام مین شراب عنقریب ہے حرام ہوئی تہی ہنوز لذت شراب کی لوگ بہولی نتہی خوف ہوا کہ پہر نشی کی چیز نہ پینی لگین بعدازان کہ امر تحریم شراب کا مقرر ہوا اور احتراز اوس سی لازم ہوا احتمال اوسکی ارتکاب کا نرہا ہر باسن مین پینی کی لیی اجازت فرمادی کہ سب باسنونمین پیا کرو جبتک کہ حد نشی کو نہ پہنچی جبکہ فرمایا و لاتشربوا مسکرًا یعنے نہ پیو کوئی نشی کی چیز حاصل یہہ کہ منع نشا کرنیوالی ہی نہ باسن ۱۲ شرع رح ❊ **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ زَارَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ اُمِّهٖ فَبَکٰی وَاَبْکٰی مَنْ حَوْلَهٗ فَقَالَ اسْتَاْذَنْتُ رَبِّیْ فِیْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ یُؤْذَنْ لِیْ وَاسْتَاْذَنْتُهٗ فِیْ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاُذِنَ لِیْ فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَکِّرُ الْمَوْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا زیارت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر ماں اپنی کی اور روئی اور رولایا اون لوگون کو کہ گرد اونکی تہی پہر فرمایا کہ پروانگی مانگی تہی مینی پروردگار اپنی سی اسبات مین کہ بخشش مانگون واسطی اوسکی پس نہ اذن دیا گیا اسکیلیی اور پروانگی مانگی تہی مینی پروردگار اپنی سی بیچ اسکی کہ زیارت کرون مین قبر اونکی کی پس اذن دیا گیا واسطے میری پس زیارت کرو قبرونکی اسلیی کہ زیارت کرنی یاد دلاتی ہی موت کو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** حضرت کی ماں کا نام آمنہ تہا حضرت جب چہہ برس کی ہوئی تو وہ حضرت کو لیکر مدینہ کو گئین ہے ننہیال کی لوگونکی ملاقات کو وہانسی پہر کر مکہ کو آتی تہین جب ابوا مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی پہنچین تو وہان انتقال اونکا ہوا اور وہین قبر اونکی بنی پس جب ایکدفعہ حضرت وہان پہنچی تو روئی اونکی جدائی پر اور رولایا اونکو کہ گرد حضرت کی تہی یعنی حضرت اتنا روئی کہ رونی نی لوگون مین بہی تاثیر کی کہ حضرت کو روتی دیکہہ کر رونی لگی اور اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت کی والدہ کا فوت مین مذہب متقدمین کا تو یہی ہی لیکن متاخرین نی ثابت کیا ہی اسلام حضرت کی والدین کا پہر اوسکی تین صورتین بیان کی ہین کہ یا تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دین پر تہی یا اونکو دعوۃ اسلام کی نہین پہنچی ایام فترۃ مین تہی اوسمین مر پہلی زمانہ نبوۃ کی یا زندہ کیا اللہ تعالی نی اونکو حضرت کی دعا سے پہر ایمان لائی وہ اگرچہ حدیث حضرت کی والدین کی زندہ کرنیکی بذاتہ ضعیف ہی لیکن ساتہہ تعدد طرق کی تصحیح وتحسین کی ہی اوسکی یہہ بات گو یا متقدمین سے چہپی ہوئی تہی بعدازان ظاہر کی اللہ تعالی نی متاخرین پر اور شیخ جلال الدین سیوطی رح نی اسمین رسالی تصنیف کئی ہین اور اسکو دلیلونسی ثابت کیا ہی اور مخالفون کی شبہون کی جواب دئیے ہین جو چاہی وہان دیکہہ لی اور صحیح یہہ ہی کہ اس مسئلہ مین سکوت بہتر ہی ۱۲ شرع با ح و مولانا **وَعَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَی الْمَقَابِرِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکہلاتی مسلمانونکو جبکہ نکلین طرف قبرونکی کہین سلام ہی تمپر ای گہر والو مومنون مین سی اور مسلمانون مین سی اور تحقیق ہم اگر چاہی اللہ تعالی ساتہہ تمہاری البتہ ملین گی مانگتی ہین ہم اللہ سے اپنی لیی اور تمہاری لیی عافیت یعنی خلاصی مکروہات سی روایت کی یہہ مسلم نے **ف** قبرونکی جگہہ کو حضرت نی گہر فرمایا اسلیی کہ رہتی ہین مردی اوسمین مانند زندونکی گہرون مین اور من المومنین بیان ہے اہل الدیار کا اور والمسلمین تاکید ہی من المومنین کے ۱۲ شرع ❊

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرٍ بِالْمَدِیْنَةِ فَاَقْبَلَ عَلَیْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ** روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا گذری نبی صلی اللہ

عليه وسلم قبرون پر مدينه مين پس متوجه هوئی اونپر ساتهه منهه اپنی کی اور فرمايا سلام هی تمپر ای صاحب قبرونکی بخشی الله همکو اور تمکو اور تم پهلی پهنچی هوے اور هم پيچهی سی آتی هين روايت کی يهه ترمذی نی اور کها يهه حديث حسن غريب هے **ف** متوجه هوئی اون پر ساتهه مونهه اپنی کی اسمين دلالت هے اسپر که مستحب هے حالت سلام کرنی مين ميت پر يهه که هو منهه سامنی منهه ميت کی اور دعا کرنی مين بهی اسيطرح رهی اور اسی پر عمل هی تمام سلمين کا سوائے ابن حجر کی که اونهون نی کها که سنت همارے نزديک يهه هی که حالت دعا مين قبله کی طرف منهه کری اور کها مظهر نی که زيارت ميت کی مانند ملاقات اوسکی کی هی حالت حيات اوسکی مين منهه کری سامنی منهه اوسکی کی پهر اگر تها زندگی مين که جب ملتا تها اوس سے بيٹهتا تها دور بسبب هونی اوسکی کی عظيم القدر پس اسيطرح زيارت اوسکی مين کهڑا رهی يا بيٹهی دور اوس سے اور اگر بيٹهتا تها قريب اوس سے حالت حيات اوسکی مين اسيطرح بيٹهی قريب اوسکی جب زيارت کری اوسکی اور جب زيارت کری پڑهی سوره فاتحه اور قل هو الله احد تين بار پهر دعا کری اوسکی ليی اور نه هاتهه لگاوی قبر کو اور نه بوسه دی اسپر اسليی که يهه عادت نصاری کی سی هی ؛ ع ؛ مراد عظيم القدر سی يهه هی که وه يا تو ناتی مين بڑا هو مانند والدين وغيرهما کے يا دين مين بڑا هو مانند اوستاد وغيره کے مولانا

الفصل الثالث

فصل تيسری **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اِلَى الْبَقِيْعِ فَيَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَاَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روايت هی عائشه سی که کهاتهی رسول خدا صلی الله عليه وسلم جبکه هوتی شب نوبت اونکی کی رسول خدا صلی الله عليه وسلم کيطرف سی نکلتی آخر شب مين طرف مقبره مدينه کی پهر فرماتی سلام هی تمپر ای قوم مومنين اور آئی تمهاری پاس وه چيز کهتی تم وعده دی جاتی يعنے ثواب و عذاب کل کو يعنی قيامت کو تم ڈهيل دی گئی هو يعنی مدت معين تک اور تحقيق هم اگر چاها الله نی ساتهه تمهاری ملنی والی هين يا الهی بخش بقيع غرقد والونکو روايت کی يهه مسلم نی **ف** بقيع نام ايک جگهه کا هی باهر مدينه کی که اوسمين قبرين مدينه والونکی هين اور اسمين پهلی درخت غرقد کی نام ايک درخت کا هی بهت تهی اسلئی اوسکو بقيع غرقد کها ؛ ع ؛ **وعنها** قَالَتْ كَيْفَ اَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَعْنِيْ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ قَالَ قُوْلِيْ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روايت هی عائشه سی که کها کسطرح کهون مين يا رسول الله مراد رکهتی تهی اس سوال سی کها کهون مين بيچ زيارت کرنی قبرون کی فرمايا کهه سلام هی اوپر صاحب گهرون کی مومنون مين سے اور مسلمانون مين سی اور رحم کری الله همسی پهل کرنيوالون پر اور پيچهی رهنی والون پر اور تحقيق هم اگر چاها الله نی ساتهه تمهاری البته ملنی والی هين روايت کی يهه مسلم نی **ف** روايت هی ابن عباس سے که کها فرمايا رسول خدا صلی الله عليه وسلم نی که نهين کوئی که گذری اپنی بهائی مومن کی قبر پر که وه پهچانتا تها اوسکو دنيا مين پهر سلام کری اوسپر مگر که پهچانتا هی وه اوسکو اور جواب ديتا هی اوسکو سلام کا ؛ ع ؛ **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدِهِمَا فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهٗ وَكُتِبَ بَرًّا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا اور روايت هی محمد بن نعمان سی پهنچاتی تهی حديث طرف نبی صلی الله عليه وسلم کے فرمايا جو کوئی زيارت کری اپنی ماں باپ کی قبر کی يا ايک کی اونمين سے هر روز جمعه مين يا هر هفته مين بخشش کيجاتی هی واسطے اوسکی اور لکها جاتا هی يعنی ديوان اعمال مين نيکی کرنيوالا ساتهه ماں باپ کی روايت کی يهه بيهقی نی شعب الايمان مين بطريق ارسال کی **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ

الآخِرَةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ٭ اور روایت ہی ابن مسعود سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا منع کیا تہا مینی تمکو زیارت کرنی قبرون
کیسے پس زیارت کرو قبرونکی پس تحقیق زیارت کرنا بی رغبت کرتاہی دنیاسی اور یاد دلاتاہی آخرت کو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** بی رغبت
کرتاہی دنیاسی کہ جب انجام کار یہہ ہی تو اسمین دل لگانا بیجاہی اور یاد دلاتاہی آخرۃ کو کہ سوای اس عالم کی ایک عالم اور ہی کہ وہان جاناہی اس سے
معلوم ہوا کہ قبرون مین جاکر نظر عبرت سی دیکہی اور موت یاد کری کہ یاد کرنا موت کا توڑنیوالا لذتون کاہی اور آسان کرنیوالا کدورتون کا ٭ ع
ح **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَالَ قَدْ رَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ هٰذَا كَانَ قَبْلَ اَنْ يُّرَخِّصَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِيْ رُخْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
اِنَّمَا كَرِهَ زِيَارَةَ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَاءِ لِقِلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَكَثْرَةِ جَزَعِهِنَّ تَمَّ كَلَامُهُ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لعنت فرمائی عورتون بہت زیارت کرنی والیون قبرون کی کو روایت کی یہہ
احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور کہا ترمذی نی کہ گئی ہین بعضی اہل علم اسپر کہ تحقیق یہہ یعنی لعن کرنا
تہا پہلی اسکی کہ اجازت دیوین نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ زیارت کرنی قبرونکی پس جبکہ اجازت دی داخل ہوئی بیچ اجازت کی مرد و عورۃ اور کہا
بعضے عالمون نے سوا اسکے نہین کہ مکروہ جانا حضرت نی زیارت کرنا قبرونکا عورتون کی لیی واسطی کم صبر کرنی اونکی کی اور بہت جزع فزع
کرنی اون کی کی تمام ہوا کلام ترمذی کا **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَدْخُلُ بَيْتِيَ الَّذِيْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّيْ وَاضِعٌ ثَوْبِيْ وَاَقُوْلُ اِنَّمَا هُوَ زَوْجِيْ وَاَبِيْ فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللّٰهِ مَا دَخَلْتُهُ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدَةٌ
عَلَيَّ ثِيَابِيْ حَيَاءً مِنْ عُمَرَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی مین داخل ہوتی اپنی گہر مین کہ اوسمین
مدفون تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اور ابو بکر رضہ ہی مدفون تہی اوس حالت مین کہ تحقیق مین کہتی یعنی اوتارتی بدنسی کپڑا اپنا یعنی چادر اور
کہتی مین یعنی اپنی دل مین سوای اسکی نہین شان یہہ ہی کہ مدفون ہین خاوند میری یعنی حضرت اور باپ میرا یعنی ابو بکر اور دو نو اجنبی نہین ہین
پس جبکہ دفن کئی گئی عمر رضی اللہ عنہ ساتہہ اونکی یعنی اوس مکان مین پس قسم ہی اللہ کی نہین داخل ہوئی مین گہر مین مگر مین باندہی ہوئی
ہوتی اپنی پر کپڑی اپنی واسطی حیا کی عمر سی کہ وہ اجنبی تہی روایت کی یہہ احمد نی **ف** اسمین دلیل ہی اسپر کہ لحاظ میت کا کری وقت زیارت
کے مانند لحاظ اوسکی کی حالت حیات اوسکی مین اور شرح الصدور مین روایت ہی عقبہ بن عامر صحابی سی کہا کہ اگر روندون مین آگ یا پانون
رکہون تیزی تلوار کی پر یہانتک کہ کٹ جاوی پانون میرا محبوب تر ہی طرف میری اس سے کہ چلون مین کسی شخص کی قبر پر اور برابر ہی میرے
نزدیک کہ قبرون مین بول و براز کرون مین یا بازار مین سامنی لوگون کی کہ لوگ دیکہتی ہون اور ابن ابی الدنیا نی سلیم بن عنیر سے روایت
کے ہی کہ وہ گذری ایک مقبری پر اوس حال مین کہ اونکو زور کا پیشاب لگا ہوا تہا پس کہا لوگون نی اوسکو کہ اوتر کر پیشاب کر لو کہا سبحان
اللہ قسم ہی اللہ کی مین حیا کرتاہون مردون سی جیسیکہ حیا کرتاہون زندون سی انتہی تمام ہوئی کتاب الصلوۃ بفضل و کرم خدا تعالی
کیسے صلی اللہ علیہ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین و لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ع ح ٭

کتاب الزکوٰۃ

کتاب ہے بیچ بیان زکوۃ کی **ف** زکوۃ نماز کی ساتہہ مذکور ہی کلام مجید مین بیاسی جگہہ پس یہہ دلیل ہی اوپر کمال اتصال کی ان دونون
مین اور فرض کی گئی ہی زکوۃ دوسری سال ہجری مین پہلی رمضان کی اور نہین واجب ہے یہہ انبیاپر بالاجماع اور زکوۃ کی معنی ہین

بڑھنا اور پاک کرنا پس اس زکوۃ کو زکوۃ اس لیے کہتی ہین کہ اس سے مال بڑھتا ہی اور پاک ہوتا ہی بسبب نکالنی حق غیر کی یعنی فقرا کی اوس سی اور بڑھتا
ہے ثواب دینی والی کا اور پاک ہوتا ہی وہ گناہون سی اور زکوۃ کو صدقہ بہی کہتی ہین اس لیے کہ دلیل ہی دینی والی کی صدق پر بیچ دعوی صحت
ایمان کی اور صدقہ فطر کا واجب کیا گیا دوسری سال ہجری مین اور زکوۃ فرض کی گئی کہ مین بالاجمال اور بیان کی گئی مفصل مدینہ مین اور منکر
زکوۃ کا کافر ہوتا ہی اور تارک اسکا اشد گنہگار ہی قتل کیا جاوی نہ دینی والا اسکا کذا فی محیط السرخسی اور واجب ہوتی ہی علی الفور وقت تمام
ہونی سال کی یہانتک کہ گنہگار ہوتا ہی اسکی تاخیر سی بلا عذر اور روایت رازی مین ہی کہ علی التراخی ہی یہانتک کہ گنہگار ہوتا ہی نزدیک موت کے
اور صحیح تر اول ہی ہی کذا فی التہذیب اور زکوۃ فرض ہی مسلمان پر عاقل بالغ مالک نصاب پر کہ برس دن تلک وہ ملک مین رہی اور فارغ ہو دین
سے اور حاجت اصلی سی اور نامی ہو خواہ حقیقۃً ہو خواہ تقدیراً اور ملکیت کامل ہو اوسمین پس نہین واجب ہی کافر پر اور نہ غلام پر اور نہ دیوانہ پر اور نہ
نہ لڑکے پر اور نہ اوس مالک نصاب پر کہ برس نہ گذری اوسپر اور اگر اول سال اور آخر سال مالک نصاب کا ہوا اور
درمیان مین نہو تو زکوۃ دینے آویگے اس لیے کہ یہہ بہی ساری ہی سال کے حکم مین ہے اور نہین فرض ہے زکوۃ
قرضدار پر قرض کی قدر مین پس اگر زیادہ ہو مال قرض سی اور پہنچی حد نصاب کو واجب ہوگی اوسمین زکوۃ اور قرض مین یہہ بہی قید ہی کہ بندون
مین سی کوئی مطالبہ اوسکا کر سکی پس دین نذر اور کفارات اور فطرہ اور مانند انکی کا مانع وجوب زکوۃ کا نہین اسلیے کہ انمین مطالبہ بندون مین سی کسیکو
نہین پہنچتا اور دین زکوۃ کا کہ حاکم کو اوسکا مطالبہ پہنچتا ہی اللہ تعالی کیطرف سی وہ بہی مانع ہی وجوب زکوۃ کا اور حاکم کو مطالبہ پہنچتا ہی مال ظاہر کا
مین یعنی مواشی مین اور مال تجارت مین کہ شہر مین لاوی یا شہر سی لیجاوی اور نقدی مین اور مال تجارت مین کہ شہر مین تجارت کرتا ہو مطالبہ
نہین پس دین اول مانع وجوب زکوۃ کا ہی اور دوسرا نہین اور اگر عورۃ تقاضا مہر کا کرتی ہو مانع ہی ورنہ نہین اور بحر الرائق وغیرہ مین ہی کہ دین مانع
ہے زکوۃ کا اور صدقہ فطر کا اوپر مذہب معتمد کی اور دین مطلق مانع ہی خواہ معجل ہو یا موجل اگرچہ مہر ہو یگا ہو موجل طلاق تک یا موت تک اور بعضون
نے کہا کہ مہر موجل مانع نہین ہے اس لیے کہ کوئی مطالبہ اسکا نہین کرتا عادۃً بخلاف معجل کے اور بعضون نی کہا کہ اگر ہو خاوند ارادہ رکہنی والا ادا کا تو
مانع ہوتا ہی ورنہ نہین اسلیے کہ وہ نہین گنا جاتا ہی دین کذا فی غایۃ البیان انتہی اور عورت اعتبار کیجاتی ہی غنیہ بسبب مہر کی جبکہ ہو خاوند تونگر
یہہ صاحبین کے نزدیک ہے اور بموجب قول اخیر ابی حنیفہ رح کی نہین اعتبار کیجاتی ہی غنیہ بسبب اسکی کہ کہا گیا ہی کہ یہہ اختلاف درمیان انکی مہر معجل
مین ہے اور بسبب مہر موجل کی نہین اعتبار کیجاتی ہی غنیہ اتفاقاً اور یہہ جو کہا کہ وہ نصاب فارغ ہو حاجت اصلی سی مراد حاجت اصلی سی گہر ہی رہنے کا
اور کپڑی بدن کی اور اسباب گہر کا اور جانور سواری کا اور غلام خدمت کا اور ہتیار استعمال کی اور کتابین علم کی اہل علم کی لیئے اور اوزار اہل حرفہ کی لیے
پس مثلاً اگر ایک نی مکان لیا نیت تجارت سی اور پہر اوسمین رہنی لگا زکوۃ اوسمین نہین واجب اور اگر مکان نیت تجارت سی لی اور فارغ ہو اسکے
رہنی سی اوسمین زکوۃ واجب ہے اسیطرح اور چیزونکو سمجہہ لی اور اگر مکان یا غلام وغیرہ فارغ ہون اسکی حاجت سے اور اونمین نیت تجارت کی نہو تو زکوۃ
اونمین واجب نہین اور یہہ جو کہا کہ ملکیت کامل ہو مراد اس سے یہہ ہے کہ مالک ہو اصل اوس چیز کا اور تصرف کا پس مکاتب پر زکوۃ فرض نہین اس لیے کہ مالک ہے تصرف کا نہ اصل اوس چیز کا اور مال ضمار مین بہی زکوۃ
نہین اسلیے کہ اصل اوس چیز کا مالک ہے اور اوسکی تصرف مین نہین اور مال ضمار اوسکو کہتی ہین کہ اوس تک آدمی پہنچ نسکی وہ کئی قسم پر ہے ایک تو وہ مال کہ جاتا
رہی اور دوسرے وہ کہ جنگل مین دفن کرکر جگہہ اوسکی بہول گیا اور تیسری وہ کہ دریا مین ڈوب جاوی اور چوتہی وہ کہ کوئی غصب کر لی اور گواہ
نہون اوسپر اور پانچوان وہ کہ ظالم نی بطریق ڈنڈ کی لیا اور چہٹی وہ کہ کوئی قرض لیکر منکر ہو گیا اور گواہ نہون اوسپر پس اگر ان مالون مین
سے کوئی مال ہاتہہ لگی تو اوسمین زکوۃ پچہلی دنونکی نہین ہے بخلاف اوس مال کی کہ گہر مین دفن کرکر بہول گیا وہ جب نکلیگا تو پچہلے دنونکے زکوۃ

دیگا اور بخلاف اس قرض کی کہ لینے والا اقرار کرتا ہو خواہ لینے والا تونگر ہو خواہ مفلس اور یا انکار کرتا ہو لیکن گواہ ہوں اوسکی اور یا قاضی جانتا ہو اسمین زکوة دینے
آویگی اس تفصیل سی کہ اگر وہ قرض بدلی مال تجارت کی ہو تو جب پانچوان حصہ نصاب کا یعنی بقدر ساڑھی دس روپیہ سیدھی کل کی یا ڈبل کی
وصول ہون تو پہلی دونکی زکوة دی اور جو قرض کہ بدلی مال تجارت کی نہو جیسی کپڑی گھر کی پہننی کی بیچی یا غلام خدمت کا بیچا یا گھر رہنی کا اور نکا
مول لینے والی کی ذمہ قرض رہا پس اسمین جب زکوة پہلی دونکی دینی آویگی کہ بقدر نصاب کے یعنی دو سو درہم کہ جسکی ساڑھی باون روپئی سیدھی
کل کی ہوتی ہین وصول ہو اور جو قرض بدلی اوس چیز کی ہو کہ مال نہین جیسی مہر اور وصیت اور بدل خلع وغیرہ کی اوسمین جب زکوة دینی آویگی کہ بقدر
نصاب کے وصول ہو اور برس اوسپر گذر جاوی یعنی پہلی زکوة نہین دینی آویگی بلکہ اوس برس کی کہ اسکی قبضہ مین رہا دیویگا اور یہہ حکم اوسکی لیی ہی کہ پہلی
سے صاحب نصاب نہو اور اگر صاحب نصاب ہو پہلی سی تو اوسکی حق مین یہہ مال بمنزلہ مال مستفاد کی ہوگا پہلی مال کی ساتھہ اسکی بہی زکوة نکالی
گذرنا برس کا شرط نہین اور شرط ادا کرنی زکوة کی یہہ ہی کہ دیتی وقت نیت کری کہ زکوة دیتا ہون یا جو وقت زکوة نکالی مال مین سے اوسوقت
نیت کرلی اور اگر سارا مال سدہ دی اور نیت نہ کری زکوة کی تو زکوة ساقط ہوجاتی ہی بشرطیکہ کسی اور واجب کی نیت سی ندی اور اگر تہوڑا سا مال دیکا
تو جتنا دیا ہی اوسکی زکوة امام محمد کی نزدیک ادا ہوجاویگی اور امام ابو یوسف کی نزدیک اوسکی بہی نہین ادا ہوینگی اور مکروہ ہی حیلہ کرنا واسطی ساقط
کرنی زکوة کی اور اگر غلام خریدا تجارت کی لیی پہر نیت کی خدمت لینی کی تو وہ تجارت کا نہین رہتا خدمت ہی کا ہوجاتا ہی اوس مین زکوة نہین
اور اگر خدمت کی نیت سی لیا اور پہر تجارت کی نیت کی تو تجارة کا نہین ہوجاتا جبتک کہ بیچی نہین جب بیچیگا تو اوسکی مول مین زکوة دینی آویگی
اور نصاب زکوة او سقدر مال کو کہتی ہین کہ اوسمین زکوة دینی واجب ہو اور اوس سے کم مین نہو مثلا چاندی یا مال تجارة کا دو سو درہم کی قدر ہو
چنانچہ آگی سبکی نصاب مین حدیثون مین مذکور ہین اور نصاب دو طرح کی ہوتی ہی نامی اور غیر نامی یعنی بڑہنی والی اور نہ بڑہنی والی پہر نامی دو قسم
پر ہی حقیقی اور تقدیری حقیقی مال سوداگری کا ہی کہ نفع سی بڑہتا ہی اور جانور کہ بسبب بچونکی بڑہتی ہین اور تقدیری سونا چاندی کہ ظاہر مین بڑہتا
نہین لیکن صلاحیت رکہتا ہی بڑہنی کی اور غیر نامی جیسی مکان و اسباب سوای حاجت اصلی کی پہر نصاب نامی کی ہونی سی زکوة دینی فرض ہوتی ہی
اور زکوة لینی اور نذر کا لینا اور اور صدقات واجب کا لینا نہین درست ہوتا اور صدقہ فطر کا دینا اور قربانی کا کرنا واجب ہوتا ہی اور غیر نامی پر زکوة
دینی نہین آتی مگر زکوة کا مال اور نذر کا اور صدقات واجبہ کا لینا نہین درست ہوتا اور صدقہ فطر کا دینا اور قربانی کا کرنا واجب ہوتا ہی ع ۞
ح ۞ ملتقی الابحر و بحر و در مختار و عالمگیری و مولانا

الفصل الاول

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اِنَّكَ تَاْتِي قَوْمًا اَهْلَ كِتٰبٍ فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوٰتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نی بہیجا معاذ کو یمن کی طرف یعنی امیر یا قاضی وہانکا کرکر اور فرمایا تحقیق تو جاتا ہی ایک قوم اہل کتاب کے پاس یعنی یہود و نصاری
پاس پس بلا اونکو طرف گواہی دینی اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ کی ہین پس اگر اونہون نی مان لیا اسکو پس خبر دی اونکو
کہ اللہ نی فرض کین ہین اون پر پانچ نمازین دن رات مین پہر اگر مانا اونہون نی اسکو پس خبردار کر اونکو اللہ نی فرض کی ہی اونپر زکوة کہ لیجاوی
اونکے غنیون سی یعنی جو کہ مالک نصاب کی ہین اور دیجاوی اون کی فقیرونکو پہر اگر مانین وہ اسکو پس بچ تو لینی اچہی مال اونکی سی یعنی

چہانٹ کر اچہا مال اونکا نہ لیجی بلکہ اونکی مال کو تین حصہ کیجی اچہا برا بیچ کا زکوۃ مین بیچ کا مال لیجی اور بچ تو بد دعا مظلوم کی سی یعنی زکوۃ کی لینی
مین اور اور چیزون مین یعنی نہ لی وہ چیز کہ واجب نہین و سیطرح اونکو زبان سی نہ بد دعا کری اسواسطے کہ نہین درمیان مظلوم کی اور درمیان قبول کرنے
اللہ کی اوسکو کوئی پردہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اہل کتاب کی پاس وہان مشرک اور ذمی بہی تہی مگر غلبہ اہل کتاب ہی کا تہا
اسلیے اونہین کو ذکر کیا اور کہا ابن ملک نے کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ واجب ہے بلانا کفار کو طرف اسلام کی پہلے لڑنیکی لیکن یہہ جب ہی
کہ نہ پہنچی اونکو دعوت یعنی بلانا طرف اسلام کی اور جبکہ پہنچ جاوی اونکو دعوۃ پس نہین واجب بلکہ مستحب ہے ؛ ع ؛ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَّلَا فِضَّةٍ لَّا یُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ صُفِّحَتْ لَهٗ
صَفَائِحُ مِنْ نَّارٍ فَاُحْمِیَ عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَیُکْوٰی بِهَا جَنْبُهٗ وَجَبِیْنُهٗ وَظَهْرُهٗ کُلَّمَا رُدَّتْ اُعِیْدَتْ لَهٗ فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُهٗ
خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ الْعِبَادِ فَیُرٰی سَبِیْلُهٗ اِمَّا اِلَی الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَی النَّارِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی سونا رکہنی والا اور چاندی رکہنی والا کہ نہ ادا کری اوس سے حق اوسکا زکوۃ اوسکی مگر جب کہ ہوگا دن قیامت کا بنائی جاوینگی
واسطے اوسکے تختے آگ کی یعنی تختی سونے چاندی کی بنین گے لیکن آگ مین ایسے گرم کیے جاوینگے گویا آگ کے ہون گے جیسا کہ فرمایا پس گرم کیے جاوینگے بیچ آگ دوزخ کی پس داغ
دیے جاوینگے ساتہہ اون تختون کی پہلو اوسکی اور پیشانی اوسکی اور پیٹہہ اوسکی جبکہ جدا کیے جاوین گے یعنی بدن سے اور ڈالی جاوینگے آگ مین پہر لائے
جاوینگے یعنی جبکہ ٹہنڈی ہو جاوین گی تو آگ مین ڈالی جاوین گی گرم کرنیکی لیے اور نکالکر پہر داغ دین گی ہمیشہ یونہین کرتی رہین گی اوس دن
مین کہ ہی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی یہانتک کہ حکم کیا جاوی درمیان بندونکی پس دیکہی راہ اپنی یا طرف بہشت کی یا طرف دوزخ کی **ف**
مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی یعنی کافرونکو دن قیامت کا ایسا دراز معلوم ہوگا اور باقی گنہہ گارونکو دراز معلوم ہوگا بقدر گناہ اونکی کی اور مومن
کاملونکو وہ دن بقدر دو رکعتون نماز کی معلوم ہوگا اور دیکہی راہ اپنی یا طرف بہشت کی یعنی اگر اوسکی ذمہ اور گناہ نہوگا سوائے اسکی اور یہہ عذاب گناہ
ترک زکوۃ کا جہاڑ دیگا داخل بہشت مین ہوگا اور یا طرف دوزخ کی یعنی اگر اوسکی ذمہ اور گناہ ہوگا سوائے اسکی یا اس عذاب سی گناہ ترک زکوۃ کا نہ
جہڑیگا داخل دوزخ مین ہوگا اور یہانتک کہ حکم کیا جاوی درمیان بندون کی اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ زکوۃ نہ دینی والی عذاب مین ہونگی اور
باقی خلق حساب مین ؛ ع ؛ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْاِبِلُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ اِبِلٍ لَّا یُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا
یَوْمَ وِرْدِهَا اِلَّا اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ اَوْفَرَ مَا کَانَتْ لَا یَفْقِدُ مِنْهَا فَصِیْلًا وَّاحِدًا تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا
وَتَعَضُّهٗ بِاَفْوَاهِهَا کُلَّمَا مَرَّ عَلَیْهِ اُوْلٰهَا رُدَّ عَلَیْهِ اُخْرٰهَا فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ الْعِبَادِ فَیُرٰی
سَبِیْلُهٗ اِمَّا اِلَی الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَی النَّارِ کہا گیا یا رسول اللہ یہہ حکم نقد کا ہی اور اونٹونکا کیا حکم ہی یعنی اونکی زکوۃ نہ دی تو کیا عذاب ہوگا فرمایا نہین
کوئی مالک اونٹ کا کہ نہ ادا کیا ہو اونمین سی حق اونکا یعنی زکوۃ نہ دی اور بعضی حق اونکی سی دودہ دوہنا ہی دن پانی پلانی اونکی کی مگر جس وقت کہ
ہوگا دن قیامت کا منہہ کی بل ڈالا جاویگا مالک اونٹ کا روبرو اونٹون کی بیچ میدان ہموار کی اوس حالت مین کہ ہون گی اونٹ کامل بیچ گنتی مین
اور موٹاپی مین نہ کم کریگا مالک اونٹ کا اون مین سی ایک بچہ اونٹ کی کہ یعنی سب اونٹ اوسکی وہان موجود ہونگی حتی کہ سب بچی بہی ساتہہ ہون گے
اونکی اور اونٹ خوب فربہ ہونگی تا روندنی مین تکلیف زیادہ ہو کچلین گی اوسکو ساتہہ پانوون اپنی کی اور کاٹین گی اوسکو ساتہہ دانتون اپنی کی
جبکہ گذریگی اوسپر پہلی جماعت لائی جاوی گی اوسپر پچہلی جماعت یعنی اسیطرح سی چلا جاویگا کہ ایک قطار کی پیچہی دوسرے قطار اونٹونکی چلی گی
اوس دن مین کہ ہی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی یہانتک کہ حکم کیا جاویگا درمیان بندونکی پس دیکہی گا راہ اپنی طرف بہشت کی اور یا طرف

دوز خکی **ف** دودہ دوہنا ان پانی پلانی کی تیسری دن یا چوتھی دن اونٹونکو پانی پلانی لیجاتی ہین تو عرب مین معمول تہا کہ لوگ پانی پر جمع ہوئی
تہی اور مالک اونٹون کی اونکو دودہ دہوکر پلاتی تہی پس حق واجب اونٹونکا اگرچہ وہی زکوة ہی لیکن منجملہ حقوق اونکی سی حق مستحب یہہ بہی ہی کہ جسوقت
اونٹ پانی پینی کو جاوین تو دودہ دوہکر مسکینون کو پلاوی پس یہہ ہی مستحب لیکن ازراہ مروت اور ادای شکر حق کی گویا کہ حکم واجب کا رکہتا ہی
اسلیی اسطرح فرمایا کر ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ بسبب اس حق کی بہی عذاب ہو بزع ؛ ح ؛ **قِيلَ** يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ قَالَ
وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلَا
جَلْحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطِحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولٰهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرٰهَا فِي يَوْمٍ
كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى
الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ کہا گیا یارسول اللہ کیا حال ہوگا مالک گائین کا اور مالک بکریکا فرمایا اور نہین مالک گائین کا اور نہین مالک
بکریکا کہ نہ ادا کری اونسی حق اونکا مگر کہ جسوقت ہوگا دن قیامت کا ڈالا جاویگا میدان ہموار مین نہ کم کریگا اونمین سی کچہہ نہ ہوگی اونمین کوئی بکری
گائین کہ مڑی ہون سینگ اونکی اور نہ منڈی اور نہ سینگ ٹوٹی یعنی سبہون کی سینگ سلامت ہونگی تاخوب سینگ ماریں ماریں گی اوسکو ساتہہ
سینگون اپنی کی اور کچلین گے اوسکو ساتہہ کہرون اپنی کی جبکہ گذریگی اوسپر پہلی جماعت لائی جاویگی اوسپر پچہلی جماعت اوس دن مین کہ ہوگی مقدار
اوسکی پچاس ہزار برسکی یہانتک کہ حکم کیا جاویگا درمیان بندونکی پس دیکہی گا راہ اپنی یا طرف بہشت کی اور یا دوزخ کی **قِيلَ** يَا رَسُولَ اللّٰهِ
فَالْخَيْلُ قَالَ فَالْخَيْلُ ثَلٰثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ فَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً وَفَخْرًا
وَنِوَاءً عَلٰى أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ لَهُ وِزْرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِي ظُهُورِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِيَ لَهُ
سِتْرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِي مَرْجٍ وَرَوْضَةٍ فَمَا أَكَلَتْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ
شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ لَهُ عَدَدَ مَا أَكَلَتْ حَسَنَاتٌ وَكُتِبَ لَهُ عَدَدَ أَرْوَاثِهَا وَأَبْوَالِهَا حَسَنَاتٌ وَلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ
شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ آثَارِهَا وَأَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ وَلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلٰى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيدُ أَنْ يَسْقِيَهَا
إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ کہا گیا یارسول اللہ کیا حکم ہی گہوڑونکا فرمایا پس گہوڑی تین طرحکی ہوتی ہین ایک تو ہوتی ہین آدمی کی لیی سبب
گناہ کی اور ایک ہوتی ہین آدمی کی لیی پردہ اور ایک ہوتی ہین آدمی کی لیی سبب ثواب کے پس وہ گہوڑی کہ واسطی اوسکی سبب گناہ کی ہین پس گہوڑی
اوس شخص کے ہین کہ باندہا اونکو ریا و فخر کی لیی اور واسطی دشمنی کی اہل اسلام سی پس یہہ گہوڑی اوسکی لیی سبب گناہ کی ہین اور وہ گہوڑی کہ اوسکی
لیی پردہ ہین پس گہوڑی اوس شخص کی ہین کہ باندہا اونکو راہ خدا مین پہر نہ بہولا حق اللہ کا بیچ پیٹہون اونکی اور نہ گردنون اونکی پس وہ گہوڑی
اوسکی لیی پردہ ہین اور وہ گہوڑی کہ اوسکی لیی موجب ثواب کی ہین پس گہوڑی اوس شخص کی ہین کہ باندہا اونکو راہ خدا مین اہل اسلام کی لیی
بیچ چراگاہ کی اور سبزہ کی پس نہین کہاتی ہین اوس چراگاہ سی یا سبزہ سی کچہہ مگر لکہی جاتی ہین اوسکی لیی نیکیان بقدر گنتی اوس چیز کی کہ کہائی یعنی گہاس
وغیرہ اور لکہی جاتی ہین اوسکی لیی بمقدار گنتی لید اونکی کی اور پیشاب اونکی کی نیکیان یعنی اسلیی کہ یہہ چیزین ہی اوسکی باعث زندگی کی ہین اور نہین
توڑتی وہ گہوڑی رسی یعنی دست بند اپنی کو پہر دوڑتی ہین ایک میدان یا دو میدان مگر کہ لکہتا ہی اللہ تعالی اوسکی لیی نیکیان بقدر گنتی نقش
قدم اونکی کی اور لید اونکی کی یعنی اوس حالت مین جو کرتی ہین اور نہین گذرتا اون کو مالک اونکا نہر پر پس پیوین اوس سی اور نہین ارادہ کرتا
تہا کہ پلاوی اونکو مگر کہ لکہتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی نیکیان موافق گنتی اوس چیز کی کہ پیا **ف** یعنے وہ نیت پانی پلانیکی نہین رکہتا تہا

بلکہ بغیر قصد اوسکی کی پانی پیا اوسکا یہہ ثواب ہوگا پس اگر قصد کرکر پلاویگا کیا کچہہ ثواب پاویگا اور اوپر جو فرمایا پس گہوڑی الخ اسکو جواب علی اسلوب
الحکیم کہتی ہین یعنی گویا حضرت نی فرمایا کہ مت پوچہہ حال نری حق وا جب گہوڑون کا بلکہ پوچہہ وہ سب اور جو کچہہ کہ پہنچتا ہی نفع و ضرر اون کی پالنی والے
کو اور ایک ہوتی ہین آدمی کی لیی پردہ کہ اونسے پردہ ادمی کا ڈہکا رہتا ہی لوگ نہین جانتی کہ فقیر و محتاج ہی اور محفوظ رکہتی ہین سوال کرنی
سے اور اظہار حاجت سے روبرو لوگونکی اور ریا و فخر کی لیی یعنی لوگون کی دکہائی کی لیی کہ دیکہین حشمت اسکی اور جانین کہ یہہ مجاہد ہی اور واقع مین
ایسا نہین اور فخر سی مراد یہہ ہی کہ گہوڑا پالی اس نیت سی کہ اپنی سی ادنی پر فخر اپنا بیان کرونگا اور اسکی آگی دوسری قسم مین جو کہا راہ خدا
مین تو مراد اس سی جہاد نہین ہی بلکہ مراد یہہ ہی کہ اچہی نیت سے باندہی کہ اسکی فرمان برداری مین کام آوین یعنی اپنی سواری کی لیی باندہی تا
حاجتون مشروع کی لیی سوار ہووی اور فقر و احتیاج اپنی لوگون سی چہپاوی جیسا کہ اور روایت مین آیا ہی ربطہا تغنیا و تعففا یعنی باندہے
گہوڑی غنا حاصل کرنیکی لیی اور بچنی کی لیی مانگنی سی یعنی اوسپر چڑہ کر سوداگری کی لیی جاوی یا کہیتی پر اور دقت جانی وہان کی اور اور کسی ضرورة
کی کسی سی مانگنا نہ پڑی پس ہوگا وہ پردہ کہ محفوظ رکہیگا سوال و اظہار حاجت سی اور راہ خدا سے یہہ مراد ہلیی لی کہ تا تکرار نہ لازم آوی کہ تیسری قسم
مین راہ خدا ہی جہاد مراد ہی اور نہ بہولا حق اللہ کا بیچ پیٹہون اونکی کی یعنی سوار ہوا اون پر اچہی کامون کی لیی اور مانگی دیا سواری کی لیی اور
گہوڑیون پر جہوڑنی کی لی اور نہ گردنون اونکی کی یعنی زکوة اون کی ادا کی اور شافعیہ کہتی ہین کہ مراد یہہ ہی کہ خبرگیری اون کی کی ساتہہ گہاس
و دانہ وغیرہ کی اور دور کیا ضرر اون سے اور یہہ اختلاف اصلی ہے کہ ہمارے نزدیک گہوڑون مین زکوة ہی اگر جنگل مین چرین پہر گہوڑون و الا مختار
ہے کہ ہر گہوڑی پیچہی ایک دینار دیوی یا قیمت مشخص کری اونکی اور ہر دوسو درہمون مین سی پانچ درہمین دی جیسا کہ حساب زکوة کا ہی اور
شافعی اور صاحبین کی نزدیک گہوڑون مین زکوة نہین ہے دلیل اونکی یہہ حدیث ہی کہ فرمایا حضرت نی نہین مسلمان پر اوسکی غلام مین اور گہوڑی
مین صدقہ اور دلیل ابو حنیفہ کی یہہ حدیث ہی کہ فرمایا حضرت نی ہر گہوڑی سر کہ جنگل مین چری ایک دینار ہی اور قیمت مشخص کرنی گہوڑی کی روایت
کی گئی ہی حضرت عمر رضہ سی اور شافعی نی جو حدیث روایت کی ہی اوپر گہوڑی غازی کی محمول ہی کہ سوار ہوتا ہی اوسپر اور ما نند ایسی ہی غلام خدمت
کرنیوالا مراد ہی اور راہ خدا مین واسطی اہل اسلام کی کہ جہاد کری اون پر اور مسلمانونکو دی تا سوار ہوکر جہاد کرین ؛ ع ؛ ح ؛ **قیل**
یارسول اللہ فالحمر قال ما انزل علی فی الحمر شیء الا ھذہ الآیة الفاذة الجامعة فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرة
شرا یرہ رواہ مسلم کہا گیا یا رسول اللہ پس کیا ہی حکم گدہون کا فرمایا نہین اوتارا گیا مجہپر گدہونکی مقدمہ مین کچہہ حکم مگر یہہ آیت یکتا
جامع سب نیکیون اور بدیون کی پس جو شخص کہ عمل کری مقدار ایک ذرہ کی بہلائی دیکہیگا اوسکو اور جو شخص کہ عمل کری مقدار ایک ذرہ کی برائی
دیکہیگا اوسکو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی اگر کسیکو گدہا مانگی کو دیگا سواری کی لیی واسطی جانیکی نیک کام کو ثواب پاویگا اور اگر گناہ کرنیکی لیی
سوار ہونی کو دیگا گنہگار ہوگا ؛ ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتاہ اللہ مالا فلم یؤد زکوتہ مثل لہ مالہ یوم
القیمة شجاعا اقرع لہ زبیبتان یطوقہ یوم القیمة ثم یاخذ بلہزمتیہ یعنی شدقیہ ثم یقول انا مالک انا کنزک ثم تلا ولا یحسبن
الذین یبخلون الآیة رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس
شخص کو کہ دیا اللہ نی مال پس نہ ادا کی زکوة اوس کی بنایا جاویگا اوسکی لیی مال اوسکا دن قیامت کی سانپ گنجا واسطی اوسکی ہون گی دو نقطی
سیاہ آنکہون پر بطور طوق کی ڈالا جاویگا وہ سانپ اوسکی گردن مین دن قیامت کی پہر پکڑیگا دونو طرفین منہہ اوسکی کی یعنی دونو جبڑی
اوسکی پہر کہیگا مین ہون مال تیرا مین ہون گنج تیرا پہر پڑہی یہہ آیت اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ بخل کرتی ہین آخر آیت تک روایت کی یہہ

یہہ بخاری نی **ف** سانپ گنجا یعنی اوسکی سر پر بال نہین ہونگی یہہ علامت ہی بہت زہریلی ہونی اور درازی عمر اوسکی کی اور آیہ حضرت نی سند کی لیی پڑہی کہ سنو اللہ تعالی ہی اسیطرح فرماتا ہی ساری آیت یون ہی ولا یحسبن الذین یبخلون بما اتہم اللہ من فضلہ ہو خیرا لہم بل ہو شر لہم سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیامۃ یعنی اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ بخل کرتی ہین ساتہہ اوس چیز کی کہ دی اونکو اللہ نی فضل اپنی سی یعنی مال اپنا کہ وہ بہتر ہی اون کے لیے بلکہ برا ہی اونکی لیی قریب ہے کہ طوق ڈالی جاوین گی او چیز کا کہ بخل کرتی ہین ساتہہ اوسکی دن قیامۃ کی یعنی وہ مال طوق ہوکر پڑی گا گردنون مین ؛ ع ؛ **وعن** ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من رجل یکون لہ ابل او بقر او غنم لا یؤدی حقہا الا اتی بہا یوم القیامۃ اعظم ما یکون واسمنہ تطأہ باخفافہا وتنطحہ بقرونہا کلما جازت اخریہا ردت علیہ اولہا حتی یقضی بین الناس متفق علیہ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہین کوئی شخص کہ ہون واسطی اوسکی اونٹ یا گائین یا بکری نہ دی حق اونکا یعنی زکوۃ مگر کہ لائی جاوین گی وہ دن قیامت کی اوس حالت مین کہ وہ بہت بڑی ہون گی اور بہت موٹی کچلین گے اوسکو ساتہہ پانون اپنی کی اور مارنیگی اوسکو ساتہہ سینگون اپنی کی جبکہ گذرین گی آخر اون کی پہر لائی جاوین اوسپر پہلی اونکی یہانتک کہ حکم کیا جاوی درمیان آدمیون کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** جریر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاکم المصدق فلیصدر عنکم وہو عنکم راض رواہ مسلم اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ آوی تمہاری پاس زکوۃ لینی والا یعنی امام کی طرف سی کہ جسکو ساعی اور عامل کہتی ہین پس چاہیی کہ پہری تمسی اس حالت مین کہ وہ تمسی راضی ہو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی زکوۃ پوری ادا کرو تا وہ تمسی راضی جاوے ؛ ع ؛ **وعن** عبد اللہ بن ابی اوفی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاہ قوم بصدقتہم قال اللہم صل علی ال فلان فاتاہ ابی بصدقتہ فقال اللہم صل علی ال ابی اوفی متفق علیہ وفی روایۃ اذا اتی الرجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بصدقتہ قال اللہم صل علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ لاتی اونکی پاس قوم زکوۃ اپنی فرماتی یا الہی رحمت بہیج فلانی شخص پر پس لایا حضرت کی پاس باپ میرا زکوۃ اپنی پس فرمایا الہی رحمت بہیج ابی اوفی پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین جسوقت کہ لاتا کوئی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس زکوۃ اپنی کہتی یا الہی رحمت بہیج اوسپر **ف** دعا کرنی کسیکی لیی ساتہہ لفظ صلوۃ کی تنہا درست نہین سوای انبیا کی اور انبیا کی ساتہہ کسی پر صلوۃ بہیجی تو درست ہی پس حضرت جو زکوۃ لانیوالون پر صلوۃ بہیجتی تہی یہہ خصایص حضرت سے ہی اور کو نہین درست ؛ مولانا ؛ **وعن** ابی ہریرۃ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر علی الصدقۃ فقیل منع ابن جمیل وخالد بن الولید والعباس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ینقم ابن جمیل الا انہ کان فقیرا فاغناہ اللہ ورسولہ واما خالد فانکم تظلمون خالدا قد احتبس ادراعہ واعتدہ فی سبیل اللہ واما العباس فہی علی ومثلہا معہا ثم قال یا عمر اما شعرت ان عم الرجل صنو ابیہ متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عمر کو یعنی عامل کر کر زکوۃ لینی پر پس کہا گیا یعنی خبر دی کسینی کہ زکوۃ نہ دی ابن جمیل نی اور خالد بن ولید صحابی نی اور عباس نے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین انکار کیا نعمت خدا کا ابن جمیل نی مگر اسلیی کہ وہ تہا فقیر پس غنی کیا اوسکو اللہ نی اور رسول اوسکی نی اور خالد پر تحقیق تم ظلم کرتی ہو یعنی اسواسطے کہ نہین ہے اوسپر زکوۃ اسلیی کہ اوسنی تحقیق وقف کر رکہی ہین زرہین اپنی اور سامان لڑائیکا یعنی ہتیار اور جانور اور اور اسباب لڑائی کا

نہ اکی راہ مین یعنی اور تم اوسکو سوداگری مال جانتی ہو اور عباس پس زکوٰۃ اوسکی مجہپر ہی اور مثل اوسکی ساتہہ اوسکی پہر فرمایا ای عمر کیا نہین جانتا تو کہ چچا آدمی کا مانند باپ اوسکی کی ہی یعنی پس عباس کو بجای باپ میری کی جان اور تعظیم اونکی کر اور ایذا مت دی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ابن جمیل پہلی منافق تہا پہر مسلمان ہوا اور محتاج تہا اوسنی حضرت سی التماس دعاکی کی کہ مجہی ثروت ہووی مین شکرگذاری کرونگا پس حضرت نے اوسکی لیی دعاکی اور وہ غنی ہوا پس چاہیی تہا اوسکو شکر کرنا اوسنی کفران نعمت کیا کہ زکوٰۃ کا ہی انکار کیا حضرت نی اوسپر از راہ زجر کی کلام مذکور فرمایا اور غنی کیا اور اللہ رسول اوسکی نی حضرت نی غنی کرنیکو نسبت اپنی طرف اسلیی کیا کہ حضرت کی دعا سی وہ غنی ہوا تہا اور حضرت عباس چچا تہی حضرت کی اونکی زکوٰۃ جو حضرت نی اپنی ذمہ فرمائی سبب اسکا یہہ تہا کہ حضرت نی اون سے دگنی زکوٰۃ لیلی تہی ایک تو اوسی سال کی کہ جسکی مانگتے تہی اور ایک سال آئندہ کی جیسا کہ فرمایا ومثلہا معہا یعنی اور مانند زکوٰۃ حال کے ساتہہ اوسکی کہ وہ زکوٰۃ سال آیندہ کی ہی ؛ ح ؛ ع ؛

وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلاً مِّنَ الْاَزْدِ یُقَالُ لَہٗ ابْنُ اللُّتْبِیَّۃِ عَلَی الصَّدَقَۃِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ ہٰذَا لَکُمْ وَہٰذَا اُہْدِیَ لِیْ فَخَطَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَسْتَعْمِلُ رِجَالاً مِّنْکُمْ عَلٰی اُمُوْرٍ مِّمَّا وَلَّانِیَ اللّٰہُ فَیَاْتِیْ اَحَدُہُمْ فَیَقُوْلُ ہٰذَا لَکُمْ وَہٰذِہٖ ہَدِیَّۃٌ اُہْدِیَتْ لِیْ فَہَلَّا جَلَسَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْہِ اَوْ بَیْتِ اُمِّہٖ فَیَنْظُرَ اَیُہْدٰی لَہٗ اَمْ لَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یَاْخُذُ اَحَدٌ مِّنْہُ شَیْئًا اِلَّا جَاءَ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَحْمِلُہٗ عَلٰی رَقَبَتِہٖ اِنْ کَانَ بَعِیْرًا لَہٗ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرًا لَہٗ خُوَارٌ اَوْ شَاۃً تَیْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی رَاَیْنَا عُفْرَۃَ اِبْطَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰہُمَّ ہَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰہُمَّ ہَلْ بَلَّغْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی ابی حمید ساعدی سی کہ کہا عامل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی زکوٰۃ لینی پر ایک شخص کو قوم ازد مین سی کہ کہا جاتا تہا اوسکو ابن لتبیہ جبکہ آیا ابن لتبیہ یعنی مدینہ مین کہا یعنی مسلمانون سے کہ اسقدر مال واسطی تمہارے ہی یعنی نہ زکوٰۃ اموال کی ہی مستحق اسکی تم ہو اور اسقدر تحفہ بہیجا گیا ہی میرے لیی پس خطبہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اوسپر پہر فرمایا بعد حمد و ثنا کی تحقیق مین عامل کرتا ہون کئی شخصون کو تم مین سے اوپر کامون کی اون کامون مین سی کہ حاکم کیا ہی مجکو اللہ نی پہر آتا ہی ایک اون کا یعنی اوس کام سی پس کہتا ہی یہہ تمہاری لیی ہی اور یہہ تحفہ دیا گیا ہی مجکو پس کیون نہ بیٹہا اپنی باپ کے گہر مین یا اپنی ماں کی گہر مین پس دیکہتا کیا تحفہ بہیجا جاتا ہی اوسکو یا نہین قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتہہ قدرت اوسکی کی ہی نہین لیگا کوئی اوسمین سی کچہہ مگر لاویگا اوسکو دن قیامت کی اس حال سی کہ اوٹہائی ہوگا اوسکو اپنی گردن پر یعنی رسوائی کی لیی اگر ہوگا اونٹ ہوگی واسطی اوسکی آواز یا ہوگا بیل ہوگی واسطی اوسکی آواز یا ہوگی بکری آواز کرتی پہر اوٹہائی حضرت نے دونو دست مبارک اپنی یہانتک کہ دیکہی ہمنی سفیدی حضرت کی بغلون کی یعنی بہت اونچی اوٹہائی ہاتہہ پہر فرمایا یا الہی تحقیق مینی پہنچا دیا جو تو نی فرمایا تہا الہی تحقیق مینی پہنچا دیا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پس دیکہتا کیا تحفہ بہیجا جاتا ہی یعنی یہہ تحفہ کہ بہیجا گیا ہی اوسکو لیی بسبب عاملی کی ہی اگر عامل نہوتا اور گہر مین بیٹہا رہتا کاہیکو بہیجتی اس سے معلوم ہوا کہ اگر تحفہ بہیجی کوئی دوست یا قرابتی عامل کا کہ ہمیشہ اوسکی لیی تحفہ بہیجا تہا نہ بسبب اس عمل کے تو جائز ہی لینا اوسکا جیسا کہ بیچ تحفہ اور ضیافت قاضی کی کہا گیا ہی اور کہا ابن ملک نے یعنی نہین جائز عامل کو یہہ کہ قبول کری تحفہ اسلیی کہ نہین دیتا ہی اوسکو کوئی کچہہ مگر واسطی طمع اسکی کہ چہوڑدی وہ کچہہ زکوٰۃ مین سی اور یہہ جائز نہین اہتہی ؛ ع ؛ ح ؛

قَالَ الْخَطَّابِیُّ وَفِیْ قَوْلِہٖ ہَلَّا جَلَسَ فِیْ بَیْتِ اُمِّہٖ اَوْ اَبِیْہِ فَیَنْظُرَ اَیُہْدٰی اِلَیْہِ اَمْ لَا دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ کُلَّ اَمْرٍ یُتَذَرَّعُ بِہٖ اِلَی مَحْظُوْرٍ فَہُوَ مَحْظُوْرٌ وَکُلُّ دَخِیْلٍ فِی الْعُقُوْدِ یُنْظَرُ ہَلْ یَکُوْنُ حُکْمُہٗ عِنْدَ الْاِنْفِرَادِ کَحُکْمِہٖ عِنْدَ الْاِقْتِرَانِ

اَثَمَ کَاھُکَذَا فِی شَرْحِ السُّنَّۃِ کہا خطابی نی اور بیچ قول اونکی کی کیون نہ بیٹھا بیچ گہر مان اپنی کی یا باپ اپنی کی پس دیکہتا کیا تحفہ بہیجا جاتا ہی طرف اوسکی یا نہین دلیل ہے اسپر کہ جو چیز کہ وسیلہ کیا جاوی ساتھہ اوس چیز کی طرف ایک کام حرام کی پس وہ وسیلہ ہی حرام ہی اور جو عقد داخل ہو بیچ عقد ونکی یعنی مثل بیع اور ہبہ اور نکاح اور مانند انکی کی دیکہا جاوی کہ آیا ہی حکم اوسکا نزدیک جدا ہونیکی مانند حکم اوسکی کی وقت نزدیک ہونیکی یا نہین یعنی پس پہلی بات صحیح ہی اور دوسری نہین صحیح اسیطرح ہی شرح السنۃ مین **ف** پس وہ وسیلہ ہی حرام ہی داخل ہی اسمین قرض کہ حاصل کری نفع کو اور گہر کردیگا کہ رہی اوسمین گردی لینی والا بغیر کرایہ کی اور جانور گردی کیا گیا کہ سوار ہوا اوسپر اور فائدہ اوٹہاوی اوس سے بغیر عوض کی اور مثال دوسری قاعدی کی یہہ ہی کہ بیچی کسیکی ہاتھہ ایک چیز دس روپیہ کی سو روپی کو تاکہ قرض دی اوسکو بیچنی والا اوسکو ہزار روپی مثلا اور اوس قرض کا نفع اوس چیز کی ثمن مین سمجہہ لی پس یہہ نہین درست اسلیے کہ اگر فقط وہ چیز ہی بیچتا تو وہ کاہیکو لیتا اوس قرض کی لالچ سی لی ہی گویا سود قرض کا اوس چیز کی مول مین ادا کیا اور جہان دو عقدین ایسی ہون کہ اگر ایک کو دوسری سی جدا کرین تو بہی روا رکہی تو وہ درست ہی مثلا اسی صورۃ مذکورہ مین دس روپیہ کی چیز دس ہی روپیہ کو بیچا اور یہہ دو نو قاعدی جو خطابی نی حدیث سی نکالی پس پہلا قاعدہ تو موافق ہی مذہب ہمارے کی ہی اور مذہب شافعی کی اسلیے کہ قواعد مقررہ سی ہی کہ وسائل حکم مقاصد کا رکہتی ہین پس وسیلہ طاعت کا ہی طاعت اور وسیلہ معصیت کا معصیت اور دوسری قاعدہ موافق مذہب مالک اور احمد کی ہی کہ منع کرتی ہین حیلونکو کہ جنکی سبب سے ربا وغیرہ سی نکلتی ہین اور ابو حنیفہ اور شافعی وغیرہما مباح کہتی ہین پس نہین وہ قائل اس قاعدہ کی اور اس سے کوئی یہہ نہ سمجہی کہ یہہ مسئلہ کہ بطور مثال کی ذکر کیا امام ابو حنیفہ کی نزدیک درست ہی بلکہ یہہ اون کی نزدیک ہی نہین درست بسبب اور قاعدہ کی اور اور بعضی حیلی اون کی نزدیک درست ہین اس لیے کہا کہ وہ قائل اس قاعدہ کی نہین بنرع ہ مولانا **وَعَنْ عَدِیِّ بْنِ عَمِیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاہُ مِنْکُمْ عَلٰی عَمَلٍ فَکَتَمَنَا مِخْیَطًا فَمَا فَوْقَہٗ کَانَ غُلُوْلًا یَأْتِیْ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی عدی بن عمیرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکو عامل کرین ہم تم مین سی کسی کام پر پہر چہپاوی ہمسی مقدار سوئی کی اور زیادہ اوس سی چہٹائی مین یا بڑائی مین ہوگا یہہ چہپانا خیانت لاویگا اوسکو دن قیامت کے یعنی از راہ فضیحتی کی روایت کی یہہ مسلم نی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ کَبُرَ ذٰلِکَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ عُمَرُ اَنَا اُفَرِّجُ عَنْکُمْ فَانْطَلَقَ فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِنَّہٗ کَبُرَ عَلٰی اَصْحَابِکَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَفْرِضِ الزَّکٰوۃَ اِلَّا لِیُطَیِّبَ مَا بَقِیَ مِنْ اَمْوَالِکُمْ وَاِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِیْثَ وَذَکَرَ کَلِمَۃً لِتَکُوْنَ لِمَنْ بَعْدَکُمْ فَقَالَ فَکَبَّرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ لَہٗ اَلَا اُخْبِرُکَ بِخَیْرِ مَا یَکْنِزُ الْمَرْءُ اَلْمَرْاَۃُ الصَّالِحَۃُ اِذَا نَظَرَ اِلَیْھَا سَرَّتْہُ وَاِذَا اَمَرَھَا اَطَاعَتْہُ وَاِذَا غَابَ عَنْھَا حَفِظَتْہُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ** روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا جب اوتری یہہ آیت اور جو لوگ کہ جمع کرتی ہین سونا اور روپا بہاری ہوئی یہہ آیت مسلمانون پر پس کہا عمر نی کہولدونگا مین اس فکر کو تمسی پس گئی عمر اور کہا ای نبی اللہ کی تحقیق بہاری ہوئی تمہارے یارون پر یہہ آیت فرمایا تحقیق اللہ تعالی نی نہین فرض کی زکوۃ مگر اس لیے کہ پاک کری اوس چیز کو کہ باقی رہا ہی مال تمہاری سی اور سوا اسکی نہین کہ مقرر کی ہی میراث اور ذکر کیا ایک کلمہ تاکہ ہو میراث واسطی اوس شخص کے کہ پیچہی تمہاری ہی پس کہا ابن عباس نے اللہ اکبر کہا عمر نی یعنی بسبب خوشی کی کہ دفع ہوئی اس مشکل کی سی حاصل ہوئے پہر فرمایا حضرت نی واسطے عمر کے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ بہتر اوس چیز کی کہ جمع کرتا ہی آدمی وہ یہہ ہے عورت نیکبخت جبکہ دیکہی طرف اوسکے خوش کری اوسکو اور جب حکم کری اوسکو فرمان برداری کری اوسکی اور جب غایب ہو اوس سے محافظت کری اوسکے روایت کی یہہ ابو داؤد نی **ف** سارا آیت یون ہے والذین یکنزون الذہب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ فبشرہم بعذاب الیم یعنے جو لوگ کہ جمع کرتی ہین سونا اور چاندی اور خرچ نہین کرتی راہ خدا مین پس خبر دی اونکو عذاب دردناک کی یعنی اونکو آگ دوزخ کی مین گرم کرکر داغین گے

اون سی پیشانیان اور پہلو اور پیٹھین اونکی پس جب یہہ آیت اوتری تو صحابہ پر گران ہوئی اس لیی کہ وہ ظاہر آیت سی یہہ سمجھی کہ مطلق جمع کرنا مال کا منع
ہے پہر حضرت عمر رض نی عرض کیا حضرت سی جو کہ مذکور ہوا حضرت نی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نی زکوٰۃ تو ایسی فرض کی ہی کہ باقی مال پاک ہو جاوے پس جب زکوٰۃ ادا کی
تو باقی مال پاک ہوا اگر جمع کرو تو کچھہ مضائقہ نہین پس آیت مذکورہ مین جو وعید آیا ہی مال کی جمع کرنی پر تو وہ اسی صورۃ مین ہی کہ زکوٰۃ نہ دی اور اگر زکوٰۃ دیکر
جمع کری داخل اس وعید مین نہین اور ذکر کیا کلمہ یہہ قول ابن عباس راوی کا ہی کہ حضرت نی بعد قول وانما فرض المواریث کی ایک کلمہ اور ذکر کیا کہ
مجھی یاد نرہا یا مجھی بیقدر رہا کہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نی میراث ایسی فرض کی ہی کہ ہو میراث طیب تمہاری پچھلون کی لیی کہ وارث ہین یعنی اگر
مطلق جمع کرنا مال کا منع ہوتا کہ تو نہ فرض کرتا اللہ تعالیٰ زکوٰۃ اور نہ میراث پہر جبکہ بیان کیا حضرت نی صحابہ سی کہ جمع کرنا مال کا منع نہین ہی جبتک
کہ زکوٰۃ ادا کرتی رہین اور دیکھا خوش ہونا صحابہ کا بسبب اسکے رغبت دلائی اونکو طرف اوس چیز کی کہ وہ بہتر ہی مال سی کہ وہ عورۃ ہی نیکبخت و خوب
صورت ایسی کہ سونا روپا نہین نفع دیتا تجکو مگر بعد جانیکی تیری پاس سی بخلاف بیوی کی کہ وہ جبتک ساتھہ تیری ہی رفیق تیری ہی دیکھتا ہی تو خوش
کرتی ہی تجکو اور حاجت روائے تیری ہوتی ہی اوس سی اور اطاعت تیری کرتی ہی اور غائبانہ نگہبانی تیری مال و اولاد کی کرتی ہی اور اولاد اوس
سے پیدا ہوتی ہی کہ قوۃ بازو ہوتی سی حیات مین اور جانشین ہوتی ہی بعد مرنیکی اور اور بہت کام آتی ہی اور روایت مرفوع مین آیا ہی کہ جسنی
نکاح کیا پس تحقیق مضبوط کیا دو تہائی دین اپنا ؛ ع ؛ ح **وعن** جابر بن عتيك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
سيأتيكم ركيب مبغضون فإذا جاءوكم فرحبوا بهم وخلوا بينهم وبين ما يبتغون فإن عدلوا فلأنفسهم
وإن ظلموا فعليهم وارضوهم فإن تمام زكوتكم رضاهم وليدعوا لكم رواه ابوداؤد

اور روایت ہے جابر بن عتیک سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آویگا تمہارے پاس چہوٹا سا قافلہ یعنی عامل زکوٰۃ لینی کو کہ دشمن کہی گئی ہین یعنی بحکم طبیعت کے لوگ انکو دشمن
رکھتے ہین اس لیی کہ مال لینی کو آتی ہین پس جسوقت آوی تمہارے پاس پس کہو اونکو مرحبا یعنی خوش وقت آئی تم اور خالی کرو درمیان اون کی اور
درمیان اوس چیز کی کہ طلب کرین یعنی مال زکوٰۃ کا اون کی روبرو حاضر کرو کوئی چیز حائل اور مانع درمیان مین رکھو پس اگر زکوٰۃ لینی مین
عدل کرین گی پس اپنی لیی کرینگے یعنی ثواب عدل کا پاوین گی اور اگر ظلم کرین گی پس وبال اون پر ہی اور راضی کرو زکوٰۃ لینی والونکو اس لیے
کہ پوری زکوٰۃ تمہاری رضا اون کی ہی اور چاہیی کہ دعا کرین عامل تمہارے لیی روایت کی یہہ ابوداودنی **ف** اگر ظلم کرین گی وہ اور یہہ کہ اگرچہ
ظالم جانو اونکو بحسب اعتقاد اور گمان اپنی کی یا بالفرض والتقدیر ظلم کرین یہہ مبالغہ فرمایا والا اگر حقیقۃ ظلم کرین راضی کرنا ظالم کا کیونکر ہوسکتا ہی
اور راضی کرو یعنی خوب کوشش کرو اون کی راضی کرنی مین حتی الامکان کرو اونکو زکوٰۃ واجب بغیر ڈہیل اور خیانت کی اگرچہ اصل واجب
زکوٰۃ ساتھہ ادای مال کی ادا ہو جاتی ہی ولیکن راضی کرنا کمال اوسکا ہی اور مستحب ہے زکوٰۃ لینی والی کو کہ دعا کری زکوٰۃ دینی والی کی لیی ؛ ع
وعن جرير بن عبد الله قال جاء ناس يعني من الأعراب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا إن ناسا
من المصدقين يأتونا فيظلمونا فقال ارضوا مصدقيكم قالوا يا رسول الله وإن ظلمونا قال ارضوا مصدقيكم وإن
ظلمتم رواه ابوداؤد اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی کہ کہا آئی کتنی آدمی یعنی گنوارون مین سے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی پس عرض کیا کہ تحقیق کتنی لوگ زکوٰۃ لینی والون مین سی آتی ہین ہمارے پاس پہر ظلم کرتی ہین ہمپر فرمایا راضی کرو زکوٰۃ لینی والون کو
عرض کیا اونہون نی یا رسول اللہ اگرچہ ظلم کرین ہمپر فرمایا راضی کرو اپنی زکوٰۃ لینی والونکو اگرچہ ظلم کیی جاؤ تم روایت کی یہہ ابوداؤدنی
ف یعنی راضی کرو اونکو اگرچہ تمہاری اعتقاد مین ظلم ہو بسبب محبت مال کی ؛ ع ؛ **وعن** بشير بن الخصاصية قال قلنا

إِنَّ أَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُونَ عَلَيْنَا أَفَنَكْتُمُ مِنْ أَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا يَعْتَدُونَ قَالَ لَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی بشیر بن خصاصیہ سے کہ کہا کہا ہمنی یعنی پیغمبر خدا کو
کہ تحقیق زکوۃ لینی والی زیادتی کرتی ہین ہم پر یعنی مقدار واجب سے زیادہ لیتی ہین کیا چہپاوین ہم اپنی مالون سی اوسقدر کہ زیادتی کرتی ہین فرمایا
کہ نہین روایت کی یہہ ابو داود نی ف حضرت نی چہپانی کی اجازت اس لیی نہ دی کہ شاید وہ بسبب اپنے گمان کی زیادتی جانتی تہی اور واقع مین
ایسا نہ تہا ۞ مولانا وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِي فِي
سَبِيلِ اللهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے عامل زکوۃ کی لینی پر ساتہہ حق کی مانند غازی کی ہی راہ خدا مین یہانتک کہ پہر آوی طرف گہر اپنی کی روایت کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی نی ف
ساتہہ حق کی یعنی عامل ہوتا ہی واسطی طلب ثواب کے اور از راہ صدق و اخلاص کے اوسکو ثواب غازی کا سا ہوتا ہی ۞ ع ۞ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ
شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِي دُورِهِمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اونہی نقل کی اپنی دادا سی اونہوں نی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہ کہچوا منگانا مواشی کو زکوۃ لینی کی لیی اور نہ دور جا رہی
مواشی والا اور نہ لیجاوی زکوۃ مواشی کی مگر بیچ مکانون اونکی کی روایت کی یہہ ابو داؤد نی ف مراد جلب سے یہہ ہی کہ عامل زکوۃ دینی والون
کی مکانون سی دور اوتری اور وہان مواشی منگا بہیجی زکوۃ لینی کی لیی اور جنب یہہ ہے کہ مواشی والا اپنی مکان سے دور جا رہی اور عامل تکلیف اوٹہا کر
وہان جاوی ان دونو باتون سی منع فرمایا اسلیی کہ پہلی بات مین رنج زکوۃ دینی والی کو ہوتا ہی اور دوسری مین زکوۃ لینی والی کو آگی اسکی جملہ تاکید اسکی
ہے حاصل یہہ کہ نہ زکوۃ دینی والا دور چلا جاوی اور نہ زکوۃ لینی والا دور اوتری بلکہ قریب زکوۃ دینی والون کی اوتری اور اون کی گہرون مین جا کر
نوبت بنوبت زکوۃ لی لیا کری ۞ ع ۞ ح ۞ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا
فَلَا زَكَاةَ فِيهِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَ جَمَاعَةً أَنَّهُمْ وَقَفُوهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ اور روایت ہی ابن عمر سی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی حاصل کری مال پس نہین زکوۃ ہی اوس مال مین یہانتک کہ گذری اوسپر برس روایت کی یہہ
ترمذی نی اور ذکر کیا ترمذی نی ایک جماعت کو کہ تحقیق اونہون نی موقوف کیا ہی اس حدیث کو ابن عمر پر ف یعنی قول ہی ابن عمر کا اور کہا ابن
ملک نے کہ معنی اس حدیث کی یہہ ہین کہ کسی پر زکوۃ بسبب مال کی دینی فرض ہو اور درمیان برس کی کچہہ اور مال اوسکو ہاتہہ لگی اوسی جنس کا تو جبتک
اوسپر برس نگذری زکوۃ اوسمین واجب نہین یہہ مذہب امام شافعی کا ہی اور امام اعظم کی نزدیک برس گذرنا اصل مال پر چاہیی اسپر برس گذری یا نہ
گذری مثلا ایک کے پاس اسی بکریان تہین گذری اون پر چہہ مہینی پہر ہاتہہ لگین اوسکو اکتالیس بکریان اوسنی مول کو یا ارث مین پایا اور طرح تو نہین
واجب اوسپر اکتالیس بکریون کی زکوۃ نزدیک شافعی اور احمد کی یہانتک کہ تمام ہو اون پر برس خرید کی وقت سی یا ارث کی وقت سی اور ابو حنیفہ اور
مالک کی نزدیک ہوگا مال مستفاد یعنی جو کہ پیچہی ہاتہہ لگا تابع اصل مال کی پس جب تمام ہوگا سال اسی پر تو واجب ہونگی دو بکریان یعنی سب مین اسلیی
کہ نصاب بکریونکی چالیس ہین کہ چالیس بکریون مین ایک بکری دینی آتی ہی ایک سو بیس تک اور جب ایکسو اکیس ہوتی ہین تو دو بکریان دینی آتی
ہین سو صورۃ مذکورہ مین ایکسو اکیس ہوئین دو بکریان اوسمین دینگی پس حنفی اس حدیث کی معنی یہہ لیتی ہین کہ جو کوئی پاوی اور حاصل کری مال ابتداً تو
اوسپر زکوۃ نہین جبتک کہ برس نہ پورا ہو پس ایسی مال مستفاد مراد نہین ہے ۞ ع ۞ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ الْعَبَّاسَ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَعْجِيلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت
علی رضی سی یہہ کہ حضرت عباس نے پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ شتابی ادا کرنی زکوۃ اپنی کی پہلی تمام ہونی برس کی پس اجازت دے

اونکو اسمین روایت کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور دارمی نی **ف** ہماری نزدیک اور اوراکثر اماموں کی نزدیک پہلی گذرنی برس کی زکوٰة
دینی درست ہے بشرطیکہ مالک ہو مقدار النصاب کا ۱۲ ع ** **وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
خطب الناس فقال الا من ولی یتیما لہ مال فلیتجر فیہ ولا یترکہ حتی تاکلہ الصدقۃ رواہ ابو داود والترمذی وقال فی اسنادہ
مقال لان المثنی ابن الصباح ضعیف** اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی انہی باپ سے یعنی شعیب سے اور اونسی نقل کی اپنی
دادا سے یعنی عبد اللہ سی کہ کہا اونسی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی خطبہ فرمایا لوگونکو فرمایا خبردار ہو جو کوئی والی ہو کسی یتیم کا اور یتیم کی لیی مال ہو یعنی بقدر
نصاب کے پس چاہیی کہ سوداگری کری اوس مال کی اور نہ چہوڑی اوسکو بی تجارت یہانتک کہ کہا جاوی اوسکو صدقہ دینا یعنی زکوٰة دیتی دیتی مال تمام ہو جاوے
روایت کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی بیچ اسناد اسکیکی گفتگو ہی اسلیی کہ مثنی ابن صباح راوی حدیث کا ضعیف ہی **ف** لڑکیکی مال
مین فرض ہونا زکوٰة کا مذہب امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ کا ہی اور نزدیک امام اعظم رحمہ اللہ کی لڑکیکی مال مین یتیم ہو یا غیر یتیم زکوٰة فرض
نہین اسلیی کہ ایک اور حدیث مین آیا ہی کہ اوٹہا لیا گیا ہی قلم تکلیف کا تین شخصوں سی ایک سونیوالی سی یہانتک کہ جاگی اور دوسرے لڑکی سی یہانتک کہ بالغ ہو
اور تیسرے دیوانہ سی یہانتک کہ ہوشیار ہو روایت کی یہہ حدیث ابو داؤد اور نسائی اور حاکم نی اور حاکم نی اس حدیث کی تصحیح بھی کی ہی ۱۲ ع ** **

الفصل الثالث فصل تیسری **عن ابی ہریرۃ قال لما توفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واستخلف ابو بکر بعدہ وکفر
من کفر من العرب قال عمر بن الخطاب لابی بکر کیف تقاتل الناس وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس
حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فمن قال لا الہ الا اللہ عصم منی مالہ ونفسہ الا بحقہ وحسابہ علی اللہ فقال ابو بکر واللہ لاقاتلن
من فرق بین الصلوۃ والزکوۃ فان الزکوۃ حق المال واللہ لو منعونی عناقا کانوا یؤدونہا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لقاتلتہم علی منعہا قال عمر فواللہ ما ہو الا رایت ان اللہ شرح صدر ابی بکر للقتال فعرفت انہ الحق متفق علیہ**

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا جبکہ وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خلیفہ ہوئی ابو بکر بعد اونکی اور کافر ہوئی وہ لوگ کہ کافر ہوئی عرب سے کہا عمر بن
الخطاب نے ابی بکر کو یعنی جبکہ اونہون نی ارادہ لڑنیکا کیا کسطرح لڑتی ہو تم لوگونسی یعنی اہل ایمان سی اور حال آنکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ امر کیا
گیا ہون مین یہہ کہ لڑون لوگونسی یہانتک کہ کہین لا الہ الا اللہ یعنی اسلام لاوین پہر جسنی کہا لا الہ الا اللہ بچا یا مجہسی مال اپنا اور جان اپنی مگر ساتہہ حق اسلام کی اور
حساب اوسکا اللہ پر ہے پس کہا ابو بکر صدیق نی قسم ہے اللہ کی البتہ لڑونگا اوس شخص سے کہ فرق کری درمیان نماز وزکوٰة کی اسلیی کہ تحقیق زکوٰة حق مال کا ہی یعنی
جیسے نماز حق نفس کا ہی قسم ہی اللہ کی اگر دینگی مجکو بچہ بکری کا کہ تہی ادا کرتی اوسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تو لڑونگا مین اونسی ندینی اوسکی پر کہا
عمر نی پس قسم ہے اللہ کی نتہا امر کچہہ مگر کہ جانا مینی یہہ کہ اللہ نے کہول دیا دل ابی بکر کا یعنی ساتہہ الہام کی واسطی لڑنیکی پس جانا مینی بہی یعنی لڑنا حق ہی ایسی
کہ یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کافر ہوئی وہ لوگ کہ کافر ہوئی یعنی غطفان اور بنی سلیم وغیرہم نی زکوٰة ندی حضرت ابو بکر نی اونکو کافر کہا یا تو اسلیی کہ
اونہون نے انکار کیا وجوب زکوٰة کا پس مراد کفر سی کفر حقیقی ہوگا اسلیی کہ وجوب زکوٰة کا قطعی ہے پس انکار اوسکا کفر ہی یا اسلیی کافر کہا کہ اونہون نے انکار کیا زکوٰة کی
دینی کا پس اطلاق کفر کا بطریق تغلیظ وتشدید کی ہوگا پس حضرت ابو بکر نی اونسی ارادہ لڑنیکا کیا حضرت عمر نی اول ظاہر حال اونکا دیکہکر اونکی کفر مین
تامل کیا اور اعتراض کیا حضرت ابو بکر پر اور آخر کو جب حقیقت حال کی معلوم ہوئی موافق ہوئی ساتہہ ابی بکر کی اور اقرار کیا کہ حق یہی ہے جو ابو بکر فرماتی ہین
اور جسنی کہا لا الہ الا اللہ مراد اوس سے کلمہ توحید ہی کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی اسلیی کہ اجماع ہی اسپر کہ نرا لا الہ الا اللہ کہنا معتبر نہین اسلام مین
اور ساتہہ حق اسلام کی یعنی اگر دیت کسی پر لازم ہوگی یا اور کسیکا کسی پر کچہہ آتا ہوگا تو مال لیا جاویگا اور قصاص وغیرہ مین قتل کرینگی اور حساب اوسکا

اللہ پر ہی یعنی جو کوئی لا الٰہ الا اللہ کہی اور ظاہر کری اسلام کو ہم اوسکی لئی حکم اسلام کا کرینگی اور لڑنا اوس سے ترک کرینگی اور تفتیش نہین کرینگی باطن اوسکی کہ آیا مخلص ہے یا نہین حال باطن اوسکا سپرد کرینگی علم الٰہی پر وہ آپ سمجھہ لیگا اگر اوسنی دلسی کلمہ نہ کہا ہوگا مانند منافقون کی اور فرق کری درمیان نماز اور زکوٰۃ کی کہ وجوب نماز کا قائل ہو اور وجوب زکوٰۃ کا منکر ہو یا نماز پڑہی اور زکوٰۃ نہ دی اور عناق کہتی ہین بکری کی بچہ کو کہ برس دن سے کم کا ہو یہہ کہا از راہ مبالغہ کی بیچ طلب کرنی حق اللہ کے کے حقیقت اسکی نہین مراد اسلیی کہ بکری کا بچہ زکوٰۃ مین نہین دیا جاتا اور نہ بچون مین زکوٰۃ ہی ادنی درجہ یہہ ہے کہ مسنہ یعنی برس برس دنکی ہون اور اگر بچی بڑونکی ساتہہ ہونگی تو اونمین زکوٰۃ دینی آویگی مگر دینا بہر حال مسنہ ہی کا چاہی ایساہی حال گائین اور اونٹونکا ہی کہ مسنہ چاہیی اور گائین مین مسنہ دو برس کا ہوتا ہی اور اونٹ مین پانچ برس کا اور لڑونگا مین ندینی اوسکی پر یا توبسبب کفر اور مرتد ہوجانی اونکیکی اگر منکر ہون وجوب زکوٰۃ کی یا واسطی محافظت شعار اسلام کی اور سد باب فتنہ کی اگر نہ دی ہو بغیر انکار کی اور اور روایتون مین آیا ہی کہ اور صحابہ نی حتی کہ حضرت علی رض نی بہی منع کیا حضرت ابو بکر رض کو اور کہا کہ اول عہد خلافت کا ہی اور مخالف بہت ہین مبادا فتور اسلام مین پڑی توقف کرنا چاہیی حضرت ابو بکر رض نی کہا کہ اگر سب لوگ ایکطرف ہون اور مین تنہا ایکطرف ہون تو بہی لڑونگا یہہ کمال شجاعت حضرت ابو بکر رض کی تہی ع ح ؛ **وعنه** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون کنز احدکم یوم القیمۃ شجاعا اقرع یفر منہ صاحبہ وھو یطلبہ حتی یلقمہ اصابعہ رواہ احمد اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہوگا گنج ایک تمہاریکا دن قیامت کے سانپ گنجا بہاگیگا اوس سے مالک اوسکا اور وہ ڈہونڈہتا ہوگا اوسکو یہانتک کہ لقمہ کریگا اونگلیون اوسکیکو روایت کی یہہ احمد نی **ف** گنج سی مراد وہ مال ہے کہ جمع کر رکہا اور زکوٰۃ نہ ادا کی اور اسیکی حکم مین ہین سب حرام مال اور اخیر کی عبارت کی معنون مین دو احتمال ہین ایک تو یہہ کہ لقمہ کریگا سانپ اونگلیان مالک مال کی اسلیی کہ ہاتہہ سی مال کماکر جمع کرکی اور زکوٰۃ ندی اس صورت مین لفظ اصابعہ بدل ہوگا ضمیر سی اور دوسرا احتمال یہہ ہے کہ مالک مال بطور لقمہ کی سانپ کے موہنہ مین اونگلیان اپنی دیدیگا جیسے عادت ہی کہ وقت خوف کی سانپ وغیرہ سی اونگلیان اوسکی موہنہ مین دیدیتی ہین لیکن دوسرے معنون مین کلام ہی ع ع ؛ **وعن** ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من رجل لا یؤدی زکوۃ مالہ الا جعل اللہ یوم القیمۃ فی عنقہ شجاعا ثم قرأ علینا مصداقہ من کتاب اللہ ولا یحسبن الذین یبخلون بما اتاھم اللہ من فضلہ الایۃ رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ

اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہین کوئی شخص کہ نہ ادا کری زکوٰۃ مال اپنی کی مگر کردانیگا اللہ یعنی لٹکادیگا دن قیامت کی بیچ گردن اوسکیکی ایک سانپ پہر پڑہی ہمپر مطابق اسکی کتاب اللہ مین سے یہہ آیت اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ بخیلی کرتی ہین ساتہہ اوسکی کہ دی اونکو اللہ نی فضل اپنی سی آخر آیت تک روایت کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** پہلی فصل مین تمام آیت لکہی گئے ہے **وعن** عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما خالطت الزکوۃ مالا قط الا اھلکتہ رواہ الشافعی والبخاری فی تاریخہ والحمیدی وزاد قال یکون قد وجب علیک صدقۃ فلا تخرجھا فیھلک الحرام الحلال وقد احتج بہ من یری تعلق الزکوۃ بالعین ھکذا فی المنتقی وروی البیھقی فی شعب الایمان عن احمد بن حنبل باسنادہ الی عائشۃ وقال احمد فی خالطت تفسیرہ ان الرجل یأخذ الزکوۃ وھو موسر او غنی وانما ھی للفقراء اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی نہین ملتی زکوٰۃ کسی مال مین کبہی مگر ہلاک کردیتی ہی اوسکو روایت کی یہہ شافعی نی اور بخاری نی بیچ تاریخ اپنی کی اور حمیدی نی اور زیادہ کیا حمیدی نی یعنی مراد اسحدیث کی نقل کی کہ بخاری نی کہا کہ واجب ہوتی ہی تجہپر زکوٰۃ پس نہین نکالتا تو اوسکو یعنی پس زکوٰۃ ملی رہی اوس مال مین پس ہلاک کرتا ہی حرام حلال کو اور تحقیق دلیل پکڑی ہی ساتہہ اسحدیث کی یعنی بموجب تفسیر مذکور کی اوس شخص نے کہ اعتقاد کیا ہی متعلق ہونا زکوٰۃ کا

ساتھہ عین کی نہ ذمہ پر اسیطرح منتقی مین ہے اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین احمد بن حنبل سے ساتھہ اسناد اپنی کی حضرت عائشہ تک اور کہا احمد نے بیچ لفظ خالطت کی کہ تفسیر اوسکی یعنی معنی اوسکی یا تاویل اوسکی یہہ ہے کہ ایک شخص لیتا ہی زکوۃ اور ہی وہ دولتمند یا غنی اور سوا اسکی نہین کہ زکوۃ فقیرونکی لیے ہی **ف** ہلاک کر دیتی ہی یعنی وہ مال ضائع ہو جاتا ہی یا نقصان آجاتا ہی اوسمین یا برکت جاتی رہتی ہی یا لائق نفع اوٹہانی کی نہین رہتا اسلیے کہ حرام قابل نفع کی نہین شرعًا اور متعلق ہونا زکوۃ کا ساتھہ عین کی یعنی امام شافعیؒ اور امام کہتی ہین کہ تعلق زکوۃ کا ساتھہ عین مال کی ہی نہ ذمہ پر نہین یعنی جس مال کی زکوۃ دی تو اوسی مال مین سے دی قیمت اوسکی دینی جائز نہین پس یہہ بات اونہون نی لفظ خالطت سے نکالی ہی اور امام اعظمؒ کی نزدیک زکوۃ ذمہ پر ہی تعلق اوسکا ساتھہ عین مال کی نہین اور یا غنی یہہ شک راوی ہی کہ لفظ موسر کا کہا یا غنی کا اور جاننا چاہیی کہ معنی حدیث کی دو بیان ہوئی ایک تو یہہ کہ زکوۃ مال کی نہ دی اور زکوۃ مال مین ملی رہی اور دوسرے یہہ کہ غنی یعنی مالک نصاب کا ہو کر زکوۃ لی تو دونون صورتون مین مال زکوۃ ہلاک کر دیتا ہی اور مال کو اور استدلال مذکور مبنی پہلی ہی معنون پر ہی ش ع ح مسئلہ مذکورہ مین جو اختلاف کیا ہی علما نی دلیلین جنہونکی ملا علی قاری نی اور حضرت شیخ رحمہما اللہ نے خوب خوب لکھی ہین بخوف درازگی کی اس کتاب مین نہین لکھین جو چاہی اونکی شرحون مین دیکھہ لی

باب ما یجب فیہ الزکوۃ

باب ہے بیچ بیان اوس چیز کی کہ واجب ہوتی ہی اوسمین زکوۃ **ف** اتفاق رکھتی ہین سب امام اوپر واجب ہونی زکوۃ کی چارپایون مین یعنی اونٹ اور گائین اور بکری اور دنبہ اور بہیڑ اور بہینس مین خواہ نر ہون خواہ مادہ اور سوا انکی اور جانورونمین زکوۃ نہین لیکن گہوڑی مین امام ابوحنیفہ کی نزدیک ہے آگی تحقیق اسکی آویگی اور اتفاق رکھتی ہین اوپر واجب ہونی زکوۃ کی سونی چاندی مین اور اوس چیز مین کہ تجارت کی لیے ہو اور اختلاف کیا ہی بیچ ساگون کی اور ترکاریونکی اور میوون کی کہ برس دن تک نہ رہین اور اماموں کی نزدیک واجب نہین زکوۃ انمین اور کہجور اور کشمش مین واجب ہے جبکہ ہوجاوین پانچ وسق کو اس سے کم مین نہین ہے اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک عشر یعنی دسوان حصہ واجب ہے ہر چیز مین کہ زمین سے پیدا ہوے کم ہو یا بہت مگر بانس اور لکڑی اور گہانس مین نہین ہے دلیل امام صاحب کی یہہ حدیث حضرتؐ کی ہی ما اخرجتہ الارض ففیہ العشر یعنی جو چیز نکالی زمین اوسمین دسوان حصہ ہے اور معنی وسق کی بیچ فائدہ حدیث آئندہ کی لکھی ہین اور زمین سے پیدا ہوئی چیز دینی جو عشر ہی اوسمین سال گذرنیکی قید نہین جب پیدا ہوگا دینا ہوگا اور اور اموال مین زکوۃ تب واجب ہوگی کہ بقدر نصاب کے ہو اور سال بہر گذر جاوے ش ح

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَۃٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَۃٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین بیچ کم پانچ وسق کی کہجورونمین سے زکوۃ اور نہین پانچ اوقیہ سی کم مین بیچ چاندی کی زکوۃ اور نہین بیچ کم کی پانچ راس اونٹونسی زکوۃ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** وسق ساٹہہ صاع کا ہوتا ہی اور صاع آٹہہ رطل کا اور رطل آدہ سیر کا ہوتا ہی موافق حساب دہلی کی پانچ وسق اس حساب سے تیس ۳۰ من کے ہوئی پس تیس من کہجورونمین دسوان حصہ ہے یعنی تین من دینا واجب ہوتا ہی اور اس سے کم اگر کہجورین پیدا ہون اونمین دسوان حصہ بموجب اس حدیث کی نہین واجب اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور صاحبین کا اور نزدیک امام اعظم کی اندازہ کچہہ مقرر نہین جسقدر پیدا ہو اوسکا دسوان حصہ دے مثلا دس سیر ہو تو ایک سیر دے اور اگر دس پیسی بہر ہو تو ایک پیسی بہر دے اور یہی حکم ہی اور میوونکا اور غلونکا یعنی گیہون اور جو اور چنے وغیرہ کا اور سب نباتات کا امام اعظم نی تاویل اس حدیث مین یہ کی ہی کہ مراد اس سے زکوۃ تجارت ہے اسلیے کہ لوگ خرید و فروخت کرتی تہی ساتھہ وسقون کے اور قیمت وسق کی چالیس درہم تہی تو قیمت پانچ وسق کی دو سو درہم ہوا اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے پانچ اوقیہ کے دو سو درہم ہوے یہ نصاب ہی زکوۃ چاندی کا اس سے کم ہو تو زکوۃ نہین واجب اسیطرح تو پانچ درہم دینی آتی ہین اور سوا درہم کی اگر چاندی ہو بغیر سکہ کی قسم زیور وغیرہ سے یا روپی کسی سکہ کی ہون تو اسپر قیاس کر کر زکوۃ دی تفصیل اسکی یہہ ہے کہ درہم

تین ماشہ اور ایک تہائی ہو یا پانچوان حصہ رتی کا ہوتا ہی پس دوسو درہم مین چاندی چہہ سو تیس ماشہ ہوتی ہی اور انپر زکوة کی پانچ درہم ہین اور پانچ درہم مین چاندی ہی پندرہ ماشہ چہہ رتی پس اگر روپی ہین بارہ بارہ ماشی کی جیسی کلدار سیدہی کل کی اور ڈبل ورتیلی دار تو چہہ سو تیس ماشیکی ساڑہی باون روپی ہوئی انپر زکوة کا ہوا ایک روپیا بارہ ماشی کا اور پانچ آنی اور اگر روپی ہین ساڑہی گیارہ گیارہ ماشیکی مثلا لکہنو وغیرہ کی تو چون روپی بارہ آنی چہہ پائی اور چہہ جز تئیس جز پائی کیمین سے ہوئی انپر ایک روپیا ہی ساڑہی گیارہ ماشیکا اور پانچ آنی دس پائی اور بائیس جز پائی کیمین سے زکوة ہوئی حسب تفصیل ذیل

شمار درہم	تعین زکوة	وزن چاندی	تعین زکوة	سکہ ۱۲ ماشہ کا	زکوة	سکہ ۱۱ ماشہ	زکوة
۲۰۰ درم	٥ درم	۶۳۰ ماشہ	۱۵ ماشہ ۶ سرخ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

یہہ حساب نصاب کے سمجہنی کی لیی لکہا گیا اور اگر روپی زیادہ ہون نصاب سے تو سیدہا حساب یہہ ہی کہ ڈہائی روپی سینکڑی کی حساب سے زکوة دی اور نصاب سونیکی اسمین نہین ذکر ہوئی نصاب اسکی بیس مثقال ہی یہان کی حساب سے ساڑہی سات تولہ بہر ہوتی ہین پس سونا جب اتنا ہو تو چالیسوان حصہ زکوة مین دے اور اس سے کم ہو تو زکوة نہین دینی آتی اور اگر سونا چاندی ملکر بقدر نصاب کے ہون تو زکوة دینی آویگی مثلا اگر ایک کی پاس چہبیس روپی بہر چاندیکا زیور ہو اور چہبیس روپی کا سونیکا تو وہ صاحب نصاب ہے زکوة دینی آویگی اسیطرح اگر سو چہبیس روپی کا اسباب ہو تجارت کا اور سو چہبیس روپی ہون نقد تو بہی صاحب نصاب ہے اور سونا چاندی کیسطرح کا ہو خواہ زیور ہو خواہ پتری خواہ ڈلی خواہ ظروف ہر قسم مین زکوة واجب ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ گوٹی کناری اور کمخواب وغیرہ مین جو چاندی ہوتی ہی اوسکا بہی اندازہ کر واکر زکوة دی اگر حد نصاب کو پہنچی اور موتی مونگا اور یاقوت وغیرہ جواہرات پر زکوة نہین اگرچہ لاکہون روپی کا ہو مگر ان نیت تجارة کی ہو تو ہی مولانا ۱۲ در مختار وغیرہ

وعن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی المسلم صدقة فی عبدہ ولا فی فرسہ وفی روایة قال لیس فی عبدہ صدقة الا صدقة الفطر متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین مسلمان پر زکوة فرض بیچ غلام اوسکی اور بیچ گہوڑی اوسکی اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا نہین بیچ غلام اوسکی زکوة مگر صدقہ عید الفطر کا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جو گہوڑا اور غلام تجارت کی لیی نہون اونمین زکوة نہین اور یہی مذہب ہے امام شافعی و صاحبین وغیرہم کا لیکن امام ابوحنیفہ کی نزدیک جو گہوڑی اور گہوڑیان ملی ہوئی اکثر سال جنگل مین چرتی ہون اونمین ہی زکوة ہی کہ فی راس ایک دینار دی یا قیمت اوسکی مشخص کرکر دوسو درہمون مین سے پانچ درہم دے اور فتاوی قاضی خان اور درمختار اور فتاوی عالمگیری مین لکہا ہی کہ فتوی صاحبین کے قول پر ہے کہ انمین ہی زکوة نہین

وعن انس ان ابا بکر کتب لہ ھذا الکتاب لما وجھہ الی البحرین بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذہ فریضة الصدقة التی فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المسلمین والتی امر اللہ بھا رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن سئلھا من المسلمین علی وجھھا فلیعطھا ومن سئل فوقھا فلا یعط فی اربع وعشرین من الابل فما دونھا من الغنم من کل خمس شاة فاذا بلغت خمسا وعشرین الی خمس وثلثین ففیھا بنت مخاض انثی فاذا بلغت ستا وثلثین الی خمس واربعین ففیھا بنت لبون انثی واذا بلغت ستا واربعین الی ستین ففیھا حقة طروقة الجمل فاذا بلغت واحدة وستین الی خمس وسبعین ففیھا جذعة فاذا بلغت ستا وسبعین الی تسعین ففیھا بنتا لبون اور روایت ہی انس سے یہہ کہ ابوبکر رض نی لکہا اونکیلیی یہہ حکم نامہ جبکہ متوجہ کیا اونکو طرف بحرین کی نام ایک موضع کا ہی قریب بصرہ کی شروع کرتا ہون میں ساتہہ نام اللہ کے کہ رحمن ہے اور رحیم ہی یہہ ہے بیان صدقہ فرض کا وہ کہ فرض کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مسلمانون پر یعنی ساتہہ حکم اللہ تعالی کی اور وہ صدقہ کہ حکم کیا اللہ نے ساتہہ اوسکی رسول اپنی کو صلی اللہ علیہ وسلم پس جو شخص کہ سوال کیا جاوے صدقہ کو مسلمانون مین سے اوپر طور اوسکی پس دے اوسکو اور جو سوال کیا جاوی زیادہ اوس سے پس نہ دی واجب بیچ چوبیس

اونٹونکی اور جو کم ہی چوبیس سے بکری ہی اسطرح کہ ہر پانچ مین ایک بکری پس جب پہنچین پچیس کو تین تیس ۳۵ تک پس اونمین ایک بوتی برس بھرکی یا دہ پس جسوقت
پہنچین چہتیس کو پینتالیس تک پس اونمین ہی بوتی دو برسکی ما دہ اور جسوقت کہ پہنچین چہیالیس کو ساٹھہ تک پس اونمین ہے حقہ یعنی اونٹنی مین برسکی قابل جست
کرنی اونٹ کی پس جسوقت کہ پہنچین اونٹ اکسٹھہ کو پچہتر تک پس اونمین ہے بوتی چار برسکی کہ پانچوین برسمین لگی ہو اور جسوقت پہنچین چہتر کو نوی تک پس
اونمین ہین دو بوتیان دو دو برسکی **ف** اور جو سوال کیا جاوے زیادہ پس نہ دی اور او پر حدیث مین گذرا کہ راضی کرو اپنی زکوة لینی والونکو اگرچہ ظلم کیی جاوے پس
وہ حدیث خلاف ہے اسکی جواب سکا یہہ ہے کہ اوس حدیث مین جو زکوة لینی والی مذکور ہوئی صحابہ تہی وہ ظالم نہ تہی اور نسبت ظلم کی اونکی طرف بموجب گمان زکوة
دینی والونکی تہی اور اس حدیث مین سوائے صحابہ کے اور لوگ مراد مین پس کچہہ منافاة نہین ؛ ع **فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَىٰ وَتِسْعِينَ إِلَىٰ عِشْرِينَ وَمِائَةٍ**
فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَىٰ عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ اور جسوقت کہ پہنچین
اکیانوین کو ایک سو بیس تک پس اونمین ہین دو اونٹنیان تین تین برسکی قابل جست کرنی اونٹ کی اور جسوقت کہ ہون زیادہ ایکسو بیس پر پس ہر چالیس
مین بوتی دو برسکی ہی اور بیچ ہر پچاس کے اونٹنی تین برس پوریکی **ف** کہا قاضی نی کہ دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اوپر استقرار حساب کی بعد تجاوز کرنیکی
حد مذکور سی یعنی جب زیادہ ہون اونٹ ایکسو بیس سے تو نہ از سر نو شروع کیجاوے زکوة اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا اور کہا نخعی اور ثوری اور ابو حنیفہ نی
کہ از سر نو شروع کیجاوے پس جب زیادہ ہون ایکسو بیس پر پانچ تو لازم آویگی دو حقی اور ایک بکری پہر ہر پانچ مین بکری چوبیس تک پہر بنت مخاض
وغیرہ بموجب ترتیب پہلی کی دلیل انکی یہہ حدیث ہی کہ اونٹ جب زیادہ ہون ایکسو بیس پر از سر نو شروع کیجاوے زکوة اور مانند اسکی حضرت علی رضی
سی بہی منقول ہے اور واجب نہ ہونمین مادہ ہی یا قیمت اوسکی بخلاف گاءین اور بکریکی کہ اونمین نر اور مادہ برابر ہین ؛ ع **وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ**
إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا فَفِيهَا شَاةٌ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةُ
الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ
دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيهِ
الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ
بِنْتُ لَبُونٍ وَيُعْطِي شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ
عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ
وَيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ
دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلَىٰ وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ
اور وہ شخص کہ ہون ساتھہ اوسکی مگر چار اونٹ پس نہین اونمین زکوة واجب مگر یہہ کہ چاہی مالک اوسکا تو بطریق نفل کے دی پس جسوقت کہ ہون پانچ اونٹ
تو اونمین ہے ایک بکری اور جو شخص کہ ہون اوسکی پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہوا اونمین اونٹنی چار برسکی کہ پانچوین مین لگی ہو یعنی اکسٹھہ سے پچہتر تک مین یہہ دینی
آتی ہی اور نہو نزدیک اوسکی چار برس کی اور ہو اوسکی پاس تین برسکی پس تحقیق قبول کیجاوی اوس سے تین برسکی اور دیوی زکوة دینی والا ساتہہ اوسکی
دو بکریان اگر میسر ہون اوسکو یا دی بیس درم اور جو شخص کہ اونٹ ہون اوس پاس اسقدر کہ واجب ہوا اونمین اونٹنی تین برسکی کہ چھیالیس سے ساٹھہ تک
مین یہہ دینی آتی ہی اور نہو اوس پاس تین برسکی اور ہو اوس پاس چار برسکی پس قبول کیجاوے اوس سے چار برسکی اور دیوی اوسکو زکوة لینی والا بیس
درم یا دو بکریان اور جو شخص کہ ہون اوسکی پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہوا اونمین اونٹنی تین برسکی اور نہو اوس پاس مگر دو برسکی پس تحقیق قبول کیجاوے اوس سے دو برسکی

اور دیوی زکوٰۃ دینی والا دو بکریان یا بیس درہم اور جو شخص کی ہون اوسکی پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہوا ہو نہین اونٹنی دو برسکی کہ چھتیس سے پینتالیس تک مین
دینی آتی ہی اور ہو اوسکی پاس تین برسکی پس قبول کیجاوے اوس سے تین برسکی اور دیوی اوسکو زکوٰۃ لینی والا بیس درہم یا دو بکریان اور جو شخص کہ ہون اوس کی پاس
اونٹ اسقدر کہ واجب ہوا ہو نہین اونٹنی دو برسکی اور نہو وہ اوسکی پاس اور ہے اوس پاس بن دو نکی پس تحقیق قبول کیجاوے اوس سے برس دنکی اور دیوی زکوٰۃ دینی والا
ساتھہ اوسکی بیس درہم یا دو بکریان اور وہ شخص کہ ہون اوس پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہوا ہو نہین اونٹنی برس روزکی کہ چھبیس سے پینتیس تک مین دینی آتی ہی اور
نہین ہے اوس پاس اور اوس پاس ہے دو برسکی پس قبول کیجاوے اوس سے اور دیوے اوسکو زکوٰۃ لینی والا بیس درم یا دو بکریان اور اگر نہو نزدیک اوسکی اونٹنی برس
روزکی قابل دینی کی اور ہو اوس پاس اونٹ دو برسکا پس وہ قبول کیا جاوے اوس سے اور نہین ساتھہ اوسکی کوئی چیز اور واجب لینا نہ دینا **ف** قابل دینی کی کہا ابن
ملک نے کہ اسکی معنون مین تین احتمال ہین یا تو یہہ کہ نہو اوسکی پاس اونٹنی برس روزکی اصلا یا ہو تندرست بلکہ بیمار ہو پس وہ ہی کالعدم ہی یا اوسط درجہ کی نہو بلکہ
نہایت خوب ہو پھر تقدیر اسکا حال تو یہہ ہو اور ہو اوس پاس ابن لبون یعنی دو برسکا اونٹ نہ اونٹنی تو وہ قبول کیا جاویگا اور اوسکی ساتھہ کچھہ اور جبر
ونقصان کی لیے لینا دینا نہین آتا اس سے معلوم ہوا کہ فضیلت اونثیت کا جبر نقصان سن سے ہو جاتا ہی شرع ہذ **وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي**
سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ فَفِيهَا شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى
مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ
أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَلَا تُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ
وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَفِي الرِّقَةِ رُبُعُ
الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور بیچ زکوٰۃ بکریون کی کہ
چرنیوالی ہون جبکہ ہون بکریان چالیس اکیسو بیس تک تو ایک بکری واجب ہوتی ہی اور جسوقت زیادہ ہون اکیسو بیس دو سو تک پس اونمین دو بکریان
اور جسوقت زیادہ ہون دو سو پر پس اونمین تین بکریان تین سو تک اور جب زیادہ ہون تین سو پر پس ہر سو مین ایک بکری اور جبکہ ہون بکریان چرنیوالی آدمی
کی کم چالیس سے ایک ہی پس نہین اونمین زکوٰۃ مگر یہہ کہ چاہی مالک اوسکا تو بطریق نفل کی دی اور نہ دیجاوے زکوٰۃ مین بڑھیا اور نہ عیب والی یعنی خواہ اونٹنی
ہو خواہ بکری خواہ گائین اور نہ بوک مگر اوسوقت کہ چاہی زکوٰۃ لینی والا یعنی اگر وہ چاہی بوک لینا کسی مصلحت کے لیے تو درست ہے اور نہ جمع کیے جاوین جانور
متفرق اور نہ جدا کیے جاوین اکٹھے واسطے خوف زکوٰۃ کی اور جو نصاب کہ ہو دو شریکو نمین پس وہ رجوع کرین آپس مین ساتھہ برابری کی اور چاندی مین چالیسوان
حصہ دینا فرض ہے اور اگر نہون اوس پاس مگر ایکسو نوی درم پس نہین اونمین کچھہ زکوٰۃ مگر یہہ کہ چاہی مالک اوسکا بطریق نفل کی دی نقل کی یہہ بخاری نی
ف چرنیوالی ہون یعنی زکوٰۃ جانور ونمین بکری ہو یا گائین یا اونٹ سب واجب ہوتی ہی کہ اکثر برس یعنی آدہی برس سے زیادہ جنگل مین چارہ چرپاتی ہون
اور اگر اکثر برس گہر سی کہلانا پڑتا ہو تو اون جانور ونمین زکوٰۃ واجب نہین ہے اور جبکہ ہون بکریان چالیس الخ یعنی چالیس سے کم مین کچھہ زکوٰۃ واجب نہین جب چالیس
ہون تو اونمین ایک بکری واجب ہوتی ہی اور جب چالیس سے زیادہ ہون تو ایکسو بیس تک ایک ہی بکری واجب ہے آگی تین سو تک کا حال مفصل مذکور ہی اور جب
زیادہ ہون تین سو پر یعنی ایکسو اور بڑہ جاوین کہ چار سو ہو جاوین تو چار بکریان آوینگی اکثر اہل علم کا قول یہی ہی اور کہا حسن بن صالح نی کہ اگر ایک بہی بڑہینگی تین سو
پر تو چار بکریان دینے آوینگی اور نہ عیب دار یہہ کب ہے کہ جب سارا مال اوسکا یا بعض مال بے عیب ہو اور اگر سب عیب دار ہو تو لیوی ایک اوسط درجی کی اور نہ بوک
بوک لینی کو اسلیے منع کیا کہ مالک کو ضرر ہوگا اسلیے کہ بچی لینی کی لیے ہوتا ہی اور بعضون نے کہا اسلیے منع کیا کہ گوشت اوسکا برا اور بدبو دار ہوتا ہی اور نہ جمع
کیے جاوین الخ مذہب شافعی مین زکوٰۃ گلہ پر دینی آتی ہی اور اعتبار مالکون کا نہین ہے اور ابو حنیفہ کی مذہب مین اعتبار مالکون کا ہی نہ گلہ کا پس اگر مثلا ایک شخص کے

بکریان اسّی ہونگی دو گلو مین تو امام شافعی کی نزدیک دو بکریان لیونگی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک ایک اور اگر دو شخصونکی اسّی بکریان ایک گلہ مین ہونگی تو امام
شافعی کی نزدیک ایک ہے بکری لیونگی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک دو لینگی پس معنے اس قول کی لا یجمع بین متفرق الخ نزدیک شافعی کی یہہ ہین کہ یہہ نہی مالک کے
لیے ہے کہ اگر مثلا چالیس بکریان اسکی ہون اور چالیس اور کی تو ملا نہ دی واسطے کم کرنی زکوۃ کی یعنی اگر دو گلے چالیس چالیس کے ہونگی تو دو بکریان آوینگی اور
ملا دیگا تو ایک آویگی پس یہہ نکری اور نہ جدا کری کہ مثلا بیس بکریان اسکی کسی اور کی بیس بکریون ملی ہون تو جدا نکری واسطے اسقاط کرنی زکوۃ کی اور نزدیک حنفیہ کے
یہہ نہی ساعی کی لیے ہی یعنی زکوۃ لینی والی کی لیے کہ متفرق کو جمع نکری مثلا دو شخصونکی پاس بکریان ہون اتنی اتنی کہ ہر ایک پاس حد نصاب سے کم ہون
جب دونون ملین تو نصاب پوری ہو مثلا بیس بیس ہون دونون پاس تو اونکو جمع نکری زکوۃ لینی کی لیے اور نہ جدا کری اکھٹی کو یعنی جسوقت کہ ہون
مثلا ایک شخص کے پاس ہے اسی بکریان چالیس ایک جگہہ اور چالیس ایک جگہہ تو نہ اعتبار کرے اونکو دو نصاب مین اور نہ لیوی اونمین سے دو بکریان بلکہ لیوی ایک بکری اسلیے کہ ملک ایک
کی ہی اور جو نصاب کہ ہو الخ بیان اسکا یہہ ہے کہ مثلا دو آدمی ہین دو سو بکریون مین شریک ایک کی چالیس بکریان ہین اور دوسری کی ایکسو ساٹھہ پس واجب
ہوگی اول پر ایک بکری اور دوسرے پر بھی ایک بکری یہہ نہین ہونیکا کہ واجب ہوے پہلی پر دو خمس ایک بکری کا اور باقی دوسرے پر ع ح یعنی زکوۃ لینی والا تو ایک ایک
بکری ہر ایک شریک سے لی لیگا پھر وہ دونون رجوع کرین آپسمین ساتھہ برابری کی یعنی چالیس بکریون والا تین خمس اوس بکری کی کہ دی ہی دوسرے شریک سے
کہ جسکی ایکسو ساٹھہ ہین پھیر لی پس چالیس والی پر دو خمس پڑینگی موافق اوسکی حصہ کے اور باقی دوسرے پر موافق اوسکی حصہ کے پس یہہ معنی ہین تراجعان بینہما
بالسویۃ کی شیخ مولانا عبد العزیز عن شیخ ولی اللہ رحمہما اللہ **وعن عبد اللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فیما سقت السماء والعیون**
او کان عثریا العشر وما سقی بالنضح نصف العشر رواہ البخاری اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا بیچ اوس چیز کی
کہ پانی پلایا آسمان نی اور چشمون نی یا ہو زمین تر و تازہ تو دسوان حصہ واجب ہوتا ہی اور وہ زمین کہ پلائی گئی کوئین کی پانی سی ساتھہ بیل کے یا اونٹ کے
اوسمین بیسوان حصہ روایت کی یہہ بخاری نی **ف** پانی پلایا آسمان نی یعنی جس زمین مین مینہہ برسا ہون اور نہرونکا پانی دیا اوس سے جو کھیتی وغیرہ
پیدا ہو تو دسوان حصہ زکوۃ مین دے اور عثری اوس زمین کو کہتی ہین کہ پانی دیجاوے ساتھہ جانور کی اور جانور کہتی ہین ایک گڑہیکو کہ کھودا جاتا ہی بیچ
مین بطور تالاب کے اور اوسمین سے پانی پہنچتا ہی کھیتی وغیرہ مین اور بعضون نی کہا کہ عثری کہتی ہین اوس کھیتی کو کہ تر و تازہ رہتی ہی ہمیشہ بسبب قریب
ہونی پانی کی ع ح **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العجماء جرحہا جبار والبئر جبار والمعدن**
جبار وفی الرکاز الخمس متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جانور زخم پہنچانا اونکا معاف ہے اور
کوئین کھودانی مین کوئی مر جاوے گر کر وہ معاف ہے اور کان کھودانی مین اگر کوئی مر جاوے تو معاف ہے اور رکاز مین پانچوان حصہ واجب ہوتا ہی روایت کی
یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جانور یعنی گھوڑا یا بیل وغیرہ اگر زخمی کری کسیکو یا تلف کری کوئی چیز یا مار ڈالی کسیکو اور نہو اوسپر کوئی سوار یا ساتھہ اوسکی
کوئی کھینچنے والا یا ہانکنی والا اور ہو دی دن تو زخمی کرنا اور تلف کرنا اوسکا معاف ہے یعنی اوسکی مالک پر کچھہ ضمان یعنی بدلہ نہین اور اگر اوسپر کوئی
سوار ہو یا اوسکی ساتھہ کوئی ہانکنی والا یا کھینچنی والا ہو تو وہ ضمان دیگا اسلیے کہ اسمین تقصیر اوسکی ہی اور اسیطرح اگر رات کو چھوٹ کر زخمی یا تلف
کری تو بھی بدلا دیگا کہ قصور مالک کا ہی اسلیے کہ رات کو عادت ہی جانورونکی باندہنی کی کیون نہ باندہا اگرچہ حدیث سی عام معلوم ہوتا ہی لیکن یہہ قیدین
اور حدیثون اور دلیلونسی نکالی ہین اور کوئی اگر کسیکو مزدوری کو لگا دی کنوان کھودنیکی لیے اور وہ مزدور اوسمین گر پڑے کھودوانی والی پر کچھہ ضمان
یعنے خون بہا نہین آنیکا اور اسیطرح اگر کنوان اپنی ملک مین کھودی یا موات مین یعنی زمین افتادہ مین کہ مالک اوسکا معلوم نہین اور اوسمین کوئی
آدمی یا جانور گر پڑی تو ضمان نہین اور اگر راستہ مین کھودی یا غیر کی ملک مین بغیر اوسکی اذن کی پس ضمان یعنی خون بہا اوپر عاقلہ کھودنیوالی کی آویگا

اور اسیطرح حکم اسکا ہی کہ کوئی ایک جگہہ کہود ڈالے سونا یا چاندی یا فیروزہ یا مٹی وغیرہ کی نکالنی کی لیی اور عاقلہ کہتی ہین اونکو کہ جو اوسکی ساتہہ ایک قافلی
ہان نوکر ہون مثلا سپاہی کی عاقلہ فوجکی سب سپاہی ہین اور اگر وہ نہون تو اوسکی قبیلہ کی لوگ عاقلہ ہین اور رکاز سی مراد نزدیک ابو حنیفہ کی کان ہے اور نزدیک
اہل حجاز کی دفینہ اہل جاہلیت کا اور معنی اول مناسب تر ہین ساتہہ سیاق حدیث کی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت سی پوچہا کہ رکاز کیا ہی فرمایا سونا
اور چاندی کہ پروردگار نی پیدا کئی ہین زمین مین دن پیدایش اوسکی پہر جاننا چاہیی کہ کان مین سے جو چیزین نکلتی ہین تین قسم پر ہین ایک تو جمی ہوئی مین لائق
پگلنی اور منطبع ہونیکی یعنی جسپر سکہ وغیرہ کا نقش ہوسکی جیسی سونا چاندی اور لوہا اور مانند انکیکے اور دوسرے وہ کہ جمی ہوئی نہین ہین مانند پانی اور رال اور
گندھک کی اور تیسری وہ کہ منطبع نہو سکین مانند چونہ اور ہرتال اور تمام پتہرون کے مانند یاقوت وغیرہ کی پس نہین واجب ہے خمس مگر قسم اول مین اور اوسمین گذرنا برس کا
شرط نہین اور امام شافعی کی نزدیک فقط سونی چاندی مین ہے اور چیزونمین نہین ہے ع ح

الفصل الثانی

فصل دوسرے

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ فَھَاتُوْا صَدَقَۃَ الرِّقَۃِ مِنْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ دِرْھَمًا دِرْھَمٌ وَلَیْسَ فِیْ
تِسْعِیْنَ وَمِائَۃٍ شَیْءٌ فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَتَیْنِ فَفِیْھَا خَمْسَۃُ دَرَاھِمَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَبِیْ دَاؤُدَ عَنِ الْحَارِثِ
الْاَعْوَرِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ زُھَیْرٌ اَحْسِبُہٗ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ ھَاتُوْا رُبْعَ الْعُشْرِ مِنْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ دِرْھَمًا دِرْھَمٌ وَلَیْسَ عَلَیْکُمْ
شَیْءٌ حَتّٰی تَتِمَّ مِائَتَیْ دِرْھَمٍ فَاِذَا کَانَتْ مِائَتَیْ دِرْھَمٍ فَفِیْھَا خَمْسَۃُ دَرَاھِمَ فَمَا زَادَ فَعَلٰی حِسَابِ ذٰلِکَ وَفِی الْغَنَمِ فِیْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ
شَاۃً شَاۃٌ اِلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَۃٍ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَۃٌ فَشَاتَانِ اِلٰی مِائَتَیْنِ فَاِنْ زَادَتْ فَثَلٰثُ شِیَاہٍ اِلٰی ثَلٰثِمِائَۃٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی
ثَلٰثِمِائَۃٍ فَفِیْ کُلِّ مِائَۃٍ شَاۃٌ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ اِلَّا تِسْعٌ وَّثَلٰثُوْنَ فَلَیْسَ عَلَیْکَ فِیْھَا شَیْءٌ وَفِی الْبَقَرِ فِیْ کُلِّ ثَلٰثِیْنَ تَبِیْعٌ وَفِی الْاَرْبَعِیْنَ مُسِنَّۃٌ
وَلَیْسَ عَلَی الْعَوَامِلِ شَیْءٌ روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق معاف کی مینی زکوٰۃ گہوڑون مین سے اور غلامون مین
سے یعنی اگر تجارت کی لیی نہون تو زکوٰۃ اونمین نہین اور گہوڑونمین جو اختلاف ہی بیان اوسکا اوپر ہوچکا پس دو زکوٰۃ چاندی کی ہر چالیس درہم مین سے
ایک درہم یعنی بعد اسکی کہ بقدر نصاب کے ہون کہ دوسو درہم ہین اور نہین ہے ایکسو نوے کی کچہہ زکوٰۃ یعنی دوسو سے کم مین زکوٰۃ نہین پس جسوقت کہ ہون دوسو
درہم پس اونمین ہین پانچ درہم زکوٰۃ روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نی اور ایک روایت ابو داؤد کی مین حارث اعور سی کہ نقل کی حضرت علی سی
کہا زہیر نی کہ راوی ہی حارث سی گمان کرتا ہون مین حارث کو کہ کہا روایت کی حضرت علی نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دو یعنی ہر برس چالیسوان
حصہ ہر چالیس درہم مین سے ایک درہم اور نہین تمپر کچہہ یہانتک کہ پوری ہون دوسو درہم اور جسوقت کہ ہون دوسو درہم پس اونمین ہین واجب پانچ درہم
پس جو زیادہ ہو دوسو پر پس اسے حساب پر اونمین زکوٰۃ واجب ہوتی ہی اور بکریون مین ہر چالیس بکریونمین ایک بکری ہی ایکسوبیس تک اور جسوقت کہ زیادہ
ہو ایک اوپر پس دو بکریان دوسو تک اور جسوقت کہ زیادہ ہو ایک دوسو پر پس تین بکریان تین سو تک پس جسوقت زیادہ ہون تین سو پر یعنی اور ہون
چارسو پس ہر سو مین ایک بکری پس اگر نہون بکریان مگر انتالیس پس نہین تمپر اونمین کچہہ اور بیچ گائی کی ہر تیس مین ایک بیل برس روز کا اور چالیس مین
ایک گائی دوبرسکی اور نہین کام والونمین کچہہ **ف** پس جو زیادہ ہو الخ مذہب صاحبین کا یہی ہی کہ جسقدر دوسو درہم سی زیادہ ہو اوسکا حساب کر کر
چالیسوان حصہ زکوٰۃ دیجیے اور امام اعظم رح کی نزدیک جسوقت کہ زیادہ ہون دوسو درہم سے چالیس درہم تو اونمین زکوٰۃ واجب ہوتی ہی اور اگر چالیس تک
نہ پہنچین تو اونمین زکوٰۃ نہین دو ہی سو کی زکوٰۃ دی اونہون نی حمل کیا ہی الحدیث کو اسپر کہ مراد زیادہ ہونیسی دوسو درہم پر زیادہ ہونا چالیس کا ہونا
ہے تاکہ تطبیق ہوجاوے سب حدیثونمین اور بیل برس روز کا الخ اونمین نر مادہ برابر ہین چاہی بیل دے چاہی گائی جیساکہ آگی کی روایت مین آیا ہے جاننا چاہیی
کہ گایون اور بکریونمین دینا مادہ ہی کا مقرر نہین ہے بخلاف اونٹونکی ایسی کہ اونٹونمین مادہ افضل ہوتی ہی نہ گائین بکریمین اور کہا ابن حجر نی کہ اگر زیادہ ہولے

بیل یا گائین چالیس سے تو اونمین کچہہ نہین دینا آتا یہانتک کہ ساٹہہ ہون جب ساٹہہ ہونگی تو دو تبیعی یعنی برس برس روز کی بیل یا گائین دینی اونگی پہر چالیس پر
مین ایک مسنہ یعنی گائین یا بیل دو دو برس کی اور تیس مین ایک تبیعا دینا آویگا پس مثلاً ستر ہونگی تو ایک مسنہ اور ایک تبیعا اور جب اسی ہون تو دو مسنہ جب نوے
ہون تین تبیعی جب سو ہون دو تبیعی اور ایک مسنہ دے اسیطرح ہر تیس مین تبیعا اور ہر چالیس مین مسنہ دیا کرے انتہی یہہ جو کہا کہ اگر زیادہ ہون چالیس سے تو
اونمین کچہہ نہین دینا آتا یہہ مذہب صاحبین کا ہی اور امام اعظم صاحب کے نزدیک جتنی زیادہ ہونگی چالیس سے حساب کر کر زکوة اونکی ہی دیجاویگی ساٹہہ تک جب
ساٹہہ ہونگی دو تبیعی دینگی باقی بدستور مذکور پس چالیس پر ایک زیادہ ہوگی تو چالیسوان حصہ مسنہ کا دینگی یا تیسوان حصہ تبیع کا یعنی اونکی قیمت کا چالیسوان
یا تیسوان حصہ دینگی اسیطرح اور زیادتی کو سمجہہ لے روایت معتبر ہمارے مذہب کے نزدیک صاحب ہدایہ اور تابعین اونکی یہی ہی اور بہینس کے زکوة اسیطرح ہے جیسی گائین
کی اور بہیڑ دنبہ کی زکوة مانند زکوة بکری کی ہی اور نہین کام والون مین کچہہ یعنی جو جانور کام مین آوین مثلاً بیل ہل چلانی مین یا کنوین کی پانی نکالنی مین یا لادنی
مین لگی رہین اگرچہ حد نصاب کو پہنچین زکوة انمین واجب نہین ایسا ہی حکم اونٹ وغیرہ کا ہی اور مذہب تینون اماموں کا یہی ہی لیکن امام مالک کے نزدیک
انمین بہی زکوة ہی ۱۲ ع ح **وعن** مُعَاذٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّھَہٗ اِلَی الْیَمَنِ اَمَرَہٗ اَنْ یَّاْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ کُلِّ ثَلٰثِیْنَ
تَبِیْعًا اَوْ تَبِیْعَۃً وَّمِنْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ مُسِنَّۃً رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے معاذ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ
بہیجا اونکو طرف یمن کی یعنی عامل کر کر حکم کیا اونکو یہہ کہ لیوین ہر تیس گایون مین سے ایک بیل برس روز کا یا گائ برس روز کی اور ہر چالیس گایون مین سے
ایک گائ دو برس کی یعنی یا بیل دو برس کا روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور دارمی نے **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُعْتَدِیْ فِی الصَّدَقَۃِ کَمَانِعِھَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادتی
کرنیوالا زکوة لینی مین یعنی جو قدر واجب سے زیادہ لے مانند منع کرنیوالے زکوة کی ہی یعنی جیسی گناہ زکوة نہ دینی مین ہے ویسا ہی گناہ زیادہ لینی مین ہے روایت
کی یہہ ابو داود اور ترمذی نے **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْ حَبٍّ وَّلَا تَمْرٍ صَدَقَۃٌ حَتّٰی یَبْلُغَ خَمْسَۃَ
اَوْسُقٍ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین غلہ مین اور نہ کہجور مین زکوة یہانتک کہ پہونچی پانچ
وسق کو یعنی تیس من کو روایت کی یہہ نسائی نے **ف** بیان اسکا اس باب کی پہلی حدیث مین ہو چکا ہی **وعن** مُوْسَی بْنِ طَلْحَۃَ قَالَ عِنْدَنَا
کِتَابُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّمَا اَمَرَہٗ اَنْ یَّاْخُذَ الصَّدَقَۃَ مِنَ الْحِنْطَۃِ وَالشَّعِیْرِ وَالزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ مُرْسَلٌ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ
اور روایت ہے موسی بن طلحہ سے کہ کہا ہمارے پاس خط ہی معاذ بن جبل کا کہ نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ معاذ نے کہا سوا اسکے نہین کہ حکم کیا حضرت نے اونکو
لینے کا یہہ کہ لیوین زکوة گیہون اور جو اور انگور اور کہجور مین سے یہہ حدیث مرسل ہے روایت کی یہہ شرح السنة مین **ف** اسکے معنی یہہ نہین ہین کہ نہین واجب زکوة
مگر انہین چار چیزون مین بلکہ واجب ہے نزدیک شافعی کی اوس چیز مین کہ اوگی زمین مین اور وہ قوت ہو اور ہمارے نزدیک ہر چیز مین ہے کہ اوگی زمین مین قوت ہو
یا نہو پس انہین چار چیزون کو ذکر اسلیے کیا کہ یہہ چیزین وہان اکثر ہوتی تہین ۱۲ ح ع **وعن** عَتَّابِ بْنِ اَسِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
فِیْ زَکٰوۃِ الْکُرُوْمِ اِنَّھَا تُخْرَصُ کَمَا یُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدّٰی زَکٰوتُہٗ زَبِیْبًا کَمَا تُؤَدّٰی زَکٰوۃُ النَّخْلِ تَمْرًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہی عتاب بن اسید سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ زکوة انگور کی کہ تحقیق تخمینہ کیے جاوین جیسے کہ تخمینہ کیجاتی ہین کہجورین پہر دیجاوے زکوة
اونکی درحالیکہ انگور خشک ہون جیسے کہ دیجاتی ہی زکوة کہجور کی درحالیکہ کہجورین خشک ہون روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** یعنی جبکہ پیدا
ہووے انگور اور کہجور اور نمین شیرینی تو اندازہ کرے ایک شخص باہر کہ یہہ انگور یا کہجورین جب خشک ہونگی تو کسقدر ہونگی جب خشک ہون تو دسوان
حصہ زکوة مین دے امام صاحب کی نزدیک جسقدر کہ ہون اور صاحبین اور شافعی کی نزدیک اگر حد نصاب کو یعنی پانچ وسق کو پہونچین تو دسوان حصہ دے ۱۲ ع ح

وعن سهل بن ابي حثمة حدث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول اذا خرصتم فخذوا ودعوا الثلث فان لم تدعوا الثلث فدعوا الربع رواه الترمذي وابوداود والنسائي اور روایت ہی سہل بن ابی حثمہ سی حدیث کی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی فرماتی جسوقت کہ کن کرو یعنی کہجور و انگور کا بس لو یعنی دو تہائی اور چہوڑ دو تہائی کی قدر پس اگر نہ چہوڑو تہائی پس چہوڑ دو چوتہائی روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی **ف** یہہ خطاب ہے زکوۃ لینی والونکو کہ جب معین کرو مقدار زکوۃ کی تو اوسمین سے دو تہائی لیلو اور تہائی مالک کو چہوڑ دو از راہ احسان کی اوسپر تاوہ ہمسایونکو اور راہ گیرونکو کہلادی یہی قول قدیم امام شافعی کا ہی اور نزدیک ابی حنیفہ کی اور مالک کے اور قول جدید شافعی کا یہہ ہے کہ نہ چہوڑا جاوی زکوۃ مین سے کچہہ اور تاویل حدیث کی اونکی نزدیک یہہ ہے کہ یہہ یہود خیبر کی حق مین فرمایا کہ حضرت نی مساقاۃ کی تہی اونسی اسپر کہ آدہی کہجورین وہ لین اور آدہی کہجورین حضرت پس حکم فرمایا اندازہ کرنیوالیکو کہ چہوڑ دی تہائی یا چوتہائی از راہ اجہاد کی اور تقسیم کری باقیکو آدہی حضرت کو دی اور آدہی اونکو ۱۲ ع وعن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يبعث عبد الله ابن رواحة الى يهود فيخرص النخل حين يطيب قبل ان يؤكل منه رواه ابوداود اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہیجتی عبداللہ بن رواحہ کو طرف یہود کی یعنی یہود خیبر کی پس کن کرتی کہجورونکا جسوقت کہ شیرینی ظاہر ہوتی اونمین پہلی اس سے کہ ہون لائق کہانیکی روایت کی یہہ ابوداود نی وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في العسل في كل عشرة ازق زق رواه الترمذي وقال في اسناده مقال ولا يصح عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الباب كثير شيء اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ زکوۃ شہد کی کہ ہر دس مشکو مین ایک مشک ہے روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ اسکی اسناد مین گفتگو ہی اور نہین صحیح ہے صلی اللہ علیہ وسلم سی اس باب مین بہت سی روایتین **ف** علما مین اختلاف ہے امام شافعی کی نزدیک شہد مین زکوۃ نہین اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک اسمین دسوان حصہ ہے کم ہو یا زیادہ اگر عشری زمین مین ہو اور دلیل انکی یہہ حدیث ہی ما اخرجتہ الارض ففیہ العشر اور جو شہد پہاڑ مین ہو اسمین بہی عشر ہے امام صاحب کے نزدیک ۱۲ ح وعن زينب امرأة عبد الله قالت خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا معشر النساء تصدقن ولو من حليكن فانكن اكثر اهل جهنم يوم القيامة رواه الترمذي اور روایت ہی زینب بی بی عبداللہ بن مسعود کیسی کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس فرمایا ای گروہ عورتونکی نکالو زکوۃ مال کی اگرچہ اپنی زیورسی ہو اسلیکہ تحقیق تم اکثر دوزخی ہوگی دن قیامت کے روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** دوزخی ہوگی بسبب محبت دنیا کی کہ باعث ہی ترک زکوۃ کی اور رد دینی کی اور اختلاف کیا ہی علمانی بیچ زکوۃ زیور عورۃ کی امام ابو حنیفہ کی نزدیک مطلق زیور مین زکوۃ ہی اور یہی قول قدیم امام شافعی کا ہی اور کہا مالک اور احمد نی کہ نہین ہے زکوۃ اوس زیور مین کہ مباح ہی استعمال اوسکا پس جسکا استعمال حرام ہے اوسمین اونکی نزدیک ہی ہے اور یہی قول جدید امام شافعی کا ہی اور دلیل امام ابو حنیفہ رح کی یہہ حدیث ہی اور اور بہت سے حدیثین ہین اور زیور مباح اور غیر مباح کا بیان محرر اور کتابون شافعی مذہب کے مین ہے جو چاہی وہانسی دیکہہ لے ۱۲ ع وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان امرأتين اتتا رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي ايديهما سواران من ذهب فقال لهما تؤديان زكوته قالتا لا فقال لهما رسول الله صلى الله عليه وسلم اتحبان ان يسوركما الله بسوارين من نار قالتا لا قال فاديا زكوته رواه الترمذي وقال هذا حديث قد روى المثنى بن الصباح عن عمرو ابن شعيب نحو هذا والمثنى بن الصباح وابن لهيعة يضعفان في الحديث ولا يصح في هذا الباب عن النبي صلى الله عليه وسلم شيء اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اون نی نقل کی اپنی دادا سی یہہ کہ دو عورتین آئین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور اونکی ہاتہونمین دو کڑی تہی سونیکی پس فرمایا حضرت نی اون دونونکو کہ دیتی ہو زکوۃ انکی کہا دونون نے کہ نہیں

فرمایا اون دونونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دوست رکھتی ہو یہہ کہ پہناوے تمکو اللہ دو کڑے آگ کے کہا اونہون نے کہ نہین فرمایا پس دو زکوٰۃ اسکی یعنی سونیکی روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث تحقیق روایت کی مثنی بن صباح نے عمرو بن شعیب سے مانند اسکی اور مثنی بن صباح اور ابن لہیعہ کہ وہ بہی راوی اسحدیث کا ہی ضعیف کیے جاتی ہین حدیث مین اور نہین صحیح اس باب مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچہہ **ف** یہہ حدیث ہی دلالت کرتی ہی اسپر کہ زکوٰۃ زیور مین واجب ہے اور بہت حدیثین اسمین صحت کو پہونچی ہین چنانچہ مرقاۃ مین مذکور ہین جو چاہے دیکہہ لے **وعن** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَلْبَسُ أَوْضَاحًا مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَكَنْزٌ هُوَ فَقَالَ مَا بَلَغَ أَنْ تُؤَدّٰى زَكٰوتُهُ فَزُكِّيَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ام سلمہ سے کہا تہی مین پہنتی وضح سونیکی کہ نام ایک زیور کا ہی پس کہا مینے یا رسول اللہ کیا گنج ہی یہہ پس فرمایا جو پہونچی اسقدر کو کہ دیجاے زکوٰۃ اوسکی یعنے حد نصاب کو پہنچی پہر زکوٰۃ دی گئی پس نہین گنج روایت کی یہہ مالک اور ابو داود نے **ف** کیا گنج ہی یہہ یعنی کلام اللہ مین جو وعید آیا ہی مال جمع کرنے پر اس آیہ مین والذین یکنزون الذہب والفضۃ آخر آیۃ تک یہہ ہے اوسمین داخل ہی پس فرمایا کہ جب مال حد نصاب کو پہنچا اور زکوٰۃ دی گئی تو وہ داخل اس وعید مین نہین کلام اللہ مین اوس مال جمع کرنے پر وعید ہے کہ بغیر زکوٰۃ کے جمع کرے ؏ **وعن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ نُخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِيْ نُعِدُّ لِلْبَيْعِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہ حکم کرتے ہمکو یہہ کہ نکالین ہم زکوٰۃ اوس چیز کی تیار کی ہو ہمنے بیچنے کے لیے یعنی سوداگری کے لیے روایت کی یہہ ابو داود نے **وعن** رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ وَهِيَ مِنْ نَاحِيَةِ الْفُرْعِ فَتِلْكَ الْمَعَادِنُ لَا تُؤْخَذُ مِنْهَا إِلَّا الزَّكٰوةُ إِلَى الْيَوْمِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے کہ اونہون نے نقل کی بہت صحابہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر کردین واسطے بلال بن حارث مزنی کے کانین قبل کی اور قبل ہی جانب فرع کی پس وہ کانین نہین لیجاتی اونسی مگر زکوٰۃ ابتک روایت کی یہہ ابو داود نے **ف** جاگیر کردین یعنی انکو کانین موضع قبل کی دین تا جو کچہہ اونمین سے نکالین اپنی وجہ معیشت کی کرین اور قبلہ منسوب ہے طرف قبل کی اور قبل نام ہی ایک موضع کا نواحی فرع سے اور فرع بہی نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی اور پس وہ کانین نہین لیجاتی اونسی مگر زکوٰۃ کہ چالیسوان حصہ ہے یعنی نہین لیجاتی خمس جیسیکہ حکم کا نونکا ہی اور یہہ مذہب امام مالک اور امام شافعی کا ہی بحسب ایک قول کی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور شافعی کی بحسب ایک قول کی کانونمین خمس ہے اور تیسرا قول امام شافعی سے یہہ ہے کہ اگر بادی مشقت و محنت سے تو چالیسوان حصہ دے والا خمس دے پس حنفی اسکا یہہ جواب دیتے ہین کہ نہین ہے اسمین یہہ کہ حضرت نے اس بات کا حکم کیا پس جائز ہی یہہ کہ ہو یہہ حاکمونکی طرف سے از رہ اجتہاد کی اور ہم متمسک کرتی ہین ساتہہ کتاب اور سنت صحیحہ اور قیاس کے اب تفصیل اسکی مرقاتین جو چاہی دیکہہ لی ؏ ح

الفصل الثالث فصل تیسرے **عن** عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْعَرَايَا صَدَقَةٌ وَلَا فِيْ أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْجَبْهَةِ صَدَقَةٌ قَالَ الصَّقْرُ الْجَبْهَةُ الْخَيْلُ وَالْبِغَالُ وَالْعَبِيْدُ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ روایت ہی حضرت علی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ترکاریونمین زکوٰۃ اور نہ عاریت کی درختونمین زکوٰۃ اور نہ پانچ وسق سے کم مین زکوٰۃ اور نہ کام کرنیوالے جانورونمین زکوٰۃ اور نہ جبہہ مین زکوٰۃ کہا صقر راوی نے جبہہ گہوڑے ہی اور خچر اور غلام روایت کی یہہ دارقطنی نے **ف** نہین ترکاریونمین زکوٰۃ بیان اسکا ابتدا اس باب مین ہوچکا اور عرایا جمع ہے عریۃ کی عریۃ اوس کہجور کی درخت کو کہتی ہین کہ عاریت دیتا ہی اوسکو مالک اوسکا محتاجکو اور اوسکی ملک مین کردیتا ہی کہجورین اوسکی تمام سال کو پس اونمین زکوٰۃ نہین اسلیے کہ نکل جاتی ہین ملک مالک سے پہلے زکوٰۃ واجب ہونیسے اور اس جملہ کے بعد جو چیزین مذکور ہین سب کا بیان اوپر ہوچکا ہی ؏ **وعن** طَاوُسٍ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أُتِيَ بِوَقْصِ الْبَقَرِ فَقَالَ لَمْ يَأْمُرْنِيْ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ

رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَالشَّافِعِیُّ وَقَالَ الْوَقَصُ مَالَمْ یَبْلُغِ الْفَرِیْضَۃَ اور روایت ہی طاؤس سے یہہ کہ معاذ بن جبل لائی گئی وقص گائین کی یعنی
ما زکوۃ اونکی لیوین پس کہا نہین حکم کیا مجکو اسمین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کسی چیز کا یعنی کچہہ زکوۃ اسمین نہین فرمائی روایت کی یہہ دارقطنی اور شافعی نی
اور کہا شافعی نی کہ وقص وہ جانور ہین کہ نہ پہونچین نصاب فرض کو یعنی پہلی نصاب کو یا دوسرے وغیرہ کو **ف** کہا طیبی نے کہ وقص ساتہہ زیر قاف کی وہ
جانور ہین کہ نہ پہونچین حد نصاب فرض کو خواہ ابتدا ئً خواہ درمیان دو فریضون کی انتہی ابتدا کی یہہ مثال ہی کہ گائین بیل تیس سے کم ہون پس اونمین
زکوۃ نہین واجب اور مثال درمیان دو فریضون کی یہہ کہ مثلاً تیس گائی بیل پر زکوۃ فرض ہوتی ہی اور جب تیس سے بڑہین اور چالیس تک نہ پہنچین انکی
مابین کو بہی وقص کہتی ہین انمین کچہہ زکوۃ نہین جب چالیس ہون اونمین زکوۃ واجب ہے اگر چالیس سے زیادہ ہون یہانتک کہ ساٹہہ ہون تب بہی نمین زکوۃ واجب ہے انکی
مابین کو بہی وقص کہتی ہین انمین کچہہ زکوۃ نہین اور اسیطرح ساٹہہ سی بڑہین تو اونمین زکوۃ نہین جبتک ستر ہون تو اونمین زکوۃ ہی اسیطرح سی آگی ہر دہا کی کی بعد
حکم متغیر ہوتا جاتا ہی درمیان دو دہا کو نکی جتنی بیل گائین ہون اونکو وقص کہتی ہین اونمین زکوۃ معاف ہی اور مراد اسمین قسم اول ہی یعنی تیس سے کم
اسلیے کہ معاذ پاس جو لائی تہی وہی تہی واللہ اعلم اور مابین دو فریضون کی زکوۃ دینی صاحبین کے نزدیک مطلق واجب نہین اور امام صاحب کے نزدیک چالیس سے
ساٹہہ تک کے مابین مین سے اور باقی مین نہین تحقیق اسکی دوسرے فصل کی پہلی حدیث مین گذر چکی ہی اور کہا میرک نی کہ اسناد اسکی منقطع ہی اسلیے کہ طاؤس
نہین ملا معاذ سی ۱۲ ع ۃ مولانا

باب صدقۃ الفطر

باب ہے بیچ بیان صدقہ فطر کی

الفصل الاول

فصل پہلے **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَکوٰۃَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ عَلَی الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَ
الذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی وَالصَّغِیْرِ وَالْکَبِیْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَمَرَ بِھَا اَنْ تُؤَدّٰی قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَی الصَّلٰوۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرض کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی زکوۃ فطر کی ایک صاع کہجور سی یا ایک صاع جو سی غلام پر اور آزاد پر اور مرد پر اور
عورت پر اور چہوٹی پر اور بڑی پر درحالیکہ مسلمان ہون اور حکم فرمایا صدقہ عید الفطر کا یہہ کہ دیا جاوی پہلی نکلنی لوگونکی طرف نماز کی روایت کی یہہ
بخاری اور مسلم نی **ف** صدقہ عید الفطر کا فرض ہے نزدیک شافعی اور احمد کی اور سنت موکدہ ہی نزدیک مالک کے اور واجب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کی پس
اس حدیث مین جو لفظ فرض کا آیا ہی شافعی اور احمد تو اوسکو ظاہر پر حمل کرتی ہین اور مالک اوسکی معنی یہہ لیتی ہین کہ مقرر کی اور حنفی کہتی ہین کہ ثبوت اسکا دلیل
قطعی سی نہین ہے پس یہہ فرض عملی ہی نہ اعتقادی یعنی واجب ہے نہ فرض اور امام شافعی کی نزدیک صدقہ فطر کا اوسپر فرض ہوتا ہی کہ ایک دن کا قوت رکہتا ہو یا
اور اون لوگونکا کہ جنکا اوسپر فرض ہی اور زائد ہی ہو اس سے بقدر صدقہ فطر کی اور امام اعظم صاحب کے نزدیک غنی ہو تو فرض ہے یعنی سوائے حاجت اصلی کی بقدر ساڑہے
باون روپے کلدار کی اسباب وغیرہ رکہتا ہو یا سونا چاندی اسیقدر رکہتا ہو اور فارغ ہو قرض سے اور واجب ہوتا ہی فطرہ وقت طلوع فجر عید کی پس جو کوئی مرجاوی
پہلے فجر ہونیکی یا اسلام لاوے یا پیدا ہو بعد فجر کی نہین واجب ہے فطرہ اوسکا اور صاع مین قریب چار سیر غلہ کی آتا ہی اور غلام جو خدمت کی لیے ہو اوسکی طرفسی صدقہ
فطر کا دینا اوسکی مالک پر واجب ہے اور جو غلام تجارۃ کی لیے ہو اوسکی طرفسی دینا واجب نہین اور اسیطرح جو غلام بہاگ جاوی اوسکی طرف سے بہی واجب نہین مگر بعد ملنے
اوسکیکی اور چہوٹی فرزند کی طرفسی اوسکی باپ پر واجب ہوتا ہے اگر مال نرکہتا ہو اور اگر فرزند مالدار ہو باپ پر واجب نہین بلکہ اوسکی مال مین سے دی اور فرزند بڑا دیوانہ
مانند اوسکیکی ہی اور اسیطرح بڑی فرزند ہوشیار کی طرفسی باپ پر اور بیوی کی طرفسی خاوند پر واجب نہین مگر از راہ احسان کی دیگا اونکی اجازت سے تو ادا ہوجاویگا
اور کہا طیبی نے کہ لفظ من المسلمین کا حال ہی لفظ عبد سے اور اوسکی ما بعد کے لفظون سی پس نہین واجب ہوگا مسلمان پر فطرہ غلام کافر کا اور صاحب ہدایہ نی لکہا ہی کہ واجب
ہوتا ہی اوسکا بہی اور ایک حدیث بہی روایت کی ہی جو چاہی ہدایہ مین یا مرقاتمین دیکہہ لے اور پہلی نماز عید کی دینا صدقۃ الفطر کا مستحب ہے اور اگر اس سے
پہلے دیدے اگرچہ ایک مہینہ یا زیادہ پہلے دے تو بہی درست ہے اور تاخیر سی ساقط نہین ہوجاتا ۱۲ ع ح ملتقے الابحر ۱۲ **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ

كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا تھی ہم نکالتی صدقہ فطر کا ایک صاع طعام کا ایک صاع جو سے یا ایک صاع کہجور سی یا ایک صاع قروط سی یا ایک صاع انگور
خشک سے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا طیبی نی کہ مراد طعام سے گیہون ہین اور ہمارے علما کہتی ہین کہ مراد طعام غلہ ہی سوائے گیہونکی پس ہوگا عطف
مابعد اسکی کا اسپر قبیلہ عطف خاص سے اوپر عام کی اور قروط اسکو کہتی ہین کہ دہی کو کپڑی مین باندہ کر لٹکا دیتی ہین اوسمین سے پانی ٹپک جاتا ہی وہ مثل
پنیر کی ہوتا ہی اور انگور خشک امام اعظم رح کی نزدیک مانند گیہونکی ہین یعنی آدہی صاع دینی چاہیین اور صاحبین کے نزدیک مانند جو کی یعنی ایک صاع چاہیے
اور یہی روایت کیا ہی حسن نے امام صاحب سے یہی شرع وملتقی ؛ **الفصل الثانی** فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِيْ اٰخِرِ
رَمَضَانَ اَخْرِجُوْا صَدَقَةَ صَوْمِكُمْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ اَوْ
نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ قَمْحٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْكٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا آخر رمضان مین نکالو
زکوۃ روزا اپنی کی یعنی فطرہ دو فرض کیا یعنی واجب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ صدقہ ایک صاع کہجور سی یا جو سی یا آدہا صاع گیہون سی اوپر
ہر آزاد کی یا غلام لونڈی کی مرد ہو یا عورت یا چہوٹا یا بڑا روایت کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نی **ف** امام اعظم رح بموجب اس حدیث کی کہتی ہین کہ گیہون آدہے
صاع دینی چاہیین شرح ؛ **وَعَنْهُ** قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِّلصِّيَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً
لِّلْمَسَاكِيْنِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا لازم کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی زکوۃ فطر کی واسطی پاک کرنی روزی کی بیہودہ
بات سی اور کلام بری سی اور لازم کی واسطی کہلانی مسکینونکی روایت کی یہہ ابو داؤد نی **ف** یعنی فطرہ اسلیے واجب کیا ہی کہ سبب تقصیر و گناہ کی
جو روزی مین خلل آجاوی اس سے وہ خلل جاتا رہی اور وہ لائق قبولیت کے ہوجاوے اور اسلیے واجب ہوا کہ مسکین کہا کر بی پروا ہو جاوین سوال کرنیسی اوسدن
اور زیادہ کیا ہی دار قطنی نی کہ جو کوئی ادا کری فطرہ پہلی نماز کی پس وہ صدقہ مقبول ہی اور جو کوئی ادا کری اوسکو بعد نماز کی پس وہ صدقہ ہی صدقون مین سے
شرح ؛ **الفصل الثالث** فصل تیسری عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعَثَ مُنَادِيًا فِيْ فِجَاجِ مَكَّةَ اَلَا اِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ مُدَّانِ
مِنْ قَمْحٍ اَوْ سِوَاهُ اَوْ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اونی اپنی دادا سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے بہیجا ڈہنڈورا کی کوچون مین تا کہی خبردار ہو تحقیق صدقہ فطر کا واجب ہے ہر مسلمان پر مرد ہو یا عورۃ ہو آزاد ہو یا غلام چہوٹا ہو یا بڑا دو مد گیہونکی
یا سوائے اوسکی کہ انگور خشک ہون یعنی چار سیر طعام سی یعنی اور غلہ سوائے گیہون کی روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** دو مد یعنی آدہا صاع اسلیے کہ ایک صاع چار سیر کا
ہوتا ہی اور مد مین قریب سیر بہر کی اناج آتا ہی پس گیہون دو سیر اور آٹا اور ستو گیہونکی ہی مثل گیہونکی ہین کہ دو سیر دے شرح ؛ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
ثَعْلَبَةَ اَوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ صُعَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعٌ مِّنْ بُرٍّ اَوْ قَمْحٍ عَنْ كُلِّ اثْنَيْنِ صَغِيْرٍ اَوْ
كَبِيْرٍ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى اَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيْهِ اللّٰهُ وَاَمَّا فَقِيْرُكُمْ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ اَكْثَرَ مِمَّا اَعْطَاهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ
اور روایت ہے عبد اللہ بیٹی ثعلبہ یا ثعلبہ بیٹی عبد اللہ بیٹی ابی صعیر کیسی کہ نقل کی باپ اپنے سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک صاع ہے
فرمایا قمح سی یعنی گیہون سے ہر دو کیطرف کی آدہا آدہا صاع ہر ایک کیطرف سی ہو چہوٹی ہون یا بڑی آزاد ہون یا غلام ہون مرد ہون یا عورۃ ہون اپر غنی تمہارا پس پاک کرتا ہے اوسکو
اللہ اور اپر فقیر تمہارا پس دیتا ہی اللہ اوسکو زیادہ اوس چیز سی کہ دی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** مشکوۃ کی نسخون مین نام راوی کا اسیطرح لکہا ہے
اور صواب یہہ ہے عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر یا ابن ابی صعیر عن ابیہ اور ثعلبہ صحابی ہی اور آخر جملہ حدیث کی معنی یہہ ہین کہ غنی ہی فطرہ دے اور فقیر ہی غنی کا

مال پاک ہوگا اور فقیر کو اللہ تعالیٰ زیادہ اوس سے دیگا کہ دیا ہی اور یہہ بات غنی کی لیے بہی ہوتی ہی لیکن بتخصیص فقیر کی اوسکی تسلی اور رغبت دلانیکی لیے ہی نہ ح

باب من لا تحل له الصدقة باب ہے بیچ بیان اوس شخص کے کہ نہین حلال ہی اوسکو زکوۃ کہانی اور لینی **ف** یہہ کتنی مسائل ہین بیچ بیان اونکی کہ زکوۃ کسکو کہانی اور لینی درست ہے اور کسکو درست نہین **مسئلہ** نہ دی آدمی زکوۃ اپنی اصل کو یعنی باپ اور مان اور دادا اور دادی اور نانا اور نانی اور اسیطرح انکی اوپر کی بزرگ ماں کی طرف سے ہون یا باپ کی طرف سے کسیکو انمین سے زکوۃ دینی درست نہین اور نہ دی زکوۃ اپنی فرع کو یعنی بیٹیا اور بیٹی اور پوتا اور پوتی اور پڑپوتا اور پڑپوتی اور نواسا اور نواسی اور نہ انکی اولاد کو دی اور خصم اور جورو کو زکوۃ نہ دی اور نہ جورو خصم کو دی امام اعظم کی نزدیک اور صاحبین کے نزدیک اگر جورو اپنی خصم کو زکوۃ دی تو درست ہی اور باقی ناتی دارونکو زکوۃ دینی درست ہے بشرطیکہ مستحق زکوۃ کی ہون یعنی غنی اور سید اور ہاشمی اور کافر نہون بلکہ بہتر ہے غیر دینی اپنی کو دینا اور بہتر ہی اس ترتیب سے دینا کہ پہلی بہن بہائیکو دی پہر بعد انکی اولاد کو پہر چچا اور پہپہی کو پہر اولاد انکی کو پہر ماموں خالہ کو پہر انکی اولاد کو پہر جو ذوی الارحام ہو پہر ہمسائی کو کہ اجنبی ہو پہر اپنی ہم پیشہ کو پہر اپنی ہم وطنونکو اور اسیطرح سی حکم صدقۂ فطر اور نذر کا ہی کہ ترتیب مذکور سی دینا افضل ہے اور اگر اجنبی ہی کو دی تو بہی درست ہی لیکن بہتر یہی ہی کہ پہلی اپنی ناتی دارونکو دی **مسئلہ** اپنی غلام لونڈی کو زکوۃ دینی نہین درست اور انہین کے حکم مین ہے ام ولد یعنی حرم کہ جس سے اولاد پیدا ہوئی ہو مالک سے اوسکو بہی زکوۃ دینی درست نہین مالک اوسکیکو **مسئلہ** جو ناتی دار سسرال کیطرف سی ہون اونکو زکوۃ دینی درست ہی ساس سسر سالا سالی اور جو واسطہ دار انکی ہون اسیطرح سی داماد بہو کو زکوۃ دینی درست ہے اور سوتیلی مان اور سوتیلی دادی اور سوتیلی نانی کو بہی دینی درست ہے **مسئلہ** نہین درست زکوۃ کا مال دینا غنی کو کہ مالک ہو مال کا بقدر نصاب کے خواہ مال نامی ہو خواہ غیر نامی اور مال نامی اوسے کہتی ہین کہ جو بڑہتا ہو یعنی مال سوداگری کا اور نقد روپیا اور سونا اور چاندی اور زیور چاندی سونیکا کہ یہہ بموجب حکم شارع کی حکم نمو کا یعنی بڑہنی کا رکہتی ہین اور مواشی سوداگری کی اور بچی لینی کی یہہ بہی مال نامی ہے حقیقۃً اور غیر نامی اوسی کہتی ہین جو مال نہ بڑہتا ہو جیسی حویلی اور کپڑا اور باسن وغیرہ پس یہہ چیزین اگر زائد ہون حاجت اصلی سی اور بقدر نصاب کے ہون اور فارغ ہون قرض سی تو بہی زکوۃ لینی نہین درست اور حویلی فقط رہنی کی اور کپڑی پہننی کی اور باسن پکانیکی اور کتابین پڑہنی کی علم والیکو اور ہتیار سپاہی کی اور اوزار کاریگرونکی حاجت اصلی مین داخل ہین **مسئلہ** نہین درست دینا زکوۃ کا مال ہاشمی کو اور ہاشمی ہین پانچ شخصونکی اولاد ایک تو اولاد حضرت علی کی خواہ حضرت خاتون سے ہون یا اور سے اور دوسرے حضرت جعفر کی اولاد اور تیسری عقیل کی اولاد اور چوتہی حضرت عباس کی اولاد اور پانچوین حارث بن عبد المطلب کے اولاد اور انکی غلام اور لونڈیونکو بہی زکوۃ دینی درست نہین اور اسیطرح اگر غلام اور لونڈی انکی آزاد ہون جب بہی زکوۃ کا مال لینا کہانا انکو درست نہین **مسئلہ** کافر کو بہی زکوۃ دینی درست نہین کافر حربی ہو یا ذمی **مسئلہ** اگر غنی یا ہاشمی یا کافر کو یا اپنی باپ یا بیٹی کو یا اپنی بیوی کو زکوۃ دی ہو اس گمان پر کہ یہہ مستحق زکوۃ کی ہین یعنی وقت دینی کی معلوم نہ تہا کہ یہہ غنی ہی یا ہاشمی ہی یا کافر ہی یا باپ ہے یا بیٹا ہی پہر معلوم ہوا اونکا احوال پس زکوۃ ادا ہو گئی مالک کے ذمہ سی **مسئلہ** مال زکوۃ کا دینا مسجد کی بنانی کی لیے یا کفن میت کی لیے یا ادای دین میت کی لیے درست نہین اگر کسینی دیا تو اوسین زکوۃ ادا نہین ہوتی **مسئلہ** مستحق زکوۃ کی فقیر ہین اور حد فقیر کی یہہ ہے کہ نہ مالک ہو مال کا کم نصاب سے اور مستحق زکوۃ کا مسکین ہی ہی اور مسکین وہ ہی کہ جسکے پاس کچہہ نہو اور مستحق زکوۃ کا وہ بہی ہی کہ عامل ہو حاکم کیطرف سے زکوۃ لینی پر اگرچہ خود غنی ہو اور ہاشمی کو زکوۃ کی عاملی کا پیسا لینا نہین درست اور مستحق زکوۃ کی وہ بہی ہین کہ جہاد کی لیے یا حج کی لیے چلین اور پیسا اونکی پاس تمام ہو گیا ہو اگرچہ اونکی وطن مین مال بہت ہے اور اسیطرح سی مسافر کو بہی زکوۃ دینی درست ہے اگرچہ اوسکی وطن مین مال بہت سا ہو اور جسکے پاس ایکدن کا قوت ہو اوسکو سوال کرنا درست نہین ۔ مولانا محمد اسحاق

الفصل الاول فصل پہلے عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَۃٍ فِی الطَّرِیْقِ فَقَالَ لَوْلَا اَنِّی اَخَافُ

اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہا گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک کہجور پر کہ راہ مین پڑی ہتی پس فرمایا اگر نہ ڈرتا مین یہہ کہ ہو کہجور زکوٰۃ کی البتہ کہاتا مین اوسکو یعنی واسطے تعظیم نعمت الہی کی روایت کی یہہ بخاری او مسلم نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کا مال حضرت کو کہانا حرام تہا اور لکہا ہی علمانی کہ حضرت کو مطلق صدقہ کہانا حرام تہا خواہ واجب ہو خواہ نفل اور بنی ہاشم کو صدقہ واجب کہانا حرام ہی نہ نفل اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی کہانا او چیز کا کہ باوی راہ مین اور وہ چیز تہوڑی ہو گمان کرتا ہو کہ مالک تلاش اسکی نہین کریگا اور یہہ ہی معلوم ہوا کہ اولی ہے متقی کو کہ بچی او چیزسی کہ شبہہ حرمت کا ہوا او مین ۲ ع **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَخْ كَخْ لِيَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا لی حضرت حسن بن علی نے ایک کہجور کہجورون زکوٰۃ کیسی ڈالی وہ کہجور اپنی مونہہ مین پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دور کر تا پہینک دین اوسکو پہر فرمایا کیا نہین جانتا تو کہ تحقیق ہم یعنی بنی ہاشم نہین کہاتی صدقہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کیا نہین جانتا تو یہہ استعمال کیا جاتا ہی ایک امر واضح مین اگرچہ نہ جانتا ہوا اوسکو مخاطب یعنی کیونکر تجہپر یہہ بات پوشیدہ ہے باوجود ظاہر ہونی اسکی او حضرت امام حسن رضہ کو باوجود خوردسالی کی اسطرح خطاب اسلیے کیا کہ لوگ اس حکم کو سنین اور اس سے یہہ معلوم ہوا کہ واجب ہے ماں باپ کو منع کرنا اولاد کا خلاف شرع باتون سے اسلیے کہا علما ہمارے نی کہ حرام ہی ماں باپ پر پہنانا لڑکیکو حریر اور زیور سونی چاندیکا ۳ ع **وعن** عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ وَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد المطلب بن ربیعہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق یہہ صدقہ یعنی زکوٰۃ سوائے اسکی نہین کہ وہ میل ہین آدمیونکی اور وہ نہین حلال واسطے محمد کی اور نہ اولاد محمد کی یعنی بنی ہاشم کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** زکوٰۃ کو میل اسلیے کہا کہ جیسی میل کی اوتارنیسی آدمی کا بدن صاف ہو جاتا ہی ویسی ہی اسکے دینی سے پاک ہو جاتے ہین اموال و نفوس لوگونکی اور اوسمین دلیل ہی اسپر کہ زکوٰۃ لینی حضرت کو حرام تہی اور حضرت کی اولاد کو ہی خواہ عامل ہون زکوٰۃ کی یا محتاج ہون صحیح روایت ہمارے مذہب مین یہی ہی ۴ ع **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِطَعَامٍ سَاَلَ عَنْهُ اَهَدِيَّةٌ اَمْ صَدَقَةٌ فَاِنْ قِيْلَ صَدَقَةٌ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ كُلُوْا وَلَمْ يَاْكُلْ وَاِنْ قِيْلَ هَدِيَّةٌ ضَرَبَ بِيَدِهٖ فَاَكَلَ مَعَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت لائی جاتی طعام پوچہتی احوال طعام کیسی کہ آیا ہدیہ یعنی تحفہ ہی یہہ یا صدقہ پس اگر کہا جاتا صدقہ ہی فرماتی اپنی یارونکو یعنی سوائے بنی ہاشم کی کہاؤ اور آپ کہاتی اور اگر کہا جاتا ہدیہ ہی تو دراز کرتی ہاتہہ اپنا پس کہاتی ساتہہ یارون اپنی کی روایت کیے یہہ بخاری او مسلم نی **ف** صدقہ اوس مالکو کہتی ہین کہ فقیر و نکو دیا جاتا ہی بطریق مہربانی کے اور ارادہ کیا جاتا ہی ساتہہ اوسکی ثواب آخرۃ کا پس صدقہ مین ایک طرحکی ذلت ہوتی ہی لینی والیکو اسلیے حضرت پر مطلق صدقہ حرام تہا اور ہدیہ اوسکو کہتے ہین کہ ایک چیز ایک شخص کو دیوی ازراہ تعظیم و تکریم اوسکیکی اور شان ہدیہ سے یہہ ہی ہی کہ بدلہ دیا جاتا ہی اوسکا اسمین نہ یہہ دنیا کی نہ صدقہ کا ۵ ع **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِيْ بَرِيْرَةَ ثَلٰثُ سُنَنٍ اِحْدَى السُّنَنِ اَنَّهَا عَتَقَتْ فَخُيِّرَتْ فِيْ زَوْجِهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفُوْرُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ خُبْزٌ وَّاُدْمٌ مِّنْ اُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ اَلَمْ اَرَ بُرْمَةً فِيْهَا لَحْمٌ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ وَاَنْتَ لَا تَاْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سی کہ کہا تہی بیچ بریرہ کی تین احکام ایک حکم یہہ کہ آزاد ہوئے پس مختار کی گئی بیچ نکاح رکہنی خاوند اپنی کی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حق آزاد یکا واسطے اوس شخص کے ہی کہ آزاد کیا اور تشریف لائی رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی گھر مین اور ہانڈی جوش مارتی تہی ساتہہ گوشت کی پس نزدیک لائی گئی حضرت کی روٹی اور سالن گھر کی سالنونمین سے پس فرمایا کیا
نہین دیکہی مینی ہانڈی کہ اوسمین گوشت ہے عرض کیا گھر کی لوگون نی کہ مقرر یون ہین ہے کہ ہانڈی پکتی تہی لیکن یہہ گوشت صدقہ دیا گیا ہی بریرہ کو اور آپ
نہین کہاتی صدقہ فرمایا کہ وہ گوشت اوسپر صدقہ ہی اور ہمارے لیے ہدیہ ہے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** تہی بیچ بریرہ کی تین احکام یعنی بریرہ جو
لونڈی آزاد حضرت عائشہ کی تہی سبب اوسکے تین حکم شرعی وارد ہوئی ایک تو یہہ کہ جب بریرہ ازاد ہوئی تو اختیار دی گئی کہ چاہی اپنی خاوند کی نکاح مین
رہی کہ نام اوسکا مغیث تہا اور چاہے جدا ہوے واوس سے اسکو علما خیار عتق کہتی ہین کہ لونڈی جو کسیکی نکاح مین ہو اور وہ ازاد ہوجاوے تو اوسکو اختیار ہی کہ چاہے
اوسکی نکاح مین سے رہے چاہی نرہی امام شافعی کی نزدیک اگر خاوند اوسکا غلام کسیکا ہو تب اوسکو اختیار ہی اور ہمارے نزدیک خواہ غلام ہو خواہ آزاد ہو دونون
صورتون مین مختار ہی اور مغیث مذکور غلام تہا بریرہ نی بعد ازاد ہونیکی نہ قبول کیا اوسکو اور مغیث اوسکی عشق و فراق مین روتا اور فریاد کرتا پہرتا تہا
اور دوسرا حکم بریرہ کی سبب سے یہہ وارد ہوا کہ ولا یعنی میراث لونڈی کی اوسکی لیے ہے کہ جسنی ازاد کیا بیان اسکا یہہ ہے کہ بریرہ لونڈی تہی ایک یہودی کی اوسکو
مکاتب کر دیا تہا یعنی یہہ کہہ دیا تہا کہ اتنی درہم دے تو ازاد ہی جب عاجز ہوے درہمونکی دینی سی تو حضرت عائشہ پاس آئے کہ اگر کچہہ دین تو اپنی مالک کو دیکر ازاد
ہوجاؤن حضرت عائشہ نی فرمایا کہ اپنی مالکونسی کہہ اگر وہ بیچ ڈالین تو مین لیتی ہون پس وہ گئی اور اونسی جا کر یہہ کہا اونہون نے کہا کہ بیچتی ہین بشرطیکہ ولا
یعنے میراث اوسکی ہمارے لیے ہو حضرت عائشہ نی حضرت سی عرض کیا کہ یہود اسطرح کہتی ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ غلط اور بیہودہ کہتی ہین ولا اوسکی
لیے ہے کہ ازاد کری تو ای عائشہ خرید اور آزاد کر دلا اوسکی تیرے لیے ہوگی شرط انکی باطل ہی اور تیسرا حکم اخر حدیث مین سے حاصل ہوتا ہے کہ جو کوئی فقیر کو کچہہ
زکوة مین سے دیوی اور وہ فقیر اوسکو دی کہ زکوة لینی اوسکو جایز نہین تو وہ اوسکو حلال ہی اسلیے کہ وہ ملک فقیر کی ہوئی جسکو دی روا ہے ۱۲ ع ح **وعنہا**
قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل الہدیۃ ویثیب علیہا رواہ البخاری اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہاتہی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم قبول کرتی تحفہ اور بدلا دیتی اوسپر روایت کی یہہ بخاری نی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو دعیت
الی کراع لاجبت ولو اہدی الی ذراع لقبلت رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی اگر بلایا جاؤن مین طرف کراع کی البتہ قبول کروں مین اور اگر تحفہ بہیجا جاوی طرف میری ایک دست البتہ قبول کرون مین روایت کی یہہ بخاری نی **ف**
کراع کہتی ہین بکری کی پنڈلیکو فرمایا کہ اگر کوئی میری دعوت کری بکری کی پائونکی کہ ایک چیز حقیر ہی تو بہی قبول کرون اور اگر دست بکری کا بہیجی بطریق تحفہ
کی تو وہ بہی قبول کرون اسمین اشارہ ہی اسپر کہ حضرت نہایت تواضع اور شفقت رکہتی تہی ساتہہ خلق خدا کے اور اسمین رغبت دلائی اوپر قبول کرنی
تحفہ کی کہ اگر کوئی ادنی چیز بہیجی تو بہی قبول کری ۱۲ ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس المسکین الذی
یطوف علی الناس تردہ اللقمۃ واللقمتان والتمرۃ والتمرتان ولکن المسکین الذی لا یجد غنی یغنیہ ولا یفطن بہ فیتصدق
علیہ ولا یقوم فیسأل الناس متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین مسکین
وہ کہ پہرتا ہی لوگونپر پہیرتا ہے اوسکو ایک لقمہ یا دو لقمی اور ایک کہجور یا دو کہجورین ولیکن مسکین وہ ہی کہ نہین پاتا مال کہ بی پرواکری اوسکو اور نہین معلوم کیا جاتا کہ
وہ محتاج ہی یعنی بسبب نظاہر کرنی حال کی تا تصدق کیا جاوے اوسپر اور نہین اوٹہتا یعنی اپنی گہر سی تا مانگی لوگونسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف**
نہین ہے مسکین یعنی کلام اللہ مین جو آیا ہی انما الصدقات للفقراء والمساکین تو فرمایا کہ مسکین یہ نہین ہے کہ جسکو عرف مین لوگ مسکین سمجہتی ہین کہ جسکی دروازے
پر جا کہڑا رہا ایک آدہ مانگا اور کہر حضرت کردیا بلکہ مسکین کامل یہہ ہے جو کہ ذکر کیا ۱۲ مولانا عبد العزیز رح

الفصل الثانی

فصل دوسرا **عن** ابی رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث رجلا من بنی مخزوم علی الصدقۃ فقال لابی رافع اصحبنی کیما تصیب

مِنْهَا فَقَالَ لَا حَتّٰى اٰتِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْئَلَهٗ فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اِنَّ الصَّدَقَةَ
لَا تَحِلُّ لَنَا وَاِنَّ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہے ابی رافع سے
یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہیجا ایک شخص کو بنی مخزوم مین سے زکوۃ لینی کو پس کہا اوسنے ابو رافع کو ساتہہ ہو میری تاکہ پہونچی تو اوس زکوۃ مین سے پس
کہا ابو رافع نے نہین ہوتا مین ساتہہ یہانتک کہ اونہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہر پوچہون مین اونسے کہ ساتہہ جاؤن یا نہ جاؤن پس گیا وہ طرف
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پوچہا حضرت سی پس فرمایا کہ تحقیق صدقہ نہین حلال واسطی ہمارے یعنی بنی ہاشم کی اور تحقیق مولی یعنی غلام آزاد قوم کا اوسی قوم مین
سے ہے یعنی زکوۃ لینی کی حکم مین روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے **ف** ابو رافع غلام آزاد حضرت کی تہی حضرت نے اونکو زکوۃ کی مال
لینے سے منع فرمایا کہ جیسی ہمکو زکوۃ لینی نہین درست ویسی ہے تجکوبہی نہین درست اس سے معلوم ہوا کہ بنی ہاشم کی غلامونکو بہی زکوۃ کا مال لینا درست
نہین خواہ وہ غلام اونکی ملک مین ہون خواہ آزاد ہوگئی ہون ۱۲ ح ﴿وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال ہے زکوۃ غنی کی لیے اور نہ واسطی صاحب قوت
تندرست کی کہ قوت رکہتا ہو کسب کرنیکی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے اور روایت کی احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے **ف**
نہین حلال ہے زکوۃ غنی کی لیے غنی تین طرح کی ہوتے ہین ایک تو وہ ہے کہ جسکو زکوۃ دینی فرض ہوتی ہے وہ وہ ہے کہ مالک ہو نصاب نامی کا کہ برس گذر گیا ہو
اوسپر اور دوسرا وہ ہے کہ حرام ہوتی ہے اوسکو زکوۃ لینی اور واجب ہوتا ہے صدقہ فطر کا اور قربانی وہ وہ ہے کہ جسکی پاس بقدر نصاب کے یعنی ساڑہے
باون روپے کا اسباب ہو سوائے حاجت اصلی کی اور تیسرا وہ ہے کہ جسپر حرام ہو سوال نہ صدقہ وہ وہ ہے کہ جسکی پاس قوت ہو ایکدن کا اور کپڑا بقدر ستر ڈہکنے
کی اور نہ واسطی صاحب قوۃ الخ یعنی نہین حلال ہے زکوۃ واسطی اوسکی کہ اعضا اوسکی صحیح سالم ہون اور وہ قوی اور قادر ہو کمانی پر بقدر اسکی کہ کفایت
کرے اوسکو اور عیال اوسکیکو امام شافعی کا عمل اسی حدیث پر ہے کہ اونکی نزدیک حلال نہین ہے زکوۃ لینی قوی کو کہ قادر ہو کسب پر اور ہمارے نزدیک حلال ہے
زکوۃ اوسکو کہ مالک نصاب مذکور کا نہو اگرچہ قوی اور قادر کسب پر ہو اسلیے کہ حضرت دیتے تہے صدقہ فقراء اصحاب کو اگرچہ قوی و تندرست ہوتے اور
اخیر تک ویسے عمل حضرت کا رہا پس یہہ حدیث منسوخ ہو یا مراد یہہ ہے کہ نہین لائق اوسکو کہ قوۃ و قدرت ہو کسب پر کہ راضی ہو ساتہہ اس ذلت یعنی زکوۃ کی ۱۲
ع ۱۲ ح ﴿وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ رَجُلَانِ اَنَّهُمَا اَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ حَجَّةِ
الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقْسِمُ الصَّدَقَةَ فَسَاَلَاهُ مِنْهَا فَرَفَعَ فِيْنَا النَّظَرَ وَخَفَضَهٗ فَرَاٰنَا جَلْدَيْنِ فَقَالَ اِنْ شِئْتُمَا اَعْطَيْتُكُمَا وَلَا حَظَّ
فِيْهَا لِغَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عبید اللہ بن عدی بن خیار سے کہ کہا خبر دی مجکو دو شخصون نے کہ تحقیق
وہ دونون آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور حضرت تہے حجۃ الوداع مین اور وہ بانٹتے تہے مال زکوۃ پس مانگا اون دونون نے حضرت سے صدقہ مین سے
پس وہ دونون کہتے ہین کہ بلند کی حضرت نے ہم مین نظر اور پست کی یعنی سر پانون تک ہمین دیکہا پس دیکہا ہمکو قوی پس کہا اگر چاہو تم تو دونمین تمکو اور نہین
ہے حصہ اس صدقہ مین واسطی غنی کی اور نہ واسطی قوی کی کہ قدرت رکہتا ہو کسب کی روایت کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** حجۃ الوداع اوس حج کو
کہتے ہین کہ حضرت نے کیا اور احکام بیان فرمائے اور لوگونکو رخصت فرمایا کہ ایام وفات کی نزدیک پہونچے اور معنی حدیث کی موجب مذہب شافعی کی یہہ
ہین کہ صدقہ کہانا تمکو حرام ہے اور اگر تم حرام ہی کہایا چاہو تو دونگا ان تمکو یہہ بطریق زجر و توبیخ کی فرمایا اور ہمارے نزدیک یہہ معنی ہین کہ نہین لائق لینا زکوۃ کا
اوسکو کہ قوی و قادر کسب پر ہو ۱۲ ح ﴿وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ

الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ اِلَّا لِخَمْسَةٍ لِغَازٍ فِي سَبِيلِ اللهِ اَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا اَوْ لِغَارِمٍ اَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ اَوْ لِرَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ مِسْكِينٌ
فَتُصُدِّقَ عَلَى الْمِسْكِينِ فَاَهْدَى الْمِسْكِينُ لِلْغَنِيِّ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لِاَبِي دَاوُدَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ اَوِ ابْنِ السَّبِيلِ اور روایت ہی عطا بن یسار سی بطریق
ارسال کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین حلال زکوۃ غنی کو مگر واسطی پانچ شخصونکی تحقیق اگر غنی بہی ہون تو انکو لینی درست ہی ایک جہاد کرنیوالیکی
لیے راہ خدا مین یعنی جو کہ اسباب جہاد کا نرکہتا ہو دوسرے عامل زکوۃ کی لیے تیسری تاوان بہرنیوالیکی لیے چوتہی اوسکی لیے کہ خریدی چیز زکوۃ کی ساتہہ مال اپنی کی یعنی
فقیر کو کسینی زکوۃ کا مال دیا تہا غنی نی خرید لیا اوسکو درست ہے پانچوین اوسکی لیے کہ ہی پاس اوسکی ہمسایہ غریب پس زکوۃ دیگئی فقیر کو پس تحفہ بہیجا فقیر نی
واسطی غنی کی یعنی پس غنی کو اس صورت مین لینی درست ہے روایت کی یہہ مالک اور ابو داؤد نی اور بیچ ایک روایت ابو داؤد کی ابی سعید سے لفظ او ابن السبیل
کا ہی یعنی مسافر کو بہی دینا اوس روایت مین آیا ہی **ف** تاوان بہرنیوالیکی لیے یعنی وہ غنی ہی لیکن ایسا تاوان دینا آیا ہی کہ مال اوسکا کفایت نہین
کرتا تو اوسکو بہی زکوۃ لینی درست ہے اور مراد تاوان سے یہہ ہی کہ کسی پر دیت لازم ہوئی یا کوئی قرضدار کسیکا تہا اسنی آپسمین صلح کرادی ایکی لیے وہ قرض اپنی ذمہ
کرلیا اور قرضدار ہوا بسبب اسکے یا مطلق قرضدار مراد ہی اور غازی غنی کو زکوۃ دینی امام شافعی کی نزدیک درست ہے اور ہمارے نزدیک درست نہین اسلیے کہ اوس
حدیث مین مطلق منع فرمایا ہی کہ حلال نہین صدقہ غنی کیلیئی اور حدیث معاذ کی بہی مطلق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو فرمایا کہ لی اونکی اغنیا سی اور
اونکی فقرا پر صرف کر وہ حدیث بہ نسبت اسکی قوی ہے اور اور باقیونکو دینی بالاتفاق درست ہے اسلیے کہ عامل اجرت اپنے عمل کی لیتا ہی غنا اور فقر اوسمین برابر ہی
اور تاوان بہرنیوالیکا مال کالعدم ہی کہ اوس سے زیادہ کا قرضدار ہی اور دو باقی کا حکم بہی ظاہر ہی کہ اپنی محل مین پہونچ چکی اب ملک اونکی ہی جسکی ہاتہہ چاہین
بیچین چاہین ہبہ کرین ؏ ح ؏ **وَعَنْ** زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ فَذَكَرَ
حَدِيثًا طَوِيلًا فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اَعْطِنِي مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ
نَبِيٍّ وَلَا غَيْرِهِ فِي الصَّدَقَاتِ حَتَّى حَكَمَ فِيهَا هُوَ فَجَزَّاَهَا ثَمَانِيَةَ اَجْزَاءٍ فَاِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْاَجْزَاءِ اَعْطَيْتُكَ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہے زیاد بن حارث صدائی سی کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس بیعت کی مینی اونسی پس ذکر کی حارث نی حدیث لمبی پس آیا حضرت کی پاس
ایک شخص پس کہا دو مجکو زکوۃ مین سے پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ نہین راضی ہوا ساتہہ حکم کسی نبی کی اور نہ ساتہہ حکم کسی غیر نبی کی
یعنی علما مجتہدین کی زکوۃ مین یعنی تقسیم کرنی زکوۃ مین کہ کسکو دینی چاہیے یہانتک کہ حکم فرمایا آپ زکوۃ مین پس بیان کئی زکوۃ کی آٹہہ مصرف پس اگر ہی تو
اون آٹہہ مین سے دونگا مین تجکو روایت کی یہہ ابو داؤد نی **ف** آٹہہ مصرف کا بیان یہہ ہے ایک تو فقیر دوسرا مسکین تیسرا عامل زکوۃ لینی پر چوتہی واسطی الفت
دینونکی کہ ایمان سے نہ پہرین اور پانچوین گردن چہڑانی مین یعنی مکاتب وغیرہ کو اور چہٹی تاوان بہرنیوالیکو اور ساتوین اللہ کے راہ مین یعنی جہاد والونکو اور حاجیونکو
اور طالب علمونکو اور آٹہوین مسافرونکو انہی آٹہونکو اللہ تعالی نی قرآن شریف مین فرمایا ہی اس آیت مین اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ آخر تک ؛

مولانا **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا فَاَعْجَبَهُ فَسَاَلَ الَّذِي سَقَاهُ
مِنْ اَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ وَرَدَ عَلَى مَاءٍ قَدْ سَمَّاهُ فَاِذَا نَعَمٌ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُونَ فَحَلَبُوا مِنْ اَلْبَانِهَا فَجَعَلْتُهُ فِي سِقَائِي
فَهُوَ هٰذَا فَاَدْخَلَ عُمَرُ يَدَهُ فَاسْتَقَاءَهُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيمَانِ
روایت ہی زید بن اسلم سی کہ کہا پیا عمر بن الخطاب نے دودہ پس اچہا لگا اونکو وہ پہر پوچہا اوس شخص سے کہ پلایا تہا اونکو کہان کا ہی یہہ دودہ پس خبر دی
اونکو کہ گیا تہا ایک پانی پر کہ تحقیق نام لیا اوسکا پس ناگہان وہان کتنی اونٹ تہی اونٹون زکوۃ کیسی اور اونٹ والی پانی پلاتی تہی اونٹونکو پس دوہا اونہون
نے تہوڑا سا دودہ اونکا پہر ڈال لیا مینی اوسکو اپنی مشک مین پس یہہ ہے وہ دودہ پس ڈالا حضرت عمر نی ہاتہہ اپنا منہہ اپنی مین پہر قی کی روایت کی یہہ مالک نے

اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یہ حضرت عمر رضی اللہ نے بسبب کمال تقوی اور ورع کے کیا ورنہ اگر فقیر ہبہ کرے یا تحفہ لاوے زکوٰۃ کے مال میں سے کسیکے او حکم دیا ہو تو روا ہے کہنا اوسکا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا حدیث بریرہ کی میں کہ اوپر گذرچکی بیان جواز کے لیے تھا ۱۲ ح

باب من لا تحل له المسئلة ومن تحل له

باب بیچ بیان اوس شخص کے کہ نہیں درست اوسکو سوال کرنا اور اوس شخص کے درست ہے اوسکو **ف** لکھا ہے علماء نے کہ نہ چاہیے سوال کرنا اوسکو کہ جسکے پاس قوت ہو ایکدن کا اور کپڑا بقدر ستر ڈھکنے کے کہ سوال بغیر ضرورت کے حرام ہے اور جو قوت ایکدن کا پاس رکھے شکم کو کپڑا نہ رکھتا ہو تو حلال ہے کہ سوال کرے اور جس فقیر کو کہ قوت دنکا حاصل ہے یا قادر ہے کسب پر اوسکو زکوٰۃ حلال ہے اور حرام ہے سوال اور مسکین کہ کچھ نہ رکھتا ہو قوت دنکا کہ اور قادر ہے کسب پر نہ ہو حلال ہے اوسکو سوال کرنا اور کہا نووی نے شرح مسلم کے میں کہ اتفاق رکھتے ہیں علماء اسپر کہ سوال کرنا بغیر ضرورت کے منع ہے اور اختلاف کیا ہے علماء نے بیچ سوال کرنے اوسکے کہ قادر ہو کسب پر صحیح یہ ہے کہ حرام ہے اور بعضے کہتے ہیں مکروہ ہے لیکن ساتھ تین شرطوں کے اول یہ کہ ذلیل نکرے اپنے نفس کو دوسرے الحاح یعنی مبالغہ نکرے سوال میں اور تیسرے ایذا نہ دے اوسکو کہ جس سے مانگتا ہے اور اگر ایک شرط بھی ان تینوں شرطوں میں سے نہو تو حرام ہے بالاتفاق اور منقول ہے ابن مبارک سے کہ کہا جو سائل بوجہ اللہ کہکر سوال کرے خوش نہیں آتا مجھکو کہ دیا جاوے اوسکو کچھ بھی ایسے کہ دینا ناکارا ہے اور جب لوجہ اللہ کہکر مانگا تو تعظیم کے اوس چیز کی کہ حقارت کی اوسکی اللہ تعالی نے یعنی دنیا کی پس کچھ نہ دیا جاوے ازراہ زجر و تنبیہ کے اور اگر کہے کہ بحق خدا اور بحق محمد کے دے تو واجب نہیں ہوتا دینا اوسکو اور جو کوئی کہ بیوی جھوٹی حاجت ظاہر کرکر تو مالک نہیں ہوتا اور ایسے ہی اگر کہے کہ میں سید ہوں اور واقع میں نہ تھا اور اوسنے سید جانکر دیا مالک نہیں ہوتا اور اگر کسیکو بسبب نیکبختی کے دے اور وہ باطن میں گناہ کرتا ہے کہ اگر دینے والا جانتا تو نہ دیتا تو بھی مالک نہیں ہوتا اور حرام ہے اوسپر وہ اور واجب ہے پھیر دینا اوسکا مالک کو اور اسیطرح اگر کسیکو کچھ دیا جاوے بسبب بدزبانی اوسکے یا شرم یا چغل خوری اوسکی کے تو حرام ہے اوسپر اگر کوئی فقیر آوے سوال کیلیے کسیکے پاس اور جانے کہ ہاتھ اوسکے چومے تا کچھ وہ دیوے تو مکروہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ ہاتھ نہ دے اوسکو چومنے کیلیے اور نہ دینا چاہیے اوس سایل کو طبل یعنی نقارہ یا ڈھول دروازوں پر بجاتا پھرے اور مطرب یعنی ڈوم سب سے بدتر ہے یہ سب مسائل مطالب المومنین میں مذکور ہیں ۱۲ ح

الفصل الاول

فصل پہلے **عن** قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ أَقِمْ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُومَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہے قبیصہ بن مخارق سے کہ کہا ضامن ہوا میں ایک دین کا کہ بسبب دیت کے تھا پس آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اوسحال میں کہ [illegible] تا تھا میں اونسے ادائے دین کے لیے پس فرمایا حضرت نے کہ ٹھیر رہ یہانتک کہ آوے ہمارے پاس زکوٰۃ پس حکم کرینگے ہم واسطے تیرے ساتھ اوس زکوٰۃ کے پھر فرمایا اے قبیصہ تحقیق سوال نہیں درست مگر واسطے ایک کے تین میں سے ایک تو وہ شخص کہ ضامن ہوا دین کا پس درست ہے اوسکے لیے سوال یعنی بشرطیکہ مبالغہ نکرے مانگنے میں یہانتک کہ پہنچے اوس ضمانت کو یعنی پہنچے مال کو کہ ادا کرے اوس سے مال ضمانت کا پھر بند رہے سوال کرنے سے اور دوسرا شخص وہ ہے کہ پہنچی اوسکو آفت یعنی مثل قحط وغیرہ کی کہ ہلاک کردیا مال اوسکا پس درست ہے اوسکو سوال یہانتک کہ پہنچے اوس قدر کو کہ حاجت روائی ہو گذران ہے یعنی بقدر قوت و لباس کی یا فرمایا دفع کرے محتاجگی کو اور حاجت روائی ہو بسبب اوسکی زندگانی میں اور تیسرا شخص وہ ہے یعنی غنی کہ پہنچی اوسکو حاجت سخت یعنی ایسی حاجت کہ مشہور ہوئی قوم میں یہانتک کہ کھڑے ہوں تین شخص صاحب عقل کے قوم اوسکی سے

کہنی والی ہون کہ پہونچی فلانیکو حاجت سخت پس درست ہے اوسکو سوال یہانتک پہونچی بقدر کہ حاجت روائی ہو گذران سے یا فرمایا دفع کری محتاجگی کو اور
حاجت روائی ہو سبب اوسکی زندگانی مین پس جو کچھہ کہ سوای ان تین صورتونکی ہی سوال سی ای قبیصہ حرام ہے کہاتا ہی صاحب اوسکا حرام روایت کیے یہہ مسلم نی **ف** حمالہ
اوس مال کو کہتی ہین کہ قوم کو بسبب دیت وغیرہ کی دینا آیا تہا سو اپنی ذمہ کرلیا اور قرضدار ہوگیا واسطی اصلاح آپس کی یعنی جماعت آپسمین لڑتی تہی اور خون ریزی
کرتی تہی ایک شخص درمیان مین آیا اور صلح کروائی اور دیتین کہ اونپر لازم آئی تہین اپنے پر لین یعنی ضامن ہوا اور بسبب اوسکی قرضدار ہوا اور اخیر حدیث مین جو تین
شخصونکی گواہی کا ذکر کیا مراد اوس سے مبالغہ ہی بیچ ثبوت حاجت کی اور منع کرنیکی سوال کرنیسی اور سہل جاننی سی سوال کو شرع ؛ **وعن** ابی هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سأل الناس اموالهم تكثرا فانما يسأل جمرا فليستقل او ليستكثر رواه مسلم
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص مانگی لوگونسی مال اونکی یعنی بہت مال مین سے بہتایت کی لیی پس سوای اسکی نہین کہ مانگتا ہی
انگارا آگ کا پس چاہیے کہ کم مانگی یا بہت مانگی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** بہتایت کی لیی یعنی تا مال زیادہ ہو نہ واسطی رفع فقر و حاجت کے اور انگارا آگ
کا یعنی آگ دوزخکا مراد یہہ ہے کہ اوس مال کی سبب سے دوزخکی آگ مین عذاب کیا جاویگا اور کم مانگی یا بہت مانگی یہہ تنبیہا فرمایا یعنی سوال کرنا بہرحال ضرر
کرتا ہی کم ہو یا بہت ؛ ع **وعن** عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يزال الرجل يسأل الناس حتى يأتي
يوم القيمة ليس في وجهه مزعة لحم متفق عليه اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہمیشہ رہتا ہی آدمی مانگتا لوگونسی یہانتک آویگا دن قیامت کے اوس حالت مین کہ نہ ہوگی اوسکی منہہ پر بوٹی گوشت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی
قیامت کو آویگا ذلیل و بی آبرو یا حقیقۃً یہی حال ہوگا کہ اصلا اوسکی منہہ پر گوشت نہوگا از راہ سزا سوال کی او فضیحت کرینگی لوگونمین کہ یہہ مانگتا تہا دنیا مین
اوسکی سزا یہہ ملی ہی ؛ ع **وعن** معاوية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تلحفوا في المسألة فوالله لا يسألني احد
منكم شيئا فتخرج له مسألته مني شيئا وانا له كاره فيبارك له فيما اعطيته رواه مسلم اور روایت
ہے معاویہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ مبالغہ کرو مانگنی مین پس قسم ہے اللہ کی نہین مانگتا مجھسی کوئی تم مین سے کچھہ پس نکالی واسطی اوسکی
سوال کرنا اوسکا مجھسی کچھہ اور سحالیکہ مین اوس چیز کی دینی کو مکروہ جانتا ہون پہر برکت دیجاے واسطی اوسکی بیچ اوس چیز کی کہ دی ہی مین روایت کی یہہ مسلم نی
ف یعنی نہین جمع ہوتا دینا میرا ناخوش ہوکر ساتہہ برکت کی یعنی جسکو دیتا ہون ناخوش ہوکر اوس مال مین برکت نہین ہوتی ؛ ع **وعن** الزبير بن
العوام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لان يأخذ احدكم حبله فيأتي بحزمة حطب على ظهره فيبيعها فيكف الله بها وجهه
خير له من ان يسأل الناس اعطوه او منعوه رواه البخاري اور روایت ہی زبیر بن عوام سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
البتہ یہہ کہ لیوی ایک تمہارا اپنی پہر لادی ایک گٹہی لکڑیونکی اپنی پیٹہہ پر پس بیچی اوسکو پس رکہی اللہ سبب اوسکی آبرو اوسکی کہ مانگنی سی جاتی تہی بہتر ہے
اوسکی لیی اس سے کہ مانگی لوگونسی دیں اوسکو یا نہ دیں نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** حكيم بن حزام قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعطاني
ثم سألته فاعطاني ثم قال لي يا حكيم ان هذا المال خضر حلو فمن اخذه بسخاوة نفس بورك له فيه ومن اخذه باشراف
نفس لم يبارك له فيه وكان كالذي يأكل ولا يشبع واليد العليا خير من اليد السفلى قال حكيم فقلت يا
رسول الله والذي بعثك بالحق لا ارزأ احدا بعدك شيئا حتى افارق الدنيا متفق عليه اور روایت ہی حکیم بن
حزام سے کہ کہا مانگا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی کچھہ پس دیا مجھکو پہر مانگا پس دیا مجھکو پہر فرمایا مجھکو ای حکیم تحقیق یہہ مال سبز ہے شیرین یعنی خوش نما
مین اور لذیذ دلونمین ہوتا ہے پس جسکو دی لی اوسکو ساتہہ بی پروائی نفس کے یعنی بغیر سوال کے اور بغیر حرص و طمع کی برکت کیجاتی ہی واسطی اوسکی لیے اور جو کوئی لیوے اوسکو ساتہہ طمع نفس کے نہین برکت کیجاتی واسطی

اوسکی

اوسکے واسطے اوسمین برکت نہین ہوتی ہے مانند اوس شخص کے کہ کہاتا ہی اور نہین پیٹ بہرتا یعنی بسبب بے برکتی اور کثرت حرص کے یہہ حال ہوتا ہی اور ہاتہہ اونچا یعنی دینی والا بہتر ہی نیچی ہاتہہ
یعنی جو کہ مانگی کچہہ کہا حکیم نی پس کہا مینی یا رسول اللہ قسم ہے اوس ذات کی کہ بہیجا تمکو ساتہہ حق کی نہین ناقص کرونگا مین مال کسیکا کچہہ یعنی کسیسی کچہہ مانگونگا نہین بعد آپکے
سوال کرنیکی آپ سے یہانتک کہ جدا ہون مین دنیا سی یعنی مرون نہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال وهو على المنبر وهو يذكر الصدقة والتعفف عن المسألة اليد العليا خير من اليد السفلى واليد العليا هي المنفقة و
السفلى هي السائلة متفق عليه اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اوس وقت کہ وہ منبر پر تہی اور وہ ذکر کر
رہے تھے صدقہ کا اور بچنی کا سوال سی ہاتہہ اونچا بہتر ہی ہاتہہ نیچی سی اور اونچا ہاتہہ وہ ہی خرچ کرنیوالا اور نیچی ہاتہہ وہ ہی مانگنی والا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
وعن أبي سعيد الخدري قال إن أناسا من الأنصار سألوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فأعطاهم ثم سألوه فأعطاهم
حتى نفد ما عنده فقال ما يكون عندي من خير فلن أدخره عنكم ومن يستعفف يعفه الله ومن يستغن يغنه الله ومن
يتصبر يصبره الله وما أعطي أحد عطاء هو خير وأوسع من الصبر متفق عليه
اور روایت ہے ابی سعید خدری سی کہ کہا تحقیق کتنی آدمیون نے انصار مین سے مانگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی کچہہ پس دیا اونکو پہر مانگا اونہون نی اونسے
پس دیا اونکو یہانتک کہ ہو چکا جو کچہہ کہ تہا حضرت کی پاس پس فرمایا جو چیز کہ ہوگی میرے پاس مال سی پس ہرگز نہ ذخیرہ کرونگا مین اوسکو تمسی اور جو شخص بچی سوال
کرنیسی بچاتا ہی اوسکو خدا یعنی ممنوع چیز دنیسی اور محتاج نہین کرتا لوگونکا یعنی جو کوئی قناعت کرتا ہی اوپر قوت پر اور ترک کرتا ہی مانگنا آسان کردیتا ہی
اللہ تعالی اوسپر قناعت اور جو ظاہر کرتا ہی بی پروائی بی پروا کرتا ہی اوسکو اللہ یعنی جو بی پروا ہوتا ہے لوگونکی اموال سی اور بچتا ہی سوال سے اللہ تعالی اوسکا دل
غنی کردیتا ہی اور جو صبر چاہتا ہی صبر دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی یعنی جو طلب کرتا ہی توفیق صبر کی اللہ تعالی سی اوسپر اللہ تعالی صبر آسان کر دیتا ہی اور نہین دیا گیا کوئی
بخشش کہ وہ بہتر ہو اور فراخ تر ہو صبر سے یعنی صبر اللہ تعالی کی سب عطاؤن مین بہتر عطا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عمر بن الخطاب قال كان
النبي صلى الله عليه وسلم يعطيني العطاء فأقول أعطه أفقر إليه مني فقال خذه فتموله وتصدق به فما جاءك من هذا المال وأنت
غير مشرف ولا سائل فخذه وما لا فلا تتبعه نفسك متفق عليه اور روایت ہے عمر بن خطاب سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیتی مجکو
دینا یعنی اجرت انکی عمل کی کہ عامل ہوئی تہی زکوۃ کی پس کہتا مین دیجیی یہہ زیادہ محتاج مجسی پس فرماتی کہ لی اسکو پہر داخل کر اسکو اپنی مال مین یعنی اگر
احتیاج ہو تجہی اور بعد دی اسکو یعنی اگر ہو زائد حاجت ضروری تیری سی پس جو چیز کہ آوی تیری پاس مال سی اور تو نہ طمع کرنیوالا ہو اور نہ مانگنی والا ہو پس لی اوسکو
اور جو چیز کہ نہو اسطرح یعنی بغیر طمع اور سوال کی نہ آتی ہو لگی پس نہ پیچھی لگا اوسکی نفس اپنی کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی نہ شفقت اوٹہا اوسکی طلب
مین اور منتظر اوسکا نرہ جیسا کہ لوگونمین مشہور ہے لا رد ولا کد اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ جسکو آیا اس مال مین سے کچہہ بغیر سوال و طمع کی پہر پہیر دیا اوسکو
پس گویا کہ پہیرا وہ اللہ کو اور منقول ہے کہ امام احمد نی لیا کچہہ بازار سی پس اوٹہایا اوسکو ینان حمال نی پس جبکہ آئی گہر مین اور رکہی تہی روٹی کہلی ہوئی ٹہنڈی ہونیکی
لیے حکم کیا اپنے لڑکیکو کچہہ دی کو ایک روٹی ینان کو پس دینی لگا روٹی ینانکو پس انکار کیا اوسنی اور نہ لی پس جب باہر نکلی ینان گہر کی حکم کیا امام نی لڑکیکو جا اوس پاس اور دی روٹی
پس آئی جو دی تو لی پس تعجب کیا لڑکی نی کہ پہلی کیون انکار کیا تہا اور پہر کیون لی پس پوچہا امام سے سبب اسکا کہا کہ جب وہ داخل ہوا تہا اور دیکہی تہی روٹی اوسنی
آئی اوسکو طمع بمقتضای طبیعت بشریکی پس نہ لی اوسنے اور جب نکلا اور آئی اوسکو روٹی بغیر طمع کی لیلی ؛ ع

الفصل الثانی　فصل دوسرے

عن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المسائل كدوح يكدح بها الرجل وجهه فمن شاء أبقى على وجهه
ومن شاء ترك إلا أن يسأل الرجل ذا سلطان أو في أمر لا يجد منه بدا رواه أبو داود والترمذي والنسائي

روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوال کرنا زخم ہی کہ زخمی کرتا ہی بسبب اوسکی آدمی مونہہ اپنی کو یعنی بسبب سوال کی آبرو ریزی
اپنی کرتا ہی گردہ مانند زخمی کرنی منہہ کی ہی پس جو شخص چاہی باقی رکہنا باقی رکہی اپنی منہہ پر یعنی آبرو بسبب حیا کرنیکی سوال سی اور ترک کرنیکی سوال کو اور جو شخص
چاہی نہ باقی رکہنا نہ باقی رکہی آبرو یعنی بسبب سوال کرنیکی یہہ تہدید ہے سوال کرنی پر کہ سوال کرنا نہ چاہیی مگر یہہ کہ سوال کری آدمی حاکم سی یا سوال کری ایسی
امر مین کہ ضرور ہے اوسکو روایت کیے یہہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نی **ف** حاکم سی اور بادشاہ سی کہ اوسکی تصرف مین بیت المال ہو پس مانگی اوس سے حق
اپنا دیویگا وہ اگر ہوگا یہہ مستحق اور کہا طیبی نے کہ اختلاف کیا ہی بیچ عطا سلطانی کی اور صحیح یہہ ہے کہ اگر غالب ہو بیت المال مین مال حرام تو حرام ہے سوال اوس سے
اور لینا اوس سے والا حلال ہی اور ضرور ہی اوسکو یعنی ایسا امر در پیش آیا کہ بغیر سوال کی چہٹکارا نہین ہو سکتا تو بہی سوال کرنا جایز ہی جیسیکہ کسیکا نقصان
ہوا ہو یا آفت آئی کہیتی وغیرہ پر یا فاقہ پہونچا بلکہ واجب ہوتا ہی سوال حالت اضطرار مین خواہ کپڑے کی طرف مضطر ہو کہ ستر ڈہکنی کو کپڑا نہو خواہ بہوک کیطرف سی مضطر
ہو کہ ہلاک ہوا جاتا ہی بغیر کہائی اور کہا غزالی نی کہ اسیطرح واجب ہوتا ہے سوال اوسپر کہ استطاعت حج کی رکہتا تہا اور نہ کیا یہانتک کہ مفلس ہو گیا پس اوسکو
چاہیی کہ لوگوں سی خرچ راہ مانگ کر جاوی بہر حج **وعن** عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سأل الناس وله ما يغنيه
جاء يوم القيمة ومسئلته في وجهه خموش او خدوش او كدوح قيل يا رسول الله ما يغنيه قال خمسون درهما او قيمتها من الذهب
رواه ابو داود والترمذي والنسائي وابن ماجة والدارمي   اور روایت ہی عبد اللہ بن
مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مانگی لوگوں سی اور واسطے اوسکی ہو وہ چیز کہ غنی کری اوسکو آویگا دن قیامت کی اور سوال اوسکا اوپر منہہ
اوسکیکے خموش ہونگا خدوش ہوگا یا کدوح ہوگا کہا گیا ای رسول خدا کی کیا چیز غنی کرتی ہی اوسکو فرمایا پچاس درہم یا قیمت اونکی سونے سی روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی
اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** خموش جمع خمش کی ہی اور خدوش جمع خدش کی اور کدوح جمع کدح کی کہا بعضی عالمون نی کہ یہہ الفاظ قریب
المعانی ہین کہ حاصل ان سبکی معنونکا زخم ہی اور لفظ او شک راویکا ہی کہ راویکو شک ہوا ہے کہ حضرت نی یہہ لفظ فرمایا یہہ اور بعضوں نی کہا کہ متباین ہین معنون میں
یعنی ہر ایک کے معنے جدا جدا ہین خدش کی معنی ہین پوست چہیلنا ساتہہ لکڑی کی اور خمش پوست چہیلنا ساتہہ ناخون کی اور کدح پوست چہیلنا دانتوں سی اساتہہ
اوپر تفاوت احوال سائلین کے کہ اگر کم سوال کریگا ہلکا زخم ہوگا اور اگر بہت کریگا گہرا زخم ہوگا اور اگر اوسط کی درجہ کا سوال کریگا زخم بہی اوسط کی درجہ کا ہوگا بیچ
وعن سهل بن الحنظلية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سأل وعنده ما يغنيه فانما يستكثر من
النار قال النفيلي وهو احد رواته في موضع اخر وما الغنى الذي لا تنبغي معه المسئلة قال قدر ما يغديه
ويعشيه وقال في موضع اخر ان يكون له شبع يوم او ليلة ويوم رواه ابو داود   اور روایت ہی سہل بن
حنظلیہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مانگی اور اوسکی پاس ہو اسقدر ہو کہ غنی کری اوسکو سوائے اسکی نہین کہ طلب کرتا ہی بہت آگ یعنی جو کوئی
جمع کری مال مانگ کر بغیر ضرورۃ کی پس گویا کہ جمع کرتا ہے اپنے لیے آگ دوزخکی کہا نفیلی نے کہ ایک ہے راویون اسحدیث کیسی بیچ اور جگہہ کے یعنی اور روایت مین کہ پوچہا گیا حضرت سی اور کیا ہی حد غنا کی
نہ چاہیی ساتہہ اوسکی مانگنا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قدر اوس چیز کی کہ کری اوسکو قوت صبح کا اور شام کا اور کہا نفیلی نے بیچ اور جگہہ کے یعنی جواب حضرت کا اسطرح
روایت کیا ہی کہ ہووی واسطی اوسکی بقدر پیٹ بہرائی دن کی یا رات و دنکی یعنی راویکو شک ہوا ہے کہ پہلا لفظ فرمایا یا یہہ روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** نفیلی
اوستاد ہین ابو داود کی اور کری اوسکو قوت صبح و شام کا یعنی جسکی پاس قوت ایک روز و شب کا ہو وہ غنی ہی اوسکو سوال کرنا حرام ہے اور جاننا چاہیی کہ حدیث
ابن مسعود کی کہ گذری دلالت کرتی ہی اسپر کہ حد غنا کی کہ جس سے سوال حرام ہے یہہ ہی کہ مالک پچاس درہم کا ہو یا قیمت اوسکا اور حدیث آیندہ مین عطا سی
ہے کہ مالک ہو ایک وقیہ کا کہ چالیس درہم کی ہوتی ہی اور اسحدیث مین یہہ ہے کہ صبح و شام کا قوت رکہتا ہو پس احمد اور ابن مبارک اور اسحاق نی پہلی حدیث پر عمل

کیا ہی اور بعضون نی تیسری پر اور امام ابو حنیفہ نی دوسری پر کہ جسکی پاس ایک روز کا کہانا ہو وہ غنی ہی اوسکو حرام ہی سوال کرنا اونکی نزدیک یہ حدیث ناسخ ہی اور حدیثونکی
واللہ اعلم ؛ ع ح ؛ **وعن** عطاء بن یسار عن رجل من بنی اسد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سأل منکم وله اوقیة او عدلها فقد
سأل الحافا رواه مالك وابو داود والنسائي اور روایت ہی عطا ابن یسار سی کہ نقل کی ایک شخص سے کہ قبیلہ بنی اسد مین سے تہا کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مانگی تم مین سے اور واسطی اوسکی ہون چالیس درم یا برابر چالیس درم کی یعنی سونا وغیرہ اس قیمت کا پس تحقیق سوال کیا بطریق الحاح کی
نقل کی یہہ مالک اور ابو داود اور نسائی نی **ف** بطریق الحاح کی یعنی زیادتی کی بغیر اضطرار کی کہ برا اور ممنوع ہی چنانچہ قرآن شریف مین فقرا کی مدح مین
فرمایا ہی لا یسألون الناس الحافا یعنی نہین مانگتی لوگونسی بطریق الحاح کی ؛ ع ؛ **وعن** حبشي بن جنادة قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم ان المسألة لا تحل لغني ولا لذي مرة سوي الا لذي فقر مدقع او غرم مفظع ومن سأل الناس ليثري به ماله كان
خموشا في وجهه يوم القيامة ورضفا ياكله من جهنم فمن شاء فليقل ومن شاء فليكثر رواه الترمذي اور روایت ہی حبشی
بن جنادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مانگنا نہین حلال واسطے غنی کی یعنی جسکی پاس قوت ایک دن کا ہو اور نہ واسطی صاحب قوت تندرست
اعضا ہی ولیکن حلال ہے واسطی فقیر کی کہ زمین مین ڈالا یعنی فقر نی اوسکو یا حلال ہی واسطے قرضدار کی کہ بہاری قرض رکہتا ہو اور جو کوئی مانگے لوگونسی تاکہ بڑہاوے سبب
مانگنی کی مال اپنا ہوگا سوال زخم منہہ اوسکی پر دن قیامت کے اور گرم پتہر کہا دیگا اوسکو دوزخ مین پس جو کوئی چاہی کم سوال کری اور جو کوئی چاہی زیادہ کری
نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** زمین مین ڈالا یہہ کنایہ ہی نہایت محتاجگی سی کہ ایسا محتاج ہی کہ محتاجگی نی خاک مین ڈال کہا ہی اوٹہہ نہین سکتا اور خیر
حدیث مین امر تنبیہ و تہدید کی لیی ہی جیسی پاس آیہ مین فمن شاء فليؤمن ومن شاء فليكفر انا اعتدنا للظالمين نارا یعنی جو چاہی مومن ہووے اور جو چاہے کافر ہووے
ہمنے تیار کی ہی ظالمونکی لیی آگ ؛ ع ؛ **وعن** انس ان رجلا من الانصار اتى النبي صلى الله عليه وسلم يسأله فقال اما في بيتك شيء
فقال بلى حلس نلبس بعضه ونبسط بعضه وقعب نشرب فيه من الماء قال ائتني بهما فاتاه بهما فاخذهما رسول الله صلى الله
عليه وسلم بيده وقال من يشتري هذين قال رجل انا اخذهما بدرهم قال من يزيد على درهم مرتين او ثلثا قال رجل انا اخذهما
بدرهمين فاعطاهما اياه فاخذ الدرهمين فاعطاهما الانصاري وقال اشتر باحدهما طعاما فانبذه الى اهلك واشتر بالآخر
قدوما فأتني به فاتاه به فشد فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم عودا بيده ثم قال اذهب فاحتطب وبع ولا ارينك خمسة عشر يوما
فذهب الرجل يحتطب ويبيع فجاء وقد اصاب عشرة دراهم فاشترى ببعضها ثوبا وببعضها طعاما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا خير لك من ان تجيء
المسألة نكتة في وجهك يوم القيمة ان المسألة لا تصلح الا لثلثة لذي فقر مدقع او لذي غرم مفظع او لذي دم موجع رواه ابو داود وروى ابن ماجة الى قوله يوم القيمة
اور روایت ہی انس سے یہہ کہ ایک شخص آیا انصار مین سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس مانگتا تہا کچہہ پس فرمایا حضرت نی کیا نہین تیری گہر مین کچہ کہا ہان ایک
کملی ہے موٹی اوڑہتا ہون کچہہ اوسمین سے اور بچہاتا ہون کچہہ اوسمین سے اور ایک پیالہ ہی پیتا ہون اوسمین پانی فرمایا لا اون دونوکو پس لایا وہ حضرت کی پاس
اون دونون کو پس لیا اون دونونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی ہاتہہ مین اور فرمایا کون خریدتا ہی ان دونونکو کہا ایک شخص نے کہ مین لیتا ہون
ان دونون کو ایک درم کو فرمایا کون زیادہ دیتا ہی درہم سی دو بار فرمایا یا تین بار کہا ایک شخص نے کہ مین لیتا ہون اونکو دو درہمونکو پس دی وہ دونون
اوس شخص کو پس لین حضرت نی دونون درہمین پہر دین دونون انصاری کو اور فرمایا خرید ساتہہ ایک کے انمین سے طعام یعنی غلہ اور ڈال دی اوسکو طرف اہل اپنے
کی اور خرید کر ساتہہ دوسری کی کلہاڑی پہر لا اوسکو میری پاس پس لایا وہ حضرت کی پاس کلہاڑی پس مضبوط ہونکدی اوسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
ایک لکڑی اپنی ہاتہہ سے پہر فرمایا جا اور جمع کر لکڑیونکو اور بیچ اور نہ دیکہون مین تجہکو پندرہ دن تک یعنی یہان نہ رہ بلکہ اسکام مین مشغول رہ پس گیا وہ شخص جمع کرتا تہا

لکڑیاں اور بیچا تہا پہر آیا حضرت کی پاس وسحالیکہ پہنچا تہا دس درم کو پس خریدا ساتہہ بعض کے اونمین سے کپڑا اور ساتہہ بعض کے اونمین سے غلہ پہر فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے یہہ بہتر ہی تیری لیے اس سے کہ آوی اور ہووے سوال کرنا نشان برا بیچ منہہ تیرے کی دن قیامت کی تحقیق مانگنا نہیں لائق مگر واسطے تین شخصوں کی واسطے
صاحب احتیاج کی کہ زمین مین ڈال رکہا ہو یا واسطے قرضدار کی کہ قرض بہاری اور فضیحت کرنیوالا رکہتا ہو یا واسطے صاحب خون کی کہ درد پہنچاوے یعنی دیت دینے اوس
بدلے خون کی کہ آپ کیا تہا یا غیر نے کیا تہا اور اوسکی دیت کا یہہ ضامن ہوا اور مقدور اوسکی اداکرنیکا نہیں رکہتا تو سوال کرکر ادا کرے نقل کی یہہ ابوداود نی اور
نقل کی یہہ ابن ماجہ نی قول یوم القیمۃ تک **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصابته فاقة فانزلها بالناس
لم تسد فاقته ومن انزلها باللہ اوشک اللہ له بالغنی اما بموت عاجل او غنی اٰجل رواہ ابوداود والترمذی اور روایت ہی ابن مسعود سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص کو کہ پہونچا فاقہ یعنی حاجت سخت پہر ظاہر کیا اوسکو لوگوں پر یعنی بطریق شکایت کے اور چاہی حاجت روائی
اونسی نہیں روا کیجائیگی حاجت اوسکی اور جسنی عرض کیا اوسکو اللہ سے جلدی پہنچا دیگا اللہ اوسکو فائدہ اور کفایت کو یا بسبب موت کی جلدی کی یا دولتمندی دیر کی
نقل کے یہہ ابوداود اور ترمذی نی **ف** لفظ عاجل بیچ جملہ غنی عاجل کی عین سے ہی اکثر نسخون مصابیح کیمین اور جامع الاصول مین یعنی جلدی فائدہ
کو پہنچاوے گا بسبب دولتمندی جلد کی یعنی جلدی مالدار کردیگا اور سنن ابوداود اور ترمذی مین غنی آجل ہے ہمزہ سے اور یہہ صحیح ہی چنانچہ صاحب جمع نے معنی
اسکے لکھی ہین اور یہہ حدیث شاید کہ نکالی گئی ہی اس آیت سے ومن یتق اللہ یجعل له مخرجا ویرزقه من حیث لا یحتسب ومن یتوکل علی اللہ فهو حسبه یعنی جو کوئی
ڈرتا ہی اللہ تعالی سے کردیتا ہی اللہ اوسکی لیے جگہہ نکلنی کی اور رزق دیتا ہی اوسکو ایسی جگہہ سے کہ گمان نہیں رکہتا ہی اور جو کوئی بہروسا کرتا ہی اللہ پر
پس وہ کفایت کرتا ہی اوسکو ؏ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابن الفراسی ان الفراسی قال قلت لرسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اسأل یارسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا وان کنت لا بد فسل الصالحین رواہ ابوداود
والنسائی روایت ہی ابن فراسی سے کہ تحقیق فراسی نی کہا کہ کہا مینے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کیا مانگوں مین یا رسول اللہ یعنی لوگوں سے پس
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ مانگ یعنے کچہہ اور توکل کر اللہ پر ہر حال مین اور اگر ہو تو ضرور مانگنی والا یعنی اگر سبب کسی حاجت ضروری کی احتیاج
مانگنی کی پڑی تو پس مانگ نیک بختوں سی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** اسلیے کہ حلال مال ہوتا ہی اونکی پاس اور بردبار اور مہربان ہوتی ہین
خلق پر اور پردہ دری نہیں کرتی چنانچہ اسلیے فقرا بغداد کی مانگتی تہی امام احمد بن حنبل سے کہ وہ اسطرحکا تقوی رکہتی تہی کہ ایک بار اونکی گہر کی لوگونکو احتیاج
خمیر کی پڑی اونکی بیٹی کی گہر سی مانگ لیا اور وہ بیٹی قاضی اور حال اونکی صلاح وتقوی کا ہی یہہ تہا کہ گہر کی دروازی کی پاس سوتی تہی تا کوئی حاجت
والا نہ پہر جاوی پس جب روٹی پکائی تو امام صاحب کو کشف سی معلوم ہوا کہ اسمین شبہہ ہے پس گہر والونسی پوچہا اونہون نی حال بیان کیا پس کہا اون
گہر والون نے بہی انکی اتباع سی نہ کہایا اور پوچہا کہ فقیرونکو دین کہا ہان ولیکن بشرط ظاہر کرنی عیب اوسکی کی پس نہ لیا فقرانی بہی پہر ڈالدیا اونہون نی دریا
مین بغیر حکم اونکی کی ؏ **وعن** ابن الساعدی قال استعملنی عمر علی الصدقة فلما فرغت منها وادیتها الیه امر لی بعمالة فقلت
انما عملت للہ واجری علی اللہ قال خذ ما اعطیت فانی قد عملت علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فعملنی فقلت مثل
قولك فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا اعطیت شیئا من غیر ان تسأله فکل وتصدق رواہ ابوداود روایت ہی ابن ساعدی سی کہ کہا عامل
کیا مجکو حضرت عمر نی زکوۃ لینی پر پس جبکہ فارغ ہوا مین اوس سے اور پہنچائی مینی زکوۃ طرف حضرت عمر کی حکم کیا واسطے میرے ساتہہ مزدوری زکوۃ کی پس کہا مینی
نہیں کیا مینی عمل مگر اللہ کے لیے اور ثواب میرا اللہ پر ہی فرمایا لی تو وہ چیز کہ دیا گیا تو پس تحقیق عمل کیا مینی زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مین پس دی مجکو
مزدوری یعنی ارادہ کیا دینی کا پس کہا مینی مانند کہنی تیرے کی پس فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ دیا جاوی تو کچہہ بدون مانگنی کی پس کہا

اور مدد دے یعنی جو کچھ کہ بھی تیری حاجت سنی روایت کی یہہ ابو داؤد نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی لینا عوض کا بیت المال سے اوپر عمل عام کی اگرچہ
ہو فرض مانند قضا اور احتساب و تدریس کے بلکہ واجب ہے امام پر کہ خبرگیران ہو انکا اور جو کہ انکی حکم مین ہین بیت المال سی اور ظاہر احادیث سی اور اوس سے کہ
پہلے گذری ہے اسیطرح انکی مضمون کی معلوم ہوتا ہی کہ جو کوئی کسیکو کچھ دی بغیر سوال کی اور بغیر طمع کرنی اوسکیکی تو واجب ہے قبول کرنا اوسکا مذہب امام احمد وغیرہ کا یہہ
ہے اور جمہور نی حمل کیا ہی اس امر کو استحباب پر یا اباحت پر واللہ اعلم ؕ ع ؕ وعن علیؓ انّہ سمع یوم عرفۃ رجلًا یسأل الناس فقال
أفی ہذا الیوم وفی ہذا المکان تسأل من غیر اللہ فخفقہ بالدرّۃ رواہ رزینؒ اور روایت ہی حضرت علی رضؓ سی یہہ کہ اونہون نی سنا
دن عرفہ کی ایک شخص کو کہ مانگتا ہی لوگونسی پس کہا حضرت علی رضؓ نی کیا اسدن مین اور اس مکان مین مانگتا ہی تو غیر خدا سے پس مارا اوسکو ساتھہ دُرّہ کی نقل کی یہہ
رزین نی **ف** اس دن مین کہ دن قبولیت دعا کا ہی اور اس مکان عرفات مین کہ بابرکت ہے سوائے اللہ تعالی کی اور سی مانگتا ہی اور اسیطرح مسجد مین
بہی سوال نکرنا چاہیی ؕ ع ؕ وعن عمرؓ قال تعلمنّ ایّہا الناس انّ الطمع فقر وانّ الایاس غنی وانّ المرء اذا ایس عن شیء استغنی
عنہ رواہ رزینؒ اور روایت ہی عمر رضؓ سی کہ کہا جانو تم ای آدمیو تحقیق طمع محتاجگی ہی اور تحقیق ناامید ہونا آدمیون سی تونگری اور بی پروائی
ہے اور تحقیق آدمی جب ناامید ہوتا ہی ایک چیز سی بی پرواہ ہوتا ہی اوس سے نقل کی یہہ رزین نے **ف** طمع محتاجگی ہی یعنی محتاجگی موجود ہے یا باعث
ہے محتاجگی کی اور ناامید ہونا تونگری ہی کہا سید ابو الحسن شاذلی نی جبکہ طلب کیا گیا اونسی علم کیمیا کا کہ وہ دو کلمہ نہین ہے ڈال خلق کو نظر اپنی سی یعنی کسی سے
امید نرکہہ اور قطع کر طمع اپنی اللہ سے یہہ کہ دی تجکو غیر اوسکی کہ قسمت مین کیا ہی تیری اور معنی طمع کے ہین نظر رکہنا ایک مال پر کہ شک ہو اوسکی پہونچنی مین یعنے دل
پر خیال ہو کہ دیکہیی دیتا ہی یا نہین دیتا اور اگر کسی پر ایک حق لازم ہو یا بحکم محبت و کرم کی یقین ہو اوسکی دینی کا وہ طمع نہین ؕ ع ح ؕ وعن ثوبانؓ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یّتکفّل لی ان لا یسأل الناس شیئًا فاتکفّل لہ بالجنّۃ فقال ثوبان انا فکان لا یسأل
احدًا شیئًا رواہ ابو داؤد والنسائیؒ اور روایت ہی ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ عہد کری ساتھہ میرے یہہ کہ نہ مانگے
آدمیونسی کچھہ پس ضامن ہوتا ہوں اوسکی لیے جنت کا پس کہا ثوبان نی کہ مین عہد کرتا ہون کہ نہ مانگونگا کسی سے پس تہا ثوبان کہ نہ مانگتا تہا کسی سی کچھہ یعنی اگرچہ تنگی
ہوتی نقل کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نی **ف** ضامن ہوتا ہون بہشت کا کہ اول سے داخل ہوگا بغیر عذاب کے اور اسمین اشارہ ہی طرف بشارت خاتمہ بخیر ہونی
نہ مانگنی والیکی اور استثنا کیا گیا ہی اس سے جبکہ خوف ہو موت کا اسلیی کہ ضرورۃ مباح کر دیتی ہی ممنوعات کو بلکہ اگر وہ نہ مانگی گا یہانتک کہ مر جاویگا تو مریگا گنہگار
ؕ ع ؕ وعن ابی ذرؓ قال دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو یشترط علیّ ان لا تسأل الناس شیئًا قلت نعم قال ولا سوطک
ان سقط منک حتی تنزل الیہ فتاخذہ رواہ احمدؒ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا بلایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور حال یہہ کہ وہ
طلب شرط کی کرتی تہی مجہپر یہہ کہ نہ مانگ لوگونسی کچھہ کہا مینی کہ ہان یعنی شرط کی مینی آپ سے اسپر فرمایا حضرت نی اور نہ مانگ کسی سی کوڑا اپنا اگر گر پڑی تجہ
یہانتک کہ اوتری تو طرف اوسکی پس لے تو اوسکو نقل کی یہہ احمد نی **ف** یہہ کمال مبالغہ ہے سوال کی ترک مین کہ واقع مین یہہ مانگنا نہین ہے اسلیی کہ اپنی
گری ہوئی چیز مانگتا ہی لیکن ازبسکہ نام مانگنی کا آیا مبالغۃ اسکو ہی منع فرمایا

باب الانفاق وکراہیۃ الامساک

یہ باب ہے بیچ بیان فضیلت خرچ کرنی مال کے اور کراہیت بخل کے

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لو کان لی مثل احدٍ ذہبًا لسرّنی ان لا یمرّ علیّ ثلٰث لیالٍ وعندی منہ شیء الا شیء ارصدہ لدینٍ رواہ البخاریؒ
روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہوتا میری لیی مانند پہاڑ احد کی سونا البتہ خوش کرتا مجکو یہہ کہ گذرین مجہپر تین راتین
اور ہووے پاس میرے اوسمین سے کچہہ مگر وہ چیز کہ رکہون مین ادائے دین کی لیی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنے اگر کوہ احد کی برابر میری پاس سونا ہوتا تو خوش

لگتا مجکو کہ تین رات کی اندر ہی اندر بانٹ دیتا کچھہ اوسمین سے نرکھتا مگر کچھہ ادای دین کی لیی رکھہ لیتا اسلیی کہ اداے دین مقدم ہی صدقہ پر اور اب اکثر عوام خیرات کرتی
ہین اور عمارتین بناتی ہین اور اونپر حقوق لوگونکی چڑہی ہوتی ہین اونکی طرف التفات ہی نہین کرتی اور اسمین بیان حضرت کی نہایت سخاوت کا ہی
اور رغبت ہے امت کو اوسپر ۔ ع ح ۔ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من یوم یصبح العباد فیہ الا ملکان
ینزلان فیقول احدہما اللہم اعط منفقا خلفا ویقول الاخر اللہم اعط ممسکا تلفا متفق علیہ اور روایت ہی ابی
ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین کوئی دن کہ صبح کرتی ہین بندے اوسمین مگر کہ دو فرشتی اوترتی ہین پس کہتا ہی ایک اونکا یا الہی
دی خرچ کرنیوالیکو بدل یعنی جو کہ مال جای سر خرچ کرتا ہی اوسکو بہت سا بدلا دی یعنی دنیا مین مال دی یا آخرت مین ثواب اور کہتا ہی دوسرا یا الہی دی بخیل
کو تلف یعنی جو کہ مال جمع کرتا ہی یا بی محل خرچتا ہی اوسکا مال تلف ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اسماء قالت قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انفقی ولا تحصی فیحصی اللہ علیک ولا توعی فیوعی اللہ علیک ارضخی ما استطعت متفق علیہ
اور روایت ہی اسماء سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خرچ کر یعنی جس خرچنی سی اللہ راضی ہو اور نہ شمار کر کہ کتنا دون اور کیا دون پس شمار کریگا اللہ
تجہپر یعنی کم کریگا رزق تیرا بسبب قطع کرنی برکت کی اور کریگا اوسکو مانند ایک چیز معدود کی یا محاسبہ لیگا تجسی و سپار خرچتین اور نہ روک کچھہ فقیر سی مال کہ حاجت
سے زیادہ ہو پس روکیگا اللہ تجسی زیادتی اپنی اور دی جو ہو سکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لفظ لا تحصی کی معنی ایک تو یہی ہین جو اوپر مذکور
ہوئی اور ایک معنی یہہ ہین کہ نہ گن مالکو جمع کرنیکی لیی اور مت چہوڑ خرچ کرنا اوس سے اللہ کے راہ مین اور دی جو ہو سکی یعنی اگرچہ کم ہو اور نہ جان اوسکو حقیر
اسلیی کہ وہ اللہ کی نزدیک اور میزان اعمال مین بہت ہے ۔ ع ۔ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ
تعالی انفق یا ابن ادم انفق علیک متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرماتا ہی اللہ
تعالی خرچ کر ای بیٹی آدم کی خرچ کرونگا مین تجہپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** معنی یہہ ہین کہ خرچ کر اموال فانیہ دنیا مین تا کہ پاوی اموال عالیہ
عقبی مین اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ دی لوگونکو جو کچھہ کہ دیا ہی مینی تجکو تا کہ دون مین تجکو دنیا و عقبی مین اشارہ ہی طرف اس آیۃ کی وما انفقتم من شئ
فہو یخلفہ یعنی جو کچھہ کہ خرچ کرتی ہو تم کسی چیز سی پس اللہ عوض دیتا ہی اوسکا ۔ ع ۔ **وعن** ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یا ابن ادم ان تبذل الفضل خیر لک وان تمسکہ شر لک ولا تلام علی کفاف وابدا بمن تعول رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای بیٹی آدم کی خرچ کرنا تیرا مالکو کہ زیادہ ہو حاجت سی بہتر ہی تیر لیی یعنی دنیا اور
آخرۃ مین اور بند کر رکہنا تیرا اوسکو برا ہی تیری لیی یعنی اللہ کے نزدیک اور لوگونکی نزدیک اور نہین ملامت کیا جاویگا تو اوپر قدر کفایت کی اور شروع کر
یعنی پہلے خرچ کرنی اوس مالکی کہ زائد ہو حاجت تیری سی ساتہہ عیال اپنی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اوپر قدر کفایت کی یعنی مضائقہ نہین ہے اگر رہی
دی مال بقدر قوت کی کہ باز رکہی بہوک و رسوال سی اور یہہ مختلف ہوتا ہی ساتہہ اختلاف اشخاص اور ازمان و احوال کی یعنی بعضونکا قوت کم ہوتا ہی اور
بعضونکا زیادہ اور اسیطرح بعضی دنون مین کچھہ ہوتا ہی اور بعضون مین کچھہ اور بعضی حالت مین کچھہ ہوتا ہی اور بعضی مین کچھہ اور عیال اپنی کی یعنی جنکا نفقہ
تجپر لازم ہی پہل دینی ہین او نہین ہے کہ جب دی بیشی بچی تب بیگانونکو دی یہہ نکر کہ وہ محتاج رہین اور ونکو دی اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ ہے حدیث قدسی ہی اگرچہ صریح
لفظ اوسکی نہین ہین اور احتمال یہہ ہے ہی کہ شاید حضرت نی اسطرح فرمایا ہو واللہ اعلم ۔ ح ع ۔ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم مثل البخیل والمتصدق کمثل رجلین علیہما جنتان من حدید قد اضطرت ایدیہما الی ثدیہما وتراقیہما فجعل
المتصدق کلما تصدق بصدقۃ انبسطت عنہ وجعل البخیل کلما ہم بصدقۃ قلصت واخذت

كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حال بخیل کا اور صدقہ دینی والی کا مانند حال
دو شخصونکی ہی کہ ہون اونپر دو زرہین لوہی کی تحقیق چہٹائی گئی ہون ہاتہہ اونکی طرف چہاتی اونکیکی اور چنبر گردن اونکیکی یعنی بسبب تنگی زرہونکی پس شروع
کیا صدقہ دینی والی نی جبکہ قصد کرتا ہی صدقہ کا کہل جاتی ہی وہ زرہ اوس سے اور شروع کیا بخیل نی جبکہ قصد کرتا ہی صدقہ کا ل جاتی ہین اور بیچ جاتی ہر ایک
سب حلقی جگہہ اپنی پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف معنی اسکی یہہ ہین کہ سخی جب قصد کرتا ہی خرچ کرنی کا فراخ ہوتا ہی سینہ اوسکا اور سبب اوسکی
اور فرمان برداری کرتی ہین اوسکے ہاتہہ اوسکی کہ دراز ہوتی ہین ساتہہ دینی کی اور بخیل کا سینہ تنگ ہوتا ہی اور ہاتہہ اوسکی سمٹ جاتی ہین خلاصہ اسکا یہہ ہے کہ سخی
جب قصد کرتا ہی خیر کا آسان کیجاتی ہی خیر اوسپر اور بخیل پر دشوار ہوتی ہی ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا
الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ
وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بچو ظلم سی پس تحقیق ظلم اندہیری ہونگی دن قیامت کے اور بچو
بخیلی سی اسلیے کہ بخیلی نی ہلاک کر دیا ہی اون لوگونکو کہ تہی پہلی تمسی باعث ہوا اونکو بخل اسپر کہ خونریزی کی اور حلال جانا حرام کو نقل کی یہہ مسلم نی ف معنی
ظلم کی ہین رکہنا ایک چیز کا بیچ غیر جگہہ اوسکی کی پس یہہ شامل ہی سب گناہونکو یعنی جو گناہ ہی وہ ظلم ہی اور ظلم اندہیری ہونگی کہا طیبی نی کہ یہہ محمول ہی ظاہر پر کہ
ہوگا ظلم بہت سے اندہیریان ظالم پر نہین راہ پاینگا بسبب اونکی جبکہ مومن راہ پاوینگی کہ دوڑتا ہوگا نور اونکا آگی اونکی یا مراد اندہیرون سی شدائد اور ہول قیامت
کی ہین یعنی ایک ظلم سبب بہت سے سختیون اور ہولون قیامت کا ہوگا اور بچو بخل سی کہ وہ ہی ایک نوع ہی ظلم کی اسکو جدا اسلیے بیان کیا کہ بڑی نوع ظلم کی ہی
اور بخل باعث خونریزی اور حلال جاننی حرام کا اسلیے ہوتا ہی کہ خرچ کرنا اموال کا اور خبر گیری مسلمان بہائیونکی سبب ہی آپسکی محبت اور ملاپ کا اور بخل کرنا سبب
ہی ترک ملاقات اور انقطاع کا اور یہہ باعث ہی لڑائی اور دشمنی کی اور جب دشمنی ہوئی تو خونریزی ہی ہوتی ہی اور مباح کرنا حرام کا ہی ہوتا ہی کہ دشمن کے
عورتونکو اور مالکو اور آبرو ریزی وغیرہا کو آدمی حلال جانتا ہی ع وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا
فَإِنَّهُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَأَمَّا الْيَوْمَ
فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حارثہ بن وہب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی صدقہ دو اسلیے کہ آویگا تمپر ایک زمانہ لیجاویگا
آدمی صدقہ اپنا پس نہ پاویگا اوس شخص کو کہ قبول کری اوسکو کہیگا آدمی اگر لاتا تو اسکو کل البتہ قبول کرتا مین اسکو پس آجکی دن نہین حاجت مجکو اسکی نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف صدقہ دو یعنی غنیمت جانو اب صدقہ دینی کو کہ قبول کرنیوالی بہت ہین دیکر ثواب پائی ہو ایک زمانہ ایسا آویگا کہ کوئی نہین قبول
کرنیکا بسبب اسکی کہ سب مالدار ہونگی یا دل غنی ہوگا بسبب اسکے کہ بی رغبت ہونگی دنیا سی اور راغب ہونگی آخرۃ کی یہہ بات اخیر زمانہ مین بیچ زمانہ حضرت امام
مہدی کی ہوگی ع وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ
تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَى وَلَا تُمْهِلْ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ
کونسا صدقہ بڑا ہی ازروی ثواب کے فرمایا یہہ کہ تصدق کری تو اوس وقت کہ تو تندرست ہو حرص رکہتا ہو جمع کرنی مالکی ڈرتا ہو فقر سی اور امید رکہتا ہو دولت
کی اور نہ ڈہیل کر یہانتک کہ جس وقت پہنچے جان حلق مین کہے تو فلانیکی لیے اتنا اور فلانیکی لیے اتنا اور حال یہہ کہ تحقیق ہوا وہ واسطے فلانیکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف
یعنے صدقہ دی حالت تندرستی مین کہ اوس وقت بسبب امید درازگی عمر کی حرص ہوتی ہی مال جمع کرنیکی اور بخل کرتا ہی اور ڈرتا ہی محتاجگی سی کہ اگر صدقہ دونگا
تو محتاج ہو جاونگا اور آرزو رکہتا ہی تونگری کی پس ایسی وقت مین دینا بڑا کام رکہتا ہی اور دینی مین ڈہیل نکر یہانتک کہ جب حلق مین جان آوی کہنی لگی
کہ فلانیکو اتنا دینا اور فلانیکو اتنا اور اوس وقت مال ہوگیا ہی فلانیکا یعنی وارثونکا حق متعلق ہوگیا ہی حاصل یہہ کہ تندرستی مین دینا بہت ثواب ہے

اور جب وقت مرنیکا آجاوے اوسوقت وصیت کرے یا اللہ دے تو بہت ثواب نہین ہے ح **وعن** اَبِي ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَاٰنِي قَالَ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْتُ فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ الْاَكْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا پہنچا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ بیٹھے تھے کعبہ کے سایہ مین پس جبکہ دیکھا مجکو فرمایا وہ نہایت ٹوٹے مین ہین قسم ہے پروردگار کعبے کی پس کہا مینے قربان ہوں تمہارے باپ میرا اور ماں میری کون ہین وہ فرمایا کہ وہ بہت جمع کرنیوالے مال کے مگر جس شخص نے کہ خرچ کیا ادہر اودہر اور ادہر یعنی ہر طرف اپنے جیسا کہ بیان کیا کہ آگے اپنے اور پیچھے اپنے اور داہنے اپنے اور بائین اپنے اور کم ہین وہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت ابوذر صحابی نے فقر اختیار کیا تھا فقر کو غنا پر حضرت نے اونکی تسلی کے لیے یہہ حدیث بیان فرمائی اسمین اشارہ ہے طرف فضیلت فقر کی ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِّنَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّارِ وَالْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِّنَ اللّٰهِ بَعِيْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّارِ وَلَجَاهِلٌ سَخِيٌّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيْلٍ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سخی نزدیک ہے اللہ کی رحمت سے نزدیک ہے بہشت سے نزدیک ہے لوگون سے یعنی سب دوست رکھتے ہین اوسکو دور ہے آگ سے اور بخیل یعنی جو کہ نہ ادا کرے جو کچھہ کہ واجب ہے اوسپر دور ہے اللہ سے دور ہے بہشت سے دور ہے لوگون سے نزدیک ہے آگ سے اور البتہ جاہل سخی بہت پیارا ہے طرف اللہ کی عابد بخیل سے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** جاہل سخی سے مراد ہے ضد عابد یعنی جو کہ ادا کرے فرائض نوافل اور مراد عابد سے وہ ہے کہ جو نوافل بہت ادا کرے برابر ہے کہ عالم ہو یا نہو ع **وعن** اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِي حَيٰوتِهٖ بِدِرْهَمٍ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِمِائَةٍ عِنْدَ مَوْتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اللہ دینا آدمی کا بیچ تندرستی اپنی کی ایک درہم بہتر ہے اوسکے لیے اللہ دینے سو درہم کے بیچ دیکھے مرنے اپنے کی نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** یعنی تندرستی مین تہوڑا سا دینا زیادہ ثواب رکہتا ہے بہت دینے سے مرتے وقت ع **وعن** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِيْ يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهٖ اَوْ يُعْتِقُ كَالَّذِيْ يُهْدِيْ اِذَا شَبِعَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ اور روایت ہے ابی درداء سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اوس شخص کے کہ خیرات کرتا ہے وقت مرنے اپنے کے یا آزاد کرتا ہے یعنی بردہ وقت مرنیکے مانند اوس شخص کے ہے کہ تحفہ بہیجتا ہے یعنی طعام جس وقت کہ پیٹ بہر چکتا ہے نقل کی یہہ احمد اور نسائی اور دارمی اور ترمذی نے اور ترمذی نے اوسکو صحیح کہا **ف** یعنی مرتے وقت اللہ دینے اور آزاد کرنے بردے کے مین ثواب کم ہوتا ہے جیسکہ کم ثواب ہوتا ہے بعد پیٹ بہر چکنے کے دینے مین اسلیے کہ اللہ دینا اور آزاد کرنا حالت صحت مین افضل ہے جبکہ سخاوت کرنے وقت بہوک کی افضل ہے ع **وعن** اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتین نہین جمع ہوتی مومن مین ایک بخل اور دوسری بدخلقی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی لایق نہین ہے کہ مومن کامل مین یہہ خصلتین جمع ہون یا مراد یہہ ہے کہ اسمین نہین پائی جاتین یہہ خصلتین نہایت درجہ کی کہ اوس سے جدا ہی نہون اور وہ راضی ہو ساتھہ اونکے اور اگر کبہی مقتضای طبیعت بشری کی بدخلقی یا بخل کرے اور بعد ازان پشیمان ہوا اور نفس کو ملامت کرے منافی کمال ایمانکے نہین اور مراد بدخلقی سے یہہ ہے کہ خلاف شرع باتین کرے نہ یہہ کہ جو لوگون مین مشہور ہے جہکنا اور سہولت کرنے امور مین اسلیے کہ بغض اللہ شاخون اسلام سے ہے ع ح **وعن**

اَبِی بَکْرِ الصِّدِّیْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ خَبٌّ وَّلَا بَخِیْلٌ وَّلَا مَنَّانٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی ابی بکر صدیق رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ داخل ہوگا بہشت مین مکار اور نہ بخیل اور نہ بعد دیکر احسان رکھنی والا نقل کی
یہہ ترمذی نی **ف** نہ داخل ہوگا یعنی اول ہی نہین داخل ہوگا بغیر عذاب کے بلکہ بعد عذاب کے داخل ہوگا اور بخیل سی وہ مراد ہی کہ حق واجب مال مین سی نہ ادا کری
اور معنی منان کی ایک تو یہی ہین کہ جو مذکور ہوئی اور دوسری معنی اوسکی ہین کاٹنی والا یعنی جو ناتی دار وں سی انقطاع کری اور مسلمانون سی محبت
نرکہی ؏ **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرُّ مَا فِی الرَّجُلِ شُحٌّ ھَالِعٌ وَّجُبْنٌ خَالِعٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بدترین خصلتونکی کہ آدمی مین ہوتی ہین دو خصلتین ہین ایک نہایت بخل اور دوسری نہایت نامردی
نقل کی یہہ ابوداؤد نی **وَسَنَذْکُرُ** حَدِیْثَ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ لَا یَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِیْمَانُ فِیْ کِتَابِ الْجِھَادِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور ذکر کرینگی ہم حدیث

ابی ہریرہ کی لا یجتمع الشح والایمان کتاب الجہاد مین اگر چاہیگا اللہ تعالی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عَائِشَۃَ اَنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّنَا اَسْرَعُ بِکَ لُحُوْقًا قَالَ اَطْوَلُکُنَّ یَدًا فَاَخَذُوْا قَصَبَۃً یَذْرَعُوْنَھَا
فَکَانَتْ سَوْدَۃُ اَطْوَلَھُنَّ یَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ اَنَّمَا کَانَ طُوْلُ یَدِھَا الصَّدَقَۃَ وَکَانَتْ اَسْرَعَنَا لُحُوْقًا بِہٖ زَیْنَبُ وَکَانَتْ تُحِبُّ
الصَّدَقَۃَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃِ مُسْلِمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْرَعُکُنَّ لُحُوْقًا بِیْ اَطْوَلُکُنَّ یَدًا قَالَتْ فَکُنَّ یَتَطَاوَلْنَ اَیَّتُھُنَّ اَطْوَلُ یَدًا
قَالَتْ فَکَانَتْ اَطْوَلَنَا یَدًا زَیْنَبُ لِاَنَّھَا کَانَتْ تَعْمَلُ بِیَدِھَا وَتَصَدَّقُ روایت ہے عائشہ سی یہہ کہ بعضی بی بیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نی کہا واسطی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی نی کہا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کونسی ہم مین سی جلدی ساتہہ آپکی ملنی والی ہی یعنی بعد آپکی وفات کی کون ہم مین سے
پہلے مریگی فرمایا جو لنبی ہو تم مین سے ہاتہہ کی یعنی جو بہت دیتی ہی پہلی مریگی بعد میرے پس لی کہا پچ کہ ناپتی تہین اوس سے اور تہین سودہ کہ بیوی تہین
حضرت کی لنبی ہاتہہ مین پہر جانا ہمنی پیچہی اسکی کہ مراد لنبائی ہاتہہ سی صدقہ تہا اور تہین جلد ملنی والین ہم مین سے ساتہہ حضرت کی زینب اور تہین دوست
رکہتی تہین خیر اسکو نقل کی یہہ بخاری نے اور مسلم کی روایت مین یہہ ہے کہ کہا حضرت عائشہ نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جلد تم مین سے ملنی والی
ساتہہ میری جو لنبی ہو تم مین سی ہاتہہ کی کہا حضرت عائشہ نی اور تہین بی بیان حضرت کی کہ ناپتی تہین آپسمین لنبان ہاتہونکی کہ کونسی اونمین
سی لنبی ہاتہہ کی ہی کہا عائشہ نی پس تہین ہم مین سے لنبی ہاتہہ کی زینب اسلیے کہ تہین وہ کام کرتین ساتہہ ہاتہہ اپنی کی اور صدقہ دیتین **ف**
پہر جانا ہمنی پیچہی اسکی الخ یعنی اگرچہ اول درازی ہاتہہ کو ظاہر پر حمل کیا تہا لیکن آخر کو جبکہ حضرت زینب پہلی مرین تو معلوم ہوا کہ مراد ہاتہہ دراز ہونی سی کثرت
صدقہ کی تہی یعنی لنبی ہاتہہ کی وہ ہی جو خیرات بہت کری اور آیا ہے کہ حضرت زینب دباغت کرتی تہین چمڑونکو اپنی ہاتہہ سی پہر بیچتین اور صدقہ دیتین قیمت اونکی
؏ **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَۃٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِہٖ فَوَضَعَھَا فِیْ یَدِ
سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَۃَ عَلٰی سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی سَارِقٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَۃٍ فَخَرَجَ
بِصَدَقَتِہٖ فَوَضَعَھَا فِیْ یَدِ زَانِیَۃٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَۃَ عَلٰی زَانِیَۃٍ فَقَالَ اللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی زَانِیَۃٍ
لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَۃٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِہٖ فَوَضَعَھَا فِیْ یَدِ غَنِیٍّ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ
تُصُدِّقَ عَلٰی غَنِیٍّ فَقَالَ اللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی سَارِقٍ وَّزَانِیَۃٍ وَّغَنِیٍّ فَاُتِیَ فَقِیْلَ لَہٗ اَمَّا صَدَقَتُکَ عَلٰی سَارِقٍ فَلَعَلَّہٗ اَنْ
یَّسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِہٖ وَاَمَّا الزَّانِیَۃُ فَلَعَلَّھَا اَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاھَا وَاَمَّا الْغَنِیُّ فَلَعَلَّہٗ یَعْتَبِرُ فَیُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاہُ اللّٰہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَلَفْظُہٗ لِلْبُخَارِیِّ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ کہا ایک شخص نی یعنی بنی اسرائیل مین سی اپنی دلمین یا کسی اپنی یار سے
کہ البتہ دونگا مین کچہہ للہ یعنی آجکی رات پس نکالی خیرات اپنی یعنی جسکی نیت کی تہی تاکہ دی کسی مستحق اوسکیکو پس دیا اوسکو چور کی ہاتہہ مین یعنی بغیر جانے
اسکی کہ وہ چور ہی مستحق نہین اوسکا پس صبح کی لوگون نی اسحال مین کہ باتین کرتی تہی یعنی بطریق تعجب کی بسبب الہام الہی کی یا بسبب سننی کے
چور سی کہ صدقہ دیا گیا آجکی رات چور کو پس کہا اوس شخص نی کہ یا اللہ تیری ہی لیی تعریف ہی اوپر دینی چور کی البتہ دونگا مین کچہہ للہ یعنی اور صدقہ
دونگا تاکہ وہ مستحق کو پہونچی پس نکالی اوسنی خیرات اپنی پس دیا اوسکو بیچ ہاتہہ زنا کرنیوالی کی پس صبح کی لوگون
نی باتین کرتی تہی کہ خیرات دی گئی آجکی رات زناکرنیوالیکو پس کہا یا الہی تیری ہی لیی ہی تعریف اوپر خیرات کرنی زناکرنیوالیکی البتہ خیرات کرونگا
مین اور خیرات پس نکالی خیرات اپنی اور دی وہ خیرات غنی کے ہاتہہ مین پس صبح کی لوگون نی باتین کرتی تہی کہ خیرات دی گئی آجکی رات دولتمند کو کہا یا الہی تیری ہی
لیی تعریف ہی اوپر خیرات کرنی چور کی اور زناکرنیوالیکی اور دولتمند کی پس حج کہا یا گیا وہ خواب مین پس کہا گیا واسطی اوسکی یعنی صدقی تیری
سب مقبول ہوی ای پر خیرات تیری چور پر بیفائدہ اور خالی ثواب سے نہین پس شاید کہ وہ باز رہی چوری سی یعنی مطلق باز رہی یا جبتک کہ وہ مال
اکتفا کری اور اوپر زنا کرنیوالی پس شاید کہ باز رہی زنا اپنی سی اور اوپر دولتمند پس شاید کہ وہ نصیحت پکڑی اور خرچ کری اوس مین سے کہ دیا اوسکو اللہ نی
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور لفظ اسکی بخاری کی ہین **ف** حمد کرنی یا تو بطریق شکر کی تہی کہ شکر ہی للہ تو دیا اگرچہ غیر مستحق کو دیا یا بطریق
تعجب کی یا تسلی خاطر کی حمد کی اور غرض اسحدیث کی فرمانیسی یہہ ہے کہ للہ دینا ہر نوع بہتر ہی جسکو دیگا ثواب پائیگا بہرحال **وعنہ** عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحَّى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ
مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ
بِمِسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ الْاِسْمُ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ
لِمَ تَسْأَلُنِي عَنِ اسْمِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هٰذَا مَاؤُهُ يَقُوْلُ
اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا قَالَ أَمَّا إِذَا قُلْتَ هٰذَا فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا
فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَآكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا وَأَرُدُّ فِيهَا ثُلُثَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی
کہ فرمایا اوسوقت کہ ایک شخص کہڑا تہا بیچ جنگل کی زمین مین سے پس سنی ایک آواز ابر مین کہ کہتا ہی کوئی پانی دی فلانی شخص کی باغکو پہر ایکطرف چلا ابر پس ڈالا پانی
اپنا پتہر ونکی زمین مین پس ناگہان ایک نالی نی اون نالیونمین سی یعنی جو کہ اوس زمین مین تہین تحقیق جمع کیا وہ پانی سارا پس پیچھی چلا وہ شخص پانی کی
یعنے نالی مین سے پانی بہنی لگا اوسکی ساتہہ وہ شخص پیچھے چلا تا معلوم کری کہ جسکی باغمین پانی پہنچا ہی وہ کون ہی پس ناگہان ایک شخص تہا کہڑا ہوا اپنی باغمین
پہیرتا تہا پانی کو ساتہہ بیلچی اپنی کی پس کہا اوس شخص نے واسطی اوسکی ای بندی خدا کی کیا ہی نام تیرا کہا نام میرا فلانا ہی وہ نام لیا کہ سنا تہا ابر مین پس کہا باغ
والی نی پوچہی والیکو ای بندی خدا کی کیون پوچہتا ہی مجہسی نام میرا پس کہا سو اسطی کہ سنی تہی مینی آواز اوس ابر مین کہ یہہ پانی اوس ابر کا ہی کہ کہتی تہی
وہ آواز یعنی جسکی وہ آواز تہی وہ کہتا تہا اوس ابر کو پانی دی فلانیکی باغکو واسطی نام تیرکی پس کیا کرتا ہی تو یعنی اپنی باغ مین بہلائی کہ جسکی سبب سے لائق
اس بزرگی کا ہوا کہا اپر اسوقت کہ کہا اور پوچہا تو نی یہہ تو کہتا ہون تجہسی کہ پس تحقیق مین دیکہتا ہون طرف اوس چیز کی کہ حاصل ہوتی ہی باغ سی پس صدقہ
دیتا ہون تہائی اوسکا اور کہاتا ہون مین اور کنبا میرا تہائی اور لگاتا ہون مین اوس باغ مین تہائی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پانی دی فلانی شخص کے باغکو لفظ
فلان کا کہنا یہہ کیا حضرت نی باغ والیکی نام سی جیسکہ آگی آتا ہی صریحا یعنی ابر مین نام اوسکا لیا گیا تہا حضرت نے اسطرح فرمایا اور واسطی نام تیرکی یعنی کہتا ہون مین

فلانا واسطی نام مخصوص تیرکی اور بدلہ اوسکی حاصل یہہ کہ ناتف نی نام لیا تہا اور سامع نی کنایہ کیا یعنی فلانا کہا اوسکو بیان کردیا کہ مینی تیرا نام سنا تہا اوسکو
لفظ فلان کر تعبیر کیا ﴿ع﴾ **وعنہ** اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ ثَلٰثَةً مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰی فَاَرَادَ
اللّٰهُ اَنْ یَّبْتَلِیَهُمْ فَبَعَثَ اِلَیْهِمْ مَلَکًا فَاَتَی الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَیَذْهَبُ
عَنِّی الَّذِیْ قَدْ قَذِرَنِیَ النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهٗ وَاُعْطِیَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ
اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ الْاِبِلُ اَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَكَّ اِسْحٰقُ اِلَّا اَنَّ الْاَبْرَصَ اَوِ الْاَقْرَعَ قَالَ اَحَدُهُمَا الْاِبِلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ الْبَقَرُ فَاُعْطِیَ نَاقَةً عُشَرَاءَ
فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِیْهَا قَالَ فَاَتَی الْاَقْرَعَ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَّیَذْهَبُ عَنِّیْ هٰذَا الَّذِیْ
قَدْ قَذِرَنِیَ النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ قَالَ وَاُعْطِیَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ الْبَقَرُ فَاُعْطِیَ
بَقَرَةً حَامِلًا قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِیْهَا قَالَ فَاَتَی الْاَعْمٰی فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ اَنْ یَّرُدَّ اللّٰهُ اِلَیَّ بَصَرِیْ
فَاُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَیْهِ بَصَرَهٗ قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَاُعْطِیَ
شَاةً وَالِدًا فَاُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْاِبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْبَقَرِ
وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ اونہوں نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی یہہ کہ تحقیق تین شخص
تہی بنی اسرائیل مین سے ایک کوڑہی اور دوسرا گنجا اور تیسرا اندہا پس ارادہ کیا اللہ تعالی نی یہہ کہ آزماوی اونکو کہ شکر نعمت کا کرتی ہین یا نہین پس بہیجا
طرف اونکی ایک فرشتہ یعنی بصورت مسکین پس آیا وہ کوڑہی کی پاس پس کہا اوسنی کونسی چیز بہت پیاری ہی طرف تیری کہا کوڑہی نی رنگ اچہا اور
پوست بدن کا اچہا اور جاتی رہی مجہسی وہ چیز کہ گہنیاتی ہین مجہسی لوگ یعنی کوڑہ جاتی رہی فرمایا حضرت نی پس ہاتہہ پہیرا فرشتی نی اوسپر پس دور ہوئی
اوس سے گہن اوسکی یعنی کوڑہ اور دیا گیا رنگ اچہا اور پوست اچہا کہا فرشتی نی پس کونسا مال بہت محبوب ہے طرف تیری کہا اونٹ یا کہا گائین شک کیا
اسحق نی کہ راوی حدیث کا ہی مگر یہہ کہ کوڑہی نی یا گنجی نی کہا ایک نے اونمین سی اونٹ اور کہا دوسری نی گائین یعنی شک فقط تعین مین ہے کہ اوسنی کیا کہا
اور اوسنی کیا کہا فرمایا حضرت نے پس دیا گیا اونٹنی حاملہ پہر کہا فرشتی نی برکت دے اللہ تعالی تیرے لیے اسمین فرمایا حضرت نی پہر آیا فرشتہ گنجی کی پاس پس کہا کیا چیز بہت محبوب ہے طرف
تیری کہا بال اچہی اور دور ہو جاے مجہسی یہہ چیز کہ گہن کہاتی ہین مجہسی لوگ فرمایا حضرت نی پس ہاتہہ پہیرا فرشتی نی اوسکی سرپر پس جاتا رہا اوس سے گنج فرمایا حضرت
نے اور دیا گیا بال اچہی کہا فرشتی نی پس کونسا مال بہت پیارا ہی طرف تیرے کہا گائین پس دیا گیا گائین حاملہ ایان کہا فرشتی نی برکت دی اللہ تجہکو اونمین
فرمایا حضرت نے پہر آیا فرشتہ اندہی کی پاس پس کہا کونسی چیز بہت محبوب ہے طرف تیری کہا یہہ کہ دی اللہ طرف میرے بینائی میری پس دیکہون ساتہہ اوسکی
لوگونکو فرمایا حضرت نے پس پہیرا فرشتی نی اوسپر ہاتہہ پس عنایت کی اللہ نی اوسکو بینائی اوسکی کہا فرشتی نی پس کونسا مال بہت پیارا ہی طرف تیرے کہا بکریان
پس دیا گیا بکریان بہت بچی دینی والیں پس بچے دیئے کوڑہی نی اور گنجی نی اونٹونکی اور گائونکی اور بچی دیئے اندہی نی بکریونکی پس ہوا کوڑہی کی لیے ایک جنگل
اونٹونکا اور گنجی کی لیے ایک جنگل گائونکا اور اندہی کی لیے ایک جنگل بکریونکا **قال** ثُمَّ اِنَّهٗ اَتَی الْاَبْرَصَ فِیْ صُوْرَتِهٖ وَهَیْئَتِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ
مِسْکِیْنٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِیْ سَفَرِیْ فَلَا بَلَاغَ لِیَ الْیَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ بِالَّذِیْ اَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ
وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِیْرًا اَتَبَلَّغُ بِهٖ فِیْ سَفَرِیْ فَقَالَ الْحُقُوْقُ کَثِیْرَةٌ فَقَالَ اِنَّهٗ کَاَنِّیْ اَعْرِفُكَ اَلَمْ تَکُنْ اَبْرَصَ یَقْذَرُكَ
النَّاسُ فَقِیْرًا فَاَعْطَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ اِنَّمَا وُرِّثْتُ هٰذَا الْمَالَ کَابِرًا عَنْ کَابِرٍ فَقَالَ اِنْ کُنْتَ کَاذِبًا فَصَیَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰی مَا
کُنْتَ قَالَ وَاَتَی الْاَقْرَعَ فِیْ صُوْرَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا وَرَدَّ عَلَیْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلٰی هٰذَا فَقَالَ اِنْ کُنْتَ کَاذِبًا

فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ قَالَ وَاَتَى الْاَعْمٰى فِىْ صُوْرَتِهٖ وَهَيْاَتِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِيْنٌ وَابْنُ سَبِيْلٍ اِنْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِىْ سَفَرِیْ
فَلَا بَلَاغَ لِیَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ بِالَّذِیْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً اَتَبَلَّغُ بِهَا فِىْ سَفَرِیْ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ
اَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَیَّ بَصَرِیْ فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا اَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَیْءٍ اَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ فَقَالَ
اَمْسِكْ مَالَكَ فَاِنَّمَا ابْتُلِيْتُمْ فَقَدْ رُضِیَ عَنْكَ وَسُخِطَ
عَلٰى صَاحِبَيْكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فرمایا پھر فرشتہ آیا کوڑھی کی پاس بیچ صورت اپنی کی اور ہیئات اپنی کی یعنی جس صورت
و ہیئات مین پہلی اوس پاس آیا تھا اوسیطرح پھر آیا پس کہا اوس فرشتی نی کہ مین مرد مسکین ہون جاتا رہا مجسی اسباب سفر میرا مین پس نہین پہنچا ہو سکتا
مجکو آج یعنی منزل مقصود کو مگر ساتھ عنایت اللہ کی پھر بسبب تیری مانگتا ہون مین تجسی بواسطہ اوس ذات کی کہ دیا مجکو رنگ اچھا اور جلد اچھی اور مال ایک
اونٹ یعنی مانگتا ہون اونٹ کہ پہنچون مین بسبب اوسکے بیچ سفر اپنی کی مقصود اپنی کو پس کہا کوڑھی نی حق بہت ہین یعنی حقدار بہت ہین مجھی ایک اونٹ
نہین ہو پہنچ سکتا اوسنی یہہ بات جھوٹ کہی اوسکی ٹالنی کی لیے پس کہا فرشتی نی تحقیق گویا کہ مین پہچانتا ہون تجکو کیا نہ تھا تو کوڑھی کہ گھنیاتی تھی تجسی
لوگ اور محتاج تھا پس دی تجکو اللہ نی صحت و مال پس کہا کوڑھی نی سوا اسکی نہین کہ وارث گردانا گیا ہون مین اس مال کا باپ دادا سی پس کہا اوس فرشتی
نی اگر ہی تو جھوٹا پس کر دی تجکو اللہ طرف اوسحالت کے کہ تہا تو یعنی کوڑھی محتاج فرمایا حضرتؐ نے کہ آیا فرشتہ گنجی کی پاس بیچ صورۃ اپنی مین پس کہا اوسکو مانند اوسچیز کی کہ
کہا تہا کوڑھی کو اور جواب دیا گنجی نی جیسا جواب دیا کوڑھی نے پھر کہا فرشتی نی اگر ہی تو جھوٹا پس کر دی تجکو اللہ جیسا تہا تو فرمایا حضرتؐ نے اور آیا فرشتہ اندھی کی پاس
بیچ صورت اپنی اور شکل اپنی پہلی کی پھر کہا کہ مین مرد مسکین ہون اور مسافر ہون جاتا رہا میری پاس سے اسباب بیچ سفر میری کی پس نہین پہنچا ہو سکتا مجسی اب مگر
ساتھ عنایت اللہ کے پھر بسبب تیرے مانگتا ہون مین تجسی بواسطہ اوس ذات کی کہ دی تجکو بینائی تیری بکری یعنی ایک بکری مانگتا ہون کہ پہنچون مین بسبب اوسکے
سفر اپنی مین پس کہا اندھی نی تحقیق تھا مین اندھا پھر پھیر اللہ نے طرف میری بینائی میری پس جو چاہے تو لے اور چھوڑ جو چاہے پس قسم ہے اللہ کے نہین تکلیف دونگا تجکو آج واسطی پھیرنے
اوسچیز کی کہ لی تو واسطی اللہ کے پھر کہا فرشتی نی رکھہ تو مال اپنا یعنی اپنی پاس پس سوا اسکی نہین کہ آزمایش کیی گئی تم یعنی امتحان کیا اللہ نے تمکو کہ آیا تمکو اپنا حال
یاد ہی یا نہین اور شکر کرتی ہو یا نہین پس تحقیق رضا کی گئی تجسی اور غصہ کیا گیا اوپر دونون یارون تیری کی یعنی کوڑھی او گنجی سی اللہ ناخوش ہوا بسبب
ناشکری اونکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پھر بسبب تیرے اسیطرح جائز ہی یہہ کہنا کیسیکی عرض کرتا ہون حاجت اپنی اللہ تعالی سی پھر تجسی اور یہہ درست
نہین کہ کہی عرض کرتا ہون خدا سے اور تجسی بیچ ح **وعن** اُمِّ بُجَيْدٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمِسْكِيْنَ لَيَقِفُ عَلٰى بَابِیْ حَتّٰى اَسْتَحْیِیْ فَلَا اَجِدُ فِىْ بَيْتِیْ مَا اَدْفَعُ
فِىْ يَدِهٖ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِدْفَعِیْ فِىْ يَدِهٖ وَلَوْ ظِلْفًا مُحْرَقًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ام بجید سی کہ
کہا کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق مسکین البتہ کھڑا ہوتا ہی میرے دروازے پر یعنی اور مانگتا ہی مجسی یہانتک کہ مین حیا کرتی ہون پس نہین پاتی مین اپنی گھر مین وہ چیز کہ دون مین اوسکی
ہاتھہ مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دی اوسکے ہاتھہ مین اگرچہ ہو کھر جلا ہوا نقل کی یہہ احمد اور ابوداود اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف**
مقصود مبالغہ ہی دینے مین یعنی کچھہ کچھہ دیدی سایل کو اگرچہ چیز حقیر ہو **وعن** مَوْلًى لِعُثْمَانَ قَالَ اُهْدِیَ لِاُمِّ سَلَمَةَ بَضْعَةٌ مِنْ لَحْمٍ وَكَانَ النَّبِیُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ اللَّحْمُ فَقَالَتْ لِلْخَادِمِ ضَعِيْهِ فِی الْبَيْتِ لَعَلَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُهٗ فَوَضَعَتْهُ فِىْ كُوَّةِ
الْبَيْتِ وَجَاءَ سَائِلٌ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ تَصَدَّقُوْا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ فَقَالُوْا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ فَذَهَبَ السَّائِلُ
فَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ اَعِنْدَكُمْ شَیْءٌ اَطْعَمُهٗ فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ لِلْخَادِمِ اذْهَبِیْ فَاْتِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ اللَّحْمِ فَذَهَبَتْ فَلَمْ تَجِدْ فِی الْكُوَّةِ اِلَّا قِطْعَةَ مَرْوَةٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ ذٰلِكَ اللَّحْمَ عَادَ مَرْوَةً

لما لم تعطوہ السائل رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہی غلام آزاد حضرت عثمان کیسی کہا تحفہ بہیجا گیا ام سلمہ کو ایک
ٹکڑا گوشت کا یعنی پکا ہوا اور تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ بہاتا تہا اونکو گوشت پس کہا ام سلمہ نی لونڈیکو رکہدی اس گوشت کو گہر مین شاید نبی صلی اللہ علیہ وسلم نوش فرما
کرین اسکو پس کہدیا لونڈی نی اوسکو گہر کی طاقچہ مین اور آیا مانگنی والا پس کہڑا ہوا دروازی پر پس کہا ای گہر والو صدقہ دو برکت دی اللہ تمکو پس کہا گہر والو
نی برکت دی اللہ تجکو یعنی یہہ جواب یا سائل کو جیسی یہان کہتی ہین سائل کو برکت ہی شاہ جی پس چلا گیا مانگنی والا پہر تشریف لائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا
ای ام سلمہ تمہاری پاس کچہہ چیز ہی کہ کہاوین ہم اوسکو پس کہا ام سلمہ نی کہ ہان کہا لونڈیکو کہ جا پس لا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس وہ گوشت
پس گئی لونڈی پس نہ پایا طاقچہ مین مگر ایک ٹکڑا سفید پتہر کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ وہ گوشت ہو گیا پتہر سفید بسبب دینی تمہاری کی سائل کو نقل
کی یہہ بیہقی نی دلائل النبوۃ مین **ف** وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بشر الناس منزلا قیل نعم قال الذی یسئل باللہ ولا یعطی بہ رواہ احمد
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ بدترین آدمیونکی مرتبہ مین نزدیک خدا کی عرض کیا صحابہ نی کہ ہان
خبر دیجیی فرمایا وہ شخص کہ سوال کیا جاوی ساتہہ نام خدا کی اور نہ دیوی ساتہہ اوس سوال کی نقل کی یہہ احمد نی **ف** یعنی سائل نی کہا دی مجکو واسطی اللہ کے اور باوجود اسکی وسعت پایا
تو وہ سب لوگون مین برا ہی مرتبہ مین اللہ کے نزدیک مگر جس صورۃ مین سائل مستحق نہو گا یا جس سے مانگا اوس پاس مال زیادہ نہی حاجت سے اور اپنی عیال کی حاجت سے ہو گا تو گنہگار نہو
ہونیکا غرض نہ دینی والا گنہگار جب ہو گا کہ سائل مستحق اوس مال کا ہو اور اوس پاس مال زیادہ حاجت سے ہو ۱۲ ح **وعن** ابی ذر انہ استاذن علی عثمان فاذن
لہ وبیدہ عصاہ فقال عثمان یا کعب ان عبد الرحمن توفی وترک مالا فما تری فیہ فقال ان کان یصل فیہ
حق اللہ فلا باس علیہ فرفع ابو ذر عصاہ فضرب کعبا وقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما احب لو ان لی
ھذا الجبل ذھبا انفقہ ویتقبل منی اذر خلفی منہ ست اواقی انشدک باللہ یا عثمان اسمعتہ ثلث مرات قال نعم رواہ احمد اور روایت
ہی ابوذر سی کہ اونہون نی پروانگی مانگی حضرت عثمان سے انکی پس پروانگی دی انکو اور تہی اونکی ہاتہہ مین لاٹہی اونکی پس کہا حضرت عثمان نی ای کعب یعنی وہ وہان حاضر تہی تحقیق
عبد الرحمن نی وفات پائی اور چہوڑ گئی مال بہت پس کیا کہتی ہو تم اوسکی حق مین یعنی کثرت مال کی اوسکی کمال کی لیی مضر ہی یا نہین پس کہا کعب نی کہ اگر ادا کرتی تہی
عبد الرحمن اوسمین حق اللہ کا یعنی زکوۃ وغیرہ پس نہین ڈر اوسپر پس اوٹہائی ابوذر نی لاٹہی اپنی اور ماری کعب کو اور کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی
نہین دوست رکہتا مین اگر ہو واسطی میری یہہ پہاڑ یعنی پہاڑ احد یا اور پہاڑ سونیکا کہ خرچ کرون مین اوسکو اور باوجود اسکی قبول کیا جاوی مجسی یہہ کہ چہوڑ جاون مین اوسمین سے چہہ
اوقیہ یعنی دو سو چالیس درہم قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ کے ای عثمان تمنی بہی سنا ہی اسکو کہا یہہ کلام ابوذر نی تین بار کہا حضرت عثمان نی کہ ہان نقل کی یہہ احمد نی **ف** ابوذر غفاری
فقرا اور زہاد صحابہ سے تہی مذہب اونکا یہہ تہا کہ مال اپنی پاس کچہہ جمع نکیجی سب دیدی اپس جذبہ غالب تہا اوپر اونکی کعب کو اور مذہب جمہور کا یہہ ہی کہ اگر زکوۃ مال کی ادا کرتا
ہو تو کچہہ مضایقہ نہین جمع کرنا اگرچہ بہت مال ہو اور باوجود اسکی قبول کیا جاوی اسمین مبالغہ ہی کہ اتنا دون اور باوجود اسکی ہی کہ اوسکی قبول ہو اور لفظ اذر ساتہہ حذف ان کی منعول
ہی احب کا یعنی اگر اتنا مال ہو اور اوسکو اللہ کے راہ مین دون اور قبول ہو تو بہی نہین دوست رکہتا کہ بقدر چہہ اوقیہ کی بہی چہوڑ جاون ۱۲ ح **وعن** عقبۃ بن الحارث قال
صلیت وراء النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ العصر فسلم ثم قام مسرعا فتخطی رقاب الناس الی بعض حجر نسائہ ففزع
الناس من سرعتہ فخرج علیہم فرای انہم قد عجبوا من سرعتہ قال ذکرت شیئا من تبر عندنا فکرھت ان یحبسنی فامرت بقسمتہ
رواہ البخاری وفی روایۃ لہ قال کنت خلفت فی البیت تبرا من الصدقۃ فکرھت ان ابیتہ اور روایت ہی عقبہ بن حارث سی کہ کہا پڑہی
مینی پیچہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ مین نماز عصر کی پس سلام پہیرا حضرت نی پہر کہڑی ہوئے جلدی کرنیوالی پہر پہلانگتی ہوئے گردنین لوگونکی متوجہ ہوئے طرف بعضی حجرون
عورتون اپنی کی پس گہبرائی لوگ جلدی کرنی حضرت سی پہر نکلی حضرت اونپر پس دیکہا کہ صحابہ نی تعجب کیا جلدی کرنی اونکی سی فرمایا یاد کی مینی ایک چیز سونی کی نزدیک

ہماری تہی پس مکروہ جانا مینی یہہ کہ روکی مجکو یعنی قرب الہی سی پس حکم کیا مینی یعنی اہل بیت کو ساتہہ بانٹ دینی اوسکی نقل کی یہہ بخاری نی اور ایک روایت بخاری کی مین ہی کہ فرمایا
حضرت نی تہا مین چہوڑ آیا گہر مین ایک ڈلا سونی کا زکوۃ مین سی پس مکروہ جانا مینی یہہ کہ راتکو رکہو نمین اوسکو **ف** اس سی معلوم ہوا کہ التفات کرنا ماسوی اللہ کیطرف مقربونکو
بہی باز رکہتا ہی تمام قرب سی یا یہہ تعلیم امت کی لیی تہا ۔ **وعن** عائشۃ انہا قالت کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عندی فی
مرضہ ستۃ دنانیر او سبعۃ فامرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان افرقہا فشغلنی وجع نبی اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ثم سألنی عنہا ما فعلت الستۃ او السبعۃ قالت لا واللہ لقد کان شغلنی وجعک فدعا بہا ثم وضعہا فی
کفہ فقال ما ظن نبی اللہ لو لقی اللہ عز وجل وہذہ عندہ رواہ احمد اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ اونہون نی کہا تہین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی میری پاس بیماری اونکی
مین چہہ اشرفیان عرب کی یا سات پس حکم کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ بانٹ دون مین اونکو پہر باز رکہا مجکو یعنی بانٹنی اونکی سی بیماری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی
یعنی فرصت نہ پائی اونکی بانٹنی کی سبب بیماری حضرت کی پہر پوچہا مجسی حضرت نی حال اونکا کہ کیا ہوئین وی چہہ اشرفیان یا سات کہا حضرت عائشہ نی نہین بانٹین مینی
قسم ہی خدا کی تحقیق باز رکہا مجکو یعنی اونکی بانٹنی سی بیماری آپکی نی پس منگوایا حضرت نی اون اشرفیونکو پہر رکہا اونکو اپنی ہاتہہ مین پہر فرمایا کیا ہی گمان نبی خدا کا اگر ملاقات کری
اللہ عز وجل سی اور یہہ اشرفیان ہون پاس اوسکی نقل کی یہہ احمد نی **ف** یعنی ہونا انکا نبی کی پاس منافی ہی مقام نبوۃ کی ۔ **وعن** ابی ہریرۃ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی بلال وعندہ صبرۃ من تمر فقال ما ہذا یا بلال قال شیء ادخرتہ لغد فقال اما تخشی ان تری
لہ غدا بخارا فی نار جہنم یوم القیمۃ انفق بلال ولا تخش من ذی العرش اقلالا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی بلال کی
پاس اور نزدیک بلال کی ایک تودہ تہا کہجور کا پس فرمایا حضرت نی کیا ہی یہہ اے بلال کہا ایک چیز ہی کہ ذخیرہ کیا مینی اسکو کل کی یعنی اپنی حاجت کی لیی کہ زمانہ آیندہ مین پس آپ نی
فرمایا کیا نہین ڈرتا تو یہہ کہ دیکہی تو اسکی لیی کل کو بخار آگ دوزخمین دن قیامت کی خرچ کر تو اے بلال اور نہ ڈر رکہہ صاحب عرش سی فقر کا **ف** کل کو یعنی دن قیامت کی پس لفظ
یوم القیمۃ تاکید ہی اسکی اور بخار یعنی اثر کہ پہونچی گا طرف تیری پس یہہ کنایہ ہی قریب ہونی اوسکی سی دوزخ سی حاصل یہہ کہ اسکی سبب سی تو قریب دوزخ کی ہوگا اور اخیر حدیث
کا حاصل یہہ ہی کہ خرچ کر اور محتاجگی سی نہ ڈر کہ جس قادر نی عرش عظیم کو پیدا کیا ہی روزی پہنچاویگا اور حضرت نی یہہ حکم فرمایا بلال کو واسطی حاصل کرنی مقام
کمال کی یعنی توکل اور اعتماد حق پر حاصل ہو والا جائز ہی ذخیرہ کرنا قوت برس دن کا عیال کی لیی شرع ۔ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم السخاء شجرۃ فی الجنۃ فمن کان سخیا اخذ بغصن منہا فلم یترکہ الغصن حتی یدخلہ الجنۃ
والشح شجرۃ فی النار فمن کان شحیحا اخذ بغصن منہا فلم یترکہ الغصن حتی یدخلہ النار
رواہما البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سخاوت درخت ہی بہشت
مین پس جو شخص ہوگا سخی پکڑیگا ٹہنی اوسمین سی پس نہین چہوڑیگی اوسکو ٹہنی یہانتک کہ داخل کریگی اوسکو بہشت مین یعنی اگرچہ آخر الامر ہو اور بخیلی درخت ہی
دوزخمین پس جو شخص کہ ہو بخیل پکڑیگا ٹہنی کو اوسمین سی پس نہ چہوڑیگی اوسکو ٹہنی یہانتک کہ داخل کریگی اوسکو دوزخمین نقل کی یہہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب
الایمان مین **ف** درخت ہی یعنی سخاوت مانند درخت کی ہی مشابہت دی اسکو درخت کی ساتہہ اسلیی کہ جیسی درخت بڑا ہوتا ہی اور ٹہنیان بہت ہوتی
ہین ایسی ہی سخاوت بہی ایک چیز بڑی ہی اور قسمین اوسکی بہت ہین اور پکڑیگا ٹہنی یعنی ایک قسم قسمون سخاوت کی سی شرع ۔ **و**
عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بادروا بالصدقۃ فان البلاء لا یتخطاہا رواہ رزین
اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جلدی کرو ساتہہ صدقہ دینی کی یعنی موت یا بیماری
سی پہلی دو صدقہ اسلیی کہ تحقیق بلا نہین بڑہتی صدقہ سی یعنی صدقہ دینی سی بلا دفع ہوتی ہی نقل کی یہہ رزین نی **باب**

فصل

فضل الصدقة باب ہے بیچ بیان فضیلت صدقہ کی **ف** صدقہ اوس مال کو کہتے ہین کہ نکالے اوسکو آدمی اپنے مال مین سے اللہ تعالی کی رضامندی اور قرب حاصل کرنیکے لیے خواہ واجب ہو خواہ نفل ہو ع **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابی ہریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من تصدق بعدل تمرة من کسب طیب ولا یقبل الله الا الطیب فان الله یتقبلها بیمینه ثم یربیها لصاحبها کما یربی احدکم فلوه حتی تکون مثل الجبل متفق علیه** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خیرات کرے برابر کہجور کے یعنی برابر صورت مین ہو یا قیمت مین کمائی حلال سے اور نہین قبول کرتا اللہ مگر حلال کو پس تحقیق اللہ قبول کرتا ہے اوسکو ساتہہ داہنے ہاتہہ اپنے کے پہر پالتا ہے اوسکو واسطے خیرات والیکے جیسا کہ پالتا ہے ایک تمہارا بچہیرے اپنے کو یہانتک کہ ہوتا ہے صدقہ یا ثواب اوسکا مانند پہاڑ کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کسب کے معنے ہین جمع کرنا اور یہان کسب طیب سے مراد ہے وہ مال کہ جمع کیا ہو اوسکو وجہ حلال سے یعنی بوجہ شرعی کچہہ صنعت کی یا تجارت کی یا زراعت کی یا ارث مین ہاتہہ لگا یا ہبہ کیا کسی نے اور نہین قبول کرتا اللہ مگر حلال اس مین اشارہ ہے طرف اسکے کہ غیر حلال نہین قبول ہوتا اور حلال اچہے جا صرف ہوتا ہے چنانچہ شیخ علی متقی عارف باللہ رح نے نقل کی کہ ایک شخص صالحین مین سے کماتا تہا اور پہر بعد دیتا تہا تہائی اور تہائی اپنے خرچ مین لاتا اور تہائی خرچ کرتا کمائی کی جگہہ مین پس آیا اونکے پاس ایک دنیادار اور کہا اے شیخ چاہتا ہون مین یہہ کہ کچہہ بعد دونین پس بتا مجکو مستحق کہا اونہون نے حاصل کر مال حلال پہر دے تو وہ پہونچیگا مستحق کو پس مبالغہ کیا اوسنے اسبات مین شیخ نے کہا اونہون نے نکل جب ملے تو اوس شخص سے کہ رحم کرے اوسپر دل تیرا دے اوسکو پس نکلا وہ دیکہا ایک اندہا بوڑہا دیا اوسکو پہر دوسرے دن اوسپر گذرا سنا کہ وہ کہتا ہے ایک شخص سے کہ پاس اوسکے تہا یہہ کہ گذرا مجپر ایک شخص کل اور دیا مجکو اتنا اتنا مال پس خوش ہوا مین اور صرف کیا مینے اوسکو شراب خواری مین فلانی بدکار کے ساتہہ یہہ سنکر آیا وہ غنی شیخ پاس اور بیان کیا یہہ واقعہ پہر دی اوسکو شیخ نے ایک درہم اپنی کمائی کی اور کہا اوسکو کہ جب نکلے تو گہر سے اور اول جسپر تیری نظر پڑے اوسکو یہہ درہم دینا پس نکلا وہ دیکہا ایک رویت دار کو ظاہر مین غنی معلوم ہوتا تہا پس ڈرا اوسکو دینے سے لیکن بموجب حکم شیخ کے لاچار اوسکو دی درہم پس جب لیا اوسنے درہم پہرا راہ اپنی سے اور ساتہہ چلا اوسکے غنی دینے والا یہانتک کہ دیکہا اوسکو کہ داخل ہوا ایک کہنڈر مین اور نکلا دوسرے راہ سے اور چلا طرف شہر کے پہر داخل ہوا وہ غنی پیچہے اوسکے اوس کہنڈر مین پس نہ دیکہا اوسمین مگر کبوتر مرا ہوا پہر پیچہے پیچہے گیا اوسکے غنی اور قسم دے اوسکو یہہ کہ خبر دے مجکو اپنے حال کی پس ذکر کیا اوسنے یہہ کہ میرے ساتہہ اولاد ہے چہوٹی اور ہے وہ نہایت بہوکے پس مین مضطرب ہوا اور نکلا سرگردان پہر دیکہا مینے یہہ کبوتر مرا ہوا اٹہالیا مینے اوسکو اونکے لیے پس جب مجہے یہہ فتوح ہاتہہ لگی تو پہینک یا کبوتر جہانسے لیا تہا پس سمجہے وہ غنی کلام شیخ کا کہ واقعی حلال مال اچہے جا خرچ ہوتا ہے اور حرام برے جاے اور قبول کرتا ہے ساتہہ داہنے ہاتہہ کے یعنی خوب قبول کرتا ہے اور راضی ہوتا ہے اوس سے اور اوسکو داہنے ہاتہہ مین لینا اسلیے کہا کہ عادہ ہے کہ پسندیدہ چیز کو آدمی داہنے ہاتہہ مین لیتا ہے اور پالتا ہے یعنی بڑہاتا جاتا ہے اوسکو تاکہ بہاری ہو میزان اعمال مین ع **وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما نقصت صدقة من مال وما زاد الله عبدا بعفو الا عزا وما تواضع احد لله الا رفعه الله رواه مسلم** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کم کرتا صدقہ دینا مال کو اور نہین زیادہ کرتا اللہ بندیکو بسبب معاف کرنیکے تقصیر کسیکی مگر عزت اور نہین تواضع کرتا کوئی واسطے خدا کے مگر بلند کرتا ہے مرتبہ اوسکا اللہ نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنے اگرچہ ظاہر مین صدقہ دینا سبب نقصان مال کا ہے لیکن حقیقت مین سبب زیادتی کا ہے کہ برکت زیادہ ہوتی ہے اور آفتین دفع ہوتی ہین اور ثواب ملتا ہے یا یہہ کہ دنیا مین ہی بدلا اوسکا ملتا ہے اور جو کوئی قصور کسیکا بخش دیتا ہے باوجود قدرت رکہنے کے بدلا لینے پر اوسکی اللہ تعالی عزت زیادہ کرتا ہے دنیا اور آخرة مین ایک بزرگ سے منقول ہے کہ کوئی انعام برابر عفو کے نہین اور جو کوئی تواضع یعنی عاجزی کرتا ہے واسطے امید قرب الہے

کی۔ اور کسی غرض کی تو اوسکی اللہ تعالی قدر بلند کرتا ہی دنیا و آخرۃ مین ش ح ع ✽ **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من انفق
زوجين من شيء من الاشياء في سبيل الله دعي من ابواب الجنة وللجنة ابواب فمن كان من اهل الصلوة دعي من باب الصلوة ومن كان من
اهل الجهاد دعي من باب الجهاد ومن كان من اهل الصدقة دعي من باب الصدقة ومن كان من اهل الصيام دعي من باب الريان فقال ابو بكر
ما على من دعي من تلك الابواب من ضرورة فهل يدعى احد من تلك الابواب كلها قال نعم وارجو ان تكون منهم متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی خرچ کری
دوہری چیز کو چیزونمین سے اللہ کی راہ مین یعنی اوسکی خوشی کی جگہہ تو بلایا جاویگا دروازون بہشت کیسی اور بہشت کی ہین کئی ہی دروازی یعنی آٹہہ پیر
جو ہووے اہل نماز سی یعنی بہت نفل پڑہتا ہو یا اچہی طرح نماز پڑہتا ہو بلایا جاویگا دروازی نماز کیسی یعنی جو خاص اہل نماز ہی کی لیی ہی کہا جاویگا کہ اسی مین
داخل ہو اس دروازے سی اور جو کوئی ہو اہل جہاد کے یعنی جہاد بہت کیا ہو بلایا جاویگا دروازہ جہاد کے سے اور جو ہوگا اہل صدقہ سی یعنی بہت دیتا ہوگا بلایا جاویگا دروازہ صدقہ کے سے اور جو کہ ہو اہل روزہ کسی یعنی روزے بہت
رکہتا ہو بلایا جاویگا دروازی ریان سی یعنی باب الصیام کہ نام اوسکا ریان ہے پس کہا ابو بکر صدیق رضی نی کہ نہین ضرورۃ اوس شخص پر کہ بلایا جاوے ایک دروازے
ان سب دروازونمین سے یہہ کہ بلایا جاوے سب دروازونسی یعنی کچہہ ضرورۃ تو ہی نہین کہ کوئی سب دروازونسی بلایا جاوی اگر ایک ہی دروازی سی بلایا
جاویگا مراد کہ داخل ہونا بہشت مین ہے حاصل ہی لیکن باوجود اس جاننی کی پس پوچہتا ہون کہ کیا بلایا جاویگا کوئی ان سب دروازونسی ہی فرمایا کہ ہان اور
امید رکہتا ہون مین کہ ہو ویگا تو اونمین سے نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** دوہری چیز یعنی مثلا دو درہم یا دو روپی یا دو غلام یا دو گہوڑی یا دو کپڑی
وغیرہ ذلک اور بلایا جاویگا دروازون بہشت کیسی یعنی بلاوینگی داروغہ جنت کی سب دروازونسی اس سے معلوم ہوا کہ یہہ ایک عمل برابر اون اعمال کی ہی
کہ جنکی سبب سے مستحق داخل ہونیکا سب دروازونمین ہوتا ہی اور ریان کی معنی ہین سیراب کہا گیا ہی کہ وہ دروازہ ایسا ہی کہ پلایا جاتا ہی روزہ دار اوسمین
شراب طہور پہلی پہنچنی کی درمیان جنت مین تاکہ جاتی رہی پیاس روزہ مین جو یہان پیاسا رہا تہا اوسکی عوض اس دروازیسی داخل ہوگا سیراب ہو کر
اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جنت کا ایک دروازہ ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو باب الضحی پس جب ہوگا دن قیامت کا پکاریگا
پکارنیوالا یعنی فرشتہ کہ کہان ہین وہ لوگ کہ مداومت کرتی تہی نماز ضحی پر یعنی اشراق یا چاشت پر یہہ دروازہ تمہارا ہی پس داخل ہو اوسمین ساتہہ رحمت
خدا کی اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ باب التوبہ کہ توبہ والے اوسمین سے داخل ہونگی اور ایک دروازہ ہے کہ غصہ پینی والی اور عفو کرنیوالی گناہ لوگونکی اوسمین سے داخل
ہون گی اور ایک اور دروازہ ہے کہ راضی برضا مولی اوسمین سے داخل ہون گی اور لفظ فہل یدعی کی اوپر کا جملہ
تہہ سے سوال کی یعنی فہل یدعی آخر تک کی اور ہو ویگا تو اونمین سی یعنی اسلیی کہ حضرت ابو بکر رض مین یہہ سب باتین پائی جاتی تہین ✽
ع **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اصبح منكم اليوم صائما قال ابو بكر انا قال فمن تبع منكم اليوم جنازة قال ابو بكر
انا قال فمن اطعم منكم اليوم مسكينا قال ابو بكر انا قال فمن عاد منكم اليوم مريضا قال ابو بكر
انا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اجتمعن في امرئ الا دخل الجنة رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کون شخص ہے تم مین سے آجکی دن روزہ سی کہا ابو بکر صدیق نی کہ مین ہون روزہ سی فرمایا کون ہے تم مین سے
کہ گیا ہی آجکی دن ساتہہ جنازی کی کہا ابو بکر نی کہ مین ہون فرمایا کون ہی کہ کہلایا تم مین سے آجکی دن مسکین کو کہا ابو بکر نی کہ مین ہون فرمایا کون ہی تم مین سے
کہ عیادۃ کی بیمار کی آجکی دن کہا ابو بکر نی کہ مین ہون پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین جمع ہوتین یہہ چیزین کسی شخص مین مگر کہ داخل ہوگا
بہشت مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نہین جمع ہوتین یہہ چیزین یعنی ایک دن مین مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین یعنی بلا حساب بلا ایمان ہی کافی ہی
مطلق داخل ہونیکی لیی یا معنی یہہ ہین کہ داخل ہوگا جنت مین جس دروازیسی چاہے گا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ منع نہین ہے انا کہنا اور بیان کرنا اپنی فضیلت کا

بطور

بطور خبر دینی کی اپنی حال سے اور بقصد طلب کرنے سوال کی اور بعضی صوفیہ نی جو منع کیا ہی اسکو کہ فقیر کو چاہیے کہ انا زبان پر نہ جاری کری تو مراد انکی یہہ ہے کہ بقصد تکبر اور دعوی ہستی اور انانیت کے نہ کہی جیسی ابلیس نے کہا انا خیر منہ ؛ ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا نِسَآءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَۃٌ لِجَارَتِہَا وَلَوْ فِرْسَنَ شَاۃٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای عورتون مسلمان نہ حقیر جانی ہمسائی یعنی تحفہ بہیجنی کو یا تصدق کرنیکو واسطی ہمسائی اپنی کی اگرچہ ہو کہر بکری کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی نہ باز رہی تم مین سے تحفہ بہیجنی یا صدقہ دینی سی ہمسائی کو حقیر جانکر اوس چیز کو کہ موجود ہو اوس پاس یعنی جو ہو سکی بہیجی اگرچہ تہوڑی چیز ہو اور بعضون نی کہا کہ یہہ خطاب اوس عورت کو ہی کہ جسکو تحفہ بہیجی پس معنے یہہ ہونگی کہ حقیر نہ جانی کوئی تم مین سے اپنی ہمسائی کی تحفہ کو بلکہ قبول کری اگرچہ تہوڑا ہو اور اگرچہ کہر بکری کا یہہ قابل بہیجنی اور بہیجانیکی اور تصدق کی نہین ہے اسکو مبالغہ ذکر فرمایا مراد اس سے یہہ ہی کہ اگرچہ تہوڑی اور حقیر چیز ہو اور خاص خطاب عورتونکو اسلیے کیا کہ انکی مزاج مین غصہ اور پہیر دینا تحفہ وغیرہ کا بہت ہوتا ہی ؛ ع ح ؛ **وعن** جَابِرٍ وَحُذَیْفَۃَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جابر اور حذیفہ سی کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو نیکی ہی صدقہ ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جو کام نیکی کی ہین خواہ کہنی کی خواہ کرنیکی اور ہین موافق مرضی اللہ کی اونکا ثواب ایسا ہی جیسا اللہ دینی کا ؛ ع ؛ **وعن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَیْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقٰی اَخَاکَ بِوَجْہٍ طَلِیْقٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ حقیر جان تو نیکی سی کسی چیز کو اگرچہ ملاقات کرتو اپنی بہائی سی ساتہہ چہری خوش کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کشادہ پیشانی سی جو کوئی کسیسی ملتا ہی تو وہ خوش ہوتا ہی پس مسلمان کا دل خوش کرنا بلاشبہ اچہا ہی ؛ ع **وعن** اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَۃٌ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ قَالَ فَلْیَعْمَلْ بِیَدَیْہِ فَیَنْفَعُ نَفْسَہٗ وَیَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ اَوْ لَمْ یَفْعَلْ قَالَ فَیُعِیْنُ ذَا الْحَاجَۃِ الْمَلْہُوْفَ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ یَفْعَلْہُ قَالَ فَیَاْمُرُ بِالْخَیْرِ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ یَفْعَلْہُ قَالَ فَیُمْسِکُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّہٗ لَہٗ صَدَقَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہی یعنی بطریق شکر نعمت الہی کی کہا صحابہ نی پس اگر نہ پاوی اسقدر کہ تصدق کری فرمایا پس چاہیے کہ کماوی مال دونون ہاتہونکی کسب سے پس نفع پہنچاوی اپنی ذات کو اور خیرات کری کہا صحابہ نے پس اگر نہ طاقت رکہی یا کہا کہ نہ کر سکی فرمایا پس مدد کری یعنی بدنسی یا مال سی حاجتمند غمگین دادخواہ کی عرض کیا صحابہ نی پس اگر نہ کر سکی یہہ بہی فرمایا امر کری ساتہہ بہلائیکی عرض کیا صحابہ نے پس اگر یہہ بہی نہ کر سکی فرمایا پس باز رکہی یعنی اپنی تئین بدی اور رونکو برائی پہنچانی سی لوگونکو پس تحقیق یہہ اوسکی لیے صدقہ ہی یعنی اللہ دینے کا سا ثواب ہوتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** برائی پہنچانیسی جیسے زبانسی یا ہاتہہ وغیرہ سی کسیکو ایذا دینی اور یہی مضمون کسی نی اسمین کہا ہی **مصرع** مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان ؛ ع **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ سُلَامٰی مِنَ النَّاسِ عَلَیْہِ صَدَقَۃٌ کُلَّ یَوْمٍ تَطْلُعُ فِیْہِ الشَّمْسُ یَعْدِلُ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ صَدَقَۃٌ وَیُعِیْنُ الرَّجُلَ عَلٰی دَابَّتِہٖ فَیَحْمِلُ عَلَیْہَا اَوْ یَرْفَعُ عَلَیْہَا مَتَاعَہٗ صَدَقَۃٌ وَالْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ خُطْوَۃٍ یَخْطُوْہَا اِلَی الصَّلٰوۃِ صَدَقَۃٌ وَیُمِیْطُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو جوڑ ہین آدمی کی بدنمین لازم ہی اوپر یعنی اونکے مقابلہ مین صدقہ ہر روز کہ نکلتا ہی اوسمین آفتاب عدل کرنا درمیان دو شخصونکی یہہ ہے صدقہ ہی اور مدد کرنی آدمی کی اوپر جانور اوسکیکے کہ سوار کردی اوسپر یا لادی اوسپر اسباب اوسکا صدقہ ہی اور بات اچہی صدقہ ہی اور ہر قدم کہ رکہتا ہی اوسکو طرف نماز کی صدقہ ہی اور دور کرنا موذی چیز کا راہ سے

صدقہ ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لازم ہی اوپر یعنی جوڑونکی پیدا ئش مین حکمتین اور نعمتین بڑی بڑی ہین اونکی شکرانہ مین صدقہ لازم ہی آدمی پر ہر روز بعد ازان بیان کیا کہ صدقہ یہی نہین ہے کہ مال اسدے بلکہ یہہ چیزین ہی کہ مذکور ہوئین صدقہ مین اور بات اچھی یعنی جس سے ثواب حاصل ہو یا سائل وغیرہ سی کلام نرم کرنا اور ہر قدم کہ رکہتا ہی طرف نماز کی صدقہ ہی اور اسیکی حکم مین ہے جانا طواف کی لیے اور عیادۃ کی لیے اور جنازہ کی لیے اور طلب علم اور مانند انکیکی لیے اور موذی چیز مانند کانٹی اور ہڈی اور نجاست وغیرہ کی ۞ ح ع ۞ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ عَلٰى سِتِّيْنَ وَثَلٰثِمِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَهَلَّلَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ شَوْكَةً اَوْ عَظْمًا اَوْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهٰى عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّيْنَ وَالثَّلٰثِمِائَةِ فَاِنَّهٗ يَمْشِيْ يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهٗ عَنِ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیدا کیا گیا ہر آدمی بنی آدم سی اوپر تین سو ساٹھہ جوڑونکی پس جو کوئی اللہ اکبر کہی اور حمد کری اللہ کی اور لا الہ الا اللہ کہی اور سبحان اللہ کہی اور استغفار کری اللہ سے اور دور کری پتہر لوگونکی راہ سی یا دور کری راہ سی کانٹا یا ہڈی یا حکم کری ساتہہ نیک چیز کی یا منع کری بری چیز سی کہی اور کری یہہ اقوال و افعال سب یا بعض موافق گنتی اون تین سو ساٹھہ جوڑونکی پس تحقیق وہ چلتا ہی اوس دن اس حالت میں کہ دور رکہا اپنی جانکو آگ سی نقل کے یہہ مسلم نی **ف** لفظ اوس دن مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ یہہ کام ہر روز کری تا کفارہ گناہونکا ہو ۞ ح **وعن** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةً وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَفِيْ بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَاْتِيْ اَحَدُنَا شَهْوَتَهٗ وَيَكُوْنُ لَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ قَالَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِيْ حَرَامٍ اَكَانَ عَلَيْهِ فِيْهِ وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ اِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر تسبیح یعنی سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی اور ہر تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا صدقہ ہی اور ہر تحمید یعنی الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہی اور حکم کرنا ساتہہ نیک بات کے صدقہ ہی اور منع کرنا بری بات سے صدقہ ہی اور بیچ صحبت کرنی ایک تمہارےکی بی بی اپنی سی یا لونڈی اپنی سی صدقہ ہی عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ دفع کری ایک ہمارا اپنی شہوت اور ہو واسطی اوسکو اوسمین ثواب فرمایا خبر دو مجھکو اگر دفع کرنا شہوت کو حرام مین آیا ہوتا اوسپر اوسمین گناہ پس اسیطرحسی جسوقت کہ دفع کری گا اوسکو حلال مین ہوگا اوسکی لیے اوسمین ثواب نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی جیسی صدقہ دینی مین ثواب ہوتا ہی ویساہی تسبیحات وغیرہ کی پڑہنی اور کرنیسی ثواب پاتا ہی اور صحبت کرنی بی بی سی اگرچہ بذاتہ عبادت و صدقہ نہین لیکن اسلئے کہ اوسمین ادا کرنا حق بی بی کا ہی اور نفس حرام کیطرف مائل بہت ہوتا ہی اور شیطان بہی رغبت دلاتا ہی اوسکی اور باوجود اسکی اپنی کو بچاکر رجوع حلال کیطرف کرتا ہی بموجب حکم الٰہی کے ثواب پاتا ہی صدقہ کا ۞ ع ۞ **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً تَغْدُوْ بِاِنَاءٍ وَتَرُوْحُ بِاٰخَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اچھا صدقہ ہی اونٹنی بہت دودہ والی عاریت دینی واسطی دودہ پینی کی اور اچھا صدقہ ہی بکری بہت دودہ والی عاریت دینی صبحکو دیتی ہی باسن بہر کر دودہ اور شام کو دیتی ہے باسن بہر کر دودہ نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** عرب مین یہہ معمول ہی کہ جسکو اللہ تعالی نی توفیق دی ہی وہ اونٹنی یا بکری دودہ کی محتاجکو عاریۃ دیتا ہی تا وہ حاجت روائی اپنی کری اور بعد حاجت روائی کی وہ مالک کو پہیر دیتا ہی اسکی حضرت نی تعریف فرمائی کہ خوب صدقہ ہی یہہ ۞ ح ۞ **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ

اَوْطَیْرٌ اَوْبَهِیْمَةٌ اِلَّا کَانَتْ لَهٗ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی مسلمان کہ لگاوی کوئی درخت یا بووی کہیتی پہر کہاوی اوس سے آدمی یا پرندی یا چارپائی یعنی اگرچہ بغیر اختیار
مالک کے کہاوین مگر ہوتا ہی اوسکی لیی صدقہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین جابر سی یہہ ہی اور جو کچھ چورا یا جاتا ہی اوس سی
اوسکی لیی صدقہ ہی ف۱ یعنی اسدینی کا ثواب پاتا ہی اوسکا حاصل یہہ کہ کسی سبب سے کہا یا جاوی مال مسلمان کا حاصل ہوتا ہی اوسکو ثواب اسمین تسلی ہی اوسکی
لیے کہ صبر کری نقصان مال پر کہ بہت ثواب پاتا ہی ۱۲ ع ف۲ اگر کوئی کہی کہ ثواب اعمال کا موقوف نیت پر ہے اور یہان نیت نہوئی جواب یہہ کہ منظور اصلی
کہیتی مین جیوہ نوع حیوان وانسانکی ہی مطلقا بیچ کسی فرد کی ہو افراد حیوان وانسان کیسی پس متعلق ہوئی نیت اجمالی ساتہہ اس فردکی بہی اور نیت اجمالی
کافی ہی ثواب کے ہونیمین واللہ علم بالصواب ۱۲ مولانا عبد العزیز وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غُفِرَ لِامْرَاَةٍ
مُوْمِسَةٍ مَرَّتْ بِکَلْبٍ عَلٰی رَاْسِ رَکِیٍّ یَلْهَثُ کَادَ یَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَاَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهٗ مِنَ الْمَاءِ
فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ قِیْلَ اِنَّ لَنَا فِی الْبَهَائِمِ اَجْرًا قَالَ فِیْ کُلِّ ذَاتِ کَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ
مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بخشی گئی واسطی ایک عورت بدکار کی کہ گذری ایک کتی
پر کہ کہڑا تہا نزدیک کنوین کے نکال رہا تہا زبان اپنی ماری پیاس کے قریب تہا کہ ہلاک کری اوسکو پیاس پس اوتارا اوس عورت نی موزہ اپنا اور باندہا اوسکو ساتہہ
اوڑہنی اپنی کی پہر نکالا اوسکی لیی پانی پس بخشی گئی واسطی اوسکی لسبب اس کام کی کہا گیا یعنی صحابہ نی عرض کیا کہ کیا تحقیق ہماری لیی بیچ احسان کرنیکی
جانورونپر ثواب ہے فرمایا بیچ احسان کرنیکی ہر صاحب جگر تر پر یعنی جاندار پر ثواب ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا مظہر نی کہ ہر جانور کی کہلانی اور
پلانی مین ثواب ہوتا ہی سوائے موذیات کی کہ جنکی لیی حکم مارنیکا ہی یعنی سانپ اور بچہو وغیرہ اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ کبہی کبیرہ گناہ بغیر توبہ کی ہی اللہ تعالی بخش دیتا
ہی یہی مذہب ہے اہل سنت کا ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِیْ هِرَّةٍ اَمْسَکَتْهَا حَتّٰی
مَاتَتْ مِنَ الْجُوْعِ فَلَمْ تَکُنْ تُطْعِمُهَا وَلَا تُرْسِلُهَا فَتَاْکُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن عمر اور ابی ہریرہ سے کہا دونون نی فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ عذاب کی گئی ایک عورت لسبب بلی کی کہ باندہ رکہا تہا اوسکو یہانتک کہ مر گئی ماری بہوک کی پس نہ تہی عورت کہ کہلاوی اوس بلی کو اور نہ چہوڑتی
تہی بلی کو کہ کہاوی جانورون زمین کیسی یعنی چوہیہ وغیرہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہہ صغیرہ گناہ ہی اور جائز ہی عذاب ہونا صغیرہ پر جیسا کہ مذکور ہے
عقائد مین ۱۲ ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلٰی ظَهْرِ طَرِیْقٍ فَقَالَ لَاُنَحِّیَنَّ هٰذَا عَنْ
طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ لَا یُؤْذِیْهِمْ فَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گذرا ایک شخص
ٹہنی درخت کی پر کہ تہی اوپر راہ کی یعنی ادہر ادہر راہ کی پس کہا البتہ دور کرونگا مین اس ٹہنی کو مسلمانون کی راہ سے تاکہ نہ ایذا دی اونکو پس داخل کیا گیا بہشت مین
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی ارادہ دور کرنیکا کیا اور پہر دور کیا اوسکو پس داخل ہوا بہشت مین یا فقط نیت ہی سے داخل ہوا ۱۲ ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَیْتُ رَجُلًا یَتَقَلَّبُ فِی الْجَنَّةِ فِیْ شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِیْقِ کَانَتْ تُؤْذِی النَّاسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق دیکہا مینی ایک شخص کو کہ پہرتا ہی اور چین کرتا ہی بہشت مین لسبب ایک درخت کی کہ کاٹا تہا اوسکو راہ پر سے تہا درخت ایذا
دیتا آدمیونکو نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ اعْزِلِ الْاَذٰی عَنْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی برزہ سی کہ کہا کہا مینی ای نبی اللہ کی سکہلاؤ مجکو ایک چیز کہ نفع پکڑون مین ساتہہ اوسکی فرمایا ایکسطرف کیا کر موذی چیز کو راہ مسلمانون
کیسے نقل کی یہہ مسلم نی وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ اِتَّقُوا النَّارَ فِیْ بَابِ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی اور ذکر کرینگی ہم حدیث عدی بن حاتم کی کہ

سلام اوسکا یہہ ہی القصہ انہا ہیچ باب علامات نبوۃ کی اگر چاہیگا اللہ تعالی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ
لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ جِئْتُ فَلَمَّا تَبَیَّنْتُ وَجْھَہٗ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْھَہٗ لَیْسَ بِوَجْہِ کَذَّابٍ فَکَانَ اَوَّلُ
مَا قَالَ یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا
بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِسَلَامٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہی عبداللہ بن سلام سے کہا
جبکہ آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین حاضر ہوا مین پس جبکہ دیکہا مینی چہرہ حضرت کا معلوم کیا مینی یہہ کہ چہرہ حضرت کا نہین ہے چہرہ جہوٹیکا پس تہا اول
کلام یہہ کہ فرمایا ای آدمیو افشا کرو سلام کو یعنی پکار کر کہو اسطرح کہ جس سے سلام وعلیک کرو وہ سنی اور ہر ایک سے کرو خواہ آشنا ہو خواہ بیگانہ اور کہلاؤ کہانا
بہوکونکو اور سلوک کرو ناتیداروں سے اور پڑہو نماز راتکو اوسحالت مین کہ لوگ سوتی ہون یعنی تہجد داخل ہوگی بہشت مین ساتہہ سلامتی کی یعنی عذاب سے نقل کے
یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ
وَاَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِسَلَامٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی بندگی کرو رحمان کی اور کہلاو طعام اور افشا کرو سلام داخل ہوگی بہشت مین ساتہہ سلامتی کی نقل کے یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّدَقَۃَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِیْتَۃَ السُّوْءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق صدقہ کرنا البتہ
بجہا دیتا ہی غضب پروردگار کیکو اور دور کرتا ہی مرنی بد کو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** بجہا دیتا ہی غضب رب کو یعنی دنیا مین عافیت سی رکہتا ہی
کہ کوئی بلا نہین اوتارتا اور مرنی بد کو یعنی بری حالت وقت مرنیکی یعنی وقت مرنیکی سو شیطان سے اور بیماری سخت وغیرہ سی کہ باعث کفر و کفران کی ہو محفوظ رکہتا ہی حاصل یہہ کہ
خاتمہ بخیر ہوتا ہی **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَۃٌ وَاِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقٰی اَخَاکَ بِوَجْہٍ طَلْقٍ وَاَنْ
تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِکَ فِیْ اِنَاءِ اَخِیْکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو نیکی ہی صدقہ ہی اور
بعضے نیکیو مین سے یہہ ہے کہ ملاقات کرے تو مسلمان بہائی اپنی سی ساتہہ کشادہ چہرہ کی اور یہہ کہ ڈالدی ڈول اپنی سی پانی بیچ باسن بہائی اپنی کی نقل کے یہہ احمد
اور ترمذی نی **وعن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُکَ فِیْ وَجْہِ اَخِیْکَ صَدَقَۃٌ وَاَمْرُکَ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ وَ
نَھْیُکَ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ وَاِرْشَادُکَ الرَّجُلَ فِیْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَکَ صَدَقَۃٌ وَنَصْرُکَ الرَّجُلَ الرَّدِیَّ الْبَصَرِ لَکَ صَدَقَۃٌ وَاِمَاطَتُکَ الْحَجَرَ وَالشَّوْکَ وَالْعَظْمَ
عَنِ الطَّرِیْقِ لَکَ صَدَقَۃٌ وَاِفْرَاغُکَ مِنْ دَلْوِکَ فِیْ دَلْوِ اَخِیْکَ لَکَ صَدَقَۃٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مسکرانا تیرا روبرو بہائی اپنی کی صدقہ ہی اور امر کرنا تیرا نیک بات کو صدقہ ہی اور منع کرنا تیرا بری
بات سے صدقہ ہی اور بتلادینا تیرا کسیکو بیچ زمین بی نشانی کی واسطی تیری صدقہ ہی یعنی جس زمین مین بسبب نہونی نشان راہ کی لوگ راستہ بہولتی ہین اوسمین کسی راہ
بہولیکو راہ بتادینی سی صدقی کا ثواب ملتا ہی اور مدد کرنی تیری یعنی ہاتہہ پکڑ کر لیجانا اندہیکو یا کم سوجہہ کو تیری لیی صدقہ ہی اور دور کرنا تیرا پتہر کا اور کانٹی
کا اور ہڈی کا راہ سی تیری لیی صدقہ ہی اور ڈالنا پانیکا ڈول اپنی سی بیچ ڈول بہائی اپنی کی تیری لیی صدقہ ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب
ہی **ف** جب ڈول سی ڈول مین پانی ڈالنی مین یہہ ثواب ملا تو جس صورت مین بہائی مسلمان پاس ڈول نہو اور تو اپنی ڈول سی پانی دی اوسکو کیا کچھ ثواب
پاویگا **وعن** سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَیُّ الصَّدَقَۃِ اَفْضَلُ قَالَ الْمَاءُ فَحَفَرَ بِئْرًا
وَقَالَ ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعْدٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی سعد بن عبادہ سی کہ کہا ای رسول اللہ تحقیق ماں سعد کی یعنی میری
ماں مرگئی پس کونسا صدقہ بہتر ہی یعنی اوسکی روح کی لیی فرمایا پانی پس کہودا سعد نی کنواں اور کہا یہہ کنواں صدقہ ہی واسطی ماں سعد کی نقل کے

یہہ ابوداود اور نسائی نی ف پانی بہتر ہی اسلیی کہ بہت کام آتا ہی امور دین و دنیا میں خصوصاً اون شہروں گرم میں ۞ ع وعن ابی سعید قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما مسلم کسا مسلما ثوبا علی عری کساہ اللہ من خضر الجنۃ وایما مسلم
اطعم مسلما علی جوع اطعمہ اللہ من ثمار الجنۃ وایما مسلم سقی مسلما علی ظما
سقاہ اللہ من الرحیق المختوم رواہ ابوداود والترمذی اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو مسلمان پہناوی
کسی مسلمانکو کپڑا اوپر حالت ننگی پن کی پہناویگا اوسکو اللہ بہشت کی سبز لباسوں میں سے اور جو مسلمان کہلاوی کسی مسلمان کو بہوک پر کہلاویگا اوسکو اللہ میوون
بہشت کیسی اور جو مسلمان پلاوی کسی مسلمان کو پیاس پر پلاویگا اوسکو اللہ شراب مہر کی ہوئی میں سے نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی ف یعنی شراب
جنت کی کہ محفوظ ہی بسبب مہر کی تغیر و تبدیل سی اور جسکی کیفیت سوا اوسکی کوئی نہیں پی سکتا اور مراد اس سے یہہ ہی کہ نہایت نفیس ہے اسلیی کہ نفیس چیز پر مہر
کر دیتی ہیں اور مہر اوسپر مشک کے ہی جیسا کہ کلام اللہ میں آیا ہی یسقون من رحیق مختوم ختامہ مسک یعنی بجای موم وغیرہ کی مشک لگا کر اوسپر مہر کی گئی
ہے ۞ ع وعن فاطمۃ بنت قیس قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی المال لحقا سوی الزکوۃ ثم تلا لیس البر
ان تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب الآیۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی فاطمہ بیٹی قیس کیسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ
مال ہیں البتہ حق ہی سوا زکوۃ کی پہر پڑہی حضرت نے ساری یہہ آیت نہیں نیکی یہی کہ پہیرو موہنہ اپنی کو طرف مشرق و مغرب کے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ
اور دارمی نی ف یعنی زکوۃ تو فرض ہی ہی ضرور دینی چاہیی سوا زکوۃ کی صدقہ نفل ہی مستحب ہے وہ بہی دیا کری اور وہ یہہ ہے کہ نہ محروم کری سائل اور
قرض مانگنی والیکو اور دریغ نکری عاریۃ مانگنی والیسی اسباب گہر کا مانند ہانڈی اور پیالہ وغیرہ کی اور نہ منع کری کسیکو پانی اور نمک اور آگ لینی سی کذا ذکرہ الطیبی
وغیرہ اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد حق سی وہ چیزیں ہیں کہ آیت مذکورہ میں فرمائیں یعنی احسان کرنا قرابتیوں سی اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سائلوں سی اور خرچ
کرنا مال کا بیچ آزاد کرنی بردہ کی اور باقی آیت یوں ہے ولکن البر من آمن باللہ والیوم الآخر والملائکۃ والکتاب والنبیین وآتی المال علی حبہ ذوی القربی والیتمی والمسکین
وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب واقام الصلوۃ وآتی الزکوۃ یعنی ولیکن نیک وہ ہے کہ ایمان لایا اللہ پر اور دن پچہلی پر اور فرشتوں پر اور کتاب پر اور نبیوں پر
اور دیا مال ساتہہ محبت اوسکی کی قرابتیوں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سائلوں کو اور بردہ آزاد کرنیمیں اور قایم کی نماز اور دی زکوۃ پس یہہ آیۃ حضرت
نی سند کی لیی پڑہی ہے اسواسطی کہ اسمیں اول تو اللہ تعالی نی تعریف کی مومنوں کی ساتہہ دینی مال کی اپنوں اور یتیموں وغیرہ کو بعد ازاں تعریف کی ساتہہ قایم کرنی
نماز اور دینی زکوۃ کی پس معلوم ہوا کہ دینا مال کا سوای دینی زکوۃ کی ہی اور وہ صدقہ نفل ہی حاصل یہہ کہ حضرت نی جو فرمایا تہا کہ مال میں حق ہی سوای زکوۃ کی
وہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اول صدقہ نفل ذکر کیا گیا پہر صدقہ واجب ۞ ح ع وعن بہیسۃ عن ابیہا قالت قال یا رسول اللہ ما الشیء الذی
لا یحل منعہ قال الماء قال یا نبی اللہ ما الشیء الذی لا یحل منعہ قال الملح قال یا نبی اللہ ما الشیء الذی لا یحل منعہ
قال ان تفعل الخیر خیر لک رواہ ابوداود اور روایت ہی بہیسہ سے کہ نقل کی اونی اپنی باپ سے کہ کہا بہیسہ نے کہ کہا باپ اوسکی نی یا رسول اللہ کیا ہی وہ چیز کہ
نہیں حلال منع کرنا اور نہ دینا کسیکو اوس سے فرمایا کہ پانی کہا ای نبی اللہ کے اور کیا چیز ہی کہ نہیں حلال منع کرنا کسیکو اوس سے فرمایا کہ نمک کہا ای نبی اللہ کے اور کیا
چیز ہی کہ نہیں حلال منع کرنا اوس سے فرمایا کرنا تیرا بہلائیکو بہتر ہے تیری لیی نقل کی یہہ ابوداود نی ف پانی یعنی جو پانی کہ زیادہ ہو حاجت سے مالک کے اور نمک
سے نہ منع کری اسلیی کہ لوگونکو احتیاج اوسکی بہت ہوتی ہی اور لوگ دیتی رہتی ہیں اوسکو چنداں قدر نہیں کہتا اور کلمہ خیر کا جامع ہے سب بہلائیونکو یعنی
دی جو کچہہ چاہی تو اور جو ہو سکی بہلائی کر نہیں حلال تجکو باز رکہنا اپنی کو اور اوروںکو اس سے پس یہہ تعمیم ہی بعد تخصیص کے اور اشارہ ہی طرف اسکی کہ لفظ
لا یحل بمعنی لا ینبغی کی ہی یعنی لایق نہیں ہے منع کرنا ان چیزوں سی ۞ ع وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احیا ارضا

فَلَهُ فِيهَا أَجْرٌ وَمَا أَكَلَتِ الْعَافِيَةُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آباد
کری زمین خشک یعنی کہیتی کری زمین افتادہ مین پس واسطی اوسکی ہی اوسمین یعنی اوسکی آباد کرنیمین ثواب ہے اور جو کچھ کہا جاوین جانور یا آدمی اوسکی حاصل مین سی پس
وہ اسکی لیی صدقہ ہی یعنی جبکہ راضی وشاکر ہو اوسپر نقل کی یہہ دارمی نی **وعن** الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَحَ
مِنْحَةَ لَبَنٍ أَوْ وَرِقٍ أَوْ هَدَى زُقَاقًا كَانَ لَهُ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی براء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی جو شخص کہ دیوی عاریۃً جانور دودہ کا یا قرض دیوی چاندی یعنی روپئی وغیرہ یا راہ بتلاوی راہ بہولیکو یا اندہی کو کوچہ اور راہ مین ہوگا اوسکی لیی ثواب
مانند آزاد کرنی ایک بردہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** أَبِي جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَرَأَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَأْيِهِ
لَا يَقُولُ شَيْئًا إِلَّا صَدَرُوا عَنْهُ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ مَرَّتَيْنِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قُلْتُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ
الَّذِي إِنْ أَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهُ كَشَفَهُ عَنْكَ وَإِنْ أَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهُ أَنْبَتَهَا لَكَ وَإِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ قَفْرٍ أَوْ فَلَاةٍ
فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهُ رَدَّهَا عَلَيْكَ قُلْتُ اعْهَدْ إِلَيَّ قَالَ لَا تَسُبَّنَّ أَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ حُرًّا وَلَا
عَبْدًا وَلَا بَعِيرًا وَلَا شَاةً قَالَ وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ وَأَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهُكَ إِنَّ
ذَلِكَ مِنَ الْمَعْرُوفِ وَارْفَعْ إِزَارَكَ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَإِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ
وَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ وَإِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ فَإِنَّمَا وَبَالُ
ذَلِكَ عَلَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مِنْهُ حَدِيثَ السَّلَامِ وَفِي رِوَايَةٍ فَيَكُونُ لَكَ أَجْرُ ذَلِكَ
وَوَبَالُهُ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی جری سی کہ نام اوسکا جابر بن سلیم ہی کہا آیا مین مدینہ مین پس دیکہا مینی ایک شخص کو کہ پہرتی ہین لوگ عقل
اوسکی سی یعنی عمل کرتی ہین موافق فرمانی اوسکی جیسا کہ راوی نی وضح کرکر کہا کہ نہین فرماتا کچہہ مگر عمل کرتی ہین لوگ اوسپر کہا مینی کون ہی یہہ کہا لوگون نی یہہ ہین رسول
خدا کی کہا راوی نی دوبار کہا مینی علیک السلام یعنی تجہپر سلام ای رسول خدا کی فرمایا نہ کہہ علیک السلام کہنا علیک السلام کا دعا ہی مردی کی کہہ السلام
علیک یعنی سلام ہی تجہپر کہا مینی تم ہو رسول خدا کی پس فرمایا مین ہون رسول اللہ کا وہ اللہ کہ اگر پہونچی تجکو ضرر پس پکاری تو اوسکو دور کری ضرر کو تجسی اور اگر
پہونچی تجکو قحط سالی پہر پکاری تو اوسکو پیدا کری سبزہ زمین مین تیری لیی اور جسوقت کہ ہو تو زمین مین کہ خالی ہو پانی اور درخت سی یا ہو جنگل مین کہ دور ہو آبادی
سی اور گم ہو جاوی سواری تیری پس پکاری تو اوسکو پہیر لاوی سواری تجہپر کہا جابر نی کہ کہا مینی نصیحت کیجی مجکو فرمایا نہ برا کہہ کسیکو کہا جابر نی پس نہ برا کہا مینی پیچہی
اسکی کسی آزاد کو اور نہ غلام کو اور نہ اونٹ کو اور نہ بکری کو یعنی آدمیونکو برا کہنا کیسا حیوانات کو بہی نہین برا کہا جیسیکہ عادت عوام کی ہوتی ہی فرمایا حضرت نی اور نہ
حقیر جان کسی چیز کو نیکی سی یعنی نیکی کوئی تجسی کری یا تو کسی سے کری اگرچہ تہوڑی ہو حقیر نہ جان بلکہ اگر کوئی تجسی نیکی کری اگرچہ تہوڑی ہو بہت جان اور شکر ادا کر اور
جو کچہہ تیری ہاتہہ سی نیکی ہو سکی کر اور غنیمت جان اور بات کر تو بہائی اپنی سی اور حالانکہ تو ایسا ہو کہ خوش ہو طرف اوسکی منہہ تیرا یعنی تواضع اور خوش کلامی کر اوس سی
تاکہ خوش ہو دل اوسکا سبب حسن خلق تیری کی اسلیی کہ تحقیق یہہ بہی نیکی سی ہے اور بلند کر ازار اپنی آدہی پنڈلی تک پس اگر نہ مانی تو پس ٹخنون تک اور بچ تو لٹکانی ازار کسی
اسلیی کہ لٹکانا ازار کا تکبر سی ہے اور تحقیق اللہ نہین دوست رکہتا تکبر کو اور اگر کوئی شخص گالی دیوی تجکو اور عار دلاوی تجکو ساتہہ اوس عیب کی کہ جانتا ہی تجمین پس نہ عار دلا تو اوسکو
ساتہہ اوس عیب کی کہ جانتا ہی تو اوسمین اسلیی کہ نہین ہے گناہ اوسکا مگر اوسپر نقل کی یہہ ابوداؤد نی اور نقل کی ترمذی نی اس حدیث مین سی حدیث سلام کی یعنی سہ حدیث کا کہ
اوسمین ذکر سلام کا ہی اور باقی حدیث نہین روایت کی اور ایک روایت مین یعنی ترمذی کی بجای نا تمام وبال ذلک علیہ کی یہہ ہے کہ ہوگا تیری لیی ثواب اوسکا اور ہوگا وبال

اوسکا اوسپر **ف** جابر نی دو بار سلام اسلیے کیا کہ پہلا سلام یا تو حضرت نی سنا نہین یا جواب نہین دیا اونکی ادب سکہانیکی لیے اور نہ کہہ علیک السلام یہہ نہی تنزیہی ہی اور کہنا علیک السلام کا دعا مردیکی ہی ظاہر اس عبارت سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ جب مردیکی زیارت کو جاوی کہی علیک السلام نہ السلام علیک جیسی کہ زندی پر کہتی ہین ولیکن تحقیق یہہ ہے کہ سنت مردی کی لیے بہی السلام علیک ہے اسلیے کہ ثابت ہوا ہے حضرت سی کہ جب زیارہ موتی کو تشریف لیجاتی تو کہتی السلام علیکم پس معنی اسکی کہ علیک السلام دعا مردیکی ہی یہہ ہین کہ دعا مردیکی تہی ایام جاہلیت مین اور بعضون نے کہا ہی کہ عرف عرب مین یہہ تہا کہ جب سلام کرتی قبر پر کہتی علیک السلام پس فرمایا حضرت نی کہ علیک السلام تحیۃ میت کا ہی موافق عرف وعادت اونکی نہ یہہ مراد تہی حضرت کے کہ سلام کیا جاوے مردونپر اسطرح انتہی اور کہہ السلام علیک اس لیے کہ یہہ افضل ہے اور جابر نی جو کہا کہ بعد اسکی مینی کسیکو برا نہین کہا یہہ بات سد باب کے لیے تہی والا جائز ہی برا کہنا ایک شخص مخصوص کو کہ معلوم ہو مرنا اوسکا کفر پر لیکن افضل یہی ہی کہ مشغول رہے ذکر رحمن مین اور کسیکو برا نہ کہی اسلیے کہ خطرہ آنا ماسوی اللہ کا موجب نقصان کا ہی اور کسیکی برا نہ کہنی مین کچہہ ضرر نہین حتی کہ نہ لعنت کرنی شیطان کی مین ہی اور جیسی پانچی ٹخنونسی نیچی کرنی منع ہین ویسیہی ہے کرتہ وغیرہ بہی ٹخنونسی نیچا کرنا منع ہی اور نہین ہے گناہ اوسکا مگر اوسپر تو برا کہکر کیونکہ وبال مین پڑتا ہی **بیت** بدی رابدی سہل باشد جزا ۞ اگر مردی احسن الی من اسا ۞ اور اخیر مین لفظ فی روایۃ کہ جو عبارت نقل کی اوس سے معلوم ہوا کہ ترمذی نی بہی ساری روایت نقل کی ہی اور بعضے حواشے مین لکہا ہی کہ ترمذی نی بہی تمام حدیث روایت کی ہی ولیکن الفاظ اوسکی اور ہین اس کتاب مین جو روایت ہی ساتہہ الفاظ ابی داود کی ہی ۞ ح ع

وعن عائشة انهم ذبحوا شاة فقال النبي صلى الله عليه وسلم ما بقي منها قالت ما بقي منها الا كتفها قال بقي كلها غير كتفها رواه الترمذي وصححه اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ اہلبیت یا اصحابہ نی ذبح کی ایک بکری پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا باقی رہا اوسمین سے کہا حضرت عائشہ نی کہ نہین باقی رہا اوسمین سے مگر شانہ اوسکا یعنی سب تقسیم کر دی سوائے شانیکی فرمایا باقی رہی ہی سب سوائے شانیکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث صحیح ہی **ف** یعنی باقی وہ ہی کہ جو لوگونکو دیا کہ ثواب اوسکا وہان ثابت ہی اور جو کچہہ گہر مین ہا فانی ہی اسمین اشارہ ہی طرف اس آیہ کی ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق یعنی جو کچہہ تمہاری پاس ہے فانی ہی اور جو کچہہ اللہ پاس ہے باقی ہی ح

وعن ابن عباس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من مسلم كسا مسلما ثوبا الا كان في حفظ من الله ما دام عليه منه خرقة رواه احمد والترمذي اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہین کوئی مسلمان کہ پہناوی کسی مسلمانکو کپڑا یعنی ازار یا چادر یا اور کچہہ مگر کہ ہوتا ہی بڑی حفاظت مین اللہ کے طرف سی جبتک کہ ہوا اوسپر اوس کپڑی مین سی ایک ٹکڑا ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** یہہ فائدہ تو دنیا مین ہے اور آخرت مین ثواب ان گنت ہی ع

وعن عبد الله بن مسعود يرفعه قال ثلثة يحبهم الله رجل قام من الليل يتلو كتاب الله ورجل يتصدق صدقة بيمينه يخفيها اراه قال من شماله ورجل كان في سرية فانهزم اصحابه فاستقبل العدو رواه الترمذي وقال هذا حديث غير محفوظ احد رواته ابو بكر بن عياش كثير الغلط اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ پہنچایا اسکو حضرت تک فرمایا حضرت نی تین شخص ہین کہ دوست رکہتا ہی اونکو اللہ ایک وہ شخص کہ کہڑا ہو رات کو اسحال مین کہ تلاوت کرتا ہی قرآنکی یعنی نماز مین یا غیر نماز مین اور اول ظاہر ہی اور ایک شخص وہ کہ دی کوئی صدقہ یعنی نفل صدقہ داہنی ہاتہہ اپنی سی چہپاوے اوسکو کہا راوی نی کہ گمان کرتا ہون مین حضرت کو فرمایا بائین ہاتہہ اپنی سی اور ایک وہ شخص کہ تہا لشکر مین پس شکست پائی یاروں اوسکی نی پہر وہ سامنی ہوا دشمن کے نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غیر محفوظ ہی یعنی ضعیف ہی ایک روایت کرنیوالا اسکا ابو بکر بن عیاش ہے وہ بہت غلطی کرتا ہی **ف** داہنے ہاتہہ اپنی سی اسمین اشارا ہی طرف ادب کیکی کہ داہنی ہاتہہ سی دی یا اوسکو دی کہ داہین طرف ہو اوسکی اور چہپاوے اوسکو بائین ہاتہہ سی یعنی داہنی ہاتہہ سی دے تو بائین ہاتہہ کو نہ خبر ہو ارادہ کیا گیا ہی ساتہہ اسکی کمال مبالغہ یا معنے یہہ ہین کہ داہین طرف والیکو دی تو بائین طرف والیکو نہ خبر ہو غرضکہ اللہ تعالی کی رضامندی اور خوف ریا کی لیے اسطرح چہپا کر دینی کا بڑا ثواب ہے

ع ؛ وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ یحبہم اللہ وثلثۃ یبغضہم اللہ فاما الذین یحبہم اللہ فرجل اتی قوما فسألہم باللہ ولم یسألہم لقرابۃ بینہ وبینہم فمنعوہ فتخلف رجل باعیانہم فاعطاہ سرا لا یعلم بعطیتہ الا اللہ والذی اعطاہ وقوم ساروا لیلتہم حتی اذا کان النوم احب الیہم مما یعدل بہ فوضعوا رءوسہم فقام یتملقنی ویتلو ایاتی ورجل کان فی سریۃ فلقی العدو فہزموا فاقبل بصدرہ حتی یقتل او یفتح لہ والثلثۃ الذین یبغضہم اللہ الشیخ الزانی والفقیر المختال والغنی الظلوم رواہ الترمذی والنسائی مثلہ ولم یذکر وثلثۃ یبغضہم

اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہین کہ دوست رکہتا ہی اونکو اللہ اور تین شخص ہین کہ دشمن کہتا ہی اونکو اللہ پس وہ اشخاص کہ دوست رکہتا ہی اونکو اللہ یہہ ہین ایک تو دینی والا اوس شخص کا کہ آیا ایک جماعت کی پاس پس مانگا اونسی ساتہہ قسم اللہ کی یعنی یون کہا کہ قسم دیتا ہون تمکو اللہ کی دو مجکو اور نہ مانگا اونسی واسطی قرابت کی یعنی یون نہ کہا کہ دو مجکو بسبب حق قرابت کی کہ درمیان اوسکی اور درمیان اونکی ہی پس نہ دیا اونہون نے اوسکو پس پیچہی اپنی چہوڑا قوم کو ایک شخص نے یعنی اوسی دینی والی نی کہ وہ ہی قوم مین تہا اور آگی بڑہا پس دیا اوسکو چپکی سی نہ جانا دینی اوسکیکو مگر خدا نی اور جسنے کہ دیا اوسکو اور دوسرا قیام کرنیوالا ایک قوم کا کہ چلی تمام رات یہانتک کہ جسوقت ہوئی نیند بہت پیاری طرف اونکی ہر چیز سی کہ برابر ہو نیند کی پس سو رہی قوم پہر کہڑا ہوا وہ شخص گڑگڑاتا ہی میرے روبرو اور پڑہتی لگا آیتین میری اور تیسرا وہ شخص کہ تہا لشکر مین پس ملاقات کی دشمن سی پس شکست کی گئی اور یہہ شخص متوجہ ہوا ساتہہ سینہ اپنی کی یہانتک کہ مارا گیا یا فتح کی گئی واسطی اوسکی اور وہ تین شخص کہ بغض رکہتا ہی اونسی اللہ ایک تو بوڑہا ہو کر زنا کری اور دوسرا فقیر تکبر کرنیوالا اور تیسرا دولتمند ظلم کرنیوالا یعنی جو کہ قرض دینی والی وغیرہ کو نہ دی یا کچہہ اور ظلم کری نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی مانند اسکی اور نہین ذکر کی نسائی نی یہہ عبارت وثلثۃ یبغضہم یعنی ذکر نہین کیا نسائی نی تین شخصون کا کہ دشمن رکہتا ہی اونکو اللہ تعالی بلکہ فقط محبوبان الہی ہی کا ذکر کیا **ف** گڑگڑاتا ہی مجہسی دلالت کرتی ہی اول حدیث اوپر کہ یہہ حدیث کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی ہی اور آخر اوسکی اسپر دلالت کرتی ہی کہ یہہ کلام الہی سے ہی توجیہ اسکی یہہ کی گئی ہی کہ بیان کیا اللہ تعالی نی اپنی نبی سی جو کچہہ کہ واقع ہوتا ہی میان بندیکی اور درمیان اوسکی پس بیان کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بعینہ قول اللہ تعالی کا اور شیخ سی مراد یا تو بوڑہا ہی یا محصن ضد بکر یعنی جسکا نکاح ہو گیا ہو جیسیکہ اس آیت منسوخہ مین ہی الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم یعنی مرد بیاہا ہوا اور عورت بیاہی ہوئی جب زنا کرین دونون پس سنگسار کرو دونونکو ضرور یہہ سزا ہی اللہ تعالی کی طرف سے اور اللہ غالب باحکمت ہی اور فقیر تکبر کرنیوالا اور مستثنی ہی اس سے تکبر کرنا اوسکا تکبر سے اسلیے کہ وہ صدقہ ہی یعنی فقیر اگر متکبر سی تکبر کری تو وہ دشمن خدا کا نہین بلکہ صدقہ کا سا ثواب پاتا ہی چنانچہ بشیر بن حارث نی امیر المومنین علی رض کو خواب مین دیکہا کہا نصیحت کیجی مجکو ای امیر المومنین فرمایا کیا خوب ہے مہربانی کرنی تونگرونکو فقیرون پر واسطی طلب ثواب اجر الہی کی اور بہت خوب ہے اس سے تکبر فقیر کا اغنیا سے بسبب اعتماد توکل کی خدا پر اور یہہ خصلتین مذکورہ سبکی لیے بری ہین لیکن ان تینون کی لیے کہ ذکر کیے گئے بہت ہی بری ہین چنانچہ سبب اسکا ظاہر ہی اسلیے دشمن خدا کی ہوئی ع

ع ؛ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خلق اللہ الارض جعلت تمید فخلق الجبال فقال بہا علیہا فاستقرت فعجبت الملئکۃ من شدۃ الجبال فقالوا یا رب ہل من خلقک شیء اشد من الجبال قال نعم الحدید فقالوا یا رب ہل من خلقک شیء اشد من الحدید قال نعم النار فقالوا یا رب ہل من خلقک شیء اشد من النار قال نعم الماء فقالوا یا رب ہل من خلقک شیء اشد من الماء قال نعم الریح فقالوا یا رب ہل من خلقک شیء اشد من الریح قال نعم ابن ادم تصدق صدقۃ بیمینہ یخفیہا من شمالہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب

اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ پیدا کی اللہ نی زمین ہلنی لگی پہر پیدا کیے پہاڑ پس ٹہرایا پہاڑونکو زمین پر پس ٹہیر گئی زمین

پس تعجب کیا فرشتون نی سختی پہاڑ کیسی پہر کہا فرشتون نی ای پروردگار ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری سی کوئی چیز سخت تر پہاڑ سی فرمایا کہ ہان لوہا ہی یعنی وہ پہاڑ کو بہی توڑ ڈالتا ہی پہر عرض کیا فرشتون نی ای پروردگار ہماری کیا ہی مخلوقات تیری سی کوئی چیز سخت تر لوہی سے فرمایا ہان آگ یعنی وہ لوہی کو بہی نرم کر دیتی ہی پہر عرض کیا فرشتون نی ای رب ہماری کیا ہی مخلوقات تیری سی کوئی چیز سخت تر آگ سی فرمایا ہان پانی یعنی وہ بجہا دیتا ہی آگ کو بہی پہر عرض کیا فرشتون نی ای پروردگار ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری سی کوئی چیز سخت تر پانی سی فرمایا ہان ہوا یعنی وہ پانی کو بہی خشک کر دیتی ہی پہر عرض کیا فرشتون نی ای پروردگار ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری سی کوئی چیز سخت تر ہوا سے فرمایا ہان صدقہ دینا فرزند آدم کا کہ دیتا ہی صدقہ ساتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی چہپاتا ہی اوسکو بائین ہاتہہ اپنی سی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **ف** فرمایا ہان صدقہ دینا فرزند آدم کا الخ یہہ سبب زیادہ سخت ایسی ہی کہ اسمین مخالفت نفس کی اور قہر طبیعت اور دفع کرنا شیطان کا ہے اور اور چیزونمین کہ اوپر اسکی مذکور ہوئین یہہ بات نہین اور اسمین مخالفت نفس کی اور دفع کرنا شیطان کا ایسی ہی کہ نفس چاہتا ہی کہ لوگ میری دینی کو دیکہین اور میری تعریف کرین اور اپنی ہم عصر پر فخر حاصل ہووی پس جب چہپا کر دیا تو مخالفت نفس کے اور دفع کیا شیطان کو اور بعضون نی کہا کہ زیادہ سخت ایسی ہے کہ اس سے حاصل ہوتی ہی رضا مولی اور رضا مولی سب سے بڑی چیز ہی شرح و ذکر حدیث معاذ الصدقة تطفئ الخطیئة فی کتاب الایمان اور ذکر کی گئی حدیث معاذ کی صدقہ بجہا دیتا ہی گناہون کو کتاب الایمان مین

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من عبد مسلم ینفق من کل مال له زوجین فی سبیل الله الا استقبلته حجبة الجنة کلهم یدعوه الی ما عنده قلت وکیف ذلک قال ان کانت ابلا فبعیرین وان کانت بقرة فبقرتین رواه النسائی روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی نہین کوئی بندہ مسلمان کہ خرچ کری ہر مال اپنی سی دو دو چیزین الله کی راہ مین مگر کہ استقبال کرینگی اوسکا دربان بہشت کی ساری پکارینگی اوسکو طرف اوس چیز کی کہ نزدیک اونکی ہی کہا ابوذر نی کہ کہا مینی کس طرح سی ہی یہہ خرچ کرنا فرمایا اگر ہوون اونٹ پس دو اونٹ اور اگر ہوون گائین تو دو گائین نقل کی یہہ نسائی نی **ف** الله کی راہ مین یعنی اوسکی خوشی کی جگہہ مین خرچ کری مانند حج اور جہاد و طلب علم اور مانند انکی اور طرف اوس چیز کی کہ نزدیک اونکی ہی یعنی اچہی نعمتین جنت کی باہر دروازی کی طرف بلاتی ہونگی دربان وہان کی

وعن مرثد بن عبد الله قال حدثنی بعض اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان ظل المؤمن یوم القیمة صدقته رواه احمد اور روایت ہی مرثد بن عبد الله سے کہ کہا حدیث کی مجکو بعضی صحابیون رسول خدا صلی الله علیه وسلم کی نی یہہ کہ سنا پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم کو کہ فرماتی تہی یہہ کہ تحقیق سایہ مومن کا دن قیامت کی صدقہ اوسکا ہوگا نقل کی یہہ احمد نی **ف** یعنی جیسی سائبان گرمی دہوپ سے بچاتا ہی ویسی ہے صدقہ سبب نجات اور آرام کا ہوگا دن قیامت کی یا یہہ کہ صدقہ گویا ثواب وسکیکو بصورت سائبان کی بنا کر دینی والیکی سر پر تانین گی تا گرمی اوس دن کی سی بچی ۴

وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من وسع علی عیاله فی النفقة یوم عاشوراء وسع الله علیه سائر سنته قال سفیان انا قد جربناه فوجدناه کذلک رواه رزین وروی البیهقی فی شعب الایمان عنه وعن ابی هریرة وابی سعید وجابر وضعفه اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی جو شخص کشادگی کری اپنی کنبی پر خرچ کرنی مین دن عاشوری کی کشادگی کریگا الله تعالی اوسپر باقی سال اوسکی مین کہا سفیان ثوری نی کہ تحقیق تجربہ کیا ہی ہمنی اسکا پس پایا ہمنی اسکو اسیطرح نقل کی یہہ رزین نی اور نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین ابن مسعود سے اور ابو ہریرہ اور ابو سعید اور جابر سے اور ضعیف کہا ہی اسکو بیہقی نی **ف** بیہقی نی اسکو ضعیف کہکر یہہ بہی کہا ہی کہ اگرچہ طرق اسکی ضعیف ہین ولیکن بعض کو بعض سے قوت حاصل ہو جاتی ہی اور حدیث سرمہ لگانی کی دن عاشوری کی جو بعضون نی نقل کی ہی کچہہ اصل اوسکی نہین ورہیطرح اور دن افعال جو دن عاشوری کی

کرنی نقل کیی ہین افنکی ہی کچہہ اصل نہین سوای روزی کی اور وسعت کرنی کہانیکی کہ یہہ ثابت ہین حدیث سی ؛ ع **وعن ابی امامة قال قال ابو ذر یا نبی اللہ ارأیت الصدقة ما ہی قال اضعاف مضاعفة وعند اللہ مزید رواہ احمد** اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا کہا ابی ذر نی ای نبی خدا کی خبر دو مجکو کہ صدقہ کیا ہی ثواب اوسکا فرمایا چند در چند ہی یعنی کئی کئی حصی ہی اور نزدیک اللہ کی زیادہ ہی نقل کی یہہ احمد نی **ف** کئی کئی حصی ہی حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ دس حصی سی سات سو تک ہی اور زیادہ بہی ہی کہ اگر چاہی سات سو سی بہی زیادہ ثواب دی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی واللہ یضاعف لمن یشاء یعنی اللہ بڑہاتا ہی ثواب جسکی لیی چاہتا ہی ؛ ح

باب افضل الصدقة

باب ہی بیچ بیان بہترین صدقہ کی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن ابی ہریرة وحکیم بن حزام قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الصدقة ما کان عن ظہر غنی وابدأ بمن تعول رواہ البخاری ورواہ مسلم عن حکیم وحدہ** روایت ہی ابی ہریرہ اور حکیم بن حزام سی کہ کہا دونون نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین صدقہ وہ ہی کہ ہو بی پروائی سی اور شروع کر ساتہہ اوس شخص کے کہ لازم ہی تجپر نفقہ اوسکا روایت کی یہہ بخاری نی اور روایت کی مسلم نی نری حکیم سی **ف** بی پروائی سی یعنی صدقہ دیکر اور پہر غنا باقی رہی مطلق فقیر نہو جاوی یعنی قوت اہل و عیال کا رکہہ لی اور جو زیادہ اوس سی ہو تصدق کری اور عیال کو محتاج و بہوکا نرکہی جیسا کہ فرمایا شروع کر ساتہہ وس شخص کے کہ لازم ہی تجپر نفقہ اوسکا اور تحقیق یہہ ہی کہ ضرور ہی صدقہ دینی والیکو کہ یا تو غنا ر نفس حاصل ہو یعنی از راہ سخاوت نفس کے اللہ پر اعتماد کر کر دیتا جاوی اور دل غنی رہی کچہہ پروا نکری جیسیکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نی تمام مال دیدیا اور حضرت نی پوچہا کہ کیا باقی چہوڑا تو نی اپنی عیال کی لیی عرض کیا کہ اللہ و رسول حضرت نی اونکی تعریف کی اور یا غنا مال باقی رہی کہ دی اور پہر مالدار رہی مفلس نہو جاوی جیسیکہ اور پر گذرا حاصل کہیہ کہ تو کل حاصل ہو دیوی جو کچہہ چاہی و الا مقدم رکہی نفس و عیال کو اتنا ندی کہ آپ اور عیال بہوکی رہین ؛ ح ع **وعن ابی مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انفق المسلم نفقة علی اہلہ وہو یحتسبہا کانت لہ صدقة متفق علیہ** اور روایت ہی ابی مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ خرچ کرتا ہی مسلمان کچہہ خرچ اپنی اہل پر یعنی بیوی اور قرابتیون پر اور اوسمین توقع رکہتا ہی ثواب کی ہوتا ہی اوسکی لیی صدقہ یعنی مثل صدقہ یا صدقہ مقبول نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینار انفقتہ فی سبیل اللہ ودینار انفقتہ فی رقبة ودینار تصدقت بہ علی مسکین ودینار انفقتہ علی اہلک اعظمہا اجرا الذی انفقتہ علی اہلک رواہ مسلم** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک دینار ہی کہ خرچ کریتو اوسکو اللہ کی راہ مین یعنی حج یا جہاد یا طلب علم مین اور ایک دینار ہی کہ خرچ کریتو اوسکو بیچ آزاد کرنی بردیکی اور ایک دینار ہی کہ صدقہ دیتو مسکین کو اور ایک دینار ہی کہ خرچ کریتو اوسکو اپنی اہل پر بہت بڑی اون دیناروں مین ازروی ثواب کی وہ دینار ہی کہ خرچ کیا تو نی اوسکو اپنی اہل پر نقل کی یہہ مسلم نی **وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل دینار ینفقہ الرجل دینار ینفقہ علی عیالہ ودینار ینفقہ علی دابتہ فی سبیل اللہ ودینار ینفقہ علی اصحابہ فی سبیل اللہ رواہ مسلم** اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہتر دینار کہ خرچ کری اوسکو آدمی وہ دینار ہی کہ خرچ کری اوسکو اوپر عیال اپنی کی اور وہ دینار کہ خرچ کری اوسکو اپنی جانور پر کہ پالا ہوا اوسکو جہاد کی لیی اور وہ دینار کہ خرچ کری اوسکو اوپر یارون اپنی کی اوسحال مین کہ وہ جہاد کرنی والی ہون اللہ کی راہ مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی خرچ کرنا ان تین پر فضل ہی اور ون پر خرچ کرنی سی ؛ ع **وعن ام سلمة قالت قلت یا رسول اللہ الی اجر ان انفق علی بنی ابی سلمة انما ہم بنی فقال انفقی علیہم فلک اجر ما انفقت علیہم متفق علیہ** اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ آیا

واسطی میرے ثواب ہی خرچ کرنیمین اوپر بیٹون ابی سلمہ کی سوا اسکی نہین کہ وہ بیٹی میری ہین پس فرمایا خرچ کر اونپر پس تیری لیے ثواب ہے اوس چیز کا کہ خرچ کریگی تو اونپر متفق علیہ
کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حضرت ام سلمہ پہلی بی بی ابو سلمہ صحابی کی تہین اونسی کیی بچی ہوئی تہی عمر اور زینب اور دُرّہ جب وہ مری تو حضرت سے
نکاح ہوا اونکا پس اون بچونکو ام سلمہ کچھہ دیا کرتی تہین اوسکو پوچھا کہ مجھی ثواب ہے ہوتا ہی اونکی دینی مین یا نہین پس اسصورت مین مراد بیٹونسی بیٹی سگی
ہونگی یا ابو سلمہ کی اور بیویسی جو بچی تہی اونکی دینی کا حکم پوچھا اس صورت مین بیٹونسی سوتیلی بیٹی مراد ہونگی ۱۲ ع ح **وعن** زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ قَالَتْ فَرَجَعْتُ
اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ اِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيْفُ ذَاتِ الْيَدِ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَأْتِهٖ فَاسْئَلْهُ فَاِنْ
كَانَ ذٰلِكَ يُجْزِيْ عَنِّيْ وَاِلَّا صَرَفْتُهَا اِلٰى غَيْرِكُمْ قَالَتْ فَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بَلِ ائْتِيْهِ اَنْتِ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا امْرَأَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ
بِبَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتِيْ حَاجَتُهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ
قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهٗ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبِرْهُ اَنَّ امْرَأَتَيْنِ
بِالْبَابِ تَسْاَلَانِكَ اَتُجْزِئُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلٰى اَزْوَاجِهِمَا وَعَلٰى اَيْتَامٍ فِيْ حُجُوْرِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ
مَنْ نَحْنُ قَالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُمَا قَالَ امْرَأَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَزَيْنَبُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَهُمَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ اور روایت ہی زینب بیوی
عبد اللہ بن مسعود کیسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تصدق کرو ای گروہ عورتونکی اگرچہ ہو زیور ون تمہاریسی کہا زینب نی پس پہر کر آئی مین
یعنے حضرت کی مجلس سے طرف عبد اللہ بن مسعود کی پس کہا مینی کہ تحقیق تو مرد ہی سبک ہاتہہ کا یعنی فقیر ہی اور تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا ہی
ہمکو ساتہہ دینی صدقہ کی پس جا حضرت کی پاس اور پوچھہ ونسی یعنی یہہ کہ آیا کفایت کرتا ہی مجکو تصدق کرنا تجپر اور تیری اولاد پر یا نہین پس اگر ہو یہہ تصدق
کرنا تجپر اور تیری اولاد پر کہ کفایت کری مجہسی تصدق کرون تمپر اور اگر نہ کفایت کری خرچ کرون اوسکو طرف غیر تمہارے کی کہا زینب نے پس کہا واسطی میرے عبد اللہ نی بلکہ
تو ہی جا حضرت کے پاس کہا زینب پس گئی مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ناگہان ایک عورت انصار مین سے کہڑی تہی اوپر دروازہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حاجت میرے مانند حاجت اوسکی تہی یعنی
وہ بہی یہی پوچھنی کو آئی تہی کہ آیا خاوند اور اوسکی متعلقون کو دون یا نہین کہا زینب نے تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ ڈالی گئی تہی اونپر ہیبت کہا پس نکلی
ہمپر بلال پس کہا ہمنی اونکو جا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس خبر دو اونکو یہہ کہ دو عورتین دروازی پر پوچھتی ہین آپ سے کہ کیا کفایت کرتا ہی صدقہ
دینا اونسی خاوندون اونکیکو اور یتیمونکو کہ اونکی پرورش مین ہین اور نہ خبر کر تو حضرت کو کہ کون ہین ہم یعنی مبالغہ کیا پچ چھپنے ریا رکے کہ اس مین ✤
بالکل ریا کو دخل نہین کہا زینب نے پس گئی بلال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس پوچھا حضرت سی وہ مسئلہ پس فرمایا بلال کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ کون ہین وہ دونون کہا بلال نی ایک عورت ہی انصار مین سی اور ایک زینب ہی پس فرمایا حضرت نی بلال کو کونسی زینب یعنی زینبین کئی ہین یہہ کونسی
ہے کہا عورت عبد اللہ کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی اونکی دو ہرا ثواب ہے ایک ثواب قرابت کا اور دوسرا ثواب صدقہ دینی کا نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی اور لفظ واسطی مسلم کی **ف** ڈالی گئی تہی اونپر ہیبت یعنی اللہ تعالی نی اپنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ہیبت اور عظمت دی تہی کہ لوگ
اونسی ڈرتی تہی اور تعظیم کرتی تہی اونکی پاس سے کوئی جرات نکرتا تہا یکایک داخل ہونیکی اون پاس اور یہہ ہیبت خدا دادہ تہی کہ اللہ تعالی نی سبب عزت کا کیا تہا

اسکو یہہ کہ اپنی طرفسی بسبب بدخلقی کی ہی اور بلال نے اون عورتونکو بتادیا باوجودیکہ اونہون نی منع کیا تہا اسلیے کہ جب حضرت نی پوچہا تو واجب ہوا اونکو
بتادینا اور نہ دیوی آدمی زکوة اپنی بیوی اپنی کو بالاتفاق اور نہ دیوی بیوی زکوة اپنی خاوند اپنی کو نزدیک ابوحنیفہ کی اسلیے کہ دونون شریک ہوتی ہین
منافع مین عادة اور صاحبین کے نزدیک درست ہے بیویکو کہ خاوندکی تئین زکوة دی پس امام ابوحنیفہ کی نزدیک اسحدیث مین صدقہ سی مراد صدقہ نفل ہے اور صاحبین
کی نزدیک صدقہ محتمل فرض اور نفل دونوکو ہی ۞ ع وعن مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ
ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ام المومنین میمونہ بیٹی حارث کیسی یہہ کہ اونہون نی آزاد کی ایک لونڈی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین پہر ذکر کیا میمونہ نی
یہہ سو برو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا حضرت نی اگر دیتی تو یہہ لونڈی اپنی ماموونکو تو ہوتا بہت بڑا ثواب تجکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف اسلیے کہ وہ احتیاج رکہتی تہی خادم کی پس اونکو دیتی تو صدقہ بہی ہوتا اور صلہ رحم ہی ۞ ع وعن عَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى
أَيِّهِمَا أُهْدِي قَالَ إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا اے رسول خدا کے تحقیق واسطی میرے ہین دو ہمسائی پس کسکو اونمین سے ہدیہ بہیجون یعنے پہلی یا زیادہ کسکو بہیجون
فرمایا طرف اوسکی کہ بہت نزدیک ہو تجسی جسکا دروازہ اونمین سے نقل کی یہہ بخاری نی ف ایک ہمسایہ کی دیوار نزدیک ہو اور ایک کا دروازہ تو قریب
دروازے والیکو مقدم رکہی اور حدیث مین مراد حصر نہین ہے کہ اوسیکو دی دوسرے کو نہ دی بلکہ مراد یہہ ہی کہ پہلی یا زیادہ اوسیکو بہیجی کہ جسکا دروازہ قریب ہو اور
شاید کہ وجہ اسکی یہہ ہی کہ جسکا دروازہ قریب ہوتا ہی اوس سے اکثر اختلاط رہتا ہی اور اطلاع اوسکی حال کی بہت رہتی ہی پس اوس سی سلوک و محبت کرنی
اولی ہی ۞ ع وعن أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت پکاوی تو شوربا پس بہت کر پانی اوسکا اور خبرگیری کر ہمسایون اپنی کی نقل
کی یہہ مسلم نی ف خیال لذت کا نکری بلکہ بہت سا شوربا کری سالن مین اور ہمسایونکو بانٹی ۞ ع الفصل الثانی فصل دوسری ع وعن
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کونسا صدقہ بہت سا ثواب رکہتا ہی فرمایا بہت کوشش کرنی کم مال والیکی اور پہلی دی اوسکو کہ لازم ہو تجپر نفقہ اوسکا نقل کی یہہ ابوداود نی ف بہت کوشش
کرنی کم مال والیکی یعنی افضل صدقہ وہ ہی کہ آدمی کم مال والا مشقت کہینچی اور جو کہ یہہ استطاعت اوسکی ہو دیوی اور اوپر حدیث مین گذرا تہا کہ صدقہ حالت غنا
کا افضل ہے تطبیق ان دونون مین یہہ ہے کہ فضیلت متفاوت ہے بحسب اشخاص اور قوة توکل اور ضعف یقین کے یعنے پہلی حدیث اونکی حق مین ہے کہ جو توکل نہ رکہتی ہون اور یہہ اونکی حق مین ہے کہ جو توکل و یقین
کامل رکہتی ہون اور بعضون نی کہا کہ مراد ساتہہ مقل کی یعنی کم مال والیکی غنی القلب یعنے دل غنی ہی تا کہ موافق ہو جاوی اوسحدیث کی افضل الصدقة ما کان عن ظہر
غنے حاصل یہہ کہ تصدق کرنا فقیر دل غنی کا اگرچہ قلیل ہو افضل ہے تصدق کرنی مالدار کیسی اگرچہ بہت ہو ۞ ع وعن سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ رَوَاهُ
أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی سلیمان بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی صدقہ دینا مسکین کو ایک صدقہ
ہے یعنے ایک ثواب صدقہ کا ہوتا ہی اور صدقہ دینا قرابتی کو دوہرا ثواب رکہتا ہی ایک صدقہ کا اور دوسرا سلوک کرنی ناتی دار کا
نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی وعن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدِي دِينَارٌ قَالَ أَنْفِقْهُ
عَلَى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ أَنْفِقْهُ عَلَى وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ أَنْفِقْهُ عَلَى أَهْلِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ أَنْفِقْهُ عَلَى
خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ أَنْتَ أَعْلَمُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا میرے پاس ایک دینار ہی یعنی اور چاہتا ہون خرچ کرنا اوسکا فرمایا خرچ کر اوسکو اپنی پر کہا اوسنی میری پاس ایک اور دینار ہے فرمایا خرچ کر اوسکو اپنی اولاد پر کہا اوسنی میرے پاس ایک اور دینار ہی فرمایا خرچ کر اوسکو اپنی اہل پر یعنی بی بی اور مان باپ وغیرہ پر اور بہنون پر کہا اوسنی میری پاس ایک اور دینار ہی فرمایا خرچ کر اوسکو اپنی خادم پر کہا اوسنی میری پاس ایک اور دینار ہی فرمایا تو دانا تر ہی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** تو دانا تر ہی یعنی اوسکی مستحق کا حال تو ہی خوب جانتا ہی جسکو مستحق جانی اوسکو دی ۱۲ ح

وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بخیر الناس رجل ممسک بعنان فرسہ فی سبیل اللہ الا اخبرکم بالذی یتلوہ رجل معتزل فی غنیمۃ لہ یؤدی حق اللہ فیہا الا اخبرکم بشر الناس رجل یسأل باللہ ولا یعطی بہ رواہ الترمذی والنسائی والدارمی اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ بہترین آدمی کی وہ شخص کہ پکڑی ہوئی ہی لگام گہوڑی اپنی کی اللہ کی راہ مین یعنی سوار ہوکر منتظر جنگ کا ساتھہ کافرونکی ہی کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھہ اوس شخص کی کہ قریب ہو مرتبے مین شخص مذکور کی وہ شخص کہ گوشہ پکڑا ہی اپنے چند بکریون مین ادا کرتا ہی حق اللہ کا اونمین یعنی جنگل مین جا رہا الگ ہوکر لوگونسی اور بکریونسی گذران اپنی کرتا ہی اور زکوۃ اونکی ادا کرتا ہی کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھہ بدترین آدمیونکی وہ شخص کہ سوال کیا جاتا ہی ساتھہ قسم اللہ کے یعنی سائل اسطرح مانگتا ہی اوس سے کہ دی مجکو تو خدا کی قسم اور نہین دیتا ساتھہ اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نی **ف** ساتھہ بہترین آدمی کی یعنی اچھی لوگونمین سی ایک یہہ بہی ہی یہہ ایسی کہا کہ غازی سب لوگونسی افضل نہین ہے اور اسیطرح بدترین آدمیونسی بہی یہہ مراد ہی کہ برونمین سی ایک یہہ بہی ہی ۱۲ ع ۱۲

وعن ام بجید قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ردوا السائل ولو بظلف محرق رواہ مالک والنسائی وروی الترمذی وابو داود معناہ اور روایت ہی ام بجید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہیر دو مانگنی والیکو اگرچہ ساتھہ سم جلی ہوئی کی ہو نقل کی یہہ مالک اور نسائی نی اور نقل کی ترمذی اور ابو داود نی معنی اسکی **ف** یہہ مبالغہ ہی یعنی پہیرنی سائل کی ساتھہ ادنی اوس چیز کی کہ میسر ہو یعنی جو کچھ میسر ہو سائل کو دی بغیر دیے نہ پہیری پس حقیقت اس کلام کی نہین مراد ہی ایسی کہ کہر جلا ہوا قابل انتفاع کی نہین ۱۲ ع

وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استعاذ منکم باللہ فاعیذوہ ومن سأل باللہ فاعطوہ ومن دعاکم فاجیبوہ ومن صنع الیکم معروفا فکافئوہ فان لم تجدوا ما تکافئونہ فادعوا لہ حتی تروا انکم قد کافأتموہ رواہ احمد وابو داود والنسائی اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص پناہ مانگی ساتھہ اللہ کی پس پناہ دو اوسکو اور جو کوئی مانگی ساتھہ نام اللہ کے پس دو اوسکو اور جو شخص کہ بلاوے تمکو یعنی کہانیکی لیے پس قبول کرو بلانا اوسکا یعنی اگر کوئی مانع حسی یا شرعی نہو اور جو شخص کری طرف تمہاری احسان یعنے قولی ہو یا فعلی پس بدلا دو اوسکو یعنی تم بہی احسان کرو اوسپر جیسا اوسنے کیا پس اگر نہ پاؤ مال کہ بدلا دو اوسکا پس دعا کرو واسطے محسن کے یہانتک کہ گمان کرو یہہ کہ بدلا دیا تمنی اوسکا نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور نسائی نی **ف** جو شخص پناہ مانگی الخ یعنی جو شخص پناہ مانگی تمسی اور طلب کرے تمسی دفع شر تمہاری کی یا شر غیر تمہاری کی اور وقت پناہ مانگنی کے کہی خدا کا واسطہ دیتا ہون تجکو یہہ کہ دفع کر مجسی شر پس قبول کرو کہنا اوسکا اور دفع کرو اوس سے شر واسطے تعظیم نام خدا تعالی کی اور احتمال ہے کہ حرف ب صلہ استعاذ کا ہی یعنی جو کوئی پناہ مانگی ساتھہ اللہ کے پس تعرض کرو اوس سے بلکہ پناہ دو اور دفع کرو شر اوس سے اور یہانتک کہ گمان کرو الخ یعنی مکرر کرو دعا یہانتک کہ گمان کرو تم کہ ادا کیا حق اوسکا اور ایک اور حدیث مین آیا ہی کہ جو شخص کہ کیا گیا طرف اوسکے احسان پس کہا اوسنے احسان کرنیوالیکو جزاک اللہ خیرا پس تحقیق مبالغہ کیا ثنا مین یعنی دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اوسپر کہ جسنی کہا کسیکو جزاک اللہ خیرا اسنے ادا کیا عوض اگرچہ حق بہت ہو واسطے اسکے کہ اسکی کہنی مین گویا اسنی اپنی نفس کو عاجز جانا بدلا دینی مین اور سپرد کیا حق سبحانہ کو پس

ایکبار کہنا بمنزلہ مکرر دعا کرنیکی ہوا اور عادت تھی ام المومنین عائشہ رضی کی کہ جب دعا کرتا اونکی لیے سائل تو وہ بھی اوسیطرح دعا کرتیں اوسکی لیے پھر دیتیں اوسکو
مال پس لوگوں نے سبب اسکا پوچھا فرمایا کہ اگر نہ دعا کروں میں اوسکی لیے تو البتہ ہو حق اوسکا مجھپر بسبب دعا کی میرے لیے زیادہ حق میرے سے اوپر بسبب صدقہ کی پس دعا کرتی
ہوں اوسکی لیے جیسیکہ وہ دعا کرتا ہے میری لیے تا کہ بدلا ہو دعا میری دعا اوسکی کا ساتھ دعا اپنی کی اور خالص ہو صدقہ ❊ع **وعن** جابر قال قال
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا یسئل بوجہ اللہ الا الجنۃ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ مانگی
جاوے ساتھ ذات اللہ کے مگر بہشت نقل کیا یہہ ابوداؤد نے **ف** یعنی نہ مانگو لوگو کسی کو کوئی چیز بواسطہ ذات خدا کی یعنی نہ کہو کہ دے مجھکو کوئی چیز واسطے ذات خدا کے
یا واسطے اللہ کے اسلیے کہ نام اللہ تعالی کا بہت بڑا ہے اس سے کہ مانگی جاوے ساتھہ اوسکی متاع دنیا کی بلکہ مانگو ساتھہ اوسکی جنت کو یا اسما کہتی ہیں ہم تجھسے بواسطہ
ذات کریم تیری کی کہ یہہ داخل کر تو ہمکو جنت میں ❊ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** انس قال کان ابوطلحۃ اکثر الانصار
بالمدینۃ مالا من نخل وکان احب اموالہ الیہ بیرحاء وکانت مستقبلۃ المسجد وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یدخلھا ویشرب من ماء فیھا طیب قال انس فلما نزلت ھذہ الایۃ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون قام ابوطلحۃ
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان اللہ تعالی یقول لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون
وان احب مالی الی بیرحاء وانھا صدقۃ للہ تعالی ارجو برھا وذخرھا عند اللہ فضعھا یا رسول اللہ حیث
اراک اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخ بخ ذلک مال رابح وقد سمعت ما قلت وانی اری ان تجعلھا فی الاقربین
فقال ابوطلحۃ افعل یا رسول اللہ فقسمھا ابوطلحۃ فی اقاربہ وبنی عمہ متفق علیہ روایت ہے انس سے کہ کہا تھے ابوطلحہ بہت مالد
مدینہ کی انصار میں قسم کہجوروں سے اور تھا بہت محبوب مالوں اونکیسے طرف اونکی بیرحا کہ نام اونکی باغ کا تھا اور تھا وہ سامنی مسجد کی یعنی مسجد نبوی کی
اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیجاتی اوسمیں اور پیتی پانی اوسمیں کا کہ اچھا تھا یعنی شیریں یا حلال بلاشبہ کہا انس نے پس جب اوتری یہہ
آیت ہرگز نہ پہنچوگی نیکی کو یعنی جنت کو یہانتک کہ خرچ کرو اوس چیز سی کہ دوست رکہتی ہو کہڑی ہوئی ابوطلحہ طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا
رسول اللہ تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہی ہرگز نہ پہنچوگی نیکی کو یہانتک کہ خرچ کرو اوس چیز سی کہ دوست رکہتی ہو اور تحقیق بہت محبوب مال میرےسی طرف میری بیرحا ہے
اور تحقیق وہ صدقہ ہے واسطی اللہ کے امید رکہتا ہوں نیکی اوسکی یعنی بموجب آیۃ کریمہ کی اور امیدوار ہوں ذخیرہ رکہنی اوسکا نزدیک اللہ کے پس
رکہو اسکو ای رسول خدا کی جہاں فرمائے تمکو اللہ یعنی آپ جس جگہہ مناسب جانیں خرچ فرمائیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شاباش شاباش یہہ یعنی
بیرحا مال ہے نفع دینی والا اور تحقیق سنا میں نے جو کہا تو نے اور تحقیق میں مناسب جانتا ہوں یہہ کہ تقسیم کر دے اسکو اپنی قرابتوں میں یعنی محتاج قرابتیوں کو تا
ثواب صدقہ کا بھی ہو اور صلہ رحم کا بھی پس کہا ابوطلحہ نے کرونگا یا رسول اللہ یعنی جو فرمایا آپ نے پھر تقسیم کیا اوس باغکو ابوطلحہ نے اپنی قرابتوں میں اور چچا کی
بیٹوں میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** بنی عم بیان ہے اقارب کا یا اقارب سے سوائے اونکی اور ناتیدار مراد ہوں ❊ح **وعنہ** قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصدقۃ ان تشبع کبدا جائعا رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے انس سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صدقہ کا یہہ ہے کہ پیٹ بہرے ایک جگر بہوکہ کا نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یعنی جو چیز کہ
جاندار ہو خواہ کافر ہو خواہ مسلمان خواہ جانور لیکن جانور موذی کہ جنکی لیے حکم مارنیکا ہے یعنی نہ سانپ وغیرہ مستثنے ہیں یعنی کہلانا اونکا اچھا نہیں
❊ع **باب** **ف** عادت ہے مولف کی کہ میں نرا باب سے ذکر کرتا ہے بغیر ترجمہ کی اور ذکر کرتا ہے اوسمیں حدیثیں متمات اور لمعات میں پہلی باب کے
چنانچہ یہہ باب بھی ویسا ہی ہے اور بعضی نسخوں میں یوں ہے باب ما ینفق المرأۃ من مال زوجھا یعنی اس باب میں بیان ہے اوس چیز کا کہ خرچ کرے عورت

اپنی خاوند کی مال مین سے ؛ ع ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا اَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ
ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ تصدق کرتی ہی عورت اپنی گھر کی
طعام مین سے او سحال مین کہ نہ اسراف کرنیوالی ہو ہوتا ہی واسطی اوسکی ثواب اوسکا بسبب خرچ کرنی اوسکیکی اور ہوگا اوسکی خاوند کو ثواب اوسکا بسبب کمانی اور
مال کی اور واسطی داروغہ کی مانند اسی کی یعنی کہانا جسکی حوالہ ہی اوسکو بہی ثواب بسبب خرچ کرنیکی ایسا ہی ہوتا ہی جیسی میان بیوی کو نہین کم کرتی بعض
اونکی ثواب بعض کیکو کچہہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ محمول ہی اسپر کہ خاوند نی اذن دیدیا ہو بیوی کو تصدق کرنیکا صریحا یا دلالۃ اور بعضون نی
کہا کہ یہہ حکم جاری ہوا ہے اوپر عادہ اہل حجاز کی کہ عادت اونکی یہہ ہے کہ اپنی بی بیونکو اور خادمونکو اذن دیدیتی ہین یہہ کہ ضیافت کرین وہ مہمانونکی اور کہلاوین
سائل و مساکین و ہمسایہ کو پس رغبت دلائی حضرت نی اپنی امت کو کہ یہہ عادت نیک حاصل کرین ۞ ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَلَهَا نِصْفُ اَجْرِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی
ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ تصدق کرتی ہی عورت کمائی یعنی مال خاوند اپنی کی سی بغیر حکم اوسکیکی پس واسطی اوسکی ہی آدہا ثواب اوسکا
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بغیر اوسکی حکم کی مراد بغیر حکم اوسکیسی یہہ ہے کہ خاص اوس صدقہ کا خاوند نی حکم نہین کیا لیکن جانتی ہی رضا خاوند کی
بالاجمال صریحا یا دلالۃ یعنی تہوری چیز ہو کہ اوسکی دینی کو کوئی منع نہین کرتا جیسی یہان فقیر کو ٹکڑا یا کوڑی دیدیتی ہین ۞ ح **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْاَمِيْنُ الَّذِيْ يُعْطِيْ مَا اُمِرَ بِهٖ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ فَيَدْفَعُهٗ اِلَى الَّذِيْ اُمِرَ لَهٗ بِهٖ اَحَدُ
الْمُتَصَدِّقَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی داروغہ مسلمان امانتدار ایسا کہ دیوی
اوس چیز کو کہ حکم کیا گیا ساتہہ اوسکی یعنی صدقہ اور مانند اوسکیکی پوری بدون نقصان کے خوشی دل اپنی کیسی پس دیوی اوس چیز کو طرف اوسکی کہ حکم کیا گیا ہی اوسکی لیی
ساتہہ اوسکی ایک ہے دو تصدق کرنیوالونمین کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسمین چار شرطین مذکور ہوئین ایک تو حکم ہونا مالک کا اور دوسری پورا دینا اور
تیسری خوشی سی دینا یہہ اسلیی کہا کہ بعضی داروغہ اور خادم خوشی سی نہین دیتی جو کہ مالک لواتی ہین اور چوتہی دینا اوسکو کہ جسکی لیی حکم کیا گیا ہی نہ اور مسکین کو اور
لفظ متصدقین ساتہہ صیغہ تثنیہ کی ہی یعنی ایک مالک اور دوسرا یہہ داروغہ یہہ جو دو صدقہ کرنیوالی ہین اونمین کا ایک یہہ ہے ہی اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتہہ صیغہ
جمع کی ہی یعنی داروغہ بہی ایک تصدق کرنیوالونمین سے ہے حاصل یہہ کہ جو داروغہ مسلمان و امانتدار ہو کہ جو کچہہ مالک دینی کا حکم کرتا ہو پورا دیتا ہو اور خوش ہوکر
دیتا ہو اور دیتا ہو اوسکو کہ جسکی لیی مالک نے حکم کیا تو اوسکو بہی ثواب مانند ثواب مالک کے ہوتا ہی ۞ ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّيَ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَاَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ
سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تحقیق ماں میری ناگہاں مرگئی اور گمان کرتا ہون مین اوسکو کہ اگر بولتی کچہہ صدقہ دیتی یا وصیت کرتی صدقہ
دینی کی پس کیا ہی واسطی اوسکی ثواب اگر صدقہ دون مین اوسکی طرف سی فرمایا ہان ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ
ثواب صدقہ کا میت کو پہنچتا ہی اور اسیطرح دعا و استغفار میت کی لیی مفید ہی مذہب اہل سنت و جماعت کا یہی ہی اور عبادات بدنیہ مین اختلاف ہے
مانند نماز و تلاوت قرآن کی اور مختار یہہ ہے کہ انکا بہی ثواب پہنچتا ہی اور امام عبد اللہ یافعی رح نی لکہا ہی کہ شیخ بزرگ قدر عبد السلام کو بعد مرنیکی کسی نی خواب
مین دیکہا کہ کہتی رہین ہم دنیا مین حکم کرتی تہی ساتہہ نہ پہنچنی ثواب تلاوت قرآن کی اور اس عالم مین برخلاف اوسکی پایا مین ۞ ح **اَلْفَصْلُ
الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

لا تنفق امرأة شيئا من بيت زوجها الا باذن زوجها قيل يا رسول الله ولا الطعام قال ذلك افضل اموالنا رواه الترمذي

روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی بیچ خطبہ اپنی کی سال حجۃ الوداع کی مین کہ نہ خرچ کری عورۃ کچہہ گہر خاوند اپنی کیسی مگر ساتہہ اذن خاوند اپنی کی یعنی اذن صریحا ہو یا دلالۃ کہا گیا یا رسول اللہ اور نہ خرچ کری طعام بہی فرمایا یہہ نفیس تر ہی مالون ہمارسی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی جب اپنی چیز طعام سی تصدق کرنی بغیر اذن خاوند کی نہ درست ہوئی تو طعام تو افضل چیز ہی یہہ کاہیکو درست ہوگا اور ظاہر مین اس حدیث مین اور اوپر کی بعضی حدیثون مین تعارض معلوم ہوتا ہے لیکن فائدہ انکو جو کوئی دیکہی گا تو کچہہ تعارض و شبہہ باقی نہ رہیگا اسلئی کہ اونسی تطبیق معلوم ہو جائیگی ۱۲ ع

وعن سعد قال لما بايع رسول الله صلى الله عليه وسلم النساء قامت امرأة جليلة كانها من نساء مضر فقالت يا نبي الله انا كل على ابائنا وابنائنا وازواجنا فما يحل لنا من اموالهم قال الرطب تاكلنه وتهدينه رواه ابو داود

اور روایت ہی سعد سی کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیعت لی یعنی عہد لیا اوپر قایم کرنی احکام شریعت کی عورتونسی تو کہڑی ہوئی ایک عورت بزرگ قد یا دراز قد گو یا کہ وہ قبیلہ مضر کی عورتونسی ہی پس کہا اے نبی اللہ کے تحقیق ہم ہہارہین اوپر باپون پر اور اپنی بیٹون پر اور اپنی خاوندون پر پس کیا حلال ہے ہمارے لیے مالون اونکیسی یعنی بغیر اونکی حکم کی فرمایا تازہ مال کہاؤ تم اوسکو اور بطریق تحفہ کی بہیجو اوسکو نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** مراد تازی مال سی یہہ ہے کہ جو جلدی بگڑ جاوے جیسے شوربا اور دودہ اور مانند انکی اور بعضی میوے کہ جلدی بگڑ جاتی ہین پس ایسے چیزونمین حاجت اذن کی نہین اسلیے کہ عرف و عادت جاری ہی کہ لوگ ایسی چیزونکی خرچ کرنیکو منع نہین کرتی پس اذن دلالۃ حاصل ہی بخلاف خشک چیز کی کہ اوسمین اذن و رضا ضرور چاہیے ۱۲ ع ح

الفصل الثالث فصل تیسرے عن عمير مولى ابي اللحم قال امرني مولاي ان اقدد لحما فجاءني مسكين فاطعمته منه فعلم بذلك مولاي فضربني فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فدعاه فقال لم ضربته فقال يعطي طعامي بغير ان امره فقال الاجر بينكما وفي رواية قال كنت مملوكا فسالت رسول الله صلى الله عليه وسلم اتصدق من مال موالي بالشيء قال نعم والاجر بينكما نصفان رواه مسلم

روایت ہی عمیر غلام آزاد ابی اللحم کیسی کہ کہا حکم کیا مجکو صاحب میرے نے کہ چیرونمین گوشت کو یعنی سکہا نیکی لیے پس آیا میرے پاس ایک مسکین پس کہلایا مینی اوسکو اوسمین سے پس جانا یہہ صاحب میرے نی پس مارا مجکو پہر آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ذکر کیا مینی یہہ روبرو حضرت کی پس بلایا حضرت نی صاحب میرے کو پہر فرمایا کیون مارا تونی اسکو کہا دیتا ہی طعام میرا بدون حکم میرے کی فرمایا ثواب درمیان تم دونونکی ہی اور ایک روایت مین ہے کہ کہا عمیر نی تہا مین غلام کسیکا پس پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کیا تصدق کرون مین مال مالکون اپنی کیسی کچہہ یعنی چیز قلیل یا وہ چیز کہ اذن ہی اوسمین عادۃ فرمایا کہ ہان اور ثواب درمیان تم دونونکی ہی آدہا ہون آدہ نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ثواب ہے میان تم دونونکی یعنی اگر امر کرتا تو دینی کا یا راضی ہوتا اور کہا طیبی نے کہ مقصود حضرت کا یہہ نہین تہا کہ غلام کو حق تصرف ہی ملک مولی مین علی الاطلاق بلکہ مکروہ جانا حضرت نی مارنا غلام کو ایسی امر پر کہ مولی کی حق مین اچہا تہا پس رغبت دلائی مولی کو اسپر کہ غنیمت جانی ثواب کو اور درگذر کری اوس سے غرض کہ یہہ تعلیم اور رہنمائی تہی ابی اللحم کی لیے نہ تقریر یعنی جائز کہنا فعل غلام کا ۱۲ ع

باب من لا يعود في الصدقة باب ہے بیچ بیان اوس شخص کے کہ نہ لیوی صدقہ دیا ہوا اپنا یعنی نہ حقیقۃ اور نہ صورۃ

الفصل الاول فصل پہلے عن عمر بن الخطاب قال حملت على فرس في سبيل الله فاضاعه الذي كان عنده فاردت ان اشتريه وظننت انه يبيعه برخص فسالت النبي صلى الله عليه وسلم فقال لا تشتره ولا تعد في صدقتك وان اعطاكه بدرهم فان العائد في صدقته كالكلب يعود في قيئه وفي رواية لا تعد في صدقتك فان العائد في صدقته كالعائد في قيئه متفق عليه

روایت ہی عمر بن خطاب سے کہ کہا سوار کیا مینی کسیکو گہوڑی پر راہ خدا مین یعنی ایک غازی پاس گہوڑا نہ تہا مینی اوسکو گہوڑا دیا پس ضایع کیا اوس نے کہ تہا گہوڑا اوس پاس

سببسے بغور رکہی وبلا کر دیا پس چاہا مینی یہہ کہ مول لون مین اوسکو اور گمان کیا مینی یہہ کہ بیچیگا وہ اونکو سستا پہر پوچہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا نہ خرید
کرا وسکو اور نہ عود کر اپنی صدقہ مین اگرچہ دیوی تجکو وہ بدلی ایک درہم کی یعنی یہہ عود صورة ہی نہ حقیقةً اسلیے کہ رجوع کرنیوالا اپنی صدقہ مین مانند کتی کی ہی کہ
چاٹتا ہی اپنی قی کو اور ایک روایت مین ہے کہ نہ رجوع کر اپنی صدقہ مین یعنی اگرچہ صورة مین ہو اسلیے کہ رجوع کرنیوالا اپنی صدقہ مین مانند چاٹنی والیکی ہے
اپنی قی کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بیچیگا اوسکو سستا یعنی بسبب دبلی ہوجانیکی یا اسلیے کہا کہ مین محسن اوسکا تہا اور نہ خرید کر یہہ نہی تنزیہی ہی
کہا ابن ملک نے کہ گئی ہین بعضی عالم طرف اسکی کہ صدقہ دینی والیکو خریدنا اپنی صدقے کا حرام ہی بموجب ظاہر حدیث کی اور اکثر علما کہتی ہین کہ یہہ مکروہ تنزیہی ہی
اسلیے کہ اسمین قبیح لغیرہ ہی وہ یہہ ہے کہ جسکو تصدق دیا جاتا ہی وہ اکثر سستی مول کو بیچتا ہی صدقہ دینی والیکی ہاتہہ بسبب پہلے احسان اوسکیلیے پس ہوتا ہی مانند
عود کرنیوالیکی اپنی صدقہ مین بیچ اوس مقدار کی کہ رعایت کیا گیا بع وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَتْهُ
امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلٰى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيْرَاثُ قَالَتْ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَصُوْمُ عَنْهَا قَالَ صُوْمِيْ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ
أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّيْ عَنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی بریدہ سے کہ کہا تہا مین بیٹہا ہوا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ناگہان
آئی اونکی پاس ایک عورة پہر کہا اے رسول خدا کی تحقیق تصدق کی تہی مینی اپنی ماںکو ایک لونڈی اور تحقیق ماں مرگئی یعنی پس آیا لونڈی اوسکو اور عود کرگئی
میرے ملک مین یا نہین فرمایا ثابت ہوا ثواب تیرا یعنی بسبب تصدیق کرنیکی اور پہیر دیا لونڈیکو تجپر میراث نی کہا عورة نی اے رسول اللہ کی تحقیق تہی ماں پر روزے
مہینہ بہر کی کیا روزی رکہون مین اوسکی طرف سی یعنی حقیقةً یا حکماً فرمایا کہ روزی رکہہ اوسکی طرف سے کہا اوس عورت نی کہ تحقیق ماں میری نی نہین حج کیا ہے
کیا حج کرون مین اوسکی طرف سی فرمایا کہ ہان حج کر اوسکی طرف سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پہیر دیا میراث نی یہہ نسبت مجازی ہی یعنی پہیرا اوسکو اللہ نی تجپر بسبب
میراث کی اور ہوئی لونڈی ملک تیری بسبب ارث کی اور آئی تیری پاس ساتہہ وجہ حلال کی حاصل یہہ کہ صدقے مین عود کرنا جو منع ہی یہہ اوس قبیلہ سی نہین ہے
اسلیے کہ یہہ امر اختیاری نہین ہے اور روزی رکہہ یعنی حکماً کہ وہ ادا کرنا فدیہ کا ہی مذہب جمہور علما کا یہی ہی کہ روزہ رکہنا کسیکے طرف سے کسیکو درست نہین بلکہ وارث
فدیہ دین کہ بیان اسکا مع بیان اختلاف مذاہب کے باب قضا روزون مین ہوگا انشاء اللہ تعالی اور تفصیل اسکی یہہ ہی کہ عبادت کئی قسم پر ہی ایک تو نری
مالی جیسی زکوة اور دوسری نری بدنی جیسی نماز اور تیسری مرکب مالی و بدنی سی جیسی حج پس مالی مین نیابت جائز ہی حالت اختیار مین بہی اور
ضرورة مین بہی اسلیے کہ مقصود حاجت روائی فقیر کی ہی سو حاصل ہی بسبب ادا کرنی نائب کے اور بدنی مین نیابت کسی حال مین جائز نہین اسلیے کہ مقصود
مشقت مین ڈالنا نفس کا ہی اور وہ حاصل نہین ہوتا نائب کے کرنیسی اور مرکب مین جائز ہی وقت عجز کی نہ حالت قدرت مین اور حج نفل مین جائز ہی نائب
کرنا حالت قدرت مین بہی اسلیے کہ باب نفل کا وسیع تر ہی اور ہان حج کر یعنی برابر ہی کہ واجب ہوا تہا اوسپر یا نہین وصیت کی تہی اوسکو یا نہین وارث کو درست
ہی کہ مورث کی طرف سی حج کرواوی یا آپ کری بغیر اذن اوسکیکی اور غیر کو اذن شرط ہی واللہ اعلم تمام ہوا کتاب الزکوة ساتہہ مدد و توفیق اللہ تعالی کی
اب آگے اسکی ہی کتاب الصوم نسال اللہ تمامہ بع ح **كِتَابُ الصَّوْمِ** کتاب ہے بیچ بیان روزیکی **ف** صوم کی معنی لغة مین ہین مطلق
بند رہنی کی اور شرع مین معنی اسکی ہین بند رہنا کہانی پینی اور جماع کرنیسی اور داخل کرنی کسی چیز کیسی اندر بدن کی کہ اوسکو حکم اندر کا ہی فجر سی غروب تک
ساتہہ نیت کی اور روزہ رکہنی والا اہل ہی ہو یعنی مسلمان ہی ہو اور پاک ہی ہو حیض و نفاس سے اور روزہ یعنی رمضان کا تیسرا رکن ہی اسلام کا مقرر کیا
اسکو اللہ تعالی نی بڑی بڑی فائدون کی لیے سب مین بڑی فائدہ اسکی دو ہین ایک تو یہہ کہ خاطر جمعی ہوتی ہی نفس امارہ کو اور جاتی رہتی ہی تیزی
اوسکی اور سب اعضا آنکہہ اور زبان اور کان اور ستر وغیرہ سست ہوجاتی ہین بسبب اسکے پس خواہش گناہ کی کم ہوتی ہی چنانچہ اسلیے کہا گیا ہی کہ جب

بهوکا هوتا هی نفس سیر هوتی هین تمام اعضا یعنی رغبت نهین کرتی مناسب اپنے کی اور جب سیر هوتا هی نفس بهوکی هوتی هین سب اعضا یعنی رغبت کرتی هین مناسب اپنے کی اور مناسب سے مراد وه چیز هی که عضو اوسکی لیی پیدا هوا هی مثلاً آنکهه دیکهنی کی لیی پیدا هوئی هین پس حالت بهوک مین کسی چیز کی دیکهنی کی رغبت نهین هوتی اور پیٹ بهری پر هوتی هی اسیطرح باقیکو سمجهه لی اور دوسرا فائده یهه هی اس سی دل صاف هو جاتا هی کدورتونسی ایسی که کدورت دلکی بسبب فضول زبان اور آنکهه اور اور اعضا کی هوتی هی یعنی کلام زائد حاجت سے کرنی اور دیکهنا بلا ضرورت اور اور اعضاسی کام زیاده حاجت سی کرتی اور روزه داران چیزونسی امن مین هوتا هی اور بسبب صفائی دل کی اچهی کام کرتا هی اور درجات عالی حاصل هوتی هین اور فائده اسکا یهه هے که یهه سبب رحم کا هوتا هے مساکین پر ایسی که بعض اوقات جو رنج بهوک کا چکهتا هی تو اکثر وه حالت یاد آتی هی پس اور کو بهوکا دیکهتا هی تو رحم کرتا هی اور اور فائده اسکا یهه هے که موافقت کرتا هی فقرا کی اوٹهاتا هی کبهی وه چیز که اوٹهاتی هین وه اور اس سے بلند هوتا هی مرتبه اسکا نزدیک الله تعالی کی جیسیکه منقول هی بشر حافی سی که ایک شخص اونکی پاس گیا جاڑی مین پس پایا اونکو که بیٹهی هوئی کانپتی تهی اور کپڑی اونکی لٹکتی تهی سه پایه پر پس کها اونکو که ایسی وقت مین کپڑی اوتاری تمنی کها ای بهائی فقرا بهت هین اور مجکو طاقت نهین که خبرگیری اونکی کرون کپڑونکی طرف سے پس موافقت کرتا هون اونکی ساتهه اوٹهانی تکلیف جاڑی کی جیسیکه وه اوٹهاتی هین انتهی اور ایسی هی کهتے بعضی اولیا عارفین وقت کهانی کی الهی الیک اللهم لا تؤاخذنی بحق الجائعین یعنے یا الله نه مواخذه کر مجسی ساتهه حق بهوکونکی اور حضرت یوسف علیه السلام نهین سیر هوتی تهی طعام سی سال قحط مین باوجود کثرت غله کی که اونکی پاس تها تاکه نه بهول جاوین بهوکونکو اور مشابه هون ساتهه اونکی تکلیف اوٹهانی مین پهر هوئی فرضیت رمضان کی دس روز بعد تحویل قبله کی شعبان کی مهینه مین که اٹهاروان مهینا تها هجرت سے اور بعضون نی کها هی که نهین فرض تها پهلے اسکی کوئی روزه اور بعضون نی کها که تها پهر منسوخ هوا اور وه روزه بعضون نی کها که عاشوری کا تها اور بعضون نی کها ایام بیض کی اور اختلاف کیا هی علما نی که نماز افضل هی یا روزه مشهور جمهور کی نزدیک یهه هے که نماز افضل هی سب اعمال سی اور بعضون نی کها روزه افضل هے اور منکر فرضیت روزه رمضان کی کا کافر هوتا هی اور تارک اسکا اشد گنهگار چنانچه درمختار کی باب ما یفسد الصوم مین لکها هی ولو اکل عمدًا شهرة بلا عذر یقتل یعنی جو شخص کهاوی رمضان مین قصدًا بلا عذر علی الاعلان وه بیباکانه قتل کیا جاوے ۱۲ ع ح

الفصل الاول فصل پهلے

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء وفی روایة فتحت ابواب الجنة وغلقت ابواب جهنم وسلسلت الشیاطین وفی روایة فتحت ابواب الرحمة متفق علیه روایت هی ابی هریره سے که کها فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی جب داخل هوتا هی رمضان کهولی جاتی هین دروازی آسمان کی اور ایک روایت مین هی که کهولی جاتی هین دروازی بهشت کی اور بند کیی جاتی هین دروازی دوزخکی اور قید کیی جاتی هین شیاطین اور ایک روایت مین هے کهولی جاتی هین دروازے رحمت کی نقل کی یهه بخاری اور مسلم نی **ف** کهولی جاتی هین دروازی آسمانکی یهه کنایه هی اس سے که پی در پی رحمت نازل هوتی هی اور چڑهتی هین اعمال بغیر مانع کی اور دعا قبول هوتی هی اور کهولی جاتی هین دروازی بهشت کی یهه کنایه هی اس سے که توفیق هوتی هی نیک کامونکی که باعث دخول جنت کی هین اور بند کیی جاتی هین دروازی دوزخکی یهه کنایه اس سے هی که باز رهتا هی روزه دار ایسی کامونسی که باعث داخل هونی دوزخکی هون ایسی که روزه دار بچتا هی کبایر سی اور بخشی جاتی هین اوسکی صغیره گناه بسبب برکت روزیکی اور قید کیی جاتی هین شیاطین یعنے زنجیرون مین باندهی جاتی هین سرکش شیطانونمین کی اور بعضونی کها که یهه کنایه هی اس سے که باز رهتی هین شیاطین لوگونکی بهکانی سی اور لوگ وسوسی اونکی نهین قبول کرتی ایسی که بسبب روزیکی جاتی رهتی هی قوه حیوانیه جو جڑ هی غضب و شهوتکی جو که باعث هوتی هین طرح طرحکی گناهونکے اور قوی هوتی هین قوه عقلیه جو باعث هوتی هے طاعات کی جیسیکه دیکها هی جاتا هی که رمضان مین بنسبت اور مهینونکی گناه کم هوتی هین اور عبادت بهت هوتی هی اور جمله فتحت ابواب الرحمة ایک روایت مین آیا هی بدلی فتحت ابواب السماء کی هی اور باقی حدیث وهی هی جو که مذکور هوئی ۱۲ ع ح

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ مِنْهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانَ لَا يَدْخُلُهُ اِلَّا الصَّائِمُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہشت مین آٹھہ دروازی ہین اونمین سے ایک دروازہ ہی کہ نام رکھا گیا ہی اوسکا ریان
نہ داخل ہونگی اوسمین مگر روزہ دار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ریان کی معنی ہین سیراب کے اور بیان اسکا باب فضل الصدقہ مین تفصیل کیا گیا ہی
جو چاہی وہانسی دیکھہ لے ع وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ
مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ
اِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی روزہ رکھا رمضان کا ایمان سی یعنی سچ جانتا ہو شریعت کو اور اعتقاد رکھتا ہو فرضیت رمضان کا او
واسطی طلب ثواب کے یعنی نہ لوگونکی ڈرسی اور نہ سنانی دکھانیکی لیی رکھا بخشی جاوینگی اوسکی لیی جو کہ پہلی کیی گناہ ہونسی اور جو کوئی کہڑا ہوا رمضان مین
ایمان سے اور واسطی طلب ثواب کے معاف ہونگی جو کہ پہلی کیی ہین گناہ ہونسی اور جو کوئی کہڑا ہو شب قدر کو ایمانسی یعنی ایمان رکھتا ہوا اوسکی ہونی پر اور
واسطی طلب ثواب کے بخشی جاوینگی اوسکی لیی جو پہلی کیی گناہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور کہڑا ہوا رمضان مین یعنی رمضانکی راتونمین تراویح
پڑہی اور تلاوت قران کری اور ذکر کری اور طواف اور عمرہ کری اور مانند انکیکی اور عبادتین کری اور کہڑا ہو شب قدر کو خواہ جانا اوسکو یا نہ جانا اور بخشی
جاوینگی ربخ کہا نووی نی کہ مکفرات یعنی اعمال گناہ جہاڑنیوالی گناہون صغائر کو مٹادیتی ہین اور کبائر کو ہلکا کردیتی ہین اور اگر گناہ اوسکی ذمہ نہین
ہوتی تو بسبب مکفرات کی بلند ہوتی ہین درجی جنتونمین ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ
يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللهُ تَعَالَى اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهُ لِي وَاَنَا اَجْزِي بِهِ يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ
مِنْ اَجْلِي لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ
وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهُ
اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ اِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر نیک عمل بنی آدم کا زیادہ کیا جاتا ہی ثواب اوسکا اسطرح کہ ایک نیکی برابر دس اوسکیکی سات سو چند تک فرمایا اللہ
تعالی نی مگر روزہ اسلیکہ روزہ میری ہی لیی ہی اور مین ہی جزا دونگا اوسکی یعنی اوسکی جزا مین ہی جانتا ہون آپ سے دونگا نہ سونپونگا اوسکو طرف غیر
اپنی کی چہوڑتا ہی خواہش اپنی اور کہانا اپنا میری لیی یعنی بسبب امر میری کی اور قصد رضا میری کی اور ثواب میری کی لیی اور روزہ دار کی لیی دو خوشیان
ہین ایک خوشی نزدیک فطار اپنی کی اور ایک خوشی وقت ملاقات پروردگار اپنی کی یعنی بسبب ملنی ثواب کے اور البتہ بو منہہ روزہ دار کی خوشتر ہی
نزدیک اللہ کی بو مشک کے سی اور روزہ سپر ہی یعنی اسکی سبب سے بچتا ہی شر شیطانونسی دنیا مین اور آگ دوزخ سی آخرت مین پس جب ہو دن روزی
ایک تمہاری کا پس نہ بات فحش کہی اور نہ آواز بلند کری ساتہہ بیہودگی کی پس اگر برا کہی اوسکو کوئی یا ارادہ کری لڑنی اوسکا پس چاہیی کہ کہی تحقیق مین
شخص روزہ دار ہون نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ایک نیکی کی جو دس نیکیان لکہی جاتی ہین یہہ ادنی درجہ ہی اور زیادہ کیجاتی ہی سات
سو حصہ تک بسبب بہت ریاضت اور صدق نیت اور خلوص کے بلکہ بعضی جا اس سے ہی زیادہ ثواب ملتا ہی جیسا کہ آیا ہی کہ مکہ مین ایک نیکی کی
لاکہہ نیکیان لکہی جاتی ہین اور مگر روزہ یعنی ثواب اسکا بی نہایت ہے کہ مقدار اوسکی کوئی نہین جانتا سوای اللہ تعالی کی ایسی فضیلت روزیکی دو
سبب سے ہی ایک تو یہہ کہ روزہ پوشیدہ ہوتا ہی لوگونسی بخلاف تمام عبادتونکی کہ وہ ایسی نہین ہوتین پس ہوتا ہی یہہ خالص اللہ تعالی ہی کی لیی

ریاکو اسمین دخل نہین چنانچہ اسیکی طرف اشارہ فرمایا ساتہہ اس لفظ کی فانہ لی یعنی روزہ خاص میری ہی لیی ہی اسلیی کہ روزیکی لیی صورت نہین
ہی وجود مین بخلاف اور عبادات کی اور دوسرا سبب یہہ ہے کہ روزہ مین نفس کشی ہی اور نقصان بدنکا ہے اور صبر کرنا پڑتا ہے
بہوک اور پیاس پر اور عبادات مین یہہ باتین نہین چنانچہ اسیکی طرف اشارہ فرمایا ساتہہ اس لفظ کی یدع شہوتہ یعنی چہوڑتا ہی اون چیزونکو کہ دل چاہتا ہے
یعنے جو چیز منع ہین روزہ مین وہ چہوڑ دیتا ہی اور لفظ طعامہ بعد لفظ شہوۃ کی ہی تخصیص بعد تعمیم کی یا شہوۃ سی مراد جماع ہی اور طعام سے اور چیزین روزہ
توڑنیوالین اور ایک خوشی نزدیک افطار کی بسبب نکلنی کی عہدہ حکم الہی سی یا بسبب نورانیت اور توفیق عبادت کی یا بسبب کہانی اور پینی کی حالت
بہوک اور پیاس مین اور اخیر جملہ کی معنی یہہ ہین کہ اگر کوئی روزہ دار کو براکہی یا ارادہ لڑنیکا کری تو وہ اوسکو برا نکہی اور نہ لڑی بلکہ کہی کہ مین روزہ
دار ہون یہہ بات یا تو زبان سی کہی تاکہ بازرہی دشمن اسلیی کہ گویا اسنی کہا اوسکو کہ جب مین روزہ دار ہوا تو نہین جائز مجہی لڑنا تجہسی پس نہین لائق
سمجہی ہی لڑنا اسوقت اسلیی کہ یہہ خلاف مروت کی ہی پس دفع ہوگا دشمن یا معنی یہہ ہین کہ مین روزہ سی ہون پس نہین لائق تجہی زبان درازی یا دست
درازی اسلیی کہ مین اللہ تعالی کی ذمہ مین ہون یا یہہ بات اپنی دلمین کہی کہ مین روزہ سی ہون مجہی نہ چاہیی کہ برا کہون یا لڑون ۱۲ ع ح بالفاظ الا
الصوم پر مولانا عبد العزیز رح نی لکہا ہی کہ کہا بعضی شارحون نی کہ ہم جانتی نہین کہ یہہ خصوصیت روزہ کی کس سبب سے ہی لیکن واجب ہے ہمپر تصدیق
کرنی اسکی اور بعضون نی کہا کہ عرب روزہ رکہنی مین اللہ کا شریک کسیکو نہین کرتی تہی یعنی سجدہ وغیرہ اور کی لیی کرتی ہین ویسی روزہ کسیکا نہین
رکہتی تہی سوا اللہ تعالی کی اور حق یہہ ہے کہ روزہ دار جو کہانا پینا وغیرہا چہوڑتا ہی تو ایک طرح کی پاکی حاصل کرتا ہی پس اسبات مین تخلق ہوتا ہی ساتہہ
خلق باری تعالی کی یعنی جیسی باریتعالی منزہ ہی کہانی پینی سی ویسی ہی یہہ ہے اپنی کو منزہ کرتا ہی کہانی پینی سی دنکو پس اس سبب یہہ خصوصیت ہے
اسکی انتہی ۱۲ اوپر کی عبارت سے معلوم ہوا کہ مشرکین عرب روزہ کسیکا نہین رکہتی تہی اور یہان کی بعضی لوگون نی اونسی ہی بڑہ کر قدم رکہا ہی شرک
کرنی مین کہ بعضی بزرگون کی روزی بہی رکہتی ہین بچاوی اللہ تعالی ہم سبکو اس بلاسی ۱۲ مولف **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن**
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان اول لیلۃ من شہر رمضان صفدت الشیاطین ومردۃ الجن
وغلقت ابواب النار فلم یفتح منہا باب وفتحت ابواب الجنۃ فلم یغلق منہا باب وینادی مناد یا باغی الخیر اقبل ویا باغی الشر اقصر
وللہ عتقاء من النار وذلک کل لیلۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ ورواہ احمد عن رجل وقال الترمذی ہذا حدیث غریب
روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہوتی ہی پہلی رات مہینی رمضان کی سی قید کیی جاتی ہین شیطان اور شریر
جنون کی اور بند کیی جاتی ہین دروازی دوزخکی پس نہین کہولا جاتا ہی اوس سے کوئی دروازہ اور کہولی جاتی ہین دروازی بہشت کی پس نہین بند
کیا جاتا اوس سی کوئی دروازہ اور پکارتا ہی پکارنیوالا ای طلب کرنیوالی خیر کی یعنی عمل اور ثواب کے متوجہ ہو یعنی اللہ کی طرف اور ای ارادہ کرنیوالی
برائی کی بندرہ برائی سی اور واسطی اللہ کی ہین آزاد کیی ہوئی آگ سی یعنی اللہ تعالی آزاد کرتا ہی بہت بندونکو آگ سی بحرمت اس ماہ مبارک کی پس
شاید کہ تو بہی ہو اونمین سے اور یہہ پکارنا ہر شب ہوتا ہی یعنی رمضانکی شبونمین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور روایت کی احمد نی ایک شخص سے اور
کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے **ف** شیطانونکو قید کرتی ہین اسلیی کہ وہ وسوسہ نڈالین روزہ دارونکی دلونمین اور نشانی اسکی یہہ ہے کہ اکثر گرفتار گناہ
ان دنونمین پرہیز کرتی ہین گناہ سی اور رجوع کرتی ہین طرف اللہ تعالی کی اور بعضونمین جو خلاف اسکی پایا جاتا ہی تو سبب اسکا یہہ ہے کہ وہ تاثیری پہلی
بہکانی شیاطین کے کبہہ رہے ہی اندر بری نفسونکی یعنی پہلی جو شیطان بہکاتا تہا نفس کو عادت اوسکی پڑرہی ہی اوس سے اب بہی کرتا ہی اور متوجہ ہو
طرف اللہ تعالی کی یعنی بہت کوشش کر اوسکی عبادت مین اسلیی کہ یہہ وقت ایسا ہی کہ دیا جاویگا ثواب بہت تہوڑی عمل پر اور بندرہ برائی سی یعنی

باز آ گناہ سی اور رجوع کر طرف اللہ تعالی کی اسلیی کہ یہہ وقت قبول توبہ او مغفرت کا ہی ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَاکُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُّبَارَکٌ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَیْکُمْ صِیَامَهٗ تُفْتَحُ فِیْهِ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَتُغْلَقُ فِیْهِ اَبْوَابُ الْجَحِیْمِ وَتُغَلُّ فِیْهِ مَرَدَةُ الشَّیٰطِیْنِ لِلّٰهِ فِیْهِ لَیْلَةٌ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَیْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا تمکو رمضان مہینا بابرکت فرض کیی اللہ تعالی نی تمپر روزی اوسکی کہولی جاتی ہین اوسمین دروازی آسمانکی اور بند کیی جاتی ہین اوسمین دروازی دوزخکی اور طوق پہنائی جاتی ہین اوسمین سرکش شیطانونکی واسطی اللہ کی اوسمین یعنی رمضانکی راتونمین یا عشرہ اخیر رمضانمین ایک رات ہی بہتر ہزار مہینونسی یعنی عمل کرنا اوسمین افضل ہی عمل کرنیسی ہزار مہینون مین کہ نہو اونمین لیلۃ القدر جو کوئی محروم رہا بہلائی اوسکی سی پس تحقیق محروم رہا ہر بہلائی سی نقل کی یہہ احمد اور نسائی نی **ف ۱** سرکش شیطانونکی سمجہا جاتا ہی اس حدیث سی کہ مقید فقط سرکش شیطان ہونگی یہہ عجیب معنے ہین دور ہو جاتا ہی بسبب انکی اشکال پہلا پس ہوگا عطف مردۃ کا شیطان پر پہلی حدیث مین عطف تفسیر و بیان اور محروم رہا بہلائی اوسکی سی یعنی نہ توفیق ہوئی شب بیداریکی اگرچہ اول شب و آخر ہی شب جاگتا اور بندگی کرتا اسلیی کہ وارد ہوا ہی کہ جسنی نماز پڑہی عشا اور صبح کی جماعت سے پس پایا اوسنی حصہ اپنا لیلۃ القدر سی اور محروم رہا ہر بہلائی سی اسمین بڑا مبالغہ ہی اور مراد محروم رہنا ثواب کامل سی ہے ع **ف ۲** یہہ جو ملا علی نے کہا کہ دور ہو جاتا ہے بسبب اسکے پہلا اشکال مراد پہلے اشکال سی وہ ہی جو کہ اوپر کی حدیث کی فایدہ مین گذرا کہ بعضونمین جو خلاف اسکی پایا جاتا ہی حاصل یہہ کہ اشکال یہہ وارد ہوتا ہی کہ شیطان جو قید ہوتی ہین تو پہر گناہ کیون ہوتی ہین ایک تو اسکا جواب اوپر کی فائدی مین لکہا گیا کہ وہ تاثیر پہلی بہکانی شیطان کی ہی اور دوسرا جواب یہہ ہوا کہ سرکش شیطان قید ہوئی ہین اور ایسی ویسی چہوٹی رہتی ہین وہ بہکاتی ہین لیکن فصل اول کی پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ مطلق شیاطین قید ہوتی ہین پس دوسرا جواب کچہہ خوب نہوا ایک تقریر میری استاد مکرم مولانا اسحق زادہ اللہ شرفا نی بیان فرماتی کہ وہ ان سب سے افضل ہی اوس سے اشکال مذکور نہین باقی رہتا اور تطبیق احادیث مین خوب حاصل ہو جاتی ہی وہ یہہ ہے کہ سرکش شیطانونکا قید ہونا بہ نسبت بعض کے ہی اور مطلق شیطانونکا قید ہونا بہ نسبت بعض کی یعنی سرکش شیطان فاسقونکی بہکانی سی روکی جاتی ہین کہ وہ بہ نسبت اور دنونکی گناہ کم کرتی ہین اور ایسی ویسی شیطان بہکاتی رہتی ہین اور مطلق شیاطین صلحا کی بہکانی سی روکی جاتی ہین کہ وہ کبیرہ گناہونسی باز رہتی ہین اور اگر کرتی ہیں ہین بمقتضای بشریت کی تو توبہ و استغفار کرتی ہین اور ایک جواب یہہ ہی کہ بعضی گناہ بسبب بہکانی شیطانکی ہوتی ہین اور بعضی بمقتضای نفس کے پس جو کہ شیطانکی بہکانی سی ہوتی ہین اونسی لوگ محفوظ رہتی ہین اور جو کہ بمقتضای نفس کے ہوتی ہین وہ اون دنونمین بہی ہوتی ہین انتہی ؛ مولف **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّیَامُ وَالْقُرْاٰنُ یَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ یَقُوْلُ الصِّیَامُ اَیْ رَبِّ اِنِّیْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ وَیَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ فَیُشَفَّعَانِ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ** اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا روزہ اور قرآن شفاعت کرینگی واسطی بندی کی کہیگا روزہ ای رب میرے تحقیق مینی منع کیا اسکو کہانی سی اور رغبت کی چیزونسی دنمین یعنی پانی اور جماع اور غیبت وغیرہا سی پس شفاعت قبول کر میری اسکی حق مین اور کہیگا قرآن باز رکہا تہا مینی اسکو نیند سی راتکو پس قبول کر شفاعت میرا اسکی حق مین پس قبول کیجاویگی شفاعت انکی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** قرآن یعنی پڑہنا قرآن کا اور طیبی نے کہا کہ قرآن سی مراد تہجد اور قیام رات کا ہی اور شاید کہ رمضانکی شفاعت سے گناہ مٹای جاوینگی اور قرآن کی شفاعت سی درجی اعلی ملین گے ؛ ع **وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ**

دخل رمضان فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان هذا الشهر قد حضرکم وفیه لیلة خیر من الف شهر من حرمها فقد حرم
الخیر کله ولا یحرم خیرها الا کل محروم رواه ابن ماجة اور روایت ہی انس بن مالک سے کہا داخل ہوا رمضان پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی تحقیق یہہ مہینا آیا ہی تمپر اور اسمین ایک رات ہی بہتر ہزار مہینونسی یعنی شب قدر جو شخص کہ محروم رہا اوس سے یعنی خیر اوسکی سی کہ توفیق عبادت کی نہوئی
اوسمین اور قیام بعض شب کا ہی نکیا پس تحقیق محروم رہا ہر خیر سی اور نہین محروم کیا جاتا خیر اوسکی سی مگر ہر بی نصیب بیقبل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** آیا
تمہاری پاس یعنی پس غنیمت جانو اسکی آنیکو دونونکو روزی رکہو اور قیام کرو راتونکو اور سکہہ ہر بی نصیب یعنی جو کہ بی نصیب سعادت سی ہی اور نہین ذوق ہی
اوسکو عبادت مین وہی محروم رہتا ہی اس سے **وعن** سلمان الفارسی قال خطبنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی آخر یوم من شعبان فقال
یا ایها الناس قد اظلکم شهر عظیم شهر مبارک شهر فیه لیلة خیر من الف شهر جعل الله صیامه فریضة وقیام لیله تطوعا من تقرب فیه بخصلة من
الخیر کان کمن ادی فریضة فیما سواه ومن ادی فریضة فیه کان کمن ادی سبعین فریضة فیما سواه وهو شهر الصبر والصبر ثوابه
الجنة وشهر المواساة وشهر یزاد فیه رزق المؤمن من فطر فیه صائما کان له مغفرة لذنوبه وعتق رقبته من النار وکان له مثل اجره من غیر ان
ینتقص من اجره شیء قلنا یا رسول الله لیس کلنا نجد ما نفطر به الصائم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یعطی الله هذا
الثواب من فطر صائما علی مذقة لبن او تمرة او شربة من ماء ومن اشبع صائما سقاه الله من حوضی شربة لا یظمأ حتی یدخل
الجنة وهو شهر اوله رحمة واوسطه مغفرة وآخره عتق من النار ومن خفف عن مملوکه
فیه غفر الله له واعتقه من النار اور روایت ہی سلمان فارسی سی کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ آخر دن شعبان
کی یعنی خطبہ جمعہ کا یا وعظ کا پس فرمایا ای لوگو تحقیق سایہ ڈالا تمپر مہینی بزرگی یعنی قریب آیا مہینا رمضانکا مہینا ہی بابرکت مہینا ہی کہ اوس مین ایک رات ہی بہتر
ہزار مہینونسی یعنی لیلۃ القدر کیی اللہ تعالی نی روزی اوسکی فرض اور کیا قیام رات اوسکیکا نفل جو کوئی نزدیکی ڈہونڈہی اسکی اوسمین ساتہہ کسی
خصلت کی نیکی سی یعنی انواع نفل سی ہوتا ہی مانند اوسکی کہ ادا کیا فرض سوا رمضانکی یعنی نفل کا ایسا ثواب ہوتا ہی جیسی فرض کا اور دونمین
اور جسنی ادا کیا فرض رمضانمین یعنی بدنی و یا مالی ہوتا ہی مانند اوسکی کہ ادا کئی ستر فرض سوائے رمضانکی اور وہ مہینہ صبر کا ہی اور صبر ثواب اوسکا بہشت
ہی اور مہینا غمخواری کا ہی اور مہینا ہی کہ زیادہ کیا جاتا ہی اوسمین رزق مومن کا یعنی رزق حسی اور معنوی اور مومن خواہ غنی ہو خواہ فقیر جسنی افطار
کروایا رمضانمین روزہ دارکو یعنی کسب حلال سی ہوتا ہی اوسکی لیی سبب بخشش کا واسطی گناہون اوسکیکی اور سبب آزادی ذات اوسکیکا آگ سے
اور ہوگا واسطی اوسکی ثواب مانند ثواب روزہ دار کی بغیر اسکی کہ کم ہو ثواب اوسکی سی کچہہ کہا ہمنی کہ یا رسول اللہ نہین ہین سب ہمارے کہ پاوین اسقدر کہ افطار
کرواوین ساتہہ اوسکی روزہ دارکو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیتا ہی اللہ تعالی یہہ ثواب اوس شخص کو کہ افطار کرواوی روزہ دارکو ساتہہ
ایک کہونٹ لسی کی یا ایک کہجور کے یا ایک گہونٹ پانی کی اور جو شخص کہ پیٹ بہر دیگا روزہ دارکا پلا دیگا اوسکو اللہ حوض میریسی یعنی حوض کوثر سی
پلانا کہ نہ پیاسا ہوگا یعنی بعد اوسکی یہانتک کہ داخل ہو بہشت مین اور وہ مہینا ہی کہ پہلی اوسکی رحمت ہے اور بیچ مین اوسکی بخشش ہے یعنی وہ زمانہ مغفرۃ کا ہی
اور آخر اوسکی آزادی ہی آگ سی یعنی یہہ تینون چیزین مومنون کی ہی لیی ہوئی ہین نہ کافرونکی لیی اور جس شخص نے کہ ہلکا کیا بوجہہ لونڈی غلام سی بیچ
رمضانکی بخشتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی اور آزاد کرتا ہی اوسکو آگ سی **ف** اور کیا قیام رات اوسکی کا نفل یعنی کی شب بیداری اوسکی
واسطی تراویح پڑہنی اور مانند اوسکیکی سنت موکدہ پس جسنی کیا یہہ پہنچا ثواب عظیم کو اور جسنی ترک کیا اسکو محروم رہا خیر سی اور گرفتار ہوا اللہ تعالی کے
عتاب مین اور ابو داؤد مین بیچ باب فی شہادۃ الواحد علی رؤیۃ ہلال رمضان کی آیا ہی فامر بلالا فنادی فی الناس ان یقوموا وان یصوموا یعنی جب

گویا ہے اگذری رمضانکی چاندکی تو حضرت نی حکم کیا بلال کو ندا کرنیکا پس ندا کی اونہوں نے لوگوں مین یہہ کہ قیام کرین یعنی تراویح پڑہین اور روزہ رکہین
اور وہ مہینا صبر کا ہی کہ بند رہتا ہی آدمی کہانی پینی وغیرہ سی اور وہ مہینا غمخواری کا ہی کہ فقیرون اور بہوکونکی خبرگیری کرنی چاہیی اور یہانتک
کہ داخل ہو بہشت مین اور یہہ معلوم ہی ہے کہ جنت مین پیاس نہین ہونیکی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وانک لاتظمأ فیہا یعنی تحقیق تو نہین پیاسا ہوگا
بہشت مین پس گویا کہ فرمایا کہ پیاسا نہین ہونیکا کبہی اور پہلی اوسکی رحمت ہے یعنی وقت اترنی رحمت عام کا ہی اگر اوسکی رحمت نہو تو کوئی
روزہ نرکہی اور نہ تراویح وغیرہ پڑہی اور ہلکا کیا بوجہہ یعنی کام کم کردیا اوس سے رحم کرکر بسبب روزہ دار ہونی اوسکیکی ۞ ع وعن ابن عباس
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل شہر رمضان اطلق کل اسیر واعطی کل سائل اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ داخل ہوتا مہینا رمضانکا چہوڑدیتی ہر قیدیکو اور دیتی ہر مانگنی والیکو **ف** چہوڑدیتی ہر قیدیکو یعنی جو کہ
قیدکیی جاتی تہی واسطی حق اللہ تعالی کی یا واسطی حق بندونکی حق کی لیی جو قید ہوتی اونکی چہوڑنیسی مراد یہہ ہے کہ اونکو اونسی کہکر چہڑوادیتی
تہے اور احتمال یہہ بہی ہی کہ جو قیدی کہ حضرت کی حق کی لیی ہوتی ہون اونہین کو چہوڑتی ہون اور دیتی ہر مانگنی والیکو حضرت سوای رمضانکی
بہی ہر سائل کو دیتی تہی پس یہان مراد یہہ ہے کہ زیادہ عادت سے دیتی تہی ۞ ع ومولانا عبد العزیز **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال ان الجنۃ تزخرف لرمضان من راس الحول الی حول قابل قال فاذا کان اول یوم من رمضان ھبت ریح تحت العرش من
ورق الجنۃ علی الحور العین فیقلن یا رب اجعل لنا من عبادک ازواجا تقر بہم اعیننا وتقر اعینہم بنا روی البیہقی
الاحادیث الثلثۃ فی شعب الایمان اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق بہشت زینت کرتی ہی
واسطی آنی رمضانکی سر سال ہی سال آئندہ تک کہا پس جسوقت کہ ہوتا ہی پہلا دن رمضانکا چلتی ہی باد نیچی عرش کی پتون بہشت کیسی اوپر
حور عین کی پہر کہتی ہین حورین اے رب ہماری کردان ہماری لیی اپنی بندونسی خاوند ٹہنڈی ہون یعنی لذت اوٹہاوین بسبب اونکی یعنی بسبب
صحبت اونکیکی آنکہین ہماری اور ٹہنڈی ہون آنکہین اونکی بسبب ہمارے نقل کین بیہقی نی تینون حدیثین شعب الایمان مین **ف** سر سال
سے سال آئندہ تک سر سال غرہ محرم سی ہی اور بعید نہین ہے کہ یہہ سر سال غرہ شوال سی ہو حاصل یہہ کہ جنت تمام سال بناؤ کرتی رہتی ہی
واسطی آنی رمضانکی اور واسطی اوس چیز کہ رمضان مین ہوتی ہی یعنی کثرت مغفرۃ کی اور بلند ہونی درجات جنت مین اور اپنی بندونسی یعنی جو کہ
نیک ہین اور روزہ دار ہین اور تراویح وغیرہ راتونکو پڑہتی ہین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین کوئی بندہ کہ روزہ رکہی ایک دن
رمضانسی مگر دیجاویگی ایک زوجہ حور عین سے بیچ خیمہ موتی کی جیسیکہ بیان کیا اللہ تعالی نی حور مقصورات فی الخیام ۞ ع **وعن** ابی ہریرۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال یغفر لامتہ فی آخر لیلۃ فی رمضان قیل یا رسول اللہ اہی لیلۃ القدر قال لا ولکن العامل
انما یوفی اجرہ اذا قضی عملہ رواہ احمد اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بخشش کیجاتی ہی واسطی امت حضرت کی
یعنے جو کہ روزہ دار ہین بیچ آخر رات رمضانکی کہا گیا یا رسول اللہ کیا وہ لیلۃ القدر ہی فرمایا نہین و لیکن کام کرنیوالا سواے اسکی نہین کہ پورا
دیا جاتا ہی مزدوری اپنی جسوقت کہ کرچکتا ہی کام اپنا نقل کی یہہ احمد نی **ف** یعنی یہہ مغفرت بسبب شب قدر کی نہین بلکہ بسبب فراغت
پانیکی ہی کام سی کہ وہ رکہنا روزونکا ہی اور اوپر جو کہا یغفر لامتہ تو حضرت نی جو لفظ فرمایا تہا اوسکی معنی ابو ہریرہ نی بیان کئی نہ لفظ حضرت
کا کہ وہ لفظ یون ہی یغفر لامتی ۞ ح ۞ ع

باب رؤیۃ الہلال

باب ہے بیچ بیان دیکہنی چاندکی یعنی پہلی رات کی چاندکی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوموا حتی تروا الہلال ولا تفطروا حتی تروہ

فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ وَفِىْ رِوَايَةٍ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ لَيْلَةً فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلٰثِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ روزہ رکہو یعنی بہ نیت رمضانکی تیسوین شعبان کو یہانتک کہ دیکہو چاند اور نہ افطار کرو یہانتک کہ دیکہو اوسکو یعنی عید کی چاند کو پس اگر ڈہانکا جاوی چاند تمپر یعنی تیسوین شب کو بسبب ابر کی یا دہوئیکی یا غبار کی یا کسی اور سبب سے پس اندازہ کرو واسطی اوسکی یعنی تیس دن پوری کرلو اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت نی مہینا ہوتا ہی کبہی اونتیس راتکا پس نہ روزہ رکہو یعنی بقصد رمضانکی یہانتک کہ دیکہو چاند پس اگر ابر کیا جاوی تمپر پوری کرو گنتی تیس دن کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہ روزہ رکہو یہانتک کہ دیکہو چاند الخ یعنی دیکہو چاند یا ثابت ہو تمہاری نزدیک رویت چاند کی ساتہہ گواہی کی کہ تفصیل اوسکی دوسرے فصل مین مذکور ہوویگی انشاء اللہ تعالی اور یہہ جو فرمایا کہ مہینا کبہی ہوتا ہی اونتیس رات کا اسمین رغبت دلائی اور تلاش کرنی چاند کی تیسوین شب کو ۞ ع ۞ **وَعَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلٰثِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روزہ رکہو بعد دیکہنی چاند کی اور افطار کرو یعنی عید کرو بعد دیکہنی چاند کی پس اگر ابر کیا جاوی تمپر پس پوری کرو گنتی شعبانکی تیس دن نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** گنتی شعبانکی تیس دن اور اسیطرح رمضانکی تیس دن پوری کرو ۞ ع ۞ **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَعَقَدَ الْاِبْهَامَ فِى الثَّالِثَةِ ثُمَّ قَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِىْ تَمَامَ الثَّلٰثِيْنَ يَعْنِىْ مَرَّةً تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ وَمَرَّةً ثَلٰثِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ہم یعنی عرب جماعت ہین امی کہ حساب کتاب نہین جانتی ہین مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا اور بند کیا انگوٹہی کو تیسری بار مین یعنی دو بار تو دونون ہاتہہ کی اونگلیان بند کرکر کہول دین اور تیسری بار مین نو اونگلیان کہولین اور ایک انگوٹہا بند رکہا واسطی گنتی کرنی اونتیس کے پہر فرمایا مہینا ہوتا ہی ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی اس بار تیسری دفعہ مین انگوٹہا نہ بند کیا واسطے گنتی کرنی تیس کے جیسا کہ کہا یعنی پورا تیس دنکا مراد یہہ کہ ایک دفعہ انتیس کا ہوتا ہی اور ایک دفعہ تیس کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** امی عرب کو اسیلیے کہا کہ جیسیکہ ماں کی پیٹ سی پیدا ہوتی تہی ویسی ہی رہتی تہی لکہتی پڑہتی نہین تہی اور یہہ بات باعتبار اکثر کی ہی کہ اکثر اہل عرب ایسی ہی ہوتی تہی نہ سب یا مراد یہہ ہے کہ اچہی طرح حساب کتاب نہین جانتی اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ عمل کرنا قاعدون پر نجوم کی ہمارا طریقہ نہین ہے بلکہ علم ہمارا متعلق ہے ساتہہ رویت چاند کی پس دیکہتی ہین ہم اوسکو ایکبار انتیس کا اور ایکبار تیس کا اور دو نو جملی کہ جنکی سر پر لفظ یعنی کا ہی کلام راوی کا ہی کہ ساتہہ پہلی لفظ یعنی کی اشارہ اخیر کو بیان کیا پہر ساتہہ دوسرے لفظ یعنی کی دونون اشارونکو کہول دیا ۞ ع ۞ **وَعَنْ** اَبِىْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو مہینی عید کی ہئین ناقص ہوتی رمضان اور ذوالحجہ نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** رمضان کو عید باعتبار اسکی فرمایا کہ قریب ہے عید کی اور معنی حدیث کی یا تو یہہ ہین کہ ایک سال مین مہینا رمضانکا اور ذوالحجہ کا دونون ناقص نہین ہوتی ہین یعنی اونتیس اونتیس دنکی نہین ہوتی یا یہہ معنی کہ حضرت کی زمانہ مین ناقص نہین ہوتی تہی اور یا یہہ کہ باعتبار حکم اور ثواب کے ناقص نہین ہوتی اگرچہ گنتی مین ایک تیس کا ہو اور ایک اونتیس کا یا دونون اونتیس کے ہون ثواب پوری تیس کا ہوتا ہی ۞ ع ۞ **وَعَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمًا فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابیہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ آگی رکہی ایک تمہارا رمضان سے روزہ ایکدن کا یا دو دن کا مگر یہہ کہ ہو ایک شخص
کہ رکہتا ہو عادۃً روزہ رکہنی کی پس چاہیی کہ روزہ رکہی اس دن نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی عادۃ اوسکی ہی کہ مثلاً پیر یا جمعرات کو
روزہ نفل رکہتا تہا اتفاقاً پہلی رمضانکی وہی دن واقع ہوا تو اوسکو منع نہین اوسدن روزہ رکہنا اور جسکو عادت نہو تو وہ نرکہی اور یہی امر
تنزیہی ہی اور منع اسلیے فرمایا کہ تا نفل اور فرض مل نہ جاوین اور مشابہت ساتہہ اہل کتاب کے نہو کہ وہ فرض روزونکی ساتہہ اور بہی ملالیتی ہین
اور کہا مظہر نی کہ مکروہ ہی روزہ آخر شعبان مین ایک روزہ یا دو روزی ع ح یا یہہ روزہ یوم الشک کا نہین ہی بلکہ مطلق ایک یا دو روزی
آخر شعبان کی سی منع فرمایا سوا اوس روزی عادت کی ۱۲ مولانا **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن ابی ھریرۃ** قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انتصف شعبان فلا تصوموا رواہ ابوداود والترمذی وابن ماجۃ والدارمی
روایت ہی ابیہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ گذری آدہا مہینا شعبان کا پس نرکہو روزی نقل کی یہہ ابوداؤد
اور ترمذی سے اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یعنی سوائے روزی قضا کی یا اور واجب کے روزی نرکہی بعد گذرنی آدہی مہینی شعبانکی یہہ نہی تنزیہی
ہے واسطی شفقت امت کے تا ضعف نہ لاحق ہو اور بسبب ضعف کی روزی رمضانکی دشوار نہون اور کہا قاضی نی کہ یہہ نہی اوسکی حق مین ہے
کہ جو طاقت نہ رکہتا ہو پی درپی روزی رکہنی کی نرکہی پس مستحب ہے اوسکو افطار کرنا جیسیکہ مستحب ہے افطار عرفہ کا تاکہ قوۃ ہو دعا پر اور جو قدرت رکہتا ہو اوسکے
لیے نہی نہین اسلیے ہی کہ ثابت ہوا ہی حضرت سی کہ تمام مہینی شعبانکی مین روزی رکہتی تہی ع ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم احصوا ھلال شعبان لرمضان رواہ الترمذی اور روایت ہی ابیہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گنو مہینا شعبان کا
واسطی رمضانکی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی شعبانکی مہینہ کی دن گنتی رہو تاکہ جانو آنا رمضان کا ع **وعن ام سلمۃ** قالت ما
رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم شھرین متتابعین الا شعبان ورمضان رواہ ابوداود والترمذی
والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا نہین دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ روزی رکہتی ہون دو مہینی
پی درپی مگر شعبان اور رمضان نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی تمام مہینی شعبانکی مین یہہ روزی رکہتی اور
مفصل معنی اس حدیث کی باب صیام التطوع مین بیان ہونگی انشاء اللہ تعالی ع **وعن عمار بن یاسر** قال من صام الیوم الذی یشک
فیہ فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم رواہ ابوداود والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی عمار بن یاسر سے کہ کہا جو شخص کہ روزہ رکہی
اوسدن کہ شک کیا جاتا ہی اوسمین پس تحقیق نافرمانی کی ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور
اور دارمی نی **ف** شعبانکی تیسوین شب کو جو چاند بسبب ابر وغیرہ کی نہ معلوم ہو یا گواہی دی چاند دیکہنی کے ایک شخص پہر رد کی جاوے گواہی
اوس شخص کے یا دو فاسق گواہی دین پہر ردکیجاوی گواہی اونکے اسکی صبح کو دن جو ہوا اوسکو دن شک کا کہتی ہین اسلیے کہ احتمال ہے کہ رمضانکا دن ہو وہ اور یہہ
بہی احتمال ہی کہ رمضانکا نہو اور اگر ابر نہو اوسی شب کو اور نہ کوئی چاند دیکہی تو وہ دن شک کا نہین پس دن شک کی روزہ رکہنا ساتہہ نیت رمضانکی اور اور واجب
کے مکروہ ہی اور اوسدن نفل روزہ رکہنی کی تفصیل یہہ ہے کہ اگر ایک شخص اول شعبانسی روزی رکہتا چلا آتا ہو یا ایک شخص کی عادت کا دن اوسی
روز آپڑا ہی کہ بیان اوسکا اوپر ہو چکا تو افضل ہی اوسکو روزہ رکہنا اوسدن کا اور اسیطرح افضل ہے یہہ روزہ یوم الشک کا اوسکی لیی کہ تین دن
اخیر شعبانمین روزی رکہتا ہو اور اگر ایسا نہو تو خواص روزہ رکہین اوسدن ساتہہ نیت نفل کے اور عوام دوپہر تک انتظار کرکر افطار کرین ابن
عمر اور اور بہت صحابہ کا معمول تہا کہ جب انتیس روز شعبانکی گذرتی تو تلاش کرتی چاندکی اگر دیکہتی چاند یا خبر سنتی چاندکی روزہ رکہتی والا اگر مطلع

صاف ہوتا ابر وغبار سی افطار کرتی اور اگر صاف نہوتا روزہ رکہتی اور حمل کیا ہی اسکو علما رنی روزی نفل پر اور حدیث عمار بن یاسر کہین جو منع ہے روزہ تو مراد اس سے یہہ ہی کہ ساتہہ نیت رمضان یا اور واجب کے نرکہی واللہ اعلم اور خواص وہ ہین کہ جو جانتی ہون نیت کرنی روزہ شک کے دنکی اور جو نہ جانتی ہون وہ عوام ہین اور نیت اوسکی اسطرح ہی کہ نیت کری نفل کی وہ شخص کہ عادت رکہتا ہو اوسدنکی روزکی اور نہ خیال آوی اوسکی دلمین یہہ کہ اگر ہو آج دن رمضانکا تو یہہ روزہ ہی رمضان کا ہی اور مکروہ ہی اسطرح نیت کرنی کہ اگر کل رمضان ہو تو یہہ روزہ رمضانمین محسوب ہو اور اگر رمضان نہو تو نفل یا اور واجب مین محسوب ہو لیکن اگر ثابت ہوگا رمضان کا ہونا تو یہہ روزہ رمضانکا ہوگا اور اگر یون نیت کری کہ کل اگر رمضان ہوا تو مین روزہ رمضان کا رکہونگا اور نہین تو نہین اسطرح روزہ نہین صحیح ہونیکا نہ نفل ہوگا اور نہ رمضانکا اگرچہ ثابت ہوا وسدن رمضانکا ہونا شرح ہ و فتاوی عالمگیری **وعن** ابن عباس قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی رأیت الہلال یعنی ہلال رمضان فقال اتشہد ان لا الہ الا اللہ قال نعم قال اتشہد ان محمدا رسول اللہ قال نعم قال یا بلال اذن فی الناس ان یصوموا غدا رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا آیا ایک اعرابی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق مینی دیکہا چاند یعنی چاند رمضان کا پس فرمایا حضرت نی کیا گواہی دیتا ہی تو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہا کہ ہان فرمایا حضرت نی کیا گواہی دیتا ہی تو یہہ کہ محمد پیغمبر خدا کا ہی کہا کہ ہان فرمایا حضرت نی ای بلال پکار دی لوگونمین کہ روزہ رکہین کل کو نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ جو کوئی مستور الحال ہو یعنی فسق ہونا اوسکا معلوم نہو مقبول ہے گواہی اوسکی رمضان کے چاندمین اور شرط نہین لفظ شہادت کا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ گواہی ایک کی مقبول ہے رمضانکی چاندمین چنانچہ مذہب حنفیہ مین صحیح یہی ہے کہ ثابت ہوتا ہی چاند رمضانکا ساتہہ خبر ایک شخص عادل یا مستور الحال کے عادل سے مراد پرہیزگار ہی اور مستور الحال سے وہ کہ جسکا حال کچہہ معلوم نہو اور شرط نہین لفظ شہادت کا اور گواہی ایک کے اوس صورتمین ہے کہ ابر وغبار ہو اور عید کی چاند رات کو ابر ہو تو شرط ہی کہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتین عادل حر گواہی دین اور لفظ شہادت بہی شرط ہے اور اگر ابر وغبار نہو تو دو نہین شرط ہی گواہ ہے جماعت کثیر کی اور مراد کثیر سی اتنے لوگ ہین کہ ساتہہ خبر دینیکی ظن غالب حاصل ہو اور تحدید عدد کی مفوض ہے طرف رای امام کی اور بعضونکی نزدیک جماعت کثیر سے مراد ایک محلہ کی لوگ ہین اور ابو یوسف سے ایک روایت ہے کہ پچاس مرد ہون ح **وعن** ابن عمر قال ترای الناس الہلال فاخبرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی رأیتہ فصام وامر الناس بصیامہ رواہ ابوداؤد والدارمی اور روایت ہی ابن عمر سی کہا جمع ہو لوگ چاند دیکہنے کے لیے پس خبر دی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تحقیق دیکہا مینی چاند پس روزہ رکہا اور حکم فرمایا لوگونکو ساتہہ روزیکی نقل کی یہہ ابوداؤد اور دارمی نی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتحفظ من شعبان ما لا یتحفظ من غیرہ ثم یصوم لرؤیۃ رمضان فان غم علیہ عد ثلثین یوما ثم صام رواہ ابوداؤد روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت گنتی رہتی دن مہینی شعبان کی اوسقدر کہ نہ گنتے سوای شعبانکی پہر روزہ رکہتی وقت دیکہنی چاند رمضان کی پس اگر ابر کیا جاتا او پر گنتی تیس دن پہر روزہ رکہتی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** شعبانکی ایام بہت گنتی رہتی اسلیے کہ رمضانکی چاندمین غلطی نہ پڑی اور اور مہینونکی دنونکی اتنی محافظت نہ کرتی اسلیے کہ اور مہینونسی کوئی امر شرعی متعلق نہین مگر حج کی مہینی سی البتہ ہی سو وہ نادر ہی نہین محتاج ہوتا طرف اوسکی ہر کوئی ہر سال ۱۲ ع **وعن** ابی البختری قال خرجنا للعمرۃ فلما نزلنا ببطن نخلۃ ترائینا الہلال فقال بعض القوم ہو ابن ثلث وقال بعض القوم ہو ابن لیلتین فلقینا ابن عباس فقلنا انا رأینا الہلال فقال بعض القوم ہو ابن ثلث وقال بعض القوم ہو ابن لیلتین فقال ای لیلۃ رأیتموہ قلنا لیلۃ کذا وکذا فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدہ للرؤیۃ فہو للیلۃ رأیتموہ وفی روایۃ عنہ قال اہللنا

رمضان ونحن بذات عرق فارسلنا رجلا الی ابن عباس یسألہ فقال ابن
عباس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی قد امدہ لرؤیتہ فان
اغمی علیکم فاکملوا العدۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی البختری سی کہ کہا نکلی ہم یعنی اپنی شہر سے کہ کوفہ تہا عمرہ کرنیکی لیی پس جبکہ اوتری
ہم بطن نخلہ مین کہ نام ایک مکان کا ہی درمیان مکہ اور طائف کی جمع ہوئی ہم چاند دیکہنی کی لیی پس کہا بعضی قوم نی کہ وہ تیسری شب کا ہی اور
کہا بعضی قوم نی کہ وہ دوسری شب کا ہی پہر ملاقات کی ہمنی ابن عباس سے پس کہا ہمنی تحقیق دیکہا ہمنی چاند پس کہا بعضون نی تیسری شب کا ہی
اور کہا بعضون نے دوسری شب کا پس کہا ابن عباس نے کس رات دیکہا تمنی اوسکو کہا ہمنی دیکہا ہمنی رات ایسی اور ایسی کو یعنی فلانی شب کو پس کہا
اوسکو دیکہا تہا جسمین مثلا پیر کی شب مین یا منگل کی شب مین پس کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ٹہیرائی مدت رمضان کی وقت دیکہنی
چاند کی یعنی جب چاند دیکہین رمضان کرین پس اوس رات کا ہی کہ دیکہا ہی تمنی اوسکو اوسمین اور ایک روایت مین ابی البختری سی ہی کہا کہ دیکہا
ہمنے چاند رمضان کا اور ہم تہی ذات عرق مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی قریب بطن نخلہ مذکورہ کی پس بہیجا ہمنی ایک شخص کو طرف ابن عباس کے کہ پوچہی اونسے
یہہ کہ کس رات کا ہی یہہ چاند بسبب اختلاف مذکور کی پس کہا ابن عباس نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی دراز
کی مدت شعبان کی تا وقت دیکہنی چاند رمضان کی پس اگر ابر کیا جاوی تمپر پس پوری کرو گنتی یعنی تیس روز شمار کرو اور روزہ رکہو نقل کے یہہ
مسلم نی **ف** حاصل یہہ کہ مدار چاند کی دیکہنی پر ہی اعتبار اوسکی بڑی ہونیکا کچہہ نہین بلکہ وارد ہوا ہی کہ بڑا ہونا ہلالونکا قیامت کی علامتونسی
ہے اور روایت دوسری منافی پہلی روایت کی نہین واسطی احتمال اسکی کہ وہ دیکہنی کی لیی جمع ہوئی ہون ذات عرق مین اور اختلاف کیا ہو
اوسمین پہر بہیجا آدمی پوچہنی کی لیی ابن عباس کے پاس پس جواب مذکور دیا اونکو پہر جبکہ پہنچی ہون بطن نخلہ مین پوچہا ہو اونسی بالمشافہ پس
جواب دیا ہو اونکو مطابق پہلی جواب کے اور اگر شعبان کی تیسوین تاریخ چاند دیکہی دنکو پہلی زوال کی یا بعد زوال کی تو وہ شب آیندہ کا ہی پس حکم
رمضان ہونیکا اور روزہ رکہنی کا نہین کیا جاویگا اور اسیطرح رمضان کی تیسوین کو دیکہی تو بہی شب آیندہ کا کہا جائیگا پس روزہ افطار نہین
کیا جاویگا اور نہ حکم عید کا کیا جائیگا اور واجب علی الکفایہ ہی لوگون پر کہ تلاش کرین چاند کی تیسوین شب شعبان کی اور جب ثابت ہوگا چاند ایک
جگہہ تو لازم ہوگا سبہونپر روزہ رکہنا بموجب ظاہر روایت کی اختلاف مطالع کا معتبر نہین مثلا اگر دہلی مین شب جمعہ کو چاند دیکہین اور جگہہ ہفتہ کی
شب کو رویت دہلی کی معتبر ہی اور سب جگہہ روز جمعہ سے روزہ رکہنا لازم ہوگا اور جو کوئی چاند رمضان کا دیکہی اور پہر رد کیا جاوے قول اوسکا تو اوسکو
روزہ رکہنا چاہیی اور اگر افطار کریگا اوس روزیکو تو قضا لازم آئیگی ہٰ ع فقط **باب** یہہ باب ہے بیچ مسائل متفرقہ روزون کی **الفصل الاول**
فصل پہلی **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسحروا فان فی السحور برکۃ متفق علیہ روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سحری کہاو اس لیے کہ تحقیق بیچ کہانی سحر کی برکت ہے نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سحری کہاو یعنی کہاو سحر کی وقت
کچہہ نہ کچہہ چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ سحری کہاو اگرچہ ایک گہونٹ پانی کا ہو اور امر اسمین استحباب کے لیی ہی اور سحر کہتی ہین چہٹی حصی اخیر رات
کو اور سحور سین کے زبر سی اسم ہے کہانی یعنی اخیر شب کا اور ساتہہ پیش سین کے مصدر ہے یعنی کہانا کہانا اوسوقت اور روایت محفوظ نزدیک محدثین
کے ساتہہ زبر کی ہی اور بعضون نی کہا صواب ساتہہ پیش کی ہی اس لیی کہ اجر فعل مین ہوتا ہی نہ طعام مین اور برکت سی مراد برکت یہہ ہے کہ اجر
عظیم ہوتا ہی بسبب بجالانی سنت کی اور قوۃ ہوتی ہی روزہ رکہنی کی ہٰ ع **عن** عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فصل ما بین صیامنا وصیام اہل الکتاب اکلۃ السحر رواہ مسلم اور روایت ہی عمرو ابن العاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرق درمیان

روزی ہماریکی اور روزون اہل کتاب کے یعنی یہود و نصاری کی کہانا سحر کا ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اہل کتاب کے اُن حرام تہا کہانا رات کو
بعد سونیکی اور ہمارے ہان بہی ابتداء اسلام مین یہی حکم تہا پہر مباح ہوا پس مخالفت کرنی انکی شکرگذاری اس نعمت کی ہی ؂ **وعن سھل** قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر متفق علیہ اور روایت ہی سہل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہینگے لوگ ساتہہ
بہلائیکی جبتک جلدی کرینگے افطار مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی بعد غروب ہونی آفتاب کے افطار کرینمین دیر نہ لگاوی اور علامت
غروب ہونی آفتاب کے شہرونمین یہہ ہے کہ مشرق کی جانب سیاہی بلند ہوجاوے یعنی جہانسی صبح صادق شروع ہوتی ہی وہانتک پہنچ جاوے چون پیچ آسمان کے
پہنچنا سیاہی کا شرط نہین پس جلدی کرنی مین مخالفت ہوتی ہی ساتہہ اہل کتاب کے کہ وہ تاخیر کرتی ہین یہانتک کہ ستارے گہن کے نکلین اور ہماری ملت مین یہہ
عادت اہل بدعت کی ہی یعنی رافضیونکی اونکی بہی مخالفت ہوجائیگی اسمین کہ یہہ بہی ضروری اور سنت ہی پہلی نماز مغرب سے افطار کرنا بموجب حدیث صحیح
کی ؂ **وعن عمر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقبل اللیل من ھھنا و ادبر النہار من ھھنا و غربت الشمس فقد افطر الصائم متفق علیہ
اور روایت ہی عمر رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ آوی رات اسجگہہ سے یعنی مشرق کی جانب سے سیاہی رات کی اور پہی اور جاوی
دن اسجگہہ سے یعنی مغرب سے اور چہپ جاوی آفتاب یعنی سب پس تحقیق افطار کیا روزہ دار نی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** چہپ جاوی آفتاب
یہہ تاکید ہی پہلی جملونکی اور افطار کیا یعنی حکماً یہہ افطار کرنیوالا ہوچکا اگرچہ کہاوی پیوی نہین اور بعضون نی کہا کہ داخل ہوا وقت افطار مین اور ممکن ہے
کہ معنی یہہ ہون چاہیی کہ افطار کری ؂ **وعن ابی ھریرۃ** قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الوصال فی الصوم فقال لہ رجل انک
تواصل یا رسول اللہ قال وایکم مثلی انی ابیت یطعمنی ربی ویسقینی متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا منع کیا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طی کی روزہ رکہنی سی پس کہا ایک شخص نے حضرت کو کہ آپ طے کا روزہ رکہتی ہین یا رسول اللہ فرمایا کون ہی تم مین مانند میری تحقیق
مین رات گذارتا ہون کہ کہلاتا ہی مجکو رب میرا اور پلاتا ہی مجکو نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** طی کا روزہ اسکو کہتی ہین کہ دو روزی یا زیادہ رکہی
اسطرح کہ درمیان مین افطار نکری اس سے اسلیے منع کیا کہ سبب ضعف کا ہوتا ہی اور وہ باعث قصور کا اور طاعات مین ہوتا ہی اور اختلاف ہی علما
کو اسمین کہ روزہ طی کا سوا حضرت کی اورونکی لیے جائز ہی یا حرام ہی یا مکروہ ہی بعضی تو کہتی ہین کہ جائز ہی اوسکی لیے کہ قادر ہوا اوسپر اور نہی رحمت اور
شفقت کی لیے ہے اور سند اونکی یہہ حدیث حضرت عائشہ کی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا لوگونکو وصال سے طی رحمت کے اوپر اور بعضی صحابہ سے
مثل عبداللہ بن زبیر وغیرہ کی اور تابعین سے مثل عبداللہ بن ابی نعیم اور عامر بن عبداللہ بن زبیر اور ابراہیم تیمی کی رکہنا اسکا منقول ہی اور اکثر کہتی ہین
کہ جائز نہین اور امام ابوحنیفہ اور مالک اور شافعی نی مکروہ کہا ہی اسکو اور اختلاف کیا ہی کہ کراہیت تحریمی ہی یا تنزیہی ہی اور صحیح یہی ہی کہ مکروہ
تحریمی ہی اور جمہور علما اسپر ہین کہ یہہ خصائص حضرت کیسی ہے اور ظاہر حدیث سی یہی ہی معلوم ہوتا ہی اور اہل سلوک کہ شوق ریاضت و نفس کشی کا
رکہتی ہین افطار کرتی ہین ساتہہ حلوا یا نیکی تا حقیقت وصال سی نکلجاوین واللہ اعلم اور کہلاتا ہی الخ کہلانی پلانیسی مراد کیا ہی اسمین کئی قول ہین قول مختار
یہہ ہے کہ مراد کہلانا پلانا ظاہر کا نہین ہے بلکہ غذای روحانی مراد ہی کہ بسبب ذوق معارف اور لذت مناجات اور طاعات کی حاصل ہوتی تہی اوسکی سبب
سی غذای جسمانی سی مستغنی ہی اور تجربہ اسکا محبتون مجازیہ اور مسرتون حسیہ مین کیا گیا ہی چہ جای محبت حقیقی اور مسرت معنوی ؂

الفصل الثانی

فصل دوسرے **عن حفصۃ** قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یجمع الصیام قبل الفجر فلا
صیام لہ رواہ الترمذی و ابوداود والنسائی والدارمی وقال ابوداود وقفہ علی حفصۃ معمر والزبیدی و
ابن عیینۃ ویونس الایلی کلھم عن الزھری روایت ہی حفصہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ

کہ نیت کری روزیکی پہلی فجر کی پس نہین روزہ واسطی اوسکی یعنی کامل روزہ نہین ہوتا نقل کیے یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ابو داود نی موقوف بیان کیا اسکو حفصہ پر معمر اور زبیدی اور ابن عیینہ اور یونس ایلی نی نقل کیا زہری سی **ف** ظاہر اسحدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ اگر نیت روزیکی راتسی نکری تو درست نہین خواہ روزہ فرض ہو خواہ واجب خواہ نفل ولیکن علما نی اختلاف کیا ہی اسمین مذہب امام مالک کا تو یہی ہی کہ شرط ہی نیت رات سی کرنی ہر طرحکی روزیمین اور امام شافعی اور امام احمد بہی اسیکی قایل ہین سوائے نفل کی نفل مین امام احمد کی نزدیک زوال سی پہلی پہلی جائز ہی اور شافعی کی نزدیک افتاب غروب ہونیکی پہلی تک بہی جائز ہی اور مذہب ہمارا یہہ ہے کہ روزہ رمضان اور نفل اور نذر معین مین جائز ہی نیت کرنی آدہی دن شرعی کی پہلی پہلی اور آدہا دن شرعی پہلی زوال کی ہی اور قضا اور کفارہ اور نذر مطلق کی لیی شرط ہی نیت کرنی رات سے اور دلیلین سبہونکی فقہ کی کتابونمین مذکور ہین اور سبنے یعنی معمر اور زبیدی اور ابن عیینہ اور یونس نے روایت کیا ہی زہری سی اور موقوف رکہا ہی حفصہ پر اور حدیث موقوف قول صحابی کو کہتی ہین ح **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمع النداء احدکم والاناء فی یدہ فلا یضعہ حتی یقضی حاجتہ منہ رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ سنی اذان یعنی صبح کی ایک تمہارا اور برتن ہو اوسکی ہاتہہ مین یعنی ارادہ پانی پینی کا یا کچہہ کہانیکا رکہتا ہو پس نہ رکہدی باسن کو یہانتک کہ روا کری حاجت اپنی اوس سی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یہہ حکم اوسوقت ہی کہ یقینا جانی کہ صبح نہین ہوئی یا گمان غالب ہو نہونی صبح کا یعنے اگر یقین ہو صبح ہونی کا یا گمان ہو اسکا تو فقط سنی سی کہانا پینا موقوف نکردی اور اگر جانی کہ صبح ہوگئی ہی یا گمان ہو اسکا تو موقوف کری اور کہا ابن ملک نی کہ اگر نجانی طلوع ہونا صبح کا تو نہ موقوف کری اور اگر جانی کہ طلوع ہوئی ہی صبح یا شک ہو اسکا تو موقوف کری اور بعضون نے کہا کہ مراد اذان سی اذان مغرب کے ہی یعنی اگرچہ ترک کرنا کہانی پینی کا وقت اذان کی مسنون ہی لیکن افطار کی وقت اذان مغرب کے سنی اور کچہہ پیتا ہو تو پینا موقوف نکری بلکہ پی لی اور پہر نماز کو جاوی ۱۲ ع ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی احب عبادی الی اعجلھم فطرا رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا اللہ تعالی نی بہت پیارا میری بندونمین طرف میرے وہ ہی کہ جلدی کری افطار مین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** بہت پیارا یہہ اسلیی ہوتا ہی کہ متابعت کرتا ہی سنت کی اور مخالفت کرتا ہی اہل کتاب کے اور روافض کی ع **وعن** سلمان بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افطر احدکم فلیفطر علی تمر فانہ برکۃ فان لم یجد فلیفطر علی ماء فانہ طھور رواہ احمد والترمذی وابو داود وابن ماجۃ والدارمی ولم یذکر فانہ برکۃ غیر الترمذی اور روایت ہی سلمان بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ افطار کری ایک تمہارا پس چاہیی کہ افطار کری کہجور پر پس تحقیق کہجور سبب برکت کی ہی پس اگر نپاوی کہجور پس افطار کری پانی پر پس تحقیق وہ پاک کرنیوالا ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور نہین ذکر کیا کسی نی لفظ فانہ برکۃ سوا ترمذی کی **ف** امر اسحدیث مین استحباب کے لیی ہی اور شاید حکمت کہجور سی افطار کرنی مین یہہ ہے کہ جب معدہ خالی ہوتا ہی اور خواہش کہانی کی ہوتی ہی تو کہانیکو معدہ خوب قبول کرتا ہی پس ایسی حالت مین جو شیرینی معدیمین پہنچتی ہی تو بدن کو نہایت فائدہ ہوتا ہی اسلیی کہ شیرینی سی قوۃ قوی مین جلدی سرایت کرتی ہی خصوصا قوہ باصرہ کو شیرینی سی بہت فائدہ ہوتا ہی اور شیرینی عرب مین اکثر کہجور ہی کی ہوتی ہے اور اونکی مزاج کو مناسبت اسکی ساتہہ بہت ہی اسلیی اس سے افطار کرنیکو فرمایا اور کہجور نپاوی تو پانی سی افطار کری کہ اسمین نیک فالی ہی ساتہہ طہارۃ ظاہر و باطن کی ۱۲ ح ع

وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفطر قبل ان یصلی علی رطبات فان لم تکن رطبات فتمیرات فان لم تکن تمیرات

حَسَا حَسَوَاتٍ مِّنْ مَاءٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتی پہلی نماز مغرب سے چند تازی کہجورونسی پس اگر نہوتین تازین کہجورین تو افطار کرتی خشک کہجوروںسے پس اگر نہوتین خشک کہجورین تو پیتی چند چلو پانی کی یعنی تین چلو نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نی اور کہا ترمذی نی یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** ابو یعلی نی روایت کیا ہی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی افطار کرنا تین کہجورونسی یا ایسی چیز سی کہ نہ پہنچتی اوسکو آگ اور بعضون نی جو کہا ہی کہ سنت مکہ مین یہہ ہے کہ مقدم کری آب زمزم کو کہجورون پر یا ملالی اوسکو ساتھہ اوس پانیکی یہہ قول مردود ہی اسلیی کہ یہہ اختلاف اتباع کی ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سال فتح مین بہت دنون مکی مین رہی آپسے یہہ نہین نقل کیا گیا ۞ ع **وَعَنْ** زَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا اَوْ جَهَّزَ غَازِيًا فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَوَاهُ مُحْيِ السُّنَّةِ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ صَحِيْحٌ اور روایت ہی زید بن خالد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ افطار کرادی روزہ دار کو یا سامان درست کردی کسی غازیکا پس اوسکو ثواب مانند ثواب اوسکی کی ہی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور روایت کی یہہ محی السنہ نی شرح السنہ مین اور کہا یہ صحیح ہی **ف** یعنی جیسا ثواب روزہ دار کو روزیکا ہوتا ہی اور غازیکو جہادکا ویسا ہی فطار کروانیوالیکو اور سامان جہاد درست کردینی والی کو بہی ہوتا ہی اسلیی کہ مددگار ہوا نیک کار پر ۞ ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتی فرماتی گئی پیاس اور تر ہوئین رگین اور ثابت ہوا ثواب اگر چاہا خدا تعالی نی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** اسمین رغبت دلائی حضرت نی عبادات پر کہ مشقت عبادات کی تہوڑی سی ہی اسلیی کہ جاتی رہتی ہی اور ثواب بہت ہے اسلیی کہ ثابت و باقی رہتا ہی ۞ ع ۞ **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ مُرْسَلًا اور روایت ہی معاذ بن زہرہ سی کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جبکہ افطار کرتی فرماتی یا الہی تیری ہی لیی روزہ رکہا مینی اور تیری ہی رزق پر افطار کیا مینی نقل کی یہہ ابو داؤد نی بطریق ارسال کی **ف** کہا ابن ملک نی کہ حضرت یہہ دعا بعد افطار کی پڑہتی تہی اور بعد لک صمت کی جو لوگون نی وبک آمنت وعلیک توکلت زیادہ کر لیا ہی کچہہ اصل اسکی نہین اگرچہ معنی صحیح ہین اور روایت کیا ابن ماجہ نی کہ روزہ دار کی لیی نزدیک افطار اوسکی ایک دعا ہی کہ رد نہین کیجاتی اور یہہ ہی وارد ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہی یا واسع الفضل اغفرلی اور یہی پڑہتی یہہ ہی الحمد للہ الذی اعانی فصمت ورزقنی فافطرت انتہی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الدِّيْنُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِاَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى يُؤَخِّرُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہیگا دین غالب جبتک کہ جلدی کرینگی لوگ افطار کرنی مین اسلیی کہ یہود و نصاری دیر کرتی ہین افطار مین نقل کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نی **ف** دیر کرتی ہین افطار مین یعنی اسقدر کہ تاری گہن کی نکل آوین اور ہماری زمانی مین پیروی اونکی رافضیون نی کی ہی پس اونکی خلاف مین غلبہ و شوکت دین کی ہی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ مضبوطی اور غلبہ دین کا بیچ مخالفت اعدای دین کی ہی اور اونکی موافقت مین نقصان دین کا ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا الیہود والنصاری اولیاء بعضہم اولیاء بعض ومن یتولہم منکم فانہ منہم یعنی اے ایمان والو نہ پکڑو یہود و نصاری کو دوست بعضی اونکی دوست ہین بعضون کی اور جو کوئی دوستی کری اونسی تم مین سی پس وہ اونہین مین سی ہی ۞ ع ۞

وعن اَبِیْ عَطِیَّةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰی عَائِشَةَ فَقُلْنَا یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمَا یُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَیُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْاٰخَرُ یُؤَخِّرُ الْاِفْطَارَ وَیُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ قَالَتْ اَیُّهُمَا یُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ
وَیُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ قُلْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْ مُوْسٰی رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی عطیہ سی کہا گیا مین
اور مسروق حضرت عائشہ پاس پس کہا ہمنی ای ماں مومنوں کی دو شخص ہین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیوں مین ایک و نمین
روزیکو جلدی افطار کرتا ہی اور جلدی نماز پڑہتا ہی اور دوسرا دیر کر افطار کرتا ہی اور دیر کر نماز پڑہتا ہی کہا حضرت عائشہ نی کون اونمین سے
جلد افطار کرتا ہی اور جلد نماز پڑہتا ہی کہا ہمنی عبد اللہ بن مسعود کہا حضرت عائشہ نی اسیطرح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور دوسرا کہ دیر
لگاتا ہی افطار مین اور نماز مین ابو موسی ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** عبد اللہ بن مسعود بڑی عالم اور فقیہ تہی اونہون نی عمل کیا سنت پر اور ابو موسی
بھی بڑی صحابی تہی اونہون نی عمل کیا بیان جواز پر یا کچہہ عذر ہوگا اونکو اور شاید کہ کبہی کبہی کرتی ہونگی واللہ اعلم ۲ع **وعن** العِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ
قَالَ دَعَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی السَّحُوْرِ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلُمَّ اِلَی الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ
اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی کہ کہا بلایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف سحری کی رمضان مین پس کہا آ طرف کہانی بابرکت کی نقل کی
یہہ ابو داود اور نسائی نی **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ سَحُوْرُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت
ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اچہی ہی سحر مومن کی کہجور نقل کی یہہ ابو داود نی

باب تنزیہ الصوم

باب
ہی بیچ بیان پاک کرنی روزی کی **ف ۱** یعنی اسباتمین بیان ہی اسکا کہ روزہ کس چیز سی جاتا رہتا ہی اور کس چیز سی ثواب اوسکا باطل ہوتا ہی
اور کس چیز سی ثواب اوسکا کم ہوتا ہی پس واجب ہے پرہیز کرنا اون سے **ف ۲** عرض کرتا ہی مولف اس کتاب کا کہ اگرچہ بعضی مفسدات وغیرہ روزی کی منفرق
اگلی حدیثون مین مذکور ہین لیکن نہنی چاہا کہ کسی کتاب معتبر فقہ کیسی یہہ مسائل بتفصیل ایک جگہہ لکہون تا مفید بہت ہون پس کتاب امداد الفتاح
شرح نور الایضاح مین کہ کتاب معتبر اور مروج عرب مین ہے خوب ترتیب سے یہ مسایل مذکور ہی اوسمین سی لکہی جاتی ہین اور بعضی درمختار مین سے
بہی لکہی ہین **فصل** بیچ بیان اون چیزون کی کہ روزیکو توڑتی نہین ہین اگر کہایا پیوی یا پی لیوی یا جماع کری بہولکر روزہ جاتا نہین اور
اگر جماع شروع کیا بہولکر پہر یاد آگیا اگر نکال لیا ستر فی الفور روزہ ٹوٹنی کا نہین اور اگر نہ نکالا ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم ہوگی نہ کفارہ اور بعضون
نی کہا یہ جب ہے کہ نہ حرکت دی نفس اپنے کو یعنی دہکا نہ دی بعد یاد آنیکی یہانتک کہ منزل ہو جاوی اور اگر حرکت دیگا نفس کو بعد اسکی تو اوسپر کفارہ
لازم ہوگا جیسیکہ اگر نکال کر پہر داخل کری تو کفارہ لازم ہوتا ہی اور اگر جماع کری قصداً پہلی فجر کی اور پہر طلوع ہو فجر تو واجب ہے نکالنا ستر کا
فی الحال پس اگر حرکت دیگا نفس کو لازم ہوگا کفارہ اور روزہ فقط ٹہیرنی ہی سی ٹوٹ جاویگا اور اگر نکال لیا بخوف طلوع ہونی فجر کی پہر منزل
ہوا بعد فجر اور بعد نکالنی کی نہین اوسپر کچہہ اور اگر ایک شخص بہول کر کہاتا ہوا اور ہی وہ قوی کہ قدرت رکہتا ہی روزیکی تمام کرنیکی رات تک بغیر مشقت کی
تو یاد دلاوی اوسکو دیکہنی والا اور مکروہ ہی نہ یاد دلانا اوسکو اور اگر یاد دلاوی اوسکو کوئی کہانیکی وقت اور اوسکو نہ یاد آوی تو لازم آویگی قضا
اور اگر وہ قوی نہین ہے تو اولی یہہ ہے کہ نہ یاد دلاوی اور اگر منزل ہووے ساتہہ نظر کرنیکی طرف شرمگاہ عورت کی تو روزہ ٹوٹتا نہین اور اختلاف
ہی اسمین کہ منزل ہووے ساتہہ فعل بد کرنیکی جانورسی بعضون کی نزدیک اس سی ٹوٹتا ہی اور بعضونکی نزدیک نہین اور اگر منزل نہو تو روزہ نہین
ٹوٹتا بلا خلاف اور اگر ہاتہہ سی منی گرادی روزہ ٹوٹ جاتا ہی اور قضا آتی ہی نہ کفارہ اور حلال نہین ہے یہہ فعل غیر رمضان مین بہی اگر قصد
کری قضاء شہوت کا اور اگر قصد کری تسکین شہوت کا امید ہے کہ نہو اوسپر وبال یعنی فقط لذت کی لیی کری تو نہین حلال اور اگر بیقرار ہوا اور نہ نکالنی مین

خوف زنا کا رکہتا ہو تو امید ہی کہ گنہگار نہو اور گنہگار رہوتا ہی اگر مداومت کری اسپر اور اگر دہیان کری کسی عورت کا اور منزل ہو جاوی تو روزہ
نہین جاتا اور اگر دو عورتین فعل بد کرین آپسمین قصداً اور منزل نہون تو روزہ نہین ٹوٹتا اور منزل ہو وینگی تو ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم
آویگی اور اگر تیل لگاوی تو روزہ نہین جاتا اس لیے کہ مسامات سی داخل ہونا منافی نہین ایسا ہی جیسی نہاوی اور ٹہنڈک جگر کو پہنچی
اور سرمہ لگانیسی بہی روزہ نہین ٹوٹتا اگرچہ پاوی مزا اوسکا حلق مین یا رنگ اوسکا رینٹ مین یا تہوک مین اسلیے کہ حضرت عائشہ رض سی
منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سرمہ لگایا حالت روزہ مین اور درمیان آنکہہ کی اور دماغ کی راہ نہین ہے اور آنسو جو نکلتی ہین
ٹپک کر نکلتی ہین مانند عرق کی اور جو چیز داخل مسام سی ہو منافی روزہ کی نہین جیسیکہ اوپر ذکر کیا گیا اور اگر رکہی آنکہہ مین دودیا دوا ساتہہ
تیل کی پہر پاوی مزا اوسکا یا تلخی اوسکی حلق مین نہین جاتا رہتا ہی روزہ اور اگر نگل جاوی کچہہ یعنی روٹی وغیرہ کہ بند ہی ہو دونون مین اور ڈورہ
اوسکی ہاتہہ مین ہو نہین ٹوٹتا روزہ جبتک کہ ڈورسی کہل کر گر پڑی جب گر پڑیگی تو ٹوٹ جاویگا اور اگر داخل کری حلق مین لکڑی یا مانند اوسکی
اور ایک سرا اوسکا اوسکی ہاتہہ مین ہو نہین روزہ ٹوٹیگا اور اسیطرح اگر داخل کری انگلی اپنی دبر مین یا عورۃ اپنی شرمگاہ مین تو نہین ٹوٹیگا
مگر تر ہوگی ساتہہ پانی کی یا تیل کی تو ٹوٹ جاویگا اور سینگی سی روزہ نہین جاتا اور نہ غیبت سی مگر ثواب جاتا رہتا ہی اور اگر نیت کری فطار
کی اور افطار نکری تو روزہ نہین جاتا اور اگر حلق مین دہواں داخل ہو بغیر اوسکی فعل کی تو روزہ نہین جاتا اسلیے کہ اوس سی بچ نہین سکتا اگر
مونہہ بند کرلی تو ناک مین سی جاتا ہی پس یہہ ہی مانند تری کہ باقی رہتی ہی مونہہ مین بعد کلی کرنیکی اور قید بغیر اوسکی فعل کی اسلیے لگائی کہ جو قصد
کر کر دہواں داخل کریگا حلق مین کسی صورت سی ہو داخل کرنا روزہ اوسکا ٹوٹ جاویگا برابر ہی کہ دہواں عنبر کا ہو یا اگر کا یا سوائے انکی کا پس اگر کوئی
خوشبوئی جلا کر دہواں اپنی طرف لیگا اور سونگہی کا دہواں اوسکا اوس حال مین کہ یاد رکہتا ہو روزہ کو ٹوٹ جاویگا روزہ اسلیے کہ ممکن ہے احتراز کرنا
اوس سے اور اس مسئلہ سی اکثر لوگ غافل ہین آگاہ ہونا چاہیے اور یہہ وہم کسیکو نہ پیدا ہو کہ یہہ مانند سونگہنی گلاب مشک وغیرہما کی ہی اس لیے کہ تری
خوشبو مین اور جوہر دہوین مین کہ آدمی کی اندر پہنچی اوسکی فعل سی فرق ظاہر ہی اور اسیطرح دہوئین حقہ کی سی روزہ جاتا رہتا ہی اس لیے
کہ قصداً کہینچا جاتا ہی اور تسکین ہوتی ہی اوس سے اور بطور دوا کی استعمال کیا جاتا ہی اور اگر پسینا یا آنسو آدمی کی حلق مین جاوین اور ہوویں وہ
تہوڑی تو روزہ نہین ٹوٹیگا اور اگر بہت ہونگی کہ نمکینی اون کی حلق مین معلوم ہوگی تو جاتا رہیگا اور خوشبو سونگہنی سی روزہ نہین جاتا اور
اگر جاوی حلق مین غبار یا آٹا چکی پیستی ہوئی یا مکہی یا اثر دواؤن کا یعنی دوا کوٹتی ہوئی یا پڑیا باندہتی ہوئی اوس مین سے کچہہ اوڑ کر حلق مین جاوے نہین
جاتا روزہ اسلیے کہ نہین ممکن ہے احتراز اوسی اور اگر روزہ دار صبح کری حالت جنابت مین روزہ نہین جاتا اگرچہ ساری دن یا کئی دن اسیطرح
رہی لیکن ثواب سے محروم رہتا ہی بسبب نجس رہنی کی اور نماز وغیرہ نہ پڑہنی کی اور اگر ڈالی سوراخ ذکر مین دوا یا تیل اور وہ مثانہ مین پہنچ جاوے
روزہ نہین جاتا امام ابو حنیفہ اور امام محمد رح کی نزدیک اسلیے کہ مثانہ مین سی منفذ یعنی رستہ اندر کو نہین اور پیشاب جو نکلتا ہی ٹپک کر نکلتا ہی
اور امام ابو یوسف کی نزدیک جاتا رہتا ہی اور اگر ذکر کی ڈنڈی ہی مین رہے تو تینونکی نزدیک نہین جاتا اور اگر پانی مین بیٹہی اور کان مین پانی
جاوی یا کان کہجاوے تنکی سی اور نکلی اوسپر میل پہر ڈالی تنکی کو کان مین کئی بار یون ہین کری نہین روزہ جاتا اور اگر اوتری دماغ سی رینٹ
اور پہنچی ناک مین پہر دماغ مین چڑہا جاوی یا نگل جاوے اوسکو روزہ نہین جاتا اور اگر نکلا تہوک مونہہ سی اور منقطع نہوا بلکہ لگا رہا تار اوسکا اور
ٹھوڑی تک پہر نگل گیا اوسکو تو نہین جانیکا روزہ اور اگر منقطع ہوا تہوک پہر مونہہ مین ڈال لیا جاتا رہیگا اور اگر بلغم مونہہ بہر آ ہوا
نگل جاوے ابو یوسف کی نزدیک روزہ جاتا رہیگا اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک نہین اور لایق ہی پہینکدینا تہوک کا تاکہ نہ ٹوٹی روزہ نزدیک

امام شافعی کی ایسی کہ جب جاری ہوتا ہی تہوک اپنی مجرا یعنی جگہہ جاری ہونی کیسی اور پہنچتا ہی موںہہ مین اور یہہ قادر ہی اوسکی پہینکدینی پر اور نہ پہینکا بلکہ نگل گیا جاتا رہتا ہی روزہ اونکی نزدیک اور اگر قی آپ سے آوی روزہ جاتا نہین اگرچہ موںہہ بہر کر آوی اور اسیطرح سی نہین جاتا اگر پہر حلق مین اوتر جاوی وہ بغیر اسکی فعل کے اگرچہ موںہہ بہری ہوئی ہو اور امام ابو یوسف کی نزدیک جاتا رہتا ہی اور اگر قصداً نگل جاوی اور ہو وہ موںہہ بہری ہوئی سب کے نزدیک جاتا رہیگا لیکن کفارہ نہین آنیکا اور موںہہ بہری ہوئی نہین ہوگی تو اوسکی نگلنی سی روزہ نہین جانیکا مختار یہی ہے اور اگر قصداً قی کری موںہہ بہر کر تو سب کے نزدیک روزہ جاتا رہیگا اور موںہہ بہر کر نہ کری تو نہین جاتا نزدیک ابو یوسف کی او صحیح یہی ہی اور کہا امام محمد نی کہ جاتا رہتا ہی اور یہہ ظاہر الروایۃ ہی پہر اگر وہ حلق مین اوتر جاوی آپ سے نہین جاتا اور اگر قصداً نگل جاوی اوسمین دو روایتین ہین صحیح یہہ ہی کہ نہین جاتا اور اگر دانتون مین کوئی چیز رات کی کہانی مین سے اٹکی ہی اور ہووی وہ کم چنی سی اوسکی نگل جانیسی دنکو روزہ نہین جاتا یا نکلی خون اوسکی دانتون مین سی اور داخل ہوا اوسکی حلق مین اور نہ پہنچی اوسکی پیٹ مین تو بہی روزہ نہین جاتا اور اگر پہنچی پیٹ مین پس اگر غالب ہو خون تہوک پر یا برابر ہون خون اور تہوک فاسد ہو جائیگا اور اگر خون کم ہو تہوک سی کہ ملا ہوا ہے ساتہہ اوسکی نہین ٹوٹ نیکا روزہ مگر جبکہ پاوے مزہ اوسکا در المختار اور اگر کوئی چیز بقدر تل کی باہر سی موںہہ مین ڈالکر چباوی یہانتک کہ وہ پہیل جاوی موںہہ مین اور مزا اوسکا حلق مین نپاوی تو بہی روزہ نہین جاتا اور اگر موںہہ مین پہیلی نہین اور مزا اوسکا حلق مین معلوم ہو یا بغیر چبائی ثابت وہ چیز نگل جاوی اگرچہ مزا حلق مین نپاوے روزہ جاتا رہیگا پہر اگر وہ چیز اون چیزون مین سی ہی کہ اونسی کفارہ آتا ہی کفارہ اویگا و الا قضا

فصل بیچ بیان اون چیزون کی کہ فاسد ہوتا ہی اونسی روزہ اور سلازم آتی ہی قضا اور کفارہ اور کفارہ اونسی جب لازم آتا ہی کہ روزہ رکہنی والا مکلف یعنی عاقل بالغ ہو اور روزہ رمضان کا ہو رمضان ہی مین یعنی قضا مین نہین اور رات سی نیت کئی ہوئی ہو اگر بعد طلوع فجر کی نیت کی ہوگی اوسکی توڑنیسی کفارہ نہین آنیکا اور بعد روزہ توڑنیکی کوئی چیز ساقط کرنیوالی کفارہ کی پیش نہ آوی مانند بیماری اور حیض و نفاس کی اگر روزہ توڑنیکی بعد ان چیزون مین سی کوئی چیز پیش آجاویگی کفارہ نہین آنیکا چنانچہ بیان اسکا آگی آویگا اور نہ پہلی توڑنیکی کوئی چیز ساقط کرنیوالی کفارہ کی ہو مانند سفر کی کہ اگر سفر مین توڑیگا کفارہ نہین آنیکا اور اگر بعد توڑنیکی سفر کریگا تو کفارہ نہین ساقط ہوگا اور بخوشی کری حالت جبر مین کفارہ نہین لازم آنیکا اور قصداً کری بہول چوک کر کریگا تو کفارہ نہین آنیکا اور وہ مضطر نہو مضطر پر کفارہ نہین پس جب یہ شرطین پائی جائینگی اور ان چیزون مفسدات مین سے کوئی چیز کریگا تو قضا اور کفارہ لازم ہوگا وہ چیزین یہہ ہین جماع کرنا اور اغلام کرنا فاعل و مفعول دونون پر قضا و کفارہ لازم ہوتا ہی اور کہانا پینا خواہ از راہ غذا کی ہو خواہ دوا کی اور بیچ معنی غذائیہ کی علمائی اختلاف کیا ہی بعضون نی تو کہا ہی کہ غذا کی چیز وہ ہی کہ خواہش کری طبیعت اوسکی کہانیکی اور مقتضی ہو خواہش پیٹ کی بسبب اوسکی اور بعضون نے کہا کہ غذا کی چیز وہ ہی کہ اوسکی کہانیسی اصلاح بدنکی ہو اور بعضون نی کہا غذا کی وہ چیز ہی کہ کہائی جاتی ہی عادۃً پس کفارہ آتا ہی اگر مینہہ یا اولی یا برف نگل جاوے یا کہاوی کچا گوشت اگرچہ مردار کا ہو یا کہاوی چربی یا کہاوی خشک کیا ہوا گوشت یا کہاوی گیہون مگر یہہ کہ ایک آدہ گیہون چباوی اور موںہہ مین پہیل جاوی تو کفارہ نہین آتا اور اگر نگل جاوی تہوک بی بی کا یا رکا تو کفارہ آتا ہی ایسی کہ خواہش طبع ہوتی ہی اسمین اور کی تہوک نگلنی مین روزہ جاتا رہتا ہی اور کفارہ نہین آتا فقط قضا ہی آتی ہی اور تہوڑا سی نمک کہانیسی کفارہ آتا ہی نہ بہت سی بموجب روایت مختار کی کذا فی المستغنی اور خلاصہ اور بزازیہ مین لکہا ہی کہ مختار یہہ ہی کہ مطلق نمک کہانیسی کفارہ آتا ہی یعنے تہوڑا یا بہت اور اگر کہاوی جو بغیر بہنی پس نہین کفارہ اوسیر ایسی کہ نہین کہائی جاتی ہین کچی اور یہہ خشک جو کا حکم ہی اور اگر تازی بالین سے نکالکر کہاوی تو کفارہ آتا ہی اور

کفارہ آتا ہی کہانی گل ارمنی کیسی مطلق یعنی برابر ہے کہ عادۃ ہو اوسکی کہانیکی یا نہ عادۃ ہو اسلیی کہ وہ کہائی جاتی ہی دوا کی لیی پس ہوگا افطار
کامل اور کفارہ آتا ہی کہانی غیر گل ارمنی کیسی مانند ملتانی وغیرہ کی اگر عادت ہو اوسکی کہانیکی پس نہین کفارہ ہی اوسپر کہ نہین عادت رکہتا ہی
اوسکی اور اگر بعد غیبت کرنیکی قصداً کہانا کہالی کفارہ لازم آتا ہی برابر ہی کہ پہنچی ہو اوسکو حدیث یا نہ پہنچی ہو تاویل اوسکی معلوم کی ہو یا نہ معلوم کی ہو مفتی
نی فتوی دیا ہو یا نہ دیا ہو اسلیی کہ افطار ہونا غیبت سی خلاف قیاس کی ہی اور حدیث الغیبۃ تفطر الصیام تاویل کی گئی ہی بالاجماع ساتہہ
جاتی رہنی ثواب کے بخلاف حدیث حجامت یعنی پچہنو نکی کہ بعضی علما نی اسکی ظاہر پر ہی عمل کیا ہی مانند اوزاعی وغیرہ کی پس اگر کہا ویگا بعد
حجامت کے یا بعد چہو نی عورت کی یا بعد بوسہ لینی کی ساتہہ شہوت کی یا بعد محتلم ہونیکی اور مباشرت فاحشہ کی بغیر انزال کی یا بعد سرمہ
لگا نیکی یا بعد فصد کی یا بعد بدکاری کرنیکی جانورسی بغیر انزال کی یا بعد داخل کرنی اونگلی کی دبر مین اس گمان پر کہ روزہ ٹوٹ گیا بسبب ان چیزون
مذکورہ کی تو کفارہ آویگا لیکن جبکہ فتوی دیگا اسکو فقیہ اگرچہ خطا کری گا یا سنی پچہنی لگانی والینی اور لینی والی نی حدیث افطر الحاجم والمحجوم اور نہ جانی
تاویل اسکی بوجب نہ ہے کے نہین کفارہ آنیکا اور اگر پہنچا ئیگا تاویل تو کفارہ واجب ہوگا اور اگر تیل لگایا اور گمان افطار کا کرکر قصداً کہایا حکم
اسکا مانند حکم افطار کرنیکی بعد غیبت کی ہی جو کہ اوپر مذکور ہوا اور حکم افطار کرنیکا غیبت کی جو اوپر مذکور ہوا اکثرون کی نزدیک تو اسیطرح ہی لیکن
ملتقی اور بحر الرائق مین اسکو مانند حجامت کی کہا ہی اور واجب ہوگا کفارہ اوس عورت پر کہ خوشی سی صحبت کروای ایک شخص سے کہ اوسپر
جبر کیا تہا کسینی صحبت کرنیکی لیی اور مرد پر نہین آنیکا اور ایک عورت نی جانا طلوع ہونا فجر کا اور چہپایا اوسکو اپنی خاوند سی یہانتک کہ اوسنی
صحبت کی اور وہ نہین جانتا تہا کہ فجر ہوگئی ہی تو واجب ہوگا کفارہ عورت پر نہ مرد پر **فصل** بیچ بیان کفارہ کی اور اون چیزون کی
کہ ساقط کرتی ہین کفارہ کو ذمہ سی ایک عورت نی قصداً کہانا کہایا یا جماع کروایا بخوشی پہر اوسیدن اوسکو حیض آگیا یا نفاس کفارہ ساقط
ہو جاتا ہی اور اسیطرح کوئی بیمار ہوگیا اوسیدن اسطرحکا کہ جائز ہی اوسمین افطار اور بیماری آپ سے ہوئی بغیر اسکی فعل کی تو کفارہ ساقط ہو جاوےگا
اور یہہ قید کہ بیماری آپ سے ہوئی الخ اسلیی لگائی کہ اگر افطار کیا قصداً پہر زخمی کیا اپنی تئین اوس سے بیمار ہوگیا اسطرحکا کہ نہین روزہ رکہہ سکتا اوس
حالت مین یا ڈالا اپنی تئین چہت پرسی یا پہاڑ پرسی تو اسمین اختلاف کیا ہی مشائخ نی بعضون نی کہا کہ ساقط ہو جاتا ہی اوس سے کفارہ اور
بعضون نی کہا کہ نہین ہوتا اور کمال نی کہا کہ مختار یہہ ہی کہ نہین ساقط ہوتا اور ذکر کیا گیا ہی جمع العلوم مین کہ اگر کسینی رنج مین ڈالا نفس
اپنی کو بسبب چلنی کی یا کچہہ کام کیا یہانتک کہ پیاس بہت لگی اوسکو پس افطار کر ڈالا کفارہ آویگا اور بعضون نی کہا کہ کفارہ نہین آنیکا اوسپر عمل کیا
ہی نقالی نی کذا فی التاتارخانیہ اور کفارہ یہہ ہی کہ آزاد کری بردہ اگرچہ ہو کافر پہر اگر نہ کرسکی یہہ روزی رکہی دو مہینی پی درپی کہ ہون اومین دن
عیدین کی اور نہ ایام تشریق کی اسلیی کہ اونمین روزی رکہنی منع ہین اور اگر درمیان مین ایک روزہ فوت ہو جاوے بعذر یا بلا عذر تو روزی پہر از سرنو شروع
کری مگر بسبب حیض کی اگر افطار کری تو مضائقہ نہین اور بسبب نفاس کے افطار کری تو بہی از سرنو رکہی پہر اگر نہ رکہہ سکی روزی بسبب مرض کی یا بڑہاپی
کی کہلاوی ساٹہہ مسکینونکو پیٹ بہر کی صبح کو کہلاوے اونکو اور شام کو کہلاوی یا دو دن صبح کو کہلاوی یا دو دن شام کو یا عشا اور سحر کو اور شرط یہہ ہی
اول جنکو کہلاوے اونہین کو دوبارہ بہی کہلاوی یہانتک اگر صبح کو کہلایا ساٹہہ کو پہر شام کو کہلایا ساٹہہ غیر اونکی کو نہین کفایت کریگا یہانتک کہ
پہر کہلاوی دونو فرقو نمین سی ایک کو اور اگر ایک فقیر کو ساٹہہ روز تک کہلایا کری یا ہر روز نئی فقیر کو کہلاوی ساٹہہ روز تک کافی ہی اور اگر ایک روز
صدقہ ساٹہہ فقیر دینکا یا کم کا انسی ایک فقیر کو دی تو ایک ہی کا ادا ہوگا اور کفایت کرتی ہی روٹی گیہون کی بغیر سالن کی بخلاف جو کی روٹی کی کہ
اوسکی ساتہہ سالن ضروری اسلیی بسبب سختی کی پیٹ بہر کر نہین کہا سکتا بغیر سالن کی عادۃً بخلاف گیہونکی روٹی کی کہ وہ کہا سکتا ہی بغیر سالن کے پیٹ بہر

اسلیی کہا گیا ہی کہ روٹی گیہونکی سالن اوسکا اوسمین ہی پس جسنی طلب کیا اوسکی ساتہہ سالن نہین ہے وہ ہوگا اور شرط یہہ بہی ہی کہ نہو کوئی اونمین پیٹ
بہر ایہانتک کہ اگر ہوگا پیٹ بہرا اور کہاویگا مانند بہوکی کی احتیاج ہوگی اور کی کہلانیکی پس یہ کو کہانا کہلاوے جسطرح کہ ذکر کیا گیا یا دیوی ہر فقیر کو آدہی صاع یعنی
پونی دو سیر گیہون یا آٹا اوسکا یا ستو اوسکی یا ایک صاع جو یا انگور یا کہجور یا دیوی قیمت انکی اگرچہ اوقات متفرقہ مین دے اور اگر کئی روزی توڑی جماع کر کر یا کہا کر
قصداً تو ایک کفارہ کافی ہی بشرطیکہ درمیان اونکی کفارہ نہ دیا ہو مثلاً اگر دس روزی توڑی اور درمیان مین کفارہ نہ دیا تو دسونکی لیی ایک کفارہ کافی
ہی اور اگر درمیانمین کفارہ دیا تو باقی کی لیی کفارہ اور چاہیی اور وہ کئی روزی جو توڑی عام ہین کہ ایک رمضان کی ہون یا دو رمضانکی صحیح یہی ہے
کذا فی الدر المختار اور بعضون نی کہا کہ یہ حکم اوس صورت مین ہی کہ وہ روزی ایک رمضانکی ہون اور اگر کئی رمضانکی ہونگی تو ہر رمضانکی لیی کفارہ علیحدہ
علیحدہ دی فتاوی عالمگیری مین یہی روایت نقل کی ہی **فصل** بیچ بیان اون چیزونکی کہ روزیکو توڑتی ہین اور قضا ہی اونسی آتی ہی نہ کفارہ اور قاعدہ
کلیہ اسمین یہہ ہی کہ جو چیز ایسی ہو کہ اوسمین غذائیت نہو یا غذائیت ہو لیکن ہو عذر شرعی اور پہنچادی اوسکو پیٹ مین یا دماغ مین اور جو چیز ایسی ہو کہ دفع ہو اوس سے
شہوۃ شکم کی پوری یعنی حلق وغیرہ تو اوسنی کفارہ نہین آتا پس اگر کہا دی روزی دار ادا رمضان مین چاول کچے یا آٹا گندہا ہوا یا خشک تو روزہ جاتا رہتا
ہی اور قضا آتی ہی اور آٹا گیہونکا اور جو کا جبکہ بہگوئی ساتہہ پانی کی اور ملادی اوسمین شکر جب کرتی ہین کفاریکو اور اگر کہاوی نمک بہت ایکبارگی یا
کہاوی مٹی سوائے گل ارمنی کی نہ عادت ہو اوسکی کہانیکی یا گٹھلی یا روئی یا نگلا ہو کاغذ یا کہ متغیر تہا ساتہہ رنگ سبز یا زرد وغیرہ ذلک کی ریشم وغیرہ کی اور وہ یاد
رکہتا تہا روزہ اپنا یا کہایا کا غذا یا مانند اوسکی وہ چیز کہ نہین کہائی جاتی ہی عادۃً یا کہائی کچی ہی یا مانند اوسکی ایسی پہل کچی کہ نہین کہائی جاتی ہین پہلی پختہ
ہونیکی اور اونکو پکا کر یا نمک ملاکر نہ کہایا یا کہایا اخروٹ تازہ کہ ہنوز اوسمین گودہ یا نگل گیا کنکر یا لوہا یا تانبا یا سونا یا چاندی یا پتہر اگرچہ زمرد وغیرہ ہو واجب ہوگی
قضا نہ کفارہ اور اگر حقنہ کیا یا ناک مین دوا لی یا موہنہ مین دوا رکہی اور اوسمین سے کچہہ حلق مین اوتر گئی یا تیل ڈالا کان مین قضا آویگی نہ کفارہ اور اگر پانی
قصداً ڈالا کان مین تو اوسمین اختلاف ہے ہدایہ اور ملتقی اور در مختار اور شرح وقایہ اور اکثر متون مین تو لکہا ہی کہ روزہ نہین ٹوٹتا اور قاضی خان
اور فتح القدیر مین لکہا ہی کہ صحیح یہہ ہی کہ جاتا رہتا ہی اور قضا آتی ہی اور اگر دوا ڈالی پیٹ کی زخم مین اور وہ پیٹ مین پہونچی یا دماغ کی زخم مین
ڈالی اور وہ دماغ مین پہنچی یا داخل ہوا حلق مین مینہہ یا برف اور نہ نگلا اوسکو اپنی فعل سی بلکہ از خود حلق سی اوتر گئی یا چوک کر روزہ ٹوٹ گیا مثلاً کلی
کرنی مین پانی حلق مین اوتر گیا یا ناک مین پانی دیتی ہوئی دماغ کو چڑہ گیا یا زبردستی کسینی روزہ تڑوا ڈالا اگرچہ ساتہہ جماع کی ہو یعنی خاوندنی زبردستی
بیوی سی جماع کیا یا بیوی نی زبردستی خاوندسی جماع کروایا قضا آویگی ان سب صورتونمین نہ کفارہ لیکن مسئلہ جماع مین زبردستی کرنیوالی پر کفارہ
آویگا اور جسپر زبردستی کی اوسپر قضا اور اگر افطار کری عورۃ لونڈی ہو یعنی حرم یا منکوحہ بخوف بیمار ہوجانیکی بسبب خدمت کی یا افطار کری لونڈی بسبب
ضعف کی کہ حاصل ہوا اوسکو بسبب خدمت کرنی کی قسم پکانیسی یا کپڑی دہونی سی قضا لازم ہی اور لونڈیکو چاہیی کہ نہ کہنا مانی مولی کا اگر ایسی کام کو کہی
کہ عاجز کری اوسکو ادائی فرائض سے اور اگر ڈال دیوی کوئی سوتیکی موہنہ مین پانی یا پی جاوی سونیوالا پانی اوسپر قضا ہی اور نہین ہے وہ مانند بہولنی
والی کی کیا نہین جانتا ہی تو کہ سونیوالا یا جسکی عقل جاتی رہی اگر ذبح کری نہین درست اوسکا ذبح کیا ہوا کہانا اور جو بسم اللہ بہول جاوے ذبح کی وقت
اوسکا ذبح کیا ہوا جانور کہانا درست ہے اور اگر روزی مین بہولکر کہایا پیا پہر قصداً کہایا یا جماع کیا بہول کر پہر قصداً کیا یا دنکو روزیکی نیت کی پہر
کہایا یا پیا یا جماع کیا قصداً یا رات سی نیت کی ایک نفل روزیکی پہر صبح کو سفر کیا پہر نیت کی اقامت کی اور کہایا اگرچہ نہین درست تہا اوسکو افطار یا
رات سے ایک نفل نیت روزیکی کی اور صبح کو مقیم تہا پہر مسافر ہوا اور کہایا حالت سفر مین یا جماع کیا قصداً اگرچہ حلال نہین تہا اوسکو افطار قضا لازم
آویگی نہ کفارہ اور سفر مین کہانیکی قید اسلیی لگائی کہ اگر وطن کو پہر جاویگا کسی چیز بہولی ہوئی کی لینی کی لیی اور قصداً کہاویگا اپنی مکان مین یا پہلی جدا ہونیکی

آبادی مقام اپنی کی سی تو قضا اور کفارہ دونون لازم ہونگی اور اگر کہانی پینی وغیرہ ہماسی بند رہا تمام دن بغیر نیت روزیکی اور افطار کی یا سحر کہائی
یا جماع کیا اس حال مین کہ شک کہتا تہا بیچ طلوع ہونی فجر کی اور فجر اوس وقت ہو چکی تہی یا افطار کیا ساتہہ ظن غالب غروب ہونی آفتاب کے اور آفتاب اوسوقت
باقی تہا قضا آویگی نہ کفارہ اور اگر شک رکہتا ہوگا غروب مین پس بیچ لازم ہونی کفارہ کی دو روایتین ہین مختار فقیہ ابو جعفر کی یہہ ہے کہ کفارہ لازم ہوگا
اور اگر ظن غالب ہوگا نہ غروب ہونیکا اور افطار کر ڈالیگا تو اوس پر کفارہ لازم ہوگا اور اگر منزل ہوا سبب غسل بد کرنیکی جانور سی یا میت سے یا منی گرائی
کسیکے رانین یا ناف مین یا ہاتہہ مین یا منزل ہوا سبب بوسہ لینی کی یا چہونی کسیکی یا توڑا روزہ غیر ادا رمضانکا یا عورت سی جماع کیا کسینی سوتی
مین اور وہ روزہ سی تہی روزہ جاتا رہیگا اوسکا اور قضا آویگی نہ کفارہ اور اسیطرح ایک عورت نی راتسی نیت روزیکی کی تہی اور پہر دنکو دیوانی
ہوگئی اور اوس ہی جماع کسینی کیا اوس عورت پر بہی قضا آویگی اور اگر ٹپکائی دوا یا پانی ایک عورت نی اپنی شرمگاہ مین داخل کی کسینی انگلی
بہیگی ہوئی پانیکی یا تیل کی اپنی دبر مین یا استنجا کیا اور پانی پہنچا دبر مین حقنی کی جگہہ تک اگرچہ یہہ ہوتا ہی کم یا پہنچا پانی فرج داخل تک بسبب مبالغہ کی
استنجا کرنی مین قضا لازم آویگی اور اگر نکل آ دین مسی بواسیر والیکی اور دہو دی اونکو اگر خشک کرلیا اونکو پہلی اوٹہنی کی اور مسی پہر اوپر چڑہ گئی نہین
ٹوٹیگا روزہ ایسی کہ پانی پہنچا تہا ظاہر بدن پر پہر زایل ہوگیا پہلی پہنچنی کیطرف باطن کی بسبب عود کرنی مقعد کی اور اگر خشک نہونگی تو روزہ فاسد
ہو جائیگا اور اگر داخل کریگی عورت انگلی تر کی ہوئی پانی کی یا تیل کی اپنی فرج داخل مین یا داخل کریگا کوئی روئی یا کپڑا یا لکڑی یا ہاتہہ اپنی دبر مین یا عورت
داخل کریگی ان چیزونکو اپنی فرج داخل مین اور غایب ہو جاوین گی یہہ چیزین اندر تو روزہ جاتا رہیگا اور قضا لازم ہوگی اور اگر لکڑی وغیرہ کا ایک
سرا ہاتہہ مین رہا یا عورت کی فرج خارج مین تو نہین فاسد ہونیکا اور اگر نگلا ڈورا اور ایک سرا ہاتہہ مین ہو پہر نکال لی نہین ٹوٹیگا روزہ اگر سب نگل جاویگا
ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم ہوگی اور اگر داخل کریگا دہوان اپنی فعل سی قصداً دماغ مین یا پیٹ مین قضا لازم آویگی اور یہہ حکم بیچ دہوئین عبیر و عنبر اور
عود کی ہی اور ان دونون کی دہوین مین بعید نہین ہے لازم آنا کفارہ کا ہی واسطی فائدہ مند اور دوا ہونی اوسکی کی اور اسیطرح حقہ کی دہوان داخل
کرنیسی بعید نہین ہے لازم آنا کفارہ کا ۔ اور اگر قی قصداً کی اگرچہ مونہہ بہر کر نہ آئی قضا لازم آویگی بموجب ظاہر روایت کی اور ابو یوسف کی نزدیک مونہہ
بہر کر آنا شرط ہی اور یہی صحیح ہی اور اگر نگل جاوی قی آپ سے آئی ہوئی کو اور ہو وہ مونہہ بہری ہوئی یا کہا جاوی دانتونکی اٹکی ہوئی چیز کو اور ہو وہ
بقدر چنی کی یا زیادہ یا نیت کری روزیکی دنکو بعد کہا چکنی کی بہول کر پہلی نیت کرنیکی دنکو یا بیہوش ہو جاوی اگرچہ مہینی بہر تک بیہوش رہی قضا
لازم آویگی مگر یہہ کہ قضا نکری اوس دنکی کہ جسمین بیہوشی شروع ہوئی ہی یا جسکی رات مین شروع ہوئی ہی اس لیی کہ مسلمان کا فعل صلاح پر حمل
کرنا چاہیی کہ اوسنی راتسی نیت کرلی ہوگی پس وہ روزہ تو ہو گیا اوسکی بعد جتنی دنون بیہوش رہیگا اونکی قضا کریگا اس لیی کہ امساک بغیر نیت کی
ہوا اور اگر یقین ہوگا کہ نہین نیت کی تو اوسدن کی ہی قضا آویگی ۔ اور اگر مہینی بہر سی کم دیوانہ رہا قضا آویگی اور اگر ساری مہینی دیوانہ رہا نہین
قضا آویگی ۔ اور اگر مہینا بہر اسطرح دیوانہ رہا کہ رات کو آرام ہو گیا یا دنکو آرام ہو گیا بعد فوت ہونی وقت نیت کی تو بہی قضا نہین آئیگی کہ یہہ بہی ساری
مہینی کی حکم مین ہے اور اگر رمضان مین نیت روزیکی نہ کی اور کہانا کہایا امام اعظم کی نزدیک کفارہ واجب نہین اور صاحبین کی نزدیک واجب ہے
کذا فی مالابد منہ ۔ اور اگر کسیکا روزہ ٹوٹ جاوی اگرچہ بسبب عذر کی ٹوٹی اور پہر عذر جاتا رہی تو واجب ہے بند رہنا کہانی پینی وغیرہ سی بقیہ روز مین
اور واجب ہے بند رہنا حائض اور نفسا پر جبکہ پاک ہون بعد طلوع ہونی فجر کی اور واجب ہے بند رہنا مسافر پر کہ مقیم ہوا اور بیمار پر جبکہ اچہا ہو جاوی اور
دیوانہ پر جبکہ ہوشیار ہوا اور لڑکی پر جبکہ بالغ ہوا اور کافر پر جبکہ اسلام لاوی اور ان سب پر قضا ہی سوای دو شخصون اخیر کی ۔ اور حائض اور نفسا اور بیمار
اور مسافر کو بند رہنا نہ چاہیی لیکن ظاہر نہ کہاوین بلکہ پوشیدہ کہاوین **فصل** بیچ بیان اون چیزونکی کہ مکروہ ہین روزہ دار کو اور جو کہ نہین مکروہ ہین اوس

جو کہ مستحب ہین مکروہ ہین روزہ دار کی لیے چکھنا کسی چیز کا یعنی چکھ کر تہوک دینا اور ذخیرہ مین ہے کہ مکروہ ہی چکھنا کسی چیز کا جبکہ ضرور نہو اور جب ضرور ہو جیسی کوئی چیز خریدتا ہو اور ڈر ہو اسکا کہ وگرنہ چکھونگا تو غبن دیا جاؤنگا یا موافق میری مرضی کی نہوگی تو نہین مکروہ - اور فتاوی نسفی مین ہے کہ اگر ایک عورت کا خاوند بدخلق ہو کہ تنگ گیری کرتا ہو کمی زیادتی نمک پر تو درست ہی اوسکو ہی چکھہ لینا کہانی کا تا اوسکی ظلم سی بچی اور اگر نیک خلق ہو خاوند تو نہین درست اور ایسا ہی حال لونڈی کا ہی اور ممکن ہے کہ یہی حکم نوکر اور مزدور کا ہو یعنی جو کہ پکانی کی لیے ہون - اور مکروہ ہی چبانا کسی چیز کا بلا عذر جیسی ایک عورت چاہتی ہی کہ روٹی وغیرہ چبا کر بچی کی موئہہ مین دی اگر کوئی ہشیار لڑکی یا حائضہ اوسکی پاس ہو تو اوس ہی چبوا کر دی آپ چبا کر دینا اوسکو مکروہ ہوگا اور اگر کوئی بن روزہ دار نہ ہاتہہ لگی تو آپ ہی دی کہ اس صورت مین مکروہ نہین اور مکروہ ہی چبانا مصطگی کا روزہ دار کی لیے برابر ہی کہ مرد ہو یا عورت اس لیے کہ اوسکو چبانی سی تہمت افطار کی لگتی ہی اور سوای روزی کی حالت کے مردونکی لیے چبانا اوسکا مکروہ ہی مگر خلوت مین بسبب عذر کی جائز ہی اور بعضون نی کہا مباح ہی بخلاف عورتونکی کہ اونکی لیے مستحب ہے چبانا اوسکا اسلیے کہ یہ اونکی لیے قایم مقام ہی مسواک کی اور مکروہ ہی بوسہ لینا اور مباشرت کرنی یعنی عورت کو گلی لگانا اور مساس وغیرہ کرنا اگر ڈر ہو انزال کا یا جماع کا والا نہین مکروہ - اور مکروہ ہی جمع کرنا تہوک کا موئہہ مین قصدا اور پہر نگل جانا اوسکا اور مکروہ ہے روزہ دار کی لیے کرنا اوس چیز کا کہ ضعف ہو اوس سی مانند فصد اور پچہنون کی اور جو فصد و پچہنی ایسی ہون کہ ضعف نہو اونسی تو نہین مکروہ - اور نہین مکروہ ہی سرمہ لگانا اور تیل لگانا مونچھونکو اور مسواک کرنی اگرچہ بعد زوال کی ہو اور مسواک تازی ہو یا بہگوئی ہو پانی مین - اور نہین مکروہ ہی کلی کرنی اور ناک مین پانی دینا بغیر وضو کی - اور نہین مکروہ ہی غسل کرنا اور لپیٹنا تر کپڑے کا بدن پر بقصد ٹہنڈک کی بموجب روایت مفتی بہ کی اس لیے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی ثابت ہوا ہی چنانچہ وہ حدیث آگی آویگی اور مستحب ہین روزہ دار کی لیے تین چیزین سحر کہانی اور دیر کرنی سحر مین اور جلدی کرنی افطار مین بیچ غیر روز ابر کی اور ابر کی روز احتیاط ضروری

فصل بیچ بیان اون عوارض کی کہ مباح ہی بسبب انکے افطار وہ دس ہین مرض اور سفر اور اکراہ یعنی زبردستی کرنی اور حمل اور دودہ پلانا اور بہوک اور پیاس اور بہت بڑہاپا اور حیض و نفاس پس جائز ہی افطار اوس بیمار کی لیے کہ اگر روزہ رکہی تو ڈر ہو زیادتی مرض کا یا دیر کر اچہی ہونیکا اس لیے کہ زیادتی مرض کی اور طول اوسکا کبہی ہوتا ہی باعث ہلاکت کا پس واجب ہے اوس سی احتراز - اور مرض ایک چیز ہی کہ باعث ہوتی ہی تغیر طبیعت کی طرف فساد کی شروع ہوتی ہی اول باطن مین پہر ظاہر ہوتا ہی اثر اوسکا اور برابر ہی کہ ہو وہ مرض آنکہہ دکہنی کا یا زخم یا درد سر کا غرضکہ کوئی مرض ہو جب خوف ہو اوسکی زیادتی یا دیر کر اچہی ہونیکا تو جائز ہی اوسمین افطار - اور لکہا ہی علمائی کہ غازی جبکہ جانتا ہو یقینا کہ مین لڑونگا کفار سی رمضان کی مہینی مین اور خوف ہو ضعف کا نہ افطار کرنی مین پس پہلی لڑائی کی افطار کری مسافر ہو یا مقیم - اور اسی قیاس پر کہا ہی علمانی اوس شخص کی حق مین کہ اوسکا دن باری کا ہی پس افطار کیا اول روز مین پہلی آنی تپ کی بگمان اسکی کہ آج تپ آویگی پس ضعیف کر دیگی تو نہین مضائقہ افطار کا اوسکی لیے پہر اگر تپ آوی گی تو صحیح تر یہہ ہے کہ نہین آنیکا کفارہ - اور اسیطرح عورت نی حیض آنیکا گمان کر کر افطار کیا اور پہر حیض نہ آیا تو صحیح تر یہی ہہ کہ کفارہ نہین آنیکا اوسپر - اور فتاوی عالمگیری مین لکہا ہی کہ دونون صورتونمین کفارہ آویگا اور اسیطرح بازار والی اگر سنین آواز طبل کی تیسوین تاریخ اور گمان کرین کہ آج دن عید کا ہی اور پہر افطار کر ڈالین پہر معلوم ہو کہ طبل کسی اور سبب سے بجا تہا تو نہین کفارہ اونپر اور زبردستی سی مراد یہہ ہے کہ کوئی پچہاڑ کر موئہہ مین کچہہ دیدی یا ڈر ہو نہ افطار کرنی مین مار ڈالنی کا یا بہت مارنیکا - اور جائز ہی افطار حاملہ کی لیے اور دودہ والی کی لیے اگر ڈر ہی نقصان عقل سی یا ہلاک سی یا بیماری سی خواہ اپنی نفس پر ڈر ہو ان چیزونکا یا بچی پر اور دودہ والی خواہ مان ہو خواہ دایہ اور یہہ جو کہا گیا ہی کہ مراد دودہ والی سی دایہ ہی ہی یہہ قول مردود ہی اس لیے کہ حدیث مین عام ہی دودہ والی ان اللہ وضع عن المسافر الصوم وشطر الصلوة وعن الحبلی والمرضع الصوم اور دوسرے یہہ کہ دودہ پلانا مان پر واجب ہے دیانۃ خصوصا جبکہ باپ ہو مفلس - اور جائز ہی دودہ والی کی لیے پینا دوا کا جبکہ طبیب کہی کہ یہہ بچی کی بیماری کو فائدہ کریگی - اور خوف معتبر مباح ہونی افطار کی لیے د

فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللهُ وَسَقَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بہول
جاوی اور ہو وہ روزیدار پس کہا یا یا پیا پس چاہیی کہ پورا کری اپنا روزہ پس سوا اسکی نہین کہ کہلایا اوسکو اللہ نی اور پلایا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف یہہ حکم عام ہی ہر روزیکا فرض ہو یا نفل بہول کر کہا لیوی یا پی لیوی تو روزہ نہین جاتا اور مذہب سب علماؤنکا یہی ہی مگر امام مالک کہتی ہین کہ لازم
ہی قضا روزہ رمضان کی اور ہدایہ مین لکہاہی کہ جب ثابت ہوا یہہ حکم کہانی اور پینی مین ثابت ہوا جماع مین بہی یعنی جماع بہول کر کری اوسکا بہی یہی حکم
ہی ہمن ثبو **وَعَنْهُ** قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ
هَلَكْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً
تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا
قَالَ اجْلِسْ وَمَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ
وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ قَالَ أَنَا قَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ عَلَى أَفْقَرَ مِنِّي يَا رَسُولَ
اللهِ فَوَاللهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ
ثُمَّ قَالَ أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا اوسوقت کہ تہی ہم بیٹہی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگاہ آیا حضرت کی پاس
ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ ہلاک ہوا مین یعنی بسبب گناہ کرنیکی فرمایا کیا ہی واسطی تیری کہا گرا مین اپنی عورت پر یعنی جماع کیا اور تہا مین روزیسی پس
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا پاتاہی تو بردہ کہ آزاد کری اوسکو کہا کہ نہین فرمایا حضرت نی پس کیا طاقت رکہتاہی تو یہہ کہ روزی رکہی دو مہینی کی
پی درپی کہا کہ نہین فرمایا کیا مقدور رکہتاہی ساٹہہ مسکینونکی کہلانیکا کہا کہ نہین فرمایا حضرت نی بیٹہہ جا اور ٹہیری رہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی انتظار کیا کہ کوئی
کچہہ لاوی تو اوسکو دین تا وہ کفارہ ادا کری پس اوسوقت کہ ہم اسیطرح بیٹہی تہی آیا حضرت کی پاس ایک عرق کہ اوسمین تہین کہجورین اور عرق کہتی ہین تہیلی
بڑیکو یعنی کہجور کی پتی کا بنا ہوا ہوتاہی اور اوسمین پندرہ چوسیر ونسی لی بیس چوسیر دن تک کہجورین آتی ہین فرمایا کہان ہی پوچہنی والا کہا اوسنی کہ مین حاضر
ہون فرمایا لی یہہ کہجورین اور صدقہ دی انکو پہر کہا اوس شخص نی کیا صدقہ دون مین ایسی کو کہ زیادہ محتاج ہو مجہسی یا رسول اللہ یعنی مین سب سی زیادہ محتاج ہون فقیر ہون
کسطرح دوں پس قسم ہی خدا کی نہین درمیان دونون طرفون مدینہ کی کوئی گہر والی محتاج زیادہ میری گہر والونسی اور مراد رکہتا تہا دونون طرفونسی دو پہاڑ یا
کہ جانب مشرق و مغرب کی ہین پس ہنسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ ظاہر ہوئین کچلیان حضرت کی پہر فرمایا کہلا اسکو اپنی اہل کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
نی **ف** نام اس شخص آنیوالیکا سلمۃ بن صخر الانصاری البیاضی تہا اور روزہ رمضانکا رمضان مین جو قصداً توڑ ڈالی خواہ جماع کر کر خواہ کہا پیکر تو کفارہ
دینا آتا ہی اسی ترتیب مذکور سی کہ بردہ آزاد کری اور یہہ نہو سکی تو دو مہینی کی روزی رکہی پی درپی اور یہہ بہی نہو سکی تو ساٹہہ مسکینونکو کہلاوی اگر کچا اناج
دی تو فی آدم دو دو سیر گیہون یا چار چار سیر جو دی اور اگر پکا کر دیوی تو دو نون وقت پیٹ بہر کر کہلاوی اور کفارہ اپنی اہل کو یعنی اصول و فروع کو دینا درست
نہین اور حضرت نی جو اس شخص کو اجازت دی تو اسمین اختلاف کیاہی علمانی کہ اوسکی ذمہ سی کفارہ ادا ہوا یا نہین اکثر تو کہتی ہین کہ ادا ہو گیا اور یہہ خاص اوسکی
واسطی تہا اور کو درست نہین اور بعضی کہتی ہین کہ کفارہ اوسکی ذمہ پر رہا اسواسطی کہ واجب ہوتا کفارہ کا بالفعل اوسوقت ہی کہ اوسکی کہانیسی اور اوسکی اہل
کی کہانیسی بچی اور نہین تو ذمہ پر رہتاہی جب مقدور ہو ادا کری پس وہ محتاج تہا اوسکو حضرت نی اجازت دی کہ اب تو اپنی اہل کو کہلا دی جب مقدور ہوگا ادا کرنا
اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ حکم پہلی تہا پہر منسوخ ہوا واللہ اعلم ع نح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ وَيَمُصُّ لِسَانَهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی بوسہ لیتی حضرت عائشہ کا اور

ہوتی روزیدار او چوستی زبان ہونکی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یہہ حدیث ضعیف ہے اور کہا گیا ہی تہوک نگلنی غیر کیسی روزہ ٹوٹ جاتا ہی سبکے نزدیک پس حضرت کی زبان چوسنیکا بر تقدیر صحت حدیث کی یہہ جواب پایا گیا ہی کہ حضرت زبان چوس کر تہوک دیتی ہونگی نگلنی نہونگی ؛ ع **وعن** ابی ھریرۃ ان رجلا سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن المباشرۃ للصائم فرخص لہ واتاہ اٰخر فسألہ فنھاہ فاذا الذی رخص لہ شیخ واذا الذی نھاہ شاب رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے پوچھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حال مباشرت کا واسطی روزہ دار کی یعنی تن سی بدن لگانا مرد کا اپنی عورۃ سی پس اجازت دی حضرت نی اوسکو اور آیا حضرت کی پاس ایک اور پس پوچھا اوسنی حال مباشرت کا پس منع کیا اوسکو پس وہ شخص کہ اجازت دی تہی اوسکو وہ تہا بڈہا اور وہ شخص کہ منع کیا تہا اوسکو وہ تہا جوان نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** بڈہا من میں ہوتا ہی خوف جماع کر نیکا اوسکو نہیں ہوتا اسلیے اوسکو اجازت دی اور جوان کو ڈر جماع کا ہوتا ہی اوسکو منع فرمایا اور اختلاف کیا ہی اہمیں کہ یہہ نہی تحریمی ہی یا تنزیہی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذرعہ القیء وھو صائم فلیس علیہ قضاء ومن استقاء عمدا فلیقض رواہ الترمذی وابوداود وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث عیسی بن یونس وقال محمد یعنی البخاری لا اراہ محفوظا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص کو غلبہ کری قی یعنی آپسے آجاوی اور وہ ہو روزیسی پس نہیں واسطی قضا اور جو شخص قے لاوی یعنی انگلی وغیرہ حلق میں ڈالکر قصدا پس چاہیی کہ قضا کری نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے نہیں جانتی ہم اسکو مگر حدیث عیسی بن یونس کیسی اور کہا محمد نی یعنی بخاری نی نہیں گمان کرتا میں اس حدیث کو محفوظ یعنی منکر ہی **ف** قصدا جو کہا تو اس سی احتراز کیا نسیان سی یعنی قی لاوی اور روزہ یاد ہو تو قضا آتی ہی اور بہولکر لاوی تو قضا نہیں اور یہہ مسئلہ ابتدا باب میں مفصل ذکر کیا گیا ہی جو چاہی وہاں سے دیکہہ لی ؛ ع ؛ **وعن** معدان بن طلحۃ ان ابا الدرداء حدثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاء فافطر قال فلقیت ثوبان فی مسجد دمشق فقلت ان ابا الدرداء حدثنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاء فافطر فقال صدق وانا صببت لہ وضوءہ رواہ ابوداود والترمذی والدارمی اور روایت ہی معدان بن طلحہ سی یہہ کہ ابو درداء نی حدیث کی اونکو یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قی کی پہر افطار کیا کہا معدان نی پس ملا میں ثوبان سی دمشق کی مسجد میں اور کہا میں نی کہ ابو درداء نی مجکو حدیث کی ہی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قی کی پہر افطار کیا کہا سچ کہا ابو درداء نی اور میں نی ڈالا تہا حضرت کی واسطی پانی وضو اونکی کا نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی دارمی نی **ف** یعنی روزی نفل میں قصدا قی کرکر روزہ توڑ ڈالا بسبب کسی عذر کی یعنی عذر بیماری کا تہا یا ضعف کا اور عذر کی قید اسلیی لگائی کہ حضرت بغیر عذر کی روزہ نہ توڑتی کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی ولا تبطلوا اعمالکم یعنی اپنی عملونکو باطل نہ کر ڈالو اور اسیر حدیث سی دلیل پکڑی ہی امام ابوحنیفہ اور احمد وغیرہما نی کہ قی سی وضو ٹوٹ جاتا ہی اور شافعی اور اور علما کہ قائل نہیں ہیں وضو ٹوٹنی کی قی سی اونہونے وضو کرنیسی مراد لی ہی کلی کرنی اور دہونا موہہ کا واللہ اعلم ؛ ع ؛ ح ؛ **وعن** عامر بن ربیعۃ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما لا احصی یتسوک وھو صائم رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی عامر بن ربیعہ سی کہ کہا دیکہا میں نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس قدر کہ نہیں گن سکتا مسواک کرتی تہی اور وہ ہوتی روزیسی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** یہہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ جائز ہی مسواک کرنی روزیدار کو ہر وقت اور ہر طرحکی مسواک کرنی اور اور بہت حدیثیں اسطرحکی آئی ہیں چنانچہ مرقاۃ میں مذکور ہیں اور علمانی اہمیں اختلاف کیا ہی امام ابوحنیفہ اور مالک جائز کہتی ہیں مسواک کرنی خواہ مسواک سبز یعنی تازی ہو یا ترکی ہوئی ہو پانی میں اور خواہ پہلی زوال کی ہو خواہ بعد اوسکی اور ابو یوسف نی کہا مکروہ ہی تازی اور بہیگی ہوئی اور شافعی کی نزدیک مکروہ ہی بعد زوال کی ؛ ح **وعن** انس قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اشتکیت عینی افاکتحل وانا صائم قال نعم رواہ الترمذی

وَقَالَ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَاَبُوْعَاتِكَةَ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ اور روایت ہی انس سے کہ کہا آیا ایک شخص حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کہا دکہتی
ہین آنکہین میری کیا لگاؤن مین سرمہ اور مین ہون روزہ دار فرمایا کہ ہان نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا سند اس حدیث کی نہین قوی اور ابوعاتکہ راوی اس
حدیث کا ضعیف ہی **ف** اسمین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی سرمہ لگانا روزہ دار کو بغیر کراہیت کی چنانچہ اکثر علما رکا یہی مذہب ہے اور کہا امام اعظم اور امام شافعی
نی کہ سرمہ لگانا روزہ دار کو مکروہ نہین اگرچہ مزا سرمہ کا حلق مین ظاہر ہوا اور احمد اور اسحق اور سفیان کی نزدیک مکروہ ہی اور امام مالک سے بعضون نی کراہت
نقل کی ہی اور بعضون نی عدم کراہیت اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہی لیکن اور حدیثین بہی آئی ہین سب ملکر قابل دلیل پکڑنیکی ہو جاتی ہی ش ع ح
وعن بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهِ الْمَاءَ
وَهُوَ صَائِمٌ مِّنَ الْعَطَشِ اَوْ مِنَ الْحَرِّ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی بعضی صحابیون سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی کہ کہا دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرج مین
ڈالتی اپنی سر پر پانی حالت روزی کیمین واسطی دفع کرنی پیاس کی یا کہا دفع کرنی گرمی کی نقل کی یہہ مالک اور ابوداؤد نی **ف** عرج نام ایک جگہہ کا ہے
درمیان مکہ اور مدینہ کی اور کہا ابن ملک نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ نہین مکروہ روزہ دار کو یہہ کہ ڈالی سر پر پانی اور داخل ہووی پانی مین اگرچہ
ظاہر ہو ٹہنڈک اوسکی بیچ باطن اوسکی کی **ع** نور الایضاح مین کہ کتاب معتبر مذہب حنفی کی ہی لکہا ہی کہ نہین مکروہ ہی روزہ دار کو نہانا اور لپٹنا تر
کپڑی مین واسطی ٹہنڈک کی اور دفع گرمی کی بموجب روایت مفتی بہ کی اہی اور اسیطرح درمختار مین لکہا ہی **وعن** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى رَجُلًا بِالْبَقِيْعِ وَهُوَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِيْ لِثَمَانِيْ عَشَرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ اَفْطَرَ
الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَاَوَّلَهٗ بَعْضُ مَنْ رَخَّصَ
فِي الْحِجَامَةِ اَيْ تَعَرَّضَا لِلْاِفْطَارِ الْمَحْجُوْمُ لِلضَّعْفِ وَالْحَاجِمُ لِاَنَّهٗ لَا يَاْمَنُ مِنْ اَنْ يَّصِلَ شَيْءٌ اِلَى الْجَوْفِ بِمَصِّ الْمَلَازِمِ اور روایت ہی شداد بن
اوس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئی ایک شخص کے پاس جنت البقیع مین کہ نام ہی مدینہ کی مقبرہ کا اور وہ شخص بہری ہوئی سینگیان کہچواتا تہا اور حضرت
پکڑی ہوئی تہی ہاتہہ میرا اٹہارہوین تاریخ رمضان کی پس فرمایا حضرت نی کہ روزہ توڑ ڈالا سینگی کہینچنی والی نی نقل کی یہہ ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نی کہا شیخ
امام محی سنہ رحمۃ اللہ علیہ نی اور تاویل کیا ہی اس حدیث کو بعضون نی ان شخصون مین سی کہ اجازت دی ہی روزہ دار کو بیچ سینگی کہینچنی اور کہچوانی کی
یعنی قریب فطار کی ہو جاتا ہی کہچوانی والا بسبب ضعف کی اور کہینچنی والا اسواسطی کہ نہین امن مین ہوتا اس سے کہ پہنچ جاوے کچہہ پیٹ اوسکی مین بسبب چوسنی
سینگے کی **ف** شخصون سی مراد جمہور یعنی اکثر علما ہین مذہب اکثر علما کا یہی ہی کہ سینگی لینی کا کچہہ مضایقہ نہین روزہ دار کو اسلیے کہ ثابت ہوا ہی ابن
عباس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سینگی لی یعنی بہری ہوئی حالت احرام اور روزہ مین اور یہی مذہب امام ابوحنیفہ اور مالک اور شافعی کا ہی اور معنی اس
حدیث کی اونہون نی یہی کہی ہین جو کہ مذکور ہوئی کہ قریب فطار کی ہو جاتا ہی یعنی بہری ہوئی سینگے لوانی والیکو بسبب خون نکل جانی کی ضعف اور سستی
ایسی لاحق ہوتی ہی کہ قریب ہوتا ہی افطار کرنیکی تا ہلاک نہو جاوے اور سینگی کہینچنے والیکو خوف ہوتا ہی کہ مبادا سینگی لگاتی ہوئی کہ موہنہ سی چوستی پڑتی ہی
پیٹ مین خون اتر جاوی اور بعضی کہتی ہین کہ بہری ہوئی سینگی سی روزہ جاتا نہین لیکن مکروہ ہوتا ہی بسبب لاحق ہونی ضعف اور خوف ہلاک کی
اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ حدیث خاص دو شخصون کی حق مین فرمائی کہ اونہون نی بہری ہوئی سینگی کہینچی وقت غیبت کی تہی پس اوس غیبت کرنی
پر فرمایا کہ دونو کا روزہ ٹوٹ گیا اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ حکم پہلی تہا پہر منسوخ ہوا ش ع ح **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِّنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَّلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ وَاِنْ صَامَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ يَقُوْلُ اَبُو الْمُطَوِّسِ

الرَّاوِيَ لَا أَعْرِفُ لَهُ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص
کہ افطار کری قصداً ایک دن ہی رمضان سی بدون رخصت کی اور بدون مرض کی نہین بدلا اوتارتا اوس سی روزہ رکہنا تمام عمر اگرچہ روزی رکہی تمام
عمر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور بخاری نی بیچ ترجمہ باب کی اور کہا ترمذی نی کہ سنا مینی محمد کو یعنی بخاری کو کہ کہتا تہا
ابو المطوس راوی نہین جانتا مین واسطے اوسکی سوائے اس حدیث کی **ف** بدون رخصت کی یعنی بدون رخصت شرعی کی کہ حالت سفر وغیرہ ہی چنانچہ بیان
اسکا تفصیل سے ہو چکا اور لفظ وان صامہ تاکید ہی پہلی جملہ کی اور یہہ حدیث بطریق مبالغہ کی اور تشدد کی فرمائی اور مراد یہ ہی کہ ثواب روزہ فرض
کا اس وجہ ہی کہ روزہ نفل سے نہین ملتا تہا اگرچہ تمام عمر رکہی والا اگر ایک روزہ نرکہا ہو بدلی اوسکی ایک روزہ کہی فرض ادا ہو جائیگا اور اگر کہہ کر تو بدلا
ہو دو مہینی کی روزی کفایت کرینگی اور کہا ابن حجر نی کہ ظاہر حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ اگر روزہ رمضان کا نرکہی اور پہر اوسکی بدلی تمام عمر روزی رکہی تو نہین
کفایت کرتی چنانچہ حضرت علی اور ابن مسعود رضہ کا یہی مذہب ہے اور اکثر علما کا مذہب یہ ہے کہ کفایت کرتا ہی ایک دن بدلی ایک دن کی یعنی فرض ادا ہو جاتا ہی
اگرچہ نرکہا ہو نہایت بڑی دنو نمین اور گرمی مین اور رکہی بدلی اوسکی چہوٹی دنو نمین اور سردی مین اور ظاہر ہے کہ نماز بہی روزی کی حکم مین ہی اسلیی کہ نہین
فرق ہی دونو نمین بلکہ نماز افضل ہے روزسی سب علما کی نزدیک واللہ اعلم ع ح مولانا **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهٖ إِلَّا الظَّمَاءُ وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهٖ إِلَّا السَّهَرُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت روزیدار ہین کہ نہین اونکو حاصل روزی اون کیسی مگر پیاسا رہنا اور کتنی قیام کرنیوالی ہین کہ نہین اونکو قیام اونکی
مگر بیخوابی نقل کی یہہ دارمی نی **ف** یعنی جو شخص روزہ رکہی اور خالص نیت خدا کی واسطی نہو اور نہ بچی جہوٹ بولنی سی اور جہوٹی گواہی اور بہتان لگانی اور
غیبت کرنی اور مانند انکی کی اور ممنوعات سی ہوتی ہی اوسکو بہوک اور پیاس اور نہین ہوتا ثواب سکو روزیکا اگرچہ فرض ذمہ سی ساقط ہوتا ہی اور اسیطرح
جو رات کو قیام کری بغیر حضور کی یا واسطی فائدہ دنیا کی تو اوسکو کچہہ بہی ثواب نہین ہوتا جیسی نماز زمین یا گہر چہنی ہوئی مین پڑہی تو اسمین کچہہ ثواب نہین
ہوتا اگرچہ ذمہ سی فرض ساقط ہوتا ہی اور اسیطرح ، جو نماز پڑہی بدون جماعت کی بی عذر ذمہ سی اوسکی فرض ساقط ہوا قضا نہ آویگی لیکن اوسکو ثواب نہین
حاصل ہوتا اور اسیطرح اور عبادتین مانند حج و زکوۃ وغیرہما کی اگر خلوص سی نہون کچہہ نہین فائدہ اونسی سوای تضیع مال اور رنج بدن کی۔ مولانا من الطیبی
وغیرہ **وذکر** حَدِيْثُ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ فِيْ بَابِ سُنَنِ الْوُضُوْءِ اور ذکر کی گئی حدیث لقیط بن صبرہ کی بیچ باب سنون وضو کی **الفصل
الثالث** فصل تیسری **عن** أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا يُفْطِرْنَ الصَّائِمَ الْحِجَامَةُ وَالْقَيْءُ وَالْاِحْتِلَامُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدٍ الرَّاوِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین چیزین نہین افطار کرتین روزہ روزہ دار کا سینگی لگوانا اور قے یعنی جو قے آپ سے آوی اور احتلام نقل کی یہہ ترمذی نی
اور کہا یہہ حدیث نہین محفوظ اور عبد الرحمان بن زید راوی ضعیف کیا جاتا ہی حدیث مین **ف** روایت کیا ہی اس حدیث کو دارقطنی اور بیہقی اور ابو داؤد
نی بہی اور حدیث ابو داؤد کی اشبہ ساتہہ صواب کی ہی شرع **وعن** ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُنْتُمْ تَكْرَهُوْنَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ
عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ثابت بنانی سی کہ کہا پوچہی
گئی انس بن مالک کہ تم مکروہ جانتی تہی سینگی کو واسطی روزیدار کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین کہا کہ نہین مگر بسبب ضعف کی نقل کی یہہ بخاری
نی **ف** یعنی سینگیونکو بسبب لاحق ہونی ضعف کی مکروہ جانتی تہی نہ اس جہت سی کہ روزیکو توڑتی ہین ح **وعن** الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ
كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهُ فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ اور روایت ہی بخاری سی بطور تعلیق کی کہ کہا ابن عمر سینگی کہچواتی اور وہ ہوتی

روزیسی پہر چہوڑ دی سینگی کہچوائی پس نہی سینگی کہچوائی رات کو **ف** یعنی احتیاطاً چہوڑ دی باوسطی خوف ضعف کی اور بعضی حدیث بخاری نی بغیر سند کے روایت کی ہی اوسکو تعلیق کہتی ہین اور مصنف کو چاہیی تہا کہ اول کہتا عن ابن عمر الخ پہر کہتا رواہ البخاری تعلیقا ۱۲ ع **وعن** عطاءٍ قال اِن مضمض ثُمّ افرغ ما فی فیہ من الماء لا یضیرہٗ ان یزدرد ریقہٗ وما بقی فی فیہ ولا یمضغ العلك فان ازدرد ریق العلك لا اقول انہ یفطر ولکن ینہی عنہ رواہ البخاری فی ترجمۃ باب اور روایت ہی عطا سی کہ کہا اگر کلی کری روزہ دار پہر ڈالدی پانی کو کہ اوسکی مونہہ مین ہی یعنی باہر ڈالدی نہین ضرر کریگا اوسکو یہہ کہ نگل جاوی تہوک اپنا اور وہ چیز کہ باقی ہی مونہہ مین اوسکی اور نہ چباوی مصطگی پس اگر نگل گیا تہوک مصطگی کا نہین کہتا مین کہ افطار کیا ولیکن منع کیا جاتا ہی اس سے نقل کی یہہ بخاری نی بیچ ترجمہ باب کے **ف** لفظ ما بقی مین حرف ما موصولہ ہی اور عطف ہی اسکا لفظ ریقہ پر یعنی ضرر نہین کرتا نگلنا بعد کلی کرنی کی تہوک اور جو کچہہ کہ باقی رہی تراوت پانی کی ایسی کہ احتراز اوس سی غیر ممکن ہی اور مصطگی بعضی آدمی دانتونکی تقویت کی لیی مونہہ مین رکہتی ہین پس حالت روزہ مین اوسکی چبانیسی منع فرمایا اور فرمایا کہ اوسکی چباتی ہوئی تہوک جو مونہہ مین جمع ہوا اوسکی نگلنی سی روزہ جاتا نہین ایسی کہ وہ مونہہ مین سمٹ جاتی ہی اوس سے کچہہ جدا نہین ہوتا کہ حلق مین اوتر جاوی اور روزہ توڑ ڈالی ولیکن منع ہی یہ احتیاطا پس نہی اسمین تنزیہی ہی ایسی ہمارے علمانی کہا ہی کہ مکروہ ہی چبانا کسی چیز کا مصطگے ہو یا اور کچہہ ہو مگر لڑکیکو ٹکڑا وغیرہ چبا کر دینا جائز ہی ضرورۃ کی لیی اور یہہ مصطگے وغیرہ کی چبانیکی کراہت اوسے صورت مین ہے کہ یقین ہو اوسکی نہ اوترنے کا حلق میں اور اگر یقین ہو کہ اوسمین سے کچہہ حلق میں اتر گیا ہی تو روزہ ٹوٹ جاویگا اور اگر روزی ایک ٹکڑا رنگا ہوا مونہہ مین سے صاف کری اور تہوک ہو جاوی مانند رنگ دوڑکی اور پہر نگل جاوے تو فاسد ہو جاتا ہی روزہ اوسکا اور نہین تو نہین فاسد ہوتا ہی اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ اعتبار غلبہ کا ہی واللہ اعلم ع ۱۲

باب صوم المسافر

باب ہی بیچ بیان روزی مسافر کی **ف** یعنی مسافر کو روزہ رکہنا جائز ہی یا نہین اور فضل کیا ہی ان دونون مین ۱۲ ع

الفصل الاول

فصل پہلے **عن** عائشۃ قالت اِنّ حمزۃ بن عمرو الاسلمی قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اصوم فی السفر وکان کثیر الصیام فقال ان شئت فصم وان شئت فافطر متفق علیہ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق حمزہ بن عمرو سلمی نے کہا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کیا روزہ رکہون سفر مین اور تہا حمزہ بہت روزی رکہنی والا پس فرمایا حضرت نی اگر چاہی تو پس روزہ رکہہ اور اگر چاہی تو پس افطار کر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کیا روزہ رکہون سفر مین یعنے رمضان مین اگر سفر کرون تو روزہ رکہون یا نہ رکہون یعنی کیا حکم ہی اسکا گناہ ہی یا ثواب اور اتفاق کہتی ہین اکثر علما اسپر کہ افطار اور روزہ رکہنا دونون جائز ہین سفر مین خواہ سفر راحت کا یا ایذا کا لیکن اگر کچہہ اسکو تکلیف نہین ہوتی ہی تو رکہنا روزیکا بہتر ہی اور اگر اسکو مشقت اور ایذا ہوتی ہی تو افطار روزیکا بہتر ہے اور سفر طاعت اور سفر اباحت اور سفر معصیت برابر ہین بیچ افطار کی نزدیک حضرت امام اعظم کی اور نزدیک امام شافعی کی سفر معصیت مین افطار کرنا روزہ رمضان کا جائز نہین ۱۲ ع ومولانا **وعن** ابی سعید الخدری قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لست عشرۃ مضت من شہر رمضان فمنا من صام ومنا من افطر فلم یعب الصائم علی المفطر ولا المفطر علی الصائم رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا جہاد کو چلی ہم ساتہہ رسول مقبول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سولوین رمضان کو بعضون نی ہم مین سے روزہ رکہا یعنی قویون نی اور بعضون نی ہم مین سے افطار کیا یعنی ضعیفون نی یا امیرون کی خادمون نی پس نہ عیب کیا روزہ دار نی افطار کرنی والی پر یعنی ایسی کہ عمل کیا اوسنی رخصت پر اور نہ افطار کرنیوالی نی روزی دار پر ایسی کہ عمل کیا اوسنی عزیمت پر نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فرای زحاما ورجلا قد ظلل علیہ فقال ما ہذا قالوا صائم فقال لیس من البر الصوم فی السفر متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین پس دیکہا مجمع اور ایک شخص کو دیکہا کہ سایہ کیا گیا تہا اوپر

یعنی دھوپ سے بچاؤ کی ہی پس فرمایا کیا ہی یہہ کہا اونہوں نی کہ یہہ روزیدار ہی یعنی بسبب ضعف کی گر پڑا ہی پس فرمایا نہیں نیکی ہے روزہ رکھنا سفر مین نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی روزہ سے جب ایسی حالت ہو جاوے تو سفر مین روزہ رکھنا خوب نہیں افطار ہی افضل ہے ٭ ع **وعن** انس قال
كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ فَسَقَطَ الصُّوَّامُ
وَقَامَ الْمُفْطِرُونَ فَضَرَبُوا الْأَبْنِيَةَ وَسَقَوُا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے
کہ کہا تہی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر مین پس بعضی ہم مین سی روزیدار تہی اور بعضی ہم مین سے افطار کرنیوالی پس اوتری ہم ایک منزل مین
بیچ دن گرمی کی پس گر پڑی روزیدار یعنی بسبب ضعف کی لائق کاروبار کی نرہی اور کہڑی رہی افطار کرنیوالی یعنی خدمت مین مشغول ہوئی اور کہڑی
کئی خیمی اور پلایا پانی اونٹونکو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لیگئی افطار کرنیوالی آج کی دن ثواب نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ثواب سے ثواب
کاملہ لیگئی یہی کہ افطار اونکی حقمین ایسی وقت مین بہتر تہا اور لفظ الیوم مین اشارہ ہی اسپر کہ افضلیت افطار کی بسبب خدمت گاری روزیدارون کی
تہی نہ مطلق اور اسمین دلیل اسپر ہی کہ خدمت صالحون کی فضل ہی نوافل سی ذکرہ الشیخ فی العوارف ٭ ع ح ٭ **وعن** ابن عباس قال خرج رسول
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَهُ إِلَى يَدَيْهِ لِيَرَاهُ النَّاسُ فَأَفْطَرَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ
وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدْ صَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ
وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ شَرِبَ بَعْدَ الْعَصْرِ اور روایت ہے ابن عباس سی کہ کہا نکلے
لی چلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سی طرف مکی کی یعنی جس سال مین مکہ فتح ہوا پس روزہ رکہا یہانتک کہ پہنچی عسفان تک کہ نام ہی ایک جگہہ کا دو منزل ہی
مکہ سی پہر منگوایا پانی پہر اوٹہایا اوسکو ہاتہہ مین یعنی ہاتہہ لیکر بہت اونچا کیا اوسکو تا کہ دیکہین اوسکو لوگ پہر افطار کیا یہانتک کہ آئی مکہ مین اور یہہ سفر تہا رمضان مین پس
تہی ابن عباس کہتی کہ تحقیق روزہ رکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور افطار ہی کیا پس جو چاہی روزہ رکہی اور جو چاہی افطار کری نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین جابر سی یہہ ہے کہ حضرت نی پیا پانی بیچ عصر کے **ف** تا دیکہین اوسکو لوگ یعنی جانین کہ جائز ہی افطار کرنا یا ختیار
کرین متابعت حضرت کے ٭ ع ٭

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** انس بن مالک الکعبی قال قال رسول
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمَ عَنِ الْمُسَافِرِ وَعَنِ الْمُرْضِعِ وَالْحُبْلَى رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی انس بن مالک کعبی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اللہ تعالی نی موقوف کردی مسافر سی آدہی نماز اور
معاف کیا روزہ مسافر سی اور دودہ پلانیوالی سی اور حمل والی سی نقل کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** موقوف کردی یعنی
سر ہی سی مسافر پر آدہی نماز فرض کی گئی کہ چار رکعت کی دو پڑہی اور دو کی قضا نہیں اور یہہ نہیں کہ پہلی چار تہین پہر دو ہو گئین اور معاف کیا
روزہ یعنی واجب نہیں حالت سفر مین روزہ رکہنا لیکن جب مقیم ہو تو قضا واجب ہے اوسپر اور دودہ پلانیوالی اور حاملہ کو بہی روزہ معاف ہی اگر نقصان
کری بچہ کو یا اونکو اور بعد دفع عذر کی قضا لازم ہی اور فدیہ نہیں ہمارے نزدیک اور امام شافعی اور احمد کی نزدیک واجب ہے اونپر فدیہ بہی ٭ ع ٭ **وعن**
سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ حَمُولَةٌ تَأْوِي إِلَى شِبَعٍ فَلْيَصُمْ رَمَضَانَ
حَيْثُ أَدْرَكَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی سلمۃ بن محبق سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو سواری اوسکی سوار کو
پہنچاوی منزل کو حالت سیری اور آسانی مین یعنی اچہی حالت مین سفر کرتا ہی پس چاہیی کہ روزہ رکہی رمضان کا جہان آجاوی رمضان اوسکو نقل کی
یہہ ابو داؤد نی **ف** یہہ حکم استحباب اور فضیلت کی لیی ہے والا جائز ہی سب علماء کی نزدیک افطار کرنا سفر مین اگرچہ مشقت نہو اور یہہ حدیث ضعیف

بہی ہی ؏ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج عام الفتح الی مکۃ فی رمضان فصام حتی بلغ کراع الغمیم فصام الناس ثم دعا بقدح من ماء فرفعہ حتی نظر الناس الیہ ثم شرب فقیل لہ بعد ذالک ان بعض الناس قد صام فقال اولئک العصاۃ اولئک العصاۃ رواہ مسلم

روایت ہی جابر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لی چلی سال فتح مکہ کی بیچ طرف مکی کی رمضان مین پس روزہ رکہا یہانتک کہ پہنچی کراع الغمیم تک پس روزہ رکہا آدمیون نی پہر منگوایا حضرت نی پیالہ پانی کا پہر اوٹہایا اوسکو یہانتک کہ دیکہا لوگون نی طرف اوسکی پہر پیا پانی پس کہا گیا واسطی حضرت کی بعد اسکی کہ تحقیق بعضی آدمیون نی روزہ رکہا یعنی روزی ہی سی رہی افطار نکیا پس فرمایا یہہ ہین پکی گنہگار یہہ ہین پکی گنہگار نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کراع الغمیم نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکی اور مدینی کی قریب عسفان کی اور لفظ اولئک العصاۃ مکرر فرمایا زیادتی جبر کی لیی اس لیی کہ حضرت نی یہہ فعل اسلیی کیا تہا کہ لوگ دیکہکر پیروی اونکی کرین یعنی قبول کرنی رخصت اللہ تعالی کی پس جنہون نی کہ روزہ رکہا مخالفت کی فعل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قبول نکی رخصت اللہ تعالی کی نہ اس لیی حضرت نی خفا ہوکر اسطرح فرمایا کہ روزہ رکہنا حرام ہی سفر مین ؏ **وعن** عبد الرحمن بن عوف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صائم رمضان فی السفر کالمفطر فی الحضر رواہ ابن ماجہ

اور روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روزہ رکہنی والا رمضان کا سفر مین مانند افطار کرنیوالیکی ہی حضر مین یعنی گہر مین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ روزہ رکہنا سفر مین برا گناہ ہی جیسا افطار کرنا گہر مین لیکن یہہ حدیث اکثرون کی نزدیک منسوخ ہی یا محمول ہی اوس حالت پر کہ آدمی کو ضرر ہوتا ہو روزہ سی سفر مین اور خوف ہلاک کا ہو ؏ مولانا من الشرح **وعن** حمزۃ بن عمرو الاسلمی انہ قال یا رسول اللہ انی اجد بی قوۃ علی الصیام فی السفر فھل علی جناح قال ھی رخصۃ من اللہ عز وجل فمن اخذ بھا فحسن ومن احب ان یصوم فلا جناح علیہ رواہ مسلم اور روایت ہی حمزہ بن عمرو اسلمی سی کہ اونی کہا یا رسول اللہ مین پاتا ہون اپنی مین قوۃ روزہ رکہنی کی سفر مین پس کیا ہی مجہپر گناہ یعنی روزہ رکہنی مین یا افطار کرنی مین فرمایا یہہ یعنی افطار کرنا رخصت ہی اللہ عز وجل کی طرف سی پس جسنی کہ لی یہہ رخصت پس اچہا کیا اور جو شخص چاہی روزہ رکہنا پس نہین گناہ اوسپر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس مین اشارہ ہی اسپر کہ افطار اولی ہی ؏

باب القضاء

باب ہے بیچ بیان قضاء روزی کی **ف** یعنی حکم اور آداب قضا کی اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد قضا روزی رمضان کی ہی اور رمضان کا روزہ جو افطار کرڈالی اوسکی تین حکم ہین اگر بہول کر افطار کری نہ قضا ہی اور نہ کفارہ اور اگر قصداً ہو بغیر عذر کی کفارہ ہی اور اگر بعذر ہو مانند سفر اور مرض وغیرہ کی اوسمین قضا ہی ؏ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عائشۃ قالت کان یکون علی الصوم من رمضان فما استطیع ان اقضی الا فی شعبان قال یحیی بن سعید تعنی الشغل من النبی صلی اللہ علیہ وسلم او بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ

روایت ہی عائشہ سی کہا ہوتی مجہپر روزی رمضان کی پس نہ طاقت رکہتی مین قضا کرنیکی مگر شعبان مین کہا یحیی بیٹی سعید کی نی کہ منع کرتا عائشہ کو یعنی قضا سے مشغول ہونا خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مین یا کہا مشغول ہونا ساتہہ خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی حضرت عائشہ کی ذمی جو قضا روزی رمضان کی ہوتی بسبب عذر حیض کے تو اونکی رکہنی کی فرصت نہ ملتی سوا شعبان کی اس لیی کہ اور دنونمین مستعد رہتی تہین حضرت کی خدمت بابرکت مین کہ حب صحبت کی لیی بلاوین حاضر ہون اور شعبان مین اکثر حضرت روزی رکہتی تہی پس یہہ فرصت پاتین اور روزی قضا کرتین ؏ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل للمرءۃ ان تصوم وزوجھا

شاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِہٖ وَلَا تَاْذَنُ فِی بَيْتِہٖ اِلَّا بِاِذْنِہٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین درست عورت کو روزہ رکہنا نفل اسحالت مین کہ خاوند اوسکا موجود ہو مگر ساتہہ حکم اوسکی کی اور نہ اذن دی کسیکو اپنی گہر مین آنیکا بدون پروانگی اپنے خاوند کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی جس عورت کا خاوند موجود ہو اوسکی پاس اوسکو نفل روزہ رکہنا درست نہین بغیر خاوند کی اذن کی خواہ اذن صراحۃً ہو خواہ دلالۃً اس لیی کہ تکلیف ہوگی اوسکو صحبت کرنیکی طرف سے اور حدیث سی مطلق روزہ رکہنا منع معلوم ہوتا ہی پس یہہ حجت ہی شافعیہ پر کہ اونہون نی استثنا کیا ہی عرفہ اور عاشورہ کی روزونکو اور نہین درست عورت کو کہ اذن دی کسیکو گہر مین آنیکا بغیر اذن خاوند کی آنیوالا خواہ قرابتی ہو یا اجنبی حتی کہ عورت کو بہی بغیر اذن خاوند کی نہ اذن دی اور بیچ حکم اذن کی ہی علم رضا اوسکی کا یعنی زبانی اذن نہ دیا مگر جانتی ہی یہہ کہ راضی ہوگا خاوند اسکی آنی سی تو بہی اجازت دی اسلیے کہ اذن دلالۃً ہی ۔ع ۔ **وَعَنْ** مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ اَنَّهَا قَالَتْ لِعَائِشَةَ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ يُصِيبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی معاذہ عدویہ سی یہہ کہ کہا اونسی حضرت عائشہ سی کہ کیا حال ہی عورت حائضہ کا کہ قضا کرتی ہی روزہ اور نہین قضا کرتی نماز فرمایا حضرت عائشہ نی کہ ہوتی تہین ہم حیض سے حضرت کی زمانی مین پہر حکم کی جاتی تہین ہم ساتہہ قضا روزونکی اور نہ حکم کیجاتی تہین ہم ساتہہ قضا نماز کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی شارع نی جو حکم فرمایا اوسکی علت پوچہنی کی حاجت نہین جو فرمایا کرنا چاہیی اگرچہ حکمت تہا کہ کہتین حضرت عائشہ کہ قضا نماز مین حرج ہی کہ بہت ہین اس لیے قضا اونکی نہین اور روزی کم ہین کہ سال بہر مین ایک بار آتی ہین اونکی قضا مین اتنا حرج نہین اس لیی قضا اونکی مقرر ہوئی پس یہہ علت ہو سکتی تہی لیکن حضرت عائشہ نی جواب کو ر دیکر راہ گفتگو کی بند کی اس لیے کہ شاید وہ کہتی کہ مجکو حرج و مشقت نہین ۔ح ۔ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مری اور اوسپر ہو روزہ روزہ رکہی یعنی فدیہ دی اوسکی طرف سے وارث اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اختلاف کیا ہی علما نی اوس شخص کی حق مین کہ مر جاوی اور اوسکی ذمہ روزی واجب ہون پس جمہور علما کہ اونہین مین امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی رح ہین گئی ہین طرف اسکی کہ نہ روزہ رکہی اوسکی طرف سی کوئی اور تاویل حدیث کی یہہ کی ہی کہ فدیہ دیوی بدلی ہر روزی کی وارث اوسکا ایک فقیر کو اور بیان فدیہ کا آگی ہوگا پس یہہ بمنزلہ روزہ رکہنی کی ہی چنانچہ اگلی حدیث سی یہہ توجیہ معلوم ہوتی ہی اور روزہ رکہنی کو میت کی طرف سے منع اس لیی کرتی ہین کہ ایک حدیث مین صریح منع آیا ہی چنانچہ اخیر باب مین وہ حدیث موجود ہی اور امام احمد نی ظاہر حدیث پر عمل کیا ہی کہ روزہ رکہی اوسکی طرف سی وارث اوسکا پہر ہمارے نزدیک اگر وصیت کری میت تو لازم ہوتا ہی وارث پر نکالنا فدیہ مذکور کا جبکہ نکل سکی تہائی مال مین سے پس اگر زیادہ ہو تہائی سی تو نہین واجب وارث پر جتنا کہ زیادہ ہی پس اگر نکالیگا تو ہوگا احسان کرنیوالا میت پر اور حکم کیا جاویگا ساتہہ جائز ہونی اوسکی کی اور یہہ سب جب ہے کہ فوت ہوا اوس سے بعد ممکن ہونی قضا اوسکی کی اور جس سے فوت ہو کچہہ رمضان مین سے پہلے ممکن ہونی قضا کی پس نہین لازم تدارک اوسکا اور نہ گناہ ہی اوسپر اجماع ہی علما کا اسپر مگر طاوس اور قتادہ نی واجب کیا ہی تدارک ساتہہ روزی یا فدیہ کی اگرچہ مر جاوی پہلی ممکن ہونی قضا کی اور امام شافعی کے نزدیک وصیت کری یا نکری دیا جاوی کل مال سی ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيْنٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ وَالصَّحِيْحُ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ عُمَرَ روایت ہی نافع سی کہ نقل کی ابن عمر سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ مری اور اوسپر ہون روزی مہینی رمضان کی پس چاہیی کہ کہلایا جاوی اوسکی طرف سی

بدلی ہر روز کی ایک مسکین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا صحیح یہہ ہے کہ یہہ موقوف ہی ابن عمر پر یعنی قول ابن عمر کا ہی **ف** بدلی ہر روز کی مسکین یعنے دو دو سیر گیہوں فی سرسم یا چار چار سیر جو یا قیمت انکی اور سعید ر دیا جاوی بدلی ہر نماز کی اور یہہ حدیث دلیل جمہور کی ہی اور غالب ہے کہ یہہ حدیث ناسخ حدیث اول کی ہی یا اول تاویل کی گئی ہی ساتہہ اسکی جیسا کہ کیا گیا اور یہہ موقوف بیچ حکم مرفوع کی ہی اس لیی کہ مانند اسکی نہین کہا جاتا اپنی عقل سی م ح ہ

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** مَالِكٍ بَلَغَهُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُسْاَلُ هَلْ يَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ اَوْ يُصَلِّى اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ فَيَقُوْلُ لَا يَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَلَا يُصَلِّى اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ رَوَاهُ فِى الْمُوَطَّاءِ اور روایت ہی مالک سی کہ پہنچا انکو یہہ کہ ابن عمر تہی پوچہی جاتی کہ کیا روزہ رکہی کوئی کسیکی طرف سی یا نماز پڑہی کوئی کسیکی طرف سی بس کہتی کہ نہ روزہ رکہی کوئی کسیکی طرف سی اور نہ نماز پڑہی کوئی کسیکی طرف سی نقل کی یہہ موطا مین **ف** یہی مذہب ہے امام شافعی اور حنفیہ کا کہ نماز و روزہ کسیکی طرف سی کرنا کہ وہ بری الذمہ ہوجاوی درست نہین لیکن حنفیہ کی نزدیک یہہ جائز ہی کہ آدمی بخشی ثواب عمل اپنی کا کسیکو خواہ نماز ہو یا اور کچہہ اور مذہب امام احمد کا اوپر گذرا

باب صيام التطوع

باب ہی بیچ بیان روزی نفل کی

الفصل الاول فصل پہلے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَاَيْتُهُ فِىْ شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِىْ شَعْبَانَ وَفِىْ رِوَايَةٍ قَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِيْلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزی رکہتی یہانتک کہ کہتی ہم کہ نہ افطار کرینگی اور افطار کرتی یہانتک کہ کہتی ہم کہ نہ روزہ رکہینگی اور نہین دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پوری کیی ہون روزی تمام مہینی کی کہی مگر رمضان مین اور نہین دیکہا مینی حضرت کو کسی مہینہ مین کہ بہت روزی رکہتی ہون بہ نسبت شعبان کی یعنی شعبان مین اتنی روزی رکہتی کہ اور مہینہ مین اتنی نہ رکہتی سوا رمضان کی اور ایک روایت مین ہے کہ کہا عائشہ نی کہ تہی حضرت روزی رکہتی تمام شعبان مین تہی روزی رکہتی شعبان مین مگر کم یعنی کم نہ رکہتی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** معنی ابتدای حدیث کی یہہ ہین کہ عادت شریف حضرت کی روزہ نفل مین یہہ تہی کہ ہمیشہ رکہین کبہی کتنی دنون متصل روزی رکہتی حتی کہ لوگ گمان کرتی اور کبہی کہ افطار نہین کرینگی اور کبہی اتنا افطار کرتی کہ گمان کرتی کہ روزی رکہتی ہین کی نہین اور جملہ اخیر یعنی لفظ کان دوسری بیان جملہ اول کا ہے کہ تمام سی مراد یہہ ہے کہ اکثر شعبان مین رکہتی تہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد یہہ ہے کہ آنحضرت روزہ رکہتی تمام شعبان مین ایک سال اور اکثر شعبان دوسری سال م ح ہ

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَكَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرًا كُلَّهُ قَالَتْ مَا عَلِمْتُهُ صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ اِلَّا رَمَضَانَ وَلَا اَفْطَرَ كُلَّهُ حَتّٰى يَصُوْمَ مِنْهُ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن شقیق سی کہ کہا کہا مینی واسطی حضرت عائشہ کی کہ کیا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزی رکہتی تہی تمام مہینہ کہا نہین جانتی ہین انکو کہ روزی رکہی ہون کسی مہینی مین تمام مہینی سوای رمضان کی اور نہین افطار کیی تمام مہینی یہانتک کہ روزی رکہتی کچہہ اسمین سے یہانتک کہ وفات ہوئی نقل کی یہہ مسلم نی

وعن عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سَاَلَهُ اَوْ سَاَلَ رَجُلًا وَعِمْرَانُ يَسْمَعُ فَقَالَ يَا فُلَانُ اَمَا صُمْتَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہون نی پوچہا عمران سی یا پوچہا کسی سے اور عمران سنتا تہا بس فرمایا ای باپ فلانکی کیا نہین روزی رکہی تونی آخر شعبان کی کہا نہین فرمایا جو وقت افطار کری تو یعنی فارغ ہووی رمضان سی پس تو روزی رکہہ دو دن نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس شخص نی وجہ کئی تہی اپنی نفس

دو روزی آخر مہینی کی بسبب نذر کی پس جبکہ فوت ہوی روزی رکہنی ایک مہینی شعبان کی مین فرمایا جب رمضان ہوچکی اور افطار کری اسکی بدلی دو روزی رکہہ
لیا اور بعضون نی کہا کہ اوسکو عادت تہی آخر مہینی کی دو روزی رکہنی کی ایک دفعہ آخر شعبان مین اتفاق روزی رکہنی کا نہوا پس حضرت نی بنا بر استحباب کے
حکم فرمایا کہ بعد تمام ہونی مہینی رمضان کی دو روزی رکہہ لینا ۞ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصیام
بعد رمضان شہر اللہ المحرم وافضل الصلوۃ بعد الفریضۃ صلوۃ اللیل رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین روزی بعد روزی مہینی رمضان کی روزی مہینی اللہ کے ہین کہ محرم ہی اور بہترین نماز پیچہی نماز فرض کی نماز رات کی ہی نقل کی ہے
مسلم نی **ف** کہا ہی بعضی حفاظ نی کہ اکثر حدیثین جب کے روزونکی موضوع ہین ما دریچہی نماز فرض کی یعنی اور سنتون موکدہ اوسکی کی یا کہا جاوی کہ نماز رات
کی افضل ہی سنتون موکدہ سی باعتبار مشقت کی اور دور ہونیکی ریا و سمعہ سی اور سنتین موکدہ افضل ہین اس سی باعتبار بہت تاکید ہونی اونکی کی اور تابع
ہونی فرضون کی اور داخل ہی فرض مین مرتبہ ہی ۞ع **وعن** ابن عباس قال ما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتحری صیام یوم فضلہ
علی غیرہ الا ہذا الیوم یوم عاشوراء وہذا الشہر یعنی شہر رمضان متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس
سے کہ کہا نہین دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قصد کرتی ہون روزی کسی دنکا کہ بزرگی دیتی ہون اوسکو اوسکی غیر پر مگر اس دنکو یعنی روزی دن
عاشورہ کی کو اور اس مہینی کو یعنی مہینی رمضان کی کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی حضرت کسی روزکو اوسکی غیر پر فضیلت نہ دیتی تہی سوای
عاشورہ کی روزی کی اور رمضان کی روزونکی کہ انکو سب سے افضل فرماتی لکہا ہی علما نی کہ یہہ فہم ابن عباس کا ہی کہ اونہون نی حال استعمال آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کیسی ایسا سمجہا ورنہ روز عرفہ اور روزہ اوسکا افضل ہین عاشوری سی اور روزی اوسکی سی ۞ح **وعنہ** قال حین صام رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عاشوراء وامر بصیامہ قالوا یا رسول اللہ انہ یوم یعظمہ الیہود والنصاری فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لئن بقیت الی قابل لاصومن التاسع رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا اوسوقت کہ روزہ رکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی دن عاشورہ کی اور حکم کیا ساتہہ روزی رکہنی اوسکی کی عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ تحقیق یہہ دن ہی کہ تعظیم کرتی ہین اوسکی یہود و نصاری یعنی
اور ہم دوست رکہتی ہین مخالفت انکے پس کیونکر موافقت کرین ہم اونکی اسکی تعظیم کرنی مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر زندہ رہا مین سال
آیندہ تک تو البتہ روزہ رکہونگا نوین کو بہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** سارا قصہ اس روزہ رکہنی کا فصل تیسری کی اول حدیث مین آتا ہی اور حکم کیا تہا
صحابہ کو اول ساتہہ وجوب ہونی اوسکی کی پہر بعد نسخ کی ساتہہ مستحب ہونیکی پس جبکہ ہوا دسوان سال ہجری عرض کیا صحابہ نی جو کہ مذکور ہوا اوسکی جواب مین
حضرت نی فرمایا کہ اگر زندہ رہا مین سال آیندہ تک تو نوین کو رکہونگا یعنی فقط نوین ہین کو یا نوین کو ساتہہ دسوین کی پس ہوگی مخالفت فی الجملہ اور اول
ظاہر تر ہی پہر نہ زندہ رہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سال آیندہ تک بلکہ وفات پائی بارہوین ربیع الاول کو پس ہوا نوین کا روزہ ہی سنت سلیکن ارادہ
کیا حضرت نی روزی کا اگرچہ رکہا نہین اور کہا ابن ہمام نی کہ مستحب ہے روزہ عاشورہ کی دنکا اور مستحب ہے روزہ رکہنا ایکدن پہلی اوسکی یا بعد اوسکی سبب
اگر تنہا دسوین کو رکہی مکروہ ہی بسبب مشابہت کی ساتہہ یہود کی انتہی ۞ع **وعن** ام الفضل بنت الحارث ان ناسا تماروا عندہا یوم
عرفۃ فی صیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بعضہم ہو صائم وقال بعضہم لیس بصائم فارسلت الیہ بقدح لبن وہو واقف
علی بعیرہ بعرفۃ فشربہ متفق علیہ اور روایت ہی ام فضل بیٹی حارث کیسی یہہ کہ کتنی شخص جہگڑی اونکی پاس دن عرفہ کی بیچ روزہ رکہنی رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا بعضون نے کہ حضرت روزی سی ہین اور کہا بعضون نے کہ نہیں روزے سے ؛
پس بہیجا مینی طرف حضرت کی پیالہ دودہ کا اور وہ کہڑی تہی اپنی اونٹ پر بیچ میدان عرفہ کی پس پی لیا اوس دودہ کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ؛

ف ام الفضل بیوی حضرت عباس کی تہین اور چچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ روزہ رکہنا عرفہ کی دن حج کرنیوالی کو سنت نہین
اور غیر حج کرنیوالی کو سنت ہی ۔ **وعن** عائشۃ قالت ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صائما فی العشر قط رواہ مسلم
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو روزی سی بیچ دہی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مراد دہی سی دس دن اول ذی الحجہ
عید کی ہین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ روزہ رکہنا ہر روز ان دس دنونمین یعنی سوا دسوین کی نوین تک ثواب میں برابر روزہ رکہنی برس کی اور قیام کرنا
ہر شب مین اس دہی کی برابر ہی قیام شب قدر کی پس مراد حضرت عائشہ کی اس حدیث سی یہہ ہی کہ حضرت عائشہ نی اپنی علم کی نفی کی کہ مینی نہین دیکہا نہ دیکہنا
حضرت عائشہ کا دلیل نہین اسپر کہ حضرت نی ترک کیا ہو اور یا یہہ احتمال ہی کہ حضرت نی ثواب روزہ رکہنی ان دنونکا فرمایا اور اتفاق روزہ رکہنی کا نہین
ہوا - مولانا من المرقاۃ **وعن** ابی قتادۃ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کیف تصوم فغضب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من قولہ فلما رای عمر غضبہ قال رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا نعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب
رسولہ فجعل عمر یردد ہذا الکلام حتی سکن غضبہ فقال عمر یا رسول اللہ کیف من یصوم الدہر کلہ قال لا صام ولا افطر
او قال لم یصم ولم یفطر قال کیف من یصوم یومین ویفطر یوما قال ویطیق ذلک احد قال کیف من یصوم یوما ویفطر یوما قال ذلک صوم
داود قال کیف من یصوم یوما ویفطر یومین قال وددت انی طوقت ذلک ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث من کل شہر و
رمضان الی رمضان فہذا صیام الدہر کلہ صیام یوم عرفۃ احتسب علی اللہ ان یکفر السنۃ التی قبلہ والسنۃ التی بعدہ وصیام یوم عاشوراء
احتسب علی اللہ ان یکفر السنۃ التی قبلہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی قتادہ سی یہہ کہ ایک شخص آیا حضرت کی پاس پس کہا
کسطرح روزہ رکہتی ہو تم پس غصی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہنی اوسکی سی پس جبکہ دیکہا حضرت عمر نی غصہ حضرت کا کہا راضی ہوئی ہم ساتہ اللہ
کی رب ہونی پر اور ساتہ اسلام کی دین ہونی پر اور ساتہ محمد کی نبی ہونی پر اور پناہ مانگتی ہین ہم ساتہ اللہ کی غضب اللہ کیسی اور غضب رسول اوسکی سی
پہر شروع کیا حضرت عمر نی کہ بار بار کہتی تہی یہہ کلام یہانتک کہ ٹہیر گیا غصہ حضرت کا پہر کہا حضرت عمر نی یا رسول اللہ کیا حال ہی اوس شخص کا کہ روزی رکہی
ہمیشہ فرمایا نہ روزہ رکہا اوسنی اور نہ افطار کیا یا کہا نہ روزہ رکہا اور نہ افطار کیا یعنی راوی کو شک ہوا کہ وہ لفظ کہی یا یہ کہا حضرت عمر نی کیا حال
ہی اوس شخص کا کہ روزہ رکہی دو دن اور افطار کری ایکدن فرمایا کوئی طاقت رکہتا ہی اسکی کہا عمر نی کیا حال ہی اوسکا کہ روزہ رکہی ایکدن اور
افطار کری ایکدن فرمایا یہہ ہی روزہ حضرت داود کا کہا کیا حال ہی اوس کا کہ روزہ رکہی ایکدن اور افطار کری دو دن فرمایا کہ دوست رکہتا ہون مین
یہہ کہ طاقت دیا جاؤن مین اسکی پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تین روزی ہر مہینی مین اور رمضان تا رمضان پس یہہ ہین روزی ہمیشہ
کی یعنی ثواب انکا ایسا ہوتا ہی جیسی ہمیشہ روزی رکہنی کا روزہ دن عرفہ کا یعنی غیر حج کرنیوالیکو امید رکہتا ہون خدا سی یہہ کہ جہاڑ دی گناہ اوس سال کی
کہ پہلی اس سی ہی اور گناہ اوس سال کی کہ پیچہی اس سی ہی یعنی بچا دی گناہ کرنی سی اوسمین یا اگر واقع ہون گناہ اوس مین بخشی جاوین اور روزہ رکہنا دن
عاشوریکا امید رکہتا ہون اللہ سی یہہ کہ جہاڑ دی گناہ برس روز کی کہ پہلی اس سی ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** غصی ہوئی یعنی نشانی غصی کی معلوم
ہوئی چہرہ مبارک پر سبب غصہ کا یہہ تہا کہ اوسکو چاہیی تہا کہ سوال کرتا حال اپنی سی کہ مین کیونکر روزہ رکہون تا جواب دیتی حضرت جو کچہہ کہ موافق حال اوسکی
کی ہوتا نہ یہہ کہ حال حضرت کیسی سوال کری اسلیی کہ حضرت کی افعال مین بیچ قلت و کثرت کی اسرار اور مصالح تہی کہ ہر کسیکی افعال مین ویسی نہین ہو سکتی اور
حضرت بہت روزی نہ رکہتی تہی اسلیی کہ مشغول رہتی تہی مصالح مسلمین کی مین اور حقوق بی بیون اور مہمانون کی مین اور روزی رکہی ہمیشہ یعنی یہہ چاہیی یا
برا وہ شخص جو کچہہ کہ سوال کرتا تہا اوسکو حضرت عمر نی ساتہ تفصیل کی ادب عاجزی سی پوچہا اور جملہ لا صام ولا افطر یا دعا بد ہی اوسپر تنبیہ کی لیی یا خبر ہی کہ نہ

روزہ رکھا اسلیے کہ شارع کی حکم سے نہین ہے اور نہ افطار کیا اسلیے کہ نہ کہا یا کچھہ کہا شافعی اور مالک نے کہ یہہ اوسکی حق مین ہے کہ جو ممنوع روزے
ہیں رکھے یعنی تمام سال رکھے حتی کہ عیدین اور ایام تشریق مین بھی نچھوڑے اور جو کہ وہ روزے نرکھے اوسکو کچھہ مضائقہ نہین باقی روزے رکھنے کا اسلیے
کہ ابوطلحہ انصاری اور حمزہ بن عمرو اسلمی ہمیشہ روزے رکھتے تھے سواے ان دنون منع کیے گئے کی اور نہین انکار کیا اونپر رسول خدا صلی علیہ وسلم نے علت
نہی کی یہہ ہے کہ اسطرح کی روزے ضعیف کردیتے ہین پس عاجز ہوتا ہے آدمی جہاد سے اور ادای حقوق سے پس جو کہ ضعیف نہووے اس سے نہین مضائقہ اور
اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہین روزے ہمیشہ کی یعنی کروہ تنزیہی اسلیے کہ ضعیف کردیتے ہین وہ اور فتاوی عالمگیری اور درمختار مین بھی لکھا ہے کہ صوم
دہر مکروہ ہے اور کوئی طاقت رکھتا ہے اسکی یعنی اگر کوئی طاقت اسکی رکھے تو نہین مضائقہ اوسکو پس یہہ افضل ہے اور یہہ روزہ داود کا ہے یعنی یہہ نہایت
معتدل ہے اور رعایت ہے آپین عبادۃ و عادت کی کہا ہے بعضی علمائے کہ کوشش کر علم مین اسطرح کہ نہ منع کرے تجکو عمل سے اور کوشش کر عمل مین اسطرح
کہ نہ منع کرے تجکو علم سے خیر الامور اوسطہا و شرہا تفریطہا و افراطہا اسلیے وارد ہوا ہے افضل الصیام صیام داود علی نبینا و علیہم السلام اور طاقت دیا جاؤن میں
یعنی دوست رکھتا ہون مین کہ طاقت دیا جاؤن مین ایک دن روزہ رکھنے کی اور دو دن افطار کرنیکی اور مانع نہ آوین مجکو اس سے حقوق اور مصالح مسلمین
کی اس عبادت مین اشارہ ہے اسپر کہ مین اسکی طاقت نہین رکھتا مگر یہہ کہ حق تعالی قوت دیوے مجکو اسکی حاصل یہہ کہ پسند کیا آنحضرت نے اس قسم کو بھی
لیکن بسبب عدم طاقت کی عمل مین نہین لائے اور تین روزے ہر مہینہ مین یعنی ایام بیض کے تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین اور بعضون نے کہا کوئی سے تین روزے
رکھے مہینے مین بھی ثواب پاویگا اور یہی صحیح ہے بموجب حدیث حضرت عائشہ کی کہ آگی آتی ہے ۱۲ ع **وعنه** قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم
عن صوم الاثنين فقال فيه ولدت وفيه انزل علي رواه مسلم اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ کہا سوال کیے گئے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزے پیر کیسے فرمایا اس دن مین پیدا کیا گیا ہون مین اور اس دن مین شروع ہوئی کتاب اترنی مجپر نقل کی یہہ مسلم نے **ف** احتمال
ہے کہ پوچھا سبب حضرت کی روزے رکھنے کا پیر کو یا سبب اوس روزکی روزہ کی مستحب ہونے کا پوچھا بہر تقدیر سبب اوسکا یہہ ہے کہ بڑی نعمت اوسمین ملی کہ حضرت
پیدا ہوئے اور دین اترا اوسکی شکرانہ مین یہہ رکھتے ہین ح **وعن** معاذة العدوية انها سألت عائشة اكان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يصوم من كل شهر ثلثة ايام قالت نعم فقلت لها من اي ايام الشهر كان يصوم قالت لم يكن يبالي من اي ايام الشهر
يصوم رواه مسلم اور روایت ہے معاذہ عدویہ سے یہہ کہ اونے پوچھا حضرت عائشہ سے کہ کیا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے ہر مہینے
تین دن کہا کہ ہان پھر کہا مینے واسطے حضرت عائشہ کی کہ کونسے دنون مین مہینے کے روزے رکھتے کہا نہ پروا کرتے کسیدن مین مہینہ کے روزہ رکھنے کیلیے جسدن چاہتے رکھتے کچھہ معین نہ تھا نقل کی
یہہ مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافی ہین تین روزے ہر مہینے مین جب چاہے رکھے کچھہ قید تیرہوین چودہوین پندرہوین کی نہین ولیکن اکثر
حدیثون اور آثار مین بھی واقع ہوئی ہین پس وہ افضل ہین اور وارد ہے کتنی طرحین آئی ہین ان روزونکی آگی منقول ہونگی ۱۲ ح **وعن** ابي ايوب
الانصاري انه حدثه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من صام رمضان ثم اتبعه ستا من شوال كان كصيام
الدهر رواه مسلم اور روایت ہے ابی ایوب انصاری سے یہہ کہ ابوایوب نے بیان کی حدیث اپنی راوی سے کہ عمرو بن ثابت ہے یہہ کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزے رکھے رمضان کی پھر پیچھے اوسکی روزے رکھے چھہ دن شوال کی مہینے مین ہوگا مانند روزہ رکھنے ہمیشہ کی نقل کی
یہہ مسلم نے **ف** امام شافعی کی نزدیک متصل ان روزون کا رکھنا بہتر ہے یعنی دوسرے تاریخ سے ساتوین تک مین رکھہ لے اور امام اعظم رح کی نزدیک متفرق
رکھنے افضل ہین کہ ساری مہینے مین رکھہ لے **وعن** ابي سعيد الخدري قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صوم يوم الفطر
والنحر متفق عليه اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے دن فطر کیسے اور نحر کیسے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

ف نحر سی مراد جنس ہی یعنی سب دن نحر کی اور اوسمین تغلیب ہے اسلیے کہ تشریق کی دنونمین بہی حرام ہی اور بیان اسکا یہہ ہی کہ دن نحر کی تین ہین اور
ایام تشریق کی بہی تین ہین اور سب چار دن ہوتی ہین اسلیے کہ دسوین ذیحجہ کی نحر ہی فقط اور دو دن بعد اوسکی یعنی گیارہوین بارہوین نحر بہی ہی اور تشریق
بہی اور ایکدن بعد اون دو دنونکی یعنی تیرہوین تشریق ہی فقط حاصل یہہ کہ پانچ روزی حرام ہین دو روزی دو نو عیدون کی اور تین روزی بعد عید الضحی
کی تیرہوین تک ۱۲ ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاصَوْمَ فِی یَوْمَیْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت
ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی روزہ بیچ دو دن کی یعنی دو وقتونکی دن فطر کی اور عید قربان کی یعنی چار دن تیرہوین
تک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** نُبَیْشَۃَ الْھُذَلِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ اَیَّامُ اَکْلٍ وَشُرْبٍ
وَذِکْرِ اللّٰہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی نبیشہ ہذلی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایام تشریق کی دن کہانی اور پینی اور یاد کرنی اللہ کی ہین نقل کی یہہ
مسلم نی **ف** ایام تشریق کی تین ہین گیارہوین بارہوین تیرہوین اور اسمین تغلیب ہے اسلیے کہ نحر کا ہی دن کہانی اور پینی کا ہی بلکہ وہ اصل ہی اور باقی تابع اوسکی
اور یہہ چار دن روزی حرام ہین اور کہا ابن ہمام نی کہ مکروہ ہی روزہ رکہنا نوروز اور مہرجان کو اسلیے کہ اسمین تعظیم ہوتی ہی اون دونونکی اور وہ منع ہی
مگر جبکہ اسروزہ معمولی آپڑی اوسدن تو نہین مضایقہ اور یاد کرنی اللہ کی ہین یعنی باوجود کہانی اور پینی کی غافل ذکر خدا سی نہو اسمین اشارہ ہی اس آیت پر
واذکروا اللہ فی ایام معدودات اور یاد کرنی خدا کیسی مراد ہی تکبیرات نمازونکی بعد کی اور وقت ذبح اور رمی جمار اور سوا اونکی کی ۱۲ ح ع **وعن**
اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَصُوْمُ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِلَّا اَنْ یَّصُوْمَ قَبْلَہٗ اَوْ یَصُوْمَ بَعْدَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ روزہ رکہی ایک تمہارا دن جمعہ کی مگر اسطرح کہ روزہ رکہی پہلی اوس سے یا روزہ رکہی
پیچہی اوس سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی تنہا دن جمعہ کی روزہ نہ رکہی بلکہ ایک روزہ پنجشنبہ یا ہفتہ کا ملا لیوی اور اگر دونون دن رکہی بہتر ہے
اور یہہ نہی تنزیہی ہی اور کہا ابن ہمام نی کہ نہین مضایقہ اکیلی جمعہ کا روزہ رکہنا نزدیک ابی حنیفہ اور محمد رح کی ع ح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَخْتَصُّوْا لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ بِقِیَامٍ مِّنْ بَیْنِ اللَّیَالِیْ وَلَا تَخْتَصُّوْا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ بِصِیَامٍ مِّنْ بَیْنِ الْاَیَّامِ اِلَّا اَنْ
یَّکُوْنَ فِیْ صَوْمٍ یَّصُوْمُہٗ اَحَدُکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ خاص کرو جمعہ کی رات کو ساتہ
قیام کرنیکی درمیان راتون کی اور نہ خاص کرو روز جمعہ کو ساتہ روزہ رکہنی کی دنون مین مگر ہووی جمعہ بیچ دن روزون کی کہ روزہ رکہتا تہا ایک
تمہارا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یہود ہفتہ کی تعظیم کرتی ہین اور مخصوص کیا ہی اسکو عبادتکی لیے اور نصاری اتوار کی تعظیم کرتی ہین اور مخصوص کیا ہی اوسکو
عبادت کی لیے پس اسلیے حضرت نی منع فرمایا کہ تم اسطرح جمعہ کو اور جمعہ کی شب کو معظم اور مخصوص عبادت کی لیے نکرو کہ مشابہت ہوگی یہود و نصاری
کی ساتہ یعنی تعظیم و تخصیص شرع مین آئی ہی وہ تو ثابت ہی کرنی چاہیے اگرچہ مشابہت ہو کسیکی ساتہ لیکن اپنی طرف سی تعظیم و تخصیص نہ کری یا سبب منع کا
یہہ ہی کہ بندیکو چاہیے کہ سب اوقات مین عبادات و طاعات مین مشغول ہو اور ہمیشہ امیدوار رحمت الہی کا رہی ایک وقت کو مخصوص کرنا اور اور اوقات
مین معطل رہنا کچہہ نہین واللہ اعلم اور مگر ہووی جمعہ الخ یعنی مثلا عادت تہی کہ دسوین یا گیارہوین دن روزہ رکہتا تہا اوس روز جمعہ آپڑا یا مثلا روزہ
مانا تہا کہ فلانی تاریخ روزہ رکہونگا اور وہ تاریخ جمعہ مین آن پڑی تو اس عذر سی نری جمعہ کا روزہ منع نہین اور کہا نووی نی کہ اس حدیث مین نہی
صریح ہی خاص کرنی شب جمعہ کیسی اصلی نماز کی اور اوپر سب علما متفق ہین اور دلیل پکڑی ہی ساتہ اسکی علمانی اوپر مکروہ ہونی اس نماز مبتدعہ
کی کہ نام اوسکا صلوۃ الرغائب ہے کہ رجب کی پہلی جمعہ کی شب مین پڑہتی ہین اور علمانی بہت سی کتابین اوسکی برائی مین اور گمراہی اوسکی نکالنی
والیکی مین لکہی ہین ۱۲ ع ح نری جمعہ کی روزہ رکہنی مین جو شارحین رحمۃ اللہ نی توجیہات لکہی ہین تو یہہ بموجب مذہب اونکی کی ہین کہ جو اسکو مکروہ کہتی

ہین ع اور بموجب مذہب حنفیہ کی حاجت ان توجیہات کی کچہہ نہین اسلیی کہ اونکی نزدیک یہہ مکروہ نہین چنانچہ فتاوی عالمگیری مین لکہا ہی کہ جائز ہی نزدیک جمعہ
کا روزہ بلکہ درمختار مین مستحب لکہا ہی اسکو پس اونکی نزدیک شاید کہ حدیث عبد اللہ بن مسعود کی کہ آگی آتی ہی ناسخ ہی ان حدیثون کی کہ جنسی منع معلوم ہوتا
ہے ۱۲ مولانا **وعن** اَبِی سَعِیدِ الخُدرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مَن صَامَ یَومًا فِی سَبِیلِ اللّٰہِ بَعَّدَ اللّٰہُ وَجھَہٗ عَنِ النَّارِ
سَبعِینَ خَرِیفًا مُتَّفَقٌ عَلَیہِ اور روایت ہی ابی سعید خدریسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ روزہ رکہی ایکدن راہ خدا
مین دور کریگا اللہ مونہہ اوسکا یعنی ذات اوسکی آگ سی مقدار مسافت ستر برس کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** راہ خدا مین یعنی جہاد مین یا خالصا
للہ ع **وعن** عَبدِ اللّٰہِ ابنِ عَمرِو بنِ العَاصِ قَالَ قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَا عَبدَ اللّٰہِ اَلَم اُخبَر اَنَّکَ تَصُومُ النَّھَارَ وَتَقُومُ اللَّیلَ
فَقُلتُ بَلٰی یَا رَسُولَ اللّٰہِ قَالَ فَلَا تَفعَل صُم وَاَفطِر وَقُم وَنَم فَاِنَّ لِجَسَدِکَ عَلَیکَ حَقًّا وَاِنَّ لِعَینِکَ عَلَیکَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوجِکَ عَلَیکَ حَقًّا
وَاِنَّ لِزَورِکَ عَلَیکَ حَقًّا لَا صَامَ مَن صَامَ الدَّھرَ صَومُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ مِن کُلِّ شَھرٍ صَومُ الدَّھرِ کُلِّہٖ صُم کُلَّ شَھرٍ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ وَاقرَءِ القُراٰنَ فِی کُلِّ شَھرٍ
قُلتُ اِنِّی اُطِیقُ اَکثَرَ مِن ذٰلِکَ قَالَ صُم اَفضَلَ الصَّومِ صَومَ دَاوٗدَ صِیَامُ یَومٍ وَاِفطَارُ یَومٍ وَاقرَأ فِی کُلِّ سَبعِ لَیَالٍ مَرَّۃً
وَلَا تَزِد عَلٰی ذٰلِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیہِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی ای عبد اللہ کیا نہین خبر دیا گیا مین یعنی خبر پہنچی ہی مجکو یہہ کہ تو روزی رکہتا ہی دنکو یعنی ہر دن اور قیام کرتا ہی تمام رات یعنی ہر شب پس کہا
مینی ہان یا رسول اللہ کرتا ہون فرمایا کہ نکر روزہ رکہی کہہ اور افطار ہی کر اور قیام ہی کر اور سو ہی رہ اسواسطی کہ واسطی بدن تیری کی تجپر حق ہی یعنی بہت مشقت میں
نہ ڈال تا بیمار و ہلاک نہو جاوی اور واسطی آنکہون تیری کی تجپر حق ہی یعنی کبہی سویا ہی کر تا آنکہیں آرام پاوین اور تحقیق تیری بی بی کا ہی تجپر حق ہی
یعنی اوسکی ساتہہ سو اور صحبت و مخالطت کر اور تحقیق تیری مہمان کا ہی تجپر حق ہی یعنی کلام کر اون سی اور خاطرداری کر اور کہانا کہا اونکی ساتہہ نہ روزہ
رکہا جسنی کہ روزہ رکہا ہمیشہ روزی تین دنکی ہر مہینی سی روزی ہمیشگی کی ہین روزی رکہہ ہر مہینی مین تین دن یعنی ایام بیض کی یا مطلق تین
روزی اور پڑہہ قرآن ہر مہینی مین یعنی ختم ہر مہینی مین کر لیا کر کہا مینی طاقت رکہتا ہون مین زیادہ اس سی فرمایا روزہ رکہہ بہترین روزہ روزہ داؤد
کا روزہ رکہتا ایکدن اور افطار کرنا ایکدن اور پڑہہ قرآن بیچ سات رات کی ایکبار اور نہ زیادہ کر اس سی یعنی جو کہ مذکور ہوا روزون اور ختم کا نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی **ف** پس نہ کر اسلیی کہ اس سی بدن ضعیف ہو جاتا ہی اور بعضی عبادتون ضروریہ مین خلل پڑتا ہی اور ہر مہینی مین تین روزی کہنی
سی ثواب ہمیشہ روزی رکہنی کا اسلیی لکہا جاتا ہی کہ ہر نیکی کی دس نیکیان لکہی جاتی ہین پس تین روزونکی تیس لکہی گئی گویا ساری مہینی
روزی ہی سی رہا ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عَائِشَۃَ قَالَت کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ
یَصُومُ الاِثنَینِ وَالخَمِیسَ رَوَاہُ التِّرمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکہتی پیر او جمعرات کو نقل کی یہہ ترمذی
اور نسائی نی **وعن** اَبِی ھُرَیرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ تُعرَضُ الاَعمَالُ یَومَ الاِثنَینِ وَالخَمِیسِ فَاُحِبُّ اَن یُّعرَضَ عَمَلِی وَ
اَنَا صَائِمٌ رَوَاہُ التِّرمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عرض کیی جاتی
ہین عمل یعنی درگاہ رب العزۃ مین دن پیر اور جمعرات کی پس دوست رکہتا ہون مین یہہ کہ عرض کیی جاوین عمل میری اور مین ہون روزہ سی نقل کی
یہہ ترمذی نی **ف** عمل ہر صبح و شام ملایک لیجاتی ہین اور عرض ان دو دنوں مین ہوتی ہین پس تعارض نرہا اس حدیث مین اور اوس حدیث مین کہ
بلند کیی جاتی ہین عمل رات کی پہلی عمل دنکی اور عمل دنکی پہلی عمل رات کی یا یہہ کہ مفصل ہر روز عرض ہوتی ہون اور مجمل ان دو دنون مین ع **وعن**
اَبِی ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا صُمتَ مِنَ الشَّھرِ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ فَصُم ثَلٰثَ عَشرَۃَ وَاَربَعَ عَشرَۃَ

وَخَمْسَ عَشْرَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی ذرسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای ابو ذر جسوقت کہ روزہ رکہا
چاہی تو مہینی سی تین دن پس روزہ رکہہ تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین کو نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** یہہ تین روزی مہینی کی
کسی طرح پر آئی ہین لیکن افضل اسیطرح ہین کہ ان تین دنون مذکورہ مین رکہی کہ انکو ایام بیض کہتی ہین ح **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَقَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ
أَبُوْ دَاوُدَ إِلٰى ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکہتی یعنی کبہی اول مہینی کسی
تین دن اور کم تہی کہ افطار کرین دن جمعہ کی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی اور روایت کی ابوداؤد نی ثلثة ایام تک **ف** پہلی حدیثین گذرین اونسی
معلوم ہوا کہ نری جمعہ کو روزہ نرکہی اور اس سی رکہنا ثابت ہوا پس تاویل اس حدیث کی یہہ ہی کہ ایکدن پہلی یا ایکدن پیچہی جمعہ کی روزہ رکہتی تہی اور یا
دن جمعہ کی فقط روزہ رکہنا خاصہ حضرت کا تہا جیسی روزی طی کی رکہنی یا مراد روزہ سی روزہ لغوی ہی یعنی بند رہتی تہی کہانی وغیرہ سی نماز جمعہ تک
ع یہہ تاویل بموجب مذہب اونکی کی ہی کہ جو مکروہ رکہتی ہین نری جمعہ کی روزیکو اور موجب حنفیہ کی حاجت اس تاویل کی کچہہ نہین بلکہ وہ اسی حدیث
سے جائز ہونا اس روزیکا ثابت کرتی ہین۔ مولانا **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ
وَالْأَحَدَ وَالْاِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْآخَرِ الثُّلَاثَاءَ وَالْأَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ
کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکہتی کسی مہینی مین ہفتی اور اتوار اور پیر کو اور ایک مہینی مین منگل اور بدہ اور جمعرات کو نقل کی یہہ ترمذی
نی **ف** حضرت عدل کرتی تہی کہ سب دنون ہفتہ کی مین روزہ رکہتی اس لیی کہ سب دن اللہ تعالی کی ہین مناسب جانا کہ بعض مین رکہین اور بعض
مین نرکہین جمعہ کا روزہ پہلی حدیث مین ذکر کیا گیا اور باقی چہہ دنونکا اسمین ع **وعن** أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَأْمُرُنِيْ أَنْ أَصُوْمَ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَوَّلُهَا الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتی مجکو یہہ کہ روزی رکہون مین تین دن ہر مہینی سی پہلا اونمین سی پیر یا جمعرات نقل
کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نی **ف** لفظ والخمیس مین واو بمعنی او کی ہی یعنی تین روزی رکہہ کہ اول اونکا پیر کا دن ہو اور دو منگل اور بدہ یا اول اونکا
دن جمعرات کا ہو اور دو جمعہ اور ہفتہ چنانچہ طبرانی کی روایت مین لفظ او ہی کا آیا ہی غرضکہ روزی رکہنی والا اختیار رکہتا ہی کہ ابتدا پیر کری
یا جمعرات سی دونو دن متبرک ہین ع ح **وعن** مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ إِنَّ
لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ وَكُلَّ أَرْبِعَاءَ وَخَمِيْسٍ فَإِذَا أَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ كُلَّهُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ
وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی مسلم قریشی سی کہ کہا پوچہا مینی یا پوچہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کی روزی رکہنی سی پس فرمایا کہ تحقیق
واسطی اہل تیری کی تجہپر حق ہی روزی رکہہ رمضان کی اور اون ایام کی کہ متصل اونکی ہین یعنی شش عید کی اور ہر بدہ اور جمعرات کو پس اوسوقت تونی روزی
رکہی ہمیشہ نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی نی **ف** واسطی اہل تیری کی تجہپر حق ہی یعنی ہمیشہ روزہ رکہنا سبب ضعف کا ہی اور اوس سی اونکی ادای حقوق
مین قصور آتا ہی اور اسیطرح اور عبادتون کی کرنی مین ہی خلل پڑتا ہی پس اسی لیی یہہ مکروہ ہی اور جسکو اس سی ضعف نہو اوسکی لیی نہین مکروہ بلکہ
مستحب ہے اور اس سی حاصل ہو جاتی ہی تطبیق درمیان حدیثون کی اور درمیان فعل بعض سلف کی یعنی جو کہ ہمیشہ روزہ رکہتی تہی اور شاید کہ یہہ حدیث
پہلی فرمائی ہو گی اوس حدیث سی کہ پہلی گذری کہ صوم دہر یعنی ہمیشہ کی روزونکا ثواب ہوتا ہی بسبب تین روزونکی ہر مہینی سی ع ح اوپر ایک
فائدہ مین قول ابن ہمام وغیرہ کی نقل کئی گئی ہو نسی معلوم ہوا کہ مطلق روزی ہمیشہ کی مکروہ ہین اور در مختار مین ہی لکہا ہی کہ روزی ہمیشہ کی مکروہ

تنزیہی ہین اور یہان جو ملا علی قاری نی لکھا ہی اس سے معلوم ہوا کہ اگر خوف ضعف کا ہو تو مکروہ ہین ورنہ نہین تو نہین تطبیق انمین یون دیجاوی کہ وہ روایتین
ہی محمول ہین خوف ضعف پر مولانا **وعن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن صوم یوم عرفۃ
بعرفۃ رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا روزہ رکھنی دن عرفہ کیسی عرفات مین
نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اسلیی کہ بسبب ضعف کی وہان کی افعال مین قصور واقع ہوگا اور یہہ نہی تنزیہی ہی نہ تحریمی ع **وعن** عبداللہ
ابن بسر عن اختہ الصماء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصوموا یوم السبت الا فیما افترض علیکم فان لم یجد احدکم
الا لحاء عنبۃ او عود شجرۃ فلیمضغہ رواہ احمد وابوداود والترمذی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت
عبداللہ بن بسر سی کہ نقل کی اپنی بہن سے کہ نام اوسکا صماء تھا یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ روزہ رکھو تم دن ہفتی کی یعنی اکیلا مگر اوس صورت
مین کہ فرض کیا جاوی تمپر پس اگر نہ پاوی ایک تمہارا مگر پوست انگور کا یا لکڑی درخت کی پس چاہیی کہ چبا دی اوسکو نقل کی یہہ احمد ابوداود اور ترمذی
اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** فرض کیا جاوی تمپر یعنی فرض روزہ ہو یا نذر کا ہو یا قضا کا یا کفارہ کا اور اوسکی حکم مین ہین روزی سنت موکدہ
مانند عرفہ اور عاشورہ کی اور روزی معمولی پس اگر ان روزون مین سی کوئی روزہ ہفتہ کی دن آپڑی تو منع نہین اور پس چاہیی کہ چباوی اوسکو یعنی
افطار کری روزہ ہفتی کا اور اگر رکھا ہو اور اگر اور کچھ نپاوی مانند پوست انگور یا لکڑی درخت کیسی توڑ ڈالی اور سبب منع کا روزی ہفتہ کی سی
یہہ ہے کہ اسمین تعظیم اوسکی لازم آتی ہی اور اوسکی تعظیم کرنی مین مشابہت یہود کی ساتھہ ہوتی ہی اگرچہ وہ روزہ نہین رکھتی بسبب ہونی اوسکی عید
اونکی ولیکن تعظیم کرتی ہین اور یہہ نہی تنزیہی ہی نزدیک جمہور کے ح **وعن** ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من صام یوما فی سبیل اللہ جعل اللہ بینہ وبین النار خندقا کما بین السماء والارض رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص روزہ رکھی ایک دن خدا کی راہ مین کر دیتا ہی اللہ تعالی درمیان
اوسکی اور درمیان آگ کی خندق جیسی درمیان آسمان و زمین کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** خدا کی راہ مین یعنی جہاد مین یا حج کی راہ مین یا عمرہ
مین یا طلب علم مین یا اللہ کی رضامندی طلب کرنیکی لیی اور خندق یعنی رکاوٹ اور پردہ شدید ۱۲ ع **وعن** عامر بن مسعود قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغنیمۃ الباردۃ الصوم فی الشتاء رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث مرسل
اور روایت ہی عامر بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ غنیمت ٹھنڈی روزہ رکھنا جاڑی مین ہی یعنی بلا محنت ثواب پاتا ہی
نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث مرسل ہی **وذکر حدیث** ابی ہریرۃ ما من ایام احب الی اللہ فی باب
الاضحیۃ اور ذکر کی گیی حدیث ابی ہریرہ کی ما من ایام احب الی اللہ قربانی کی باب مین

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ فوجد الیہود صیاما یوم عاشوراء فقال لہم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ما ہذا الیوم الذی تصومونہ فقالوا ہذا یوم عظیم انجی اللہ فیہ موسی وقومہ وغرق فرعون وقومہ فصامہ
موسی شکرا فنحن نصومہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنحن احق واولی بموسی منکم فصامہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وامر بصیامہ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئی مدینہ مین
پس پایا یہودیونکو روزہ رکھتی دن عاشورہ کی پس فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ہی یہہ دن جسمین روزہ رکھتی ہو تم کہا یہودیون نی یہہ
دن بڑا ہی نجات دی اللہ نی اسمین موسی کو اور قوم اوسکی کو اور ڈبو دیا فرعون کو اور اوسکی قوم کو پس روزہ رکھا اوس دن موسی نی واسطی شکر کی

پس ہم بہی روزہ رکہتی ہین اوسدن پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس ہم لایق تر اور نزدیک تر ہین ساتہہ موسی کی تمسی پس روزہ رکہا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور حکم فرمایا ساتہہ روزی اوسکی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ يَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْاَحَدِ اَكْثَرَ مَا يَصُوْمُ مِنَ الْاَيَّامِ وَيَقُوْلُ اِنَّهُمَا يَوْمَا عِيْدٍ لِلْمُشْرِكِيْنَ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اُخَالِفَهُمْ رواه احمد
اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکہتی دن ہفتہ کی اور اتوار کی اکثر اوس چیز سی کہ روزی رکہتی اور دنون
اور فرماتی کہ تحقیق یہہ دو دن عید کی ہین واسطی مشرکونکی یعنی وہ انمین روزی نہین رکہتی بسبب عید ہونیکی پس مین بہت دوست رکہتا ہون یہہ
کہ خلاف کرون مین اونکا نقل کی یہہ احمد نی **ف** مشرکون کی یعنی یہود و نصاری کی اونکو مشرک اس لیی کہا کہ یہود کہتی تہی عزیر بیٹا اللہ کا اور
نصاری کہتی تہی کہ مسیح بیٹا اللہ کا ہی اور تطبیق اس حدیث مین اور پہلی حدیث مین کہ جسمین منع کیا روزہ رکہنی سی ہفتی کو یہہ ہے کہ یہہ خصوصیات حضرت
کی ہے اور وہ خصوصیات امت کی ہی یا روزہ کہ جس سے منع کیا گیا وہ ہی کہ ہو بطریق تعظیم کی اور روزہ محبوب وہ ہی کہ بطریق مخالفت کی ہو
وعن جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَيَحُثُّنَا عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهُ
فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی
کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہمکو ساتہہ روزی دن عاشورکی اور رغبت دلاتی ہمکو اوسپر اور خبرگیری کرتی ہماری یعنی نصیحت کرتی نزدیک
آنی اوسدن کی پس جبکہ ہوا فرض رمضان نہ حکم فرمایا ہمکو اور نہ منع کیا ہمکو اوس سی اور نہ خبرگیری رکہی ہماری وقت آنی اوسدن کی نقل کی
یہہ مسلم نی **ف** لفظ یامرنا اکثر نسخون مشکوۃ کی مین بغیر لفظ نا کی ہی مگر صحیح مسلم مین موجود ہی **وعن** حَفْصَةَ قَالَتْ اَرْبَعٌ لَمْ يَكُنْ يَدَعُهُنَّ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامُ عَاشُوْرَاءَ وَالْعَشْرِ وَثَلٰثَةُ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ
اور روایت ہی حفصہ سی کہ کہا چار چیزین ہین کہ نہ چہوڑتی تہی اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی سنتون موکدہ سی ہین روزہ رکہنا عاشورا کا اور دہی
ذوالحجہ کا یعنی نو دن اول ذیحجہ کا اور تین دنکا ہر مہینی سی اور دو رکعتین فجر سی پہلی یعنی سنتین فجر کی نقل کی یہہ نسائی نی **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْطِرُ اَيَّامَ الْبِيْضِ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن عباس
سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ افطار کرتی ایام بیض مین نہ گہر مین نہ سفر مین نقل کی یہہ نسائی نی **ف** مراد ایام بیض سی دن چاندنی
راتونکی ہین یعنی تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین پس بیض صفت لیالی کی یعنی راتونکی ہی ان راتونکو بیض اسواسطی کہتی ہین کہ چاندنی اول سی آخر
تک رہتی ہے اور یا بیض صفت ایام کی ہی انکو بیض اسلیی کہتی ہین کہ روزی انکی دور کرتی ہین گناہون کو اور روشن کرتی ہین دلونکو یا اسواسطی
بیض کہتی ہین کہ حضرت آدم علیہ السلام جب بہشت سی اوتری تو اونکا تمام بدن سیاہ ہوگیا تہا جب توبہ قبول ہوئی تو حکم ہوا کہ تین روزی ان تین
دنونمین رکہو جب تیرہوین کو روزہ رکہا تو تہائی بدن اونکا سفید اور روشن ہوگیا جب چودہوین کو روزہ رکہا تو دو تہائی بدن اونکا سفید اور روشن
ہوگیا اور جب پندرہوین کو رکہا تو تمام بدن سفید اور روشن ہوگیا اور جاننا چاہیی کہ تین روزی جو مہینی مین رکہنی مسنون ہین بارہ طرح پر آئی ہین
ایک تو غیر معین کہ ساری مہینی مین جب چاہیی جب رکہہ لی اور دوسری یہہ کہ تین روزی اول مہینی کی یعنی پہلی سی تیسری تک اور تیسری ہفتی
اور اتوار اور پیر اور چوتہی منگل بدہ جمعرات اور پانچوین تیرہوین چودہوین پندرہوین اور چہٹی یہہ کہ اول اونکا دوشنبہ ہو یعنی دوشنبہ سہ شنبہ چہار
شنبہ اور ساتوین یہہ کہ اول اونکا پنجشنبہ ہو یعنی پنجشنبہ اور جمعہ اور ہفتہ اور آٹہوین نوچندا پیر اور دو جمعراتین اور نوین نوچندی جمعرات اور دو پیرین
اور دسوین پیر اور جمعرات اور پہر پیر دوسری ہفتہ کی اور گیارہوین ہر عشری مین ایک روزہ اور بارہوین تین روزی آخیر مہینی مین اور سب روزی مسنونہ

برس مین اکیاون ہین تین سیس تو ہی ہین بحساب فی مہینی تین روزی کی اور نو روزی ذوالحجہ مین یعنی پہلی سی نوین تک ور ایک روزہ عاشورہ کا
اور ایک ول عاشورہ کی یا بعد اوسکی اور ایک بندرہوین شعبان مین اور چہہ روزی شوال کی کہ جنکو شش عید کہتی ہین ع دستورنا ناقلا من کتب
الحدیث **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل شیء زکوۃ وزکوۃ الجسد الصوم
رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ہر چیز کی زکوۃ ہی اور زکوۃ بدن کی روزہ رکھنا نقل کی یہہ
ابن ماجہ نی **ف** واسطی ہر چیز کی زکوۃ ہی یعنی ٹہرنا ہی کہ دیا جاتا ہی بعض اوسکا یا طہارت ہی کہ طہارت کی جاتی ہی ساتہہ اوسکی اور زکوۃ بدن کی
روزہ ہی کہ گہٹتا ہی بعض بدن اور ناقص ہوتا ہی اوس سے اور پاک ہوتا ہی گناہون سی بسبب اوسکی پس زکوۃ عبادت مالیہ ہی اور روزہ طاعت بدنیہ
ع **وعنہ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصوم یوم الاثنین والخمیس فقیل یا رسول اللہ انک
تصوم یوم الاثنین والخمیس فقال ان یوم الاثنین والخمیس یغفر اللہ فیہما لکل مسلم الا ذا ھاجرین یقول دعہما حتی یصطلحا رواہ
احمد وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی روزہ رکہتی دن پیر اور جمعرات کی پس کہا گیا یا
رسول اللہ تحقیق تم روزہ رکہتی ہو یعنی اکثر پیر اور جمعرات کو پس فرمایا کہ تحقیق دن پیر اور جمعرات کے بخشش کرتا ہی اللہ تعالی ان دونون مین واسطی ہر
مسلمان کی مگر دو شخص جو ترک ملاقات کرتی ہین فرماتا ہی اللہ تعالی چہوڑ دو انکو یہانتک کہ صلح کرین نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نی **ف** بخشش
کرتا ہی الخ یعنی روزہ رکہتا ہون انمین بسبب بزرگی ان دنون کی اور واسطی ادا کرنی شکر نعمت مغفرت اور رحمت الہی کی اور فرماتا ہی یعنی فرشتی
کو جو کہ معین ہے مٹانی برائیون پر وقت ظاہر ہونی آثار مغفرت کی اور صلح کرین یعنی آپسمین پس جب مغفرت کیجاوی گی اونکی ع ح ع
وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام یوما ابتغاء وجہ اللہ بعدہ اللہ من جہنم کبعد
غراب طائر وھو فرخ حتی مات ھرما رواہ احمد وروی البیہقی فی شعب الایمان عن سلمۃ بن قیس اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ روزہ رکہی ایکدن واسطی طلب کرنی رضامندی اللہ تعالی کی دور رکہتا ہی اوسکو اللہ تعالی دوزخ
سی مانند دور رکہنی کوی اوڑتی ہوئی کی اور وہ ہو بچہ یہانتک کہ بوڑہا ہو کی مرجاوی نقل کی یہہ احمد نی اور نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین سلمہ
بن قیس سی **ف** کہا گیا ہی کہ عمر کوی کی ہزار برس کی ہوتی ہی پس فرمایا کہ اگر کوا ابتدای عمر سی اخیر عمر تک اوڑتا رہی تو دیکہا چاہیی کہ کس قدر مسافت
طی کریگا جتنی وہ مسافت طی کریگا اوتنا ہی اللہ تعالی روزی دار کو دوزخ سی دور رکہتا ہی ع ح بیہقی سی منقول ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہ سونا روزیدار کا عبادت ہے اور چپ رہنا اوسکا تسبیح ہی اور عمل اوسکا مضاعف ہی اور دعا اوسکی مقبول ہی اور گناہ اوسکا بخشا گیا ہی اور یہہ
بہی منقول ہی بیہقی سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اللہ تعالی نی وحی کیطرف ایک نبی کی بنی اسرائیل مین سی یہہ کہ خبر دی قوم اپنی کو کہ نہین کوئی
بندہ کہ روزہ رکہی کسی دن واسطی طلب کرنی خوشی میری کی مگر کہ تندرست کرتا ہون جسم اوسکی کو اور بہت دیتا ہون ثواب اوسکو اور خطیب نے روایت کیا
ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص نفل روزہ رکہی کہ نہ مطلع ہو اوسپر کوئی نہین راضی ہوتا اللہ تعالی واسطی اوسکی ساتہہ ثواب کے سوائے جنت کی
یعنے اوسکا ثواب یہی ہی کہ جنت مین داخل کرتا ہی اور طبرانی نی روایت کیا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی اللہ تعالی کی ایک خوان
ہے کہ اوسپر ایسی چیزین ہین کہ نہ کسی آنکہہ نی دیکہین ہین اور نہ کسی کان نی سنی ہین اور نہ کسی کی دلمین خطرہ اونکا آیا ہی نہین بیٹہین گی اوسپر مگر روزہ دار

باب باب ہی یعنی بیچ تتمہ اور لواحق بابون پہلی کی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عائشۃ قالت دخل علی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فقال ھل عندکم شیء فقلنا لا قال فانی اذا صائم ثم اتانا یوما اخر فقلنا

رواہ مسلم
یا رسول اللہ اُهدِیَ لنا حَیْسٌ فقال اَرِینیہِ فلقد اَصبحتُ صائماً فاکل روایت ہی عائشہ سی کہ کہا داخل ہوئی مجہپر نبی صلی اللہ علیہ سلم ایک
دن پس فرمایا کیا ہی نزدیک تمہاری کچہہ یعنی کہانیکی چیز کہا ہمنی کہ نہین فرمایا تحقیق مین اسوقت روزیدار ہون پہر آئی ہماری پاس ایکدن اور یعنی اور
پوچہا کہ تمہاری پاس کچہہ ہی عرض کیا ہمنی یا رسول اللہ بہیجا گیا ہی ہمکو حلیس پس فرمایا دکہلاؤ مجکو وہ تحقیق صبح کی تہی مینی روزیسی پہر کہا لیا نقل
کی یہہ مسلم نی **ف** مین اسوقت روزہ دار ہون یعنی نیۃ روزیکی کرنی مینی اس سی معلوم ہوا کہ نیت نفل کی دنمین کرنی جائز ہی اور یہی مذہب ہی
اماموں کا لیکن امام مالک کہتی ہین کہ رات سی نیت کرنی واجب ہی ہر طرحکی روزیمین بیان اسکا اوپر ہو چکا ہی اور حیس نام ایک کہانیکا ہی کہ مثل مالیدہ کی ہوتا ہی
کہجور اور گہی اور قروت کا بنتا ہی اور قروت اوسی کہتی ہین کہ دہی یا چہاچہ گاڑہی کو کپڑی مین باندہ کر لٹکا دیتی ہین اوسکا پانی ٹپک جاتا ہی اور
پس کہا یا اس سی معلوم ہوا کہ افطار کرنا روزی نفل کا بغیر عذر کی جائز ہی اور اسپر ہین اکثر علما اور امام ابو حنیفہ اور علما اونکی کہتی ہین کہ واجب ہی
تمام کرنا اوسکا اور جائز نہین افطار کرنا مگر ساتہہ عذر ضیافت اور مانند اوسکی اور واجب ہی قضا اوسکی اگر افطار کری پس اس حدیث مین تاویل
کرتی ہین کہ یہہ افطار کرنا بسبب کسی عذر کی تہا اور دلیل اونکی مذہب کی آگی آتی ہی ش ع ح **وعن** انسٍ قال دخل النبیُّ صلی اللہ علیہ وسلم علی امِّ سلیمٍ
فاَتَتْہُ بتمرٍ و سمنٍ فقال اَعیدوا سمنکم فی سقائِہ وتمرکم فی وعائِہ فانی صائمٌ ثم قام الی ناحیۃٍ من
البیتِ فصلی غیرَ المکتوبۃِ فدعا لامِّ سلیمٍ و اھلِ بیتِہا رواہ البخاری اور روایت ہی انس سی کہ کہا
تشریف لائی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم کی پاس پس لائی ام سلیم حضرت کی لیے کہجور اور گہی پس فرمایا ڈال رکہو گہی اپنی کو بیچ مشک
اوسکی کی اور کہجور اوسکی باسن مین اسلیے کہ تحقیق مین روزیسی ہون پہر کہڑی ہوئی طرف کونیکی گہر سی پس نماز پڑہی سوای فرض کی اور دعا کی
واسطی ام سلیم کی اور گہر والون اوسکی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ظاہر حضرت نی روزہ اسلیے نہ افطار کیا کہ جانتی تہی کہ نہ افطار کرنیسی ام سلیم
رنجیدہ نہین ہوتی لیکن اور اختلاف کیا ہی مشایخ نی کہ آیا نفل روزی والی کی لیے ضیافت عذر ہی یا نہین صحیح یہہ ہی کہ ضیافت عذر ہی مہمان اور مہمانی
کرنیوالیکی لیے اگر صاحب اوسکا نری حاضر ہونیسی بغیر شریک ہونیکی کہانی پینی مین راضی نہو بلکہ ملول ہو حاصل یہہ کہ اگر اوسکی نہ کہانیسی ملول ہو تو ضیافت عذر
ہی روزہ توڑ ڈالی پہر قضا کری اور اگر جانی کہ ملول نہین ہویگا تو فقط حاضری ہووی اور روزہ نہ توڑی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہی
مہمان روزہ دار کو یہہ کہ دعا کری مہمانی کرنیوالی کی لیے ع درمختار **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا دُعِیَ احدُکم الی الطعامِ وھو صائمٌ فلیقُل اِنی صائمٌ وفی روایۃٍ قال اذا دُعِیَ احدُکم فلیُجِب فان کان صائماً فلیُصلِّ و
ان کان مفطراً فلیطعم رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت
کہ بلایا جاوی ایک تمہارا طرف طعام کی اور وہ ہو روزیسی پس چاہیی کہ کہی مین ہون روزیسی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا جسوقت کہ بلایا جاوی ایک
تمہارا پس چاہیی کہ قبول کری پہر اگر ہووی روزیدار پس چاہیی کہ دو رکعت پڑہی اور اگر نہو روزیسی پس چاہیی کہ کہاوی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** واجب
ہی افطار کرنا روزہ نفل کا اگر تشویش مین پڑے دعوت کرنیوالا اور حاصل ہو بسبب کہانیکی دشمنی اور اگر جانی کہ دعوت کرنیوالا خوش ہوگا بسبب کہانی
اسکی کی اور نہین تشویش مین پڑیگا بسبب نہ کہانیکی تو مستحب ہی اور اگر دو نو امر برابر ہون اوسکی نزدیک تو افضل ہی یہہ کہ کہی انی صائم یعنی مین روزیسی
ہون برابر ہی کہ حاضر ہو یا نہ حاضر ہو واللہ اعلم ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** امِّ ھانیٍٔ قالت لما کان یومُ الفتحِ فتحِ مکۃَ جاءت
فاطمۃُ فجلست علی یسارِ رسولِ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم وامُّ ھانیٍٔ عن یمینِہ فجاءت الولیدۃُ باناءٍ فیہ شرابٌ فناولتہ فشرب منہ ثم ناولہ امَّ ھانیٍٔ
فشربت منہ فقالت یا رسولَ اللہِ لقد افطرتُ وکنتُ صائمۃً فقال لہا اکنتِ تقضین شیئاً قالت لا قال فلا یضرُّکِ ان کان تطوعاً

رواہ ابو داود والترمذی والدارمی وفی روایۃ لاحمد والترمذی نحوہ وفیہ فقالت یا رسول اللہ
اما انی کنت صائمۃ فقال الصائم المتطوع امیر نفسہ ان شاء صام
وان شاء افطر اور روایت ہی ام ہانی سی کہ کہا جبکہ ہوا دن فتح مکہ کا آئین حضرت فاطمہ اور بیٹہین بائین طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی اور ام ہانی داہنی طرف حضرت کی تہین پس لائی ایک لونڈی باسن کہ اوسمین تہی کچہہ پینی کی چیز پہر دیا لونڈی نی وہ باسن حضرت کو پس پیا
اوس سے پہر دیا وہ باسن حضرت نی ام ہانی کو پہر پیا ام ہانی نی اوس سی پس کہا یا رسول اللہ تحقیق افطار کیا مینی اور تہی مین روزہ سی پس فرمایا واسطی اوسکی
کہ کیا قضا کرتی تہی تو کچہہ یعنی تہا روزہ قضاء رمضان کا یا نذر کا تہا کہا کہ نہین فرمایا پس نہین ضرر تجکو اگر ہو روزہ نفل نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور دارمی نی اور
بیچ روایت احمد اور ترمذی کی مانند اسکی اور بیچ اوسکی پس کہا ام ہانی نی یا رسول اللہ خبردار ہو تحقیق مین تہی روزہ سی پس فرمایا روزہ نفل رکہنی والا مالک
ہی نفس اپنی کا اگر چاہیے روزہ رکہی اور اگر چاہی افطار کری **ف** مالک ہی نفس اپنی کا یعنی ابتداءً اگر چاہی روزہ رکہی یعنی نیت روزی کی کری
اور اگر چاہی افطار کری یعنی اختیار کری روزہ رکہنی کو یا معنی یہہ ہین کہ مالک ہی نفس کا بعد روزہ رکہنی کی اگر چاہی تمام کری روزی کو اور اگر چاہی
افطار کری اس صورت مین تاویل اسکی یہہ ہے کہ نفل روزی والی کو پہنچتا ہی کہ افطار کری اگر مصلحت جانی جیسیکہ کوئی ضیافت کری یا وارد
ہو ایک قوم پر اور جانتا ہی کہ اگر افطار نکرونگا تو لوگ وحشت مین پڑینگی پس اوسکو پہنچتا ہی کہ افطار کری تا انس و الفت ہو آپسمین پس اس مین دلیل نہین
اسپر کہ قضا نہین ہے بعد التزام کی اور علاوہ اسکی حکم قضا کا آیا ہی حدیث آیندہ مین اور اس حدیث ام ہانی کی مین کلام کیا ہی محدثین نی اور
ترمذی نی کہا کہ اسکی اسناد مین گفتگو ہی اور منذری نی کہا کہ ثابت نہین اور اسکی اسناد مین اختلاف بہت ہی ع ح * **وعن** الزہری
عن عروۃ عن عائشۃ قالت کنت انا وحفصۃ صائمتین فعرض لنا طعام اشتہیناہ فاکلنا
منہ فقالت حفصۃ یا رسول اللہ انا کنا صائمتین فعرض لنا طعام اشتہیناہ فاکلنا منہ
قال اقضیا یوما اخر مکانہ رواہ الترمذی وذکر جماعۃ من الحفاظ رووا عن الزہری عن عائشۃ مرسلا ولم یذکروا فیہ عن
عروۃ وہذا اصح ورواہ ابو داود عن زمیل مولی عروۃ عن عروۃ عن عائشۃ اور روایت ہی زہری سی کہ نقل کی عروہ سی اونی نقل کی عائشہ سی کہ کہا عائشہ نی تہی مین اور حفصہ روزہ دار
پس روبرو لایا گیا ہماری کہانا خواہش کی ہمنی اسکی پس کہایا ہمنی اوسمین سی پس کہا حفصہ نی ای رسول خدا کی تحقیق ہم تہین روزہ دار پس روبرو
لایا گیا ہماری کہانا خواہش کی ہمنی اوسکی پس کہایا ہمنی اوسمین فرمایا قضا کرو تم دونون ایکدن اور بدلی اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور ذکر کیا
ایک جماعت کو حافظون سی کہ روایت کیا اونہون نی زہری سی زہری نی روایت کیا عائشہ سی بطریق ارسال کی اور نہ ذکر کیا اوسمین واسطہ عروہ
کا اور یہہ صحیح تر ہی اور روایت کیا اسکو ابو داود نی زمیل سے کہ غلام آزاد کیا ہوا عروہ کا ہی کہ نقل کیا زمیل نی عروہ سی عروہ نی عائشہ سی **ف**
یہہ حدیث دلیل ہی حنفیہ کی کہ اونکی نزدیک اگر روزہ نفل افطار کری لازم ہی قضا اوسکی اسلیئی کہ ظاہر امر وجوب کی لیئی ہی اور شافعیون مین
کہ یہہ امر استحباب کے لیئی ہی اونکی مذہب مین واجب نہین قضا نفل کی اور بطریق ارسال کی ارسال یہان بمعنی سقوط راوی کی ہی اسناد سی یعنی منقطع
ہی کہ پہلی روایت مین جو واسطہ عروہ کا درمیان زہری اور عائشہ کی تہا وہ اسمین نہین یہہ ہی ایک اصطلاح ہی اور مشہور یہہ ہی کہ مرسل اوس حدیث
کو کہتی ہین کہ تابعی روایت کری بغیر ذکر صحابہ کی بیچ **وعن** ام عمارۃ بنت کعب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیہا فدعت لہ بطعام فقال لہا کلی
فقالت انی صائمۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الصائم اذا اکل عندہ صلت علیہ الملائکۃ حتی یفرغوا رواہ احمد والترمذی
وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی ام عمارہ بیٹی کعب سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ

صلی اللہ علیہ وسلم آئی اوسکی پاس پس منگوایا اونسی واسطی حضرت کے کہانا پس فرمایا حضرت نی اوسکو کہا تو کہا اونسی مین روزہ سی ہون پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق روزہ دار جسوقت کہ کہایا جاتا ہی نزدیک اوسکی یعنی اور رغبت کرتا ہی دل اوسکا کہانی پر اور دشوار ہوتا ہی روزہ اوسپر رحمت بہیجتے ہین اوسپر فرشتی یہانتک کہ فارغ ہون کہانیوالی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلَ بِلَالٌ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَغَدَّى فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَاءَ يَا بِلَالُ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْكُلُ رِزْقَنَا وَفَضْلُ رِزْقِ بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ أَشَعَرْتَ يَا بِلَالُ أَنَّ الصَّائِمَ تُسَبِّحُ عِظَامُهُ وَتَسْتَغْفِرُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ مَا أُكِلَ عِنْدَهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

روایت ہی بریدہ سی کہ کہا داخل ہوئی بلال حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور وہ طعام صبح کا کہاتی تہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حاضر ہو کہانیکی لیی ای بلال کہا بلال نی تحقیق مین روزہ دار ہون یا رسول اللہ پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہاتی ہین ہم رزق اپنا اور بہتر رزق بلال کا جنت مین ہی کیا جانا تونی ای بلال کہ تحقیق روزہ دار تسبیح کرتی ہین ہڈیان اوسکی اور بخشش چاہتی ہین اوسکی لیی فرشتی جبتک کہ کہایا جاوی نزدیک اوسکی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین

بَابُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

یہہ باب ہی بیان لیلۃ القدر کی **ف** یعنی اسمین بیان لیلۃ القدر کی فضیلت کا اور اوسکی وقتون کا کہ جنمین توقع قوی ہی اوسکی ہونیکی اور اوسکو لیلۃ القدر اسلیی کہتی ہین کہ لکہی جاتی ہین اوسمین رزق اور اجلین اور احکام کہ سال بہر مین واقع ہونگی اور بعضون نی کہا کہ یہہ نام ہوا بسبب عظیم القدر ہونی اوسکی کی اور بیچ تعین اس شب کی بہت قول آئی ہین اور اکثر حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ لیلۃ القدر رمضان مین ہی خصوصاً طاق راتون عشرہ اخیر کی مین خصوصاً ستائیسوین شب مین چنانچہ اکثر علما کی نزدیک یہی ہی اور لیلۃ القدر خاص اسی امت کے لیی مقرر ہوئی اسلیی کہ باوجود چہوٹی عمرون کی ثواب بہت سا پاوین چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی حاصل اوسکا یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب حال اگلی امتونکی عمرونکا معلوم ہوا تو افسوس کیا کہ میری امت کی لوگ تہوڑی سی عمر مین اونکیسی عمل نہین کرسکینگی پس دی اونکو اللہ تعالی نی لیلۃ القدر کہ ہزار مہینی سی بہتر ہی اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ ایکروز حضرت نی ذکر کیا چار شخصونکا بنی اسرائیل مین سے کہ انہون نے عبادت کی تہی اللہ تعالی کی اسی اسی برس اور نہ نافرمانی کی تہی ایک لحظہ وہ شخص یہہ تہی حضرت ایوب اور حضرت زکریا اور حضرت حزقیل اور حضرت یوشع بن نون پس تعجب کیا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی اس سے پس آئی حضرت کی پاس جبریل اور کہا ای محمد تعجب کیا آپکی امت نی عبادت کرنی اون لوگونکی سی اسی اسی برس تک تحقیق اوتاری اللہ تعالی نی خیر بہتر اوس سی اون پر انا انزلناہ فی لیلۃ القدر ساری سورۃ یعنی لیلۃ القدر افضل ہے اوس چیز سی کہ تعجب کیا آپ نی اور آپکی امت نی پس خوش ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہہ ابن ابی حاتم نی جاننا چاہیی کہ ہزار مہینی کی تراسی برس اور چار مہینی ہوتی ہین اسی لیی قرار دیا لیلۃ القدر خیر من الف شہر یعنی لیلۃ القدر بہتر ہی ہزار مہینی سی کہ جسکی تراسی برس اور چار مہینی ہوئی و لیلۃ القدر مین تجلی رحمت خاص جناب باری تعالی کی آسمان دنیا پر وقت غروب سے صبح تک ہوتی ہی اور اسمین اوترتی ہین ملائکہ اور روح واسطی ملاقات صلحا اور عابدین کی اور اسمین نزول قرآن کا ہوا اور اسمین پیدائش ملائکہ کی ہوئی اور اسمین جمع ہونا مادہ آدم کا شروع ہوا اور اسمین درخت جنت مین لگائی گئی اور اسمین دعا قبول ہوتی ہی اور اسمین ثواب عبادت کا بہت ہوتا ہی اور حکمت اوسکی پوشیدہ ہونی مین یہہ ہی کہ تا لوگ کوشش کرین طاعت مین اور اعتماد نکرین اوسپر اور لکہا ہی علما نی کہ جو کوئی کوشش کری بیچ بیداری شبون ایک سال تمام کی پاویگا اوسکو انشاء اللہ تعالی چنانچہ اسی لیی کہا ہی من لم یعرف قدر اللیلۃ لم یعرف لیلۃ القدر اور بعضی علما نی کہا ہی کہ اوس رات کی علامتین ہین کہ استنباط کیا ہی اونکو احادیث و آثار سی اور پایا ہی بعضی علامتونکو اہل کشف نی طبری نی ایک قوم سی نقل کیا ہی کہ درخت اوس رات مین سجدہ کرتی ہین اور زمین پر

گر پڑتی ہیں پھر بجا اپنی خود آجاتی ہیں اور سجدہ کرتی ہیں تو ہمیں پھر چیز او صواب یہہ ہے کہ شرط نہیں ہے بیچ پانی اوس رات کی دیکھنا ان امور کا بہت
لوگ باقی ہیں اوس رات کو اور دیکھتی نہیں کوئی چیز انمیں سی اور روا ہی کہ دو آدمی ایک جا ئی ہوں اور دونوا وس شب کو پاویں اور ایک کو کچھ معلوم
ہو ان چیزوں میں سے اور دوسری کو کچھہ نہ معلوم ہو اور بڑی علامت یہہ ہی کہ توفیق ہو ہمیں ذکر او رعبادت او رمناجات اور خضوع وخشوع وحضور و
اخلاص کی آور مختار یہہ ہی کہ معتبر شب بیدار رہنا اکثر شب کا ہی اور اگر تمام رات شب بیدار رہی او رباعث مرض اور ملال و خلل کا ادای فرائض
اور سنتوں موکدہ میں نہو افضل و اکمل ہی والا بسقدر کہ توفیق قیام کی پاوی مقصود حاصل ہی لیس للانسان الا ماسعی وکان سعیہ مشکورا رزقنا اللہ ح
مولانا قلام اللہ المنثور وغیرہ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم تحروا لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان رواہ البخاری ؒ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی تلاش کرو شب قدر کو بیچ طاق راتوں کی اخیر دہے رمضان کیسی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** بیچ طاق راتوں کی یعنی اکیسواں[۲۱] شب و تیئسویں[۲۳]
شب اور پچیسویں شب اور ستائیسویں شب اور انتیسویں شب ح **وعن** ابن عمر قال ان رجالا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اروا لیلۃ القدر فی المنام فی السبع الاواخر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اری رؤیاکم قد تواطأت فی السبع
الاواخر فمن کان متحریہا فلیتحرہا فی السبع الاواخر متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تحقیق کتنی شخص اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی
دکھلائی گئی شب قدر خواب میں بیچ سات راتوں اخیر کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکھتا ہوں میں تمہاری خوابوں کو کہ متفق ہوئی ہیں
اوپر سات راتوں اخیر کی پس جو کوئی تلاش کری اوسکو پس چاہیی کہ تلاش کری اوسکو بیچ سات راتوں اخیر کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** احتمال ہی
کہ مراد وہ راتیں ہوں کہ متصل بیس کی ہیں یعنی اکیسویں شب سی ستائیسویں شب تک یا سات راتیں سب سے اخیر کی یعنی تیئسویں[۲۳] شب سے انتیسویں شب تک
اسیی کہ انتیس[۲۹] کا چاند یقینی ہی اوسکی موافق حساب کیا جاویگا اور احتمال اخیر ظاہر تر ہی واللہ اعلم ح **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال التمسوہا فی العشر الاواخر من رمضان لیلۃ القدر فی تاسعۃ تبقی فی سابعۃ تبقی فی خامسۃ تبقی
رواہ البخاری ؒ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تلاش کرو اوسکو بیچ دہے اخیر کی رمضان ہی یعنی شب قدر
کو بیچ نویں[۹] رات کی کہ باقی رہی یعنی اکیسویں[۲۱] شب بیچ ساتویں رات کی کہ باقی رہی یعنی تیئسویں[۲۳] شب بیچ پانچویں[۵] رات کی کہ باقی رہی یعنی پچیسویں[۲۵] شب نقل کی
یہہ بخاری نی **ف** پاگنا شروع کیجیی آخر سی یعنی تلاش کرو بیچ نویں رات کی بعد بیسویں شب کی کہ وہ انتیسویں[۲۹] شب ہے اور بیچ ساتویں رات کی بعد
بیسویں شب کی کہ وہ ستائیسویں شب ہے اور بیچ پانچویں رات کی بعد بیسویں شب کی کہ پچیسویں[۲۵] شب ہے یہہ ظاہر معنی ہی ہیں اور طیبی نی کہا کہ یہہ راتیں کہ
یہہ ہیں بائیسویں شب اور چوبیسویں شب اور چھبیسویں[۲۶] شب **وعن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اعتکف العشر الاول من رمضان ثم اعتکف العشر الاوسط فی قبۃ ترکیۃ ثم اطلع راسہ فقال انی اعتکفت
العشر الاول التمس ہذہ اللیلۃ ثم اعتکفت العشر الاوسط ثم اتیت فقیل لی انہا فی العشر الاواخر
فمن کان اعتکف معی فلیعتکف العشر الاواخر فقد اریت ہذہ اللیلۃ ثم انسیتہا وقد رأیتنی اسجد
فی ماء وطین من صبیحتہا فالتمسوہا فی العشر الاواخر والتمسوہا فی کل وتر قال فمطرت السماء تلک اللیلۃ
وکان المسجد علی عریش فوکف المسجد فبصرت عینای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی جبہتہ اثر الماء والطین من
صبیحۃ احدی وعشرین متفق علیہ فی المعنی واللفظ لمسلم الی قولہ فقیل لی انہا فی العشر الاواخر والباقی للبخاری وفی روایۃ

عبد اللہ بن انیس قال لیلۃ ثلث وعشرین رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اعتکاف
کیا پہلی دہی مین رمضان کی پہر اعتکاف کیا بیچ کی دہی مین بیچ خیمہ ترکی کی پہر نکالا سر اپنا مینی خیمہ سی پس فرمایا کہ تحقیق مینی کیا تہا اعتکاف پہلی دہی مین تلاش
کرتا تہا مین شب قدر کو پہر اعتکاف کیا مینی بیچ کی دہی مین پہر آیا میری پاس فرشتہ پس کہا مجکو فرشتہ نی کہ تحقیق شب قدر بیچ دہی آخر کی ہی پس جو شخص کہ ارادہ کی اعتکاف
کا کری ساتہہ میری پس چاہیی کہ اعتکاف کری دہی آخر کی مین پس تحقیق مین دکہلایا گیا خواب مین تعین شب قدر کی پہر بہلایا گیا مین یعنی جبرئیل نی خبر دی کہ فلانی
شب ہی لیکن مین بہول گیا اور تحقیق دیکہا مینی اپنی تئین یعنی خواب مین کہ سجدہ کرتا ہون کیچڑ مین اوسکی صبح کو یعنی لیلۃ القدر کی صبح کو پس بہول گیا مین کہ
کونسی رات ہی وہ پس تلاش کرو اوسکو بیچ دہی آخر کی اور تلاش کرو لیلۃ القدر کو بیچ ہر طاق رات کی یعنی اخیر کی دہی کی طاق راتو مین کہا راوی نی کہ برسا
مینہہ اوس رات کو یعنی جس رات کا حضرت نی دیکہا اوسکو اور تہی چہت مسجد کی بنائی ہوئی شاخ خرما کی پس ٹپکی مسجد پس دیکہا آنکہون میری نی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال مین کہ اونکی پیشانی پر تہا نشان پانی اور مٹی کا صبح اکیسوین شب کو متفق ہین اسکی نقل کرنی مین بخاری اور مسلم بیچ معنون کی اور
لفظ واسطی مسلم کی ہی اس قول تک فقیل لی انہا فی العشر الاواخر اور لفظ باقی حدیث کی واسطی بخاری کی اور بیچ روایت عبد اللہ بن انیس کی کہ کہا تئیسوین
شب یعنی عوض صبح اکیسوین شب کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** خیمہ ترکی ایک قسم ہی خیمی کی نمدیکا بناہی چہوٹا سا کہ اوسکو فارسی مین خرگاہ کہتی ہین
اور من سبحۃ مین حرف من کا معنی نی کی ہی اور متعلق ہی ساتہہ قول بصر کی اور حاصل کلام راوی کا یہہ ہی کہ جس رات حضرت نی لیلۃ القدر کو خواب مین دیکہا
تو یہہ بہی دیکہا تہا کہ مین مٹی اور پانی مین سجدہ کرتا ہون لیلۃ القدر کی صبح کو یعنی اوس رات مینہہ بہی برسا تہا اوسی علامت وہون نی پائی اوس خواب
کی اس مین کہ اکیسوین شب یا تئیسوین شب ہی معلوم کیا اوس علامت سی کہ حضرت نی جو لیلۃ القدر دیکہی تہی وہ اکیسوین شب یا تئیسوین شب ہی ۲ ع مولانا

وعن زر بن حبیش قال سألت ابی بن کعب فقلت ان اخاک ابن مسعود یقول من یقم الحول یصب لیلۃ
القدر فقال رحمہ اللہ اراد ان لا یتکل الناس اما انہ قد علم انہا فی رمضان وانہا فی العشر الاواخر وانہا لیلۃ
سبع وعشرین ثم حلف لا یستثنی انہا لیلۃ سبع وعشرین فقلت بای شیء تقول ذلک یا ابا المنذر قال بالعلامۃ
او بالآیۃ التی اخبرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا تطلع یومئذ لا شعاع لہا رواہ مسلم اور روایت ہی زر بن حبیش سے کہ کہا
زر راوی یعنی کا کیا مینی ابی بن کعب سے پس کہا مینی کہ تحقیق بہائی تمہاری یعنی دینی بہائی ابن مسعود کہتی ہین کہ جو شخص کہ قیام کری تمام سال تو پاوی شب قدر
کو پس کہا ابی بن کعب نی رحم کری اونکو اللہ ارادہ کیا مینی اس کہنی سی اسکا کہ نہ اعتماد کرین لوگ خبردار ہو تحقیق ابن مسعود نی جانا کہ شب قدر رمضان مین ہے اور
تحقیق وہ دہی آخر کی مین ہی اور تحقیق وہ ستائیسوین رات ہی قسم کہائی ابی بن کعب نی ایسی کہ انشاء اللہ نکہا کہ تحقیق شب قدر ستائیسوین رات ہی پس
کہا مینی ساتہہ کس دلیل کی کہتی ہو یہہ ای ابو منذر کہ کنیت ہی ابی بن کعب کی ہی کہا بسبب علامت کے یا کہا بسبب نشانی کی کہ خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی یہہ کہ طلوع ہوتا ہی آفتاب اوسدن نہین روشنی ہوتی واسطی اوسکی یعنی اور دیکہا مینی آفتاب صبح ستائیسوین کو کہ نکلا اسیطرح نقل کی یہہ مسلم نی **ف**
نہ اعتماد کرین لوگ یعنی ایک قول پر اگرچہ وہ صحیح ہی اور بحسب ظن غالب کے فتوی دیا ہی یعنی اگر جانین گی کہ وہ ستائیسوین ہی شب ہے تو اسی رات مین قیام
کرین گی اور ترک کرینگی قیام تمام راتو نکا اس لیی ابن مسعود نی کہا کہ وہ تمام سال مین ہی اور قسم کہائی یعنی بنا بر ظن غالب کی اور انشاء اللہ نہ کہا یعنی انشاء
اللہ کہنی مین قسم جزم اور منعقد نہین ہوتی پس ابی بن کعب نی قسم کہائی اور انشاء اللہ نہ کہا تا قسم جزم ہو ۲ ع

وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجتہد فی العشر الاواخر ما لا یجتہد فی غیرہ رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کوشش کرتی رمضان کی اخیر کی عشرہ مین اوس قدر کہ نہ کوشش کرتی بیچ غیر اوسکی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کوشش کرتی یعنی زیادہ

طاعت میں بامید اسکی کہ لیلۃ القدر اسمیں ہی ع وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَى لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہا انہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ آتا اخیر دہا یعنی رمضان کا مضبوط باندہتی تہہ بند اپنا اور زندہ کرتی رات کو اور جگاتی اہل اپنی کو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** مضبوط باندہتی تہہ بند کنایہ ہی اس سے کہ کوشش فرماتی عبادت میں زیادہ عادت سے یا کنایہ ہی اس سے کہ عورتوں سی الگ رہتی اور زندہ کرتی رات کو یعنی اکثر رات یا تمام رات نماز اور ذکر اور تلاوت قرآن میں مشغول رہتی اور ایک روایت میں جو آیا ہی انہ علیہ السلام ما سہر جمیع اللیل کلہ یعنی حضرت تمام شب نہیں جاگی تو مراد یہہ ہی کہ ہمیشہ یا اکثر تمام رات نہیں جاگتی تہی پس ایک دو رات یا دس رات جاگنا منافی اسکی نہیں واللہ اعلم اور جگاتی اہل اپنی کو یعنی جگاتی دہی بیبیوں کو اور بیٹیوں کو اور لونڈیوں کو اور غلاموں کو بعض اوقات عشرہ کی میں واسطی عبادت کے اور تلاش کرنی لیلۃ القدر کی ع مولانا

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ عَائِشَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيهَا قَالَ قُولِي اللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا کہا میں نی یا رسول اللہ خبر دو مجکو اگر جانوں میں کونسی رات ہی شب قدر کی کیا کہوں میں اوسمیں یعنی کیا دعا مانگوں اوسوقت فرمایا کہہ یا الہی تحقیق تو معاف کرنیوالا ہی دوست رکہتا ہی معاف کرنیکو پس معاف کر مجسی نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ اور ترمذی نی اور صحیح کیا اسکو **ف** یہہ دعا جامع ہی دنیا اور آخرت کی بہلائیوں کو اور ایک روایت میں آیا ہی کہ نہ مانگی اللہ تعالی سی بندہ واسطی کوئی چیز افضل اس سے کہ بخشش ونکو اور عافیت دی اون کو ع وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْتَمِسُوهَا يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تِسْعٍ يَبْقَيْنَ أَوْ فِي سَبْعٍ يَبْقَيْنَ أَوْ فِي خَمْسٍ يَبْقَيْنَ أَوْ ثَلَاثٍ يَبْقَيْنَ أَوْ آخِرِ لَيْلَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا سنا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تلاش کرو اوسکو یعنی شب قدر کو بیچ نویں رات کے کہ باقی رہی یعنی انتیسویں شب یا بیچ ساتویں کی کہ باقی رہی یعنی ستائیسویں شب یا پانچویں میں کہ باقی رہی یعنی پچیسویں شب یا تیسری میں کہ باقی رہی یعنی تیئیسویں شب یا آخر رات میں یعنی سلخ کی رات نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ رَوَاهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا پوچہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال شب قدر کیسی پس فرمایا کہ وہ ہر رمضان میں ہی نقل کی یہہ ابو داود نی اور کہا نقل کی یہہ سفیان اور شعبہ نی ابی اسحق سی موقوف ابن عمر پر **ف** ہر رمضان میں اس لفظ کی دو معنی ہیں ایک تو یہہ کہ رمضان خالی نہیں ہوتا شب قدر سی یعنی ہر سال میں کہ رمضان واقع ہوتا ہی اوسمیں شب قدر بہی ہوتی ہی اور دوسرے معنی یہہ کہ شب قدر تمام رمضان میں ہوتی ہی کچہہ خاص دہی آخری پر نہیں اول حضرت کو بہی معلوم ہوا تہا آخر کو یہہ ہیرا کہ آخر کی دہی میں ہی اسکی سوا نہیں ہوتی ۂ مولانا وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي بَادِيَةً أَكُونُ فِيهَا وَأَنَا أُصَلِّي فِيهَا بِحَمْدِ اللّٰهِ فَمُرْنِي بِلَيْلَةٍ أَنْزِلُهَا إِلَى هٰذَا الْمَسْجِدِ فَقَالَ انْزِلْ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ قِيلَ لِابْنِهِ كَيْفَ كَانَ أَبُوكَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ فَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ لِحَاجَةٍ حَتَّى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ فَإِذَا صَلَّى الصُّبْحَ وَجَدَ دَابَّتَهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَلَحِقَ بِبَادِيَتِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن انیس سے کہ کہا کہا میں نی یا رسول اللہ تحقیق میری لیی جنگل ہی یعنی میرا گہر جنگل میں ہے کہ رہتا ہوں میں اوسمیں اور نماز پڑہتا ہوں اوسمیں شکر اللہ کا پس حکم فرماؤ مجکو ساتہ ایک رات کی کہ اوتروں میں اوسمیں طرف اس مسجد کی یعنی شب قدر رمضان میں کونسی ہی اوس رات مسجد نبوی میں آنکر عبادت کروں پس فرمایا حضرت نے اوتیسویں رات کو کہا گیا واسطی بیٹی عبد اللہ کی کہ نام اوسکا ضمرہ تہا کہ کسطرح تہا باپ تیرا کرتا کہا بیٹی نی

تہا اب نہ داخل ہوتا مسجد میں جبکہ پڑہتا نماز عصر کی یعنی بائیسوین تاریخ رمضان کی پس نکلتا اوس سے واسطی کسی کام کی یعنی جو کام کہ منافی اعتکاف کی ہی یہانتک کہ نماز پڑہتی صبح کی پس جسوقت کہ نماز پڑہ چکتی فجر کی باتی جانور اپنا دروازی پر مسجد کی پس سوار ہوتی اوسپر اور پہنچتی جنگل اپنی مین نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اگر کوئی کہی کہ لازم آتی اس سے تعین لیلة القدر کی جواب یہہ کہ جس سال حضرت نی اونکو یہہ فرمایا اوس سال تیئسوین کو لیلة القدر ہوئی ہوگی اور حضرت کو اوسکا علم ہوگیا ہوگا یہہ سمجہی کہ ہرسال اسی تاریخ ہوتی ہی اور یہہ جو ہی کہ حضرت کو ہی تعین اوسکی معلوم نہ تہی تو مراد یہہ ہی کہ تعین ہرسال کی معلوم نہ تہی اور کبہی کبہی کا معلوم ہونا منافی اسکی نہین اور احتمال یہہ ہی کہ اختلاف لیلة القدر کا باعتبار اشخاص کی ہو پس انکو لوٹ لیلة القدر کا اسی شب مین ہوتا ہو واللہ اعلم ۱۲ مولانا

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرًا لَّكُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہ کہا نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم تاکہ خبر دین ہمکو شب قدر کی پس جہگڑی دو شخص مسلمانونمین سی پس فرمایا حضرت نی نکلا تہا مین کہ خبر دون تمکو شب قدر کی پس جہگڑا فلانا اور فلانا پس اوٹہا لی گئی پہچان شب قدر کی اور شاید کہ ہو یہہ بہتر تمہاری لیے پس تلاش کرو اوسکو انتیسوین مین اور ستائیسوین مین اور پچیسوین مین نقل کی یہہ بخاری نی **ف** کہا بعضون نی کہ نام دو شخصونکا عبداللہ بن ابی حدرد اور کعب بن مالک تہا اور اوٹہا لی گئی یعنی تعین اوسکی میری خاطر سی اوٹہہ گئی بسبب شومی جہگڑنی اُنکی کی اس سے معلوم ہوا کہ جہگڑنا اور دشمنی کرنی آپسمین بری ہی اور اسکی سبب سے محروم ہوتا ہی آدمی برکات وبہلائیونسی اور وہ بہتر تمہاری لیے کہ سبب کوشش اور زیادتی کا عبادات مین ہوگا ع ۱۲

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ كَبْكَبَةٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ يُصَلُّوْنَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ اَوْ قَاعِدٍ يَّذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدِهِمْ يَعْنِيْ يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَاهٰى بِهِمْ مَلٰٓئِكَتَهٗ فَقَالَ يَا مَلٰٓئِكَتِيْ مَا جَزَآءُ اَجِيْرٍ وَّفّٰى عَمَلَهٗ قَالُوْا رَبَّنَا جَزَآؤُهٗ اَنْ يُّوَفّٰى اَجْرَهٗ قَالَ مَلٰٓئِكَتِيْ عَبِيْدِيْ وَاِمَائِيْ قَضَوْا فَرِيْضَتِيْ عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا يَعُجُّوْنَ اِلَى الدُّعَآءِ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكَرَمِيْ وَعُلُوِّيْ وَارْتِفَاعِ مَكَانِيْ لَاُجِيْبَنَّهُمْ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَبَدَّلْتُ سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ فَيَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہوتی ہی شب قدر اوترتی ہین جبرئیل علیہ السلام بیچ جماعت کی فرشتونکی دعا بخشش کی کرتی ہین ہر بندی کی لیے کہ کہڑا ہو یعنی نماز پڑہتا یا طواف کرتا ہو یا اور کچہہ عبادت کرتا ہو کہڑی ہوئی یا بیٹہی ہوئی یاد کرتا ہو اللہ عزوجل کو پس جسوقت کہ ہوتا ہی دن عید اونکی کا یعنی عید الفطر کا فخر کرتا ہی بسبب انکی اللہ تعالے فرشتون اپنی سی یعنی اون فرشتون سی کہ جنہون نی طعن کیا تہا بنی آدم پر پس فرماتا ہی ای فرشتو میری کیا ہی بدلا اوس مزدور کا کہ پورا کیا عمل اپنا عرض کرتی ہین فرشتی ای رب ہماری بدلا اوسکا یہہ ہی کہ پوری دیجاوی مزدوری عمل اوسکی کی فرماتا ہی اللہ تعالی ای فرشتون میری غلامون میری اور لونڈیون میری نی ادا کیا فرض میرا کہ تہا اونپر یعنی روزہ پہر نکلی یعنی گہرون سی طرف عیدگاہ کی چلاتی ہوئی ساتہہ دعا کی قسم ہی عزت اپنی کی اور بزرگی اپنی کی اور جود اپنی کی اور بلند قدری اپنی کی اور بلند مرتبہ اپنی کی البتہ قبول کرونگا مین دعا اونکی پس فرماتا ہی اللہ تعالی پہر جاؤ یعنی اپنی گہرونکو تحقیق بخشا مینی تمکو اور بدل ڈالین مینی برائیان تمہاری نیکیون سی لکہی گئی بدلی ہر برائی کی نیکی صحیفہ اعمال مین فرمایا پیغمبر خدا نی پس پہرتی ہین لوگ اوس حالت مین کہ بخشش کیجاتی ہی واسطی اونکی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین

باب الاعتکاف

باب ہی بیچ بیان اعتکاف کی **ف** اعتکاف کی معنی لغت مین ہین ٹہیرنا ایک جگہہ اور شرع مین ٹہیرنا بیچ مسجد جماعت کی ساتہہ نیت اعتکاف کی اور نیت معتبر ہی مسلمان عاقل طاہر کی کہ طاہر ہو جنابت سی اور حیض و نفاس سے اور اعتکاف اخیر عشرہ رمضانکا سنت موکدہ ہی اسلیی کہ ہمیشہ حضرت اعتکاف کرتی رہی اوسمین اور درمختار مین لکہا ہی کہ سنت موکدہ علی الکفایہ ہی یعنی بعض کے ادا کرنیسی ادا ہو جاتی ہی اور تارک اوسکی ملامت نہین کیی جاتی اور واجب ہوتا ہی اعتکاف ساتہہ نذر کرنیکی زبان سی خواہ فی الحال ہو جیسی کہی کہ مینی اپنی پر اعتکاف اتنی دنونکا اللہ کی لیی لازم کیا اور خواہ معلق ہو جیسی کہی کہ مینی نذر مانی یہ کہ اگر میرا یہہ کام ہو جائیگا تو مین اتنی دنونکا اعتکاف کرونگا اور سوای ان دونون قسمون کی مستحب ہے کہ پہر اکثر مدت اعتکاف نفلی کی لیی حد معین نہین اگر نیت تمام عمر کی اعتکاف کی کری جائز ہی اور اقل مدت مین اختلاف ہی کہ کہا ہی امام محمد کی نزدیک اقل مدت ایک ساعت ہی خواہ رات مین ہو خواہ دن مین اور یہی ظاہر روایت ہی امام اعظم رح سی اور اسی پر فتوی ہی پس لائق ہی آدمی کو کہ جب مسجد مین آوی تو نیت اعتکاف کی کری اسطرح کہ نیت اعتکاف کی کی مینی جبتک کہ ہون مسجد مین تا ثواب اعتکاف کا ہاتہہ سی نجاوی اور امام ابو یوسف کی نزدیک اکثر روز ہی یعنی آدہی دنسی زیادہ اور امام اعظم رحمہ اللہ سی سوای ظاہر روایت کی یہہ منقول ہی کہ اقل مدت اعتکاف کی ایکدن ہی شرع ح ہ درمختار

الفصل الاول

فصل پہلی عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يعتكف العشر الاواخر من رمضان حتى توفاه الله ثم اعتكف ازواجه من بعده متفق عليه روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی اعتکاف کرتی آخر دہی رمضانکی مین یہانتک کہ قبض روح اونکی کی اللہ نی پہر اعتکاف کیا اونکی بی بیون نی پیچہی اونکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پہر اعتکاف کیا حضرت کی بی بیون نی یعنی اپنی گہرون مین اسلیی کہا ہی فقہانی کہ مستحب ہے عورتونکو یہہ کہ اعتکاف کرین مسجد البیت مین اور اگر مسجد البیت نہو تو ایک جگہہ کو گہر مین مسجد ٹہیراکر اوسمین اعتکاف کرین پس وہ اونکی حق مین حکم مسجد کا رکہتی ہی بلا ضرورۃ اوسمین سی نہ نکلین اور عورتونکو مسجد مین اعتکاف کرنا مکروہ ہی شرع ہ عالمگیری درمختار وعن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اجود الناس بالخير وكان اجود ما يكون في رمضان كان جبرئيل يلقاه كل ليلة في رمضان يعرض عليه النبي صلى الله عليه وسلم القران فاذا لقيه جبرئيل كان اجود بالخير من الريح المرسلة متفق عليه اور روایت ہے ابن عباس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت سخی لوگونمین ساتہہ بہلائی کی اور تہی بہت سخاوت کرتی رمضانمین تہی جبرئیل ملاقات کرتی حضرت سی ہر شب رمضان مین پڑہتی روبرو جبرئیل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن یعنی ساتہہ تجوید کی پس جسوقت ملاقات کرتی حضرت سی جبرئیل ہوتی حضرت بہت سخاوت کرنیوالی ساتہہ بہلائی کی باو چہوٹی ہوئی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بہت سخی لوگونمین ساتہہ بہلائیکی یعنی حضرت نفع بہت پہنچاتی تہی اور بہلائی بہت کرتی تہی بہ نسبت اورونکی خصوصا رمضان مین کہ وہ ایام بابرکت ہین نیکی کرنی اونمین افضل ہی اور ہوا چلائی گئی سی یعنی جو ہوا کہ مینہہ لاتی ہی حاصل یہہ کہ نفع اوس ہوا کا عام ہوتا ہی اور بہت ہوتا ہی اوس سی بہی زیادہ حضرت ہوتی تہی نفع پہنچانی اور بہلائی کرنی مین وقت ملاقات جبرئیل کی اور اس حدیث مین اشارہ ہی ساتہہ اسکی کہ آدمی کو افضل وقتونمین اور صحبت نیکونکی مین زیادہ کوشش کرنی چاہی بہلائی کی کرنی مین اور یہہ حدیث باب الاعتکاف مین اسلیی لائی کہ حضرت رمضانمین اعتکاف ہی کرتی تہی شرع ح وعن ابي هريرة قال كان يعرض على النبي صلى الله عليه وسلم القران كل عام مرة فعرض عليه مرتين في العام الذي قبض وكان يعتكف كل عام عشرا فاعتكف عشرين في العام الذي قبض رواه البخاري روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا پڑہا جاتا تہا یعنی جبرئیل پڑہتی تہی روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرآن ہر سال مین ایک بار پس پڑہا گیا قرآن روبرو حضرت کی دو بار اوس سالمین کہ حضرت وفات کیی گئی اور تہی حضرت اعتکاف کرتی

ہر سال مین دس دن پھر اعتکاف کیا بیس دن اور سال مین کہ وفات کیی گئی نقل کیہ بخاری نی **ف** اوپر کی حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت قرآن پڑہتی
تھے روبرو جبرئیل کی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جبرئیل پڑہتی تہی دونون روایتون مین مخالفت کچہہ نہین ہی اسواسطی کہ ایکبار پڑہتی ہون جبرئیل
اور پہر پڑہتی ہون روبرو اونکی حضرت جیسا دو حافظ دور کرتی ہین اس سی معلوم ہوا کہ دور کرنا بہی سنت ہی اور دوبار قرآن پڑہا گیا اور اعتکاف
بیس دن ہوا آخر سال مین واسطی کمال شوق کی اور مستعد ہونیکی ساتہہ حاضر ہونی کی درگاہ رب العزۃ مین **بیت** وعدۂ وصل چون شود نزدیک آتش
شوق تیزتر گردد ؛ اور اوسمین تنبیہ ہی امت کو یہہ کہ لازم ہی ہر انسان پر آخر عمر مین یہہ کہ بہت کری نیک اعمال اور ہووی نہایت مستعد واسطی ملاقات
اللہ تعالی کی اور واسطی کہڑی ہونیکی روبرو اوسکی رزقنا اللہ ؛ ع ح ؛ **وعن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا اعتكف ادنى الى رأسه وهو في المسجد فارجله وكان لا يدخل البيت الا لحاجة الانسان متفق عليه اور روایت ہی
عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتی نزدیک کرتی طرف میری سر اپنا اور وہ ہوتی مسجد مین پس کنگہی کردیتی ہین اونکی اور نہ داخل
ہوتی گہر مین مگر واسطی حاجت انسانی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ دلیل ہی اسپر کہ اگر معتکف نکالی کوئی عضو اپنا مسجد سی تو نہین باطل
ہوتا ہی اعتکاف اوسکا اور دلیل ہی اسپر کہ کنگہی کرنی معتکف کو درست ہی اور کہا ابن ہمام نی کہ اگر دہووی اعتکاف والا کوئی عضو اپنا پاس میں
بیچ مسجد کی اسطرح کہ نہ آلودہ ہو مسجد تو نہین مضائقہ اسکا اور مگر واسطی حاجت انسانی کی امام اعظم کی نزدیک اگر ایک ساعت ہی بغیر حاجت یعنی ضرورت
کی نکلی اعتکاف والا تو فاسد ہوجاتا ہی اعتکاف اور حاجت دو طرح کی ہوتی ہی طبعی اور شرعی طبعی جیسی پیشاب اور پاخانہ اور غسل اگر احتلام ہو
اور غسل جمعہ کی حق مین کوئی روایت صریح اصول مین نہین آئی ہی مگر شرح ارشاد مین لکہا ہی کہ نکلی غسل کی لیی غسل فرض ہو یا نفل اور شرعی جیسی
نماز عید کی اور اذان یعنی اذان کی جگہہ خارج مسجد سی ہو تو اوسپر جانا داخل حاجت مین ہی اس سے اعتکاف ٹوٹیگا نہین اور مؤذن اور غیر مؤذن
ہمین برابر ہین بموجب روایت صحیحہ کے اور نماز جمعہ کہ جمعہ کی لیی نکلی وقت زوال سی اور جس سے جامع مسجد دور ہو تو ایسی وقت نکلی کہ پاوی جمعہ
کو سنتون سمیت اور نماز سی زیادہ جامع مسجد مین ٹہریگا تو اعتکاف فاسد نہین ہوویگا مگر مکروہ تنزیہی ہی زیادہ ٹہیرنا اور اگر کسی پاس خادم نہو تو
گہر سی کہانا لانا بہی داخل حاجت مین ہی اور اگر مسجد گرنی لگی یا کوئی زبردستی مسجد سی نکالی اور وہ اوسی ساعت نکلکر اور مسجد مین داخل ہو تو
نہین فاسد ہوویگا اعتکاف اوسکا استحسانا کذا فی البدائع اور اسیطرح اگر بخوف جان یا مال کی اور مسجد مین جاوی تو نہین فاسد ہوویگا اور اگر نکلا پیشاب
یا پاخانہ کی لیی اور قرض خواہ نی روک رکہا ایک ساعت فاسد ہوگا امام اعظم کی نزدیک اور صاحبین کی نزدیک نہین فاسد ہوویگا اور کوئی ڈوبتا یا
جلتا ہو اور یہہ اوسکی بچانی کی لیی نکلی یا جہاد کی لیی اگر نفیر عام ہو یا ادای شہادت کی لیی تو فاسد ہوجاویگا اعتکاف غرضکہ اگر بغیر عذر و ن کورۃ
الصدر کی نکلی گا ایک ساعت یعنی لمحہ بہر بہی اگرچہ بہولی سی نکلی اعتکاف فاسد ہوجاویگا اور صاحبین کی نزدیک اکثر روز نکلا رہیگا تو فاسد ہوگا ورنہ نہین
ع ح عالمگیری ؛ و در مختار **ف** اس حدیث سی یہہ بہی نکل سکتا ہی کہ حجامت بنوانی ہی معتکف کو مسجد مین جائز ہی مگر بال وغیرہ مسجد مین
نہ گرین ؛ مولانا **وعن** ابن عمر ان عمر سأل النبي صلى الله عليه وسلم قال كنت نذرت في الجاهلية ان
اعتكف ليلة في المسجد الحرام قال فاوف بنذرك متفق عليه اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ عمر نی پوچہا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا
نذر کی تہی مینی جاہلیت مین کہ اعتکاف کرونگا مین ایک رات مسجد حرام مین فرمایا پوری کر نذر اپنی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جاہلیت میں
جاہلیت اوس حالت کو کہتی ہین کہ تہی اوپر عرب پہلی حضرت کی نبوۃ کی اور بعضون نی کہا کہ مراد اوس سی وہ حالت ہی کہ پہلی ظاہر ہونی اسلام
کی تہی اور ایک رات یعنی دن سمیت جیسا کہ ایک روایت مین آیا ہی اور پوری کر نذر اپنی یہہ امر استحباب کے لیی ہی اگر نذر کی ہو پہلی اسلام کی لیی اور اگر بعد

اسلام کی کی ہو تو امر وجوب کی لیی ہی اور کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہی حدیث اسپر کہ نذر جاہلیت کی اگر ہو موافق حکم اسلام کی واجب ہی پورا کرنا اوسکا یعنے بعد اسلام کی مذہب شافعی یہی ہی اور کہا ابو حنیفہ نی کہ نہین صحیح ہی نذر اوسکی دلیلین انکے فقہ کی کتابون مین مذکور ہین اور اس حدیث کی معنی جو وہ لیتی ہین اوپر بیان کئی گئی اور کہا طیبی نی کہ اسمین دلیل ہی اسپہ کہ روزہ شرط نہین ہے واسطی صحت اعتکاف کی جیسا کہ مذہب شافعی ہی اور امام ابو حنیفہ رح سی ظاہر الروایت یہہ ہے کہ روزہ شرط ہی اعتکاف واجب مین نفل مین اور یہی قول صاحبین کا ہی اور مالک سے اور ایک روایت امام اعظم رح سی یہہ ہی کہ مطلق اعتکاف مین روزہ شرط ہی خواہ واجب ہو خواہ نفل پس وہ یہہ جواب دیتی ہین کہ اعتکاف حضرت عمر کا جو بعضی روایتون مین آیا ہی اوسمین روزہ بہی آیا ہی چنانچہ ابو داؤد اور نسائی اور دارقطنی نی ایک روایت نقل کی ہی حاصل اوسکا یہہ ہی کہ حضرت عمر نی لازم کیا اپنی نفس پر جاہلیت مین یہہ کہ اعتکاف کرین ایک رات یعنی دن سمیت یا ایک دن نزدیک کعبہ کی پہر پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا اعتکاف کر اور روزہ رکہہ اور دلیل ونکی حدیث عائشہ کی ہی کہ آگی آتی ہی لا اعتکاف الخ اوس سے صریح معلوم ہوتا ہی کہ روزہ رکہنا شرط ہی اعتکاف مین پس اگر نذر مانی کہ اعتکاف کرونگا رات کو تو نہین صحیح اور اگر نذر مانی کہ رمضان کی مہینہ مین اعتکاف کرونگا تو کفایت کرتی ہین روزہ رمضان کی اور اگر نفل روزہ رکہا ہو اور پہر نذر کری اعتکاف ونکا تو نہین صحیح اور اگر نہ اعتکاف کیا رمضان معین مین تو اور مہینی مین قضا اوسکی کری ساتہہ روزون مستقل کی پس نہین جائز ہونگی قضا اوسکی اور رمضان مین اور نہ اور واجب مین خواہ قضا روزی رمضان کی رکہتا ہو یا اور کچہہ اور اگر کئی رونکی اعتکاف کی نیت کری تو اون دونکی راتونکا بہی اعتکاف لازم ہو جاتا ہی اور اسیطرح جو نذر کرنی اعتکاف دو دن کی اعتکاف دو راتونکا بہی لازم ہوتا ہی اور ابو یوسف کی نزدیک اعتکاف بیچ کے ایک شب کا اور اگر نذر کری کہ اعتکاف ایک مہینی کا کرونگا تو اعتکاف متصل ایک مہینہ کا لازم ہوتا ہی اگرچہ متصل نکہا ہو ش ع درمختار ملا ابن ملک

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ روایت ہی انس سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتی دس دن اخیر کی مین رمضان سی پس نہ اعتکاف کیا یعنی شاید بسبب کسی عذر کی نہ کیا ایکسال پس جبکہ ہوا سال آئندہ اعتکاف کیا بیس دن نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نی ابی بن کعب سے **ف** شاید کہ یہہ حدیث تفسیر ہی اوس حدیث کی کہ جو اوپر گذری ابو ہریرہ سی اور کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہی حدیث اسپر کہ نوافل ہوں کہ قضا کئے جاوین جبکہ فوت ہون جیسیکہ قضا کئی جاتی ہین فرائض یہی تشبیہہ سے قضا کرنی مین ہی بعد فوت ہونیکی والا قضا فرض کی فرض ہی اور قضا نوافل کی نفل ہی ع

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِيْ مُعْتَكَفِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کہ ارادہ کرتی اعتکاف کرنیکا نماز پڑہتی فجر کی پہر داخل ہوتی بیچ جگہہ اعتکاف اپنی کی نقل کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نی **ف** دلیل پکڑی ہی ساتہہ اس حدیث کی اوزاعی اور ثوری نی کہ ابتدا اعتکاف کی اول روز سی ہے اور چارون اماموں کی نزدیک یہہ ہے کہ داخل ہو پہلی غروب آفتاب کے اگر ارادہ کری اعتکاف ایک مہینی یا عشری وغیرہ کا اور نکلی اخیر روز مین بعد غروب آفتاب کے پس انکی نزدیک تاویل حدیث کی یہہ ہے کہ حضرت ساتہہ نیت اعتکاف کی پہلی غروب کے مسجد مین آتی تہی اور شب کو وہان رہتی جب نماز صبح کی پڑہتی تو اوس حجرہ مین کہ اعتکاف کی لیی بوریی کا بنایا جاتا تہا داخل ہوتی تا الگ رہین لوگونسی پس ابتدا اعتکاف وقت مغرب سے ہوئی اور داخل ہونا اعتکاف کی جگہہ مین صبح کو ش ع

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ فَلَا يُعَرِّجُ يَسْاَلُ عَنْهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے عائشہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم

یعنے جبکہ نکلتی حاجت کی لیے پوچھتی بیمار کو اوس حالت مین کہ ہوتی اعتکاف مین یعنی اور بیمار ہوتا خارج مسجد سے پس گذرتی جسطرح کہ ہوتی پس نہ ٹھہرتی پوچھتی اوس
سی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** پس گذرتی یعنی گذرتی اوس بیمار پر کہ ہوتی وہ اور نہ میل کرتی اور طرف اور نہ ٹھہرتی بلکہ سیدہی پوچھتی چلی جاتی
اور لفظ فلا یعرج بیان ہی اوپر کی مجمل کا اسلیے کہ معنی فلا یعرج کی یہہ ہین کہ نہ ٹھہرتی اور نہ میل کرتی راہ سے اور طرف اور لفظ یسال بیان ہے یعود کا بطریق
استیناف کی کہا حسن اور نخعی نی کہ جایز ہی معتکف کو نکلنا واسطے نماز جمعہ کے اور عیادہ مریض کی اور نماز جنازہ کی اور نزدیک چارون امامون کی جبکہ نکلی قضاء حاجت
کی لیے اور اتفاق پڑی اوسکو عیادہ مریض کا اور نماز کا میت پر پس نہ ٹہرا ہو وہ سی اور نہ ٹھہر زیادہ قدر نماز سے تو نہین باطل ہونیکا اعتکاف اگر ٹہرا ہوگا راہ
اور زیادہ ٹہریگا قدر نماز سی باطل ہوگا اعتکاف انتہی اور قصد کر کر جنازی کی لیے اور نماز جنازہ کی لیے اور عیادہ کی لیے نہ نکلی اور اگر نکلیگا
ان چیزونکی لیے تو اعتکاف ٹوٹ جاویگا اور اگر شرط کری وقت نذر کی اور التزام کی یہہ کہ نکلونگا عیادہ مریض اور نماز جنازہ کی اور حاضر ہونے مجلس علم یعنی وعظ سننے کی لیے
تو جائز ہی یہہ فتح عالمگیری **وَعَنْهَا** قَالَتِ السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَعُودَ مَرِيضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ الْمَرْأَةَ
وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سنت ہی یعنی طریقہ لازم ہی اعتکاف والی کو یہہ کہ نہ عیادہ کری مریض کی یعنی ساتھہ قصد کی اور ٹھہرنیکی اور نہ حاضر
ہو واسطی نماز جنازہ کی یعنی خارج مسجد کی مطلقا اور نہ صحبت کری عورہ سی اور نہ مباشرت کری عورت سی اور نہ نکلی واسطی کسی کام کی مگر اوس کام کی لیے کہ
ضروری ہی یعنی پیشاب پایخانہ وغیرہ کی لیے اور نہین ہوتا اعتکاف مگر ساتھہ روزے کی اور نہین اعتکاف مگر مسجد جامع مین نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف**
نہ مباشرت کری مباشرت سی مراد وہ چیزین ہین کہ باعث جماع کی ہین مانند بوسہ لینی اور گلی لگانی اور چہونی وغیرہ کی پس صحبت کرنی اور یہہ فعال کرنی
معتکف کو حرام ہین لیکن صحبت کرنی سی اعتکاف فاسد ہو جاتا ہی اگرچہ رات ہو یا بہول کر ہو اور بوسہ لینی وغیرہ سی اگر منزل ہو تو فاسد ہوتا ہی اور نہین تو نہین
اور جائز ہی معتکف کو مسجد مین کہانا اور پینا اور سونا اور خرید و فروخت بدون حاضر کرنی اوس چیز کی کہ خریدتا ہی یا بیچتا ہی اور حاضر کرنا اوس چیز کا مکروہ تحریمی
ہے اور یہہ خرید و فروخت اگر اپنی نفس کے لیے یا عیال کی لیے ہو تو درست ہی اور تجارت کی لیے ہو تو نہین درست اور غیر معتکف کو کسیطرح خرید و فروخت
نہین درست مسجد مین اور چپ رہنا معتکف کو مسجد مین مکروہ تحریمی ہی اگر عبادت جانی اوسکو اور چپ رہنا بری اور بیہودہ باتونسی واجب ہے اور کلام
مباح بی ضرورۃ مکروہ ہی اور ساتھہ ضرورۃ کی داخل خیر مین ہے فتح القدیر مین لکہا ہی کہ کلام کرنا بی ضرورۃ مسجد مین ایسا حسنات کو کہاتا ہی یعنی نابود کرتا ہی
جیسے آگ خشک لکڑیونکو اور کلام نیک کرنا اور ذکر خدا تعالی کا مستحب ہے پس معتکف کو چاہیے کہ تلاوت قرآن اور مطالعہ کتابون حدیث و تفسیر و سیر انبیا او
صالحین اور اور کتابون دین کا کرتا رہی یا لکہتا رہی انکو اور نہین اعتکاف مگر ساتھہ روزے کی یہہ دلیل حنفیہ کی ہی پس شرط ہونی روزے کی اعتکاف مین اور
مگر مسجد جامع مین یعنی جسمین لوگ جماعت سے نماز پڑہتی ہون امام ابو حنیفہ رح سی منقول ہی کہ نہین صحیح ہوتا اعتکاف مگر اوس مسجد مین کہ پڑہی جاوین جماعت
سے پانچون وقت کی نمازین اور یہی قول احمد کا ہی پس مسجد جامع سے مراد مسجد جماعت ہے یا بیان فضل کا ہی لکہا ہی علمانی کہ افضل اعتکاف وہ ہی کہ ہو مسجد حرام مین
پہر مسجد نبوی مین پہر مسجد اقصی یعنی بیت المقدس مین پہر مسجد جامع مین پہر اوس مسجد مین کہ نمازی بہت ہون اور صاحبین اور مالک و شافعی رح کی
نزدیک درست ہے اعتکاف ہر مسجد مین شرح درمختار **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهُ فِرَاشُهُ أَوْ يُوضَعُ لَهُ سَرِيرُهُ وَرَاءَ أُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابن
عمر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ وہ تہی جب اعتکاف کرتی بچہایا جاتا اونکی لیے بچہونا اونکا یا رکہی جاتی اونکی لیے چارپائی اونکی پیچہی یا آگی
ستون توبہ کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** ستون توبہ نام ہی ایک ستونکا ستونون مسجد نبوی کی سے یہہ نام اسواسطی ہوا کہ ابو لبابہ انصاری سی ایک

تعصیب ہوئی تہی اونہون نی اپنی تئین اوس ستون سی باندہ دیا تہا کئی روز تک یہی رہی بعد کئی دن کی توبہ اونکی قبول ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اونکو کہول دیا ۞ ح ۞ **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوْبَ
وَيُجْرٰى لَهٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اعتکاف
کرنیوالیکی حق مین کہ وہ بند رہتا ہی گناہونسی اور جاری کی جاتی ہین واسطی اوسکی نیکیان مانند کرنیوالی سب نیکیون کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف**
بند رہتا ہی گناہونسی یعنی جو کہ مسجد مین رکا رہتا ہی اوسکی شان سی ہی یہہ کہ بچتا ہی اکثر گناہون سی اور لفظ یجری ساتہہ جیم اور ری مہملہ کی ہی اور
صیغہ مجہول کا ہی اور بعضون نی کہا کہ معروف کا یعنی جاری کیی جاتی ہین اور ہمیشہ رہتی ہین اعتکاف کرنیوالیکی لیی ثواب اون نیکیون کی کہ باز
رہتا ہی اونسی بسبب اعتکاف کی مثل عیادۃ وغیرہ کی مانند ثواب کرنیوالی اون نیکیون کی اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتہہ جیم اور زی معجمہ کی ہی صیغہ مجہول
کا یعنی دیا جاتا ہی اوسکو ثواب اون نیکیون کا کہ باز رہتا ہی اونسی بسبب اعتکاف کی مانند عیادۃ مریض کی اور ساتہہ جانی جنازی کی اور ملاقات کرنی مسلمانونکی
اور سوای انکی جسیکہ دیا جاتا ہی ثواب کرنیوالی اون نیکیون کی کو اور اور خوبیان اعتکاف کی یہہ ہین کہ دل فارغ رہتا ہی معتکف کا امور دنیا سی
اور سپرد کرتا ہی نفس اپنا طرف مولی کی اور ہمیشہ عبادۃ اور خانہ خدا مین رہتا ہی اور نہایت قرب الہی حاصل ہوتا ہی اور رحمت الہی نازل ہوتی رہتی ہی اور گویا
اللہ تعالی کی قلعہ مین رہتا ہی کہ مکر شیطان سی بچا رہتا ہی اور مثال معتکف کی ایسی ہی جیسی ایک شخص بادشاہ کی دروازی پر پڑا ہو عرض حاجت اپنی کرتا
ہے پس معتکف گویا زبان حال سی کہتا ہی کہ ای مولی میری تیری دروازیسی ٹلنی کا نہین جبتک کہ تو مجہی بخشیگا نہین اور میری سب مقاصد بر لانیکا نہین اور
میری غم کو دور نہین کرنیکا ع ۞ امداد الفتاح

کِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ

کتاب ہے بیچ بیان فضیلت قرآن کی **ف**
جاننا چاہی کہ تلاوت قرآنکی افضل عبادات سی ہی خصوصا جبکہ نماز مین ہو فضیلت اور ثواب اوسکا ایسا ہی کہ تحریر مین نہین آسکتا غرض ہر حرف کی دس نیکیان
لکہی جاتی ہین اور نماز مین پچیس اور پڑہنا قرآن کا نزدیک کرتا ہی خدا سی اور روشن کرتا ہی دلونکو اور شفاعت کریگا قیامت کو اور حبل متین ہی قرآن سے
اور مقصد اعلی تلاوت سی یہہ ہی کہ باعث تفکر اور تذکر یعنی یاد دلانی امور دین و آخرۃ کی ہو اور بسبب کثرۃ تلاوت کی احکام الہی یاد اور مستحضر ہون تا اوسپر
عمل کیا جاوی اور عبرت اوس سے پکڑی جاوی نہ یہہ کہ نری آواز و حرف آراستہ کرین اور دل غفلت مین رہے پس جو کوئی قرآن پڑہی اور عمل اوسپر نہ کری
قرآن دشمن اوسکا ہوتا ہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی رب تال القرآن والقرآن یلعنہ یعنی بعضی قرآن پڑہتی ہین اور قرآن لعنت کرتا ہی اونکو اور وہ
پڑہنا اوسکا اوسپر حجت ہوگا نعوذ باللہ منہ بعد ازین جاننا چاہی کہ نہین حاصل ہوتا تفکر اور تذکر اور فہم معنی سوا پڑہنی قرآن کی ساتہہ آہستگی اور ترتیل و حضور
دل کی اسی لیی تجوید قرآن کی لازم ہی اور کم پڑہنا قرآن کا مشروع ہوا چنانچہ کتب فقہ مین مذکور ہی کہ بیچ ادا کرنی حق قرآنکی ختم چالیس دن مین بلکہ ایک سال مین
کافی ہی اور عبادۃ کی لیی ہے سات روز سی کم مین نچاہیی اور جسقدر اس سے زیادہ مین ختم کری افضل ہے اور جو کوئی معانی قرآن کی نجانی اوسکو بہی چاہیی کہ حضور
دل سی شروع کری اور ہمیشہ اپنی دل مین مستحضر رکہے کہ یہہ کلام خدا تعالی کا اور احکام اوسکی ہین کہ اپنی بندون پر کہی ہین اور ایسا عاجزی اور فروتنی سی بیٹہی کہ گویا
کلام اللہ سنتا ہی **آداب** تلاوت کی یہہ ہین کہ وضو ساتہہ مسواک کے کر کر اچہی جگہہ مین متواضع اور رو بقبلہ بیٹہی اور ذلیل اپنی کو جانی اور ساتہہ حضور
دل کی اسطرح کہ گویا روبرو خدا تعالی کی ہی دعا شروع کی اور اعوذ اور بسم اللہ پڑہ کر شروع کری اور جانی کہ کلام خدا تعالی کا بی واسطہ سنتا ہون اور
آہستہ آہستہ ساتہہ تدبر اور تفکر اور ترتیل کی پڑہی اور آیت وعد و رحمت پر خوشدل ہو کر دعا کری اور مغفرت و رحمت اپنی لیی مانگی اور آیت عذاب و وعید پر
پناہ چاہی اور آیت تنزیہ اور تقدیس پر تسبیح کہی یعنی جس آیت مین اللہ کے پاکی کا بیان ہو اوسپر سبحان اللہ کہی اور درمیان پڑہنی کی روی اور اگر رونا
نہ آوی تو بتکلف غمگین ہو کر اپنی کو رونہا کہ کری اور دیر لگی اسکی نہو کہ جلدی ختم کری ایسی کہ کم پڑہنا ساتہہ تدبر و تفکر کی بہت بہتر ہی زیادہ پڑہنی سی کہ خالی

ہوا ان چیزونسی اور زیادہ پڑہنی مین سوای ختم شمار کی کچہہ فایدہ نہین بلکہ مرتکب ہونا امر ممنوع کا ہی اور یہہ جو اس زمانی مین رواج نکلا ہی کہ ایک وزن کی ختم کرکی
پہر اوسکی مانند اسکی بر فخر کرتی ہین نہایت بری بات اور کمال غفلت و نادانی ہی **بیت** خواجہ پندارد کہ طاعت میکند بیخبر کز معصیت جان میکند ہ
اور بعضی بزرگونسی جو زیادہ پڑہنا منقول ہی وہ کرامت ہی اونکی اور ونکو اونکی پیروی اس بات مین اچہی نہین بس جسقدر کہ ساتہہ تدبر اور ذوق و حضور
دلکی میسر ہو اوسپر اکتفا کری اور جن مجالس مین کہ لوگ اور کام مین مشغول ہون یا شور و غوغا ہو وہان تلاوت نہ کری اور اگر ضرور ہو اور جگہہ میسر نہو تو آہستہ
پڑہی اور اگر لوگ مستعد سننی کی اور ساکت ہون تو پکار کر پڑہنا افضل ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ پڑہنی والا اور سننی والا اجر مین شریک یکسان ہی
اور اسیطرح مصحف مین دیکہکر پڑہنا یاد پڑہنی سی افضل ہے ایسی کہ اسمین آنکہین اور اور اعضا ہی عبادت مین مشغول ہوتی ہین اور حضور زیادہ حاصل ہوتا ہی
اور چاہی کہ قرآنکو رحل پر یا کسی اور بلند چیز پر رکہی تا تعظیم حاصل ہو اور درمیان تلاوت کی کلام دنیوی اور کہانی اور پینی اور سب کاموںسی باز رہی اور اگر
کوئی ضرورت درپیش آوی تو قرآن کو بند کر کر کلام کری بعد ازان پہر اعوذ باللہ پڑہ کر شروع کری اور غلط پڑہنی سی پرہیز کری اور ترتیل و تجوید سی بی
تکلف پڑہی اور وقت تلاوت کی تعظیم کسیکی نکری مگر عالم باعمل اور اوستاد اور والدین کی لیی جائز ہی قیام تعظیم اور ختم جو کری لوگونکی مجمع مین کری اور مجبا
اور اپنی قرابتیونکو اوسوقت حاضر کری اور دعا مین شامل کری کہ وقت قبولیت کا ہی اور بعد ختم قرآن کی پہر الحمد اور البقرہ مفلحون تک پڑہ کر ختم کری کہ افضل
ہے اور تکیہ لگا کر اور لیٹ کر قرآن کو پڑہنا جائز ہی لیکن افضل یہی ہے کہ مودب بیٹہہ کر پڑہی اور اسیطرح راہ مین پڑہنا جائز ہی اگر جنگل ہو پکار کر پڑہی والا چپکی
پڑہی اور نجس جگہہ نجس اور ناپاک جگہہ کی مانند حمام اور کمیلی اور کوٹری وغیرہ کی پڑہنا مکروہ ہی اور قرآنکی تقطیع بہت چہوٹی اور ٹکڑی ٹکڑی متفرق نکری تا حرمت ادب
کم نہو اگرچہ بسبب ضرورت کی ہمیان اور مانند اونکی کرنی جائز ہین اور قرآنکو اوس لشکر مین کہ اعتماد امن پر نہو اور دار الحرب مین ہی نلیجاوی تا مبادا کافر
ہاتہہ مین پڑے اور وہ بی حرمتی کرین اور یاد کرنا قرآن کا اسقدر کہ جس سے نماز ہو جاوے سب مسلمانون پر فرض عین ہے اور یاد کرنا تمام قرآن کا فرض کفایہ ہی کہ
اگر ایک شخص مابین مشرق اور مغرب کی حفظ کر لی تو سبکی ذمہ سے گناہ ساقط ہو جاتا ہی اور یاد کرنا فاتحہ کا اور ایک سورہ کا سب مسلمانونپر واجب ہے کذا فی فتاوی
الحجہ اور سیکہنا باقی قرآن کا اور سیکہنا اوسکی احکام اور تفقہ کا اولی ہی نماز نفل سے کذا فی الخانیہ اور پاؤن پہیلانی مصحف کی طرف اگر سامنی پاؤنکی نہو مکروہ
نہین اور اسیطرح مصحف اگر کہونٹی پر لٹکتا ہو یا طاق مین رکہا ہو تو ادہر پاؤن پہیلانی منع نہین اور مصحف خرجی مین رکہکر اوسپر سوار ہونا یا سر کی نیچی
رکہنا سفر مین حفاظت کی لیی مضائقہ نہین اور مصحف اگر مکان مین رکہا ہو تو اوسمین جماع کرنیکا مضائقہ نہین کما فی الخانیہ اور دعا وقت شروع قرآن
کی یہہ پڑہے اللہم انی اشہد ان ہذا کتابک المنزل من عندک علی رسولک محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین و کلامک الناطق علی لسان نبیک
یا اللہ تحقیق مین گواہی دیتا ہون کہ یہ کتاب تیری ہی اوتاری گئی ہی تیرے پاس سے تیری رسول پر کہ محمد بیٹا عبد اللہ کا ہی رحمت ہو اللہ کی اونپر اور اونکی اولاد پر اور اونکی اصحاب پر اور اونکی تابعداروں پر سب پر اور کلام ہے
جعلتہ ہادیا منک لخلقک وحبلا متصلا فیما بینک وبین عبادک اللہم فاجعل نظری فیہ عبادۃ وقراءتی فیہ فکرا وفکری فیہ اعتبارا انک انت
کہ تو نی اوسکو ہدایت کرنیوالا اپنی طرف سے اپنی خلق کے لیے اور رسی متصل درمیان اپنی اور درمیان بندونی اپنی کی یا اللہ پس کر نظر میری کو اسمین عبادۃ اور قرأۃ میری کو اسمین فکر اور فکر میری کو اسمین عبرت تحقیق
الرؤف الرحیم رب اعوذ بک من ہمزات الشیطن واعوذ بک رب ان یحضرون ❊ بعد اسکی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑہ کر کہی
تو بہت مہربان رحم والا ہی رب میری پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری وسوسون شیطان کی سی پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری اے رب میری اس سے کہ حاضر ہون شیطان میری پاس
اللہم انی ازلتہ بالحق ونزل اللہم عظم رغبتی فیہ واجعلہ نورا لبصری وشفاء لصدری وذہابا لہمی وحزنی وبیض بہ وجہی وارزقنی تلاوتہ وفہم معانیہ برحمتک
یا اللہ ساتہہ حق کی اوتارا تو نی اوسکو اور ساتہہ حق کی اوترا یا اللہ بڑی کر رغبت میری اسمین اور کر اسکو نور بینائی میری کا اور شفا سینہ میری کا اور سبب جاتی رہنی فکر و غم میری کا اور روشن کر ساتہہ اسکی مونہہ میری کو
اور نصیب کر مجکو تلاوت اسکی اور سمجہہ معانی اسکی ساتہہ رحمت اپنی کی یا ارحم الراحمین ای بہت مہربان مہربانونکے اور بعد تلاوت ہر روز کی یہہ دعا پڑہی ہاتہہ اوٹہا کر

اللّٰهم اجعل القرآن لنا فی الدنیا قرینا وفی الآخرة شافعا وفی القبر مونسا وفی القیامة صاحبا وعلی الصراط نورا وفی الجنة رفیقا ومن النار سترا ۞ اور او

یا اللہ کر قرآن کو میری لیے دنیا مین ہمنشین اور آخرت مین شفاعت کرنی والا اور قبر مین غمخوار اور قیامت مین یار اور صراط پر نور اور جنت مین رفیق اور آگ سی پردہ ۞

جو دل چاہی دعا کری کذا فی منتہی الطالب ۞ اور ابن مردویہ نی روایت کیا ابوہریرہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ختم کرتی قرآن دعا کرتی

کہڑی ہوکر اور روایت کی بیہقی نی شعب الایمان مین ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص پڑہی قرآن اور حمد کری رب کی

اور درود بہیجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بخشش چاہی رب اپنی سی پس تحقیق طلب کی خیر ٹہکانی سی اور نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم جب ختم فرماتی قرآن تعریف کرتی اللہ کی بہت سی سحال مین کہ وہ کہڑی ہوتی پہر کہتی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَلْحَمْدُ

لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ثُمَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

وَکَذَبَ الْعَادِلُوْنَ بِاللّٰهِ وَضَلُّوْا ضَلٰلًا بَعِیْدًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَکَذَبَ الْمُشْرِکُوْنَ بِاللّٰهِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْمَجُوْسِ وَ

الْیَهُوْدِ وَالنَّصٰرٰی وَالصَّابِئِیْنَ وَمَنْ دَعَا لِلّٰهِ وَلَدًا اَوْ صَاحِبَةً اَوْ نِدًّا اَوْ شَبِیْهًا اَوْ مِثْلًا اَوْ سَمِیًّا اَوْ عِدْلًا فَاَنْتَ

رَبُّنَا اَعْظَمُ مِنْ اَنْ تَتَّخِذَ شَرِیْکًا فِیْمَا خَلَقْتَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ

فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْهُ تَکْبِیْرًا اَللّٰهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُکْرَةً وَّاَصِیْلًا

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْکِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَیُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ

الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا مَّاکِثِیْنَ فِیْهِ اَبَدًا وَّیُنْذِرَ الَّذِیْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ

عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَائِهِمْ کَبُرَتْ کَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا کَذِبًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ

وَلَهُ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَةِ وَهُوَ الْحَکِیْمُ الْخَبِیْرُ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا وَهُوَ الرَّحِیْمُ الْغَفُوْرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰئِکَةِ رُسُلًا اُوْلِیْ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَاءُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا یُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ

اصْطَفٰی آللّٰهُ خَیْرٌ اَمَّا یُشْرِکُوْنَ بَلِ اللّٰهُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی وَاَحْکَمُ وَاَکْرَمُ وَاَعْظَمُ مِمَّا یُشْرِکُوْنَ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ اَکْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَبَلَّغَ

رُسُلُهُ الْکِرَامُ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکُمْ مِّنَ الشَّاهِدِیْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْمَلٰئِکَةِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَارْحَمْ عِبَادَكَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِمْ لَنَا

بِخَیْرٍ وَّافْتَحْ لَنَا بِخَیْرٍ وَّبَارِكْ لَنَا فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَنَفَعَنَا بِالْاٰیٰتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

درمنثور

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی عثمان رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہتر تم مین سی وہ شخص

کہ سیکہا قرآن اور سکہایا اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی جو کوئی سیکہی قرآن جیسا کہ حق ہی سیکہنی کا اور سکہادی اوسکو وہ سب سی بہتر ہی اور

حق سیکہنی سے مراد یہہ ہے کہ احکام حقایق اور دقایق قرآن کی سیکہی ۞ ع وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِی الصُّفَّةِ فَقَالَ اَیُّکُمْ یُحِبُّ اَنْ یَّغْدُوَ کُلَّ یَوْمٍ اِلٰی بُطْحَانَ اَوِ الْعَقِیْقِ فَیَاْتِیَ بِنَاقَتَیْنِ کَوْمَاوَیْنِ فِیْ غَیْرِ اِثْمٍ

وَّلَا قَطْعِ رَحِمٍ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کُلُّنَا نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ اَفَلَا یَغْدُوْ اَحَدُکُمْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَیَعْلَمُ اَوْ یَقْرَاُ اٰیَتَیْنِ مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ

خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ نَاقَتَیْنِ وَثَلٰثٌ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثٍ وَاَرْبَعٌ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَرْبَعٍ وَمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا باہر تشریف لائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم تہی بیٹہی ہوئی اوپر چبوتری سایہ دار کی پس فرمایا کون سا تم مین
سے دوست رکہتا ہی یہہ کہ جاوی ہر روز طرف بطحان کی یا عقیق کی پس لاوی دو اونٹنیاں بڑی کوہان کی بدون گناہ کی اور بدون توڑنی ناتی کی عرض
کیا ہمنی یا رسول اللہ ہم سب دوست رکہتی ہین یہہ فرمایا کیا نہین جاتا ایک تمہارا طرف مسجد کی پس سکہاوی یا پڑہی دو آیتین کتاب اللہ سے بہتر ہی واسطی اوسکی
دو اونٹنیوں سی اور تین آیتین بہتر ہین واسطی اوسکی تین اونٹنیوں سی اور چار آیتین بہتر ہین واسطی اوسکی چار اونٹنیوں سی اور گنتی آیتوں کی سو اسکی بہتر ہی گنتی
اونٹنیوں کی سی یعنی زیادہ چار آیتوں سی بہتر ہین زیادہ چار اونٹنیوں سی مثلاً پانچ افضل ہین پانچ اونٹنیوں سی اسیطرح بعد اسکی اور یہہ لے نقل کی یہہ مسلم نی ۞
ف اوپر چبوتری سایہ دار کی ایک چبوترا بنا ہوا تہا سامنی مسجد کی اوسمین فقرا مہاجرین رہتی تہی نہایت عابد اور زاہد اور بطحان ایک نالہ ہی مدینہ مین
اور عقیق ہی نام ہی ایک جگہہ کا دو کوس مدینہ سی ان دونوں جگہونمین بازار لگتا تہا اور اونٹ اوسمین بکتی تہی اور عرب اونٹونکو بہت دوست رکہتی ہین خصوصاً
بڑی کوہان کی پس حضرت نی سوال مذکور کر کی رغبت دلائی صحابہ کو باقیات مین اور نفرت دلائی فانیات سی پس ذکر کیا یہہ بطریق تمثیل کے اور اونکی
سمجہانیکی لیی والا تمام دنیا کچہہ قدر نہین رکہتی مقابلہ مین ایک آیۃ کی ۞ ع ۞ **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي
صَلَاتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کیا دوست رکہتا ہی ایک تمہارا جسوقت کہ پہری طرف گہر اپنی کی یہہ کہ پاوی اپنی گہر مین تین اونٹنیاں حمل والی بڑی فربہ عرض کیا ہمنی کہ ہان فرمایا تین
آیتین کہ پڑہی اونکو ایک تمہارا بیچ نماز اپنی کی بہتر ہی واسطی اوسکی تین اونٹنیوں حمل والیوں بڑی موٹیوں سی نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ** عَائِشَةَ
قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ
فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ماہر قرآن کا ساتہہ فرشتوں لکہنی والوں
بزرگ نیکوکار کی اور وہ شخص کہ پڑہتا ہی قرآن اور اٹکتا ہی اوسمین اور قرآن اوسپر مشکل ہوتا ہی واسطی اوسکی دو ثواب ہوتی ہین نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نی **ف** ماہر قرآن وہ ہی کہ جسکو قرآن خوب یاد ہو کہ اٹکی نہین پڑہنی مین اور نہ دشوار ہو پڑہنا اوسپر اور مراد فرشتوں سی وہ فرشتی ہین کہ جو لوح
محفوظ سی اللہ تعالی کی کتابین لکہتی ہین یا وہ فرشتی کہ اعمال بندونکی لکہتی ہین پس فرمایا کہ ماہر ساتہہ اونکی ہی یعنی دنیا مین ونکا سا عمل کرتا ہی اور
آخرت مین اوسکی لیی منازل ہونگی کہ ہوگا اوسمین رفیق اون فرشتوں کا اور دو ثواب ہین یعنی ایک ثواب پڑہنی کا اور دوسرا ثواب مشقت کا اسمین رغبت
دلانی ہی پڑہنی پر اور یہہ معنی اسکی نہین ہین کہ جو اٹک کر پڑہتا ہی وہ ثواب زیادہ پاتا ہی ماہر سی بلکہ ماہر کو بہت ثواب ہوتا ہی کہ وہ بیچ جماعت ملایکہ مذکورین
کے داخل ہوتا ہی حاصل یہہ کہ ماہر تو افضل ہی ہی لیکن اٹک کر پڑہنی والکو بہی باعتبار مشقت کی ایکطرح کی فضیلت اور ثواب ثابت ہی ۞ ع ۞ ح ۞
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ
بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین رشک مگر اوپر دو شخصونکی یعنی کسی چیز مین رشک کرنا خوب نہین مگر دو شخصونکی حال پر
ایک وہ شخص کہ دیا اوسکو اللہ نی قرآن اور وہ شخص قیام کرتا ہی ساتہہ اوسکی اوقات رات کی مین اور اوقات دن کی مین یعنی غافل نہین ہوتا مگر بعض وقت اور
دوسرا وہ شخص کہ دیا اوسکو اللہ نی مال اور وہ خرچ کرتا ہی مال مین سی اوقات رات کی مین اور اوقات دن کی مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف**
کہا میرک نی کہ حسد دو قسم پر ہی حقیقی اور مجازی حقیقی یہہ ہی کہ آرزو کری زوال نعمت کی کسیکی لیی پس وہ حرام ہی بالاجماع ساتہہ آیات و احادیث صحیحہ کے

اور مجازی یہہ ہی کہ کسی پاس نعمت دیکھکر آرزو کری کہ میری پاس بہی ہو بغیر آرزو کرنی زوال اوسکی کی اوسے اسکو غبطہ کہتی ہین یعنی رشک پس اگر ہو یہہ
امور دنیا مین مباح ہی اگر ہو طاعت مین مستحب ہے یعنی مثلاً کسیکو مسجد وغیرہ بناتی دیکھکر آرزو کری کہ اگر میری پاس پیسا ہو تو مین بہی بناؤن خوب ہے ثواب
پاتا ہی اسپر پس مراد حدیث مین غبطہ ہی یعنی غبطہ اچہا نہین مگر دو خصلتون مین انتہی یعنی ان دو مین اور مانند انکی مین چنانچہ اسلیئی کہا ہی مظہر نی کہ یعنی
نہین لایق آرزو کرنی آدمی کو یہہ کہ ہو واسطی اوسکی نعمت جیسیکہ اور پاس ہے مگر یہہ کہ ہو نعمت ایسی کہ قرب الٰہی حاصل ہو سبب اوسکی مانند تلاوۃ قرآن اور تصدق
کرنیکی اور سوای انکی اور بہلائیان انتہی اور دیا اوسکو قرآن یعنی یاد ہی اوسکو قرآن جیسا کہ چاہیی اور وہ قیام کرتا ہی ساتہہ اوسکی یعنی تلاوت کرتا ہی
اوسکی اور یاد کرتا ہی معانی اوسکی یا تامل کرتا ہی اوسکی احکام مین اور معانی مین یا عمل کرتا ہی اوامر و نواہی اوسکی پر یا نماز مین پڑہتا ہی اوسکو ۞ ع ۞ وَ
عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ
وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ
كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَيَعْمَلُ بِهٖ كَالْأُتْرُجَّةِ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِي لَا يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ
وَيَعْمَلُ بِهٖ كَالتَّمْرَةِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حال مسلمان کا کہ پڑہتا ہو قرآن مانند حال ترنج
کی ہی کہ بو اوسکی خوب ہوتی ہی اور مزہ اوسکا اچہا ہوتا ہی اور حال اوس مومن کا کہ نہین پڑہتا قرآن مانند حال کہجور کی ہی نہین بو اوسمین اور مزہ
اوسکا شیرین ہی اور حال اوس منافق کا کہ نہین پڑہتا قرآن مانند حال اندرائن کی پہل کی نہین اوسمین بو اور مزہ اوسکا تلخ اور حال اوس منافق کا
کہ پڑہتا ہو قرآن مانند حال پہول خوشبودار کی کہ بو اوسکی اچہی اور مزہ اوسکا تلخ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین یون ہی کہ وہ مسلمان
کہ پڑہتا ہو قرآن اور عمل کرتا ہو اوسپر مانند ترنج کی ہی اور وہ مومن کہ نہین پڑہتا قرآن و عمل کرتا ہی اوسپر مانند کہجور کی **ف** مومن پڑہنی والا قرآن
کا مانند ترنج کی یون ہوا کہ خوش مزہ ہی بسبب ثابت ہونی ایمان کی اوسکی دلمین اور خوشبو کہتا ہی کہ لوگ ثواب پاتی ہین بسبب سننی قراۃ اوسکی اور سیکہتی
ہین قرآن اوس سے ۞ ع ۞ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ
أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمر بن خطاب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی بلند کرتا ہی ساتہہ اس
کتاب کے یعنی کلام اللہ کی گنتی لوگونکو اور پست کرتا ہی ساتہہ اوسکی گنتی لوگونکو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی جسنی پڑہا قرآن اور عمل کیا اوسپر اوسکا درجہ بلند
کرتا ہی اللہ تعالی دنیا اور آخرت مین کہ دنیا مین اچہی طرح زندہ رکہتا ہی اور عقبی مین داخل کرتا ہی اون لوگونمین کہ جنپر انعام کیا ہی اور جسنی قرآن نہ پڑہا اور
نہ عمل کیا اوسپر اوسکا درجہ پست کرتا ہی ۞ ع ۞ وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَءُ مِنَ اللَّيْلِ
سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهٗ مَرْبُوطَةٌ عِنْدَهٗ إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ فَقَرَءَ فَجَالَتْ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ ثُمَّ قَرَءَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ
فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهٗ يَحْيٰى قَرِيبًا مِنْهَا فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهٗ وَلَمَّا أَخَّرَهٗ رَفَعَ رَأْسَهٗ إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ
فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَءْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اقْرَءْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَأَشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ
تَطَأَ يَحْيٰى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ وَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَخَرَجْتُ حَتّٰى
لَا أَرَاهَا قَالَ وَتَدْرِي مَا ذَاكَ قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ الْمَلٰٓئِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارٰى مِنْهُمْ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِي مُسْلِمٍ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ بَدَلَ فَخَرَجْتُ عَلٰى صِيغَةِ الْمُتَكَلِّمِ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ اسید بن حضیر نی کہا اوسوقت کہ وہ یعنی مین پڑہتا تہا راتکو سورہ بقرہ اور گہوڑا اوسکا بندہا ہوا تہا نزدیک اوسکی ناگاہ
شوخی کی گہوڑی نی پس ٹہیر گیا پڑہنی سی یعنی تاکہ دیکہی کہ کیا سبب ہی شوخی کا پس گہوڑا بہی ٹہیر گیا یعنی پس گمان کیا کہ یون ہین شوخی کرتا تہا پہر پڑہنی لگا
پہر جولانی کی گہوڑی نی پہر جب چپ ہو رہی پس ٹہیر گیا گہوڑا پہر پڑہنی لگی پہر شوخی کی گہوڑی نی یعنی پس جانا کہ یہہ شوخی کسی سبب سے ہی پس موقوف کیا
پڑہنا اور تہا بیٹا اسید کا یحیی قریب گہوڑی کی ڈرا یہہ کہ پہنچاوی اوسکو ایذا یعنی پس گیا اسید بیٹی کی طرف تاکہ سرکاوی گہوڑی کی پاس سے پس جب سرکایا
اوسکو اوٹہایا سر اپنا طرف آسمان کی پس ناگہان ایک چیز ہی مانند ابر کی اوسمین ہی مانند چراغون کی پس جب صبح کی اسید نی بیان کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی روبرو پس فرمایا حضرت نی پڑہی گیا ہوتا ای ابن حضیر کہا ابن حضیر نی ڈرا مین یا رسول اللہ اس سی کہ کچلی گہوڑا یحیی کو اور تہا گہوڑا یحیی کی
نزدیک پس پہرا مین طرف یحیی کی اور اوٹہایا مینی سر اپنا طرف آسمان کی پس تہی ناگہان ایک چیز مانند ابر کی اوسمین مانند چراغونکی پس نکلا مین یعنی اپنی
گہر سی یہانتک کہ نہ دیکہا مینی اوسکو یعنی چراغانکو فرمایا حضرت نی جانتا ہی تو کیا تہا یہہ کہا کہ نہین فرمایا یہہ تہی فرشتی نزدیک ہوئی تہی واسطی آواز قراۃ تیری کی
اگر پڑہتا رہتا تو البتہ صبح کرتی فرشتی دیکہتی لوگ طرف اونکی نہ چہپتی اونسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور لفظ بخاری کی ہین اور مسلم مین بدلی فخرجت
صیغہ متکلم کی یون ہی عرجت فی الجو یعنی چڑہ گئی ہوا مین درمیان آسمان و زمین کی **ف** گہوڑا شوخی کرتا تہا اون فرشتون کی ڈر سی کہ اوتری تہی
واسطی سننی قرآن کی اور ٹہیر جاتا تہا بسبب پڑہ جانی فرشتونکی آسمان پر حالت چپ ہنی مین اور لفظ اقرا کی معنی ابن حجر نی یہہ لکہی ہین کہ ہمیشہ پڑہتا رہ
اسی سورہ کو کہ سبب سے اسی حالت عجیبہ کا اور اگر در پیش آوی زمانہ آیندہ مین ایسی حالت تو نہ چہوڑنا اسکو بلکہ پڑہتا رہنا اور کہا طیبی نے کہ معنی اسکی طلب زیادتی
کے ہین زمانی ماضی مین پس گویا کہ کہا کیون نہ زیادہ کیا تو نی اور اسیلئی کہا اوسکی جواب مین فاشفقت آخر تک پس صاحب ترجمہ نی ترجمہ اسکی موافق کیا ہی
اور ایک چیز ہی مانند ابر کی وجہ تشبیہ کی یہہ ہی کہ ملائکہ اژدحام کرتی ہین قرآن کی سننی پر یہانتک ہوتی ہین مانند ایک چیز پردہ ہو ہوا ایسکی درمیان
اوسکی اور درمیان آسمان کی اور تہی یہہ چراغ مونہہ اونکی ؛ ع ؛ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَءُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَإِلَى جَانِبِهِ
حِصَانٌ مَرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَدْنُو وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْاٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی برا سی کہ کہا تہا ایک شخص پڑہتا سورہ
کہف اور ایکطرف اوسکی گہوڑا تہا بندہا ہوا ساتہہ دو رسیون کی ڈہانک لیا اوس گہوڑیکو ایک ابر نی اور ہونی لگا نزدیک اور نزدیک اور شروع کیا گہوڑی
اوسکی نی اوچہلنا کودنا پس جب صبح کی اوس شخص نی آیا حضرت کی پاس ذکر کیا یہہ ماجرا روبرو حضرت کی پس فرمایا یہہ تہی سکینہ وتری تہی بسبب پڑہنی
قرآن کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سکینہ کہتی ہین خاطر جمعی اور تسکین قلب اور رحمت کو اور اوسکی سبب سے دل صاف ہوتا ہی اور تاریکی
نفس کی جاتی رہتی ہی اور حضور و ذوق پیدا ہوتا ہی اور کبہی بصورت ابر وغیرہ کی ظاہر ہوتی ہی ؛ ع ح ؛ وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلّٰى
قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ
أُصَلِّي قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ
مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ قُلْتَ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی سعید بن معلی
سے کہ کہا تہا مین نماز پڑہتا مسجد مین پس بلایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس نہ جواب دیا مینی اونکو پہر آیا مین حضرت کی پاس پس کہا مینی یا رسول اللہ
تحقیق مین نماز پڑہتا تہا فرمایا کیا نہین کہا اللہ نی جواب دو واسطی اللہ کی اور رسول کی اور اطاعت کرو حکم اوسکی جسوقت پکاری تمکو پہر فرمایا

کیا نہ سکھلاؤنین تجکو بہت بڑی سورہ یعنی افضل سورۃ قرآنین پہلی اسکی کہ نکلی تو مسجد سی پہر پکڑا حضرت نی ہاتہہ میرا پس جبکہ ارادہ کیا ہمنی یہہ کہ نکلیں
کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق آپنے فرمایا تہا کہ البتہ سکھلاؤن مین تجکو بہت بڑی سورۃ قرآن سی فرمایا وہ سورۃ الحمد للہ رب العالمین وہ سات آیتین ہین کہ
مکرر پڑہی جاتی ہین نمازمین اور قرآن ہی بڑا کہ دیا گیا مین وہ نقل کی یہہ بخاری نی **ف** جواب دو الخ اس سے معلوم ہوا کہ نماز مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو جواب دینی سی نماز نہین جاتی تہی جیسی خطاب کرنی پیغمبر خدا کہیں نماز نہین جاتی اور سورہ فاتحہ کو بہت بڑی سورۃ اسلیی فرمایا کہ قدر اسکی بڑی
ہے اللہ کی نزدیک اور فوائد او معنی اسکی بہت ہین باوجود اختصار لفظونکی چنانچہ کہا گیا ہی کہ تمام مقاصد دینی و دنیوی داخل ہین بیچ قول ایاک
نعبد و ایاک نستعین کے بلکہ کہا ہی بعضی عارفین نی کہ جو کچہہ اگلی کتابونمین ہی وہ سب قرآن مین ہی اور جو کچہہ قرآن مین ہی وہ سب سورہ فاتحہ مین
ہے اور جو کچہہ فاتحہ مین ہی وہ بسم اللہ مین ہی اور وہ سات آیتین ہین یہہ اشارہ ہی اس آیت پر ولقد آتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم یعنی
دی ہمنی تجکو سات آیتین کہ مکرر پڑہی جاتی ہین نماز مین یا ثنا کی گئی ہی اونکی ساتہہ فصاحت کے اور اعجاز کی مراد اونسی سورہ فاتحہ ہی اور دیا ہمنی
تجکو قرآن عظیم مراد اس سے بہی فاتحہ ہی از بسکہ یہہ جز عظیم قرآن کی ہی مبالغہ فرمایا کہ یہہ قرآن عظیم ہی ۞ ع ح ۞ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَكُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْفِرُ مِنَ الْبَیْتِ الَّذِیْ یُقْرَاُ فِیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ ٹہہراو اپنی گہرون کو مقبری تحقیق شیطان بہاگتا ہی اوس گہر سی کہ پڑہی جاتی
ہی اوسمین سورہ بقرہ نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نہ ٹہیراؤ گہرون کو مقبری یعنی جیسی مقبری خالی ہوتی ہین ذکر اور بندگی اور تلاوت قرآن سی اسطرح
گہرونکو نہ ٹہیراو کہ مردونکی مانند پڑی رہو اور ذکر وغیرہ نکرو بلکہ گہرون مین ذکر اور قرآن اور نماز پڑہا کرو بعد ازان ذکر کی وہ چیز کہ افضل و بہت فائدہ
مند ہی گہرون اور گہر والونکو کہ وہ تلاوت قرآن ہی فرمایا ان الشیطان آخر تک اور خاص سورہ بقرہ کو اسلیی ذکر کیا کہ اسمین بہت ہین اسما اور احکام اللہ
تعالی کی ۞ ع ح ۞ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ یَاْتِیْ یَوْمَ
الْقِیٰمَةِ شَفِیْعًا لِاَصْحَابِهٖ اقْرَءُوا الزَّهْرَاوَیْنِ الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا تَاْتِیَانِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ
اَوْ غَیَایَتَانِ اَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَیْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اقْرَءُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا
حَسْرَةٌ وَلَا یَسْتَطِیْعُهَا الْبَطَلَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ پڑہو قرآن پس تحقیق
وہ آویگا دن قیامت کی شفاعت کرنیوالا پڑہنی والونکی پڑہو یعنی علی الخصوص دو سورتین چمکنی ہوئین سورہ بقرہ اور آل عمران پس تحقیق وہ دونو
آوینگی دن قیامت کی گویا کہ وہ دونون ٹکڑی ہین ابر کی یا دونون سایہ کرنیوالی چیزین ہین یا دونون ٹکڑیان ہین پرند جانورون کی صف باندہی
ہوی جہگڑتین کی پڑہنی والون اپنی کی طرف سی پڑہو سورہ بقرہ پس تحقیق مداومت کرنی اسکی پڑہنی پر اور تامل کرنا معانی اسکی مین و عمل کرنا اسپر
برکت ہی یعنی نفع عظیم ہی اور چہوڑنا اسکا حسرت ہے یعنی ندامت ہوگی قیامت کو اور نہین طاقت رکہتی اسکی حاصل کرنیکی اہل باطل اور کسلمند یعنی
بسبب درازگی اسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پڑہو قرآن یعنی غنیمت جانو پڑہنا اسکا اور مداومت کرو اوسکی تلاوت پر اور چمکتی ہوئین یعنی بسبب نور اور
ہدایت اور زیادتی ثواب کی روشن ہین پس گویا کہ یہہ دونون سورتین بہ نسبت اور سورتونکی اللہ تعالی کی نزدیک بمنزلہ چاندکی ہین بہ نسبت تمام
ستارونکی اور ٹکڑی ہین ابر کی کہ سایہ کرینگی اپنی پڑہنی والونپر گرمی موقف کیسی اور سایہ کرنیوالی چیزین ہین یعنی ابر ہو یا اور کچہہ اور دل انکا کہ ہوگا بہ
نسبت اول کی اور قریب ہونگی اپنی پڑہنی والونکی سرسی جیسی بادشاہونکی سرپر سایہ کرتی ہین چتر وغیرہ کا پس سایہ ہی ہوگا اور روشنی ہی اور
کہا طیبی نی کہ لفظ او لفظ غیایتان وغیرہ پر تنویع کی لیی پس اول یعنی بصورت ابر کی یہہ سورتین اونکی لیی ہونگی کہ پڑہا انکو اور نہ سمجہا معنی ان کی

اور دوسرا یعنی بصورت سایہ کی چیز کی اوسکی ایسی ہونگی کہ پڑہا ہی اور معنی بہی سمجہا اور تیسرا یعنی بصورت ٹکڑی ہونگی اوسکی ایسی ہونگی کہ پڑہا اور سمجہا معنی
اور اوسکو تعلیم بہی کیں ۞ ع ۞ وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُؤْتَى بِالْقُرْآنِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَهْلِهِ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ
بَيْنَهُمَا شَرْقٌ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی نواس بن سمعان سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی لایا جاویگا قرآن دن قیامت کی اور پڑہنی والی قرآن کی وہ کہ عمل کرتی تہی ساتہہ اوسکی آگی ہونگیں ساری قرآن کی سورہ بقرہ اور
آل عمران گویا کہ وہ دو ٹکڑی ہیں ابر کی یا دو ٹکڑی ہیں ابر سیاہ درمیان میں اونکی ایک چمک ہے گویا کہ وہ دو ٹکڑیاں ہیں پرندی جانورونکی صف باندہی ہوئی
جہگڑینگی پڑہنی والونکی طرف سی یعنی اپنی پڑہنی والونکی شفاعت کرینگی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** لایا جاویگا قرآن یعنی ایک صورہ بنا کر لایا جاویگا
یا ثواب اوسکا لایا جاویگا اور عمل کرتی تہی دلالت کرتی ہی یہہ اسپر کہ جسنی پڑہا قرآن اور عمل نکیا اوسپر نہوا اہل قرآن سی اور نہوگا وہ شفاعت کئی گئی والا
اوسکا بلکہ ہوا قرآن حجت اوسپر اور آگی ہونگی یعنی ساری قرآن کی ثواب کے آگی ہوگا ثواب ان سورتونکا اور بعضون نی کہا کہ صورت بنائی جاویگی ایسکہ
کہ دیکہیں گی اوسکو لوگ جیسی کہ صورت بنی گی اور اعمال کی تولنی کی لیی میزان میں اور سیاہ یعنی بسبب دلدار اور تہ بتہ ہونیکی سیاہ ہونگی اور ایسی
ابر کا سایہ خوب ہوتا ہی اور درمیان میں اونکی ایک چمک ہی یعنی باوجود دلدار ہونیکی نہیں مانع ہونگی روشنی کی اور بعضون نی کہا کہ شرق کی
معنی ہیں درز یعنی درمیان ان دونون سورتونکی فرق ہوگا واسطی تمیز کی ساتہہ بسملہ کی ۞ ع ۞ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى مَعَكَ أَعْظَمُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ
يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ أَعْظَمُ قُلْتُ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ
فِي صَدْرِي وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ابن کعب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای ابو المنذر
کہ کنیت ہی ابی کی کیا جانتا ہی تو کونسی آیت کتاب اللہ تعالی سی ساتہہ تیری بہت بڑی ہی کہا مینی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا ای
ابو المنذر جانتا ہی تو کونسی آیت کتاب اللہ سی ساتہہ تیری بہت بڑی ہی کہا مینی اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یعنی ساری آیۃ الکرسی کہا ابی نی کہ
مارا حضرت نی اپنا ہاتہہ میری سینہ پر اور فرمایا چاہیی کہ خوشگوار ہو تجکو علم ای ابا المنذر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اولی یہہ ہے کہ کہا جاوی کہ سپرد
کیا حضرت کی اول ازراہ ادب کے اور جواب یاد دوسری بار واسطی پوچہنی حضرت کی پس جمع کیا ادب و فرمان برداری کو جیسیکہ طریقہ ہی اہل کمال کا
اور بعضون نی کہا کہ منکشف ہوا اونکو دوسری بار علم اللہ کی طرفسی یا مدد رسول اوسکی سی بسبب برکت تفویض و حسن ادب کی بیچ جواب دینی سوال
کے اور آیۃ الکرسی کو بہت بڑا اسلیی کہا کہ اسمین بیان توحید اور تعظیم الہی اور ذکر اسماء حسنی اور صفات باری تعالی کا ہی ۞ ع ۞ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ وَكَّلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ وَ
قُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ
عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً
شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّهُ سَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ لَا أَعُودُ فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا داروغہ کیا مجکو رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ نگہبانی کرنی یعنی جمع کرنی زکوٰۃ رمضان کی یعنی صدقہ عید الفطر کی تاکہ بعد جمع ہونیکی بانٹین حضرت فقرا کو پس آیا میری پاس
ایک شخص پس شروع کین لپین بہرنی غلہ مین سی یعنی لیکر اپنی پاس اور دامن مین رکہتا جاتا تہا پس پکڑا مینی اوسکو اور کہا مینی کہ البتہ بہیجونگا مین
تجکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اوسنی کہ تحقیق مین محتاج ہون اور میری ذمہ پر نفقہ عیال کا ہی اور مجکو حاجت سخت ہی یعنی قرض وغیرہ بہی میری
ذمہ کہا ابو ہریرہ نی پس چہوڑ دیا مینی اوسکو پس صبح کی مینی پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی خبر غیب کی دی کہ ای ابو ہریرہ کیا ہوا قیدی تیرا کہ رات
گذری ہوئی ہین تہا کہا مینی یا رسول اللہ شکایت کی اوسنی حاجت سخت کی اور عیالداری کی پس رحم کیا مینی اوسپر پس چہوڑ دیا مینی اوسکو فرمایا حضرت نے
خبردار ہو تحقیق اوسنی جہوٹ بولا تجسی یعنی بیچ ظاہر کرنی حاجت کی اور وہ پہر آویگا یعنی پڑا رہتا ہے اوس ہی پس جانا مینی کہ وہ پہر آویگا بسبب فرمانی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ کہ وہ پہر آویگا پس منتظر رہا مین اوسکا پہر آیا لپین لینی لگا غلہ مین سے پس پکڑا مینی اوسکو اور کہا مینی کہ البتہ لیجاؤنگا مین تجکو
طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اوسنی چہوڑ دی مجکو کہ مین محتاج ہون اور میری ذمہ پر نفقہ سکنی کا ہی پہر نہ آؤنگا مین پس رحم کیا مینی اوسپر پس چہوڑ دی
مینے راہ اوسکی **ف** اسبار شاید کہ رحم کیا بسبب کہنی اوسکیکی کہ پہر نہ آؤنگا والا ثابت ہوچکا تہا جہوٹ اوسکا بیچ ظاہر کرنی حاجت کی زبانی مخبر صادق
کے ۱۲ع **فاصبحت فقال لي** رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ابا هريرة ما فعل اسيرك قلت
يا رسول الله شكى حاجة شديدة وعيالا فرحمته فخليت سبيله قال اما انه قد كذبك وسيعود فرصدته
فجاء يحثو من الطعام فاخذته فقلت لارفعنك الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهذا آخر ثلث مرات
انك تزعم لا تعود ثم تعود قال دعني اعلمك كلمات ينفعك الله بها اذا اويت الى فراشك فاقرأ آية الكرسي الله لا
اله الا هو الحي القيوم حتى تختم الآية فانك لن يزال عليك من الله حافظ ولا يقربك شيطان حتى تصبح فخليت
سبيله فاصبحت فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ما فعل اسيرك قلت زعم انه يعلمني كلمات
ينفعني الله بها قال اما انه صدقك وهو كذوب تعلم من تخاطب منه منذ
ثلث ليال قلت لا قال ذاك شيطان رواه البخاري پس صبح کی مینی پہر فرمایا مجکو رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نی ای ابو ہریرہ کیا ہوا قیدی تیرا عرض کیا مینی یا رسول اللہ شکایت کی اوسنی حاجت سخت کی اور عیالداری کی پس رحم کیا مینی اوسپر
چہوڑ دی مینی راہ اوسکی یعنی بسبب عہد اوسکیکی کہ پہر نہ آونگا پس فرمایا خبردار ہو تحقیق اوسنی جہوٹ بولا تجسی یعنی آمین کہ پہر نہ آونگا اور پہر آویگا وہ پہر
منتظر رہا مین اوسکا پہر آیا لپین لین غلہ سی پہر پکڑا مینی اوسکو اور کہا مینی البتہ لیجاؤنگا مین تجکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہہ اخیر ہی
تین مرتبہ کی تحقیق تو کہتا ہی کہ مین نہین آؤنگا اور پہر آتا ہی تو کہا اوسنی چہوڑ دو مجکو سکہلاؤنگا مین تمکو کتنی کلمی نفع دیگا تمکو اللہ بسبب اونکی جس وقت
کہ جگہہ پکڑو طرف بچہونی اپنی کی یعنی سونی کی لیے پس پڑہو آیۃ الکرسی اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یہانتک کہ ختم کرو تم آیۃ کو یعنی وہو العلی العظیم تک پس ہو
پس تحقیق ہمیشہ رہیگا تجپر اللہ کیطرفسی نگہبان یعنی فرشتہ اور نہین نزدیک ہوئیگا تمہاری کوئی شیطان یعنی جن وانس سے واسطی ایذا دینی دینی و
دنیوی کی صبح تک پس چہوڑ دی مینی راہ اوسکی پس صبح کی مینی پہر فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا ہوا قیدی تیرا کہا مینی کہ کہا قیدی
نی یہہ کہ سکہلا دی مجکو کتنی کلمی کہ نفع دی مجکو اللہ بسبب اونکی فرمایا حضرت نی کہ خبردار ہو تحقیق اوسنی سچ کہا تجسی یعنی اس سکہانی مین اور وہ ہی جہوٹا
لیکن اور رہا تو ان مین جانتا ہی تو کس سی خطاب کرتا تہا تو تین رات سی کہا مینی نہین فرمایا یہہ شیطان تہا یعنی صدقات کی ناقص کرنیکی لیے آیا
تہا نقل کی یہہ بخاری نی **وعن ابن عباس قال بينما جبرئيل عليه السلام قاعد عند النبي صلى الله عليه وسلم سمع**

نَقِیضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ هٰذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا اوسوقت کہ جبرئیل علیہ السلام بیٹہی ہوئی تہی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنی جبرئیل نی آواز دروازہ کہلنی کیسی اوپر کی طرف سی پس اوٹہایا سر اپنا پس کہا جبرئیل نی یہہ دروازہ ہی آسمان کا کہولا گیا آج کی دن نہین کہولا گیا کبہی مگر آج پس اوترا اوس دروازہ سی ایک فرشتہ پس کہا جبرئیل نی یہہ فرشتہ اوترا طرف زمین کی نہین اوترا کبہی مگر آج پس سلام کیا یعنی فرشتہ نی حضرت کو پہر کہا خوشوقت ہو تم ساتہہ دو نوروں کی کہ دیئی گئی ہو تم وہ دو نور نہین دیا گیا کوئی نبی پہلی تم سی سورہ الحمد اور خاتمہ سورہ بقرہ کا نہین پڑہی گا تو کوئی حرف ان مین سی مگر کہ دیا جاویگا تو ثواب اوسکا یا قبول کیجاویگی دعا تیری نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پس اوترا یہہ کلام راویکا ہی کہ سنا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور ساتہہ دونوروں کی انکا نام نور رکہا ایسی ہوا کہ یہہ روشنی ہونگی کہ چلین گی آگی پڑہنی والی کی قیامت کو اور خاتمہ سورہ بقرہ کا ظاہر یہہ ہی کہ مراد خاتمہ سی للہ ما فی السموات وما فی الارض آخر سورۃ تک ہی چنانچہ کعب رضی سی بہی یہی منقول ہی اور کوئی حرف حرف سی مراد کلمہ ہی اور کلمی اسمین دو طرح کی ہین ایک تو وہ ہین کہ جنمین دعا ہی مانند اہدنا الصراط المستقیم اور غفرانک ربنا اور سوائے انکیکے اور دوسری کلمی فقط حمد وثنا کی ہین پس جو کلمہ دعا کا ہی پڑہیگا دیا جاویگا وہ چیز کہ اوس کلمی مین ہی اور جو کلمہ کہ حمد وثنا کا پڑہی گا دیا جاویگا ثواب اوسکا جیسا کہ قرآن کی حرفون پر ملتا ہی ٭ ع وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَ بِهِمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو آیتین آخر سورہ بقرہ کی یعنے آمن الرسول سی آخر تک جو شخص پڑہی اونکو رات مین کفایت کرتی ہین اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کفایت کرتی ہین یعنی دفع کرتی ہین اوس سی شرارت جن وانس کیکو یا کفایت کرتی ہین قیام لیل سی ٭ ع وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی درداسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ یاد کری دس آیتین اول سورہ کہف کی بچایا جاویگا شر دجال کیسی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** دجال سی یا وہ دجال مراد ہی کہ آخیر زمانی مین پیدا ہوگا یا دجال سی مراد ہر جہوٹا فریبی ہی اور ترمذی کی روایت آگی آئی ہی اوسمین یون ہی کہ جسنی پڑہین تین آیتین اول کہف کی بچایا جاویگا فتنہ دجال کیسی کہا بعضون نی کہ وجہ جمع کی انمین یہہ ہی کہ جو کوئی یاد کری دس آیتین تو بچایا جاویگا شر اوسکی سی اگر ملیگا اوس سے اور جو کوئی پڑہیگا تین آیتین تو بچایا جاویگا فتنہ اوسکی سی اگر نہ ملیگا اوس سے حاصل یہہ کہ فتنہ ملاقات کا اشد ہوگا بہ نسبت فتنہ عدم ملاقات کی پس دس آیتون کی یاد کرنی سی فتنہ ملاقات سی بچیگا اور تین آیتون کی پڑہنی سی اوس فتنہ سی بچیگا کہ بغیر اوسکی ملنی کی لوگ اوسمین گرفتار ہونگی واللہ اعلم ٭ ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ قَالُوا وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ اور روایت ہی ابی درداسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا عاجز ہی ایک تمہارا یہہ کہ پڑہی ایک رات مین تہائی قرآن عرض کیا صحابہ نی اور کسطرح پڑہی تہائی قرآن فرمایا قل ہو اللہ احد برابر ہی تہائی قرآن کی نقل کی یہہ مسلم نی اور نقل کی بخاری نی ابی سعید سی **ف** قل ہو اللہ برابر تہائی قرآن کی اسلیئی ہی کہ قرآن مین مذکور ہین قصی اور احکام اور توحید اسمین توحید خوب مذکور ہی اور بعضون نی کہا کہ ثواب اسکا مضاعف ہوتا ہی بقدر اصل ثواب تہائی قرآن کے پس موجب تقریر اول کی نہین لازم آتا کہ تین بار پڑہنی سی ثواب ایک قرآن کا ہو اور بموجب تقریر دوسری کی تین بار پڑہنی سی اصل ثواب ایک قرآن

کا عامل ہو جاتا ہی ؀ع وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَءُ لِاَصْحَابِهٖ
فِيْ صَلٰوتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوْهُ لِاَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ
فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجا ایک شخص کو امیر کر کر ایک لشکر پر اور تہا وہ امامت کرتا اپنی رفیقوں کی نمازمین اور ختم کرتا یعنی قرأت
اپنی ساتہہ قل ہو اللہ احد کی پس جبکہ پہری یعنی لشکر کی لوگ ذکر کیا روبرو حضرت کی پس فرمایا پوچہو اوس سے کس واسطی کرتا ہی یہہ پس پوچہا اوس سے کہا اوسنی
کرتا ہون مین یہہ اسلیے کہ تحقیق اسمین ہی صفت رحمان کی اور مین دوست رکہتا ہون یہہ کہ پڑہون اوسکو یعنی ہمیشہ واسطی ہونی صفت رحمان کی پس
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر دو اوسکو کہ اللہ دوست رکہتا ہی اوسکو یعنی بسبب دوست رکہنی اوسکی سکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ختم کرنا
ساتہہ قل ہو اللہ کی یعنی پڑہنا آخر رکعت ہر نماز کیمین بعد سورہ فاتحہ کی قل ہو اللہ احد اور کہا ابن حجر نی کہ پڑہنا بعد فاتحہ کی یا بعد فاتحہ اور سورۃ کی ہر رکعت
مین قل ہو اللہ اور معنی اول جو مینی لکہی ہین وہ خوب ہین کہ نماز بلا کراہت ہوتی ہی بالاتفاق ؀ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ اِنَّ حُبَّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ مَعْنَاهُ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا تحقیق ایک شخص نی عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق مین دوست رکہتا ہون اس سورہ کو مراد اوس سی سورہ قل ہو اللہ احد ہی فرمایا
حضرت نی کہ تحقیق دوستی تیری اوس سورہ سی داخل کر گئی تجکو بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور روایت کی بخاری نی معنی اسکی وَعَنْ عُقْبَةَ
ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ اُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ
وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ عجب آیتین ہین کہ اتاری گئین آج کی رات
نہین دیکہی گئین مانند اونکی کبہی یعنی بیچ مقدمہ پناہ پکڑنیکی کہ وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہین نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَائِشَةَ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَاَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ
اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَاُ بِهِمَا عَلٰى رَاْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ
مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جس وقت کہ
جگہہ پکڑتی طرف بچہونی اپنی کی ہر شب ملاتی دونون ہاتہہ اپنی پہر دم کرتی دونون ہاتہون مین پس پڑہتی اونمین قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور
قل اعوذ برب الناس پہر پہیرتی دونون ہاتہہ تنکو بدن اپنی پر جہانتک ہو سکتا شروع کرتی پہیرنا ہاتہونکا اپنی سر پر اور اپنی منہہ پر اور اگلی جانب بدن
اپنی کی پر یعنی بعد اسکی ہاتہہ اور جگہہ پہیرتی کرتی یہہ یعنی پڑہنا اور دم کرنا اور پہیرنا ہاتہہ کا تین بار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ظاہر حدیث
سے معلوم ہوتا ہی کہ دم پہلی ہاتہون پر کرتی تہی اور پڑہتی تہی بعد اسکی پس بعضون نی تو کہا ہی کہ یہہ اس لیے کرتی تہی کہ تا مخالفت ہووی ساحرون کی
کہ وہ پہلی پڑہتی ہین اور دم پیچہی کرتی ہین اور بعضون کہا کہ معنی یہہ ہین کہ ارادہ دم کرنیکا کرتی پہر پڑہتی اور پہر دم کرتی ؀ع وَسَنَذْكُرُ
حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَمَّا اُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَابِ الْمِعْرَاجِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابن مسعود
کی لما اسری برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب المعراج مین انشاء اللہ تعالی **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ
عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ تَحْتَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْقُرْاٰنُ يُحَاجُّ الْعِبَادَ لَهٗ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ
وَالْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ تُنَادِيْ اَلَا مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سی

کر نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تین چیزین ہونگی نیچی عرش کی دن قیامت کی ایک تو قرآن جہگڑیگا بندونسی اور واسطی قرآن کی ظاہر بہی ہی
اور باطن ہے اور دوسری نیچی عرش کی امانت اور تیسری ناتا پکاریگا ناتا یا ہر ایک ناتا اور امانت خبردار ہو جسنی ملایا مجکو یعنی رعایت کی میری حق کی
ملاویگا اوسکو اللہ یعنی ساتہہ رحمت اپنی کی اور جسنی توڑا مجکو یعنی رعایت میری حق کی نکی توڑیگا اوسکو اللہ یعنی متوجہ نہین ہونیکا اوسپر نقل کی یہہ
شرح السنہ مین **ف** نیچی عرش کی یہہ کنایہ ہی اس سی کہ کمال قرب اور اعتبار ہوگا انکو درگاہ عزت مین کہ ضایع نہین کریگا حق سبحانہ اونکی حق کو اور
ثواب اون لوگونکی کہ محافظت کرینگی انکی جیسا کہ حال بادشاہونکی مقربونکا ہوتا ہی اور جہگڑیگا بندونسی یعنی جنہون نی اسکی تعظیم کی اور عمل نکیا
اسپر اونسی جہگڑیگا اور جنہون نی تعظیم اسکی کی ہوگی اور عمل کیا ہوگا اسپر اونکی طرف سی جہگڑیگا یعنی جناب الٰہی مین شفاعت انکی کریگا اور ظاہر ہی
معنے ظاہر ہین کہ اکثر لوگ سمجہتی ہین احتیاج تامل کی نہین اور باطن ہے یعنی بعضی معنی قرآن کی محتاج ہین تامل اور فکر و تفسیر کی کہ نہین سمجہتی کہ اوسکو
مگر خواص مقربین علماء عاملین ہے یہہ اشارہ ہی اسپر کہ ہر کوئی بقدر سمجہہ اپنی کی ساتہہ قرآن کی مواخذہ کیا جاویگا اگر عمل نکریگا اوسپر اور امانت سی مراد
ہی حق اللہ تعالی کی اور بندون کی کہ لازم ہی ادا اونکا ٭ ع ج **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى**
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَأُهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا جاویگا واسطی صاحب قرآن کی پڑہ اور چڑہ یعنی بہشت کی درجون پر
اور ٹہیر ٹہیر کر پڑہ جیسا کہ تو ٹہیر ٹہیر کر پڑہتا تہا دنیا مین پس تحقیق مرتبہ تیرا نزدیک آخر آیت کی کہ پڑہیگا تو اوسکو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی
نی **ف** صاحب قرآن وہ کہ ہمیشہ تلاوت کرتا ہی قرآنکی اور عمل کرتا ہی اوسپر نہ وہ کہ پڑہی قرآن اور قرآن لعنت کری اوسپر یعنی جو عمل نہین کرتا اوسکا
یہہ حال ہوتا ہی ایک روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی عمل کری قرآن پر پس گویا کہ پڑہتا ہی اوسکو ہمیشہ اگرچہ نپڑہا اوسکو اور جسنی نہ عمل کیا قرآن پر پس گویا
کہ نہ پڑہا اوسکو اگرچہ پڑہتا ہی اوسکو ہمیشہ اور پڑہ اور چڑہ یعنی چڑہتا جا درجات جنت پر بقدر آیتون کی کہ پڑہی تو اور آیا ہی ایک روایت مین کہ درجات
جنت کی بقدر آیات قرآن کی ہین پس اگر تمام قرآن پڑہیگا اوپر کی درجہ جنت کی پر کہ لایق حال وسکی ہوگا چڑہیگا اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ جو حافظ
ترتیل سی پڑہتی ہین اونکا بڑا رتبہ ہوگا جنت مین اور آیتین قرآنکی بحسب گنتی کوفیون کی کہ اس دیار مین قراءۃ اور گنتی اونکی مروج ہی چہہ ہزار اور دوسو سینتیس
ہین اور سوای اسکی اور بہی قول بہت سی آئی ہین اسمین جو چاہی قراءۃ کی کتابون مین ہے دیکہہ لی ح ع بحر العلوم **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ**
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق وہ شخص کہ نہین اوسکی دلمین
کچہہ قرآن سی مانند گہر ویران کی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث صحیح ہی **ف** ایسلیے کہ جو کوئی کچہہ بہی قرآن نجانتا
ہو اور نہ ایمان رکہتا ہو اوسپر یا جانتا ہو اور ایمان نہ رکہتا ہو اوسپر وہ مانند گہر ویران کی ہی اور جسکو قرآن آتا ہو اور ایمان بہی رکہتا ہو اوسپر اوسکا
باطن آبادہی نور ایمان سی تہوڑا جانتا ہوگا تہوڑا آباد ہوگا بہت جانتا ہوگا بہت آباد ہوگا ٭ ع **وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى**
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْئَلَتِيْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِي السَّائِلِيْنَ
وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ
التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی پروردگار بابرکت اور بلند جسکو
باز رکہی قرآن یاد میری سی اور مانگنی میری سی دیتا ہون مین اوسکو بہتر اوس چیز سی کہ دیتا ہون مانگنی والونکو اور بزرگی کلام الٰہی کی اوپر تمام کلامونکی مانند

بزرگی اللہ کی تمام مخلوقات اوسکی پر یعنی اور ایسی ہی فضیلت مشغول ہونیوالیکی اسمین اور پر غیر اوسکیکی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور بیہقی نے
شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** جسکو باز رکہی قرآن یعنی جو کوئی مشغول رہی یاد کرنی قرآن کی مین اور جاننی
اور سمجہنی معانی اسکی مین اور عمل کرنیمین اوسچیز پر کہ اوسمین ہی اور باز رہی اور ذکر و دعا میرسی کہ سوای کلام اللہ کی ہین تو دیتا ہون اوسکو زیادہ
مانگنے والونسی اور ظاہر یہہ تہا کہ کہا جاتا کہ دیتا ہون اوسکو زیادہ مانگنی والون اور ذکر کرنیوالونسی لیکن یون نہ کہا اور اکتفا کیا ساتہہ ذکر کی
مانگنی والونکی سلبی کہ ذکر ہی حقیقت مین دعا ہی کیونکہ ذکر اور ثنا کریم سی مقصود یہہ ہوتا ہی کہ کچہہ ہمکو دی اور جملہ فضل کلام اللہ الخ احتمال رکہتا ہی
کہ تتمہ ہی قول اللہ تعالی کا اور احتمال یہہ ہی کہ کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ظاہر تر یہی ہی ۞ ع ح ۞ **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ فَلَہٗ بِہٖ حَسَنَۃٌ وَالْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِہَا لَا اَقُوْلُ الٓمٓ حَرْفٌ اَلِفٌ حَرْفٌ
وَّلَامٌ حَرْفٌ وَّمِیْمٌ حَرْفٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا
اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی ایک حرف کتاب اللہ یعنی قرآن مین سی پس واسطی اوسکی عوض
ہر حرف کی نیکی اور نیکی برابر دس نیکی کی یعنی ہر حرف پر دس نیکیان لکہی جاتی ہین نہین کہتا مین کہ سارا الم ایک حرف ہی الف ایک حرف ہی
اور لام ایک حرف اور میم ایک حرف یعنی الم کی کہنی مین تیس نیکیان لکہی جاتی ہین نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث
حسن صحیح غریب ہے باعتبار سند کی **وَعَنِ** الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ قَالَ مَرَرْتُ فِی الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ یَخُوْضُوْنَ فِی الْاَحَادِیْثِ فَدَخَلْتُ عَلٰی
عَلِیٍّ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ اَوَقَدْ فَعَلُوْہَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلَا اِنَّہَا
سَتَکُوْنُ فِتْنَۃٌ قُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْہَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ کِتَابُ اللّٰہِ فِیْہِ نَبَاُ مَا قَبْلَکُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَکُمْ وَحُکْمُ مَا بَیْنَکُمْ
ہُوَ الْفَصْلُ لَیْسَ بِالْہَزْلِ مَنْ تَرَکَہٗ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَہُ اللّٰہُ وَمَنِ ابْتَغَی الْہُدٰی فِیْ غَیْرِہٖ اَضَلَّہُ اللّٰہُ وَہُوَ حَبْلُ اللّٰہِ
الْمَتِیْنُ وَہُوَ الذِّکْرُ الْحَکِیْمُ وَہُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیْمُ ہُوَ الَّذِیْ لَا تَزِیْغُ بِہِ الْاَہْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِہِ الْاَلْسِنَۃُ وَلَا یَشْبَعُ مِنْہُ
الْعُلَمَاءُ وَلَا یَخْلُقُ عَنْ کَثْرَۃِ الرَّدِّ وَلَا یَنْقَضِیْ عَجَائِبُہٗ ہُوَ الَّذِیْ لَمْ تَنْتَہِ الْجِنُّ اِذْ سَمِعَتْہُ حَتّٰی قَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا
عَجَبًا یَّہْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ مَنْ قَالَ بِہٖ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِہٖ اُجِرَ وَمَنْ حَکَمَ بِہٖ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا اِلَیْہِ
ہُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ اِسْنَادُہٗ مَجْہُوْلٌ وَفِی الْحَارِثِ مَقَالٌ
اور روایت ہی حارث اعور یعنی کانی سی کہا کہ گذرا مین مسجد مین یعنی مسجد کوفہ مین لوگون پر کہ بیٹہی تہی پس ناگہان لوگ مشغول تہی بیچ باتون
بیفائدہ کی یعنی قصون وغیرہ مین اور چہوڑ دی تہی تلاوت قرآن وغیرہ پہر گیا مین حضرت علی رض کی پاس پس خبر دی مینی اونکو پس فرمایا حضرت علی
نی کیا تحقیق کی اونہون نی یہہ بات یعنی چہوڑ دیا اونہون نی قرآن او مشغول ہوئی بیفائدہ باتون مین کہا مینی کہ ہان فرمایا حضرت علی نی خبردار ہو
تحقیق سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی خبردار ہو تحقیق ہوگا فتنہ یعنی اختلاف واقع ہوگا لوگونمین اور بڑی مذاہب انکا لینگی کہا
مینے کسطرح خلاصی ہوگی اس سے یا رسول اللہ فرمایا کتاب اللہ یعنی طور خلاصی کا اوس سے عمل کرنا ہی کتاب اللہ پر اوسمین خبری پہلون تمہاری کی یعنی اگلی
امتونکی خبرین اور خبری اوسچیز کی کہ پیچہی تمہاری ہی یعنی علامتین قیامت کے اور احوال قیامت کے اوسمین حکم ہی اوسچیز کا کہ واقع ہی میان تمہاری یعنی کفر اور ایمان و طاعت و
گناہ اور حلال و حرام اور تمام شرایع اسلام کی اور معاملات اسکی وہ فرق کرنیوالا ہی درمیان حق و باطل کی نہین ہی وہ جس متکبر نی چہوڑا قرآن کو ہلاک کریگا
اوسکو اللہ اور جسنی ڈہونڈی ہدایت اوسکی غیر مین یعنی کتابونمین اور علمون مین کہ نہین نکالی گئی قرآن سی اور نہ موافق ہین ساتہہ اوسکی گمراہ کریگا اوسکو اللہ

اور وہ رسی اللہ کی ہی استوار یعنی وسیلہ قوی ہی معرفت اور قرب الہی کا اور وہ ہی مذکور باحکمت اور وہ راہ ہی سیدہی اور وہ ایسا ہی کہ نہین کجرو
تین بسبب تباع اوسکیکی خواہشین حق سی طرف باطل کی اور نہین ملتین ساتہہ اوسکی زبانین اور نہین سیر ہوتی اوس سے علما اور نہین پرانا ہوتا بسبب کثرت
قراوت کی اور نہین تمام ہوتی عجائب اوسکی اور وہ ایسا ہی کہ نہ توقف کیا جنون نی اوسوقت کہ سنا اوسکو یہانتک کہ کہا تحقیق ہمنی سنا قرآن عجب بلاوہ
بتاتا ہی طرف ہدایت کی پس ایمان لائی ہم ساتہہ اوسکی جسنی کہا موافق اوسکی اوسنی سچ کہا اور جسنی عمل کیا ساتہہ اوسکی ثواب پاجاویگا اور جسنی حکم کیا
ساتہہ اوسکی یعنی درمیان لوگونکی انصاف کیا اور جسنی بلایا یعنی خلق کو طرف اوسکی یعنی طرف ایمان لانی اور عمل کرنیکی اوسپر راہ دکہایا گیا طرف سیدہی
راہ کی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث سند اسکی مجہول ہی اور حارث مین گفتگو کی ہی یعنی وہ جہوٹا ہی **ف** جس متکبر
نی چہوڑا قرآنکو یعنی ایمان نہ لایا اوسپر اور نہ عمل کیا اوسپر اور ہلاک کریگا اوسکو یا توڑیگا گردن اوسکی اصل مین قصم کی معنی ہین توڑنی اور جدا کرنیکی پس
معنی یہہ ہین کہ قطع کریگا اوسکو اللہ اور دور کریگا رحمت اپنی سی بخلاف اوسکی کہ عمل کری قرآن پر اوسکو پہنچاویگا اللہ تعالی اعلی مراتب کو اور کہا طیبی نی
کہ جسنی ترک کیا عمل کرنا قرآن کی ایک آیت پر یا ایک کلمہ پر ایسی آیت و کلمی واجب ہی عمل کرنا اوسپر یا ترک کی قراۃ اوسکی از راہ تکبر کی کافر ہوجاتا ہی اور
جسنی چہوڑا پڑہنا قرآن کا بسبب عجز کی یا کسل و ضعف کی باوجود اعتقاد تعظیم اوسکیکی پس نہین گناہ اوسپر ولیکن وہ محروم ہی ثواب سی اور نہین کج
ہوتین بسبب تباع اوسکیکی خواہشین یعنی جو کوئی اتباع کری اسکا محفوظ رہتا ہی گمراہی سی اور اگر کوئی کہی کہ اہل بدعۃ یعنی روافض و خوارج وغیرہما
بہی تو دلیل پکڑتی ہین کلام اللہ سے وہ کہان محفوظ ہین بلکہ گمراہ ہین جواب یہہ کہ سبب اونکی گمراہی کا یہہ ہے کہ وہ کامل دلیل نہین پکڑتی ہین ایسی کہ
چہوڑدین اونہون نی حدیثین حضرت کی کہ جنسی مقصد کلام اللہ کا معلوم ہوتا ہی اور نہ تقلید کی اونہون نی اونکی کہ جو کامل تہی کلام اللہ کی سمجہنی
مین یعنی صحابہ وغیرہم رضی اللہ عنہم پہچانا اونہون نی قرآن کو حق پہچانی کا ایسی کہا ہی جنید رحمہ نی کہ جو کوئی نہ یاد کری قرآن اور نہ سیکہی حدیث نہ پیروی
کیجاوی اوسکی اور جو کوئی داخل ہوا طریقہ ہماری مین بغیر علم کی اور ہمیشہ قناعت کی اپنی جہل پر پس وہ مسخرہ ہی شیطان کا ایسی کہ علم ہمارا مقید ہی
ساتہہ کتاب و سنت کی واللہ اعلم اور کہا طیبی نی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین قادر ہوتی اہل اہوا یعنی مبتدع اوپر تبدیل و تغیر و کجکرنی اسکیکی اس صورت تلم
آب تعدیہ کی لیی ہی اور نہین ملتین ساتہہ اوسکی زبانین یعنی اور عبارت اسکی مانند نہین ہوسکتی بسبب نہایت فصاحت اسکیکی یا مراد یہہ ہی کہ قرآن
دشوار نہین ہی مومنونکی زبانون پر اگرچہ عربی نہون بسبب خوش ہونی دلونکی اوپر تلاوت اسکیکی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ
اور نہین سیر ہوتی اوس سے علما یعنی نہین حاطہ کرسکتی کنہ اوسکیکو علما اسقدر کہ ٹہیرین طلب اوسکی سی مانند ٹہیرنی اوس شخص کی کہ سیر ہوتا ہی کہانیسی
بلکہ جب مطلع ہوتی ہین ایک چیز پر حقایق اوسکی سی مشتاق ہوتی ہین اور چیز کی زیادہ اول سی اور نہین پرانا ہوتا یعنی نہین جاتی لذت قرارت اوسکیکی
اور سننی اذکار و اخبار اوسکیکی بار بار پڑہنی سی بلکہ جب پڑہتا ہی بندہ یا سنتا ہی اوسکو زیادہ پاتا ہی حلاوت بہ نسبت پہلی بار کی اگرچہ نہ سمجہی معنی اوسکی
ع وَعَنْ مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ أُلْبِسَ
وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهٰذَا
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی معاذ جہنی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی قرآن اور عمل کری ساتہہ اوسچیز کی کہ
اوسمین ہی پہنائی جاویگی ماباپ اوسکی تاج دن قیامت کی کہ روشنی اوسکی بہت اچہی ہوگی روشنی آفتاب کیسی بیچ گہرون دنیا کی اگر ہو آفتاب اندر
گہرون تمہاری پس کیا گمان ہی تمہارا ساتہہ اوس شخص کے کہ عمل کیا ساتہہ قرآن کی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نی **ف** پڑہی قرآن یعنی خوب طرح پر
اوسکو اور کہا ابن حجر نی کہ یاد کری اوسکو اور اگر ہو آفتاب یعنی بالفرض والتقدیر تمہاری گہرونمین اسمین مبالغہ ہی بیچ روشنی کی کہ آفتاب باوجود اس

روشنی کی اگر اندر گھر ونکی ہو تو روشنی اوسکی زیادہ معلوم ہو گی نسبت اسکی کہ ہی باہر اور اونچا اور اخیر جملہ کا مطلب یہہ ہی کہ جب اوسکی ماں باپ کے یہہ قدر
ہو وینگی اوسکی سبب سے تو اوسکا کیا کچھہ درجہ ہو گا ع وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
لَوْ جُعِلَ الْقُرْاٰنُ فِيْ اِهَابٍ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے
کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی اگر کر دا جاوی قرآن چمڑی مین پہر ڈالا جاوی آگ مین یعنی بالفرض و التقدیر تو نہ جلی نقل کی
یہہ دارمی نی ف بعضون نی کہا ہی کہ یہہ معجزہ قرآن کا حضرت کی زمانی مین تہا جیسی معجزی اور انبیا کی اونکی زمانی مین ہوتی تہی اور بعضون
نی کہا کہ مراد یہہ ہی کہ جو کوئی قرآن پڑہی اور عمل کری اوسپر تو دوزخکی آگ مین نہین جائیگا پس مراد چمڑی سی پوست و بدن آدمی کا ہی ح و
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَهُ فَاَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ
حَرَامَهُ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِيْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَحَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّاوِيْ لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا جس شخص نی کہ پڑہا
قرآن پہر یاد کیا اوسکو اور حلال جانا حلال اوسکیکو اور حرام جانا حرام اوسکیکو داخل کریگا اوسکو اللہ بہشت مین یعنی اول وہلہ مین اور قبول کریگا
اوسکی شفاعت بیچ حق دس شخصونکی گہر والون اوسکیکی کہ سب ایسی ہین ہونگی کہ واجب ہو گی واسطی اونکی آگ یعنی فاسق اور لائق دوزخکی ہونگی نقل
کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے اور حفص بن سلیمان راوی نہین قوی ضعیف کیا جاتا ہی
حدیث مین وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَرَأَ اُمَّ الْقُرْاٰنِ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا اُنْزِلَتْ فِي التَّوْرٰىةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ
وَلَا فِي الْقُرْاٰنِ مِثْلُهَا وَاِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُعْطِيْتُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ
مِنْ قَوْلِهٖ مَا اُنْزِلَتْ وَلَمْ يَذْكُرْ اُبَيَّ ابْنَ كَعْبٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ابی بن کعب کو کسطرحسی پڑہتی ہو تم یعنی کیا پڑہتی ہو نماز مین پڑہی سورہ فاتحہ پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین اوتاری گئی توریت مین اور نہ انجیل مین اور نہ زبور مین اور نہ قرآن مین کوئی سورہ مانند
اسکی اور تحقیق سورہ فاتحہ سات آیتین ہین مکرر پڑہی جاتی ہین اور قرآن عظیم ہی کہ دیا گیا ہون مین وہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ دارمی نی
قول ما انزلت سے اور نہین ذکر کیا ابی بن کعب کا اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف تحقیق مثانی اور قرآن عظیم کی معنون کی پہلی فصل
مین ہو چکی ہی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ فَاقْرَءُوْهُ فَاِنَّ مَثَلَ
الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَ فَقَرَأَ وَقَامَ بِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَّحْشُوٍّ مِّسْكًا تَفُوْحُ رِيْحُهٗ كُلَّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهٗ فَرَقَدَ وَفِيْ جَوْفِهٖ
كَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْكِيَ عَلٰى مِسْكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی سیکہو قرآن پہر پڑہو اوسکو پس تحقیق حال قرآنکا واسطی اوس شخص کے کہ سیکہتا ہی پہر پڑہتا ہی اور ہمیشہ پڑہتا ہی یا عمل کرتا ہی اوسپر یا رات
کو قیام کرتا ہی ساتہہ اسکی مانند حال تہیلی بہری ہوئی کی مشک سی ہی کہ پہنچتی ہی بو اوسکی تمام مکانین اور حال اوس شخص کا کہ سیکہا اوسکو اور سو رہا
اور غافل ہوا قرات اور قیام سی یا عمل نکیا اور کلام اللہ اوسکی دل مین ہے مانند حال تہیلی کی ہی کہ باندہی گئی مشک پر نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی
اور ابن ماجہ نی ف سیکہو قرآن یعنی لفظ و معانی اوسکی کہا ابو محمد جوینی نی کہ سیکہنا اور سکہانا قرآن کا فرض کفایہ ہی انتہی اور فرض عین ہے

سیکھنا بعض قرآن کا یعنی جسقدر پڑھنا فرض ہی نماز میں اور کہا نووی نی کہ مشغول ہونا یاد کرنی قرآن میں کہ زیادہ ہی فاتحہ سی افضل ہی نماز نفل سے اسلیے کہ وہ
فرض کفایہ ہی اور فتوی دیا ہی بعض متاخرین نی اسپر کہ مشغول ہونا ساتہہ حفظ قرآن کی افضل ہی مشغول ہونیسی اور علوم میں کہ جو فرض کفایہ ہیں فرض عین یعنی
فرض عین علم سی افضل نہیں ہے، یاد کرنا قرآن کا اور مانند حال تہیلی بہری ہوئی کی الخ یعنی سینہ قاری کا مانند تہیلی کی ہی اور قرآن اسمین مانند مشک کے
ہی پس سبب وہ پڑھتا ہے پہونچتی ہی برکت اوسکی گہر اوسکی میں اور سننی والون کو اور اخیر جملہ کا یہہ مطلب ہے کہ جسنی سیکھا قرآن اور نہ پڑھا پہونچی برکت اوسکی نہ
اوسکو اور نہ اور ونکو پس ہوا مانند مشک کی تہیلی کی کہ سر اوسکا بندہا ہوا ہی نہیں پہونچتی خوشبو کسیکو ؀ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من قرأ حم المؤمن الی الیہ المصیر وآیۃ الکرسی حین یصبح حفظ بہما حتی یمسی ومن قرأہما
حین یمسی حفظ بہما حتی یصبح رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی حم کو اوسکو سورہ مومن کہتی ہیں الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی وقت صبح کی محفوظ رہتا ہی بسبب برکت انکی یعنی سب
آفات و بلیات ظاہر و باطن کسی شام تک اور جو پڑہی انکو وقت شام کی محفوظ رہتا ہی بسبب برکت انکی صبح تک نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور
کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** الیہ المصیر تک آیت یہ مذکور ہوں ہی حم تنزیل الکتاب من اللہ العزیز العلیم غافر الذنب قابل التوب شدید
العقاب ذی الطول لا الہ الا ہو الیہ المصیر **وعن** النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ کتب کتابا
قبل ان یخلق السموات والارض بالفی عام انزل منہ آیتین ختم بہما سورۃ البقرۃ ولا تقرآن فی دار ثلث لیال
فیقربہا الشیطان رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث غریب اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی لکہی کتاب یعنی حکم کیا فرشتونکو ساتہہ لکہنی قرآنکی لوح محفوظ میں پہلی پیدا کرنی آسمان و زمین کی دو ہزار برس
اوتارین اوس کتاب میں سی دو آیتیں کہ ختم کیا ساتہہ اونکی سورہ بقرہ کو یعنی آمن الرسول سی آخر تک اور جس مکانمیں پڑہی جاوین یہہ آیتیں تین رات تک
نہیں نزدیک آتا اوسکی شیطان نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ ثلث آیات من اول الکہف عصم من فتنۃ الدجال رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث
حسن صحیح اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی تین آیتیں اول سورہ کہف کی بچایا جاویگا فتنہ
دجال کسی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** پہلی فصل میں ایک حدیث ابو درداء سی گذری کہ جو کوئی یاد کری دس آیتیں
اول سورہ کہف کی بچایا جاویگا دجال سی پس ایک وجہ جمع کی تو وہان بیان کی گئی ہی اور دوسری وجہ جمع کی یہہ بہی ہو سکتی ہی کہ اول دس آیتونکی
یاد کرنیکی یہہ خاصیت مترتب ہوئی ہو بعد ازان ازراہ وسعت فضل کی تین آیتونکی پڑہنی کی یہہ خاصیت ٹہیری واللہ اعلم **وعن** انس قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل شیء قلبا وقلب القرآن یس ومن قرأ یس کتب اللہ لہ بقراءتہا قراءۃ
القرآن عشر مرات رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث غریب
اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق واسطی ہر چیز کی دل ہی اور دل قرآن کا یس ہی اور جو شخص کہ پڑہتا ہی یس
لکہتا ہی اللہ واسطی اوسکی بسبب پڑہنی اوسکی ثواب پڑہنی قرآن کا دس بار نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے
ف دل قرآن کا یعنی خلاصہ اوسکا یس ہی اسلیی کہ احوال قیامت کی اور اور مقاصد عمدہ قرآنکی اسمین مذکور ہیں ؀ **وعن** ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تبارک وتعالی قرأ طہ ویس قبل ان یخلق السموات والارض بالف عام فلما سمعت

الملٰئكة القرآن قالت طوبىٰ لامة ينزل هذا عليها وطوبىٰ لاجواف تحمل هذا وطوبىٰ لالسنة تتكلم بهذا رواه الدارمي

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی پڑہی سورہ طٰہٰ اور یٰس پہلی پیدا کرنی آسمان و زمین کی ہزار برس پہلی جبکہ سنا فرشتون نی قرآن یعنی پڑہنا انکا کہا خوشحالی ہی واسطی اوس امت کی کہ اوتارا جاویگا یہہ قرآن یعنی یہہ دونون سورتین اوسپر اور خوشحالی ہی واسطی اون دلون کی کہ اوٹہاوینگی یہہ یعنی یاد کرینگی اور محافظت کرینگی انکی اور خوشحالی ہو واسطی اون زبانونکی کہ پڑہینگی یہہ قرآن نقل کی یہہ دارمی نی **ف** پڑہین یعنی ظاہر کین یہہ سورتین اور بیان کیا ثواب تلاوت اونکی کا یا سمجہایا اونکو اپنی فرشتونکی تئین اور الہام کئی انکو معنی انکی اور کہا ابن حجر نی کہ حکم کیا بعضی فرشتونکو ساتہہ پڑہنی اونکی باقی فرشتونپر تاوہ جانین بزرگی انکی اور جبکہ سنا فرشتون نی قرآن مراد قرآن سی قراۃ ہی یعنی سنا پڑہنا ان سورتونکا یا قرآن سی ہی طٰہٰ اور یٰس مراد ہین کہ قرآن نام جزو کل دونونکا ہی ٭ ح ح **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ حم الدخان في ليلة اصبح يستغفر له سبعون الف ملك رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب وعمر بن ابي خثعم الراوي يضعف وقال محمد يعني البخاري هو منكر الحديث

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی حم الدخان رات مین صبح کرتا ہی اسحالمین کہ بخشش مانگتی ہین اوسکی لیی ستر ہزار فرشتی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور عمر بن ابی خثعم کہ راوی اسحدیث کا ہی ضعیف کیا جاتا ہی اور کہا محمد نی یعنی بخاری نی کہ وہ منکر ہی حدیث کا **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ حم الدخان في ليلة الجمعة غفر له رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب وهشام ابو المقدام الراوي يضعف اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی حم الدخان رات جمعہ کی مین بخشش کیجاتی ہی واسطی اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا حدیث غریب ہے اور ہشام ابو المقدام راوی ضعیف ہی حدیث مین ٭ **وعن العرباض بن سارية** ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ المسبحات قبل ان يرقد يقول ان فيهن اية خير من الف اية رواه الترمذي وابو داود ورواه الدارمي عن خالد بن معدان مرسلا وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی پڑہتی مسبحات پہلی سونیسی فرماتی تحقیق انمین ہی ایک آیت بہتر ہزار آیتونسی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی اور روایت کی دارمی نی خالد بن معدان سی بطریق ارسال کی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** مسبحات وہ سورتین ہین کہ جنکی سری پر لفظ سبحان یا سبح یا یسبح یا سبح کا ہی وہ سات سورتین ہین سبحان الذی اسری بعبدہ اور سورہ حدید اور حشر اور صف اور جمعہ اور تغابن اور اعلی اور ایک آیت بہتر ہزار آیتونسی بعضون نی کہا کہ وہ آیت لو انزلنا ہذا القرآن ہی اور بعض نی کہا کہ وہ آیۃ ہو الاول والاخرۃ والظاہر والباطن وہو بکل شی علیم ہی اور طیبی نی کہا کہ وہ آیت پوشیدہ ہی مانند لیلۃ القدر کی اور ساعت جمعہ کی یہہ قول صحیح ہی ٭ ع ٭ مولانا **وعن ابي هريرة** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان سورة في القرآن ثلثون اية شفعت لرجل حتى غفر له وهي تبارك الذي بيده الملك رواه احمد والترمذي وابو داود والنسائي وابن ماجة

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق ایک سورہ قرآن مین تیس آیۃ کی ہی کہ شفاعت کی اون نی واسطی ایک شخص کے یہانتک کہ بخشش کی گئی واسطی اوسکی اور وہ سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک ہے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** لفظ شفعت کی معنو مین دو احتمال ہین یا یہ کہ خبر دی یہہ زمانہ ماضی کی کہ ایک شخص پڑہتا تہا تبارک الذی اور بڑی قدر کرتا تہا اوسکی پس جب مرا تو شفاعت کی اسنی اوسکی یہانتک کہ دور ہوا اوس سے عذاب اور یا یہہ کہ شفعت بمعنی مستقبل کی ہی یعنی شفاعت کریگی یہہ سورۃ قبر مین اور

قیامت مین اوس شخص کی کہ پڑہی گا اسکو ۔ وعن ابن عباس قال ضرب بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم خباءه على
قبر وهو لا يحسب انه قبر فاذا فيه انسان يقرأ سورة تبارك الذي بيده الملك حتى ختمها فاتى النبي صلى الله
عليه وسلم فاخبره فقال النبي صلى الله عليه وسلم هي المانعة هي المنجية تنجيه من عذاب الله رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا کہڑا کیا ایک نی صحابیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کمین سے خیمہ اپنا ایک قبر پر اور نہ وہ گمان کرتی تہی کہ یہہ قبر ہی پس
ناگہان اوسمین ایک آدمی پڑہتا ہی سورہ تبارک الذی بیدہ الملک یہانتک کہ تمام کیا اوسکو پہر آیا کہڑا کرنیوالا خیمہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس
پس خبر دی حضرت کو پس فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سورہ ملک منع کرنیوالی ہی وہ نجات دینی والی ہی نجات دیتی ہی پڑہنی والیکو اللہ کی
عذاب سے نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **ف** ناخیمہ کہڑا کرنیوالی نی اوسی مردہ کو سورہ ملک پڑہتی ہوئی نیند مین یا جاگتی مین
اور ظاہر یہہ ہی او منع کرنیوالی ہی یعنی بچاتی ہی عذاب قبر سی یا گناہونسی جو کہ سبب ہین عذاب قبر کی یا بچاتی ہی اپنی قاریکو اس سے کہ ہو بچی اسکو
رنج محشر مین ۔ وعن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان لا ينام حتى يقرأ الم تنزيل وتبارك الذي بيده الملك رواه
احمد والترمذي والدارمي وقال الترمذي هذا حديث صحيح وكذا في شرح السنة وفي المصابيح غريب
اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی نہ سوتی یہانتک کہ پڑہتی الم تنزیل السجدہ اور تبارک الذی بیدہ الملک نقل کی یہہ احمد اور ترمذی
اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث صحیح ہی اور اسیطرحسی کہا محی السنۃ نی شرح السنہ مین کہ یہہ حدیث صحیح ہی اور مصابیح مین کہا کہ یہہ
غریب ہے **ف** غریب ہونا منافی صحیح ہونیکی نہین اسلیی کہ غریب کبہی ہوتی ہی صحیح ۔ وعن ابن عباس وانس بن مالك قالا قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا زلزلت تعدل نصف القرآن وقل هو الله احد تعدل ثلث القرآن
وقل يا ايها الكافرون تعدل ربع القرآن رواه الترمذي اور روایت ہی ابن عباس سی اور انس بن مالک سے کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی سورہ اذا زلزلت برابر ہی آدہی قرآن کی اور قل ہو اللہ احد برابر ہی تہائی قرآن کی اور قل یا ایہا الکافرون برابر ہی چوتہائی قرآن
کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** قرآن مین بیان مبدا و معاد کا ہی اور اذا زلزلت مین بیان معاد کا خوب ہے اسلیی برابر آدہی قرآن کی ہوئی اور وجہ ہونی
قل ہو اللہ احد کی برابر تہائی قرآن کی پہلی معلوم ہو چکی اور قل یا برابر چوتہائی قرآن کی اسلیی ہی کہ قرآن مین بیان توحید اور نبوت اور احکام اور
قصص کا ہی اور اس سورۃ مین بیان توحید کا خوب ہے واللہ اعلم ۔ وعن معقل بن يسار عن النبي صلى الله عليه وسلم قال
من قال حين يصبح ثلث مرات اعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم فقرأ ثلث آيات من آخر سورة الحشر
وكل الله به سبعين الف ملك يصلون عليه حتى يمسي وان مات في ذلك اليوم
مات شهيدا ومن قالها حين يمسي كان بتلك المنزلة رواه الترمذي والدارمي
وقال الترمذي هذا حديث غريب اور روایت ہی معقل بن یسار سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو
شخص کہی وقت صبح کی تین بار پناہ پکڑتا ہون ساتہہ اللہ کی کہ سنی والا جاننی والا ہی شیطان راندی ہوئی سی پہر پڑہی تین آیتین اخیر سورہ حشر
کی یعنی ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو سی آخر سورۃ تک متعین کرتا ہی اللہ تعالی ساتہہ اوسکی ستر ہزار فرشتی دعا کرتی ہین اوسکی لیی یعنی توفیق خیر کی اور دفع
شر کی اور بخشش مانگتی ہین اوسکی گناہونکی لیی شام تک اور اگر مری اوس دن مرتا ہی شہید اور جو شخص پڑہی اس اعوذ و آیۃ کو وقت شام کی ہوتا ہی
ساتہہ اسی مرتبہ کی یعنی جو کہ مذکور ہوا نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے ۔ وعن انس عن النبي صلى

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ کُلَّ یَوْمٍ مِائَتَیْ مَرَّۃٍ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ مُحِیَ عَنْہُ ذُنُوْبُ خَمْسِیْنَ سَنَۃً اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ عَلَیْہِ دَیْنٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ خَمْسِیْنَ مَرَّۃً وَلَمْ یَذْکُرْ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ عَلَیْہِ دَیْنٌ اور روایت ہی انس سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو شخص کہ پڑہی ہر روز دو سو بار قل ہو اللہ احد دور کیجاتی ہین اوس سے یعنی اوسکی اعمالنامہ مین سی گناہ پچاس برس کی مگر یہہ کہ ہو اوسپر دین نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور ایک روایت مین پچاس بار یعنی بدلی دو سو بار کی اور نہین ذکر کیا الا ان یکون علیہ دین **ف** مگر یہہ کہ ہو اوسپر دین اس استثنا کی دو معنی ہین ایک تو یہہ کہ گناہ دین نہین مٹایا جائیگا اور دوسری یہہ کہ بر تقدیر ہونی دین کی اور گناہ نہین مٹائی جائینگی اور قراۃ اس سورۃ کی تاثیر نہین کریگی اور ظاہر اول ہی معنی ہین واللہ اعلم اور مراد دین سی حقوق بندونکی ہین شرح دس وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنَامَ عَلٰی فِرَاشِہٖ فَنَامَ عَلٰی یَمِیْنِہٖ ثُمَّ قَرَأَ مِائَۃَ مَرَّۃٍ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ یَقُوْلُ لَہُ الرَّبُّ یَا عَبْدِیَ ادْخُلْ عَلٰی یَمِیْنِکَ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی انس سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو شخص کہ ارادہ کری سونیکا اپنی بچہونی پر پہر لیٹی اپنی داہنی کروٹ پر پہر پڑہی سو بار قل ہو اللہ احد جسوقت ہوگا دن قیامت کا فرماویگا اوسکو پروردگار ای بندی میری داخل ہو اپنی داہنی طرف بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو اطاعت کی کہ داہنی کروٹ سی لیٹا اور ایسی سورہ پڑہی کہ اوسمین صفات ہین اللہ تعالی کی اوسکی بدلی مین یہہ ملیگا اور اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ ایک جنت کی اور محل اوسکی کہ داہنی طرف ہونگی افضل ہونگی بائین طرف کی باغون اور محلون سی شرح وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا یَّقْرَأُ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ فَقَالَ وَجَبَتْ قُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّۃُ رَوَاہُ مَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سنا ایک شخص کو کہ پڑہتا ہی قل ہو اللہ احد فرمایا واجب ہوئی یعنی اسکی لئی کہا مینی کیا واجب ہوئی فرمایا بہشت نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور نسائی نی **ف** یہہ واجب ہونا جنت کا بسبب وعدہ اور فضل اللہ تعالی کی ہی نہ اور کچہہ شرح وَعَنْ فَرْوَۃَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَقُوْلُہٗ اِذَا اَوَیْتُ اِلٰی فِرَاشِیْ فَقَالَ اقْرَأْ قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ فَاِنَّھَا بَرَاءَۃٌ مِّنَ الشِّرْکِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی فروۃ بن نوفل سی کہ نقل کی اپنی باپ سے کہا یا رسول اللہ سکھلاؤ مجکو کچہہ کہ کہون مین اوسکو جسوقت کہ جاؤن مین طرف بچہونی اپنی کی فرمایا پڑہ قل یا ایہا الکافرون اسلیے کہ تحقیق وہ بیزاری ہی شرک سی یعنی پس اسکو پڑہ کر سوویگا تو پاک ہوکر سوویگا شرک سی اور مریگا تو توحید پر مریگا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور دارمی نی وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ بَیْنَا اَنَا اَسِیْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الْجُحْفَۃِ وَالْاَبْوَاءِ اِذْ غَشِیَتْنَا رِیْحٌ وَظُلْمَۃٌ شَدِیْدَۃٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَعَوَّذُ بِاَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَاَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَیَقُوْلُ یَا عُقْبَۃُ تَعَوَّذْ بِھِمَا فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِھِمَا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا اوسوقت کہ ہم چلی جاتی تہی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی درمیان جحفہ اور ابوا کی کہ ناگاہ ڈہانکا ہمکو باد نی اور اندہیری سخت نی پس شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پناہ پکڑتی تہی ساتہہ اعوذ برب الفلق اور اعوذ برب الناس کی اور فرماتی ای عقبہ پناہ پکڑ ساتہہ ان دونون سورتون کی پس نہین پناہ پکڑی کسی پناہ پکڑنیوالی نی ساتہہ مانند ان دونون کی یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پیچ مقدمی پناہ پکڑنیکی سب سے افضل ہین نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** جحفہ اور ابوا نام ہین مکانون کی درمیان مکی اور مدینی کی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ خُبَیْبٍ قَالَ خَرَجْنَا فِیْ لَیْلَۃِ مَطَرٍ وَظُلْمَۃٍ شَدِیْدَۃٍ نَطْلُبُ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْرَكْنَاهُ فَقَالَ قُلْ قُلْتُ مَا أَقُولُ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُصْبِحُ وَحِيْنَ تُمْسِيْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبدالله بن خبیب سے کہ کہا نکلی ہم بیچ رات مینھہ اور اندھیری سخت کی ڈھونڈھتی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی حضرت کہیں تشریف لیجاتی تہی ہم بہی ڈھونڈھتی ہوئی نکلی تا ساتھہ جاوین پس پایا ہمنی اونکو پس فرمایا حضرت نی کہہ کہا مینی کیا کہوں فرمایا قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس وقت صبح کی اور وقت شام کی تین بار کفایت کرینگی تجکو ہر چیز سی یعنی دفع کرینگی ہر آفت و بلا کو نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی وَعَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَقْرَأُ سُوْرَةَ هُوْدٍ أَوْ سُوْرَةَ يُوْسُفَ قَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا أَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ پڑہوں میں سورہ ہود یا سورہ یوسف یعنی بقصد پناہ پکڑنی اور دفع برائی کی فرمایا ہرگز نہ پڑہیگا تو کچہہ بہت پوری نزدیک اللہ کی قل اعوذ برب الفلق سی نقل کی یہہ احمد اور نسائی اور دارمی نی **ف** بہت پوری یعنی بیچ مقدمہ پناہ پکڑنی کی واسطی دفع برائی وغیرہ کی اس سورہ کی برابر کوئی سورۃ کامل نہیں یہہ اسلیے سب سے زیادہ کامل ہی کہ اسمیں ہر مخلوق کی برائی سی پناہ مانگی ہی قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق اور کہا طیبی نی کہ مراد یہہ ہی کہ دونوں سورتیں یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے برابر کوئی سورۃ مقدمہ پناہ پکڑنی میں کامل تر نہیں اور کہا ابن ملک نی کہ مراد عقبت دلانی ہی پناہ پکڑنی پر ساتہہ ان دونوں سورتونکی انتہی حاصل ان دونوں کی قول کا یہہ ہی کہ ایک سورہ کو ذکر کیا اور دوسری سمجہی گئی قرینی سی طرح مولانا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرِبُوا الْقُرْاٰنَ وَاتَّبِعُوْا غَرَائِبَهُ وَغَرَائِبُهُ فَرَائِضُهُ وَحُدُوْدُهُ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیان کرو معانی قرآن کی اور پیروی کرو غرائب و شکلکی اور غرائب اوسکی فرائض اوسکی ہیں اور حدیں اوسکی **ف** مراد فرائض سے امورات ہیں یعنی جن چیزونکی کرنیکو فرمایا اور مراد حدود سے منہیات ہیں یعنی جن چیزونکی کرنیسی منع فرمایا ہی وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِي الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِيْ غَيْرِ الصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِيْ غَيْرِ الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّسْبِيْحُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصَّدَقَةُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پڑہنا قرآن کا نماز میں بہتر ہی پڑہنی قرآن کیسی غیر نماز میں اور پڑہنا قرآن کا غیر نماز میں زیادہ ثواب رکہتا ہی تسبیح و تکبیر سی اور تسبیح بہت ثواب رکہتی ہی اللہ دینی سی اور اللہ دینا بہت ثواب رکہتا ہی روزہ سی اور روزہ ڈہال ہی آگ دوزخکی سی **ف** جو نماز کہڑی ہوکر پڑہی اوسمیں پڑہنا قرآن کا افضل ہی پڑہنی اوسکی سی اوس نماز میں کہ بیٹہہ کر پڑہی اور تسبیح و تکبیر سی یعنی اور اور ذکروں اور دعاؤں سی بہی افضل ہی اسلیے کہ قرآن کلام الٰہی ہی اور اوسمیں احکام اوسکی ہیں اور تسبیح یعنی اوراد کا بہت ثواب رکہتی ہیں اللہ دینی سی مشہور یہہ ہی کہ عبادۃ متعدی کہ نفع اوسکا غیر کو پہونچی افضل ہی عبادۃ لازم سی کہ نفع اوسکا کرنیوالی ہی کو پہونچی ولیکن یہہ حکم مخصوص ساتہہ غیر ذکر کی ہی ذکر اوس سے مستثنی ہی ذکر اللہ کا سب سے بڑا ہی جیسا کہ صحیح حدیثوں میں آیا ہی کہ ذکر بہتر اور افضل ہی خرچ کرنی چاندی اور سونی کیسی راہ خدا میں اور اللہ دینا افضل ہی روزی سی یعنی نفل روزی سے اسلیے کہ نفع اوسکا متعدی ہی یعنی غیر کو پہنچتا ہی اور ایک حدیث میں آیا ہی کہ ہر عمل بنی آدم کا دس حصی ثواب ہوتا ہی مگر روزہ میری ہی لیے ہی اور میں جزا دونگا اوسکی پس پہلی حدیث سی معلوم ہوا کہ صدقہ افضل ہی روزی سے اور دوسری سی معلوم ہوا کہ روزہ افضل ہی صدقہ سی تطبیق انمیں یوں دی گئی ہی کہ افضلیت باعتبار جہات کی ہی یعنی صدقہ افضل ہی باعتبار اسکی کہ متعدی ہی اور روزہ باعتبار اسکی کہ روزہ دار صفت رحمان کی حاصل کرتا ہی کہ باز رہتا ہی کہانی پینی وغیرہ سی طرح طرح وَعَنْ عُثْمَانَ

بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةُ الرَّجُلِ الْقُرْاٰنَ فِيْ غَيْرِ الْمُصْحَفِ اَلْفُ دَرَجَةٍ وَقِرَاءَتُهٗ فِي الْمُصْحَفِ تُضَعَّفُ عَلٰى ذٰلِكَ اِلٰى اَلْفَيْ دَرَجَةٍ اور روایت ہی عثمان بن عبد اللہ بن اوس ثقفی سی کہ نقل کی اپنی دادا سی یعنی اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ثواب پڑہنی آدمی کا قرآن کو بیچ غیر مصحف کی یعنی یاد پڑہنا ہزار درجے اور ثواب پڑہنی اوسکا مصحف مین یعنی دیکہکر زیادہ کیا جاتا ہی اوپر ثواب یاد پڑہنی کی دو ہزار درجی تک **ف** دیکہکر پڑہنی مین ثواب زیادہ اسلیے ہوتا ہی کہ تدبر اور تفکر اوسمین خوب ہوتا ہی اور دیکہتا ہی قرآن میں اور ہاتہہ لگاتا ہی اور اوٹہاتا ہی اوسکو اور یہہ آیا ہی کہ دیکہنا قرآن مین عبادت سے اور بہت صحابہ اور تابعین دیکہہ ہی کر پڑہتی تہی آیا ہی کہ حضرت عثمان رض کی پاس دو قرآن پہٹی تہی بسبب بہت پڑہنی کی اونمین اور کہا نووی نی کہ یہہ حکم مطلق نہین ہی بلکہ اگر قاریکو یاد پڑہنی مین تدبر اور تفکر اور جمعیت دل زیادہ ہوتی ہی دیکہکر پڑہنی سی تو یاد پڑہنا افضل ہی اور اگر دونون برابر ہون دیکہکر پڑہنا افضل ہی ۱۲ ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيْدُ اِذَا اَصَابَهُ الْمَاءُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جِلَاءُهَا قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق یہہ دل زنگ پکڑتی ہین جیسا کہ زنگ پکڑتا ہی لوہا جس وقت کہ پہونچتا ہی اوسکو پانی کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہی جلا اوسکی فرمایا بہت یاد کرنا موت کا اور پڑہنا قرآن کا نقل کین بیہقی نی چارون حدیثین شعب الایمان مین **ف** یعنی بسبب کرنی گناہونکی اور واقع ہونی غفلت کی دل زنگ آلودہ ہو جاتا ہی موت کے بہت یاد کرنیسی اور قرآن کی پڑہنی سی جلا یعنی صفائی اوسکو حاصل ہو جاتی ہی ۱۲ ع

وَعَنْ اَيْفَعَ بْنِ عَبْدِ الْكَلَاعِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ فَاَيُّ اٰيَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ قَالَ اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَاَيُّ اٰيَةٍ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ تُحِبُّ اَنْ تُصِيْبَكَ وَاُمَّتَكَ قَالَ خَاتِمَةُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَاِنَّهَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ تَحْتِ عَرْشِهٖ اَعْطَاهَا هٰذِهِ الْاُمَّةَ لَمْ تَتْرُكْ خَيْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ایفع بن عبد الکلاعی سی کہ کہا کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ کونسی سورۃ قرآنمین بہت بڑی ہے یعنی بیچ بیان صفات باری تعالی کی فرمایا قل ہو اللہ احد کہا اوس شخص نی کونسی آیت قرآن مین بہت بڑی ہی فرمایا آیت الکرسی اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم کہا اونی کونسی آیت یا رسول اللہ دوست رکہتی ہو یہہ کہ پہنچی تمکو اور امت تمہاریکو یعنی ثواب و فائدہ اوسکا فرمایا خاتمہ سورہ بقرہ کا پس تحقیق وہ اوتری ہی خزانون رحمت خدا کی سی نیچی عرش اوسکی سی دیا ہی وہ اس امت کو نہین چہوڑی کوئی بہلائی دنیا و آخرۃ کی سی مگر شامل ہی اوسپر نقل کی یہہ دارمی نی **ف** پہلی ایک حدیث گذری اوسمین سورہ فاتحہ کو بہت بڑی سورۃ کہا اور اسمین قل ہو اللہ کو پس اونمین منافاۃ نہین ہے اسلیے کہ وہ بڑی ہی باعتبار اسکی کہ مشتمل ہی حمد اور دعا و عبادۃ کو اور خلاصہ ہی قرآنکا اور یہہ اس باعتبار بڑی ہی کہ اسمین توحید خوب مذکور ہی اور خاتمہ سورہ بقرہ کا یعنی امن الرسول سے آخر تک یعنی دوست رکہتا ہون یہہ کہ پہونچی مجکو اور امت میریکو فائدہ اسکا پہلی باقی قرآن کی او نہین چہوڑی کوئی بہلائی الخ امن الرسول سی اشارہ ہی ایمان و التصدیق پر اور سمعنا و اطعنا اشارہ ہی اسلام و احکام پر و الیک المصیر اشارہ ہی جزا عمل پر آخرت مین اور لا یکلف اللہ نفسا الخ اشارہ ہی منافع دنیوی و اخروی پر ۱۲ ع ح

وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عبد الملک بن عمیر سی بطریق ارسال کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سورہ فاتحہ مین شفا ہی ہر بیماری سی نقل کی یہہ دارمی نی او بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی اگر پڑہی اسکو ساتہہ یقین

دیقین کی تو شفا ہوتی ہی ہر بیماری دینی اور دنیوی اور ظاہری اور باطنی سی اور لکھہ کر لٹکانا اسکو یا چاٹنا بھی نفع کرتا ہی امراض کو ۱۲ ع **وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ مَنْ قَرَأَ اٰخِرَ اٰلِ عِمْرَانَ فِيْ لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ** اور روایت ہی عثمان بن عفان سی کہ کہا جو شخص کہ پڑہی آخر آل عمران کا رات میں لکھا جاتا ہی واسطی اوسکی ثواب قیام رات کا یعنی تہجد کا **ف** آخر آل عمران یعنی ان فی خلق السموات والارض سی آخر سورہ تک اور رات میں یعنی اول رات میں یا آخر رات میں اور ثابت ہوا ہی پڑہنا اسکا حضرت سی بعد جاگنی کی تہجد کی لیی پہلی وضو وغیرہ کی ۱۲ ع **وَعَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ اِلَى اللَّيْلِ رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ** اور روایت ہی مکحول سی کہ کہا جو شخص کہ پڑہی سورہ آل عمران دن جمعہ کی دعا کرتی ہین اور استغفار کرتی ہین اوسکی لیی فرشتی رات تک نقل کین یہہ دونون حدیثین دارمی نی **وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ خَتَمَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ بِاٰيَتَيْنِ اُعْطِيْتُهُمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَعَلَّمُوْهُنَّ وَعَلِّمُوْهُنَّ نِسَآءَكُمْ فَاِنَّهَا صَلٰوةٌ وَّقُرْبَانٌ وَّدُعَآءٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا** اور روایت ہی جبیر بن نفیر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اللہ تعالی نی ختم کی سورہ بقرہ ساتہہ دو آیتون کی یعنی آمن الرسول سی آخر تک دیا گیا مین وہ دو آیتین گنج اوسکی سی کہ نیچی عرش کی ہی پس سیکہو انکو اور سکہلاؤ انکو اپنی عورتونکو اسلیی کہ وہ آیتین رحمت ہین اور سبب نزدیکی کی ہین اور دعا ہین نقل کی یہہ دارمی نی بطریق ارسال کی **وَعَنْ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوْا سُوْرَةَ هُوْدٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ** اور روایت ہی کعب سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پڑہو سورہ ہود دن جمعہ کی نقل کی یہہ دارمی نی **وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اَضَآءَ لَهُ النُّوْرُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ** اور روایت ہی ابی سعید سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ پڑہی سورہ کہف دن جمعہ کی روشن ہو جاتا ہی واسطی اوسکی نور یعنی نور ایمان و ہدایت اوسکی لیی درمیان دو جمعون کی نقل کی یہہ بیہقی نی دعوات کبیر مین **وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ اقْرَءُوا الْمُنْجِيَةَ وَهِيَ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ فَاِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَؤُهَا مَا يَقْرَأُ شَيْئًا غَيْرَهَا وَكَانَ كَثِيْرَ الْخَطَايَا فَنَشَرَتْ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ قَالَتْ رَبِّ اغْفِرْ لَهٗ فَاِنَّهٗ كَانَ يُكْثِرُ قِرَاءَتِيْ فَشَفَّعَهَا الرَّبُّ تَعَالٰى فِيْهِ وَقَالَ اكْتُبُوْا لَهٗ بِكُلِّ خَطِيْئَةٍ حَسَنَةً وَّارْفَعُوْا لَهٗ دَرَجَةً وَّقَالَ اَيْضًا اِنَّهَا تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا فِي الْقَبْرِ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ مِنْ كِتَابِكَ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ وَاِنْ لَّمْ اَكُنْ مِّنْ كِتَابِكَ فَامْحُنِيْ عَنْهُ وَاِنَّهَا تَكُوْنُ كَالطَّيْرِ تَجْعَلُ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ فَتَشْفَعُ لَهٗ فَتَمْنَعُهٗ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَالَ فِيْ تَبَارَكَ مِثْلَهٗ وَكَانَ خَالِدٌ لَا يَبِيْتُ حَتّٰى يَقْرَأَهُمَا وَقَالَ طَاوٗسٌ فُضِّلَتَا عَلٰى كُلِّ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ بِسِتِّيْنَ حَسَنَةً رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ** اور روایت ہی خالد بن معدان سی کہ کہا پڑہو منجیہ اول رات نجات دینی والیکو یعنی عذاب قبر وحشر کیسی اور وہ سورہ الم تنزیل ہی اسلیی کہ پہنچا ہی مجکو یہہ کہ تہا ایک شخص پڑہتا اوسکو نہ پڑہتا کسی چیز کو سوای اوسکی یعنی ورد اپنا نہین ٹہیرایا تہا کچہہ سوای اوسکی اور تہا وہ بہت گناہ گار پس پہیلائی اوس سورہ نی بازو اپنی اوسپر کہا ای پروردگار میری بخش اسکو پس تحقیق وہ تہا بہت پڑہتا مجکو پس قبول کی شفاعت اوسکی پروردگار تعالی نی اوس شخص کی حق مین اور فرمایا لکہو واسطی اسکی بدلی ہر گناہ کی نیکی اور بلند کرو واسطی اوسکی درجہ اور کہا خالد نی بہی کہ تحقیق یہہ سورہ جہگڑتی ہی اپنی پڑہنی والیکی طرف سی قبر مین کہتی ہے یا الہی اگر ہون مین تیری کتاب سے یعنی قرآن سی جو کہ لکہا ہی لوح محفوظ مین پس شفاعت قبول کر میری اوسکی حق مین اور اگر نہین ہون کتاب تیری سی یعنی بالفرض پس مٹا ڈال مجکو اوس سے اور کہا خالد نی تحقیق یہہ سورہ ہو گی یعنی قبر مین مانند جانور پرند کی رکہی گی بازو اپنی اوسپر پہر شفاعت کریگی واسطی اوسکی پس باز رکہی گی اوسکو عذاب قبر سی اور کہا خالد نی بیچ حق سورہ تبارک کی مانند اسکی اور تہی خالد نہین سوتی تہی یہانتک کہ پڑہتی یہہ

دونون سورتین اور کہا طاؤس نی کہ بزرگی دی گئین ہین یہہ دونون سورتین ہر سورہ پر قرآن مین ساٹہہ نیکیون کی نقل کی یہہ دارمی نی **ف** پہنچا مجکو یعنی صحابہ سی خالد تابعی ہی ستر صحابہ سی ملاقات کی ہی پس یہہ اور روایت دوسرا کہ طاؤس سے منقول ہی مرسل ہین لیکن حکم مرفوع مین ہین سلیے کہ یہہ چیزین معلوم نہین ہوتین مگر حضرت کی فرمانیسی اور پہیلائی بازو یعنی وہ سورت یا ثواب اوسکا بصورت جانور کی بن گیا اور بازو پہیلائی اوسپر تاکہ سایہ کری اوسپر یا بازو رحمت کی پہیلائی اوسپر یعنی پناہ مین لیا اور رعایت کی اوسکی اور جہگڑتی ہی اپنی پڑہنی والیکی طرف سی یعنی جو کہ بہت پڑہتا ہی اوسکو اوسکی شفاعت کرتی ہی قبر مین واسطی تخفیف عذاب اوسکی یا فراخ کرتی قبر اوسکی کی اور مانند اسکی اور طاؤس بڑی تابعین سے ہین اور بزرگی دی گئین الخ یہہ منافی نہین ہے خبر صحیح کی کہ بقرہ افضل سورتون قرآن کی ہی بعد فاتحہ کی اسلیے کہ اوسکو فضیلت اس جہۃ کری کہ اوسمین مضامین عمدہ ہین اور انکو فضیلت اس جہۃ کری کہ عذاب قبر سی بچاتی ہین اور روایت کی یہہ دارمی نی یہہ دو حدیثین ہین کہ دارمی نی روایت کین یعنی ایک تو قول خالد کا اور دوسرا قول طاؤس کا اونکو مولف نی جمع کر دیا ہی ؏ ب ح ٭ مولانا **وعن** عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَءَ يٰسٓ فِي صَدْرِ النَّهَارِ قُضِيَتْ حَوَائِجُهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا اور روایت ہی عطا بن ابی رباح سی کہ کہا پہونچی مجکو یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ پڑہی یٰس اول روز مین روا کیجاتی ہین حاجتین اوسکی یعنی حاجتین دینی و دنیوی نقل کی یہہ دارمی نی مرسل **وعن** مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ الْمُزَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ يٰسٓ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَاقْرَؤُهَا عِنْدَ مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہی معقل بن یسار مزنی سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ پڑہی سورہ یٰس واسطی طلب رضامندی اللہ تعالی کی بخشی جاتی ہین واسطی اوسکی وہ گناہ کہ پہلی کئی پس پڑہو اس سورت کو نزدیک مردون اپنی کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** گناہون سی مراد صغیرہ گناہ ہین اور اسیطرح کبیرہ بہی بخشی جاتی ہین اگر چاہی اللہ تعالی اور پڑہو نزدیک مردون اپنی کی یعنی جو کہ قریب المرگ ہون تاکہ وہ سنین اوسکو اور معانی اسکی سمجہین پس یہہ ہووی ہیج حکم پڑہنی اونکی اور ہووی سبب مغفرۃ کی یا مراد یہہ ہے کہ پڑہو نزدیک قبر مردون موتی اپنی کی اسلیے کہ وہ بہت احتیاج رکہتی ہین مغفرۃ کی ؏ ب ح ٭ **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْاٰنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ لُبَابًا وَإِنَّ لُبَابَ الْقُرْاٰنِ الْمُفَصَّلُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے یہہ کہ اونہون نی کہا تحقیق واسطی ہر چیز کی بلندی ہی اور تحقیق بلندی قرآن کی سورہ بقرہ اور تحقیق واسطی ہر چیز کی خلاصہ یعنی مقصود ہی اور تحقیق خلاصہ قرآن کا مفصل ہی نقل کی یہہ دارمی نی **ف** بلندی قرآن کی سورہ بقرہ اسلیے ہی کہ بڑی ہی سب سورتونسی اور احکام بہت مذکور ہین اسمین اور مفصل یعنی سورہ حجرات سی آخر قرآن تک یہہ خلاصہ ہی ساری قرآن کا اسلیے کہ انمین مفصل ہین وہ مضمون کہ مجمل ہین اور سورتونمین اور وجہ تسمیہ انکی یہی ہی خوب سے ؏ ب ح ٭ **وعن** عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِكُلِّ شَيْءٍ عَرُوْسٌ وَعَرُوْسُ الْقُرْاٰنِ الرَّحْمٰنُ اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی واسطی ہر چیز کی زینت ہی اور زینت قرآنکی سورہ الرحمن **ف** اسلیے کہ اسمین بیان ہی دنیا و آخرتکی نعمتونکا اور بیان ہی اوصاف حورونکا کہ دولہنین ہین جنت کی اور بیان اونکی زیور وغیرہ کا ؏ ب ٭ **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ أَبَدًا وَكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَأْمُرُ بَنَاتِهِ يَقْرَأْنَ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی سورہ واقعہ ہر شب مین نہین پہنچیا اوسکو فاقہ کبہی اور تہی ابن مسعود حکم کرتی اپنی بیٹیون کو کہ پڑہین یہہ سورہ ہر شب مین

نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** فاقہ کی معنی ہین محتاجگی اور حاجتمندی معنی یہہ ہین کہ نہین ضرر کرتی اوسکو محتاجگی
بسبب اسکی کہ دیا جاتا ہی صبر یا نہین ہو بخیتی اوسکو محتاجگی دلکی بسبب اسکی کہ دیا جاتا ہی فراخی دلکی او معرفت رب کی او توکل اور اعتماد اوسپر بسبب فائدہ او بہانکی
معانی اس سورۃ کیسی اور جانا جاتا ہی کہ شارع نی رغبت دلائی ہی بعضی عبادتونکی کہ موثر او نافع ہین امور دنیا کی مین ہی کہ حاصل ہونا اونکا مدد ہی دین
مین تا پہر تقدیر مشغول ہون عبادت مین جس طرح کہ ہو مع ہاج وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ
سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی اس سورۃ کو مراد
سبح اسم ربک الاعلی ہی نقل کی یہہ احمد نی **ف** دوست رکہتی تہی حضرت اسکو اسلیی کہ اسمین یہہ آیت ہی ان ہذا لفی الصحف الاولی صحف ابراہیم وموسی
کہ یہہ شاہد ہی او برحق ہونی قرآن کی او رد ہی مشرکون اور اہل کتاب پر اور روایت ہی ابوذر سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ کیا تہا حضرت ابراہیم کی
صحیفون مین فرمایا تہین تمام مثالین کہ ای بادشاہ مسلط گرفتار فریب خوردہ دنیا مین تحقیق نہین مینی بہیجا تجکو تا کہ جمع کری دنیا بہت سی ولیکن بہیجا
مینی تجکو کہ پہری تو دعا مظلوم کیسی اسلیی کہ مین نہین رد کرتا دعا مظلوم کی اگرچہ کافر ہو اور لازم ہی عاقل کو جبتک کہ اوسمین عقل ہی یہہ کہ ہون واسطی اوسکی
چار اوقات ایک وقت ہو کہ مناجات کری اوسمین رب اپنی سی او ایک وقت ہو کہ محاسبہ کری اوسمین نفس اپنی سی او ایک وقت ہو کہ تفکر کری اوسمین
بیچ صنعت خدا کی او ایک وقت رکہی اپنی حاجت یعنی کہانی پینی وغیرہ کی لیی اور لازم ہی عاقل کو یہہ کہ نہو طمع کرنیوالا مگر واسطی تین چیزون کی واسطی
توشہ تیار کرنی معاد کی یا درست کرنی معاش کی یا لذت اوٹہانیکی غیر حرام سی اور لازم ہی عاقل کو یہہ کہ ہو بینا ساتہہ زمانی اپنی کی متوجہ ہو حال اپنی پر
محافظت کرنیوالا واسطی زبان اپنی کی او جسنی محاسبہ کیا کلام اپنی کا اعمال اپنی سی کم ہوگا کلام اوسکا نہین کلام کریگا مگر ضروری عرض کیا مینی یا رسول
اللہ پس کیا ہی صحیفون سی موسی کی مین فرمایا مین عبرتین تمام یعنی ڈرانیکی باتین کہ تعجب کرتا ہون مین واسطی اوسکی کہ یقین کرتا ہی موت کا پہر وہ خوش
ہی ہوتا ہی تعجب کرتا ہون مین واسطی اوسکی کہ یقین کری آگ کا اور پہر ہنسی ہی او تعجب کرتا ہون مین واسطی اوسکی کہ یقین کری ساتہہ تقدیر کی او پہر
وہ رنج اوٹہاوی یعنی طلب کرنی معاش کی مین تعجب کرتا ہون مین واسطی اوسکی کہ دیکہی دنیا کو اور انقلاب اسکیکو او پہر اطمینان کری طرف اوسکی تعجب
کرتا ہون مین واسطی اوسکی کہ یقین کری حساب کا کل کی دن او پہر عمل نکری مع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَقْرِئْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اقْرَاْ ثَلٰثًا مِّنْ ذَوَاتِ الٓرٰ فَقَالَ كَبُرَتْ سِنِّيْ وَاشْتَدَّ قَلْبِيْ وَغَلُظَ لِسَانِيْ قَالَ فَاقْرَاْ
ثَلٰثًا مِّنْ ذَوَاتِ حٰمٓ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ قَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرِئْنِيْ سُوْرَةً جَامِعَةً فَاَقْرَاَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِذَا زُلْزِلَتْ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَزِيْدُ عَلَيْهِ اَبَدًا
ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ
اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا آیا ایک شخص نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر کہا پڑہا مجکو یا رسول اللہ پس
فرمایا پڑہ تین سورتین اون تین سی کہ جنکی اول مین الر ہی کہا بڑی ہوئی عمر میری او سخت ہی دل میرا یعنی غالب ہی اوسپر کمی حافظہ کی اور کثرت نسیان کی
او موٹی ہی زبان میری یعنی کلام اللہ نہین یاد ہو سکتا خصوصا بڑی سورۃ فرمایا یعنی اگر وہ نہین پڑہ سکتا پس پڑہ تین سورتین اون تین سی کہ اول
اونکی حم ہی یعنی یہہ چہوٹی ہین بنسبت اونکی پہر کہا اوسنی مانند پہلی کہنیکی کہا اوس شخص نی یا رسول اللہ پڑہا دیجیو مجکو ایک سورۃ جامعہ یعنی جسمین جمع ہون
بہت سی باتین پس پڑہا دی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سورۃ اذا زلزلت یہانتک کہ فارغ ہوی اوس سی یعنی تمام سورۃ پڑہی پس کہا اوس شخص
نی قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا تمکو ساتہہ حق کی نہ زیادہ کرونگا مین اوسپر یعنی اوپر عمل کرنی اوسکیکی کبہی پہر پیٹہہ پہیری اوس شخص نی پس فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے مراد پانے اس شخص کی دو بار فرمایا نقل کی یہہ احمد اور ابوداؤد نے **ف** جن سورتوں کی سرخی پر الرا ہے وہ پانچ سورتیں ہیں اور سورۂ اذا زلزلت جامعہ ہے یعنی کہ اسمیں ایک آیۃ جامعہ ہے فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ اسمیں سب بیز ین کرنی نہ کرنی کی آگئیں ع ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا يَسْتَطِيعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ أَلْفَ آيَةٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ قَالُوا وَمَنْ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَقْرَأَ أَلْفَ آيَةٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ قَالَ أَمَا يَسْتَطِيعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہیں طاقت رکھتا ہے ایک تمہارا یہہ کہ پڑہے ہزار آیتیں ہر دن میں عرض کیا صحابہ نے کون طاقت رکھتا ہے یہہ کہ پڑہے ہزار آیتیں ہر روز یعنی ہمیشہ کون پڑہ سکتا ہے فرمایا کیا نہیں طاقت رکھتا ایک تمہارا یہہ کہ پڑہے سورۂ الہکم التکاثر نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یعنی اگر یہہ سورۂ پڑہے تو ثواب ہزار آیتوں کا پاتا ہے اسلیے کہ اسمیں بے رغبتی دلائی ہے دنیا سے اور رغبت دلائی ہے عقبی میں ع ع

وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ بُنِيَ لَهُ بِهَا قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَ عِشْرِينَ مَرَّةً بُنِيَ لَهُ بِهَا قَصْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثِينَ مَرَّةً بُنِيَ لَهُ بِهَا ثَلَاثَةُ قُصُورٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ إِذًا لَنُكْثِرَنَّ قُصُورَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللهُ أَوْسَعُ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

اور روایت ہے سعید بن مسیب سے بطریق ارسال کے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ پڑہے قل ہو اللہ احد دس بار بنایا جاتا ہے اوسکی لیے سبب اوسکے ایک محل بہشت میں اور جو پڑہے بیس بار بنائی جاتی ہیں اوسکی لیے سبب اس سورۃ کی دو محل بہشت میں اور جو پڑہے اسکو تیس بار بنائی جاتی ہیں اوسکی لیے سبب پڑہنے اوسکی کی تین محل بہشت میں پھر کہا حضرت عمر بیٹے خطاب کے نے قسم ہے خدا کی یا رسول اللہ اسوقت بہت بناوینگے ہم محل اپنے یعنے جب ایسا ثواب ہے تو بہت پڑہینگے اسکو تا بہت سے محل ملیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ بہت فراخ ہے اس سے یعنی ثواب و فضل اوسکا بہت فراخ ہے پس رغبت کرو اوسمیں اور تعجب نکرو نقل کی یہہ دارمی نے

وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ لَمْ يُحَاجَّهُ الْقُرْآنُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَتَيْ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قُنُوتُ لَيْلَةٍ وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ خَمْسَمِائَةٍ إِلَى الْأَلْفِ أَصْبَحَ وَلَهُ قِنْطَارٌ مِنَ الْأَجْرِ قَالُوا وَمَا الْقِنْطَارُ قَالَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے حسن سے بطریق ارسال کی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑہے بیچ رات کی سو آیتیں نہیں جھگڑیگا اوس سے قرآن اوس رات میں اور جو شخص کہ پڑہے رات میں دو سو آیتیں لکھا جاتا ہے واسطے اوسکی ثواب قیام رات کا اور جو شخص کہ پڑہے رات میں پانسو آیتیں ہزار تک صبح کرتا ہے اس حال میں کہ ہوتا ہے اوسکی لیے بقدر قنطار کی ثواب عرض کیا صحابہ نے کیا ہے قنطار فرمایا بارہ ہزار یعنی درہم یا دینار نقل کی یہہ دارمی نے **ف** نہیں جھگڑیگا الخ یعنی قرآن جھگڑیگا اور دشمن ہوگا اوس کیساتھ کہ نہ پڑہے اوسکو اور ملازمت نہ کرے اوسپر پس پڑہنا سو آیتوں کا شب کو بیچ دفع دشمنی قرآن کی اور ادای حق اوسکیلیے اوس شب میں کافی ہے اور جاننا چاہیے کہ جھگڑنا قرآن کا دو سبب سے ہوگا ایک سبب نہ پڑہنے کی اور ایک سبب عمل نکرنیکی پس سبب پڑہنے کی جو جھگڑیگا وہ تو پڑہنے سے رفع ہوگا اور سبب عمل نکرنے کی جو جھگڑیگا وہ باقی رہیگا اگر عمل کریگا حاصل یہہ کہ اگر قرآن پڑہیگا اور عمل بھی کریگا بالکل اوسکی جھگڑنے اور دشمنی کرنے سے محفوظ رہیگا بلکہ شفیع اوسکا ہوگا اور اگر ایک بات میں بھی قصور ہوگا جھگڑا باقی رہیگا اور کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہے حدیث اسپر کہ قراۃ قرآن کی لازم و واجب ہے انسان پر پس جب پڑہیگا تو اللہ تعالی جھگڑنیکی اوس سے پس نسبت جھگڑنیکی طرف قرآن کی مجازا ہے حقیقت میں وہ جھگڑنا خدا کا ہوگا اور بقدر قنطار کی یعنی بقدر گنتی قنطار کی یا بقدر وزن اوسکی

مراد اس سی یہہ ہی کہ بہت ثواب پاتا ہی بہ ح ع **ف** فضائل بعضی سورتون و آیتون کی تفسیر عزیزی اور درمنثور سی لکہی جاتی ہین لوگ اونکی
ثواب و فضیلت کی سننی سی خوشدل ہوکر سرگرم ہیح حاصل کرنی اس نعمت عظمیٰ کی ہووین لکہا ہی مولانا عبد العزیز رح نی کہ کہا ہی مفسرین نی کہ حضرت
نوح علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام جب کشتی پر سوار ہوئی تو خوف غرق ہی ہراسان تہی واسطی نجات پانیکی غرق سی بسم اللہ مجریہا و مرسیہا کہا کشتی ا‍و‍س
غرق سی سالم رہی پس جب بسبب اس ادہی کلمی کی نجات حاصل ہوئی تو جو کوئی تمام اس کلمہ کو یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو تمام عمر بیچ ابتدای کار کی
مواظبت کریگا کیونکر محروم نجات سی ہوگا اور لکہا ہی علما نی کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی ۱۹ انیس حرف ہین اور موکل دوزخکی بہی انیس ہین ساتہہ ہر حرف
کی بلا ہر ایک کی ونہین سی دفع ہوسکتی ہی اور یہہ بہی لکہا ہی کہ روز و شب کی چوبیس ساعتین ہین پانچ ساعتونکی لیی تو پانچ نماز ین مقرر فرمائین اور انیس
باقی کی لیی یہہ انیس حرف دیی تا ہر نشست و برخاست اور حرکت اور سکون مین کہ ان انیس ۱۹ ساعتون مین ہون برکت و عبادت حاصل کری یعنی
ان حرفونکی لیی برکت سی وہ ساعتین بہی عبادت مین لکہی جاوین اور یہہ بہی لکہا ہی علما نی کہ سورہ برات کو کہ مشتمل ہی اوپر حکم قتل کفار کی بسم اللہ الرحمن الرحیم
سی خالی رکہا اور وقت ذبح کی بہی مقرر فرمایا کہ بسم اللہ اللہ اکبر کہین اور بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ کہین اسلیی کہ صورت ذبح کی صورت قہر کی ہی اور رحمت مقتضی
اوسکی ہی نہین پس جو کوئی اس کلمہ رحمت پر ہر وقت و ہر آن مداومت کری اور ادنی درجہ یہہ ہی کہ ہر روز ستر ہ بار نماز فرض مین اپنی زبان پر جاری
کری یقین ہی کہ غضب و عذاب سے محفوظ اور رحمت و ثواب سے محظوظ ہوویگا اور خواص اس آیۂ کریمہ یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ جب
آدمی پاخانہ کو جاوی تو چاہی کہ بسم اللہ کہکر جاوی تا پردہ واقع ہو درمیان شرمگاہ اوسکی اور نظر جنات کی پس جب یہہ کلمہ درمیان آدمی کی اور
دشمنان دنیوی اوسکی پردہ ہوا تو امید ہی کہ درمیان آدمی کی اور عذاب عقبی کی البتہ پردہ ہوگا اور صحاح ستہ مین وارد ہوا ہی کہ اصحاب آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی سانپ بچہو کی کاتی ہوونکو اور مرگی والونکو اور دیوانونکو ساتہہ سورہ فاتحہ کی رقیہ کرتی تہی یعنی پڑہ کر دم کرتی تہی اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو جائز رکہا اور دارقطنی اور ابن عساکر نی سائب بن یزید سی روایت کیا ہی کہ اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ
اس سورۃ کی رقیہ فرمایا اور آب دہن مبارک کا بعد پڑہنی اس سورۃ کی اوپر مقام درد اونکی ملا اور بزار اپنی مسند مین انس بن مالک سے لایا ہی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جبتی پہلو اپنا بچہونی پر رکہا اور فاتحہ اور قل ہو اللہ احد پڑہ کر اپنی پر دم کین ہر بلا سی امان مین ہوا مگر یہہ کہ موت اوسکی
مقدر ہو یعنی موت سے کوئی چیز نہین بچاسکتی اور عبد بن حمید اپنی مسند مین لایا ہی ابن عباس سے بطریق مرفوع کی کہ فاتحۃ الکتاب برابر دو تہائی قرآن
کی ہی ثواب مین اور ابو الشیخ اور طبرانی اور ابن مردویہ اور دیلمی اور ضیا مقدسی روایت کرتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ چار
چیزین گنج عرش سی مجکو دی ہین اور کوئی چیز سوای ان چار کی اوس گنج سی کسی کو نہین پہنچی ام الکتاب اور آیۃ الکرسی اور خاتمہ سورۂ بقرہ کا اور
سورہ کوثر اور ابو نعیم اور دیلمی نی ابو دادسی روایت کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ فاتحۃ الکتاب کفایت کرتی ہی او سچیز سی کہ
کوئی چیز قرآن سی کفایت نہین کرتی ہی اور اگر فاتحۃ الکتاب ایک پلہ ترازو کی مین رکہین اور تمام قرآن کو دوسری پلہ مین تو البتہ فاتحۃ الکتاب
سات قرآن کی برابر ہو اور ابو عبید فضائل قرآن مین حسن بصری رض سی روایت کرتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو کوئی فاتحۃ الکتاب کو
پڑہی گویا توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان کو پڑہا اور تفسیر وکیع اور کتاب المصاحف ابن انباری اور کتاب العظمۃ ابو الشیخ اور حلیۃ الاولیا ابو نعیم
کی مین وارد ہوا ہی کہ ابلیس علیہ اللعنۃ کو اپنی عمر مین نوحہ اور زاری کرنی اور خاک ڈالنیکا سر پر چار بار اتفاق پڑا اول وسوقت کہ اوسپر لعنت ہوئی
اور دوسری جبکہ اوسکو آسمان سی زمین پر ڈالا اور تیسری جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوئی اور چوتہی جبکہ فاتحۃ الکتاب نازل ہوئی اور ابو الشیخ
کتاب الثواب مین لایا ہی کہ جسکو کوئی حاجت درپیش ہو چاہیی کہ فاتحۃ الکتاب پڑہی اور بعد ختم کرنیکی حاجت چاہی اور ثعلبی نے شعبی سی روایت کیا ہی

کہ ایک شخص اونکی پاس آیا اور شکایت درد گردہ کی کی شیخ نی اوسکو کہا کہ تجکو لازم ہی کہ اساس القرآن پڑہ کر درد کی جگہہ دم کر اوسنی کہا کہ اساس القرآن کیا ہی شیخ نی کہا فاتحۃ الکتاب اور بیچ اعمال مجربہ مشایخ کی مذکور ہی کہ سورہ فاتحہ اسم اعظم ہی واسطی ہر مطلب کے پڑہنی چاہیی اور اسکی دو طریق ہین ایک تو یہہ ہے کہ مابین سنت فجر اور نماز فرض کی میم بسم اللہ الرحمن الرحیم کی ساتھہ لام الحمد کی ملا کر اکتالیس بار چالیس دن تک پڑہی جو مطلب ہوگا حاصل ہوگا انشاء اللہ تعالی آور اگر شفا مریض کی یا سحر زدہ کی منظور ہو تو پانی پر دم کر کر اوس مریض اور سحر زدہ کو پلادی اور دوسری یہہ کہ نوچندی اتوار کو درمیان سنت اور فرض فجر کی بی قید ملانی میم کی ساتھہ لام کی ستر بار پڑہی بعد ازان ہر روز اوسیوقت پڑہی اور دس دس بار کم کرتا جاوی تا ہفتہ کو ختم ہو اگر اول ہفتہ مین مطلب حاصل ہو فبہا والا دوسرا اور تیسری ہفتی مین اسطرح کری اور لکہنا اس سورۃ کا چینی کی پیالی پر ساتھہ گلاب و مشک و زعفران کی بہر دہو کر پلانا اوسکا واسطی شفا امراض مزمنہ کی چالیس روز تک مجرب ہے اور دانتون کی درد اور درد سر اور درد شکم اور اور دردون کی لیی سات بار پڑہ کر دم کرنا اوسکا مجرب ہے اور سورہ بقرہ کی ہی بہت فضیلت آئی ہی صحیح مسلم مین انس بن مالک سی منقول ہی کہ جب ہم مین کوئی سورہ بقرہ اور آل عمران پڑہ لیتا تو اوسکو ہم مین عظمت و جاہ پیدا ہوئی چنانچہ ایک اور روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر کہین بہیجتی تہی اور تعین امیر مین تردد تہا ہر ایک لشکر والونکو اپنی سامنی بلا کر دریافت فرمایا کہ کون کونسی سورۃ قرآن کی پڑہی ہی ہر ایک کو جو کچہہ یاد تہا عرض کرتا تہا حتی کہ نوبت ایک نوجوان کی پہونچی کہ عمر مین سب سے چہوٹا تہا اوس سے ہی پوچہا کہ کون کونسی سورۃ قرآن کی یاد رکہتا ہی تو عرض کیا فلان فلان سورۃ اور سورہ بقرہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ کیا سورہ بقرہ ہی یاد رکہتا ہی عرض کیا کہ ہان یا رسول اللہ فرمایا جا تو امیر اس لشکر کا ہی ؛ اور بیہقی نی شعب الایمان مین روایت کیا ہی کہ حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب نے سورہ بقرہ کو ساتہہ حقائق اور دقائق اوسکی بارہ برس کی عرصہ مین پڑہا اور ختم کی روز ایک اونٹ کو ذبح کر کر طعام وافر پکا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یارونکو کہلایا اور حضرت ابن عمر ہی سی منقول ہی کہ آٹھہ برس تک بیچ پڑہنی سورہ بقرہ کی توقف کیا اور بعد آٹھہ برس کی ختم کی غرض کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکی یارونکی نزدیک یہہ سورۃ ایسی عظمت رکہتی تہی کہ ویسے اور سورۃ نہ رکہتی تہی اور خواص مجربہ اس سورۃ کی یہہ ہے کہ جس موسم بیچ چیچک نکلتی ہی جس لڑکیکی عافیت منظور ہو اوسکی روبرو نہار مونہہ اس سورۃ کو بتجوید و ترتیل سی پڑہ کر دم کری اور وہ لڑکا ہی نہار مونہہ ہو فضل الہی سی اوس لڑکیکو اوس سال چیچک نہین نکلنی کی اور اگر نکلی گی ہی تو انجام بخیر ہوگا لیکن شرط یہہ ہے کہ جس وقت پڑہنا اس سورۃ کا شروع کری تو ادہائی پاؤ چاول اور دہی اور کہانڈ اوس پر ڈالکر اوسی مجلس مین کسی مستحق کو کہانیکی لیی دے تمام ہوا کلام مولانا عبد العزیز رحمہ کا ؛ اب شروع ہوتا ہی ترجمہ درمنثور کی حدیثونکا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی یاد کری دس آیتین اول سورہ کہف کی بچایا جاویگا فتنہ دجال کسیی اور ایسی ہی بچیگا وہ شخص کہ یاد کریگا دس آیتین اس سورۃ کی اخیر کی اور جو کوئی پڑہیگا سورہ کہف کی دس آیتین وقت سونیکی بچایا جاویگا فتنہ دجال کسیی اور جو کوئی پڑہیگا خاتمہ اوسکا وقت سونیکی ہوگا اوسکی لیی نور نزدیک قرات اوسکی سی قدم اوسکی تک دن قیامت کی آور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی سورہ کہف دن جمعہ کی ہوتا ہی کفارہ اوسکی لیی دوسری جمعہ تک اور ایک روایت مین ہی کہ جس گہر مین پڑہی جاوی سورہ کہف نہین داخل ہوتا اوسمین شیطان اوس رات اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی پڑہین چار رکعتین پیچہی عشا کی پڑہی پہلی دو رکعتون مین قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور اخیر کی دو رکعتون مین تبارک الذی اور الم تنزیل السجدہ لکہا جاتا ہی اوسکی لیی ثواب مانند چار رکعتون کی کہ لیلۃ القدر مین پڑہی اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی تبارک الذی اور الم تنزیل السجدہ درمیان مغرب و عشا کی پس گویا کہ قیام کیا لیلۃ القدر مین اور ایک روایت مین کعب رض سی کہ جسنی پڑہی رات کو الم تنزیل السجدہ اور تبارک الذی لکہی جاتی ہین اوسکی لیی ستر نیکیان اور دور کیجاتی ہین اوس سی ستر برائیان اور بلند کیجاتی ہین اوسکی لیی ستر درجی آور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی الم تنزیل اور تبارک الذی رات مین لکہتا ہی اوسکی لیی اللہ تعالی ثواب مانند ثواب لیلۃ القدر کی آور روایت کی ابن نصر اور

ابن مردویہ اور خطیب اور بیہقی نی ابی بکر صدیق رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سورہ یس نام رکہی گئی ہی توریت مین معمہ کہ شامل ہی بہلائیون
دنیا اور آخرت کیکو اپنی پڑہنی والیکی لیئی اور دور کرتی ہی اوس سے مصیبت دنیا اور آخرت کی اور دفع کریگی اوس سی ہول آخرت کی اور نام رکہا گیا ہی
اسکا رافعہ اور خافضہ یعنی بلند مرتبہ کرتی ہی مومنونکو اور پست کرتی ہی کافرونکو دفع کرتی ہی پڑہنی والی اپنی سی ہر برائی اور روا کرتی ہی اوسکی ہر حاجت
جو کوئی پڑہی اسکو برابر ہوتی ہی اوسکی لیئی بیس حجون کی اور جو کوئی سنی اسکو برابر ہوتی ہی اوسکی لیئی ہزار دینار کی کہ دی فی سبیل اللہ یعنی جہاد مین اور جو
کوئی لکہکر پیوی اسکو داخل کرتی ہی اوسکی لیئی اندر ہزار دوائین اور ہزار نور اور ہزار یقین اور ہزار برکتین اور ہزار رحمتین اور نکال لیتی ہی ہر کینہ
اور دکہہ اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ دوست رکہتا ہون مین کہ سورہ یس میری امت کی ہر انسان کی دلمین ہو اور
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی مداومت کی اوپر پڑہنی یس کی ہر رات پہر مرگیا مرا شہید آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی پڑہی یس
اول روز مین روا کیجاتی ہین حاجتین اوسکی آور ابن عباس سے ہی کہ کہا جسنی پڑہی یس وقت صبح کی دیا جاتا ہی آسانی اوس دنکی شام تلک اور جسنی پڑہی یس
اول شب مین دیا جاتا ہی آسانی اوس رات کی صبح تک اور بیہقی نی روایت کی ابی قلابہ سی کہ کہا جسنی پڑہی یس مغفرت کی جاتی ہی اوسکی اور جسنی پڑہی
حالت بہوک مین سیر ہو جاتا ہی اور جسنی پڑہی یس حالمین کہ راہ بہولا ہوا تہا راہ پالیتا ہی اور جسنی پڑہی یہہ اسحالمین کہ جانور اوسکا جاتا رہا تہا پالیتا ہی
اوسکو اور جسنی پڑہی یہہ وقت کہانیکی کہ ڈرتا تہا کمی کہانی سی کفایت کریگی اوسکو اور جسنی پڑہا اسکو نزدیک میت کی آسانی کیجاتی ہی اوسپر اور جسنی
پڑہا اسکو نزدیک ایک عورۃ کی کہ دشوار تہا اوسپر ہونا بچیکا آسانی ہوتی ہی اوسپر اور جسنی پڑہا اسکو پس گویا کہ پڑہا قرآن گیارہ بار اور ہر چیز کا دل ہی اور دل
قرآن کا یس آور کہا مقبری نی جب پہونچی تمکو کوئی چیز قسم خوف یا مطالبہ کی سلطان یا دشمن سی مگر کہ پڑہی یس پس وہ چیز دفع کیجاوی گی اوسی
سبب سے آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی پڑہی یس اور والصافات دن جمعہ کی پہر سوال کیا اللہ تعالی سی دیتا ہی اللہ تعالی سوال
اوسکا اور ابن عباس سی روایت ہی کہ کہا تہی ہم پہچانتی فارغ ہونا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز سی ساتہہ کہنی سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون
آخر آیۃ تک کے آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی کہا پیچہی نماز کی سبحان ربک رب العزۃ آخر آیۃ تک تین بار پس تحقیق لیا ثواب ساتہہ پیمانہ
پوریکی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسکو خوش لگی یہہ کہ لی ثواب پیمانہ پوری مین دن قیامت کی پس چاہیی کہ کہی یہہ آیت یعنی سبحان
ربک آخر مجلس اپنی مین جسوقت کہ ارادہ کری اوٹہنی کا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی دین مجکو سبع طول یعنی سات
سورتین بڑی کہ اول قرآن مین ہین جگہہ توریت کی اور دین مجکو الرات طواسین تک جگہہ انجیل کی اور دین مجکو ما بین طواسین کی حامیمون تک
جگہہ زبور کی اور فضیلت دی مجکو ساتہہ حامیمون کی اور مفصل کی نہین پڑہا اونکو کسی نبی نی پہلی میری اور ابن عباس سے ہی کہ ہر چیز کی لیئی خلاصہ
ہی اور خلاصہ قرآن کا حامیمین ہین آور سمرۃ بن جندب سی ہی بطریق مرفوع کی کہ حامیمین باغ ہین باغون جنت کیسی آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ حامیمین سات ہین اور دروازی دوزخکی ہی سات اوگی ہر حمیم انمین سی کہڑی رہیگی ہر دروازی پر اون دروازونمین سی کہی گی
یا الہی نہ داخل کر اس دروازیسی اوسکو کہ ایمان رکہتا تہا مجپر اور پڑہتا تہا مجکو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہر درخت کی لیئی پہل ہے
اور پہل قرآن کی حامیمین ہین وہ باغ ہین ارزانی کرنیوالی سیر کرنیوالی گہن کی پس جو کوئی دوست رکہی یہہ کہ چری باغون جنت کی مین پس
چاہیی کہ پڑہی حامیمین اور روایت کی بیہقی نی شعب الایمان مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتی تہی یہانتک کہ پڑہین تبارک الذی اور
حم السجدہ اور ایک روایت مین ہے کہ جو کوئی پڑہی شب جمعہ مین حم الدخان اور یس صبح کرتا ہی اس حالمین کہ بخشش کیجاتی ہی اوسکی لیئی اور ایک
روایت مین ہی کہ فرمایا جو کوئی پڑہی حم الدخان شب جمعہ مین یا دن جمعہ مین بناتا ہی اوسکی لیئی اللہ تعالی گہر جنت مین اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی

پڑہی سورہ دخان رات جمعہ کی مین صبح کرتا ہی اسحالت مین کہ مغفرۃ کیجاتی ہی اوسکی اور نکاح کیا جاویگا اوسکا حورعین سی اور جو کوئی پڑہی سورہ دخان
رات مین بخشی جاتی ہین پہلی گناہ اوسکی ÷ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی پڑہی الم تنزیل اور یس اور اقتربت الساعۃ اور تبارک الذی ہونگی اوسکے
لیے نور اور پناہ شیطان سی اور شرک سی اور بلند کیے جاوینگی اوسکی لیے درجے دن قیامت کی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ جو کوئی پڑہی اقتربت الساعۃ ہر رات مین اوٹہاویگا اوسکو اللہ دن قیامت کی اسحالمین کہ مونہہ اوسکا مانند چودہوین رات کی چاندکی ہوگا
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قاری سورۃ حدید اور اذا وقعت اور الرحمن کا پکارا جاتا ہی بیچ رہنی والون آسمان و زمین کی ساکن الفردوس
یعنی یہہ جنت فردوس مین کہ اعلی جنت ہی رہیگا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سورۃ الواقعہ سورۃ الغنی ہی پس پڑہو اسکو اور سکہاؤ اسکو
اولاد اپنی کو اور ایک روایت مین ہی کہ سکہاؤ اسکو بیبیون اپنی کو ÷ اور حضرت عائشہ سی ہی کہ کہا عورتون کو کہ نہ عاجز کری ایک تمہارا کوئی یہہ کہ پڑہے
سورۂ واقعہ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی اخیر سورۂ حشر کا پہر مرجاوی اوس رات مین یا دن مین تو دور کیجاوینگی اوس سے تمام
خطائین کہ کی ہین اور حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ جب جگہہ پکڑی طرف بچہونی اپنی کی یہہ کہ پڑہی سورۂ حشر اور فرمایا کہ تو مریگا
شہید اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص پناہ مانگی ساتہہ اللہ کی شیطان سی تین بار پہر پڑہی اخیر سورہ حشر کا بہیجتا ہی اللہ ستر ہزار فرشتی
کہ دفع کرتی ہین اوس سی شیاطین جن و انس کو اگر رات کو پڑہتا ہی صبح تک دفع کرتی ہین اور اگر صبح کو پڑہتا ہی شام تک دفع کرتی ہین اور فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی پڑہین حشر کی اخیر آیتین رات مین یا دن مین پہر مرا اوس دن یا رات مین پس واجب ہوئی اوسکی لیے جنت اور فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دوست رکہتا ہون مین یہہ کہ ہو تبارک الذی بیچ دل ہر انسان کی امت میری سی اور کہا عکرمہ بن سلیمان نی کہ
پڑہا مینی یعنی قرآن اسمعیل کی آگی پس جب پہنچا مین والضحی کو کہا کہ اللہ اکبر کہہ نزدیک خاتمہ ہر سورہ کی اخیر کلام اللہ تک ایسی کہ مینی پڑہا عبداللہ بن
کثیر کی آگی پس جب پہنچا مین والضحی تک کہا تکبیر کہہ اخیر کلام اللہ تک اور ابن عباس نی یہی حکم کیا اسکا اور خبر دی ابن عباس نے کہ حکم کیا ابی ابن کعب
نی مجکو اسکا اور خبر دی مجکو ابی نی کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسکا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اذا زلزلت برابر ہی آدہی قرآن
کی اور والعادیات ہی برابر ہی آدہی قرآن کی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی رات مین ہزار آیتین ملیگا اللہ تعالی سی
اسحالمین کہ وہ ہنستا ہوگا عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کون قوت رکہتا ہی ہزار آیتون پر پس پڑہی بسم اللہ الرحمن الرحیم الہکم التکاثر آخر سورۃ تک
اور فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی کہ یہہ سورہ برابر ہی ہزار آیتون کی اور روایت کی ابو الشیخ نی عظمہ مین اور ابو محمد سمرقندی
نی بیچ فضائل قل ہو اللہ احد کی انس سے کہ کہا آئی یہود خیبر کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر کہا اونہون نی اے ابو القاسم پیدا کیا اللہ تعالی نی ملائکہ کو
نور حجاب سے اور آدم کو حما مسنون سی یعنی کیچڑ سڑی ہوئی سی اور ابلیس کو شعلہ آگ سی اور آسمان کو دہوین سی اور زمین کو پانی کی جہاگ سی پس خبر دی
اپنی رب سے یعنی رب کاہی سی بنا ہی پس نہ جواب دیا اونکو کچہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر لائی اونکی پاس جبرئیل اس سورۃ کو قل ہو اللہ احد یعنی کہہ اللہ
ایک ہی نہ اوسکی اصول و فروع ہین اور نہ شریک اللہ الصمد اللہ بی پروا ہی نہ کہاتا ہی اور نہ پیتا ہی اور نہ اور احتیاج رکہتا ہی پڑہی ساری سورۃ
یہہ سورۃ ہی کہ نہ اسمین ذکر جنت کا ہی اور نہ آگ کا اور نہ آخرۃ کا اور نہ حلال کا اور نہ حرام کا منسوب کیا اسکو اللہ نی طرف اپنی پس یہہ خاص اسکی
لیے ہے جسنی پڑہا اسکو تین بار برابر ہوئی ساتہہ پڑہنی تمام وحی کی اور جسنی پڑہا اسکو تیس بار نہین فضل ہوئیگا کوئی اہل دنیا سی اوسدن مگر جسنی زیادہ
پڑہا ہو اس سی اور جسنی پڑہا اسکو دو بار رہیگا جنت الفردوس مین اور جسنی پڑہا اسکو تین بار جسوقت کہ داخل ہوا اپنی گہر مین دور ہوتا ہی اوس سے فقر
اور ایک روایت مین ہی کہ رات گذاری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک رات کہ پڑہتی تہی اسکو اور بار بار پڑہتی تہی اسکو صبح تک اور ایک روایت مین

ہی کہ جسنی پڑہی قل ہو اللہ احد پس گویا کہ پڑہا تہائی قرآن اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی قل ہو اللہ احد دو سو بار بخشی جاتی ہین اوسکی گناہ
دو سو برس کی آور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی قل ہو اللہ احد پچاس بار بخشی جاتی ہین اوسکی گناہ پچاس برس کی آور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی پڑہی ہر روز دو سو بار قل ہو اللہ احد لکہی جاتی ہین اوسکی لیی ڈیڑہ ہزار نیکیان اور دور کیی جاتی ہین اوس
سی گناہ پچاس برس کی مگر یہہ کہ ہو اوسپر دین اور نقل کی ابن سعد اور ابن خریس اور ابو یعلی اور بیہقی نی دلائل مین انس سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
شام مین پس اوتری جبریل ع اور کہا ای محمد تحقیق معویہ بن معویہ مزنی مرگیا پس آیا دوست رکہتی ہو تم یہہ کہ نماز پڑہو اوسپر کہا ہان پہر مارا بازو اپنا زمین پر
پس پست ہو گئی اوسکی لیی ہر چیز اور مل گئی زمین سے اور بلند کیا گیا اوسکی لیی جنازہ اوسکا پس نماز پڑہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نی کس چیز سی دیا گیا معویہ یہہ فضیلت کہ نماز پڑہی اوسپر دو صفون نی ملائکہ سی کہ ہر صف مین چہہ لاکہہ فرشتی تہی کہا جبریل ع نی بسبب پڑہنی قل ہو اللہ
احد کی تہا پڑہتا اوسکو کہڑی اور بیٹہی اور آتی اور جاتی اور سوتی یعنی لیٹی آور ایک روایت انس سے اسطرح آئی ہی کہ کہا تہی ہم ساتہہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی تبوک مین پس طلوع ہوا آفتاب ایکدن ساتہہ روشنی اور شعاع و نور کی کہ نہ دیکہا تہا ہمنی اوسکو پہلی اسکی پس تعجب کرنی لگی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی روشنی و نور سی کہ ناگہان جبریل ع آگئی پس پوچہا جبریل ع سی کیا ہی واسطی آفتاب کے کہ نکلا ہی ایسا روشن و نورانی کہ نہین دیکہا
مینی اوسکو کہ نکلا ہو پہلی اس سے کہا یہہ اس سبب سے ہی کہ معویہ بن معویہ لیثی مرگیا ہی مدینہ مین آج پس بہیجی اللہ نی طرف اوسکی ستر ہزار فرشتی کہ نماز پڑہین
اوسپر کہا یہہ کس سبب سے ای جبریل کہا تہا بہت پڑہتا قل ہو اللہ احد کہڑی اور بیٹہی اور چلتی اور اوقات رات و دنمین بہت پڑہا اوسکو اسلیی کہ
یہہ نسبت ہی تمہاری رب کے اور جو کوئی پڑہی اسکو پچاس بار بلند کرتا ہی اللہ اوسکی لیی پچاس ہزار درجی اور دور کرتا ہی اوس سے پچاس ہزار برائیان
اور لکہتا ہی اوسکی لیی پچاس ہزار نیکیان اور جو کوئی زیادہ پڑہی اسکو زیادہ دیوی اللہ تعالی ثواب کہا جبریل ع نی پس کہا سمیٹ لون تمہاری
لیی زمین پس نماز پڑہو تم اوسپر کہا کہ ہان پہر نماز پڑہی حضرت نی اوسپر آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تین چیزین ہین جو کوئی کری اونکو واسطی
پورا کرنی ایمان کی داخل ہوگا جس دروازی جنت کسی کہ چاہیگا اور نکاح کریگا حور عین سی جس سی چاہیگا جو کوئی معاف کری قاتل اپنی سی اور
ادا کری دین خفیہ اور پڑہی پیچہی ہر نماز فرض کی دس بار قل ہو اللہ احد پس کہا ابو بکر نی اور اگر ایک کری انمین سی یا رسول اللہ فرمایا ایک کری انمین
سے یعنی اگر ایک چیز کریگا تو بہی یہی ثواب پاویگا ۞ آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی قل ہو اللہ احد ہر دن مین پچاس بار پکارا
جاویگا دن قیامت کی قبر اپنی سی ای مدح کرنیوالی اللہ کی داخل ہو جنت مین ۞ اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص
کہ بہول جاوے بسم اللہ کہنی اپنی طعام پر پس چاہیی کہ پڑہی قل ہو اللہ احد جب فارغ ہو آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی قل ہو اللہ احد
جسوقت کہ داخل ہو گہر اپنی مین دور ہوتی ہی محتاجگی گہر والونسی اور ہمسایونسی آور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آئی
میری پاس جبریل اچہی صورۃ مین ہنستی ہوی خوش اور کہا ای محمد علی اعلی تجہی سلام فرماتا ہی اور فرماتا ہی کہ ہر چیز کی لیی نسب ہی اور نسب میرا قل
ہو اللہ احد ہی پس جو شخص کہ آویگا میری پاس امت تیری سی اسحال مین کہ پڑہی ہوگی قل ہو اللہ احد ہزار بار کبہی دونگا اوسکو نشان اپنا اور قائم
کرونگا اوسکو نزدیک عرش اپنی کی اور شفاعت قبول کرونگا اوسکی ستر آدمیونکی حق مین اون لوگونمین سی کہ واجب ہوگا عذاب اگر نہ لازم کیا ہوتا
مینے اپنی نفس پر کل نفس ذائقۃ الموت تو نہ قبض کرتا مین روح اوسکی ۞ اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص پڑہی بعد نماز
جمعہ کی قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات سات بار پناہ مین رکہتا ہی اوسکو اللہ برائی سی دوسری جمعہ تک اور ایک
روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی قل ہو اللہ احد ہزار بار ہوتا ہی پڑہنا اوسکا محبوب تر طرف اللہ کے ہزار گہوڑون بالگام و بازین سے کہ دیوی فی سبیل اللہ یعنی جہاد میں

اور کعب حبار سے ہے کہ کہا جو کوئی پڑہے قل ہو اللہ احد حرام کرتا ہے اللہ تعالی گوشت اوسکے کو آگ پر اور کعب حبار سے یہہ بہی آیا ہے کہا کہ جو کوئی مواظبت
کرے اوپر پڑہنے قل ہو اللہ اور آیۃ الکرسی کی دس بار رات دن میں واجب کرے خوشنودی اللہ تعالی کی بڑی اور ہوگا ساتہہ انبیا اوسکے اور بچایا جاتا ہے
شیطان سے اور ایک روایت مین ہے کہ جو کوئی پڑہے قل ہو اللہ بعد زوال عرفہ کی ہزار بار دیتا ہے اوسکو اللہ جو کچہہ مانگے اور ایک روایت مین ہے کہ جو کوئی
پڑہے اسکو ہزار بار پس تحقیق مول لے لیا نفس اپنا اللہ سے یعنی آزاد ہوا آگ سے اور ایک روایت مین ہے کہ جو کوئی پڑہے اسکو دو سو بار ہوتا ہے اوسکے لیے ثواب
پانسو برسکی عبادت کا اور ایک روایت مین ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب نکاح کیا حضرت علی رض کا حضرت فاطمہ رض سے منگایا پانی پہر کلی ڈالی اوسمین پہر
لیگئے علی رض کو ساتہہ اپنے یعنی گہر مین اور چہڑکا وہ پانی انکے گریبان مین اور درمیان دونون مونڈہون اونکے اور اللہ کی پناہ مین دیا اونکو ساتہہ پڑہنے
قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی ۱۲ اور ایک روایت مین ہے کہ جسنے پڑہے قل ہو اللہ احد سو بار بعد نماز صبح کی پہلے
کلام کرنیکے کسی سے اوٹہائی جاتی ہین اوسکے لیے اوسدن مین عمل پچاس صدیقون کی **باب** یہہ بیچ بیان متعلقات پہلے باب کے **الفصل**
الاول فصل پہلے **عن** ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعاھدوا القرآن فوالذی
نفسی بیدہ لھو اشد تفصیا من الابل فی عقلھا متفق علیہ روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبرگیری کرو
قرآن کی یعنی ہمیشہ پڑہا کرو تاکہ بہول نہیں پس قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتہہ مین ہے کہ البتہ قرآن جلد نکل جاتا ہے سینے سے بہ نسبت اونٹ
کی رسی اپنی سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی آدمی اونٹ کی محافظت سے غفلت کرے تو اونٹ رسی مین سے نکل بہاگتا ہے اسیطرح سے
قرآن اگر نہ پڑہا کرے اسکو اور خبر نہ رکہے اسکی تو اوس سے بہی زیادہ سینے مین سے نکل جاتا ہے یعنی جلد بہول جاتا ہے ۱۲ مولانا **وعن** ابن مسعود قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بئس ما لاحدھم ان یقول نسیت آیۃ کیت وکیت بل نسی واستذکروا القرآن فانہ
اشد تفصیا من صدور الرجال من النعم متفق علیہ وزاد مسلم بعقلھا اور روایت ہے ابن مسعود سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بری چیز ہے واسطے ایک اونکے یہہ کہ کہے بہول گیا مین آیت فلانی اور فلانی بلکہ یہہ کہے کہ بہلایا گیا اور یاد کرتے
رہو قرآن کو کہ وہ جلد جانیوالا ہے سینہ لوگونکے سے بہ نسبت چارپایون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے کہ بندہے ہون ساتہہ
رسی اپنی کی **ف** بہول گیا کہنا اسلیے منع ہے کہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ چہوڑ دیا اور بہول گیا مین سبب بےپروائی کی اور اس کہنے مین کہ بہلایا گیا اظہار
کرنا حسرت اور تقصیر کا ہے بیچ حاصل کرنے اس سعادت و نعمت کی ۱۲ شرح **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما
مثل صاحب القرآن کمثل صاحب الابل المعقلۃ ان عاھد علیھا امسکھا وان اطلقھا ذھبت متفق علیہ
اور روایت ہے ابن عمر رض سے یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے اسکے نہیں کہ مثل صاحب قرآن کی مانند مثل اونٹ والیکی کہ اونٹ باندہا گیا ہے
پابند کی اگر خبرگیری رکہتا ہے اوسکی تہنبا تا ہے اوسکو اور اگر چہوڑ دیتا ہے اوسکو جاتا رہتا ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** جندب بن
عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرؤا القرآن ما ائتلفت علیہ قلوبکم فاذا اختلفتم فقوموا عنہ متفق علیہ
اور روایت ہے جندب بن عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہو قرآن جب تک کہ خواہش کرین اوسپر دل تمہارے پس جو وقت کہ
اوسمین مختلف ہو یعنی حاصل ہو ملال اور تفرق دلونکا پس کہڑے ہو اوس سے یعنی پڑہنا موقوف کرو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا ابن ملک نے کہ جس
سورہ مین کہ دل نہ لگے تو نہ پڑہنا افضل ہے بغیر حضور کی پڑہنے سے لیکن یہان ایک نکتہ ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ عادت کرے اور نفس کو ریاضت مین ڈالے تاکہ
پڑہنے سے ملال نہ آوے بلکہ خوشی زیادہ ہووے کہ کاہل اور آسودہ دل کہ عادت ریاضت کی نہین کہتے جلدی ملول ہو جاتے ہین ایک قصے ایسے ہوتے ہین کہ ایک

سیپارہ پڑہتی ہین طول ہوتی ہین اور ایک ایسی ہوتی ہین کہ ایک سیپارہ ساتہہ ذوق شوق کی پڑہتی ہین کہ طول ہرگز نہین ہوتی ہی ۱۲ ع ۱۲ ح **وَعَنْ**
قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
يَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيْمِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی قتادہ سی کہ کہا پوچہی گئی انس
کسطرحسی تہی قراءۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا تہی قراءۃ درازی کی ساتہہ پہر پڑہی بسم اللہ الرحمن الرحیم دراز کرتی تہی ساتہہ بسم اللہ کی یعنی الف اللہ
کو مد کرتی تہی بقدر الف کی اور دراز کرتی تہی ساتہہ رحمن کی یعنی اسکی ہی الف کو اوسیطرح اور دراز کرتی تہی ساتہہ رحیم کی یعنی ی کو مد کرتی تہی
یا عارضی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** تہی قراءۃ درازگی کی ساتہہ مراد یہہ ہی کہ حضرت مد کرتی حروف مد اور لین کو بقدر معروف کی اور شرط معلوم کی
نزدیک ارباب وقف کی اور کہا طیبی نی کہ حروف مد کی تین ہین واو الف ی پس جبکہ ہو بعد انکی ہمزہ مد کری بقدر الف کی اور بعضون نی کہا کہ بقدر
دو الفونکی یا پانچ الفون تک اور مراد بقدر الف کی بقدر درازگی آواز کی ہی جسوقت کہی یا یا اور اگر ہو بعد انکی تشدید مد کری بقدر چار الفونکی
اتفاقًا مانند دابۃ کی اور اگر بعد انکی ہو ساکن مد کری بقدر دو الفونکی اتفاقًا مانند صاد اور یعلمون کی اور اگر ہو بعد انکی غیر ان حروف کی نہ مد کری مگر بقدر
نکلنی اوسکی جو ہی مانند یا کی اور مدات بسم اللہ کی اسی قبیلہ کی ہین ۱۲ ع ۱۲ **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
نہین سنتا اللہ تعالی کسی چیز کو مانند سننی کی آواز نبی کو کہ خوش آوازی سی پڑہتا ہو قرآن نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی قبول نہین کرتا اور
دوست نہین رکہتا کسی چیز کو اون چیزونمین سی کہ سنی جاتی ہین جیسا کہ دوست رکہتا ہی اور قبول کرتا ہی آواز پیغمبر کو کہ خوش آوازی سی پڑہتا ہی قرآن
۱۲ ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهٖ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کان رکہتا ہی اللہ یعنی نہین قبول کرتا کسی چیز کو
جیسا کہ کان رکہتا ہی واسطی نبی کی کہ خوش آوازی کری ساتہہ قرآن کے اوسحال مین کہ پکار کر پڑہی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْهُ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہمارے کامل طریقہ پر وہ شخص کہ نہ خوش آوازی کری ساتہہ قرآن کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی خوب
ہے خوش آوازی کرنی قرآن پڑہنی مین بشرطیکہ تغیر حرف کی یا حرکت کی یا مد کی یا شد کی یا اور طرحسی نہو اور راگ کی طور پر بہی نہو اور جو شخص کہ پڑہی قرآن کو
جان کر راگ مین تو حرام ہی پڑہنا نہ پڑہنا اچہا ہی ۱۲ مولانا ۱۲ من الشروح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اِقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ
النِّسَاءِ حَتّٰى اَتَيْتُ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَاءِ شَهِيْدًا قَالَ حَسْبُكَ
الْاٰنَ فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَاِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن
مسعود سی کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ منبر پر تہی پڑہ روبرو میری کہا مینی پڑہون مین روبرو آپکی حالانکہ آپ پر اوتارا گیا ہی
قرآن فرمایا تحقیق مین دوست رکہتا ہون یہہ کہ سنون قرآن غیر اپنی سی کہا ابن مسعود نی پس پڑہی مینی سورہ نسا یہانتک کہ پہنچا مین اس آیۃ تک پس
کیا کرینگی یہہ یہود وغیرہ جسوقت کہ لاوینگی ہم ہر امت مین سی ایک گواہ یعنی اونکی فعلون کی گواہی دیگا نبی اونکا اور لاوینگی تجکو اس امت پر گواہ
فرمایا حضرت نی بس موقوف کر پڑہنا اب یعنی ایسی کہ مین مشغول ہوتا ہون بیچ فکر کرنیکی آمین پہر التفات کیا مینی طرف حضرت کی پس ناگہان آنکہین

حضرت کی آنسو بہاتی تہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** آپ پر اوتارا گیا ہی یعنی قرآن پڑہنا حق آپکا ہی کہ جیسا اوتارا گیا ہی ویسا پڑہین گے اور کو کیا بار اکہ آپ کی روبرو پڑہی اور مین دوست رکہتا ہون یعنی بعضی وقت کہ حاصل ہوتا ہی عارف کو اوسمین سکوت جیسکہ کہا گیا ہی من عرف اللہ کل لسانہ اور ایک حالت عارف کی اور ہوتی ہی کہ اوسکی حق مین یون کہا گیا ہی من عرف اللہ طال لسانہ حاصل یہہ کہ بعضی وقت عارف حالت تحیر مین ہوتا ہی سکوت کرتا ہی اور بعضی وقت ہوشیار ہوتا ہی حقائق و معارف وغیرہ بیان کرتا ہی اور اوس سننی مین فائدہ یہہ ہے کہ معانی خوب سمجھ مین آتی ہین و تفکر و سوچ کامل ہوتی ہی اور مقصود آیہ مذکورہ سی یاد دلانا دن قیامت کا ہی اسلیے حضرت ہول اوس دن کا او ضعف اپنی امت ضعیفہ کا یاد کرکر روئی کہ حضرت بڑی شفیق اور عنایت فرما اپنی امت کی ہین صلی اللہ علیہ الف الف صلوۃ کلما ذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون

ح ۂ ح ۂ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِيْ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ قَالَ اللّٰهُ سَمَّانِيْ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِيْ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ابی بن کعب کی کہ تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا مجکو یہہ کہ پڑہون تجپر قرآن عرض کیا ابی بن کعب نے کہ اللہ تعالی نی نام لیا میرا روبرو آپکے فرمایا کہ ہان کہا ابی نی تحقیق ذکر کیا گیا مین نزدیک پروردگار عالمون کی فرمایا کہ ہان پس بہی آنسو دونون آنکھون ابی کیسی اور ایک روایت مین یون ہی کہ حضرت نی فرمایا ابی کو تحقیق اللہ نی حکم کیا مجکو یہہ کہ پڑہون تجپر سورہ لم یکن الذین کفروا کہا ابی نی کیا نام لیا ہی میرا فرمایا ہان پس روئی ابی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ابی بن کعب سب صحابہ مین بڑی قاری تہی کہ حضرت نی اونکی حق مین فرمایا تہا اقرأکم ابی یعنی بڑی قاری تم مین ابی ہین اور اللہ تعالی نی نام لیا میرا یعنی خاص میرا ہی نام لیا یہہ بات بسبب عاجزی اور گمنامی اپنی کی اور از راہ تعجب کی کہی کہ مین کہان لائق اس مرتبہ کی ہون یا از راہ ذوق و لذت کی کہی کہ یہہ مرتبہ مجکو عطا ہوا اور رونا ابی کا بسبب حاصل ہونی خوشیکی تہا کہ وقت لطف و وصال محبوب کے آتا ہی اور حقیقت مین غم آنکہون کی راہ سی باہر نکلتا ہی اور خاص لم یکن ہی کی پڑہنی کا اسلیے حکم ہوا کہ مختصر ہی اور فوائد اسمین بہت ہین کہ اصول دین کی اور وعد و وعید اور اخلاص وغیرہ مذکور ہین اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہے پڑہنا قرآن کا اہل قرآن اور اہل علم و فضل کی آگی اگرچہ قاری کا افضل ہوتی ویسی نہ ہوں

ح س وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلٰى أَرْضِ الْعَدُوِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْآنِ فَإِنِّيْ لَا آمَنُ أَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سفر کرنیسی مع قرآن کی طرف ملک دشمن کے یعنی دار الحرب کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین ہی کہ نہ سفر کرو مع قرآن کی اسلیے کہ تحقیق مین نہین امن پاتا اس سے کہ لیوی اوسکو دشمن **ف** اگر کوئی کہی کہ لکہنا قرآن کا مصحف مین آنحضرت کی زمانی مین نہ تہا بلکہ بعد حضرت کی زمانیکی مقرر ہوا پس یہہ کیونکر ہی کہ حضرت نی منع کیا سفر کرنی سی ساتہہ قرآن کی جواب یہہ کہ اگرچہ تمام قرآن مصحف مین نہ لکہا گیا تہا ولیکن جو کچہہ نازل ہوتا ہر کوئی اپنی لیی صحیفہ مین لکہکر رہنی دیتا یا یہہ خبر غیب کی دی کہ بعد میرے زمانیکی جو لکہا جاویگا اوسکو ساتہہ نلیجاو کفار کی ملک مین اور کہا بعضی علمانی کہ ساتہہ لیجانا کلام اللہ کا طرف دار الکفر کی مکروہ ہی اور اگر کوئی خط کفار کو بہیجی اور اوسمین آیہ لکہی تو مضایقہ نہین اسلیے کہ حضرت نی ہرقل کی خط مین یہہ آیت لکہی تہی تعالوا الی کلمۃ الخ واللہ اعلم ۂ ح ۂ ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسرے

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَلَسْتُ فِيْ عِصَابَةٍ مِّنْ ضُعَفَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَإِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِّنَ الْعُرْيِ وَقَارِئٌ يَّقْرَأُ عَلَيْنَا إِذْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْنَا فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سَکَتَ الْقَارِیُٔ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَاکُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قُلْنَا کُنَّا نَسْتَمِعُ اِلٰی کِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ اُمِرْتُ اَنْ اَصْبِرَ نَفْسِیْ مَعَھُمْ قَالَ فَجَلَسَ وَسْطَنَا لِیَعْدِلَ بِنَفْسِہٖ فِیْنَا ثُمَّ قَالَ بِیَدِہٖ ھٰکَذَا فَتَحَلَّقُوْا وَبَرَزَتْ وُجُوْھُھُمْ لَہٗ فَقَالَ اَبْشِرُوْا یَا مَعْشَرَ صَعَالِیْكِ الْمُھَاجِرِیْنَ بِالنُّوْرِ التَّامِّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ قَبْلَ اَغْنِیَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ یَوْمٍ وَذٰلِكَ خَمْسُمِائَۃِ سَنَۃٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا بیٹھا مین بیچ ایک جماعت غربا مہاجرین کی بیچ اصحاب صفہ کی اور تحقیق بعضی اونکی البتہ اوٹ کرتی تہی ساتہہ بعضی کی بسبب ننگی ہونیکی اور پڑہنی والا پڑہتا تہا قرآن ہمپر کہ ناگہان آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہڑی ہوئی ہمپر پس جبکہ کہڑی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہا پڑہنی والا پہر سلام علیک کی حضرت نی پہر فرمایا حضرت نی کیا کرتی ہو تم عرض کیا ہمنی سنتی ہین ہم کتاب اللہ فرمایا سب تعریف ہی اوس خدا کو کہ پیدا کیی امت میری وہ شخص کہ حکم کیا گیا مین یہہ کہ ٹہیرا ؤن مین نفس اپنی کو ساتہہ اونکی کہا راوی نی پہر بیٹہہ گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے یعنی نہ کسیکی پہلو مین تاکہ برابر کرین ذات شریف اپنی کو ہم مین پہر اشارہ کیا اپنی ہاتہہ سی اسطرح یعنی اشارہ کیا کہ حلقہ کر کر بیٹہو پس حلقہ باندہا اور ظاہر ہوئی موتہہ اونکی واسطی حضرت کی پس فرمایا خوشوقت ہوای گروہ مفلس مہاجرین کی ساتہہ نور پورے کی دن قیامت کی داخل ہوگی جنت مین پہلی دولتمندون سی آدہی دن اور یہہ آدہا دن ہوگا پانسو برس کا نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** اور تحقیق بعضی اونکی الخ یعنی جس پاس کپڑا کم ہوتا بنسبت کپڑی یار اوسکی وہ بیٹہا پیچہی یار اپنی کی پردہ کرنیکی لیی اور مراد ننگی ہونی سی ننگا ہونا سوا ستر کی ہی اور پردہ ایسی کرتی تہی کہ آدمیت مقتضی نہین اسکی کہ کہولی اوس چیز کو کہ عادت اوسکی کہولنی کی نہین اور مقصود اس سی بیان کرنا فقر و احتیاج اونکی کا ہی کہ کپڑا ہی درست بدن پر نرکہتی تہی اور اس سبب سی آپسمین ملکر بیٹہتی تا ایک طرحکی پوشیدگی حاصل ہو اور پہر سلام و علیک کی حضرت نی اس سی معلوم ہوا کہ سلام و علیک کرنی قرآن کی پڑہنی والی سی مکروہ ہی جیسیکہ فقہ مین مذکور ہی اور لکہا ہی علمانی کہ اگر کوئی سلام و علیک کری قرآن پڑہنی والی سی تو جواب اسکا لازم نہین اور کہا کرتی ہو حضرت نی پوچہا اونسی جان بوجہہ کر تاکہ بشارت دین اونکا جواب سنکر اور حکم کیا گیا مین الخ یہہ اشارہ ہی اس آیت کی طرف واصبر نفسک مع الذین یدعون ربہم اخر آیت تک اور معنی لیعدل الخ کی یہہ ہین کہ تاکہ ہون عدل کرنیوالی ساتہہ ٹہہانی نفس اپنی کی بیچون بیچ مین تاکہ قرب سب سی برابر ہو اور طیبی نی یہہ معنی کہی ہین کہ تاکہ برابر کرین ذات شریف اپنی کو درمیان ہمارے اور ممتاز ہون ہمسی اور پس حلقہ باندہا یعنی سامنی چہرہ مبارک حضرت کی اور ظاہر ہوئی موتہہ اونکی یعنی اسطرح بیٹہی کہ دیکہتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کی موتہہ کو اور ساتہہ نور پوری کی اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ نور اغنیا کا نہین ہو نیکا پورا ایسی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی دوست رکہا آخرت اپنی کو نقصان پہنچایا دنیا اپنی کو اور جسنی دوست رکہا دنیا اپنی کو نقصان پہنچایا آخرت اپنی کو پس اختیار کرو باقی کو فانی پر یعنی آخرت کو دنیا پر اور پہلی دولتمندونسی جاننا چاہیی کہ مراد فقرا سی فقرا صالح اور صابرین اور دولتمندونسی دولتمند صالح اور شاکر ادا کرنیوالی حق اموال اپنی کی پس وہ کہڑی کیی جاوینگی میدان محشر مین حساب کی لیی کہ کہان سی حاصل کیا مال اور کہان صرف کیا اس سی معلوم ہوا کہ حصہ فقرا کا قیامت مین زیادہ ہوگا حصہ غنیا سی ایسی کہ پائی اغنیا ئی لذت و راحت دنیا مین اور وہ محروم رہی م ح ع ؛ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَیِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِکُمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی برا ابن عازب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی زینت دو قرآن کو ساتہہ آوازون اپنی کی نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** مراد زینت دینی سی یہہ ہی کہ ترتیل و تجوید سی اور نرمی آواز سی پڑہی اور راگ مین پڑہنا قرآنکو اسطرح کہ زیادتی اور نقصان ہو حرفون یا حرکات مین حرام ہی اسطرح کا پڑہنی والا فاسق ہوتا ہی اور سننی والا گنہگار اور واجب ہی اس شخص کو منع

منع کرنا واسطی کہ بہت بری بدعت ہی ؛ ع ؛ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَجْذَمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی سعد بن عبادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین کوئی شخص کہ پڑہی قرآن پہر بہول جاوی اوسکو مگر ملاقات کریگا اللہ سی دن قیامت کی کٹا ہوا ہاتہہ نقل کی یہہ ابوداؤد اور دارمی نی ف بہولنا ہماری نزدیک یہہ ہی کہ دیکہکر ہی نہ پڑہ سکی اور امام شافعی کی نزدیک یہہ ہی کہ یادکیا ہوا یاد نہ پڑہ سکی یا معنی یہہ ہین کہ چہوڑ دی پڑہنا اوسکا بہولی یا نہ بہولی ؛ ع ؛ یا ہولنا استعداد والیکا یہہ ہی کہ یادکیے ہوے کو یاد نہ پڑہ سکی اور بہولنا غیر استعداد والی کا یہہ ہی کہ دیکہکر بہی نہ پڑہ سکی اور اس سے معلوم ہوا کہ قرآنکو بعد سیکہنی کی اور یاد کرنیکی بہولنا بہت گناہ ہی پس چاہیی کہ اوسکی پڑہنی سی تغافل نکری اور ہمیشہ اور بہت پڑہتا رہی ؛ مولانا ؛ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی یہہ کہ رسول خدا نی درود ہو جیو اللہ کا اونپر اور سلام فرمایا کہ نہین سمجہا یعنی خوب نہین سمجہا وہ شخص کہ پڑہا یعنی ختم کیا قرآن کم تین رات سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نی ف کہا طیبی نی مراد یہہ ہے کہ سمجہا ظاہر معانی قرآن کی اور دقائق قرآنکی سمجہنی کو عمرین بہی نہین کفایت کرتین بلکہ ایک کلمہ کی ہی دقائق نہین سمجہہ سکتا اور مراد نفی سمجہہ کی ہی نہ نفی ثواب پہر سمجہین متفاوت ہین لوگونکی انہی جاننا چاہیی کہ عمل کیا ہی ظاہر حدیث پر ایک جماعت نی سلف سی کہ ختم کرتی قرآن تین دن مین ہمیشہ اور مکروہ جانتی ختم کرنا تین دن سی کم مین ؛ وہ یہہ سمجہی ہون کہ یہہ حکم مختلف ہی باعتبار اشخاص کے یا یہہ کہ نفی فہم کی کی ہی نہ نفی ثواب کی واللہ اعلم ؛ مولانا ؛ اور اورون نی نہین عمل کیا اس پر ختم کرتی تہی ایک جماعت ایک رات دن مین ایک بار اور بعضی دو بار اور بعضی تین بار اور بہتون سی ایک رکعت مین ہی ختم کرنا ثابت ہوا ہی اور بعضی دو مہینی مین ایک ختم کرتی اور بعضی ہر مہینی مین اور بعضی دس دن مین اور بعضی سات دن مین اور اکثر صحابہ وغیرہم کا عمل ایسیہ تہا اور روایت کی ہی بخاری اور مسلم نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا عبد اللہ بن عمر کو کہ پڑہ سات دنمین اور زیادہ مت کر اس پر اور اسکو ختم الاحزاب کہتی ہین اور صحیح ترتیب اسکی فمی بشوق ہی یہ قید ملا علی حرنی ایسلیی لگائی کہ بعضون نی ختم الاحزاب اسکو لکہا ہی کہ روز جمعہ کی اول قرآن سی اخیر سورہ مائدہ تک پڑہی اور روز ہفتہ کی انعام سی آخر سورہ توبہ تک اور اتوار کو یونس سی آخر مریم تک اور پیر کو طٰہٰ سی آخر قصص تک و منگل کو عنکبوت سی آخر ص تک اور بدہ کو زمر سی آخر رحمٰن تک ور جمعرات کو واقعہ سی آخر قرآن تک پڑہی واسطی قضائی اکثر حاجات کی اس ختم کو مجرب لکہا ہی علمانی اور اسیطرح ختم فمی بشوق کو واسطی کشایش رزق کی اور اور حاجت روائی کی مجرب کہا ہی اور اسکو بہی جمعہ سی شروع کرنیکو کہا ہی کذا فی المغنی المطالب حاصل اسکا یہہ ہوا کہ ختم فمی بشوق اور ہی اور ختم الاحزاب اور ملا علی رہ کی قول کا حاصل یہہ ہے کہ ختم احزاب کی کئی ہین ترتیبین علما نی نقل کے ہین لیکن صحیح ترتیب اوسکی فمی بشوق ہی پس دونون ایک ہی ہوئی ؛ ترتیب اسکی فمی بشوق ہی یعنی سات منزلین سات دنمین اسطرح پڑہی کہ اونکی سر دن پر حروف فمی بشوق کی واقع ہون بیان اسکا یہہ ہے کہ ف سے اشارہ ہی طرف سورہ فاتحہ کی اور میم سی طرف مائدہ کی اور ی سی طرف یونس کی اور بے سے طرف بنی اسرائیل کی اور شین سی طرف شعرا کی اور واو سی طرف والصافات کی اور ق سی طرف سورہ ق کی یہہ ترکیب حضرت علی رض کی طرف نسبت کرتی ہین کہ اونسی منقول ہی اور کہا نووی نی کہ مختار یہہ ہے کہ یہہ مختلف ہی ساتہہ اختلاف اشخاص کی پس جسکو کہ دقایق و معارف خوب سوجہتی ہون کلام اللہ کی وہ اقتصار کری اوسقدر پر کہ حاصل ہو کمال فہم اوسچیز کا کہ پڑہی اور جو کوئی مشغول ہو علم کی پہیلانی مین یا جہگڑون کی فیصلہ کرنی مین پس وہ اکتفا کری اوسقدر پر کہ نہ باز رکہی اس سے اور جو کہ تحصیل علم اور حاصل کرنی نفقہ اہل و عیال کیمین مشغول ہو اوسکی لیی بہی یہی حکم ہی اور جو کہ ان مین سی نہو پس بہت پڑہی جسقدر پڑہ سکی بشرطیکہ حد ملال اور سرعت قراءۃ کو نہ پہونچی ؛ ع ح ؛ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ

كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پکار کر پڑہنی والا قرآن کا مانند ظاہر دینی والی
صدقہ کی ہی اور آہستہ پڑہنی والا قرآن کا مانند چہپکی دینی والی صدقہ کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن
غریب ہے **ف** یعنے چہپکی سی جو صدقہ نقل دی تو ثواب زیادہ ہی بہ نسبت ظاہر دینی کی پس اسیطرح چہپکی پڑہنا افضل ہی پکار کر پڑہنی سی کہا طیبی نی
کہ حدیثین پکار کر پڑہنی کی فضیلت مین بہی آئی ہین اور چہپکی پڑہنی کی فضیلت مین بہی پس تطبیق ان مین یہہ ہی کہ چہپکی پڑہنا افضل اوسکی لیی ہی کہ
ڈرتا ہو ریاسی اور پکار کر پڑہنا افضل ہی اوسکی لیی کہ نہ ڈر رکہتا ہو ریا کا بشرطیکہ نہ ایذا دی کسیکو نمازیون مین سی یا سوتی ہو ونمین سی یا اور کسیکو اور پکار
کر پڑہنا افضل ایسی ہی کہ اوسکا نفع اورونکو بہی پہنچتا ہی کہ لوگ سنتی ہین یا سیکہتی ہین یا ذوق پاتی ہین یا افضل ایسی ہی کہ پکار کر پڑہنا شعار دین
سی ہی اور بیدار کرتا ہی قاری کی دلکو اور اوسیطرف دہیان بٹنی نہین دیتا اوسکا اور دور کرتا ہی نیند کو پڑہنی والیکی دل سی اور اورونکو شوق
دلاتا ہی عبادت کا پس جسکو ان نیتون مین سی کوئی نیت حاصل ہو پکار کر پڑہنا اوسکو افضل ہے ۞ ع ۞ **وَعَنْ** صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ
اور روایت ہی صہیب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ایمان لایا ساتہہ قرآن کی وہ شخص کہ حلال جانا حرام اوسکیکو نقل کی یہہ ترمذی
نی اور کہا یہہ حدیث نہین اسناد اسکی قوی **ف** یعنی حلال جانا اوس چیز کو کہ حرام کیا اللہ نی وہ کافر ہوا مطلق یا معنی یہہ ہین کہ ایمان کامل قرآن
پر نہ لایا وہ شخص کہ معاملہ حلال کا سا کیا ساتہہ ان چیزون کی کہ حرام ہین قرآن مین یعنی مرتکب ہوا حرام وممنوع چیزون قرآن کا حق ایمان لانیکا ادا
یہہ ہے کہ عمل کری اوسپر جیسا کہ حق محبت یہہ ہے کہ متابعت کری محبوب کی ۞ ع ح ۞ **وَعَنِ** اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى
ابْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی لیث بن سعد سی کہ نقل کی ابن ابی ملیکہ سی اوسنی نقل کی یعلی بن مملک سے یہہ کہ اوسنی پوچہا ام
سلمہ سی حال قراءۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پس ام سلمہ نی بیان کی قراءۃ واضح حرف حرف جدی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نی **ف**
یعنی حضرت اسطرح پڑہتی تہی کہ ممکن تہا گننا حرفون قراءۃ کیکا مراد یہہ ہی کہ خوب ترتیل سی بطور تجوید کی پڑہتی تہی اور کہا طیبی نی کہ بیان کرنا ام
سلمہ کا محتمل دو وجہ کو ہی ایک تو یہہ ہی کہ اونہون نی بیان کیا کہ حضرت اس اسطرح پڑہتی تہی اور دوسری یہہ کہ ام سلمہ نی پڑہی قراءۃ ترتیل سی
جیسی حضرت پڑہتی تہی کہا ابن عباس نی کہ پڑہنا میرا ایک سورۃ کو ترتیل سی محبوب تر ہی میری نزدیک ساری قرآنکی پڑہنی سی بغیر ترتیل کی ۞ ع
وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهٗ يَقُوْلُ الْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ اللَّيْثَ رَوٰى هٰذَا
الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ اَصَحُّ
اور روایت ہی ابن جریج سی کہ نقل کی ابن ابی ملیکہ سی اوسنی نقل کی ام سلمہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جدا جدا پڑہتی تہی اپنی قراءۃ
پڑہتی تہی الحمد للہ رب العالمین پہر ٹہیر جاتی پہر پڑہتی الرحمن الرحیم پہر ٹہیرتی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا نہین سند اسکی متصل اسلیی کہ لیث نی
روایت کی یہہ حدیث ابن ابی ملیکہ سی اوسنی نقل کی یعلی بن مملک سی اوسنی نقل کی ام سلمہ سی یعنی جیسا کہ پہلی حدیث مین گذرا اور حدیث
لیث کی کہ متصل ہے صحیح تر ہی **ف** کہا بعضون نی کہ یہہ روایت نہین ہے لائق حجت کی اور نہین پسند کرتی ہین اسکو اہل بلاغت اور وقف تام

ملکر

مالک یوم الدین پڑہی پس کہا کہ حدیث لیث کی صحیح ہی ذکرہ الطیبی اور جمہور کی نزدیک بیچ مثل ایسی آیتون کی کہ متعلق ہین آپس مین وصل اولی ہی
اور جزری کہتی ہین کہ مستحب ہی وقف اور دلیل پکڑی ہی اونہون نی ساتھہ اسی حدیث کی اور اسیپر اور شافعیہ ہین اور جمہور نی جواب یہہ دیا ہی کہ
یہہ وقف اسلیی تہا کہ تا معلوم کروا دین سننی والونکو سری آیتون کی واللہ اعلم ۱۲ شرح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** جَابِرٍ
قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَفِيْنَا الْاَعْرَابِيُّ وَالْعَجَمِيُّ فَقَالَ اِقْرَؤُا فَكُلٌّ حَسَنٌ
وَسَيَجِيْءُ اَقْوَامٌ يُقِيْمُوْنَهٗ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ يَتَعَجَّلُوْنَهٗ وَلَا يَتَاَجَّلُوْنَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ
روایت ہی جابر سی کہ کہا نکلی ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم پڑہتی تہی قرآن اور ہم مین تہی گنوار اور عجمی پس فرمایا پڑہو ہر ایک شخص اچہا پڑہتا ہی
اور آوینگی ایک قوم سیدہا کرینگی قرآنکو جیسا سیدہا کیا جاتا ہی تیر جلدی کرینگی بدلی قرآن کی دنیا مین اور نرکہین گی آخرت پر نقل کی یہہ ابوداود نی
اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** عجمی یعنی سوای اہل عرب کی فارسی اور رومی اور حبشی مانند سلمان اور صہیب اور بلال کی تہی اور قراءة اونکی
گنوارون کی اور عجمیونکی مانند اہل عرب کی نہ تہی باوجود اسکی حضرت نی فرمایا کہ تم سبکی قراءة اچہی اور لائق ثواب کی ہی اسلیی کہ اختیار کیا تمنی آخرة
کو دنیا پر تمکو نہ آراستہ کرنی زبانو تمین کچہہ ضرر نہین اور تمہاری بعد ایسی لوگ پیدا ہونگی کہ سیدہا کرینگی قرآنکو جیسا سیدہا کیا جاتا ہی تیر یعنی خوب
سنوارینگی الفاظ اور کلمات قرآنکو اور تکلف کرینگی رعایت مخرجونمین واسطی دکہانی اور سنانی اور فخر وشہرت کی جلدی کرینگی بدلی قرآنکی دنیا مین
اور نہ رکہین گی آخرة پر یعنی دنیا کی فائدی کی لیی پڑہین گی آخرت کی ثواب سی کچہہ غرض نہین رکہین گی پس دنیا کو آخرة پر ترجیح دینگی اور دین کو بدلی
دنیا کی بیچین گی حاصل یہہ کہ قرآن کی پڑہنی مین خلوص چاہیی اور فکر کرنا اوسکی معانی مین نری الفاظ مخارج سی نکالنی اور خوش آوازی سی پڑہنا
کچہہ کام نہین آتا ۱۲ ع ح **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِہَا
وَاِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَسَيَجِيْءُ بَعْدِيْ قَوْمٌ يُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ تَرْجِيْعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ
مَفْتُوْنَةٌ قُلُوْبُهُمْ وَقُلُوْبُ الَّذِيْنَ يُعْجِبُهُمْ شَاْنُهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہو قرآن بطور عرب کی اور آوازون ونکی اور بچو تم طور اہل عشق کیسی اور طور اہل کتابون کیسی اور آوینگی پیچہی میری ایک
قوم کہ بنا کر پڑہین گی قرآن مانند بنانی راگ کی اور نوحہ کی حال اوسکا یہہ ہوگا کہ نہ پہنچیگا قرآن حلقون اونکی سی یعنی قبول نہین ہونیکا فتنہ مین پڑی ہونگی
دل اونکی اور دل ان لوگونکی کہ اچہا لگیگا اونکو پڑہنا اونکا نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور زرین نی کتاب اپنی مین **ف** بطور عرب کی یعنی عرب
بلا تکلف پڑہتی ہین اپنی دلکی امنگ سی بغیر رعایت قوانین موسیقی کی اوسطرح تم بہی پڑہو اور لفظ اصواتہا عطف تفسیری ہی اور بچو طور اہل عشق کی سی الخ
یعنی جو کہ عاشق ہین اور غزلین اور شعر پڑہتی ہین اور رعایت قواعد موسیقی کی کرتی ہین اونکی طور پر قرآن نہ پڑہو اور یہود و نصاری ہی اپنی کتابونکو پڑہتی
ہی مانند اسکی اوسطرح پڑہنی ہی بہی حضرت نی منع فرمایا اور فتنہ مین پڑی ہونگی دل اونکی یعنی مبتلا ہونگی حب دنیا مین اور لوگونکی اچہا کہنی مین ۱۲ ع ح
وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ
الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی براء ابن عازب سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی اچہی
طرح پڑہو قرآنکو ساتھہ اپنی آوازونکی یعنی ترتیل و خوش آوازی سی پڑہو اسلیی کہ آواز اچہی زیادہ کرتی ہی قرآن مین خوبی نقل کی یہہ دارمی نی **وَعَنْ**
طَاؤُسٍ مُرْسَلًا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَحْسَنُ صَوْتًا لِلْقُرْاٰنِ وَاَحْسَنُ قِرَاءَةً قَالَ مَنْ اِذَا سَمِعْتَهٗ يَقْرَاُ
اُرِيْتَ اَنَّهٗ يَخْشَى اللّٰہَ قَالَ طَاؤُسٌ وَكَانَ طَلْقٌ كَذٰلِكَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی طاوس سی بطریق ارسال کی کہ کہا پوچہی گئی

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا آدمیون مین سی بہت خوب ہے از روی آواز کی واسطی پڑہنی قرآن کی اور بہت خوب ہے پڑہنی مین یعنی از راہ ترتیل و ادا کی فرمایا
وہ شخص کہ جسوقت سنی تو اوسکو پڑہتی گمان کری تو یہہ کہ وہ ڈرتا ہی اللہ سے کہا طاوس نی اور تہا طلق ایسا ہی نقل کی یہہ دارمی نی **ف** وہ ڈرتا ہی اللہ سے
یعنی تیری دل پر تاثیر ہو اوسکی پڑہنی کی یا ظاہر ہون اوسپر نشانیان خوف الہی کی مانند متغیر ہونی رنگ کی اور کثرت رونیکی اور طلق تابعی ہی اور مولف
نی لکہا ہی کہ صحابی ہی ؛ ع ح ؛ **وَعَنْ** عُبَيْدَةَ الْمُلَيْكِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْآنَ وَاتْلُوهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ مِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَفْشُوهُ وَتَغَنَّوْهُ وَتَدَبَّرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُونَ وَلَا تَعَجَّلُوا ثَوَابَهُ فَإِنَّ لَهُ ثَوَابًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی عبیدہ ملیکی
سی اور تہی وہ صحابی حضرت کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای اہل قرآن نہ تکیہ کرو قرآن سی اور پڑہو قرآنکو حق پڑہنی اوسکی کا اوقات رات اور
اوقات دنکی مین اور ظاہر کرو قرآنکو اور آواز خوش مین پڑہو اوسکو اور فکر کرو اوس چیز مین کہ اوسمین ہی تاکہ تم مطلب پاب ہو اور نہ جلدی کرو ثواب اوسکی
یعنی دنیا مین اوسکا بدلا نہ چاہو سلیے کہ واسطی اوسکی ہی ثواب بڑا آخرتمین نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** نہ تکیہ کرو قرآن سی یعنی غافل نہو تلاوت
قرآن سی اور ادای حقوق اوسکی سی بلکہ پڑہا کرو اور حق بہی ادا کیا کرو کہ حروف اچہی طرح ادا کرو اور سمجہو معانی اوسکی اور عمل کرو اوسپر اور کہا ابن حجر نی
کہ حرام ہی تکیہ کرنا قرآن کو اور پاؤن پہیلانی اوسکی طرف اور رکہنا کسی چیز کا اوسپر اور پیٹہہ کرنی اوسکی طرف اور روندنا اوسکو اور پہینکدینا اوسکو اور
مکروہ ہی فال نکالنی اوسمین اور بعضی مالکیہ کی نزدیک حرام ہی اور پڑہو حق پڑہنی اوسکی کا حق پڑہنی اوسکی مین چار باتین چاہئین ایک تو یہہ کہ لفظونکو
درست پڑہنا اور دوسری معنونکو سمجہنا اور تیسری معنونکا مقصد سمجہنا اور چوتہی اوسکی موافق عمل کرنا اور ظاہر کرو یعنی پکار کر پڑہو اور تعلیم کرو اور عمل
کرو اور لکہو اوسکو اور تعظیم کرو اور فکر کرو یعنی جو آیتین تنبیہ کی ہین اور وعید کی اور ہول کی اونمین خوف فکر کرو ؛ ع مولانا **بَابٌ ف**
اکثر نسخونمین نہ باب لکہا ہی یعنی یہہ باب ہے بیچ بیان اور متعلقات قرآن کی اور بعضی نسخونمین ہی باب اختلافات القرآن و جمع القرآن یعنی باب ہے
بیچ بیان اختلافات قراۃ اور لغات اوسکی و بجمع کرنی قرآن کی اور مراد جمع قرآن سی لکہنا اوسکا ہی ایک مصحف مین ؛ ع ح ؛ **الفصل**
الاول فصل پہلی **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا
وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ
فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ اقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِي اقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ
فَاقْرَؤُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ روایت ہی عمر بن الخطاب سے کہ کہا سنا مینی ہشام بن حکیم بن حزام سی کہ پڑہتی سورہ
فرقان غیر اوسکی کہ پڑہتا تہا مین اوسکو اور تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑہائی تہی مجہکو وہ سورت پس قریب تہا مین کہ جلدی کرون اوسپر یعنی لڑون اوس
سی پہلی تمام کرنیکی پہر مہلت دی مینی اوسکو یہانتک کہ فارغ ہوا پڑہنی سی پہر ڈالی مینی اوسکی گردن مین چادر اوسکی اور کہینچا اوسکو پہر لایا مین اوسکو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پہر کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق مینی سنا ہی اس سے کہ پڑہتا ہی سورہ فرقان اوپر غیر اوسطرح کی کہ پڑہائی تمنی مجہکو وہ سورہ پہر فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چہوڑ دی اسکو ای عمر اور فرمایا ہشام کو پڑہ تو پس پڑہا ہشام نی اوسطرح کا پڑہنا کہ سنا تہا مینی اوسکو پڑہتی پہر فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسیطرح اوتاری گئی پہر فرمایا مجہکو کہ پڑہ تو پس پڑہی مینی پہر فرمایا اسیطرح سی اوتاری گئی ہی یہہ سورہ تحقیق یہہ قرآن

اوتارا گیا سات طرح پر پس پڑہو جو ہو سکی اوسمین سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور لفظ مسلم کی ہین **ف** اسحدیث کی معنومین علما کو بہت اختلاف ہی قریب چالیس قول کی آئی ہین ایک قول یہہ ہی کہ یہہ حدیث متشابہات سے ہی اسکی معنی خوب طرح سی کسیکو معلوم نہین اور بعضون نی کہا ہی کہ قرآن اگرچہ زیادہ ہین سات طرحسی لیکن رجوع کرتی ہین طرف سات وجہون کی اختلافات سے پہلی وجہ اختلاف ہونا کلمہ کا ذات اوسکی مین ساتہہ زیادتی اور نقصان کی دوسری وجہ تغیر ہونا ساتہہ صیغہ جمع اور واحد کی تیسری اختلاف مذکر اور مونث کا چوتہی اختلاف تصریف یعنی حرف کا مانند تخفیف اور تشدید اور فتح اور کسرہ اور ضمہ کی مانند میت اور میّت اور یقظ اور یقیظا اور یعرش اور یعرِش کی پانچوین اختلاف حرکات کا چہٹی اختلاف حروف کا مانند لکن الشیاطین بعضون نی پڑہا ہی ساتہہ تشدید نون کی اور بعضون نی پڑہا ہی ساتہہ تخفیف نون کی اور ساتوین اختلاف لغات کا مانند تفخیم اور امالہ کی اور کتاب العلم مین معنی اسکی مفصل لکہی گئی ہین بہ نسبت یہان کی ؛ مولانا من المرقاۃ **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ خِلَافَهَا فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ فَلَا تَخْتَلِفُوا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا سنا مینی ایک شخص کو کہ پڑہتا تہا اور سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتی تہی خلاف اوسکی پس لایا مین اوس شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور خبر دی مینی اونکو پہر پہچانی مینی حضرت کی چہرہ پر ناخوشی یعنی بسبب جہگڑنی اور خلاف کی پس فرمایا حضرت نی دونون اچہا پڑہتی ہو پس نہ اختلاف کرو پس تحقیق وہ شخص کہ تہی پہلی تمسی اختلاف کیا آپسمین یعنی جہٹلایا بعضون نی بعضونکو پس ہلاک ہوئی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** مراد اختلاف سے یہان انکار ایک وجہہ کا وجوہ قرآن سی ہی کہ بہیجا گیا ہی قرآن اونپر اور قراٗتین سب حق مین کسیکا انکار نہ کرنا چاہیی اور اگر ایک کا اونمین سے انکار کیا انکار قرآن کا کیا اور بعضی قراتین متواتر ہین اور بعضی احاد متواتر یہہ سات قراتین ہین کہ پڑہی جاتی ہین ہر **وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلٰوةَ دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَأَمَرَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فَحَسَّنَ شَأْنَهُمَا فَسُقِطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ غَشِيَنِي ضَرَبَ فِي صَدْرِي فَفِضْتُ عَرَقًا فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللّٰهِ فَرَقًا فَقَالَ لِي يَا أُبَيُّ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَنِ اقْرَأِ الْقُرْاٰنَ عَلَى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ عَلَى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَأْهُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيهَا فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰى إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ کہا تہا مین مسجد مین پس داخل ہوا ایک شخص نماز پڑہنی لگا پس پڑہی قراءۃ یعنی نماز مین یا بعد اسکی ایسی کہ انکار کیا مینی اوسکا اوسپر یعنی دل سی یا زبان سی پہر داخل ہوا ایک اور شخص پس پڑہی قراءۃ خلاف قراءۃ پہلی شخص کے پس جب پڑہ چکی ہم نماز داخل ہوئی ہم سب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی اونکی نماز کی جگہہ کہ مسجد مین تہی یا حجرہ مین داخل ہوئی پس کہا مینی کہ تحقیق اس شخص نے پڑہی قراءۃ کہ انکار کیا مینی اوس قراءۃ کا اوسپر اور داخل ہوا ایک اور شخص پس پڑہی اوسنی قراءۃ خلاف قراءۃ پہلی پڑہنی والیکی پہر حکم دیا اون دونون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس پڑہا دونون نی پس تحسین کی قراءۃ اونکی پس

ڈالاگیا میری دلمین تردد و شبہ جہوٹ سے اور نہ ایسا تردد و شبہ کہ تہا جاہلیت مین یعنی بلکہ تردد و شبہ جاہلیت کیسی ہی زیادہ شبہ دلمین آیا پس جبکہ دیکہی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ چیز کہ ڈہانک لیا اوسی مجکو یعنی حضرت نی معلوم کیا کہ میری دلمین شبہ پڑا مارا ہاتہہ میری سینہ پر یعنی تا وسواس جاتا
رہی دست مبارک کی برکت سی پس ہوگیا مین پسینہ پسینہ پس گویا کہ مین دیکہنی لگا طرف اللہ کی ماری ڈر کی پہر فرمایا مجکو ای ابی بہیجا گیا فرشتہ
طرف میرے یعنی جبرئیل ع کو بہیجا اللہ تعالی نی یہہ کہ پڑہ قرآن ایک طور پر یعنی ایک قراۃ پر یا ایک لغت پر پہر تکرار کی مینی طرف اللہ تعالی کی یہہ کہ آسان
کر میری امت پر یعنی ایکطرح پڑہنی مین تنگی ہی کئی طرح کا حکم ہوتا آسانی ہو پہر حکم کیا گیا طرف میرے دوسری بار یہہ کہ پڑہ قران دو طور پر پہر تکرار
کی مینی طرف اوسکی یہہ کہ آسان کر میری امت پر یعنی اور زیادہ آسانی ہو پہر حکم کیا گیا طرف میری تیسری بار یہہ کہ پڑہ اوسکو سات طور پر یعنی سات
قراۃ یا سات لغات پر اور واسطی تیری عوض ہر بار کی کہ حکم کیا ہمنی اوسبار کا سوال ہی کہ کر تو مجہسی اوسکو پس کہا مینی یا الہی بخش امت میرے کو یعنی
اہل کبایر کو یا الہی بخش امت میرے کو یعنی اہل صغایر کو اور تاخیر کی مینی تیسری سوال کی واسطی اوسدن کی کہ خواہش کریگی طرف میری تمام خلق یہانتک
کہ ابراہیم اونپر سلام ہو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** جب پڑہ چکی ہم تو ظاہر یہہ ہے کہ وہ نماز صبح کی تہی یا کوئی اور نفل ورڈالا گیا تردد اور شبہ جہٹلانی سی یعنی
بسبب اسکے کہ حضرت نی دونون قراۃ کو اچہا کہا کلام خدا ایکطرح پر چاہیی ہر کوئی ہر طرح پر کہ پڑہی کیونکر درست ہوا ور تردد اور شبہ جاہلیت کیسی
ہی زیادہ یعنی بسبب اسکے کہ جاہلیت مین جاہل تہا اور واقع ہونا جہٹلانی کا اوسحالت مین اتنا بعید و برا نہ معلوم ہوتا تہا اور بعد حاصل ہونی یقین و معرفت
کی برا معلوم ہوا اور واسطی تیری عوض ہر بار کی الخ یعنی تین بار کہ تو نی سوال کیا اور مینی اوسکا جواب دیا اونکی عوض تین سوال کرنا قبول کر ولیکن وہ
پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تینون سوال مغفرۃ ہی کی کی اسلیی کہ اصل مغفرۃ ہی اگر مغفرۃ نہو کسیکو خلاصی ممکن نہین جیسا کہ اللہ تعالی نی فرمایا
وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین لیکن مغفرت کو تین قسم پر کیا دونون اپنی امت کبیرہ او صغیرہ کرنیوالیکی لیی مانگین اور تیسرے کہی تمام خلائق
کی لیی اولین و آخرین سے کہ اوسکو شفاعت کبری کہتی ہین کہ قیامت کو سب نفسی نفسی کہتی ہونگی اور آخر کو حضرت سی آرزو شفاعت کی کرینگی حضرت
اسکے شفاعت کرینگی اور خاص حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کو ذکر اسلیی کیا کہ افضل ہین سب انبیا سی بعد ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ۱۲ شرح
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَأَنِيْ جِبْرَئِيْلُ عَلٰى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهٗ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيْدُهٗ وَيَزِيْدُنِيْ
حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِيْ اَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْاَحْرُفَ اِنَّمَا هِيَ فِي الْاَمْرِ تَكُوْنُ وَاحِدًا لَا تَخْتَلِفُ
فِيْ حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پڑہایا مجکو جبرئیل نی
ایک طور پر یعنی اول پہر تکرار کی مینی اوس سے یعنی اللہ سی یا جبرئیل سی پس ہمیشہ رہا مین زیادہ کرواتا اوس سی یعنی طلب کرتا اللہ سے زیادتی یا طلب کرتا
جبرئیل سی یہہ کہ طلب کری اللہ سے زیادتی اور زیادہ کرتا تہا وہ مجکو یہانتک کہ پہنچا یعنی امر قراۃ کا یا جبرئیل سات طور پر کہا ابن شہاب نے یعنی زہری
تابعی نی کہ پہنچا مجکو کہ تحقیق وہ سات طور نہین بیچ امر دین کی مگر ایک یعنی متفق و متحد ہین نہین اختلاف حلال مین اور نہ حرام مین نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **ف** یعنی اختلاف قراۃ سی حکم متبدل نہین ہوتا یعنی ایک قراۃ سی حکم ایک چیز کی حلال ہونیکا معلوم ہو اور دوسری قراۃ سی حکم اوس چیز
کی حرام ہونیکا معلوم ہو سو اسطرح نہین بلکہ اگر ایک قراۃ سی حکم ایک چیز کی حلال ہونیکا معلوم ہو تو دوسری قراۃ سی یہی حکم معلوم ہو قراۃ تو نہین
اختلاف لفظونکا ہی حکمون کا نہین ۱۲ مولانا من الشروح **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسرے عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ لَقِيَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِيْلَ فَقَالَ يَا جِبْرَئِيْلُ اِنِّيْ بُعِثْتُ اِلٰى اُمَّةٍ اُمِّيِّيْنَ مِنْهُمُ الْعَجُوْزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَ
الْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَدَ

وَلِاَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ لَیْسَ مِنْهَا اِلَّا شَافٍ کَافٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلنَّسَائِیِّ قَالَ اِنَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ اَتَیَانِیْ فَقَعَدَ جِبْرَئِیْلُ عَنْ یَمِیْنِیْ وَمِیْکَائِیْلُ عَنْ یَسَارِیْ فَقَالَ جِبْرَئِیْلُ اِقْرَأِ الْقُرْاٰنَ عَلٰی حَرْفٍ قَالَ مِیْکَائِیْلُ اسْتَزِدْهُ حَتّٰی بَلَغَ سَبْعَةَ اَحْرُفٍ فَکُلُّ حَرْفٍ شَافٍ کَافٍ روایت ہی ابی ابن کعب سے کہ کہا ملاقات کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے پس کہا حضرت نے اے جبرئیل تحقیق مین بہیجا گیا ہون طرف امت ناخواندہ کی کہ اونمین بڑہیا ہین اور بوڑہی بڑی ہین اور لڑکی اور لڑکیان اور اونمین ایسا شخص ہے کہ نہین پڑہے کتاب کبہی کہا جبرئیل نے اے محمد تحقیق قرآن اوتارا گیا ہی سات طرح پر یعنی سات لغات پر یا سات قراۃ پر پس پڑہی ہر کوئی جو سہل ہو اوسپہ نقل کی یہہ ترمذی نے اور بیچ روایت احمد اور ابوداود کی کہا یعنی جبرئیل نے بعد لفظ احرف کی کہ نہین اون طرحون سے کوئی طرح مگر شافی ہی یعنی بیماری کفر و شرک و جہل وغیرہ کو دفع کرتی ہی کافی ہی یعنی کفایت کرتی ہی بیچ حجت ہونیکی صدق نبی پر اور حق ہونی دین پر اور بیچ الزام دینی منکرون کی اور بیچ روایت نسائی کی فرمایا حضرت نے کہ تحقیق جبرئیل اور میکائیل آئی میری پاس پس بیٹہی جبرئیل دہنی طرف میرے اور میکائیل بائین طرف میری پس کہا جبرئیل نے پڑہو قرآن ایک طرح پر کہا میکائیل نے یعنی حضرت سے کہ زیادہ کرواؤ ایک طرح سے یعنی اللہ سے چاہو کہ اور طرح بہی پڑہنی کا حکم ہو یا جبرئیل سے کہو کہ اللہ تعالی سے عرض کر کر زیادہ کرواو پہر حضرت زیادتی چاہتی رہی اور زیادتی ہوتی رہی یہانتک کہ پہنچا یعنی امر قراۃ یا جبرئیل سات طرح کو پس ہر طرح شفا دینی والی اور کفایت کرنیوالی ہی **ف** طرف امت ناخواندہ کی یعنی ایسی طرح پڑہ نہین سکتی اور اگر پڑہاؤن اونکو ایک قراۃ پر نہین قادر ہونگی اوسپر اسلیے کہ بعضی ایمن ایسی ہین کہ جاری ہوتی ہی زبان اونکی امالہ پر یا فتحہ پر اور بعضی ایسی ہین کہ غالب ہوتا ہی اونکی زبان پر ادغام یا اظہار اور مانند اسکی پس ونکی لیے کئی قراتین چاہیین کہ ہر ایک کو جو آسان معلوم ہو وہ پڑہی اور باوجود اسکی بعضی اونمین بڑہیا ہین یا ور بعضے بوڑہی کہ وہ زیادہ عاجز ہین سیکہنی سے بسبب بڑہاپی کی اور لڑکی بسبب صغر سن کے ۱۲ ع

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّهٗ مَرَّ عَلٰی قَاصٍّ یَقْرَأُ ثُمَّ یَسْأَلُ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَلْیَسْئَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَاِنَّهٗ سَیَجِیْءُ اَقْوَامٌ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ یَسْأَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عمران بن حصین سے یہہ کہ وہ گذری ایک قصہ کہنی والی پر اس حال مین کہ پڑہتا تہا قرآن اور پہر مانگتا تہا یعنی لوگون سے کچہہ پس انا للہ وانا الیہ راجعون کہا عمران نے یعنی اسلیے کہ یہہ بدعۃ ہی اور علامت قیامت کی ہی پہر کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تہی جو شخص کہ پڑہی قرآن پس چاہیے کہ سوال کری اللہ سے ساتہہ اوسکی پس تحقیق آوینگی لوگ پڑہین گی قرآن مانگین گی بسبب قرآن کی لوگونسے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے **ف** سوال کری اللہ سے ساتہہ قرآن کی یعنی جو چاہی امور دنیا اور آخرۃ کی سے لوگونسے یعنی اگر آیت رحمت پر یا ذکر جنت پر پہونچی مانگی وہ اللہ تعالی سے اور اگر آیہ عذاب اور ذکر دوزخ پر پہونچی پناہ مانگی خدا تعالی سے اوس سے یا مراد یہہ ہی کہ دعا کری بعد فراغ قراۃ کی ساتہہ دعاون ماثورہ کی اور لایق ہی کہ ہو دعا واسطی امر آخرۃ اور بہلائی مومنین کی دین و دنیا مین ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ یَتَاَکَّلُ بِهِ النَّاسَ جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَوَجْهُهٗ عَظْمٌ لَیْسَ عَلَیْهِ لَحْمٌ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت ہی بریدہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑہی قرآن کہ کہاوی بسبب اوسکی لوگونسے یعنی قرآنکو وسیلہ فائدہ دنیا کا کری آویگا دن قیامت کی اور چہرہ اوسکا ہڈی ہوگا نہین اوسپہ گوشت نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَعْرِفُ فَصْلَ السُّوْرَةِ حَتّٰی یُنَزَّلَ عَلَیْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا نہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین پہچانتی تہی فرق سورۃ کا یعنی دوسری سورۃ سے

بہانتک کہ نازل ہوئی اونپر بسم اللہ الرحمن الرحیم نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** ظاہر حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ بسم اللہ آیہ ہی قرآنکی نازل ہوئی
فرق کی لیے درمیان دو سورتون کی جیسا کہ مذہب ہمارا ہی ہم ح **وَعَنْ** عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ سُوْرَةَ يُوْسُفَ
فَقَالَ رَجُلٌ مَا هٰكَذَا أُنْزِلَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَرَأْتُهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ فَبَيْنَمَا
يُكَلِّمُهُ إِذْ وَجَدَ مِنْهُ رِيْحَ الْخَمْرِ فَقَالَ أَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی علقمہ سی کہ کہا ہتی ہم حمص مین کہ نام شہر کا ہی پس پڑہی ابن مسعود نی سورہ یوسف پس کہا ایک شخص نی نہین اسطرحسی نازل کی
گئی پہر کہا عبد اللہ بن مسعود نی قسم خدا کی تحقیق پڑہی مینی یہہ وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مین پس فرمایا حضرت نی خوب پڑہا تو نی پس وقت
کہ وہ شخص کلام کرتا تہا ابن مسعود سی کہ ناگاہ پائی اوس سی بو شراب کی پہر کہا ابن مسعود نی کیا شراب پیتا ہی تو یعنی خلاف کرتا ہی قرآن کا اور
جہٹلاتا ہی تو کتاب اللہ کو یعنی قراءۃ اوسکو یا اوراوسکیکو پس ماری اوسکو حد نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ابن مسعود جو پڑہتی ہی اگر وہ
قراءۃ مشہور تہی تو یقینا کتاب اللہ تہی تکذیب انکار اوسکا کفر ہی یقینا اور اگر قراءۃ شاذ پڑہتی ہی تو تغلیظا کہا اور ظاہر یہی ہی اسلیی کہ حکم مرتد ہوتی
اوسکی کا نہ کیا اور اکتفا کیا حد شراب پر اور کہا طیبی نی کہ یہہ تغلیظا کہا اسلیی کہ جہٹلانا کتاب کا اور انکار قراءۃ کا بیچ اصل کلمہ کی کفر ہی نہ انکار اداء کا حاصل
یہہ کہ اوسنی انکار اداء کا کیا تہا نہ اصل قرآن کا اسی لیی جاری کی اوسپر حد شراب کی نہ مرتد ہونیکی پہر ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن مسعود
نی ماری اوسکو حد شراب کی بسبب ثابت ہونی پینی شراب کے ساتھہ بو کی اور یہی مذہب ہے ایک جماعت کا علماء سی اور ہماری اور شافعی کی مذہب
مین بو کی آنی سی حد نہین مارنی آتی اسلیی کہ بو سبب ترش کی اور سامرود کی مشابہ ہوتی ہی بوی شراب کے پس شاید کہ اقرار کیا ہو اوسنی یا گواہ قائم ہوئی
ہون شراب پینی پر اس سبب سے حد لگائی ہو ع ہم ح **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُوْ بَكْرٍ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ عِنْدَهُ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ إِنَّ عُمَرَ أَتَانِيْ فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْاٰنِ وَإِنِّيْ أَخْشٰى إِنِ اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ
بِالْقُرَّاءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيْرٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَإِنِّيْ أَرٰى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْاٰنِ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ هٰذَا وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِذٰلِكَ وَرَأَيْتُ
فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ رَأٰى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْاٰنَ فَاجْمَعْهُ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفُوْنِيْ نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِيْ بِهِ مِنْ
جَمْعِ الْقُرْاٰنِ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُوْنَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ
أَبُوْ بَكْرٍ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهُ صَدْرَ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ أَجْمَعُهُ مِنَ
الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ حَتّٰى وَجَدْتُ اٰخِرَ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ مَعَ أَبِيْ خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهَا
مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ حَتّٰى خَاتِمَةِ بَرَاءَةَ فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِيْ بَكْرٍ حَتّٰى تَوَفَّاهُ
اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهُ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی زید بن ثابت
سی کہ کہا بہیجا طرف میری کسیکو حضرت ابو بکر رض نی بیچ دنون قتل اہل یمامہ کی پس گیا مین اونکی پاس ناگہان عمر بن الخطاب بیٹہی ہوئی تہی نزدیک ابو بکر
کی کہا ابو بکر نی کہ تحقیق عمر آئی میری پاس اور کہا شہید ہونا تحقیق گرم ہوا دن یمامہ کی ساتہہ قاریون قرآن کی یعنی اس لڑائی مین بہت قاری مارے
گئی مین اور تحقیق مین ڈرتا ہون کہ اگر کثرت سی ہو گا مارا جانا قاریون کا کتنی جگہون مین پس جاتا رہیگا بہت قرآن اور تحقیق مین مصلحت دیکہتا ہون

یہہ کہ حکم کرو ساتہہ جمع کرنی قرآن کی کہا مینی یعنی ابوبکر نی واسطی حضرت عمر کی کس طرح کروگی تم ایک چیز کو کہ نہین کی وہ چیز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا
عمر نی یہہ قسم خدا کی بہتر ہی پس ہمیشہ رہی عمر گفتگو کرتی مجہسی یہانتک کہ کہولا اللہ تعالی نی سینہ میرا واسطی اسکی یعنی واسطی جمع کرنی قرآن کی اور دیکہی مینی مصلحت
اسمین جو کہ دیکہی عمر نی کہا زید نی کہ کہا مجکو ابوبکر نی تحقیق تو مرد جوان ہی عقلمند ہی نہین متہم جانتی تجکو یعنی جو کہ نقل کری اوسمین تہمت جہوٹ وغیرہ کی
نہین لگا سکتی بسبب نیکبختی تیری کی اور تحقیق تہا تو لکہتا وحی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس تلاش کر قرآنکو اور اکتہا کر اوسکو یعنی ایک مصحف مین پس
قسم ہے اللہ کی اگر تکلیف دیتی مجکو نقل کرنی پہاڑ کی پہاڑونمین سے نہوتا بہت بہاری مجپر اوس چیز سی کہ حکم کیا مجکو ساتہہ اوسکی جمع کرنی قرآن سی یعنی ایسی کہ
اسمین محنت بڑی کی ہی اور روح کی ہی کہ فکر بہت کرنی پڑیگی کہا زید نی کہا مینی کسطرح کروگی تم ایک چیز کہ نہین کی وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہا حضرت صدیق نی وہ قسم ہے خدا کی بہتر ہی پس ہمیشہ رہی ابوبکر گفتگو کرتی مجہسی یہانتک کہ کہولا اللہ نی سینہ میرا واسطی اوس چیز کی کہ کہولا واسطی اوسکی
سینہ ابوبکر کا اور عمر کا پس ڈہونڈہا مینی قرآنکو درحالیکہ جمع کرتا تہا اوسکو شاخون کہجور کیسی اور سفید پتہرون سی اور لوگونکی یعنی حافظونکی سینونسی یہانتک
کہ پایا مینی آخر سورہ توبہ کا پاس ابو خزیمہ انصاری کی نہ پایا مینی اوسکو ساتہہ کسیکی سوائے اونکی وہ آخر سورہ کا یہہ ہی لقد جاءکم رسول من انفسکم آخر سورہ برأت
تک پس تہی صحیفی لکہی ہوئی نزدیک ابوبکر کی یہانتک کہ وفات دی اونکو اللہ نی پہر نزدیک عمر کی اونکی زندگی مین پہر نزدیک حفصہ بیٹی عمر کی نقل کی
یہہ بخاری نی **ف** یمامہ نام شہر کا ہی حضرت ابوبکر رض نی اپنی خلافت مین خالد بن ولید کو ساتہہ لشکر کی وہان بہیجا اور وہانکی لوگونسی خوب لڑائی
ہوئی اور مسیلمہ کذاب بہی اوسمین مارا گیا اور بہت قاری ادہر کی مارے گئی بعضون نی کہا سات سو اور بعضون نی کہا بارہ سو پس وہانکی لڑائی کی بعد
حضرت ابوبکر رض نی زید بن ثابت کو بلایا جیسا کہ حدیث مین مذکور ہوا اور تہا تو لکہتا وحی یعنی اکثر لکہتا تہا ایسی کہ لکہنی والی حضرت کی چوبیس تہی کہ اونمین
خلفاء اربعہ بہی تہی پس معنی یہہ ہین کہ تم اسکی جمع کرنی اور لکہنی مین امانتدار ہو اور قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت مین لکہا ہوا سب تہا
لیکن مصحف مین نہ تہا بلکہ پتہر کی ٹکڑون وغیرہ پر تہا پس جب حضرت کا انتقال ہوا تو حضرت ابوبکر رض نی ساتہہ مشورہ حضرت عمر رض کی جمع کیا پس گویا
ایسا ہوا کہ گویا پائی اوراق متفرق کہ اونمین قرآن لکہا ہوا تہا اونکو جمع کر دیا اور جانا چاہیے کہ ترتیب حضرت کی زمانی مین سورتونکی نہ تہی بعد حضرت
کی ہوئی صحابہ کی اجتہاد سی اور ترتیب آیتونکی حضرت کی زمانہ مین ہوئی کہ جبرئیل جب ایک آیۃ قرآنکی حسب واقعہ کی لاتی تو کہتی کہ اسکو فلانی سورۃ مین بعد
فلانی آیت کی رکہو اور لوح محفوظ مین بہی اسی ترتیب سے لکہا ہی اور وہانسی آسمان دنیا پر بہیجا اور وہانسی جبرئیل حسب وقایع کی سورتون اور آیتون لاتی
اور ترتیب نزول قرآنکی غیر ترتیب تلاوت کی ہی اور جبرئیل ہر سال رمضان مین ایکبار تمام قرآن حضرت سی اسی ترتیب سے دور کرتی اور جس سال مین حضرت
کا انتقال ہوا تو دوبارہ دور کیا اور نہ پایا مینی اوسکو الخ حضرت کی زمانہ مین یاد کیا تہا تمام کلام اللہ یعنی صحابیون نی مانند ابی بن کعب و معاذ بن جبل
اور زید بن ثابت اور ابی درداء کی پس مراد نہ پانی سی ساتہہ کسیکی یہہ ہے کہ لکہا ہوا کسی پاس نہ پایا سوائے اونکی اور تہی صحیفی الخ یعنی جب جمع کیا قرآن زید
بن ثابت نی ساتہہ اتفاق صحابہ کی تو پیچ متعدد صحیفونکی یعنی جزون کی لکہا گیا ہنوز اتفاق جمع کرنیکا ایک مصحف مین نہوا تہا پس وہ صحیفی حضرت ابوبکر
کی پاس رہتی تہی تا دم زیست پہر حضرت عمر کی پاس رہے اونکی زندگی بہر پہر اونکی بیٹی پاس رہے کہ حفصہ نام تہا اونکا پہر حضرت عثمان رض نی جمع کیا اونکو
ایک مصحف مین اور لکہوا کر کئی مصحف شہرون اسلام کی مین بہیجی جیسا کہ حدیث آئندہ مین مذکور ہی ع ح ۞ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ
حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلٰى عُثْمَانَ وَكَانَ يُغَازِي اَهْلَ الشَّامِ فِي فَتْحِ اَرْمِينِيَّةَ وَاَذْرَبِيجَانَ مَعَ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَاَفْزَعَ
حُذَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اَدْرِكْ هٰذِهِ الْاُمَّةَ قَبْلَ اَنْ يَخْتَلِفُوا
فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى فَاَرْسَلَ عُثْمَانُ اِلٰى حَفْصَةَ اَنْ اَرْسِلِي اِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ

ثُمَّ نَرُدُّهَا اِلَيْكِ فَاَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ اِلٰى عُثْمَانَ فَاَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوْهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّيْنَ الثَّلٰثَةِ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَاِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوْا حَتّٰى اِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ اِلٰى حَفْصَةَ وَاَرْسَلَ اِلٰى كُلِّ اُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِّمَّا نَسَخُوْا وَاَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْاٰنِ فِيْ كُلِّ صَحِيْفَةٍ اَوْ مُصْحَفٍ اَنْ يُّحْرَقَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُّ اٰيَةً مِّنَ الْاَحْزَابِ حِيْنَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَاَلْحَقْنَاهَا فِيْ سُوْرَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی انس بن مالک سے یہہ کہ حذیفہ بیتی یمان کی آئی حضرت عثمان کی پاس اور تہی حضرت عثمان کہ سامان جہاد درست کرتی تہی اہل شام او عراق کی لیی واسطی لڑائی ارمینیہ او آذربیجان کی پس خوف مین ڈالا حذیفہ کو لوگونکی اختلاف نی بیچ قراءۃ کی یعنی آپسمین ایک دوسیرکی قراءۃ سنکر انکار کرتا تہا پس کہا حذیفہ نی واسطی حضرت عثمان رض کی ای امیرالمومنین تدارک کر اس امت کا پہلی اس سے کہ اختلاف کرین کلام اللہ مین مانند اختلاف یہود و نصاری کی پس بہیجی حضرت عثمان نی طرف حفصہ کی یہہ کہ بہیج دی طرف ہمارے صحیفی کہ نقل کروادین ہم اونکو مصحفونمین پہر پہنچا دین گی اونکو طرف تمہارے پس بہیجی صحیفی حفصہ نے طرف عثمان کی پس حکم کیا حضرت عثمان نے زید بن ثابت کو یعنی انصار مین سے اور عبد اللہ بن زبیر اور سعید بن عاص اور عبد اللہ بن حارث بن ہشام کو یعنی قریش مین سی پس نقل کیی سب نے وہ صحیفی مصحفونمین اور فرمایا حضرت عثمان نی واسطی جماعت قریش کی کہ تین تہی یعنی سوای زید کی وہ صحابہ جو مذکور ہوئی اونکو فرمایا جسوقت اختلاف کرو تم او زید بن ثابت کسی جگہہ قرآن مین یعنی لغات قرآن مین پس لکہو اوسکو موافق لغت قریش کی اسلیکی کلام اللہ نازل ہوا ہی موافق زبان اونکی پس کیا سبنی اسطرحسی یہانتک کہ جسوقت نقل کرچکی صحیفی مصحفونمین بہیج دیی حضرت عثمان نی صحیفی طرف حفصہ کی اور بہیجی طرف ہر جانب کی ایک ایک مصحف اونمین سی کہ نقل کیی تہی اور حکم کیا ساتہہ قرآن کی کہ تہا سوای اون مصحفون کی بیچ ہر صحیفی کی یا مصحف کی جلادینی کا کہا ابن شہاب نے پس خبر دی مجکو خارجہ بیتی زید ابن ثابت کی نی یہہ کہ سنا زید بن ثابت سی کہ کہا نہ پائی مینی ایک آیۃ سورہ احزاب مین سی اوسوقت کہ نقل کیی ہمنی یعنی مینی اور قریشیون نی مصحف تحقیق سنا کرتا تہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتی تہی اوسکو پس تلاش کی مینی وہ آیت پس پائی مینی وہ آیت یعنی لکہی ہوئی پاس خزیمہ بیتی ثابت انصاری کی وہ آیۃ یہہ ہی من المؤمنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ پس ملادی یعنی وہ آیۃ بیچ سورۃ اوسکی یعنی احزاب کی مصحف مین نقل کی یہہ بخاری نی **ف** کرمانی نی شرح بخاری کیمین لکہا ہی کہ معنی یغازی کی یغزی ہین یا ای کان عثمان یجہز اہل الشام واہل العراق لغزوۃ ہاتین الناحیتین وفتحہما پس صاحب ترجمہ نی ترجمہ اسکی موافق کیا ہی اور یہہ ہی کرمانی مین لکہا ہی کہ ارمینیہ قصبہ ہی نواح روم مین سے اور آذربیجان قصبات تبریز سی ہی انتہی اور ملا علی ورحضرت شیخ رحمہما اللہ نی اہم کان کا او رفاعل یغازی کا حذیفہ کو لکہا ہی اور قاموس سے ملا علی رح نی لکہا ہی کہ ارمینیہ شہر ہی آذربیجان مین پس آذربیجان تعمیم بعد تخصیص ہے ؛ مانند اختلاف یہود و نصاری کی یعنی جیسی توریۃ وانجیل مین یہود و نصاری نی تغییر و تبدیل اور کمی اور زیادتی کی ہی مبادا قرآنمین بہی مسلمان کرین یعنی برپا ہونی اس فتنہ کی کچہہ تدبیر کیجیئی جب حذیفہ نی یہہ کہا تو حضرت عثمان رض نی لوگونکو جمع کیا اور وہ اوسدن بیچ اس ہزار تہی پس فرمایا کہ کیا کہتی ہو اس حال مین کہ تحقیق پہنچا مجکو یہہ کہ کہتا ہی بعض اونکا کہ قراءۃ میری بہتر ہی قراءۃ تیری سی اور یہہ قریب ہے اسکے

کہ ہو کفر کہا لوگون نی کہ کیا مناسب جانتی ہو تم کہا حضرت عثمان نی مناسب جانتا ہون یہہ کہ جمع کردون لوگونکو ایک مصحف پر پس نہو اختلاف کہا
لوگون نی خوب ہے وہ چیز کہ مناسب جانی تمنی پس قصد کیا لوگونکی جمع کرنیکا ایک مصحف پر چنانچہ بیان اسکا فارسل الخ مین ہی اور نازل ہوا ہی
موافق زبان انکیکی یہی معلوم ہوا کہ قرآن اصل مین نازل ہوا لغت قریش مین پہر حضرت کی التماس سے فراخی ہوئی یعنی اجازت ہوئی کہ ہر کوئی اپنی
لغت مین پڑہی اب حضرت عثمان رضنی ساتہہ اتفاق صحابہ کی بخوف اختلاف لوگونکی موقوف کرنی اون لغات کا حکم کیا اور سبہونکو لغت
قریش مین پڑہنی کو فرمایا پس یہہ ہین معنی اونکی قول کی کہ لکہو اوسکو لغت قریش مین کہا سخاوی نی کہ پس اختلاف کیا لوگون نی لفظ تابوت
مین پس کہا زید نی التابوہ اور کہا اورون نی التابوت پس رجوع کی لوگون نی طرف عثمان کی پس کہا اونہون نی لکہو اسکو سات ت کی
ساتہہ اسلیے کہ قریش کی زبان مین یون ہین ہی اور پوچہا لوگون نی حضرت عثمان سی لفظ لم یتسنہ پس کہا عثمان نی کہ لکہو اوسمین ہ اور بیچ ہر صحیفی کی یا
مصحف کی ظاہر مراد ہر صحیفی سی وہ ہین کہ حضرت حفصہ کی پاس تہے اور مراد ہر مصحف سی وہ کہ اور بعضی لوگون نی جمع کیی تہی اور ہو سکتا ہی کہ شک
راوی ہو اور ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ حفصہ رض کی پاس جو صحیفی تہی بعد وفاتی وعدہ پہیرنیکی وہی حضرت عثمان نی جلا ڈالی اور کہا ابن حجر
نی کہ جب فارغ ہوئی حضرت عثمان رض لکہوانی مصحف کیسی تو وہ صحیفی حضرت حفصہ کو پہیر دئے اور سوای اونکی اور اپنی مصحف کی اور مصحف جلا دیے
لیکن وہ صحیفی حضرت حفصہ کی پاس رہے جب حاکم ہوا مروان مدینہ کا تو منگوایا اونکو جلانیکی لیی اونہون نی نہ دیی جب حفصہ کا انتقال ہوا تو مروان نے
اونکی بہائی عبد اللہ بن عمر سی منگاکر جلا ڈالی بخوف اسکی کہ اگر ظاہر ہونگی تو لوگ پہر اختلاف کرینگی اور اختلاف ہی بیچ گنتی اون مصحفون کی
کہ حضرت عثمان رض نی ہر طرف بہیجی کہ کتنی تہی مشہور یہہ ہی کہ پانچ تہی اور ابو داود نی کہا کہ سنا مینی ابو حاتم سجستانی سی کہ سات مصحف تہی
ایک مکہ کو بہیجا اور ایک شام کو اور ایک یمن کو اور ایک بحرین کو اور ایک بصرہ کو اور ایک کوفی کو اور ایک مدینہ مین رکہا اور اختلاف کیا ہی علماون
نی بیچ پرانی ورق مصحف کی کہ جب باقی رہی اوسمین نفع تو آیا اولی دہو ڈالنا ہی یا جلا دینا بعضون نے تو کہا جلا دینا بہتر ہی اسلیے کہ دفع کیجاتی
ہین تمام صورتین ذلت کی بخلاف دہونیکی کہ روندا جاتا ہی دہووں اوسکا اور بعضون نی کہا کہ دہونا اولی ہی اور ڈالا جاوی دہووں اوسکا
پاک جگہہ مین بلکہ لائق ہی کہ پی جاوی پانی اوسکا اسلیے کہ وہ دوا ہی ہر بیماریکی اور شفا سینہ کی علتون کی اور حضرت عثمان رض نی جلایا بنا بر مصلحت
کی کہ اختلاف نہ باقی رہی اور طعن حضرت عثمان رض پر جب وارد ہو کہ کہین شرع مین آیا ہو کہ جلانا بی ادبی ہی جبکہ شرع مین یہہ آیا نہو اور اونہون نی
بنا بر مصلحت کے یہہ فعل کیا ہو تو کیون اونپر طعن کرین بحسب عادت اپنی کی تنبیہ لکہا ہی علمانی کہ جمع ہونا قرآن کا تین بار واقع ہوا ایکبار تو روبرو
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیکن ایک مصحف مین نہ تہا مرتب اور دوسری بار روبرو حضرت ابو بکر کی ہوا منقول ہی حضرت علی رض سی کہ کہا بڑا
لوگون کی بیچ مقدمہ مصحف کی از روی ثواب کی ابو بکر ہین رحمت کری اللہ ابو بکر پر اور وہ اول جمع کرنیوالی ہین کتاب خدا عز وجل کو اور
تیسری بار حضرت عثمان کی وقت مین جمع ہوا کہ جمع کیا صحابہ کو پہر لکہا مصحفونمین ساتہہ لغت قریش کی اور جوانب اطراف مین بہیجی یہہ بات
سینہ بحسین مین ہوئی پس فرق درمیان جمع ابی بکر اور جمع عثمان رض کی یہہ ہی کہ ابو بکر نی جمع کیا اس ڈر سی کہ مبادا قرآن مین سے کچہہ جاتا رہی اور حضرت
عثمان نی جمع اسلیے کیا کہ اختلاف واقع نہو پس عثمان رض حقیقت مین جمع کرنیوالی قرآن کی نہین ہین بلکہ جمع کرنیوالی ہین لوگونکو لغت قریش پر
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى أَنْ عَمَدْتُمْ إِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِي وَإِلَى بَرَاءَةَ وَهِيَ مِنَ الْمِئِينَ فَقَرَنْتُمْ
بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَوَضَعْتُمُوهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذٰلِكَ قَالَ عُثْمَانُ كَانَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَأْتِي عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ السُّوَرُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ وَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ دَعَا بَعْضَ

مَنْ كَانَ يَكْتُبُ فَيَقُولُ ضَعُوا هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا فَاِذَا اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ الْاٰيَةُ فَيَقُوْلُ ضَعُوْا
هٰذِهِ الْاٰيَةَ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتِ الْاَنْفَالُ مِنْ اَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةُ مِنْ اٰخِرِ
الْقُرْاٰنِ نُزُوْلًا وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيْهَةً بِقِصَّتِهَا فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا اَنَّهَا مِنْهَا
فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ اَكْتُبْ سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ
الطُّوَلِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا کہا مینی واسطی عثمان کی کیا سبب ہوا انکو اسپر کہ قصد کیا تمنی
طرف سورہ انفال کی اور وہ ہی مثانی مین سی اور طرف سورہ براۃ کی اور وہ ہی مئین مین سی پس نزدیک کیا تمنی اون دونون سورتونکو اپس مین
اور نہ لکھی تمنی سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کی درمیان دونون سورتونکی اور رکھا تمنی سورہ انفال کو بیچ سات سورتون لنبیون کی کیا باعث ہوا انکو
اسپر فرمایا حضرت عثمان نی کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ گذرتا تہا زمانہ اسحالت مین کہ اوترتی تہین اونپر سورتین آیتون والی اور تہی حضرت
جسوقت کہ اوترتا اونپر کچہہ یعنی قرآن مین سی بلاتی بعضی وحی لکہنیوالونکو کہ لکہتا تہا یعنی وحی مانند زید بن ثابت وغیرہ کی اور فرماتی رکہدو یہہ آیتین بیچ سورہ
کی کہ ذکر کیا جاتا ہی اوسمین ایسا اور ایسا یعنی مانند طلاق اور حج وغیرہ ہما کی پس جسوقت کہ نازل ہوتی اونپر کوئی ایت فرماتی رکہدو اس ایت کو
بیچ اوس سورۃ کی کہ مذکور ہی اوسمین ایسا اور ایسا اور تہی سورۃ انفال اول اون سورتونکی کہ نازل ہوئی ہین مدینہ مین اور تہی سورہ برات آخر
قرآن اوترنی مین اور تہا قصہ سورہ انفال کا مشابہ قصہ سورہ برات کی یعنی دونو مین ذکر ہی کافرونسی لڑنیکا اور عہد توڑنیکا پس وفات کئی
گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ بیان فرمایا ہمکو یہہ کہ تحقیق براۃ سورہ انفال سی ہی پس بسبب بیان کرنی حضرت کی اور مشابہ ہونی قصہ
کی نزدیک کیا ہمنی دونون سورتونکو اور نہ لکھی ہمنی سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کی اور رکہدی ہمنی وہ اکٹہی دونون سورتین لنبی بیچ سات سورتونکی
یعنے ولیکن فاصلہ درمیان مین چہوڑا واسطی شبہہ ہونیکی بیچ اتحاد اور تعدد دونون سورتون کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نی **ف**
قصد کیا تمنی طرف انفال کی الخ کلام اللہ کی سورتونکو اسطرحسی تقسیم کر رکہا ہی کہ سورہ بقرہ سی سورہ یونس تک کو طوال کہتی ہین عربی مین طوال
لنبے کو کہتی ہین اور یہہ سورتین لنبی لنبی ہین اور سورہ یونس سی سورہ شعرا تک کو مئین کہتی ہین اور مئین جمع مائۃ کی ہی مائۃ عربی مین سو کو کہتی ہین
اور یہہ سورتین زیادہ سو سو آیتونسی ہین یا قریب سو کی اسلئی انکو مئین کہتی ہین اور سورہ شعرا سی سورہ حجرات تک کو مثانی کہتی ہین وہ سو آیتونسی
کم کم کی ہین اور قصی انمین مکرر ہین اسلئی مثانی نام ہوا اونکا اور سورہ حجرات سی آخر قرآن تک کو مفصل کہتی ہین اسلئی کہ ان سورتونکی درمیان مین
فاصلہ بسم اللہ کا نزدیک ہے بعضے نے مفصل کو تین قسم کر رکہا ہی ایک طوال دوسرا اوساط تیسرے قصار سورہ حجرات سے والسماء ذات البروج تک کو طوال
مفصل کہتی ہین اور والسماء ذات البروج سی سورہ لم یکن تک کو اوساط مفصل کہتی ہین اور لم یکن سی آخر تک کو قصار مفصل کہتی ہین پس ابن عباس نی
حضرت عثمان کو کہا کہ انفال مثانی مین سے ہی اسلئی کہ سو آیتونسی کم کی ہی اور براۃ کو مئین مین سی ہی اسلئی کہ سو آیتونسی زیادہ کی ہی پس انکو آپسمین
نزدیک کر کر طوال مین کیون رکہا جاہی تہا کہ انفال کو مثانی مین لکہتی اور براۃ کو مئین مین اور نیز یہہ ہی کیا پہر بسم اللہ درمیان مین انکی نہ لکہی حضرت
عثمان نی اسکا جواب دیا کہ حاصل جسکا یہہ ہے کہ بیچ امر ان دونون سورتون کی اشتباہ ہی ایک جہتسی تو یہہ دونون سورتین ایک سورۃ ہین اس سبب سے
رکہنا اونکا سبع طوال مین اور نہ لکہنا بسملہ کا درمیان مین اونکی درست ہوا اور ایک جہتسی دو سورتین ہین اسلئی فاصلہ درمیان مین چہوڑا انتہی
كِتَابُ الدَّعَوَاتِ
کتاب ہے بیچ بیان دعاؤن کی **ف** دعا کی معنی ہین طلب کرنا ادنی کا اعلی سی کچہہ بطریق عاجزی کی
اور کہا نووی نی کہ تمام شہرون کی اہل فتوی ہر عصر مین متفق رہی ہین اسپر کہ دعا کا کرنا مستحب ہے اور دلیل انکی ہی ظاہر قرآن و حدیث اور

فعل نبیا صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم کا کہ سب دعا کرتی رہی ہین اور بعضی زہاد و اہل معارف نی کہا کہ ترک دعا افضل ہی واسطی راضی ہونیکی اپنی قسمت پر اور
راضی ہونیکی رضای مولی پر ع قول بعضی زہاد کا محمول ہی ایک حالت پر کہ بعضونکو ایک حالت ہوتی ہی کہ اوسمین غالب ہوتی ہی رضا بقضا جیسی حضرت
ابراہیم علیہ السلام کا حال تہا وقت ڈالنی کی آگ مین کہ جبرئیل نی دعا کی لیی کہا اونہون نی کہا کہ اللہ تعالی حال میرا جانتا ہی مجہی حاجت سوال
کی نہین ہی مولانا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ**
لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ کُلُّ نَبِیٍّ دَعْوَتَهٗ وَاِنِّیْ اخْتَبَاْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ
فَهِیَ نَائِلَةٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِیْ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰهِ شَیْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلِلْبُخَارِیِّ اَقْصَرُ مِنْهُ روایت ہی ابو ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ہر نبی کی ایک دعا ہی کہ قبول کیجاتی ہی پس جلدی کی ہر نبی نی اپنی دعا کی اور تحقیق مینی چہپا رکہی
ہی اپنی دعا واسطی شفاعت امت اپنی کی تاخیر دی گئی ہی دن قیامت تک پس وہ پہنچنی والی ہی اگر چاہا اللہ نی اوس شخص کو کہ مرا امت
میری سی کہ نہ شریک کیا ساتہہ اللہ کی کسیکو نقل کی یہہ مسلم نی اور بخاری کی روایت کمتر ہی اس سے **ف** واسطی ہر نبی کی الخ یعنی حکم فرماتا تہا اللہ تعالی
ہر نبی کو کہ اپنی مخالفین پر بد دعا کر تباہی کی لیی اور وہ کرتی تہی اور اللہ تعالی قبول فرماتا تہا پس جلدی کی ہر نبی نی اپنی دعا کی جیسکہ
حضرت نوح علیہ السلام نی بد دعا کی اپنی امت کی ہلاکت کی لیی حتی غرق کی گیی امت طوفان مین اور حضرت صالح نی بد دعا کی اپنی امت پر
یہانتک ہلاک ہوئی ساتہہ آواز جبرئیل کی اور مینی اپنی دعا کو چہپا رکہا ہی یعنی صبر کیا ہی اونکی ایذا پر اور بد دعا کی نہیں کہ مین رحمۃ للعالمین ہون
اور اسی دعا کو موقوف رکہا ہی قیامت پر کہ اوسکی بدلی شفاعت کرونگا ہر شخص کی لیی کہ با ایمان مرا ہو اگرچہ گنہگار تہا اور شفاعت کئی قسم کی ہوگی
بعضی تو حضرت کی شفاعت سے دوزخ مین داخل ہی نہین ہونگی اور بعضی جلدی نکلینگے دوزخ سی اور بعضی جلدی ہی داخل ہونگی جنت مین اور بعضون کی
درجی بلند ہونگی جنت مین اللہم ارزقنا شفاعۃ نبینا علیہ الف الف صلوٰۃ ع **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ**
سَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اتَّخَذْتُ عِنْدَکَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِیْهِ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اٰذَیْتُهٗ شَتَمْتُهٗ لَعَنْتُهٗ جَلَدْتُهٗ
فَاجْعَلْهَا لَهٗ صَلٰوةً وَّزَکٰوةً وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهٗ بِهَا اِلَیْکَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الہی تحقیق مانگی مینی تجہسی ایک حاجت بہرہ مند کر مجہکو ساتہہ اوسکی اور نہ نا امید کر مجہکو اوسمین یعنی امیدوار ہون
کہ ضرور قبول ہی کر پس سوای اسکی نہین کہ مین آدمی ہون پس جس مومن کو ایذا دی ہو مینی کہ برا کہا ہو مینی اوسکو لعنت کی ہو مینی اوسکو مارا
ہو مینی اوسکو پس کر ان سب چیزونکو بیچ حق اوسکی سبب رحمت کا اور پاکی کا گناہونسی اور سبب نزدیکی کا کہ نزدیک کری تو اوسکو بسبب ان چیزونکی
طرف اپنی دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لفظ فانما انا بشر تمہید ہی عذر کی کہ مین آدمی ہون کبہی کبہی کسی پر خفا بہی
ہوتا ہون ساتہہ حکم بشریت کی اور لفظ فای المومنین بیان ہو تفصیل ہی وہ چیز کی کہ التماس کی حضرت نی ساتہہ قول اپنی کی اتخذت عندک
عہدا پس حاصل یہہ کہ جسکو مین ایذا وغیرہ دون اوسکو سبب رحمت وغیرہا کا کر منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ نکلی تہی حجری اپنی سے
نماز کی لیی کہ آئین حضرت کی پاس حضرت عائشہ اور مانگی اونسی کوئی چیز اور مبالغہ کیا مانگنی مین اور پکڑ لیا دامن حضرت کا پس فرمایا حضرت
نی اونکو قطع اللہ یدک یعنی کاٹی اللہ ہاتہہ تیرا پہر چہوڑ دیا حضرت عائشہ نی حضرت کو اور بیٹہین اپنے حجرے مین غصی ہوکر اور تنگدل پس جب پہرے آنحضرت
اونکی پاس اور دیکہا اونکو اسطرح فرمایا اونکی خوش کرنیکی لیی اللہم انی اتخذت عندک عہدا الخ پس سنت ہی اوسکی لیی کہ بد دعا کری کسی پر یہہ کہ دعا کری
اوسکی لیی بدلی اوسکی ع ح **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُکُمْ فَلَا یَقُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ**

إِنْ شِئْتَ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ ارْزُقْنِي إِنْ شِئْتَ وَلْيَعْزِمْ مَسْئَلَتَهُ إِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ لَا مُكْرِهَ لَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت دعا مانگی ایک تمہارا یون کہی یاالہی بخش واسطی میری اگر چاہی تو رحم کر مجہ
اگر چاہی تو روزی دی مجکو اگر چاہی تو اور چاہیی کہ عزم بالجزم کری اپنی مانگنی مین کلمہ شک کا نہ کہی اسواسطی کہ اللہ تعالی کرتا ہی جو چاہتا ہی نہین
زبردستی کرنیوالا اوسپر کوئی نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی دعا جزم مانگو کہ یا اللہ یہہ مطلب پورا کر وہ جو چاہتا ہی کرتا ہی یہہ نہ کہو کہ اگر چاہی
تو دی ایسی کہ یہہ شک کرنا ہی قبول مین اور وہ اپنی وعدہ مین خلاف نہین کرتا وعدہ کیا ہی کہ دعا کرو مین قبول کرونگا اور نہین کوئی زبردستی
کرنیوالا اللہ پر اوپر کرنی کسی کام کی بلکہ کرتا ہی جو چاہتا ہی پس بیفائدہ ہی یہہ کہنا کہ اگر چاہی دی ع ح ۞ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ وَلٰكِنْ لِيَعْزِمْ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ
لَا يَتَعَاظَمُهُ شَيْءٌ أَعْطَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ دعا مانگی ایک تمہارا یون کہی یاالہی
بخش مجکو اگر چاہی تو ولیکن طلب کری یقین کر کر بغیر شک کی اور بڑی کری رغبت اسواسطی کہ اللہ تعالی نہین مشکل ہوتی اوسکو کوئی چیز کہ دیتا ہی
وہ نقل کی یہہ مسلم نی ۞ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ مَا لَمْ
يَسْتَعْجِلْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْاِسْتِعْجَالُ قَالَ يَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرَ يُسْتَجَابُ لِي فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ
وَيَدَعُ الدُّعَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قبول کیجاتی ہی یعنی دعا
بندہ کی بعد شرطون قبولیت کی جبتک کہ نہین دعا مانگتا گناہ کی یا توڑنی ناتی کی سبب تک کہ نہین جلدی کرتا کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہی جلدی فرمایا کہی کہ تحقیق
دعا مانگی مینی اور تحقیق دعا مانگی مینی یعنی اکثر بار مانگی پس نہ دیکہا مینی کہ قبول کی گئی واسطی میری پہر تہک جاوی نزدیک اسکی اور چہوڑ دی دعا مانگنی نقل کی یہہ مسلم
نی ف جبتک کہ دعا نہین مانگتا گناہ کی جیسیکہ کہی یا اللہ قدرت دی مجکو فلانی شخص کی قتل پر اور حال یہہ کہ وہ مسلمان ہو یا کہی یا اللہ نصیب کر مجکو
شراب یا کہی یا اللہ بخش فلانیکو اور وہ مرا ہو کافر یقیناً اور مانند انکی ہی مانگنا محال چیزونکا جیسیکہ دیکہنا اللہ تعالی کا دنیا مین بیچ حالت بیداری کی و توڑنی
ناتی کی جیسیکہ کہی یا اللہ جدائی ڈال مجمین اور میری باپ مین حاصل یہہ کہ مومن کی دعا قبول ہوتی ہی جبتک گناہ کی اور توڑنی ناتی کی نہین کرتا اور جلدی
نہین کرتا اور جب دعا گناہ وغیرہ کی کرتا ہی نہین قبول ہوتی اور تہک جاوی نزدیک اسکی لائق نہین ہی بندیکو کہ تہکی دعا سی کہ یہہ عبادت ہی اور تاخیر قبولیت
مین یا تو ایسی ہوتی ہی کہ نہین آتا وقت اوسکا ایسی کہ ہر چیز کی لیی ایک وقت مقرر ہی ازل مین یا ایسی کہ مقدر نہین ہوتا ازل مین قبول ہونا دعا اوسکا کا
دنیا مین پس دیا جاتا ہی آخرت مین ثواب عوض اوسکی یا تاخیر کیجاتی ہی دعا اوسکی تا کہ مبالغہ کری دعا مین ایسی کہ اللہ تعالی دوست رکہتا ہی مبالغہ کرنی
والون کو دعا مین ع ۞ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ
الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا آدمی مسلمان کی واسطی بہائی مومن اپنی کی پیٹھ پیچہی قبول کیجاتی ہی نزدیک
سر دعا کرنیوالیکی ایک فرشتہ معین کیا جاتا ہی جب دعا مانگتا ہی واسطی بہائی اپنی کی بہلائی کہتا ہی فرشتہ کہ معین کیا گیا ساتہ اسکی قبول کر دعا اوسکو
اور واسطی تیری مانند اسکی نقل کی یہہ مسلم نی ف پیٹھ پیچہی اور اسطرح اگر ساتہہ بہائی مسلمان کی دعا کری اپنی دل مین اسکی تو بہی یہی فضل ہی سبب
صدق کی اور کہتا ہی فرشتہ یعنی فرشتہ عرض کرتا ہی جناب الٰہی مین کہ دعا اسکی قبول کر بیچ حق بہائی اسکی اور دعا کرنی والیکو خطاب کر کر کہتا ہی کہ
تجکو بہی بند سکی ع ۞ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ

وَلَا تَدْعُوا عَلٰی اَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيهَا عَطَاءً فَيَسْتَجِيبُ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بد دعا کرو اپنی جانوں پر اور نہ بد دعا کرو اپنی اولاد پر اور نہ بد دعا کرو اپنی مالوں پر
یعنی غلام و لونڈیوں پر اور جانوروں پر تاکہ نہ پاؤ اللہ کی طرف سی اوس ساعت کو کہ مانگی جاوی اوسمین بخشش پس قبول کری وہ تمہاری نقل کی یہہ
مسلم نی ف یعنی بعضی اوقات ہوتی ہین دعا قبول ہونیکی ایسا نہو کہ وہی وقت دعا قبول ہونیکا ہو اور تم بد دعا کرو اپنی او پر یا اپنی اولاد اور مال
پر پہر قبول ہو جاوی تو پشیمان ہو پس بعضی نادان کہ وقت غضب و مصیبت کی اپنی پی بد دعا کرتی ہین خوب نہین ہے وَذُكِرَ حَدِيثُ
ابْنِ عَبَّاسٍ اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فِي كِتَابِ الزَّكٰوةِ ذکر کی گئی حدیث ابن عباس کی ڈرو دعا مظلوم کیسی کتاب الزکوۃ مین اَلْفَصْلُ
الثَّالِثُ فصل دوسری عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ
وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي اَسْتَجِبْ لَكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا وہی ہی عبادۃ پہر پڑہی یہہ آیت اور کہا پروردگار تمہاری نی دعا مانگو مجہسی قبول کرونگا مین نقل کی تمہاری نقل کی یہہ
احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف از راہ مبالغہ کی فرمایا کہ دعا ہی عبادت ہی اسلیے کہ دعا ایسی عبادت ہے کہ بندہ متوجہ
ہوتا ہی اوسمین حق تعالی کیطرف اور موہنہ پہیرتا ہی سوا حق سی اور امید ڈر نہین رکہتا مگر اوسی سے اور دعا مین ہے اخلاص اور حمد و شکر اور مانگنا
اور وحدانیت بیان کرنی اور رغبت و مناجات اور زاری اور ذلیل سمجہنا اپنی کو اور مدد مانگنی اور فریاد کرنی پہر آیۃ کو سند اسحدیث کی لائی
کہ اوس سے معلوم ہوا کہ دعا مامور بہ ہی یعنی حکم ہی اوسکی کرنیکا اور ہوتا ہی اوسپر ثواب اور جو چیز ایسی ہوتی ہی عبادۃ ہی اور آخر آیۃ مین ہی دلیل ہی
اسپر کہ دعا عبادۃ ہی کہ فرمایا ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین یعنی جو کہ تکبر کرتی ہین عبادۃ یعنی دعا میری سی قریب ہے کہ داخل ہونگی
دوزخ مین خوار و ذلیل ہو کر وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا گودہ ہی عبادت کا نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی خلاصہ عبادۃ کا اور مقصود
بالذات اوسکا دعا ہی اسلیے کہ حقیقت عبادۃ کی اور خلاصہ اوسکا عاجزی اور ذلیل سمجہنا اپنی کو ہی اور یہہ دعا مین حاصل ہے طرح بہ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی چیز
بزرگ قدر نزدیک اللہ کی دعا سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن غریب ہے ف نہین کوئی چیز یعنی
اذکار و عبادات مین کوئی چیز دعا برابر نہین پس نہین منافی ہی یہہ قول اللہ تعالی کی آن اکرمکم عند اللہ اتقکم ع وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی سلمان فارسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین پہیرتی تقدیر کو مگر دعا اور نہین زیادہ کرتی عمر مین مگر نیکی نقل کی یہہ ترمذی
نی ف مراد تقدیر سی اوترنا ایک چیز مکروہ کا ہی کہ جس سے ڈرتا ہی آدمی پس جب توفیق دیا جاتا ہی بندہ دعا کی دفع کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی اوس سے
اور تقدیر دو قسم ہی پر ایک مبرم اور دوسرا معلق تقدیر مبرم مین کچہہ تغیر و تبدیل نہین اور قضائی معلق مین بعضی سبب سے تغیر و تبدیل ہوتی ہے پس
یہان تقدیر معلق مراد ہی اور نہین زیادہ کرتی عمر مین مگر نیکی یہان ہی کمی زیادتی عمر کی باعتبار تقدیر معلق کی ہی لکہا جاتا ہی کہ اگر نیکی کریگا اتنی
عمر ہوگی اور اگر نہ کریگا اتنی ہوگی صورت اوسکی یہہ ہے کہ لکہا جاتا ہی لوح محفوظ مین کہ مثلا اگر حج کریگا فلانا یا جہاد کریگا پس عمر اوسکی چالیس برس کی

ہوگی اور اگر حج اور جہاد دونو کریگا پس عمر اوسکی ساٹھہ برس کی ہوگی پہر جب دونون کی ساٹھہ برس کو پہنچا پس بڑہی عمر اوسکی اور جب ایکسے چیز کی زیادہ ہوئی چالیس سے پس کم ہوئی انتہای عمر اوسکی سی کہ ساٹھہ برس تہی اور بعضون نی معنی اسکی یہہ کہی ہین کہ جب نیکی کی تو نہ ضایع ہوئی عمر اوسکی پس گویا کہ زیادہ ہوئی ہے ع **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ** اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دعا نفع کرتی ہی اوس چیز سی کہ اوتری اور اوس چیز سی کہ نہین اوتری پس لازم کرو اپنی اوپر ای بندو اللہ کی دعا کو نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ احمد نی معاذ بن جبل سی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے **ف** اوس چیز سی کہ اوتری سے اسکو یعنی بلا کہ اوتری ہی اوسکو دعا دفع کر دیتی ہی اگر ہوتی ہی معلق اور اگر مبرم ہوتی ہی صبر عطا فرماتا ہی اللہ تعالی پس سہل ہوتا ہی اوسپر تحمل اوس بلا کا اور راضی ہوتا ہی اوس سی یہہ نہین چاہتا کہ یہہ نہو بلکہ لذت پاتا ہی ساتھہ اوس بلا کی جیسیکہ لذت پاتی ہین اہل دنیا ساتھہ نعمتون کی اور دعا نفع دیتی ہی اوس بلا کو نہین اوتری سے یعنی اوسکو اوترنی نہین دیتی روکتی ہی ع **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْعُو بِدُعَاءٍ إِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ مَا سَأَلَ أَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهُ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی شخص کہ مانگی دعا مگر دیتا ہی اوسکو اللہ جو مانگتا ہی یعنی اگر مقدر ہوتا ہی ازل مین دنیا اوسکا یا بند رکہتا ہی اوس سے برائی مانند اوسکی یعنی دفع کرتا ہی بلا بقدر مانگنی خیر کی عوض دینی کی اگر نہین مقدر ہوتا دنیا اوسکا جبتک کہ نہین دعا مانگتا گناہ کی یا توڑنی ناتی کی نقل کی یہہ ترمذی نی **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يُسْأَلَ وَأَفْضَلُ الْعِبَادَةِ انْتِظَارُ الْفَرَجِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ** اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مانگو اللہ تعالی سی فضل اوسکی سی سواسطے کہ اللہ دوست رکہتا ہی یہہ کہ مانگا جاوی یعنی فضل اوسکا اور بہتر عبادتکی انتظار کرنا کشادگی کا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** انتظار کرنا کشادگی کا یعنی امیدوار رہی جانی بلا اور غم کا ساتھہ ترک کرنی شکایت کی طرف غیر اللہ تعالی کی یہہ اشارہ ہی صبر کیطرف اور بیشک اجر صبر کی حد و بی نہایت ہے ع **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نہ مانگی اللہ سی غصہ ہوتا ہی اوسپر نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اسلیے کہ ترک کرنا سوال کا تکبر اور استغنا ہی ع **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا يَعْنِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ شخص کہ کہولا گیا واسطی اوسکی تم مین سے دروازہ دعا کا یعنی توفیق دیا گیا بہت دعا کی مع شرائط و آداب کی کہولی گئی واسطی اوسکی دروازی رحمت کے یعنی کبہی مانگی ہوئی خیر ملتی ہی اور کبہی دفع ہوتی ہی اوسے برائی مانند اوسکی اور نہین سوال کیجاتی اللہ تعالی سی کوئی چیز یعنی بہت محبوب طرف اسکی اس سے کہ سوال کیجاوی عافیت نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی اللہ تعالی عافیت کی مانگنی کو بہت دوست رکہتا ہی اس برابر اور چیز کی مانگنی کو نہین دوست رکہتا اور عاقبت کی معنی ہین سلامتی تمام آفات اور بیماریونسی اور بلاون اور مکروہات ظاہری و باطنی سی دنیا و آخرت مین پس یہہ شامل ہی سب بہلائیون کو نسال اللہ العافیۃ ع **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْيُكْثِرِ**

دُعَاءَ فِي الرَّخَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ شخص کہ خوش لگی اوسکو یہہ کہ قبول کری اللہ دعا اوسکی نزدیک سختیون کے پس چاہیے کہ بہت دعا کری حالت فراخی مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا مانگو اللہ سی اور تم یقین رکھتی ہو ساتھہ قبولیت کی اور جانو کہ اللہ نہین قبول کرتا دعا دل غافل کھیلنی والیکی سی یعنی غافل ہو اللہ سے اور مشغول ہو غیر خدا مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **ف** یقین رکھتی ہو ساتھہ قبولیت کی یعنی ہو وقت دعا کی ایسی حالت پر کہ مستحق ہو سبب اوسکی قبولیت کی یعنی اچھی کام کرتے ہو اور بری باتون سی بچتی ہو اور رعایت کرتی ہو شرائط دعا کی مانند حضور قلب وغیرہ کی یہانتک کہ ہو قبولیت اوپر دلون تمہاری غالب نہ قبول ہونیکی یا مراد یہہ ہے کہ تم معتقد ہو اسکی کہ اللہ نہین ناامید کریگا تمکو بسبب فضل وسیع اپنی کی ع ۞ **وَعَنْ** مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْئَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْئَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا فَاِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی مالک بن یسار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت مانگو تم اللہ سے پس مانگو اوس سے ساتھہ اندر کی جانب ہاتھون اپنی کی اور نہ مانگو اوس سی ساتھہ اوپر کی جانب ہاتھون اپنی کی اور ایک روایت مین ابن عباس سے کہ کہا مانگو اللہ سی ساتھہ اندر کی جانب ہاتھون اپنی کی اور نہ مانگو اوس سے ساتھہ اوپر کی جانب ہاتھون اپنی کی پس جسوقت کہ فارغ ہو تم یعنی دعا سی پس پھیرو ہاتھونکو اپنی مونہہ پر یعنی تا برکت جو ہاتھو پر اوتری ہی مونہہ پر پہنچی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اندر کی جانب ہاتھون اپنی کی الخ یعنی دعا کرنی مین ہاتھہ اسطرح رکھو کہ اندر کا رخ ہاتھونکا سامنی مونہہ کی رہی جیسیکہ معمول ہی دعا مانگنی مین اولٹی ہاتہہ کرکر دعا نہ مانگو اور حالت استسقا اس سی مستثنی ہی اوسمین اولٹی ہاتہہ سی دعا مانگنی آئی ہی چنانچہ بیان اسکا باب الاستسقا مین ہوچکا ہی ۞ مولانا ۞ **وَعَنْ** سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اِلَيْهِ اَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہی سلمان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق پروردگار تمہارا بہت حیامند ہی یعنی معاملہ کرتا ہی حیامندونکا سا دینی والا بغیر سوال کی حیا کرتا ہی بندی اپنی سی یہہ کہ پھیری اونکو خالی جسوقت کہ اوٹھاتا ہی بندہ اپنی دونو ہاتھہ طرف اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداودنی اور بیہقی نی دعوات کبیرہ مین **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمر سی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت اوٹھاتی دونو ہاتھہ اپنی دعا مین نہ رکھتی اونکو جبتک نہ پھیرتی اونکو اپنی مونہہ پر نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ان حدیثون سی معلوم ہوا کہ ہاتھونکا اوٹھانا اور مونہہ پر پھیرنا سنت ہی دعا مین مولانا ۞ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اچھا جانتی تھی اون دعاؤنکو کہ جامع ہون اور چھوڑتی تھی اون دعاؤنکو کہ جامع نہین نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** دعا جامع وہ ہے کہ لفظ اوسکی تھوڑی ہون اور معنی بہت شامل ہو امور دنیا اور آخرۃ کو جیسی یہہ دعائین ہین رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اور مانند انکی بہت دعائین جامع آئی ہین حدیث شریف مین اور چھوڑتی الخ یعنی جو دعا کہ جامع نہو خاص مطلب سے ہین

مذکور ہووہ حضرت نی ترک کی تہی مانند اونکی نہ وجہ سنت یعنی دی مجکو وی ایہی وغیر ذلک اور یہہ باعتبار اکثر کی ہی کہ حضرت اکثر دعامین جامع ہی مانگتی تہی خاص مطلب کی نہ مانگتی تہی والا کبہی کبہی خاص مطلب بہی مانگنا ثابت ہوا ہی ع مولانا **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَسْرَعَ الدُّعَاءِ إِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ** اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہت جلد دعا قبول ہونیوالی دعا غائب کی واسطی غائب کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نی **ف** اسلیی کہ غائب کی دعا غائب کی لیی خلوص سی ہوتی ہی خیال سنانی دکہانیکا نہین ہوتا ع **وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَأَذِنَ لِي وَقَالَ أَشْرِكْنَا يَا أُخَيَّ فِي دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِي أَنَّ لِي بِهَا الدُّنْيَا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ عِنْدَ قَوْلِهِ وَلَا تَنْسَنَا** اور روایت ہی عمر بن الخطاب سی کہ کہا پروانگی مانگی مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ ادا کرنی عمرہ کی پس اذن دیا مجکو اور فرمایا شریک کرنا ہمکو ای چہوٹی بہائی میری بیچ دعا اپنی کی اور نہ بہولنا مجکو یعنی وقت دعا کی پس فرمایا حضرت نی ایک کلمہ کہ نہین خوش کرتا مجکو یہہ کہ واسطی میری ہو بدلی اوسکی تمام دنیا نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی نی اور تمام ہوئی روایت ترمذی کی نزدیک لفظ ولا تنسنا کی **ف** مراد کلمہ سی یا تو یہی بات ہی کہ جو حضرت نی انکو فرمائی یا کوئی اور بات عنایت کی فرمائی ہو اور حضرت نی جو التماس دعا کی کی اسمین ظاہر کرنا عاجزی اور مسکینی کا ہی مقام بندگی مین اور رغبت دلائی امت کو کہ اچہی لوگون اور عابدون سی طلب دعا کی کرین اور تنبیہ امت کو کہ خاص اپنی ہی لیی دعا نکرین بلکہ شریک کرین قرابتیون اور دوستون کو بہی دعا مین خصوصًا بیچ مقامون قبولیت کی اور اس سی بزرگی حضرت عمر کی بہی معلوم ہوئی ع **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُوْلُ الرَّبُّ وَعِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكِ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہین کہ نہین رد ہوتی دعا اونکی ایک روزہ دار جسوقت کہ افطار کرتا ہی یعنی اسلیی کہ بعد ادای عبادت کی ہوتی ہی اور حال عاجزی اور مسکینی کا ہی اور دوسرا سردار جو کہ عدل کری یعنی اسلیی کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ عدل ایک ساعت کا بہتر ہی ساٹہہ برس کی عبادت سی اور تیسری دعا مظلوم کی اوٹہاتا ہی اوسکو اللہ تعالی اوپر ابر کی اور کہولی جاتی ہین واسطی دعا اوسکی دروازی آسمان کی اور فرماتا ہی پروردگار قسم عزت اپنی کی البتہ مدد کرونگا مین تیری اگرچہ ہو بعد مدت کی یعنی ضایع نہین کرنی کا حق تیرا اور نہین رد کرونگا دعا تیری اگرچہ مدت دراز گذر جاوی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اوپر ابر کی اوٹہانا اور کہلنا دروازون کا کنایہ ہی اوپر چڑہنی سی اور جلدی قبول ہونی سی ع **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيْهِنَّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین دعائین قبول کیجاتی ہین نہین شک اونمین یعنی اونکی قبول ہونی مین دعا باپ کی اور دعا مسافر کی اور دعا مظلوم کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نی **ف** دعا باپ کی یعنی باپ بیٹی کو خواہ دعا دی یا بد دعا کری جلد قبول ہوتی ہی اور ماں کی دعا بطریق اولی قبول ہوتی ہی بسبب نہایت شفقت اور مسکینی کی اگرچہ یہان نہین ذکر کی گئی اور دعا مسافر کی احتمال ہی کہ دعا اوسکی قبول ہوتی ہی اوسکی حق مین کہ جو احسان کری اور بد دعا قبول ہوتی ہی اوسکی لیی کہ ایذا دی اور بد سلوکی کری اوس سی یا یہہ کہ مطلق اوسکی دعا قبول ہوتی ہی خواہ اپنی لیی کری یا اوسکی لیی اور دعا مظلوم کی یعنی جو کوئی مدد کری مظلوم کی یا تسلی دی اوسکو اور وہ دعا کری اوسکو یا جسنی ظلم کیا اوسپر اور اوسنی بد دعا دی اوسکو قبول ہوتی ہی ع ح **الفصل**

الثالث فصل تیسری **عن** انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیسال احدکم ربه حاجته کلها حتی یسال شسع نعله اذا انقطع زاد فی روایة عن ثابت البنانی مرسلا حتی یساله الملح وحتی یساله شسعه اذا انقطع رواه الترمذی ؎ روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ مانگے ایک تمہارا پروردگار اپنے سے ساری حاجتیں اپنی یہانتک کہ مانگے تسمہ پاپوش اپنی کا جبکہ ٹوٹ جاوے زیادہ کی ترمذی نے ایک روایہ میں ثابت بنانی سے بطریق ارسال کی یہانتک کہ مانگے اوس سے نمک اور یہانتک کہ مانگے اوس سے تسمہ پاپوش اپنی کا جسوقت کہ ٹوٹ جاوے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** زیادہ کی مصنف کو چاہیے تہا کہ یون کہتا رواہ الترمذی وزاد فی روایہ اور دوسری روایت میں حتی یساله شسعه الخ مکرر آیا تاکید کی لیے تا کہ دلالت کرے اسپر کہ دہان رکاوٹ اور محرومی نہین ہے سایل کو اللہ نہایت مہربان ہے بندونپر دیتا ہے جو مانگتے ہین پس التجا کرے بندہ مگر اوس سے اور نہ اعتماد کرے مگر اوسپر کہا ابو علی دقاق نے کہ انسان کو معرفت کیسی یہہ ہے کہ نہ مانگے حاجتین اپنی کم ہون یا زیادہ مگر اللہ ہی سے جیسا کہ حضرت موسی علیہ السلام مشتاق روٹی کے ہوئے کہا رب انی الخ اور محتاج روٹی کی ہوئی کہا رب لما انزلت الی من خیر فقیر ع ح **وعنه** قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یرفع یدیه فی الدعاء حتی یری بیاض ابطیه اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہاتے ہاتہہ اپنی دعا میں یہانتک کہ دکہلائی جاتی سفیدی حضرت کی بغلونکی **وعن** سهل بن سعد عن النبی صلی الله علیه وسلم قال کان یجعل اصبعیه حذاء منکبیه ویدعو اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا تہی حضرت گردانتے دونو انگلیان اپنی یعنی سر دونو انگلیونکی برابر مونڈہون کی اور دعا مانگتے **ف** یہہ اوسط درجہ ہی ہاتہہ اوٹہانی کا اور اکثر اسیطرح اوٹہاتے تہے اور پہلی حدیث میں جو زیادہ ہاتہہ اوٹہانا آیا وہ محمول ہی بعض اوقات پر کہ جب بہت مبالغہ منظور ہوتا دعا میں جیسے مثل حالت استسقا اور اور بلاؤن سخت کی تو اتنے اوٹہاتے کہ سفیدی بغلونکی معلوم ہوتی ؛ ع **وعن** السائب بن یزید عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا دعا فرفع یدیه مسح وجهه بیدیه روی البیهقی الاحادیث الثلثة فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی سائب بن یزید سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہے جسوقت کہ دعا مانگتے اور اوٹہاتے دونو ہاتہہ اپنی پہیرتے اپنی مونہہ پر دونو ہاتہہ اپنی نقل کین بیہقی نے تینون حدیثین دعوات کبیر میں **ف** کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہی حدیث اسپر کہ جب حضرت نہ اوٹہاتے ہاتہہ اپنی دعا میں نہ پہیرتے مونہہ پر پس نماز میں اور طواف میں اور وقت سونیکی اور بعد کہانیکی اور مانند انکیکی جو حضرت سے دعائین منقول ہین اور اون میں ہاتہہ نہ اوٹہاتے تہے تو مونہہ پر بہی ہاتہہ نہ پہیرتے تہے ع ؛ **وعن** عکرمة عن ابن عباس قال المسئلة ان ترفع یدیک حذو منکبیک او نحوهما والاستغفار ان تشیر باصبع واحدة والابتهال ان تمد یدیک جمیعا وفی روایة قال والابتهال هکذا ورفع یدیه وجعل ظهورهما مما یلی وجهه رواه ابو داود اور روایت ہی عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباس سے کہ کہا ادب سوال کرنیکا یہہ ہے کہ اوٹہاوی تو دونو ہاتہہ اپنی برابر اپنی مونڈہون کی یا قریب انکے اور ادب استغفار کا یہہ ہی کہ اشارہ کرے تو ساتہہ ایک انگلی کی اور عاجزی کرنی اور مبالغہ کرنا دعا میں یہہ ہے کہ دراز کرے تو دونو ہاتہہ اپنی یہانتک کہ استقدر کہ سفیدی بغلون کی معلوم ہو اور ایک روایت میں یہہ ہے کہ کہا عاجزی کرنی اسطرح سے ہی اور اوٹہائے دونو ہاتہہ اپنے اور کی پیٹہہ ہاتون اپنی کی قریب مونہہ اپنی کی یعنی جیسا کہ استسقا میں آیا ہی نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** اشارہ کرے تو ساتہہ ایک انگلی کی یعنی سبابہ کہ کلمہ کی انگلی شہادت کی کہتے ہین مقصود اس سے ہی سب یعنے ملامت کرنا نفس امارہ اور شیطان رجیم کا اور پناہ ڈہونڈنی شر انکے سے اور قید ایک کے اسیلئے لگائی کہ مکروہ ہی اشارہ کرنا دو انگلیونسے چنانچہ آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہا ایک شخص کو کہ اشارہ کرتا تہا دو انگلیونسے فرمایا اوسکو کہ ایک سے اشارہ کر ایک سے اشارہ کر اور

اوٹھاتی دونوں ہاتھ اپنی الخ یعنی اوٹھاتی دونوں ہاتھ اپنی خوب سی یہانتک کہ ظاہر ہوتی سفیدی بغلونکی اور ہوتی ہاتھ مقابل سرکی ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ يَقُولُ إِنَّ رَفْعَكُمْ أَيْدِيَكُمْ بِدْعَةٌ مَا زَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى هٰذَا يَعْنِي إِلَى الصَّدْرِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ وہ کہتی تہی کہ تحقیق اوٹھانا تمہارا اپنی ہاتھونکو یعنی بہت اوٹھانا بدعۃ ہی نہین زیادہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اپنی ہاتھ اسپر یعنی سینہ تک اوٹھاتی تہی نہ زیادہ اوس سی نقل کی یہہ احمد نی ف انکار کیا ابن عمر نی اوپر اونکی کہ اکثر اوقات بہت ہی اوٹھاتی تہی اور فرق نکرتی تہی حالات مین کہ ایک امر کی لیی سینہ تک اوٹھاتی اور مونڈہون تک دوسرے امر کی لیی اور مونڈہونسی اونچی اور امر کی لیی پس اس تقریر سی خوب تطبیق حاصل ہوگئی ع حاصل یہہ کہ حضرت کا ہاتھ اوٹھانا باعتبار اختلاف حالات کی مختلف تہا کہ اکثر تو سینہ تک اوٹھاتی تہی اور بعضی امر کی لیی مونڈہون تک اور بعضی امر کی لیی مونڈہونسی اونچی اور یہہ لوگ اکثر اوقات اونچی ہی اوٹھاتی تہی اور رعایت اختلاف حالات کی نہ کرتی تہی اسلیی ابن عمر نی اونپر طعن کیا بسبب اوس کی وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا فَدَعَا لَهُ بَدَأَ بِنَفْسِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ذکر کرتی کسیکا پہر دعا مانگتی اوسکی لیی یعنی ارادہ کرتی دعا مانگنی کا شروع کرتی دعا مانگنی ہیی واسطی اپنی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب صحیح ہی ف اسمین تعلیم ہی امت کو کہ اگر کوئی کسیکی لیی دعا کری تو پہلی اپنی لیی دعا کری پہر اوسکی لیی مثلا کہی اللہم اغفر لی ولفلان بن ع وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا إِثْمٌ وَلَا قَطِيعَةُ رَحِمٍ إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ بِهَا إِحْدَى ثَلٰثٍ إِمَّا أَنْ يُعَجِّلَ لَهُ دَعْوَتَهُ وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ وَإِمَّا أَنْ يَصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا قَالُوا إِذًا نُكْثِرُ قَالَ اللّٰهُ أَكْثَرُ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی مسلمان کہ دعا مانگی کوئی دعا کہ نہو اوسمین مانگنا گناہ کا اور نہ توڑنا ناتی کا مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی بسبب اوس دعا کی ایک تین چیزونمین سی یا یہہ کہ جلدی دی اوسکی لیی مطلب اوسکا اور یا یہہ کہ ذخیرہ کر رکہی دعا کو اوسکی لیی اور دیوی آخرت مین اور یا یہہ کہ پہیر دیوی اوس سی برائی مانند اوسکی عوض کیا صحابہ نی اب بہت دعا کرینگی ہم یعنی اسلیی کہ بڑی فائدی دعا کی سنی ہمنی فرمایا فضل اللہ کا بہت ہی نقل کی یہہ احمد نی ف فضل اللہ کا بہت ہی یعنی جو کچھ کہ دیتا ہی فضل اپنی ہی اور وسعت کرم اپنی سی ہی اور چیزسی کہ دیتا ہی کوئی چیز مقابلہ دعا کا نہہ ہی ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ حَتّٰى يَنْتَصِرَ وَدَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتّٰى يَصْدُرَ وَدَعْوَةُ الْمُجَاهِدِ حَتّٰى يَقْعُدَ وَدَعْوَةُ الْمَرِيضِ حَتّٰى يَبْرَأَ وَدَعْوَةُ الْأَخِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ ثُمَّ قَالَ وَأَسْرَعُ هٰذِهِ الدَّعَوَاتِ إِجَابَةً دَعْوَةُ الْأَخِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پانچ دعائین ہین کہ قبولیت کیجاتی ہی واسطی اونکی دعا مظلوم کی یہانتک کہ بدلہ لیوی یعنی ظالم سی ساتھ زبان یا ہاتھ اپنی کی اور دعا حاجی کی یہانتک کہ پہر آوی یعنی طرف شہر اپنی کی اور اہل اپنی کی یا فارغ ہووی حج سی اور دعا جہاد کرنیوالیکی یا کوشش کرنیوالیکی بیچ طلب علم و عمل کی یہانتک کہ بیٹہی یعنی جہاد کرنیسی یا کوشش کرنیسی اور دعا مریض کی یہانتک اچہا ہو یا مری اور دعا بہائیکی واسطی بہائی مسلمان اپنی کی غائبانہ پہر فرمایا بہت جلدی قبول ہونی مین ان دعاؤنسی دعا بہائیکی پس پشت نقل کی یہہ بیہقی نی دعوات کبیرہ مین

بَابُ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالتَّقَرُّبِ إِلَيْهِ

باب ہی بیچ بیان ذکر خدا کی اور نزدیکی حاصل کرنیکی طرف خدا کی ف یعنی نزدیکی حاصل کرنی ساتھ ذکر اوسکی طرف خدا کی یا نزدیکی حاصل کرنی ساتھ نوافل کی طرف اوسکی اور ذکر اللہ تعالی کا دل سی بہی ہوتا ہی اور زبان سی بہی اور فضل یہہ کہ دل

اور زبان دونون سی ہو اور اگر ایک سے ہو تو دل کا افضل ہی پہر ذکر دل کا دو قسم پہ ہے ایک تو فکر کرنی عظمت خدا مین اور جبروت وملکوت مین اور نشانیون
قدرت اوسکی مین کہ آسمان و زمین مین ہین اوسکو ذکر خفی کہتی ہین حدیث شریف مین آیا ہی کہ ستر درجہ افضل ہی ذکر خفی وہ جو نہین سنتی اوسکو حفظہ یعنی جو فرشتے
اعمال لکہنی والے جب ہوگا دن قیامت کا اور جمع کریگا اللہ تعالی خلائق کو اونکی حساب کے لیی اور لاوینگی حفظہ جو چیز کو کہ یاد رکہتی تہی اور لکہا تہا اوسکو
فرماویگا اللہ تعالی اونکو دیکہو کیا باقی رہا واسطی اوسکی کچہہ پس کہین گی وہ نہین چہوڑا ہمنی کچہہ اوس چیز مین سے کہ جانا ہمنی اور یاد رکہا ہمنی مگر کہ جمع کیا ہمنی اوسکو
پہر فرماویگا اللہ تعالی یعنی بندیکو تحقیق تیری لیے میری پاس ایک نیکی ہی کہ نہین جانتا تو اوسکو اور مین بدلا دونگا اوسکا تجکو اور وہ ذکر خفی ہی ذکرہ البیہقی
فی بدور السافرۃ ۱۲ اور دوسری قسم ذکر دل کی یہہ ہے کہ وقت امر و نہی اللہ تعالی کی اوسکو یاد کرتا ہی اور پہلی قسم افضل و اعلی ہی اور بعضی فقہا کہتی ہین
کہ ذکر نہین ہوتا مگر ساتہہ زبان کی اور ادنی مرتبہ اوسکا بموجب قول مختار کی یہہ ہے کہ سنا وی اپنی تئین بغیر اسکی معتبر نہین اور دلسی جو ہوتا ہی فعل دل کی
ہی قسم علم و تصور سی ذکر نہین ذکر نام اوسکا ہی کہ زبان سی ہو پس یہہ بات خلاف ہی اوسکی کہ لغۃ کی کتابون مین لکہا ہی صحاح و قاموس مین لکہا ہی
کہ ذکر ضد نسیان کی ہی اور یہہ خود فعل دل کا ہی ہان جو کچہہ کہ زبانسی ہو اوسکو بہی ذکر کہتی ہین پس ذکر لفظ مشترک ہی درمیان فعل دل او فعل زبان کی اور
کہا مشایخ طریقت رحمہم اللہ کی نی کہ ذکر دو نوع پر ہی قلبی اور زبانی اور اثر ذکر قلبی کا قوی تر اور بزرگتر اور بہت سے ذکر زبانی سی پس شاید مقصود بعضی
فقہا کو یہہ ہو کہ جہان ذکر زبانسی کرنا آیا ہی شرع مین مانند تسبیحات اور قراءۃ نماز کی اور ذکر بعد نماز کی اور سوا انکی وہان دلسی ذکر کرنا کفایت نہین
کرتا بلکہ زبانسی کرنا چاہیی نہ یہہ کہ اوسپر ثواب اخروی نہین مترتب ہوتا ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ
غَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّكِیْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ اور ابی سعید سی کہا دونون
نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین بیٹہتی ایک قوم کہ ذکر کرین اللہ کا مگر کہ گہیرتی ہین اونکو فرشتی یعنی جو کہ ڈہونڈتی پہرتی ہین اہونین
اہل ذکر کو اور دہانک لیتی ہی اونکو رحمت یعنی جو رحمت کہ خاص ذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات کی لیی ہی اور اوترتی ہی اوپر سکینہ اور ذکر کرتا
ہی اونکو اللہ تعالی اون شخصون کی نزدیک جو کہ اوسکی ہین یعنی ملائکہ مقربین اور ارواح انبیاء علیہم السلام مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** سکینہ خاطر جمعی لکہی
ہی کہ اوسکی سبب سے خواہش لذتون دنیا کی اور لذت ماسوای اللہ کی دلسی نکل جاتی ہی اور حضور ساتہہ اللہ کی ہم پہنچتا ہی اور اوترنا سکینہ کا اس
آیت سی بہی ثابت ہوتا ہی الا بذکر اللہ تطمئن القلوب ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسِیْرُ فِیْ طَرِیْقِ
مَكَّةَ فَمَرَّ عَلٰی جَبَلٍ یُقَالُ لَهٗ جُمْدَانُ فَقَالَ سِیْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالَ وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
اَلذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّالذَّاكِرَاتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتی بیچ راہ مکہ کی پس
گذری ایک پہاڑ پر کہ کہا جاتا تہا اوسکو جمدان پس فرمایا چلو یہہ ہی جمدان پیش دستی لیگئی مفردون عرض کیا صحابہ نی کہ کون ہین مفردون یا رسول
اللہ فرمایا وہ مرد کہ اللہ کو یاد کرین بہت اور وہ عورتین کہ یاد کرین اللہ تعالی کو بہت نقل کی یہہ مسلم نی **ف** المفردون سوال ہی صفت سی کہ
کیا صفت ہی مفردون کی فرمایا کہ تنہائی حقیقی لائق اعتبار کی تنہائی نفس کی ہی اللہ کے ذکر کی لیی آیا ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ جمدان
پر کہ ایک منزل مدینہ سی ہی پہنچی تو صحابہ مشتاق وطن کے ہوئی بعضی الگ ہو کر اور دنسی پہلی وطن کو روانہ ہوئی پیچہی رہنی والونکو حضرت نی فرمایا کہ
گہر قریب پہنچا جلد چلو کہ بعضی مفردون یعنی الگ ہونیوالی آگی پہنچ گئی صحابہ رض نی صفت مفردون کی پوچہی فرمایا حاصل اوسکا یہہ ہے کہ معنی ان
مفردون کی ظاہر ہین اس سے کیا سوال کرتی ہو بلکہ پوچہو نیکیون کی سبقت کرنیوالونکو کہ وہ وہ ہین کہ خالص اور تنہا کیا نفس اپنی کو اللہ کی ذکر کی لیی یعنی

انقطاع کیا لوگون سی اور گوشہ نشینی اختیار کر کر اکثر ذکر اللہ مین مشغول رہتی ہین اور مراد بہت یاد کرنی سی یہہ ہے کہ ہمیشگی کری ذکر پر بغیر غفلت کی اور جو غفلت
ہو ہی جاوے تو جلدی سی دور کر کر مشغول ہووے اور ابن عباس نے کہا کہ کثرت ذکر کی حاصل ہوتی ہی ساتھہ ذکر کرنی کی نمازونکی بعد اور صبح شام سوتی اٹھتی اور
مانند اسکی جیسا کہ منقول ہی حدیث شریف مین ف س ع **وعن** اَبِی مُوسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ
رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَایَذْکُرُ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثل اوس شخص کے
کہ یاد کرتا ہو پروردگار اپنی کو اور اوس شخص کے کہ نہین یاد کرتا مانند زندی اور مردی کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی ذکر حیات قلب کا کرتی ہے
اور غفلت موت اوسکی اور جیسیکہ زندہ اپنی زندگی سی بہرہ مند ہوتا ہی ایسا ہی ذکر کرنیوالا اپنی عمل سی بہرہ مند ہوتا ہے اور نہ یاد کرنیوالا کہ اوسکو اپنی عمل سی
بہرہ نہین مانند مردی کی ہی کہ اوسکو زندگی سی کچھہ بہرہ نہین ہوتا **بیت** زندگانی نتوان گفت حیاتی کہ مراست ٭ زندہ آنست کہ با دوست وصالی دارد
وعن اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَہٗ اِذَا
ذَکَرَنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاءٍ خَیْرٍ مِّنْھُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی
ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرماتا ہی اللہ تعالی کہ مین نزدیک گمان بندی اپنی کی ہون کہ ساتھہ میری رکھتا ہی اور مین ساتھہ اوسکی
ہون جب یاد کرتا ہی مجھکو یعنی دلسی یا زبان سے پس اگر یاد کری مجھکو ذات اپنی مین یعنی خفیہ یاد کرتا ہون مین اوسکو ذات اپنی مین یعنی پوشیدہ دیتا ہون ثواب
اوسکو اور متولی ہوتا ہون آپ اوسکی ثواب کا اور کسی سپرد نہین کرتا اوسکو اور اگر یاد کری مجھکو جماعت مین یاد کرتا ہون مین اوسکو اوس جماعت مین
کہ بہتر ہے اوسسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نزدیک گمان بندے اپنی کی یعنی معاملہ کرتا ہون بندیسی موافق گمان اور توقع اوسکیکی اگر امید عفو
کی رکھتا ہی عفو کرتا ہون اور اگر گمان عذاب کا رکھتا ہی عذاب کرتا ہون مراد رغبت دلانی ہی امید کی امید اللہ تعالی کی خوف پر غالب کرے اور گمان
اچھا رکھی کہ بخشیگا مجھکو ایک روایت مین آیا ہی کہ اللہ تعالی ایک شخص کو دوزخ مین لیجانیکا حکم کریگا جب وہ کنارہ دوزخ پر کھڑا رہیگا تو عرض کریگا ای رب
میری میرا گمان تیرے ساتھہ اچھا تھا فرماویگا اللہ تعالی پھیر لاؤ اوسکو انا عند ظن عبدی بی اور حقیقت امید کی یہہ ہے کہ عمل کری اور پھر امید وار بخشش کا ہو
اور بغیر عمل کی امید رکھنی لوہا سرد کوٹنا ہی یعنی بیفائدہ اور مین ساتھہ اوسکی ہون یعنی توفیق دیتا ہون اور رحمت نازل کرتا ہون اور مدد و حفاظت
کرتا ہون ع فخ **وعن** اَبِی ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِھَا وَاَزِیْدُ
وَمَنْ جَاءَ بِالسَّیِّئَۃِ فَجَزَاءُ سَیِّئَۃٍ مِّثْلُھَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْہُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْہُ بَاعًا
وَمَنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً وَّمَنْ لَقِیَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِیْئَۃً لَایُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَقِیْتُہٗ
بِمِثْلِھَا مَغْفِرَۃً رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی
جو شخص کہ لاوی ایک نیکی پس واسطی اوسکی ثواب ہوتا ہی دس برابر اوسکی اور زیادہ بھی دیتا ہون یعنی جسکو چاہتا ہون موافق صدق و اخلاص کے سات
سو تک بلکہ زیادہ اوس سے اور جو شخص کہ لاوی برائی پس سزا برائی کی برابر اوسکی یا بخش دیتا ہون اور جسنی نزدیکی ڈہونڈی مجھسی یعنی ساتھہ طاعت
کی ایک بالشت یعنی مقدار قلیل نزدیک ہوتا ہون مین اوس سے ایک گز یعنی پہنچاتا ہون رحمت اپنی طرف اوسکی زیادہ اوس سے اور جسنی نزدیکی ڈہونڈی
مجھسے ایک گز نزدیک ہوتا ہون مین اوس سے مقدار پہیلانی دونوں ہاتھونکی اور جو شخص کہ آتا ہی میری پاس چال چلکر آتا ہون مین اوسکی پاس دوڑکر اور
جو شخص ملے مجھسی مقدار زمین کی گناہ لیکر نہ شریک کرتا ہو ساتھہ میری کسیکو ملاقات کرونگا مین اوس سے مانند اوس زمین کی بخشش سے یعنی اگر چاہونگا
مین یہہ اوسکی لیی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** حاصل یہہ کہ بندہ اگر تھوڑیسی رجوع کرتا ہی تو وہانسی توجہ اور التفات اور رحمت اوس سے زیادہ ہوتی ہی ع

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ قال من عادی لی ولیا فقد اٰذنتہ بالحرب وما
تقرب الیّ عبدی بشیء احب الیّ مما افترضت علیہ وما یزال عبدی یتقرب الیّ بالنوافل حتی احببتہ فاذا احببتہ فکنت
سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا وان سألنی لاعطینہ ولئن استعاذنی
لاعیذنہ وما ترددت عن شیء انا فاعلہ ترددی عن نفس المؤمن یکرہ الموت وانا اکرہ مساءتہ ولا بد لہ منہ رواہ البخاری

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نی فرمایا جو شخص کہ ایذا دی میرے دوست کو پس تحقیق خبردار کرتا ہوں میں
اوسکو ساتھ لڑائی کی اور نہیں نزدیکی حاصل کی طرف میرے بندی میری نی یعنی مومن نی ساتھ کسی چیز کی یعنی اعمال سی کہ بہت محبوب ہو طرف میرے
اوس چیز سی کہ فرض کیا مینی اوسپر اور ہمیشہ رہتا ہی بندہ میرا یعنی جو کہ قایم ہی ساتھ قرب فرائض کے نزدیکی ڈھونڈھتا یعنی زیادہ نزدیکی ڈھونڈھتا
طرف میرے ساتھ نفلوں کی یعنی طاعتوں کی کہ زائد ہین فرائض پر یہانتک کہ دوست رکھتا ہوں مین اوسکو یعنی واسطے جمع کرنی فرائض نوافل کی اور
جس وقت دوست رکھتا ہوں مین اوسکو پس ہوتا ہوں مین شنوائی اوسکی کہ سنتا ہی ساتھ اوسکی اور ہوتا ہوں مین بینائی اوسکی کہ دیکھتا ہی ساتھ اوسکی اور
ہاتھ اوسکا کہ پکڑتا ہی ساتھ اوسکی اور پاؤن اوسکا کہ چلتا ہی ساتھ اوسکی اور اگر مانگتا ہی مجھسی یہہ بندہ البتہ دیتا ہوں مین اوسکو اور اگر پناہ پکڑتا ہی ساتھ
میرے یعنی برائیون اور مکروہات سی البتہ پناہ دیتا ہون اوسکو اور نہین توقف اور تردد کرتا کسی چیز سی کہ کرنیوالا ہون مین اوسکو مانند تردد میری کی
قبض کرنی جان مومن کیسی ناخوش رکھتا ہی وہ موت کو اور حال یہہ ہے کہ مین ناخوش رکھتا ہون ناخوشی اوسکیکو اور چارہ نہین اوسکو مرگ سی نقل
کی یہہ بخاری نی **ف** ساتھ لڑائی کی یعنی ساتھ لڑائی اپنی کی وسکے سبب ایذا اولیائے یا خبردار کرتا ہون ساتھ لڑائی اوسکیکی مجھسی پس گویا
کہ وہ لڑنیوالا ہی مجھسی کہا اماموں نی کہ نہین کوئی گناہ کہ فرمایا ہو اللہ نی اوسکی کرنیوالیکو کہ وہ لڑنیوالا ہی اوسسے سوای اس گناہ کی اور کہانی بیاج
کی کہ اوسمین بہی فرمایا ہی فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ پس معلوم ہوا کہ ان دونون خطر عظیم ہی ایسی کہ لڑائی اللہ کی بندایسی دلالت کرتی ہی خاتمہ بد
ہونی پر ایسی کہ جس سے اللہ تعالیٰ لڑا نہین فلاح پاتا وہ کبھی اور نزدیک کیا مینی یعنی جو کچھ واجب کیا ہی مینی اوسپر یعنی فرمان بردار کرنی اوامر کی
اور بچنا منا ہی سی اونکو ادا کر کر جو بندہ نزدیکی حاصل کرتا ہی سب سے زیادہ محبوب ہے اوسکی برابر اور چیز ادا کر کر نزدیکی نہین حاصل کر سکتا الخ ہوتا ہون مین
شنوائی اوسکی الخ کہا خطابی نی یعنی آسان کرتا ہون مین اوسپر افعال کہ نسبت کی گئی ہین طرف ان اعضا کی اور توفیق دیتا ہون مین اوسکو اون افعال
کی یہانتک گویا کہ مین وہ اعضا ہی ہوجاتا ہون اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ گردانتا ہی اللہ تعالیٰ حواس اوسکی اور اعضا اوسکی وسیلہ رضا
اپنی کا پس نہین سنتا مگر جو کچھ کہ دوست رکھتا ہی اللہ اور پسند کرتا ہی اوسکو پس گویا کہ سنتا ہی ساتھ اوسکی الخ اور بعضون نی یہہ بھی کہی ہین کہ گردانتا
ہی اللہ سلطان حب اپنی کو غالب اوسپر یہانتک نہین دیکھتا مگر وہ چیز کہ دوست رکھتا ہی اللہ اور نہین سنتا مگر وہ چیز کہ دوست رکھتا ہی اللہ اور ہوتا ہی
اللہ سبحانہ اوسمین مددگار و کارساز بچاتا ہی سمع اور بصر اور ہاتھ اور پاؤن اوسکیکو اوس چیز سی کہ نہین پسند کرتا اوسکو اور نہین تردد کرتا کسی چیز
سی الخ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ مین بسبب عنایت کی کہ بندی کی حال پر رکھتا ہون اوسکی مارنی مین بسبب اوسکی کہ ناخوش ہی اوسکو مرنا لیکن مرنی سی
چارہ نہین اور وہ ہی پہنچاتا ہی بزرگیون اور درجات عالی کو کہ حضور جناب باری تعالیٰ اور جنت اوس سے حاصل ہوتی ہی اور تردد کی معنی مین تحیر
کرنا دو امر و نمین کہ نہ جانتا ہو کہ کونسا اون دونونمین سی اصلح ہی اور اطلاق اسکا محال ہی حق سبحانہ تعالیٰ کی ذات پر پس معنی یہہ ہین کہ تاخیر و توقف
نہین کرتا کسی امر مین مانند تاخیر و توقف شخص متردد کی ایک کام مین مگر بیچ قبض کرنی روح بندہ مومن کی کہ توقف کرتا ہون مین اوسمین تا آسان ہو موت
اوسپر اور مائل ہو دل اوسکا طرف اوسکی اور مشتاق ہو ساتھ اوسکی پس داخل ہو بیچ سلک مقربین کی اور جگہہ پکڑی اعلیٰ علیین مین ع ح ن ب جہ

وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰئِکَةً یَّطُوْفُوْنَ فِی الطُّرُقِ یَلْتَمِسُوْنَ اَھْلَ الذِّکْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا یَّذْکُرُوْنَ اللّٰہَ تَنَادَوْا ھَلُمُّوْا اِلٰی حَاجَتِکُمْ قَالَ فَیَحُفُّوْنَھُمْ بِاَجْنِحَتِھِمْ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا قَالَ فَیَسْئَلُھُمْ رَبُّھُمْ وَھُوَ اَعْلَمُ بِھِمْ مَا یَقُوْلُ عِبَادِیْ قَالَ یَقُوْلُوْنَ یُسَبِّحُوْنَکَ وَیُکَبِّرُوْنَکَ وَیَحْمَدُوْنَکَ وَیُمَجِّدُوْنَکَ قَالَ فَیَقُوْلُ ھَلْ رَاَوْنِیْ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰہِ مَا رَاَوْکَ قَالَ فَیَقُوْلُ کَیْفَ لَوْ رَاَوْنِیْ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْکَ کَانُوْا اَشَدَّ لَکَ عِبَادَةً وَّاَشَدَّ لَکَ تَمْجِیْدًا وَّاَکْثَرَ لَکَ تَسْبِیْحًا قَالَ فَیَقُوْلُ فَمَا یَسْئَلُوْنِیْ قَالُوْا یَسْئَلُوْنَکَ الْجَنَّةَ قَالَ یَقُوْلُ وَھَلْ رَاَوْھَا قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰہِ یَا رَبِّ مَا رَاَوْھَا قَالَ یَقُوْلُ فَکَیْفَ لَوْ رَاَوْھَا قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّھُمْ رَاَوْھَا کَانُوْا اَشَدَّ عَلَیْھَا حِرْصًا وَّاَشَدَّ لَھَا طَلَبًا وَّاَعْظَمَ فِیْھَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّا یَتَعَوَّذُوْنَ قَالَ یَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ یَقُوْلُ فَھَلْ رَاَوْھَا قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰہِ یَا رَبِّ مَا رَاَوْھَا قَالَ یَقُوْلُ فَکَیْفَ لَوْ رَاَوْھَا قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْھَا کَانُوْا اَشَدَّ مِنْھَا فِرَارًا وَّاَشَدَّ لَھَا مَخَافَةً قَالَ فَیَقُوْلُ فَاُشْھِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَھُمْ قَالَ یَقُوْلُ مَلَکٌ مِّنَ الْمَلٰئِکَةِ فِیْھِمْ فُلَانٌ لَّیْسَ مِنْھُمْ اِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ ھُمُ الْجُلَسَاءُ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق واسطی اللہ کی کئی فرشتی ہین پہرتی ہین راہون مین یعنی مسلمانون کی راہون مین ڈہونڈہتی ہین ذکر کرنیوالون کو یعنی تاکہ ملین ویسی اور سنین ذکر اونکا پس جبکہ پاتی ہین ایک جماعت کو کہ ذکر کرتی ہین اللہ کا پکارتی ہین آپس مین ایک دوسرے کو آؤ جلدی طرف مطلب اپنے کی یعنی سننی ذکر کی اور ملنی ذکر کرنیوالون کی فرمایا حضرت نی پس گہیر لیتی ہین فرشتی اونکو پرون اپنی سی آسمان دنیا تک فرمایا حضرت نی پس پوچہتا ہی فرشتون سی پروردگار اونکا حال حالانکہ وہ بہت جانتا ہی فرشتون سی حال اونکا کیا کہتی ہین بندی میری فرمایا حضرت نی کہتی ہین فرشتی کہ تسبیح کرتی ہین تیری یعنی پاکی سی یاد کرتی ہین تجکو اور بڑائی بیان کرتی ہین تیری اور تعریف کرتی ہین تیری اور ساتہہ بزرگی کی یاد کرتی ہین تجکو فرمایا حضرت نی پہر فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کیا دیکہا ہی اونہون نی مجکو فرمایا حضرت نی پس کہتی ہین فرشتی قسم خدا کی نہین دیکہا تجکو کہا حضرت نے پس فرماتا ہی اللہ تعالی کیا حال ہوتا اونکا اگر دیکہتی مجکو فرمایا حضرت نی پس کہتی ہین فرشتی اگر دیکہتی تجکو ہوتی بہت تیری بندگی کرنیوالی اور ہوتی بہت واسطی تیری بزرگی کر یاد کرنیوالی اور ہوتی بہت واسطی تیری تسبیح کرنیوالی فرمایا حضرت نے پہر فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کیا مانگتی ہین مجسی کہتی ہین فرشتی مانگتی ہین تجسی بہشت فرمایا حضرت نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کیا دیکہا ہی اونہون نے بہشت کو فرمایا حضرت نی پس کہتی ہین فرشتی قسم ہی اللہ کی ای پروردگار نہین دیکہا اونہون نی اوسکو فرمایا حضرت نی فرماتا ہی اللہ تعالی پس کیا حال ہوتا اونکا اگر دیکہتی جنت کو کہا حضرت نی کہتی ہین فرشتی اگر دیکہتی اوسکو ہوتی بہت اوسپر حرص کرنیوالی اور بہت ہوتی اوسکو طلب کرنیوالی اور بہت کرتی اوسمین رغبت یعنی اسلیے کہ نہین ہے خبر مانند دیکہنی کی فرماتا ہی اللہ تعالی پس کس چیز سی پناہ مانگتی ہین فرمایا حضرت نی کہتی ہین فرشتی کہ دوزخ سی پناہ مانگتی ہین فرمایا حضرت نی فرماتا ہی اللہ تعالی کیا دیکہا ہی اونہون نی دوزخکو فرمایا حضرت نی کہتی ہین فرشتی قسم ہی خدا کی ای پروردگار ہمارے نہین دیکہا اونہون نی دوزخکو فرمایا حضرت نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کیا حال ہوتا اگر دیکہتی دوزخکو فرمایا حضرت نی کہتی ہین فرشتی اگر دیکہتی اوسکو ہوتی بہت اوس سے بہاگنی والی یعنی جو چیزین کہ باعث داخل ہونی دوزخ کی ہین اونسی بہت بہاگتی اور ہوتی بہت اوس سے ڈرنیوالی یعنی اپنی دلونمین کہا حضرت نی پس فرماتا ہی اللہ تعالی فرشتون سی گواہ کرتا ہون تمکو کہ مینی بخشا اونکو فرمایا حضرت نی کہتا ہی ایک فرشتہ فرشتون مین سے کہ ذکر کرنیوالون مین فلانا شخص ہے کہ نہین ہے ذکر کرنیوالا سوا اسکی نہین کہ آیا تہا کسی کام کی لیی پہر بیٹہہ گیا اونمین یعنی وہ لائق مغفرت کی نہین فرماتا ہی اللہ تعالی کہ وہ ایسی بیٹہنی والی ہین کہ نہین بدبخت ہوتا ہمنشین اونکا نقل کی یہہ بخاری نی ف پوچہتا ہی فرشتون سی پوچہتا ہی اللہ تعالی باوجود جاننی کی واسطی الزام دینی ملائکہ کی کہ اونہون نی بنی آدم کی حق مین کہا تہا کہ یہہ فساد و فسق کرینگی اور ہم تسبیح اور تقدیس تیری کرتی ہین اور آخر حدیث مین رغبت دلائی ہمنشینی اہل ذکر پر

کہی

پر کہا ہی کسی عارف نی کہ صحبت رکہو ساتہہ اللہ کی پس پہر اگر نہ کر سکو یہہ پس صحبت رکہو ساتہہ اوسکی کہ صحبت رکہتا ہی اللہ سے یعنی دوام حضور رکہتا ہی ساتہہ اللہ کی

ع وفی روایۃ مسلم قال اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰئِکَۃً سَیَّارَۃً فُضُلًا یَبْتَغُوْنَ مَجَالِسَ الذِّکْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِیْہِ ذِکْرٌ قَعَدُوْا مَعَہُمْ وَحَفَّ بَعْضُہُمْ بَعْضًا بِاَجْنِحَتِہِمْ حَتّٰی یَمْلَئُوْا مَا بَیْنَہُمْ وَبَیْنَ السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا اِلَی السَّمَاءِ قَالَ فَیَسْاَلُہُمُ اللّٰہُ وَہُوَ اَعْلَمُ بِحَالِہِمْ مِنْ اَیْنَ جِئْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِكَ فِی الْاَرْضِ یُسَبِّحُوْنَكَ وَیُکَبِّرُوْنَكَ وَیُہَلِّلُوْنَكَ وَیُمَجِّدُوْنَكَ وَیَسْاَلُوْنَكَ قَالَ وَمَاذَا یَسْاَلُوْنِیْ قَالُوْا یَسْاَلُوْنَكَ جَنَّتَكَ قَالَ وَہَلْ رَاَوْا جَنَّتِیْ قَالُوْا لَا اَیْ رَبِّ قَالَ وَکَیْفَ لَوْ رَاَوْا جَنَّتِیْ قَالُوْا وَیَسْتَجِیْرُوْنَكَ قَالَ وَمِمَّا یَسْتَجِیْرُوْنِیْ قَالُوْا مِنْ نَارِكَ قَالَ وَہَلْ رَاَوْا نَارِیْ قَالُوْا لَا قَالَ فَکَیْفَ لَوْ رَاَوْا نَارِیْ قَالُوْا یَسْتَغْفِرُوْنَكَ قَالَ فَیَقُوْلُ قَدْ غَفَرْتُ لَہُمْ فَاَعْطَیْتُہُمْ مَا سَاَلُوْا وَاَجَرْتُہُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْا قَالَ یَقُوْلُوْنَ رَبِّ فِیْہِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ اِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَہُمْ قَالَ فَیَقُوْلُ وَلَہٗ غَفَرْتُ ہُمُ الْقَوْمُ لَا یَشْقٰی بِہِمْ جَلِیْسُہُمْ اور مسلم کی روایت مین ہی کہ کہا تحقیق اللہ تعالی کی کتنی فرشتی ہین پہرنیوالی زیادہ یعنی اعمال لکہنی والون وغیرہ کی سوا ہین کہ اونکو مقصود سوائے حلقون ذکر کی کچہہ نہین ڈہونڈتی ہین یعنی مجلسین ذکر کی پس جب پاتی ہین مجلس کہ اوسمین ہو ذکر غالبا بیٹہتی ہین ساتہہ ذکر والون کی اور گہیر لیتا ہی بعض اونکا بعض کو ساتہہ پرون اپنی کی یہانتک کہ بہر جاتی ہین فرشتی درمیان ذکر کرنیوالونکی اور درمیان آسمان دنیا کی پس جسوقت کہ جدا ہوتی ہین ذکر کرنیوالی چڑہتی ہین فرشتی اور پہنچتی ہین آسمان تک یعنی ساتوین آسمان تک فرمایا حضرت نی پہر پوچہتا ہے اونسی اللہ تعالی اور وہ خوب جانتا ہی حال ونکا کہانسی آئی تم پس کہتی ہین فرشتی آئی ہم تیری بندونکی پاس سے کہ زمین میں ہین تسبیح کرتی ہین تیری اور کلمہ پڑہتی ہین تیرا اور ساتہہ بزرگی کی یاد کرتی ہین تجکو اور مانگتی ہین تجسی فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کیا مانگتی ہین مجسی کہتی ہین فرشتی کہ مانگتی ہین تجسی بہشت تیری فرماتا ہی اللہ تعالی کیا دیکہی ہی اونہون نی بہشت میری کہتی ہین فرشتی نہین ای رب ہمارے فرماتا ہی اللہ تعالی کیا حال ہوتا اگر دیکہتی وہ بہشت میری کہتی ہین فرشتی اور پناہ مانگتی ہین تجسی فرماتا ہی اللہ تعالی اور کس چیز سی پناہ مانگتی ہین مجسی کہتی ہین فرشتی آگ تیری سی پناہ مانگتی ہین فرماتا ہی اللہ تعالی کیا دیکہی ہی انہون نی آگ میری عرض کرتی ہین فرشتی کہ نہین فرماتا ہی اللہ تعالی کیا حال ہوتا اگر دیکہتی آگ میری کہتی ہین فرشتی طلب بخشش کی بہی کرتی ہین تجسی فرمایا حضرت نی پس فرماتا ہی اللہ تعالی تحقیق بخشا مینی اونکو اور دی مینی اونکو وہ چیز کہ مانگی یعنی بہشت اور پناہ دی مینی اونکو اوس چیز سی کہ پناہ مانگی یعنی آگ سی فرمایا حضرت نی کہتی ہین فرشتی ای پروردگار ہمارے اونمین فلانا بندہ ہی بڑا گنہگار سوا اسکی نہین کہ گذرا تہا یعنی کسی کام کی لیے پس بیٹہہ گیا ساتہہ اونکی فرمایا حضرت نی پس فرماتا ہی اللہ تعالی اور اوسکو ہی بخشا مینی وہ قوم ہی کہ نہین بدبخت ہوتا بسبب انکی اور برکت اونکی ہمنشین اونکا **ف** بخاری کی روایت مین جواب کیف لو راوا جنتی وغیرہ کا مذکور ہی لو انہم راوہا اور اوسمین نہین مذکور سلے کہ بخاری کی روایت مین یہہ جملہ فقط سوال ہی کی لیے ہے اور اسمین تعجب و تعجب دلانیکی لیے ہے ۱۲

ع وَعَنْ حَنْظَلَۃَ بْنِ الرَّبِیْعِ الْاُسَیِّدِیِّ قَالَ لَقِیَنِیْ اَبُوْبَکْرٍ فَقَالَ کَیْفَ اَنْتَ یَا حَنْظَلَۃُ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَۃُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ مَا تَقُوْلُ قُلْتُ نَکُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُذَکِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّۃِ کَاَنَّا رَاْیَ عَیْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّیْعَاتِ نَسِیْنَا کَثِیْرًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ فَوَاللّٰہِ اِنَّا لَنَلْقٰی مِثْلَ ہٰذَا فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَاذَاكَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَکُوْنُ عِنْدَكَ تُذَکِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّۃِ کَاَنَّا رَاْیَ عَیْنٍ

فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ تَدُومُونَ عَلَى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی حنظلہ بن ربیع اسیدی سی کہ کہا ملاقات کی مجہسی حضرت ابوبکر نی پہر کہا کیا حال ہی تیرا ای حنظلہ یعنی کیسی ہے استقامت تیری اوپر کسی چیز کہ سنی تو نی حضرت سی آیا موجود ہی یا نہین کہا مینی منافق ہو گیا حنظلہ یعنی منافق باعتبار حال کی ہی نہ ایمان کی کہا حضرت ابوبکر نی سبحان اللہ کیا کہتا ہی تو یعنی از راہ تعجب کے کہا کہ کیا کہتا ہی بیان کر معنی او چیز کی کہ کہتا ہی تو کہا مینی یعنی عجب نہین اسمین سلیے کہ ہوتی ہین ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت کرتی ہین ہمکو ساتہہ دوزخ کی یعنی عذاب آوسکی کی کہبی اور ساتہہ جنت کی یعنی نعمتون اوسکی کی کہبی گویا کہ ہم دیکہتی ہین جنت و دوزخ کو آنکہونسی پس جسوقت کہ نکل کر جاتی ہین ہم صحبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسی مشغول ہوتی ہین بی بیون اور اولادمین اور زمینون اور باغونمین بہول جاتی ہین ہم بہت یعنی غفلت ایسی ہوتی ہی کہ جو کچہ حضرت کی صحبت مین سنتی ہین اوسمین سے بہت کچہ بہول جاتی ہین وہ حالت نہین ہے کہ جو حضرت کی صحبت مین ہوتی ہی کہا ابوبکر نی یعنی جبکہ بیان کیا تو نی یہہ پس قسم ہی اللہ کی تحقیق ہم بہی پہنچتی ہین مانند اسحالت کو یعنی ہمارا بہی یہی حال ہی کہ حاضر و غائب مین تفاوت ہی پس چلا مین اور ابوبکر یہان تلک کہ آئی ہم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا مینی کہ منافق ہو گیا حنظلہ یا رسول اللہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا سبب ہے اس قول کا کہا مینی یا رسول اللہ ہوتی ہین ہم آپکی پاس نصیحت کرتی ہین آپ ہمکو ساتہہ دوزخ کی اور بہشت کی گویا کہ ہم دیکہتی ہین آنکہونسی پس جسوقت نکل کر جاتی ہین ہم آپکی پاس سے مشغول ہوتی ہین ہم بیبیون اور اولاد اور زمینون اور باغونمین بہول جاتی ہین ہم بہت سے نصیحت کی باتین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہے اگر ہمیشہ رہو تم اوسحالت پر کہ ہوتی ہو تم نزدیک میرے اور حالت ذکر مین یعنی صاف دل اور ڈرنیوالی اللہ سے تو البتہ مصافحہ کرین تمسی فرشتی اوپر بچہونون تمہارے کی اور بیچ راہون تمہارے کی ولیکن ای حنظلہ ایک ساعت اور ایک ساعت کہا یہہ تین بار نقل کی یہہ مسلم نی ف مصافحہ کرین تمسی فرشتی یعنی علانیہ والا مصافحہ کرتی ہین فرشتی اہل ذکر سی خفیہ اور اوپر بچہونون تمہارے یعنی حالت فراغ مین اور شغل مین مراد ہمیشہ ہی اور ایک ساعت یعنی ایکساعت مین ہوتا ہی حضور تا ادا کرو حقوق پروردگار کی اور ایک ساعت مین غفلت تا ادا کرو حقوق نفس کی پس ایسے حالت ہونی مین منافق نہین ہے تو ای حنظلہ اور کہا یہہ یعنی ولیکن یا حنظلہ الخ

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ قَالُوا بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّ مَالِكًا وَقَفَهُ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ

روایت ہی ابی درداسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبردار کرون مین تمکو ساتہہ بہترین عملون تمہارے کی اور بہت پاکیزہ عملونکی نزدیک بادشاہ تمہارے کی اور بہت بلند عملونکی بیچ درجون تمہارے کی اور بہتر واسطی تمہارے خرچ کرنی سونی اور روپی کیسی اور بہتر واسطی تمہاری اس سے کہ ملو اپنی دشمنونسی کا فرونسی پہر مارو تم گردنین اونکی اور مارین وہ گردنین تمہاری عرض کیا صحابہ نی ہان خبر دیجی فرمایا ذکر خدا کا نقل کی یہہ مالک نی اور احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی مگر یہہ کہ مالک نی موقوف بیان کی ہی یہہ حدیث ابو دردا پر ف ظاہر یہہ ہے کہ مراد ذکر سی یہان وہ ذکر ہی کہ دل اور زبان دونونسی ہو اور اس سے معلوم ہوا کہ تصدق و جہاد اور اور عملونسی افضل ذکر خدا کا ہی ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ فَقَالَ طُوبٰى لِمَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تُفَارِقَ الدُّنْيَا وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن بسر سے کہ کہا آیا ایک

گنوار پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر کہا کونسا آدمی بہتر ہے فرمایا خوشحالی ہی اوسکی لیے یعنی بہتر ہے وہ کہ دراز ہوئی عمر اوسکی اور نیک ہوئی عمل اوسکی کہا یا رسول اللہ
کونسا عمل بہتر ہی فرمایا یہہ کہ جدا ہو تو دنیا سی اور زبان تیری تر ہو ذکر اللہ سی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** تر ہو ذکر اللہ سی تری زبان کی کنایہ
ہے روانی زبان سے جیسیکہ خشکی زبان کی کنایہ ہی رکنی اوس کیسے پاکنایہ ہی مداومت سی ذکر پر مرتی دم تک کہ ذکر سی ہنوز زبان خشک نہ ہوئی ہو کہ مری یہہ
ذکر شامل ہی جلی و خفی کو اور زبان محتمل ہی قلبی و قالبی کو یعنی دلکی زبان سی ذکر کری یا اسی زبان سی اور دونون سی ہونا بہت خوب ہے ع ح ہا
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّۃِ قَالَ
حِلَقُ الذِّکْرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ گذرو تم بیچ باغون بہشت کی پس میوہ خوری کرو
عرض کیا صحابہ نی کیا ہین باغ بہشت کی فرمایا حلقی ذکر کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی جب گذرو ایک جماعت پر کہ یاد کرتی ہون اللہ تعالی
کو پس تم بہی اونکی ساتہہ یاد کرو اللہ تعالی کو ذکر کی حلقون کو باغ جنت الہی کہا کہ اونکی سبب سے بہشت کی باغون میں داخل ہوتا ہی آدمی اور کہا نووی نی
کہ جیسی مستحب ہے ذکر کرنا ویسیہی مستحب ہے بیٹہنا بیچ حلقہ ذکر کی اور ذکر کبہی دلسی ہوتا ہی اور کبہی زبانسی اور فضل یہہ ہے کہ دونونسی ہو اور اگر ایک ہی سی ہو تو
دلسی فضل ہی بیان اسکا مفصل اوپر گذر چکا اور اگر فقط زبانسی ہو تو بہی خالی ثواب سے نہین منقول ہی کہ ایک مرید نی اپنی شیخ سی کہا کہ مین یاد کرتا ہون
اللہ کو اور دل میرا غافل ہوتا ہی اونہون نی کہا کہ یاد کر اللہ کو اور شکر کر کہ اوسنی مشغول کیا تیری ایک عضو کو اپنی یاد مین ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَّمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ فِیْہِ کَانَتْ عَلَیْہِ مِنَ اللّٰہِ تِرَۃٌ وَّمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا
لَّا یَذْکُرُ اللّٰہَ فِیْہِ کَانَتْ عَلَیْہِ مِنَ اللّٰہِ تِرَۃٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بیٹہی ایک مجلس مین
نہ یاد کری اللہ کو اوسمین ہوگا بیٹہنا اوسپر اللہ کیطرف سے یعنی بسبب حکم اللہ تعالی کی اور قضا و قدر اوسکی افسوس اور ٹوٹا اور جو شخص کہ لیٹی خوابگاہ مین کہ نہ یاد
کری اللہ کو اوسمین ہوگا اوسپر اللہ کیطرف سی افسوس و ٹوٹا نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی ہر حال مین اوٹہتی بیٹہتی اور سوتی اور جاگتی اور شب و روز
ذکر خدا مین مشغول رہنا چاہیے اور جو وقت خالی ذکر سی ہوگا موجب حسرت اور ندامت کا ہوگا قیامت مین **ﺷﻌﺮ** چو اول شب آہنگ خواب آورم بہ تسبیح
ندامت شتاب آورم ہمہ وگر نیم شب سر برآرم زخواب بہ تراخوانم و ریزم از دیدہ آب ہمہ وگر بامداد است راہم بہ تست بہ ہمہ روز تا شب پناہم بہ تست
ح **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ قَوْمٍ یَّقُوْمُوْنَ مِنْ مَّجْلِسٍ لَّا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ فِیْہِ اِلَّا قَامُوْا عَنْ مِّثْلِ
جِیْفَۃِ حِمَارٍ وَّکَانَ عَلَیْہِمْ حَسْرَۃً رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
نہین کوئی قوم کہ کہڑی ہون ایک مجلس سے یاد نہ کیا ہو خدا کو اوسمین مگر کہڑی ہوئی مانند مردار گدہی کی سی اور ہوگی وہ حسرت نقل کی یہہ احمد و ابوداود نی **ف**
یعنی جس مجلس مین نہ یاد کیا اللہ کو وہ مجلس مانند مردار گدہی کی ہی اور جو لوگ وہانسی اوٹہی گویا وہ مردار کہا کر اوٹہی ہیں فحر **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَّجْلِسًا لَّمْ یَذْکُرُوا اللّٰہَ فِیْہِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّہِمْ اِلَّا کَانَ عَلَیْہِمْ تِرَۃً فَاِنْ شَاءَ
عَذَّبَہُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَہُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین بیٹہی کوئی قوم کسی مجلس مین نہ ذکر کیا اللہ کا
اوسمین اور نہ درود بہیجا اپنی نبی پر مگر ہوگی وہ مجلس و نیز افسوس پہر اگر چاہی عذاب کری اونکو اور اگر چاہی بخشی اونکو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اگر چاہی
عذاب کری یعنی بسبب اونکی اگلی پچہلی گناہونکی اور اگر چاہی بخشی یعنی از راہ فضل و رحمت اپنی کی و اسمین اشارہ ہی کہ جب اہل مجلس یاد کرتی ہین اللہ تعالی
کو تو نہین عذاب کرتا اونکو بلکہ بخشتا ہی اونکو یقینا ع **وَعَنْ** اُمِّ حَبِیْبَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ کَلَامِ
ابْنِ اٰدَمَ عَلَیْہِ لَا لَہٗ اِلَّا اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَہْیٌ عَنْ مُّنْکَرٍ اَوْ ذِکْرُ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

اور روایت ہی ام حبیبہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر کلام ابن آدم کا وبال ہی واسطی اوسکی نہین نفع اوسکو مگر امر کرنا ساتھ نیکی کی یا منع کرنا
برائی سی یا یاد کرنا اللہ کا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے **ف** ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ کلام مین کوئی
قسم مباح نہین لیکن یہہ محمول ہی مبالغہ اور تاکید پر بیچ منع کرنیکی ایسی کلام سی کہ نہین درست اور اسمین شک نہین کہ کلام مباح مین نفع بیچ عقبی کی نہین
یا یون کہا جاوی کہ تقدیر کلام کی یون ہی کہ ہر کلام ابن آدم کا حسرت ہی اوسپر نہین نفع اوسکی لیی وسمین مگر ان چیزونمین کہ مذکور ہوئین اور مانند انکی
مین پس موافق ہوگی یہہ ساتھہ باقی احادیث مذکورہ کی اور اس سے اوٹھہ جاتا ہی اضطراب شراح کا امر مباح مین ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُکْثِرُوا الْکَلَامَ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَاِنَّ کَثْرَۃَ الْکَلَامِ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ
قَسْوَۃٌ لِّلْقَلْبِ وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰہِ الْقَلْبُ الْقَاسِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بہت کرو کلام بغیر ذکر خدا
کی ایسی کہ بہت کلام کرنا بدون ذکر خدا کی سبب ہے سختی دل کا اور بہت دور آدمیونکا اللہ سے سخت دل ہی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** سبب ہے سختی
دل کا یعنی بہت کلام کرنیوالا حق بات سنتا نہین اور خواہش رکہتا ہی مخالطت خلق کی اور کم رکہتا ہی خوف خدا وغیرہ اور بہت رکہتا ہی غفلت آخرت سے
ع وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِہٖ
فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِہٖ نَزَلَتْ فِی الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ لَوْ عَلِمْنَا اَیُّ الْمَالِ خَیْرٌ فَنَتَّخِذَہٗ فَقَالَ اَفْضَلُہٗ لِسَانٌ ذَاکِرٌ وَّقَلْبٌ شَاکِرٌ
وَّزَوْجَۃٌ مُّؤْمِنَۃٌ تُعِیْنُہٗ عَلٰی اِیْمَانِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ثوبان سے کہ کہا جب نازل ہوئی یہہ آیۃ اور وہ لوگ
کہ جمع کرتی ہین سونا اور چاندی تہی ہم ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضی سفرون انکی مین پس کہا بعضی اصحاب انکی نی کہ نازل ہوئی یہہ آیۃ بیچ مقدمہ
سونی اور چاندی کی یعنی اور پہچانا ہمنی حکم اونکا اور مذمت ذخیرہ کی کاش کی جانین ہم کہ کونسا مال بہتر ہی یعنی سوائے سونی اور چاندی کی تو ذخیرہ کرین ہم اوسکو
فرمایا بہترین مال زبان ہے یاد کرنیوالی اللہ کو اور دل شکر کرنیوالا اور بیوی مسلمان کہ مدد کری اوسکی اوپر ایمان اوسکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور
ابن ماجہ نی **ف** ظاہر مین اگرچہ سوال تعین مال سی تہا لیکن مراد اونکی یہہ ہے کہ ایسی چیز فرمائی کہ نفع دی وقت درپیش آنی حاجتون کی پس اسلیی حضرت
نی وہ چیزین بتائین کہ مفید ہین آخرت اور اوپر ایمان اوسکی یعنی مددگار رہی اوسکی دین کی کہ یاد دلاوی نماز و روزہ اور اوراد و عبادتمین اور منع کری اوسکو
زنا اور تمام حرام چیزون سی ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِیَۃُ عَلٰی حَلْقَۃٍ
فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا اَجْلَسَکُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰہَ قَالَ آللّٰہِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذٰلِکَ قَالُوْا وَاللّٰہِ مَا اَجْلَسَنَا غَیْرُہٗ قَالَ
اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُھْمَۃً لَّکُمْ وَمَا کَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِیْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقَلَّ عَنْہُ حَدِیْثًا
مِّنِّیْ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰی حَلْقَۃٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ فَقَالَ مَا اَجْلَسَکُمْ ھٰھُنَا قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰہَ
وَنَحْمَدُہٗ عَلٰی مَا ھَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِہٖ عَلَیْنَا قَالَ آللّٰہِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذٰلِکَ قَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُھْمَۃً لَّکُمْ وَلٰکِنَّہٗ
اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یُبَاھِیْ بِکُمُ الْمَلٰٓئِکَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا نکلی معاویہ ایک حلقہ پر
کہ تہا مسجد مین پہر کہا کس چیز نے بٹہلایا ہی تمکو کہا اونہون نی بیٹہین ہین ہم اللہ کی یاد کرنیکو کہا قسم ہے خدا کی کہ نہین بٹہلایا تمکو مگر اسی نی کہا اونہون نے
قسم خدا کی کہ نہین بٹہلایا ہمکو سوائے اسکی نی کہا معاویہ نی خبردار ہو تحقیق مینی نہین قسم دی تمکو واسطی تہمت رکہنی کی تمپر یعنی تمکو جہوٹا جانکر قسم نہین دی
ہی بلکہ بقصد اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اونہون نی بہی اسیطرح کیا تہا چنانچہ اس حدیث مین مذکور ہی اور نہین تہا کوئی بیچ مرتبہ میری کی نسبت
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کمتر نقل کرنی مین حدیث کو مجہسی یعنی مین بہت کم حدیث روایت کرتا تہا احتیاط کی لیی کہ مبادا اسمی زیادتی ہوجاوے مقصود

اس سے آگاہ کرنا تہا اپنی نہ بہولنی پر کہ جو بہت روایت کرتا ہی احتمال نسیان کا ہوتا ہی مین ایسا نہ تہا اور تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلی اوپر ایک حلقہ
کی اپنی صحابیوں مین سی پہر کہا کس چیز نی تہا یا تمکو اس جگہہ عرض کیا بیٹہی ہم اللہ کی یاد کرنیکو اور تعریف کرتی ہین ہم اوسکی اوپر اس چیز پر کہ ہدایت کیا ہمکو واسطی
اسلام کی اور منت رکہی ساتہہ اوسکی ہمپر فرمایا حضرت نی قسم ہی خدا کی نہین تہا یا تمکو مگر اسی نی عرض کیا اونہون نی قسم ہی خدا کی نہین تہا یا ہمکو مگر اسی نی
فرمایا خبردار ہو تحقیق مینی نہین قسم دی تمکو واسطی تہمت کرنی کی تمپر یعنی جہوٹ کی ولیکن آئی میری پاس جبرئیل پہر خبر دی مجکو کہ تحقیق اللہ عز وجل فخر
کرتا ہی ساتہہ تمہاری فرشتون سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بقسم پوچہا واسطی زیادتی تاکید و تقریر کی نہ متہم بکذب جانکر
اور فخر کرتا ہی یعنی فرماتا ہی فرشتونکو کہ دیکہو میری ان بندونکو کسطرح مسلط کیا مینی اوپر نفسون اور خواہشون اور شیاطین کو اور باوجود اسکی
مشغول ہین عبادت مین پس لائق ہین اسکی کہ تعریف کئی جاوین زیادہ تر ایسی کہ تم نہین پاتی ہو عبادت مین مشقت اور عبادت بہ نسبت تمہاری
ایسی ہی جیسی اونکو دم آتا ہی ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَیَّ
فَاَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی عبد اللہ بن بسر سی یہہ کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ تحقیق احکام اسلام کی یعنی نوافل بہت غالب ہوئی ہین مجہپر یعنی بہت ہین کہ عاجز ہون
اسکے کرنیسی بسبب ضعف اپنی کی پس خبر دو مجکو ساتہہ ایسی چیز کی کہ بہروسا کرون مین ساتہہ اوسکی یعنی ایسا عمل فرمائی کہ باعث ثواب کثیر کا ہو اور جامع اور
آسان ہو اور موقوف کسی مکان و زمان و حال پر نہو اوسکو ورد اپنا کرون بعد ادائی فرائض کی اور مستغنی ہون بسبب اوسکی سب نوافل سی فرمایا ہمیشہ
رہی زبان تیری تر یعنی جاری یاد خدا کیسی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** زبان سی مراد یا تو یہی
زبان بدنکی ہی یا دلکی ع **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْعِبَادِ اَفْضَلُ وَاَرْفَعُ دَرَجَةً
عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمِنَ الْغَازِیْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ لَوْ ضَرَبَ
بِسَيْفِهٖ فِی الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰی يَنْكَسِرَ وَيَخْتَضِبَ دَمًا فَاِنَّ الذَّاكِرَ لِلّٰهِ اَفْضَلُ مِنْهُ دَرَجَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی سعید سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوال کئی گئی کہ کونسا بندہ بہتر ہی یعنی بہت سا ثواب پاتا ہی
اور بلند تر ہی درجہ مین نزدیک خدا کی دن قیامت کی فرمایا یاد کرنیوالی مرد اللہ کو بہت اور عورتین یاد کرنیوالیاں بہت کہا گیا یا رسول اللہ اور جہاد
کرنیوالی سی یہہ افضل و بلند تر درجی مین ہی فرمایا اگر ماری تلوار اپنی کافرون اور مشرکون مین یہانتک کہ ٹوٹ جاوی یعنی تلوار اور رنگین ہو جاوی خون سے
یعنی وہ یا تلوار اوسکی یہہ کنایہ ہی شہید ہو جانی سی پس تحقیق یاد کرنیوالا خدا کا بہتر ہی اوس سے درجی مین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث
غریب ہے **ف** یعنی اگر جہاد اس حد کو پہنچی تو بہی یاد کرنیوالا اوسی کا افضل ہی جو جاوی زخمی لڑائی مین ح **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشَّيْطٰنُ جَاثِمٌ عَلٰی قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ فَاِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ خَنَسَ وَاِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ تَعْلِيْقًا روایت ہے
ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شیطان لگا ہوا ہی اوپر دل ابن آدم کی پس جسوقت کہ یاد کرتا ہی اللہ تعالی کو یعنی دلسی
پیچہے ہٹ جاتا ہی اور جسوقت غافل ہوتا ہی یاد خدا سے وسوسہ ڈالتا ہی نقل کی یہہ بخاری نی بطریق تعلیق کی یعنی بغیر سند کے **وَعَنْ** مَالِكٍ قَالَ
بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ ذَاكِرُ اللّٰهِ فِی الْغَافِلِيْنَ كَالْمُقَاتِلِ خَلْفَ الْفَارِّيْنَ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِی الْغَافِلِيْنَ
كَغُصْنٍ اَخْضَرَ فِیْ شَجَرٍ يَابِسٍ وَفِیْ رِوَايَةٍ مِثْلُ الشَّجَرَةِ الْخَضْرَاءِ فِیْ وَسَطِ الشَّجَرِ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِی الْغَافِلِيْنَ مِثْلُ مِصْبَاحٍ فِیْ بَيْتٍ مُظْلِمٍ
وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِی الْغَافِلِيْنَ يُرِيْهِ اللّٰهُ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ حَیٌّ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِی الْغَافِلِيْنَ يُغْفَرُ لَهٗ

بِعَدَدِ کُلِّ فَصِیحٍ وَّاَعْجَمَ وَالْفَصِیحُ بَنُوْاٰدَمَ وَالْاَعْجَمُ اَلْبَہَائِمُ رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہی مالک سی کہ کہا پہنچا مجکو یہہ کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتی ذکر کرنیوالا خدا کا غافلوں مین مانند لڑنیوالونکی پیچہی بہاگنی والونکی یعنی ایک جماعت تو بہاگ گئی لڑائی سی اور بعد اونکی ایک شخص لڑتا رہا کافروں سی
یہہ بڑی فضیلت رکہتا ہی اور یاد کرنیوالا خدا کا بیچ غافلونکی مانند ٹہنی سبز کی بیچ درخت خشک کی اور ایک روایت مین مانند درخت سبز کی درختونکی
درمیان مین اور ذکر کرنیوالا اللہ کا غافلوں مین مانند چراغ کی بیچ گہر اندہیری کی اور ذکر کرنیوالا خدا کا غافلوں مین دکہلاتا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ ٹہکانا اوسکا جنت
مین حالت زندگی مین یعنی ساتہہ مکاشفہ کی دکہاتا ہی یا خواب مین یا یقین ایسا بخشتا ہی کہ گویا دیکہتا ہی اوسکو اور یاد کرنیوالا خدا کا غافلوں مین بخشی جاتی
ہین واسطی اوسکی گناہ بقدر گنتی ہر فصیح اور اعجم کی اور مراد فصیح سی بیٹی آدم کی اور عجم سی مراد جانور نقل کی یہہ رزین نی **وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ**
قَالَ مَا عَمِلَ الْعَبْدُ عَمَلًا اَنْجٰی لَہٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ رَوَاہُ مَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی معاذ
بن جبل سی کہ کہا نہین عمل کیا بندی نی کوئی عمل کہ بہت نجات دے اوسکو عذاب خدا سے جیسی ذکر خدا کیسی نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی
ذکر کی برابر کوئی عمل بندی کی عذاب سے قیامت کو چہٹکارا نہین کروایگا یعنی سب سے افضل ہی **وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی**
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ اَنَا مَعَ عَبْدِیْ اِذَا ذَکَرَنِیْ وَتَحَرَّکَتْ بِیْ شَفَتَاہُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ
سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہی مین ساتہہ بندی اپنی کی ہون یعنی مدد کرتا ہون اور توفیق دیتا ہون اور رحمت و رعایت
کرتا ہون جس وقت یاد کرتا ہی مجکو اور ہلاتا ہی ساتہہ ذکر میری کی دونو ہونٹ اپنی یعنی دل و زبان سے یاد کرتا ہی نقل کی یہہ بخاری نی **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ**
بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ لِکُلِّ شَیْءٍ صِقَالَۃٌ وَصِقَالَۃُ الْقُلُوْبِ ذِکْرُ اللّٰہِ وَمَا مِنْ شَیْءٍ
اَنْجٰی مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ قَالُوْا وَلَا الْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ وَلَا اَنْ یَّضْرِبَ بِسَیْفِہٖ حَتّٰی یَنْقَطِعَ
رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ فرماتی واسطی ہر چیز کی صفائی ہی اور
صفائی دلونکی یاد خدا کی اور نہین کوئی چیز کہ بہت نجات دی اللہ کے عذاب سے ذکر اللہ کیسی عرض کیا صحابہ نی اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کی فرمایا نہ یہہ کہ مارے
ساتہہ تلوار اپنی کی یہانتک کہ ٹوٹ جاوی نقل کی یہہ بیہقی نی دعوات کبیر مین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر جہاد اس درجہ کو پہنچی تو بہی ذکر افضل ہے

کِتَابُ اَسْمَاءِ اللّٰہِ تَعَالٰی

کتاب ہے بیچ بیان ناموں اللہ تعالیٰ کی **ف** جاننا چاہیی کہ نام اللہ تعالیٰ کی توقیفی ہین یعنی موقوف
ہین سماع اور اذن شارع پر جو نام کہ شرع مین آیا ہی وہی کہنا چاہیی اپنی طرف سی از راہ عقل کی نہ رکہنا چاہیی اگرچہ دونو نامونکی ایک معنی ہون مثلا اللہ
تعالیٰ کو عالم کہیی عاقل اور جواد کہی نہ سخی اور شافی کہی نہ طبیب اور بندیکو چاہیی کہ صفات اللہ تعالیٰ کی اپنی مین حاصل کری جسقدر ہو سکی چنانچہ بیان اسکا
بیچ شرح اسماء مبارک کی لفظ نصیبہ کر او بعضی جای ساتہہ عبارت کی کیا ہی ہر شخص کو چاہیی کہ سعی کری اونکی حاصل کرنی مین اللہم وفقنا ویسر لنا
حصولہا اور منقول ہی کہ ایک بزرگ کی پاس جب کوئی بارادہ بیعت کی آتا تو اوسکو حکم کرتی کہ وضو کر یا جب وہ وضو کرکر آتا تو اوسکی آگی اسماء جناب باری تعالیٰ
کی پکار کر ساتہہ عظمت و جلال کی پڑہتی جس اسم مبارک کی تاثیر اوس مین دیکہتی وہی تعلیم کرتی جاتی کہ اس سے کشود اسکو جلد ہوگا سو ہی ہوتا ہی ۱۲ مولانا ۱۲ منہ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی تِسْعَۃً**
وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مِائَۃً اِلَّا وَاحِدَۃً مَنْ اَحْصَاہَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَّہُوَ وِتْرٌ یُّحِبُّ الْوِتْرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق واسطی اللہ تعالیٰ کی ننانوین نام ہین یعنی ایک کم سو جو شخص یاد کری اونکو داخل ہوگا بہشت مین یعنی اول ہی داخل ہوگا بغیر عذاب
کی اور ایک روایت مین ہی کہ اللہ تعالیٰ طاق ہی دوست رکہتا ہی طاق کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس حدیث مین حصر ننانوین پر نہین ہے

نام اللہ تعالی کی بہت ہین چنانچہ بعد اس حدیث کی کچھ اونمین سی مذکور ہونگی انشاء اللہ تعالی بلکہ مقصود یہہ ہے کہ یہہ خاصیت جو مذکور ہوئی مخصوص ساتہہ
ان ناموںکی ہی اور عالمون نی بیچ معنی احصاہا کی اختلاف کیا ہی کہا بخاری وغیرہ نی اور صحیح یہی ہی کہ معنی اوسکی یاد کیا ہین چنانچہ بعضی روایت مین
لفظ حفظہا کا آیا ہی اور بعضون نی کہا پڑہا اونکو یا ایمان لایا یا معانی جانی اونکی اور عمل معانی اونکی پر کیا اور دوست رکہتا ہی طاق کو یعنی اعمال و اذکار
طاق کو مراد یہہ ہے کہ دوست رکہتا ہی انہین سے اونکو کہ ہون اوپر صفت اخلاص کے اور فقط اللہ کی لیی ہرع فخر **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مَنْ اَحْصَاهَا
دَخَلَ الْجَنَّةَ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق واسطی اللہ تعالی کی ننانوین نام ہین جو کوئی اونکو یاد کری داخل
ہوگا بہشت مین هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یہہ جملہ مستانفہ یعنی علیحدہ ہی بیان ہی ایک کم سو ناموںکا اور اس کلمی کی کئی مراتب ہین ایک تو یہہ کہ اسکو
منافق کہتا ہی کہ خالی ہوتا ہی تصدیق سی پس یہہ تو نفع دیتا ہی اوسکو دنیا ہی مین کہ محفوظ رہتی ہین جان اور مال اور اہل اوسکی اور آخرت کی لیی کچھہ مفید نہین
اور دوسرا یہہ کہ ملاوی اسکی ساتہہ عقیدہ دلکا ساتہہ محض تقلید کی اسکی صحت مین اختلاف ہی صحیح یہہ ہے کہ یہہ صحیح ہی اور تیسرا یہہ کہ ساتہہ اوسکی اعتقاد ہو کہ حاصل
کیا گیا ہو نشانیون قدرت الہی سی اکثرونکی نزدیک یہہ معتبر ہی اور چوتہا یہہ کہ اوسکی ساتہہ اعتقاد جازم ہو از راہ دلیل قطعی کی اور یہہ مقبول ہی اتفاقا اور پانچوان
یہہ کہ ہو کہنی والا اسطرح کا کہ دیکہی معنی اوسکی دلکی آنکہونسی اور یہہ رتبہ عالی ہی اور اگر یہہ کلمہ فقط دل ہی سی کہی تو اگر کچھہ عذر رکہتا ہی گونگا پن وغیرہ کا تو
نفع دیگا دنیا اور آخرت مین اور اگر کچھہ عذر نہین تو آخرت مین کچھہ مفید نہین نقل کیا ہی نووی نی اسپر اجماع اہل سنت کا اور معنی لفظ اسکی ہین مستحق عبادہ
اور نزدیک اکثر علما کی یہہ نام سب ناموںمین بڑا ہی اور کہا گیا ہی کہ عوام کی لیی یہہ ہے کہ اس نام کو جاری کرین زبان پر اور ذکر کرین اسکو بطور خشیت و
تعظیم کی اور خواص کو چاہیی کہ تامل کرین اسکی معنونمین اور جانین کہ اطلاق نہین اسکا لایق ہی مگر اوپر موجود جامع صفات الوہیتکی اور خواص الخواص
کو چاہیی کہ مستغرق رکہین دل اپنا ساتہہ اللہ کی نہ التفات کرین طرف کسی کی سوائے اوسکی اور نہ امید رکہین اور نہ ڈرین مگر اوسی سی اسلیی کہ وہی حق اور
ثابت ہے اور سوای اوسکی باطل جیسیکہ بخاری کی حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ بہت سچا کلمہ شاعرونکی کلام مین کلمہ لبید کا ہی اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ
خاصیت جو کوئی اس اسم کو ہزار بار پڑہی صاحب یقین ہو اور جو کوئی اسکو بعد نماز کی سو بار پڑہی باطن اوسکا کشادہ ہو اور صاحب کشف ہو اَلرَّحْمٰنُ
الرَّحِیْمُ بخشنی والا مہربان اور نصیب عارف کا ان دونو ناموںسی یہہ ہے کہ متوجہ ہووی اوسکی جناب پاک کیطرف اور توکل کری اوسپر اور مشغول رکہی باطن
اپنا اوسکی ذکر مین اور بی پروائی کری غیر اوسکی سی اور رحم کری بندگان خدا پر اس طرح کری مظلومکی اور پہیری ظالم کو ظلم سی ساتہہ طریق نیک کے اور خبردار کری
غافل کو اور دیکہی طرف گنہگار کی ساتہہ نظر رحمت کی نہ حقارت کی اور کوشش کری بیچ دور کرنی خلاف شرع کی بقدر طاقت کی اسی طرح اوسعی کری حاجت
روائی محتاجونکی بقدر وسعت و طاقت کی **خاصیت** الرحمن الرحیم جو کوئی بعد ہر نماز کی کہی الرحمن الرحیم حق تعالی غفلت اور نسیان اور قساوت اوسکی دلسی
اوٹہا دوی اور جو کوئی سو بار الرحیم کہی تمام خلق اوسپر مہربان و مشفق ہون اَلْمَلِكُ بادشاہ حقیقی کہ ملک دونو جہان کا اوسکی قبضہ قدرت مین ہی اور وہ
بی نیاز ہی سب سے اور سب اوسکی محتاج پس جب بندی نی یہہ جانا تو بندہ درگاہ اوسکی کا اور گدا گلی اوسکی کا ہووی اور طلب غنیمت کی آستان خدمت اوسکی سے
کری اور واجب ہے کہ تعلق کری بیچ جناب قدرت اور تصرف اوسکی کی اور بی نیاز ہووی سب سے بالکل اور ظاہر نکری احتیاج اپنی اونسی اور نہ ڈری اور نہ امید
رکہی اونسی اور تصرف کری ملک دل اور نفس و قالب اپنی مین اور مالک ہووی اعضا اور قوی اپنی کا اور مسخر کری انکو طاعت حق اور حکم شرع پر تا بادشاہ عالم
وجود اپنی کا ہووی **خاصیت** الملک جو کوئی اس اسم کو ساتہہ اسم القدوس کے ملازمت کری اگر صاحب ملک ہو حق تعالی اوسکی ملک کو قایم و دایم رکہی اور اگر نفس
اوسکا مطیع فرمان بردار اوسکا ہوگا اور اگر واسطی عزت و حرمت کی پڑہی مجرب ہے ہر روز اور حضرت شاہ عبدالرحمن نی خاصیت اسکی یہہ کہی ہی کہ جو کوئی

ہر روز اسم الملک کو نوی بار کہی روشن اور تونگر اور بادشاہ مسخر اوسکی ہوں اور واسطی جاہ اور زیادتی عزت وحرمت کی مجرب ہے اَلْقُدُّوْسُ نہایت
پاک کہا قشیری نی کہ جسنی جانا کہ اللہ تعالی نہایت پاک ہی تو آرزو کری اوسکی کہ پاک کری اوسکو اللہ تعالی عیبوں اور آفتوں سی اور پاک کری نجاست
گناہوں سی ہر حال میں ٭ القدوس جو کوئی ہر روز نزدیک زوال کی پڑہی دل اوسکا صاف ہو اور جو کوئی بعد نماز جمعہ کی اسکو ساتہہ اسم السبوح کی روٹی کی
ٹکڑی پر لکہکر کہاوی فرشتہ صفت ہو اور واسطی پناہ حاصل ہونیکی دشمنوں سی وقت بہاگنی کی جسقدر پڑہ سکی پڑہی اور اگر مسافر راہ میں مداومت کری کبہی ماندہ
اور عاجز نہو اور اگر تین سو تیرہ بار شیرینی پر پڑہ کر دشمن کو دی مہربان ہو ج اَلسَّلَامُ سلامت وبی عیب اور نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ بی عیب ہووی
بری اخلاق ہی اور بری کاموں سی اور کہا قشیری نی کہ نصیبہ اس سے یہہ ہی کہ رجوع کری اپنی مولی کیطرف ساتہہ قلب سلیم کی اور بعضوں نی کہا یہہ ہے کہ سلامت
رہیں مسلمان زبان اوسکی سی اور ہاتہہ اوسکی سی بلکہ بہت شفقت کری اونپر جس سے اپنی سی بڑی عمر والیکو دیکہی تو کہی یہہ بہتر ہی مجہسی اسلیئی کہ بہ نسبت میری عبادت
بہت کی ہی اور مجہسی سبقت رکہتا ہی ایمان و معرفت میں اور اگر چہوٹی کو دیکہی تو اوسکو یہی کہی کہ یہہ بہتر ہی مجہسی اسلیئی کہ بہ نسبت میری گناہ کم کئی ہیں اور اگر
کچہہ بہائی مسلمان سے قصور ہو جاوی اور وہ عذر کری تو قبول کری اور معاف کری قصور ٭ السلام جو کوئی اس اسم کو ایکسو گیارہ بار بیمار پر پڑہی حق تعالی
صحت وشفا دی اوسی اور اگر مداومت کری اسپر خوف سی نڈر ہو ج اَلْمُؤْمِنُ امن دینی والا نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ امن میں رکہی خلق کو اپنی برائی
سی اور غیر کی برائی سی ٭ المومن اس اسم کو بہت پڑہی یا اپنی ساتہہ رکہی حق تعالی اوسکو شیطان سی نڈر رکہی اور کوئی اوسپر قدرت نپاوی اور ظاہر و
باطن اوسکا حق تعالی کی امان میں ہو اور جو کوئی اسکو بہت پڑہی خلق مطیع و منقاد اوسکی ہو ج اَلْمُهَيْمِنُ نگہبان ہر چیز کا خوب طرح اور نصیب عارف کا
یہہ ہے کہ نگاہ رکہی دل اپنی کو بری عقیدوں اور بری خلقوں سی مانند حسد وکینہ وغیرہما کی اور درست کری احوال اپنا اور محفوظ رکہی قوی اور اعضا کو مشغول
ہونیسی اون چیزوں میں کہ غافل کریں دلکو اللہ تعالی کی یاد سی ٭ المہیمن جو کوئی غسل کری اور اس اسم کو ایکسو بیس بار پڑہی اوپر باطنوں اور غیبوں کی مطلع ہو
اور اگر اسپر مواظبت کری تمام آفتوں سی پناہ پاوی ج اور بلاؤں سی ہو ج اَلْعَزِيْزُ غالب بی مثل کہ کوئی اوسپر غالب نہیں نصیب بندیکا یہہ ہی کہ
غالب ہووی نفس اور ہوا اور شیطان پر اور بی مثل ہووی علم و عمل اور عرفان میں اور عزت دیوی اپنی نفس کو ساتہہ ترک سوال کی مخلوق سی اور ذلیل نکری
اوسکو ساتہہ سوال کی انسی کہا ابو العباس مرسی نی قسم ہی اللہ کی نہیں دیکہی میں نی عزت مگر بیچ بلند کرنی ہمت کی مخلوق سی اور بعضوں نی کہا کہ اللہ تعالی
کو عزیز اوسنی جانا کہ عزیز کیا امر و طاعت اوسکیکو اور جسنی سہل جانا اوسکی امر کو اوسنی نجانی عزت اوسکی فرمایا اللہ تعالی نی و للہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین
ولکن المنافقین لا یعلمون ٭ العزیز جو کوئی بعد نماز فجر کی اکتالیس بار اسکو پڑہی دنیا و عقبی میں کسیکا محتاج نہو اور بعد خواری کی عزیز ہو اور اس اسم
میں خاصیتیں عجیب وغریب ہیں اَلْجَبَّارُ درست کرنیوالا کاموں بگڑی ہووں کا اور بعضوں نی کہا کہ معنی اسکی یہہ ہیں لانیوالا بندوں کا اوسچیز پر کہ
ارادہ کرتا ہی نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ نقصانوں نفس اپنی کو ساتہہ حاصل کرنی کمال و فضائل کی درست کری اور نفس سرکش اپنی پر غالب ہو کر
ساتہہ لازم کرنی تقوی اور ہمیشہ کرنی طاعت کی کامل ہووی اور کہا قشیری نی کہ بعضی کتابوں میں آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی ای بندی میری ارادہ
کرتا ہی تو اور ارادہ کرتا ہوں میں اور نہیں ہوتا مگر جو کچہہ کہ ارادہ کرتا ہوں میں پس اگر راضی ہوا تو ساتہہ اوسچیز کی کہ ارادہ کرتا ہوں میں کفایت کرونگا تجہکو
اوسچیز کو کہ ارادہ کرتا ہی تو اور اگر نہ راضی ہوا تو ساتہہ اوسچیز کی کہ ارادہ کرتا ہوں میں نہ کفایت کرونگا تجہکو اوسچیز میں کہ ارادہ کرتا ہی تو پہر نہیں ہوتا مگر جو کچہہ کہ ارادہ
کرتا ہوں میں انتہی الجبار جو کوئی بعد مسبعات عشر کی اکیس بار یہہ اسم پڑہی ظالموں کی شر سی امن میں ہو اور جو کوئی مداومت کری اوسپر غیبت کرنی اور بدگوئی اخلق
اسکے نڈر اور امان میں ہو اور اہل دولت و سلطنت ہو اور اگر انگوٹہی پر نقش کر کر پہنی ہیبت اور شوکت اوسکی خلق کی دلمیں قرار پکڑی ج اَلْمُتَكَبِّرُ نہایت
بزرگ نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ جب معلوم کی تو نی بزرگی اللہ تعالی کی تو تکبر کری یعنی بیزار ہو میل کرنی سی طرف شہوات کی اور آرام پکڑنی سی طرف الفت کی

چیزونکی لیے کہ ان چیزونکیطرف رغبت کرنا کام جانورونکا ہی اگر رغبت کریگا شریک اونکا ہوگا بلکہ تکبر کر ہر چیز سی کہ باز رکہی تیری باطن کو حق سی اور حقیر جان ہر چیز
کو سوای اوسکی پہنچنی کیطرف جناب پاک اوسکی کی اور لازم کر طریقہ تواضع اور تذلل کا اور زائل کر اپنی سی تمام دعوی تکبر کی تا نفس صاف ہو اور اللہ کی محبت اوسمین بیٹہی
پس باقی رہی واسطی نفس کی اختیار اور نہ ساتہہ غیر اللہ کی قرار تا المتکبر اگر اسکو بیچ بستر حلال اپنی کی پہلی دخول سی دس بار پڑہی حق تعالی اوسکو فرزند خلف
اور پرہیزگار عطا فرماوی اور اگر ابتدای ہر کار مین بہت پڑہی مراد کو پہنچی ح الخالق اندازہ کرنیوالا خلق کا موافق مشیت اور حکمت کی ہیبۃ الخالق جو کوئی
اس اسم پر ملازمت کری حق تعالی فرشتہ پیدا کری تا اوسکی لیی عبادت کری روز قیامت تک اور دل اور مونہہ اوسکا روشن و نورانی کر دی آور شاہ عبد العزیز
ح نی لکہا ہی کہ جو کوئی اسم الخالق کو راتمین بہت پڑہی دل اور مونہہ اوسکا روشن ہو اور تمام کامونمین قوی ہو البارئ پیدا کرنی والا اور جو کوئی ہفتہ مین
سو بار اسم الباری پڑہی حق تعالی اوسکو قبر مین نہ چہوڑی اور ریاض قدس کیطرف لیجاوی ح اور لو طبیب اسم الباری پر مواظبت کری جو علاج کہ کری ہو فتح
پڑہی المصور صورت بنانی والا نصیب عارف کا ان تینون نامون سی یہہ ہی کہ نہ دیکہی کوئی چیز اور نہ تصور کری کوئی امر مگر کہ تامل کری بیچ قدرتون اور عجائب
کاری گریونکی کہ اوسمین ہین آور جو عورت بانجہہ ہو سات روز روزہ رکہی اور افطار کی نزدیک اکیس بار المصور کو پڑہی اور پانی پر دم کر کر پیوی حق تعالی
فرزند نیک و نرینہ عطا فرماوی اور جو کوئی بہت پڑہی کام دشوار اوسپر آسان ہون ع الغفار بخشنی والا بندونکی گناہونکا اور ڈہانکنی والا عیبون
اونکی کا نصیب تیرا اس سی یہہ ہی کہ چہپانی تو یہہ کہ نہین بخشتا گناہونکو کوئی مگر وہ اور ڈہانکی تو عیب لوگونکی اور بخشی قصور اونکی اور لازم کری استغفار کو
خصوصاً وقت سحر کی ۔ جو کوئی بعد نماز جمعہ کی سو بار کہی یا غفار اغفرلی ذنوبی حق تعالی اوسکو منجملہ بخشی گیونمین سی گردانتا ہی ح القہار غالب کہ سب اوسکی
قدرت کی آگی عاجز و مغلوب ہین نصیب بندیکا یہہ ہی کہ غالب ہووی اپنی بڑی دشمنون پر کہ نفس اور شیطان ہین جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہتا ہی حق تعالی
محبت دنیا کی اوسکی دل سی اوٹہا دیتا ہی اور خاتمہ اوسکا بخیر ہوتا ہی اور حق تعالی شوق و محبت اوسکی دلمین پیدا کرتا ہی ح اور واسطی ہر مہم کی اگر اسم القہار
سو بار پڑہی مہم اوسکی آسان ہو اور اگر اسپر مداومت کری محبت دنیا کی اوسکی دل سی جاتی رہی اور اگر درمیان سنت و فرض کی سو بار پڑہی بہ نیت مقہور کری
دشمن کی دشمن مقہور ہو ع الوہاب بہت دینی والا بغیر عوض کی نصیب بندیکا یہہ ہی کہ خرچ کری جان و مال اپنی اللہ تعالی کی راہ مین بلا غرض بلا
عوض ۔ جو کوئی فقر و فاقہ سی رنج مین ہو اس اسم پر مداومت کری حق تعالی اوسکو ایسی نجات دیتا ہی کہ حیران رہجاتا ہی اور جو کوئی لکہکر اوسکو اپنی پاس
رکہتا ہی ایسا ہی پاتا ہی اور اگر بعد نماز چاشت کی آیتہ سجدہ کی پڑہی اور سر سجدہ مین رکہی اور سات بار پڑہی خلقت سی بی پروا ہو جاتا ہی اور اگر کوئی
حاجت رکہتا ہو آدہی رات کو درمیان صحن گہر کی یا مسجد کی تین بار سجدہ کری اور ہاتہہ اوٹہا کر سو بار پڑہی حاجت اوسکی روا ہوتی ہی ح واسطی فراخی
رزق کی وقت چاشت کی چار رکعت پڑہی اور بعد از فراغت کی سجدہ مین جاوی اور سجدہ مین ایکسو چار مرتبہ یا وہاب پڑہی اور اگر فرصت ہو پچاس بار پڑہی
مولانا عبد العزیز ح الرزاق رزق پیدا کرنیوالا اور پہنچانیوالا رزق مخلوقات کو رزق اوسکو کہتی ہین کہ جس سی فائدہ اوٹہایا جاوی پہر وہ دو قسم پر ہی ظاہر
اور باطنی ظاہری وہ ہی کہ جس سی بدنکو فائدہ ہو مانند کہانی پینی کی چیزونکی اور اسباب کی یعنی کپڑا وغیرہ اور باطنی وہ کہ جس سی نفس اور دلکو فائدہ ہو مانند علوم و معارف
کی اور نصیب عارف کا اس سی یہہ ہی کہ یقین کری اسکا کہ نہین کوئی لائق رزق دینی کی سوای اللہ تعالی کی پس نہ توقع رکہی اوسکی مگر اللہ سی پس نہ پہیری مونہہ اپنی
طرف اوسکی اور ہاتہہ اور زبان سی رزق جسمانی اور روحانی لوگونکو پہنچاوی یعنی مال خرچ کری اور تعلیم و ہدایت کری اور دعائی خیر کری وغیر ذلک کہا گیا بعضی
عارفین سی کہ کہان سی کہاتا ہی تو پس کہا جسکی پہنچاتا ہی خالق اپنی کو نہین تنگ کیا مینی اپنی رزق مین آور کہا گیا ایک عارف سی کہ کیا ہی قوت تیرا پس کہا ذکر
الذی لا یموت کا جو کوئی بعد طلوع صبح صادق کی پہلی نماز فجر کی گہر کی چارون کونونمین دس دس بار پڑہی اوس گہر مین رنج اور مفلسی نہووی لیکن داہنی سی
شروع کری اور مونہہ قبلہ کیطرف نہ پہیری ح الفتاح حکم کرنیوالا اور بعضون نی کہا کہولنی والا دروازون رزق و رحمت کا نصیب تیرا اس سی یہہ ہی کہ سچی

کری تو فیصلہ کرنی مین درمیان لوگونکی اور یہہ کہ مدد کری تو مظلومونکی اور ارادہ کری تو لوگونکی حاجت روائیکا امور دنیا اور آخرت مین کہا قشیری نی کہ جسنی جانا
کہ اللہ تعالی کہولنی والا دروازون رزق و رحمت کا ہی اور میسر کرنیوالا اسباب کا اور درست کرنیوالا امور کا تو وہ نہین لگاویگا غیر کی مین دل اپنا جو کوئی بعد
نماز فجر کی دونو ہاتہہ سینہ پر رکہکر ستر بار اسکو پڑہی زنگ اوسکی دلسی جاتا رہی اور صفائی ارزانی ہو ح الْعَلِيمُ جاننی والا ظاہر و پوشیدہ کا کیا خوب کہا کسینی
کہ جسنی جانا کہ اللہ تعالی جاننی والا ہی حال میرا تو صبر کری اوسکی بلا و پر اور شکر کری اوسکی عطا پر اور بخشش چاہی اپنی خطاؤنسی اور بعضی کتابون مین ہی کہ فرمایا
اللہ تعالی نی کہ اگر نہین جانتی تم کہ مین دیکہتا ہون تمکو تو خلل ہی تمہاری ایمان مین اور اگر جانتی ہو تم کہ مین دیکہتا ہون تمکو تو کیون کیا تمنی مجکو حقیر تر دیکہنی والون
کہ دیکہتی ہین تمکو یعنی اونسی شرم کرتی ہین کہ کوئی ہماری برائی پر مطلع ہو اور اللہ تعالی سی کچہہ شرم نہین کرتی عیاذاً باللہ منہ جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہی
حقتعالی معرفت اپنی ارزانی کری اور جو کوئی بعد نماز کی سو بار کہی یا عالم الغیب حقتعالی اوسکو اہل کشف سی کری ح اور اگر چاہی کہ کار پوشیدہ سی آگاہی
پاوی چاہیی کہ شب جمعہ کو بعد نماز عشا کی سو بار مسجد مین کہکر سووی ماہیت اوسکا کی اوسپر آشکارا ہو ح الْقَابِضُ تنگ کرنیوالا روزیکا یا دل بندونکا
اور قبض کرنیوالا روح اونکی کا ۔ جو کوئی اسکو چالیس روز تک ہر روز اوپر چار لقمونکی لکہکر کہا لیا کری عذاب قبر سی اور بہوک سی امن مین ہیگا ح الْبَاسِطُ
فراخ کرنیوالا روزیکا یا دل بندونکا نصیب تیرا ان دونون نامونسی یہہ ہے کہ نہ ناامید ہو اوس سے بلاؤن مین اور نہ امن مین ہو عطا پر اور جان تنگی کو عدل اوسکا پس اوسپر
پہر صبر کر اور فراخی کو فضل اوسکا اور پہر شکر کر اور کہا قشیری نی کہ یہہ دونو صفتین وارد ہوتی ہین عارفونکی دونو پر پس جب غالب ہوتا ہی خوف تنگ ہوتی ہین دل
اور جب غالب ہوتی ہی امید فراخ ہوتی ہین منقول ہی حضرت جنید رح سی کہ کہا اونہون نی خوف دل تنگ کرتا ہی میرا اور امید کشادہ کرتی ہی دلکو اور
حق جمع کرتا ہی مجکو یعنی حق تعالی کی یادسی خاطر جمعی ہو جاتی ہی اور خلق متفرق کرتی ہی مجکو یعنی اونکی صحبت سے پراگندہ خاطر اور متوحش ہوتا ہون نہتی اور
لائق ہی بندیکو کہ پرہیز کری بیقراری سی حالت تنگی میں اور چہوڑی بی خوشی اور بی ادبی کو وقت فراخی کی اور اس سے ڈری ہین بڑی بڑی لوگ ۔ جو کوئی وقت
سحر کی ہاتہہ اوٹہاکر اسکو دس بار پڑہی اور ہاتہہ مونہہ پر پہیرے ہرگز اوسکو حاجت اسکی نہووی کہ کسی سے کچہہ چاہی ح الْخَافِضُ پست کرنیوالا کافرونکا ساتہہ خوار
کرنیکی یا دور کرنیکی اپنی درگاہ سی جو کوئی تین روزی رکہی اور چوتہی روز ایک مجلس مین اسکو ستر ہزار بار پڑہی دشمن پر فتح پاوی ح الرَّافِعُ بلند کرنیوالا یعنی مومنونکا
ساتہہ مدد کرنیکی یا قریب کرنیکی اپنی درگاہ سی نصیب تیرا ان دونو نامونسی یہہ ہے کہ نہ اعتماد کر کسی حال پر احوال اپنی سی اور نہ بہروسا کر کسی چیز پر علوم و اعمال
اپنی سی اور پست کر اوس چیز کو کہ اللہ تعالی نی اوسکی پست کرنیکا حکم کیا ہی مانند نفس و ہوا کی اور بلند کر اوس چیز کو کہ حکم کیا ہی تجکو اللہ نی اوسکی بلند کرنیکا مانند
دل اور روح کی دیکہا گیا ایک شخص اوڑتا ہوا ہوا مین پس کہا گیا اوسکو کہ کیونکر پہنچا تو اس مرتبہ کو کہا اوسنی کہ گردانی مینی ہوا یعنی خواہش اپنی پیچہی قدم اپنی کی پس
مسخر کی اللہ نی ہوا ۔ جو کوئی اس اسم کو آدہی رات مین یا دوپہر کو سو بار پڑہی حقتعالی اوسکو خلائق مین سے برگزیدہ کری اور تونگر و بی نیاز کری ح الْمُعِزُّ عزت
دینی والا جو کوئی اسکو شب دوشنبہ مین یا شب جمعہ مین بعد از تمام شام کی ایکسو چالیس بار پڑہی اوسکی لئی خلق کی نظر مین ایک ہیبت و حرمت ظاہر ہو اور سوا
حقتعالی کی کسیسی نہ ڈری ح الْمُذِلُّ ذلت دینی والا نصیب تیرا ان دونو نامونسی یہہ ہے کہ عزیز رکہی اونکو کہ جنکو عزیز رکہا اللہ تعالی نی بسبب علم و معرفت کی
اور خوار رکہی اونکو کہ جنکو خوار کیا اللہ تعالی نی بسبب کفر و ضلالت کی جو کوئی کسی ظالم اور حاسد سی ڈرتا ہو چہتر بار اسکو پڑہی بعد اسکی سجدہ کری اور کہی الہی فلانی
ظالم کی شر سی امان دے حقتعالی امان دیگا ح السَّمِيعُ الْبَصِيرُ سننی والا دیکہنی والا نصیب تیرا ان نامونسی یہہ ہے کہ کہنی اور سننی اور دیکہنی خلاف شرع کی چیز سے
پرہیز کر اور اللہ تعالی کو افعال و اقوال اپنی پر حاضر و ناظر جان کہا امام غزالی نی کہ جسنی چہپایا غیر اللہ سے اوس چیز کو کہ نہین چہپایا اوسکو اللہ سے پس حقیر جانا اوسنی
اللہ کی نظر کو پس جسنی کیا گناہ اور وہ جانتا ہی کہ اللہ تعالی دیکہتا ہے اوسکو کیا بڑی جرأت کی اوسنی اور جسنی گمان کیا کہ اللہ نہین دیکہتا اوسکو کیا بڑا کفر
کیا بڑا کفر کیا اوسنی اور اسلیی کہا گیا ہی کہ جب گناہ کری تو مولی اپنی کا پس کر ایسی جگہہ مین کہ نہ دیکہی وہ تجکو اسکو تعلیق بالمحال کہتی ہین یعنی ایسی جگہہ کہان ہے

کہ جہان اللہ نہ دیکہی جاے اصل یہہ کہ نہ کر گناہ السمیع جو کوئی اسکو بروز پنجشنبہ کی بعد از نماز چاشت کی پانسو بار پڑہی او بموجب ایک قول کی ہر روز سو بار پڑہی وقت پڑہنے
کی کلام نکری اور بعد اوسکی دعا کری دعا اوسکی قبول ہوگی ح البصیر جو کوئی اسکو درمیان سنت و فرض فجر کی ساتہہ اعتقاد درست کے ایکسو ایکبار پڑہے مخصوص
ساتہہ نظر عنایت حق کی ہو کلمہ الحکم حکم کرنیوالا ایسا کہ کوئی اوسکا حکم پہیر نہین سکتا او نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ تونی جب پہچانا کہ وہ حاکم ہی تو مان اوسکی
حکم کو اور تابعدار ہو اوسکی قضا کا پس اگر تو نہ راضی ہوگا اوسکی قضا کا باختیار جاری کریگا تجپر زبردستی اور اگر راضی ہو تو دلسی مہربانی کریگا تجپر اور زندہ رہیگا خوش
او نہین محتاج ہوگا فریاد کرنی کا طرف غیر اوسکیکی جو کوئی اسکو شب جمعہ مین و بموجب ایک قول کی آدہی راتکو اتنا پڑہی کہ بیہوش ہوجاوے حق تعالی اوسکی باطن کو
معدن اسرار کریگا ح العدل انصاف کرنیوالا نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ جب جانا تونی کہ وہ عادل ہی تو نہ پاوی تو اپنی نفس مین گہبراہٹ او تنگی اوسکی احکام
سی بلکہ جان کہ جو اوسنی حکم فرمایا میری حق مین عین انصاف ہی پس آرام طلب کر ساتہہ توکل و اعتماد کی اوسپر اور جو کچہہ کہ پہنچی تجکو اللہ تعالی کیطرف سی خرچ کر اوسکو
اوس جگہہ مین کہ لایق ہی خرچ کرنا اوسمین از راہ شرع او عقل کی او ڈر تو اوسکی عدل سی او امید رکہہ اوسکی فضل کے اور پرہیز کر اپنی سب امور مین افراط و تفریط سے
او لازم کر اوسط درجی کی امور جو کوئی اس اسم کو شب جمعہ مین روٹی کی بیس لقمہ پر لکہہ کر کہاوی حقتعالی تمام خلق کو مسخر اوسکا کریگا ح اللطیف باریک بین
کہ دور و نزدیک اوسکی نزدیک یکسان ہین او نرمی کرنیوالا بندونپر نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ غور کری امور دین و دنیا مین اور نرمی سی لوگونکو راہ حق کیطرف
بلاوی جسکو اسباب معیشت کا مہیا نہو اور فقر و فاقہ مین رہتا ہو یا غربت مین کوئی غمخوار نہو یا بیمار ہی اور کوئی بیمار داری اوسکی نکری یا بیٹی رکہتا ہو اور کوئی
درخواست اوس سے نکاح کی نہین کرتا ہی وضو اچہی طرح کری اور دو رکعت نماز کی پڑہ کر اس اسم کو اس نیت سی سو بار پڑہی حق تعالی مہم اوسکی کفایت کری
نصیب کہلنی بیٹیونکی او صحت امراض کی او کفایت مہمات کی بعد از تحیۃ الوضو کی سو بار مداومت کری او عمل پیران اخوانیہ رح کا یہہ ہی کہ واسطی ہر مہم دینی
او دنیوی کی خالی جگہہ مین ساتہہ شرایط دعا کی سولان ہزار او تین سو او اکتالیس بار پڑہی مراد کو پہنچیگا ع الخبیر خبردار دلکی باتونپر او سب امور پر
نصیب تیرا اس سی یہہ ہی کہ جب جانا تونی کہ وہ میری بہیدونپر مطلع ہی او جانتا ہی میری دلکی باتین تو تو بہی اوسکو یاد رکہہ او بہول غیر اوسکیکو
آگی یاد اوسکیکی او ہو تو پرہیزگار گمراہی کی راہونسی او لازم کر اپنی پر ترک کرنا ریا کا او کرنا تقوی کا او مشغول ہو باطن کے درستی مین غفلت نہ کر امین
او امور دین و دنیا کیمین خبردار رہ جو کوئی نفس امارہ کی ہاتہہ گرفتار ہو اس اسم کو بہت پڑہی خلاصی پاویگا ح الحلیم بردبار کہ نہین جلدی کرتا مواخذ
عذاب دینے مین بلکہ ڈہیل دیتا ہی اونکو تاکہ شاید توبہ کرین نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ تحمل کر ایذای بدخوونپر او تامل کر زیردستونکی عذاب دینی مین او درگذر کر عاصی کو
او کمال حلم کا یہہ ہے کہ نیکی کر اوس سے کہ برائی کری تجسی جو کوئی اسکو کاغذ پر لکہکر دہووی او پانی اوسکا کہیتی یا درخت پر ڈالی آفتونسی امن مین رہیگا او کمال کو
پہنچیگا او برکت اوسمین ہوگی ح ع العظیم بزرگ و برتر ذات و صفات مین حد او ہم سی نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ عظمت الہی کی آگی ملک کونین کو حقیر
جانی او دنیا کی لیی سر نہ جہکاوی او حقیر جانی نفس اپنی کو او ذلیل کری اوسکو اللہ تعالی کی خوشی کی لیی ساتہہ بجالانی اوامر کی او بچنی نواہی کی
او کوشش کرنیکی اون چیزونمین کہ دوست رکہتا ہی اللہ تعالی اونکو جو کوئی اس اسم پر مداومت کری خلق کی نظر مین عزیز و مکرم ہوگا ح الغفور بہت بخشنے
والا نصیب تیرا اس سے یہہ ہے کہ لازم کر استغفار کو اوقات رات و دنمین خصوصا وقت سحر کی او بخش اوسکو کہ ایذا دی تجکو جسکو کچہہ بیماری ہو مانند تپ و درد سر وغیرہ کی
یا غم و اندوہ اوسپر غلبہ کری اوسکو کاغذ پر لکہی او روٹی پر اسکی نقش کو جذب کری او کہاوی حقتعالی شفا او خلاصی اوسکو بخشی او اگر اسکو بہت پڑہے سیاہی اوسکی
دلسی جاتی رہی او حدیث صحیح مین آیا ہی کہ جو کوئی سجدہ کری او سجدے مین یا رب اغفر لی تین بار کہی حقتعالی گناہ اگلی پچہلی اوسکی بخشدیگا ح جسکو درد سر او یا کوئی بیمار
او یا غم پیش آوے تین بار مقطعات یا غفور کی لکہکر کہاوی شفا پاویگا ع الشکور قدردان و دینی والا ثواب بہت کا تہوڑی عمل پر منقول ہی کہ ایک شخص دیکہا
گیا خواب مین پس کہا گیا اوسکو کہ کیا کیا اللہ تعالی نی ساتہہ تیری کہا حساب لیا اللہ تعالی نی مجسی پس ہلکا ہوا پلہ نیکیون میریکا پس گری اوسمین ایک تہیلی پہر

ہو گیا وہ پس کہا مینی کیا ہی یہہ کہا یہہ شہی مٹی کی کہ ڈالی تہی تونی ساتہہ ایک مسلمانکی قبر مین اور نصیب بندہ کا اس سے یہہ ہی کہ شکر کری اللہ تعالی کا اللہ تعالی کا اصلاح کرکے سب
نعمتونکو اوسکی طرف سی جانکر ہر عضو کو کہ جسواسطی پیدا کیا ہی اوسمین مصروف رکہی اور شکر ادا کری لوگونکا اور احسان کری اونپر حدیث شریف مین آیا ہی لا یشکر اللہ من لا یشکر
الناس یعنے نہین شکر کرتا اللہ کا وہ کہ نہین شکر کرتا لوگونکا جسکو تنگی معیشت کی ہو یا تاریکی دلکی یا آنکہہ کی پیدا ہوا کہ لیس الحق سمع پانی پر پڑہی اور پیوی اور آنکہہ پر ملی شفا
پاوے اور تونگر ہووے الْعَلِيُّ بلند مرتبہ نصیب بندہ کا اس سے یہہ ہی کہ ذلیل کرے اپنی نفس کو اوسکی طاعتون اور عبادتون ظاہر و باطن کہین اور خرچ کر طاقت اپنی حاصل کرنی
علم و عمل مین یہانتک کہ پہنچی تو نہایت کمالات اور مراتب عالی کو حدیث شریف مین آیا ہی کہ اللہ تعالی دوست رکہتا ہی اعلی امور کو اور مکروہ رکہتا ہی ادنی امور کو اور سلیم
کہا ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نی کہ علو ہمت ایمان سے ہے جو کوئی اس اسم پر مداومت کری یا اپنی پاس رکہی اگر خوار و بی قدر ہو بزرگ ہو اور اگر فقیر ہو تونگر ہو اور اگر مسافر
ہین مبتلا ہو پہر وطن مالوف کو پہنچی الْكَبِيرُ بڑا ایسا بڑا کہ کوئی اوس سے زیادہ بڑا نہین اور نصیب بندہ کا اس سے یہہ ہی کہ یاد رکہی تو بڑائی اوسکی ہمیشہ یہانتک کہ ہو جاوی
بڑائی غیر اوسکی اور کوشش کری بیچ کامل کرنی نفس اپنی کی ساتہہ حاصل کرنی علم و عمل کی یہانتک کہ پہنچی کمال تک اور رونکو اور مبالغہ کرے تواضع مین اور احتراز کری بی ادبی سی
ساتہہ لازم کرنی خدمت مولی کی جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہی بزرگ و عالی قدر ہو اور اگر حکام و دولتمند اسپر مداومت کرین سب اس سے ڈرین اور مہمات خوب سرانجام پاوین
الْحَفِيظُ نگاہ رکہنی والا عالم کا آفتون اور ضائع ہونی سی نصیب بندہ کا اس سے یہہ ہی کہ نگاہ رکہے اعضا اپنی کو گناہونسی اور باطن کو ملاحظہ اغیار سی اور اکتفا کری تمام
امور اپنی مین ساتہہ تدبیر اوسکی اور راضی ہو اوسکی قضا و قدر پر قول ہی کسی بزرگ کا کہ جسکی محفوظ رکہی اللہ تعالی نی اعضا محفوظ رکہا دل اوسکا اور جسکا محفوظ رکہا اللہ
تعالی نی دل محفوظ رکہا بہید اوسکا اور منقول ہی کہ ایک صالح کی نظر پڑی ایکدن ایک چیز ممنوع پر پس کہا الہی چاہتا تہا مین بینائی اپنی واسطی عبادہ تیری کی پس جب سبب
مخالفت امر تیری کی تو لیلی اسکو پس اندہی ہو گئی اور تہی وہ نماز پڑہتی راتکو پس محتاج ہوئی پانی کے طہارت کی لیے پانی نہ تہا تہہ لگا پس کہا الہی کہا تہا مین واسطی
تیری کہ لیلی بینائی میری پس رات مین محتاج ہوئین اوسکا واسطی عبادت تیری کی پس پہر گئی ہوگئی جو کوئی اسکو لکہکر داہنی بازو پر باندہی خوف غرق و جلنی اور دیو اور
پری اور نظر بد کی سینی امن رہوے الْمُقِيتُ پیدا کرنیوالا قوت بدنون اور ارواح کا اور دینی والا اوسکا اور نصیب بندہ کا اس سے یہہ ہی کہ جب جانا تو نی کہ وہ قوت پیدا کرنیوالا اور دینی
والا اوسکا ہی تو بہولی تو ذکر قوت کا آگی ذکر اوسکی جیسکہ منقول ہی سہل سے کہ وہ پوچہی گئی قوت سے پس کہا وہ ذکر حی لذی لا یموت کا ہی اور نہ طلب کی قوت و قوۃ مگر
مولی اپنی سی فرمایا اللہ تعالی نی و ان من شیء الا عندنا خزائنہ و ما ننزلہ الا بقدر معلوم یعنی نہین کوئی چیز مگر کہ نزدیک ہمارے خزانی اوسکی ہین اور نہین اوتارتی ہم مگر ساتہہ اندازہ
مقرر کی اور کسو تو ہر متعلق اپنی کو وہ قوت کہ مستحق ہی اوسکا پس کہو کہ طرح یہہ تیرا المقیت پہنچانا اور ہدایت کرنا گمراہ کا اور کہلانا بہوکی کا اور کہا قشیری نی کہ مختلف ہوتی ہین
قوتین بعضی سبب اسی کے گرداننا ہی اللہ تعالی قوت نفس اونکیکا توفیق عبادات کو اور قوت دل اونکی کا ہونی مکاشفات کو اور قوت روح اونکیکا مداومت مشاہدات
کو اور جب مشغول کرتا ہی اللہ بندیکو اپنی طاعت مین قایم کرتا ہی اوسکی لیے ایسی شخص کو کہ خبرگیری اور خدمت اوسکی کرتا ہی اور جب رجوع کرتا ہی طرف متابعت خواہش کی تو اوسکی
ہی طرف قوۃ اوسکی اور اٹہا لیتا ہی اوس سے سایہ عنایت و حمایت اپنے کا اگر کسیکو غریب دیکہی یا خود اسکو غریبی پیش آئی یا کوئی لڑکا بد خوئی کری یا بہت روے سات بار خالی
کوزہ یعنی آبخورہ وغیرہ پر پڑہہ کر دم کری اور بعد اوسکی پانی اوس کوزہ مین ڈالی اور پیوی اور دوسرے کو یعنی کو دیوی اور اگر روزہ دار کو خوف ہلاک کا ہو پہول پر پڑہہ کر
سونگہی قوۃ پاوی گا اور ہر سوز روزہ رکہہ سکی گا الْحَسِيبُ کفایت کرنیوالا ہر حال مین اور حساب لینی والا بندونسی دن قیامت کی نصیب بندہ کا اس سے یہہ ہی کہ کفایت
کری حاجت محتاجونکو اور حساب کرنی والا ہووے نفس اپنے سی کہا قشیری نی کہ کفایت کرنا اللہ کا بندیکو یہہ ہے کہ کفایت کرتا ہی اوسکو ہر سال اور ہر شغل اوسکی مین اور جسنی
جانا کہ اللہ تعالی کافی ہی تیرا نہ پریشان دل ہووی خلق کی نہ متوجہ ہونیسی اوسپر بسبب اعتماد کرنیکی ساتہہ اوسکی کہ جو کچہہ قسمت کا ہی ہر حال پہنچی گا اگرچہ بی توجہی کرین
مجہسے لوگ اور جو کچہہ کہ قسمت مین نہین ہے نہین پہنچی گا اگرچہ متوجہ ہون لوگ مجہپر اور جو کوئی اکتفا کریگا ساتہہ نیک سرانجامی اللہ تعالی کی ہر حال مین پس راضی کر دیگا اوسکو
مولی اوسکا ساتہہ ہر چیز کی کہ اختیار کریگا اوسکی لیے پس اختیار کریگا ہونیکو ہونی پر اور فقیر کو غنی پر اور آرام پکڑیگا طرف ہونی اسباب کے بسبب مشاہدہ تصرف مولی کی

قوی

جو کوئی کسی چور یا حاسد یا ہمسایہ بد یا دشمن سے یا چشم زخم سی ڈرتا ہو ہر صبح و شام ایک ہفتہ تک ستر بار کہی حسبی اللہ الحسیب ابتدا روز پنجشنبہ سی کری اللہ تعالی اونکی شر سے
نگاہ رکہیگا ح ہنوز ہفتہ نہ گذریگا کہ درستی کام کی ہو جائیگی ع الجلیل بزرگ قدر نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ نفس اپنی کو آراستہ کر ساتہہ صفتون کمال کی جو کوئی
اس اسم کو مشک و زعفران سی لکہکر اپنی پاس رکہی یا کہاوی تمام خلائق تعظیم و توقیر اوسکی کرین ح الکریم بڑا سخی اور بہت دینی والا کہ نہین ہو چکت دینا اوسکا اور
نہین خالی ہوتی خزانی اوسکی اور نصیب بندی کا اس سے یہہ ہی کہ دیوی بغیر وعدہ کی اور پرہیز کری بُری اخلاق و افعال سی اگر اپنی بستر مین یہہ اسم بہت پڑہی یہانتک کہ سو جاوی تو
فرشتی دعا کرین اوسکو کہین اکرمک اللہ اور مکرم اور معزز ہو اور کہتی ہین کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس اسم کو بہت پڑہتی تہی اسی سبب سے اونکو کرم اللہ وجہہ کہتی ہین ح
الرقیب نگہبانی کرنیوالا ہر چیز کا اور بعضون نے کہا کہ جاننی والا احوال بندونکا اور افعال اونکی کا اور نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ نگاہ رکہی تو اوسکو ہر حالمین
اور نہ التفات کری تو طرف غیر اوسکی کی سوال مین اور کری تو نگہبانی اونکی کہ کہا ہی تجہکو نگہبان اونکا حدیث شریف مین آیا ہی کہ تم سب راعی یعنی نگہبان ہو اور تم سب
پوچہی جاؤگی رعیت اپنی سی یعنی جسکی خبرگیری کرنیکو فرمایا ہی اوسکی خبرگیری کا حال پوچہا جائیگا اور کہا قشیری نی کہ مراقبہ نزدیک اس طائفہ کی یعنی جماعت اولیا
اللہ کی یہہ ہے کہ ہووی غالب بندی پر یاد رب کی ساتہہ دل کی اور جانی یہہ کہ اللہ تعالی مطلع ہی میری حال پر پس رجوع کری اوسکی طرف ہر حالمین و ڈری عذاب
اوسکی سی ہر دم پس مراقبہ والا چہوڑتا ہی باتین خلاف شرع از راہ حیا کی اللہ تعالی سی او ہیبت اوسکی کی زیادہ اوس شخص سے کہ چہوڑتا ہی گناہ بسبب خوف عذاب
اوسکی کی اور جو کوئی رعایت کرتا ہی اپنی دلکی تو کوئی دم یاد خدا سی اور طاعت اوسکی سی خالی نہین رہتا کیونکہ جانتا ہی کہ اللہ تعالی حساب لیگا مجہسی ہر عمل کا خواہ تہوڑا
ہو یا بہت منقول ہی ایک ولی سی کہ اونکو خواب مین کسینی دیکہا بعد انتقال کی پس کہا کیا اللہ نے ساتہہ تیری کہا کہ بخشا اللہ نی مجہکو اور احسان کیا مجہپر مگر یہہ کہ حساب
لیا مجہسی یہانتک کہ مواخذہ کیا مجہسی اس عمل پر کہ ایکدن تہا مین روزہ سی پس جبکہ ہوا وقت افطار کا لیا مینی ایک گیہون اپنی یار کی دوکان سی پس توڑا مینی اوسکو پہر
یاد آیا مجہکو کہ یہہ نہین ہے میری ملک پہر ڈالدیا مینی اوسکو گیہونپر پس لےگئین میری نیکیونسی مقدار بدلی توڑنی اوسکی کی و جسکو معلوم ہوگی یہہ بات نہین ضایع کریگا باطل
چیزونمین عمر اپنی اور نہین کہوئیگا غفلتونمین وقت اپنا اسی واسطی حدیث شریف مین آیا ہی کہ حساب کرو یعنی اپنی اعمال کا پہلی اس سے کہ حساب لیا جاوی تمسی جو کوئی اس
اسم کو سات بار اپنی بیوی اور فرزند اور مال پر پڑہی اور اونکی گرد دم کری تمام دشمنونسی اور سب آفتونسی نڈر ہوگا ح المجیب قبول کرنیوالا دعا بیچارونکا
اور جواب دینی والا پکارنیوالونکا نصیب بندی کا اس سے یہہ ہی کہ فرمانبردار اللہ تعالی کی کری او امر و نواہی مین اور حاجت روائی کری حاجتمندونکی جو
کوئی اس اسم کو بہت پڑہی اور دعا کری جلدی قبول ہو اور اگر لکہکر اپنی پاس رکہی حق تعالی کی امان مین رہیگا ح الواسع علم اوسکا فراخ ہی و نعمت اوسکی
سب کو پہنچی نصیب بندی کا اس سے یہہ ہی کہ سعی کری فراخی علم اور سخاوت اور معارف اور اخلاق مین اور سب لوگونسی کشادہ پیشانی رہی اور نہ فکر کری حاصل کرنی متاع
مین جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہی حق تعالی اوسکو قناعت و برکت دی ح الحکیم استوار کار و دانا نصیب بندی کا اس سے یہہ ہے کہ کوشش کری بیچ خلق پکڑنی
کی اور علاقہ پکڑنیکی ساتہہ کتاب اللہ کی اور محکم کری کام اپنی اور چاہی کہ سفاہت یعنی بیوقوفی سی پرہیز کری اور کوئی کام بے باعث تعالی اور داعیہ باڑی
کی نکری تا مستحق اطلاق اسم حکیم کا ہو نقل ہے ذو النون مصری سی کہ کہا سنا مینی کہ زمین مغرب مین ایک شخص ساتہہ علم و حکمت کی معروف مشہور ہی اونکی زیارت کو گیا
مین چالیس روز اونکی دروازی پر پڑا رہا نماز کیوقت وہ مسجد مین آتی اور پریشان و حیران پہرتی اور میری طرف کچہہ التفات نکرتی اس حال سی تنگ آیا مین کہا مینی
ای جوانمرد چالیس روز ہوئی ہین کہ یہان ٹہیرا ہوا ہون اور تم میری طرف کچہہ التفات نہین کرتی اور کلام نہین کرتی مجہکو کچہہ نصیحت کرو اور کچہہ حکمت سکہاؤ تا یاد
کرون مین کہا اوسنی عمل کریگا تو یا نہین کہا ہان کرونگا اگر خدا تعالی توفیق دیگا کہا دنیا کو دوست نرکہہ اور فقر کو غنیمت گن اور بلا کو نعمت جان اور منع کو بخشش
نعمتی کو عطا جان اور ساتہہ غیر حق کی انس مت پکڑ اور صحبت نرکہہ اور خواری کو عزت جان اور حیات کو موت گن اور طاعت کو حرمت دیکہہ اور توکل کو
اپنی معاش کر سات ازسینہ محو کن ہمہ نام و نشان غیر خدا الا کسی کہ میدہد از وی نشان تراہ جسکو کوئی کام پیش آوی کہ اوس سے سرانجام اوسکا نہو سکتا ہو اس اسم

کہ مداومت کری مہم اوسکی سرانجام پاوی ح اَلْوَدُوْدُ دوست رکہنی والا فرمان بردارونکا یا محبوب لیاگی دونون نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ دوست رکہی خلق
کی لیی وہ چیز کہ دوست رکہتا ہی اپنے لیی اور احسان کری خلق پر بقدر طاقت اپنی کی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین مومن ہوتا ایک تمہارا یہانتک کہ
دوست رکہی اپنی بہائی کی لیی وہ چیز کہ دوست رکہتا ہی اپنی نفس کیلیی اور دوست رکہنا اللہ تعالی کا بندونکو یہہ ہی کہ رحمت نازل کرتا ہی اونپر اور تعریف کرتا ہی
اونکی اور بہلائی پہنچاتا ہی اونکو اور دوست رکہنا بندونکا اللہ تعالی کو یہہ ہی کہ تعظیم کرتی ہین اوسکی اور ہیبت کہتی ہین اوسکی دلونمین اور آیا ہی حدیث قدسی مین
کہ فرمایا اللہ تعالی نی کہ بڑا دوست دوستونمین طرف میری وہ ہی کہ عبادۃ کری واسطی غیر عطا کی یعنی خالص اوسکی خوشی کی لیی عبادت کری نہ ساتہہ امید عطا کی اگر میان
بیوی مین ناموافقت ہو اور خصومت پڑی اس اسم کو ایک ہزار ایکبار طعام پر پڑہی اور جس جانب سے کہ ناموافقی ہو اوسکو دین تا کہاوی اونکی درمیان مین الفاق
والفت ہو جایگی ح اَلْمَجِیْدُ بزرگ و شریف ذات و افعال مین نصیب بندیکا اس اسم مبارک سے عظیم مین معلوم ہو جسکو آبلہ پایا یا باد فرنگ یا جذام یا برص
ہو ایام بیض مین روزی رکہی اور وقت افطار کی بہت پڑہی اور پانی پر دم کر کر پیوی شفا پاویگا اور جسکو اپنی ہمجنسون مین عزت و حرمت نہو ہر صبح ننانوی
بار پڑہی اور اپنی پر پہونکی عزت و حرمت حاصل ہو گی ح اَلْبَاعِثُ اوٹہانیوالا اور زندہ کرنیوالا مردونکا قبرونسی اور بیدار کرنیوالا دل غافلونکا خواب غفلت سے
نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ زندہ کری نفسون جاہل کو ساتہہ نصیحت کرنی اور تعلیم کرنی کی اور بی رغبت کرنیکی دنیا سی اور رغبت دلانیکی نعمتون آخرت کی میں
بس ابتدا کری ساتہہ نفس اپنی کی پہر اورونکی جو کوئی چاہی کہ دل اوسکا زندہ ہو وقت سونیکی ہاتہہ سینہ پر رکہی اور اس اسم کو ایکسو ایکبار پڑہی حق تعالی دل مردہ
اوسکا زندہ کریگا اور مقام انوار کا کریگا ح اَلشَّہِیْدُ حاضر اور مطلع ظاہر و باطن پر کہا قشیری نی کہ اہل معرفت نہین طلب کرتی ساتہہ اللہ کی کوئی مونس سوای
اوسکی بلکہ راضی ہوتی ہین ساتہہ اوسکی کہ وہ دیکہتا ہی احوال ہمارا اور جانتا ہی امور و افعال ہمارے فرمایا اللہ تعالی نی اولم یکف بربک انہ علی کل شئی شہید یعنی کیا نہین
کفایت کرتا پروردگار تیرا یہہ کہ وہ ہر چیز پر مطلع ہی اور نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ نگاہ رکہی تو اوسکو یہانتک کہ نہ دیکہی تجکو اوس جگہہ کہ منع کیا ہی تجکو اوس سے اور نہ غائب
دیکہی تجکو اوس جگہہ سے کہ حکم کیا ہی تجکو اوسکا اور بازرہی تو بسبب علم اوسکی کی اور دیکہنی اوسکی کی اس سے کہ پیش کری تو حاجتین اپنی طرف غیر اوسکی کی اور باز رہی میل کرنیسی طرف
غیر اوسکی کی و خلق پکڑنا تیرا اس سے یہہ ہی کہ ہووی تو گواہ سچ پر اور رعایت کرنیوالا سچ کا جسکا بیٹا نافرمان ہو یا بیٹی غیر صالح ہر صبح کی وقت ہاتہہ اوسکی پیشانی پر رکہی اور
مونہہ آسمانکی طرف کر کر اکیس بار کہی یا شہید حق تعالی اوسکو صالح کری ح اَلْحَقُّ ثابت ساتہہ شہنشاہی کی در لائق ساتہہ خدائی کی اور نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ جب
پہنچانا تو کہ وہ حق ہی ہولی تو اوسکی مقابلہ مین یاد خلق کی اور خلق پکڑنا تیرا ساتہہ اوسکی یہہ ہی کہ لازم کر تو حق کو تمام اقوال و افعال و احوال اپنی مین جسکا اسباب
کچہہ جاتا رہا ہو ایک کاغذ کی چارون کونو پر یہہ اسم لکہی اور کاغذ کی بیچ مین نام اوس اسباب کا ہی لکہی اور آدہی رات کو ہتیلی پر رکہی اور نظر آسمانکی طرف کر کر شفیع
لائی پایا جاویا اوسمین سے کچہہ پاوی اور اگر قیدی آدہی راتکو سر ننگا کر کر ایک سو آٹہہ بار پڑہی خلاصی پاوی ح اَلْوَکِیْلُ کارساز فرمایا اللہ تعالی نی وکفی باللہ
وکیلا یعنی کفایت کرتا ہی اللہ تعالی کارساز ہونی مین وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم مومنین یعنی اللہ ہی پر کام سونپو اگر ہو تم مومن ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ یعنی اور جو کوئی
بہروسا کرتا ہی اللہ پر بس وہ کفایت کرتا ہی اوسکو وتوکل علی الحی الذی لا یموت یعنی اور بہروسا کر ایسی زندہ پر کہ نہین مرتا وتوکل علی العزیز الرحیم یعنی اور بہروسا کر غالب
مہربان پر نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ ضعیفون اور عاجزون کی کام مین کوشش کری اور حاجت روائی انکی مین ایسی سعی کری کہ گویا وکیل انکا ہی اگر بجلی کر سے
یا ہوا سے یا پانی سی یا آگ سی خوف ہو اس اسم کو ورد اپنا کری امان پاویگا اور اگر خوف کی جگہہ مین بہت پڑہی نڈر رہو ح اَلْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ قوت والا استوار سب امور مین
نصیب بندیکا یہہ ہی کہ خواہش نفسانی پر غالب قوی ہووی اور دین مین سخت و چست ہووی اور جاری کرنی احکام شرعین سستی کو راہ ندی جسکا دشمن قوی ہو کہ
اوسکی دفع سی عاجز ہو تہوڑا سا آٹا گوندہی اور اوسکی ایک ہزار ایکی گولیان بناوی اور ایک ایک گولی وٹہاوی اور کہی یا قوی اور بہ نیت دفع دشمن کے مرغ کی آگے
ڈالی حق تعالی اوسکی دشمن کو مقہور و مغلوب کری ح اور اگر جمعہ کی دوسری ساعت مین بہت پڑہی نسیان جاتا رہی ع اَلْمَتِیْنُ جسنی بچہ کا دودہ چہٹایا ہو اور

وه صبر نهین کرسکتا هی یا دوده پلانیوالی کی دوده مین نقصان هو چاهی که لکهکر اوس بچه کو پلاوی اور دوده والیکو بهی پلاوی تا صبر کری بچه اور دوده والیکا دوده
زیاده هو اور اگر کوئی اشغال و اعمال ملکی مین سے کچهه چاهی روز اتوار کی اول ساعت مین اوس نیت سی تین سو ساٹهه بار پڑهی وه منصب پاوی ع الْوَلِيُّ اور مددگار اور
دوست کهنی والا مومنونکا نصیب بندیکا یهه هے که دوستی کری مسلمانونسی اور کوشش کری تائید دین مین اور سعی کری حاجت روائی خلق کی مین اور کها قشیری نے
که علامتون دوستی الله تعالی کی سی یهه هی که همیشه توفیق دی الله تعالی بندیکو خیر کی یهانتک که اگر اراده کری برائی کا بچاوی اوسکو الله تعالی مرتکب هونی وسکی اوسی اگر
ناگهان اوسمین پڑهی جاوی تو ساتهه توبه اور انابت کی جلدیسی پهیر لاوی اور اوسمین جو وارد هوا هے معنی مین اوسکی اذا احب الله عبداً لم یضره ذنب یعنی جب دوست رکهتا هی الله تعالی
کسی بندیکو تو نهین ضرر کرتا اوسکو کوئی گناه اور اگر میل کری طرف قصور کرنی کی طاعت اوسکی مین تو توفیق کرنی هی کی دی اور یهه علامت سعادت کی هی اور عکس
اوسکا علامت شقاوت کی اور علامتون دوستی اوسکیسی هی هے که اوسکی محبت اولیاکی دلونمین ڈالتا هی جو کوئی اس اسم کو بهت پڑهی خلق کی دلکی بات سے آگاه هو اور جسکی
لونڈی یا بیوی هو که اوسکی سیرت سے خوش نهو جسوقت که اوسکی آگی جانا چاهی اس اسم کو بهت پڑهی حق تعالی اوسکو صلاحیت پر لاوی ح الْحَمِیدُ تعریف کرنیوالا اوات
وصفات اپنی کا یا تعریف کیا گیا نصیب بندیکا یهه هے که همیشه تعریف کرنیوالا حق کا هو اور آراسته هو ساتهه صفتون کمال کی یا تعریف کیا گیا هو نزدیک خدا اور بندونکی
جو کوئی اس اسم کو بهت پڑهی پسندیده افعال هو اور جسپر فحش و بدزبانی غالب آوی اور اپنی نفس اوس سے نهین نگاه رکهه سکتا هی اس اسم کو پیاله پر لکهی اور بعضونے
کها نوی بار پیاله پر پڑهی اور همیشه اوس پیالی مین پانی پیا کری فحش گوئی سی امان پاوی ح الْمُحْصِی گهیرنیوالا هی علم اوسکا هر چیز کو اور ظاهر هی نزدیک اوسکی
گننی سب مخلوقات کے اور نصیب تیرا اس سے یهه هی که نهو تجهی غفلت حرکت و سکون مین کسی لحظه و لمحه اور نه نکلی کوئی سانس مگر بیچ طاعت خدا کی آیلیی که آیا هی حدیث
شریف مین که نهین حسرت کرینگی اهل جنت مگر اوس ساعت پر که گذری هوگی بغیر یاد خدا کی اور کوشش کر اسمین که اعمال و احوال باطن تیری پر اطلاع پاوی اور خلق پکڑنا
ساتهه اسکی یهه هے که تکلف کری تو بیچ شمار کرنی نعمتونکی که پهنچائی هین الله تعالی نی تجکو تا که جانی تو عاجز هونا اپنا شکر اونکی سی اور گناه اپنی شمار کر کر عذر کر اور یاد کر اون
دنونکو که خالی رهی طاعت اوسکی سی اور پهر افسوس کر اور نیز جو کوئی شب جمعه کو اس اسم کو تین ایک هزار ایکبار پڑهی عذاب گور سی اور عذاب قیامت سے نڈر هو گا ح الْمُبْدِئُ
الْمُعِیدُ پیدا کرنیوالا پهلی بار اور دوباره پیدا کرنی والا نصیب تیرا اس سے یهه هے که رجوع کر تو طرف اوسکی هر چیز مین اول بار اور دوباره اور سعی کر بیچ پیدا کرنی نیکیونکی
اور اعاده کر یعنی پهر کر ادا اوس عمل کو که اوسمین کچهه رهگیا هو یا قصور رها هو المبدی جسکی بیوی کو حمل هو اور اسقاط حمل سی ڈرتا هو یا حمل دیر تک رهی چاهی که شکم
اوسکا سحر کی وقت نونی بار اوسکو پڑهی اور اونگلی شهادت کے گرد پیٹ کی پهیراوی حمل ساقط نهو اور خلاصی پاوی اور اوسکو کچهه ضرر نه پهنچی اور جو کوئی پهر مداومت کری
جو کچهه اوسکی زبان پر جاری هو بصدق و ثواب هو ع الْمُعِیدُ جسکا کوئی غائب هو اور چاهی که وه آجاوی یا اوسکی خبر پاوی جسوقت که اوسکی گهر کی لوگ سوتی هون اس اسم کو گهر کی
چارون کونون مین ستر ستر بار پڑهی اور بعد اوسکی کهی یا معید پهیر مجهپر فلانیکو سات روز نگذرینگی که غائب آجاویگا یا اوسکی خبر آویگی ح اور اگر کچهه جاتا رهی اس اسم کو
بهت پڑهی پاجاوی ع الْمُحْیِی الْمُمِیتُ زنده کرنیوالا اور مارنیوالا یعنی زنده کرتا هی دلونکو ساتهه نور ایمان کی اور پیدا کرتا هی حیات جسم مین اور مارتا هی بدنونکو اور دلونکو
ساتهه خواب غفلت و نادانی کی نصیب بندیکا اس سے یهه هے که زنده کری خلق کو ساتهه نفع پهنچانیکی علم سی اور دل کو ساتهه معرفت الهی کی اور مارے خواهشون نفسانی اور
خطرون شیطانی کو اور نه فکر کری واسطی حیات کے اور نه موت کی بلکه هو تابعدار اوسکی قضا و قدر کا اور کهتا هی یهه دعا که آئی هی حضرت صلی الله علیه وسلم سے اللّٰهم
احینی ما کانت الحیوة خیرا لی و توفنی اذا کانت الوفاة خیرا لی واجعل الحیوة زیادة لی فی کل خیر واجعل الموت راحة لی من کل شر جو کوئی درد اور رنج اور ضائع هونی کسی عضو کی سی خائف
هو اسم المحیی کو سات بار پڑهی حق تعالی اوسی نڈر کری ح واسطی دفع درد هفت اندام کی ساتهه رونق هر روز پڑه کر دم کری اور اگر مداومت کری پهر دل اوسکا زنده
هو اور اوسکی بدنمین تقویت پیدا هو ع الممیت جو کوئی نفس پر قادر نهو که متابعت مین غلبه کری وقت سونیکی هاتهه سینه پر رکهی اور اسم الممیت کو پڑهی یهانتک که سو جاوی حق تعالی اوسکی
نفس کو فرمان بردار کری ح الْحَیُّ زنده سب سے پهلی اور سب سے بعد بهی نصیب بندیکا یهه هے که زنده هووی ساتهه یاد پروردگار تعالی کی و نخرچ کری جان اپنی اوسکی راه مین تا حیات

ابدی پاوے اگر کوئی شخص بیمار ہو اس اسم کو بہت پڑہے صحت پاوے یا اوسکی پرہی بیمار پر تو بہی صحت پاوی ہے اور اگر بیمار پر آنکہہ سامنی کرکر پڑہی صحت پاوے اور اگر ہر روز ستر بار پڑہے
عمر اوسکی دراز ہووے قوت و حافظہ اوسمین زیادہ ہووے الْقَيُّومُ قائم آپ سے اور قائم رکھنی والا اور خبرگیری کرنیوالا المخلوقات کا نصیب بندے کا اس سے یہہ ہی کہ بے پروا ہو ماسوا
اللہ سے اور کہا قشیری نے کہ جسنی پہچانا کہ وہ قیوم ہی راحت پائی رنج تدبیر و اشتغال سی اور جیا ساتہہ راحت تفویض کی نہ بخل کریگا اور نہ حقیقت سمجھیگا دنیا کی چیز
قیمت چیز کی جو کوئی اسکو بہت پڑہی وقت سحر کی دلونمین تصرف اوسکا ظاہر ہو یعنی دوست رکہین گے لوگ اوسکو اور اگر بہت پڑہی مہمات اوسکی بحسب دلخواہ بر آوین
ہے الْوَاجِدُ غنی کہ محتاج کسیکا کسی چیز مین نہین نصیب بندیکا یہہ ہے کہ بہم حاصل کری کمال ضروریکی سی کری تا مستغنی ہو ساتہہ فضل خدا کی ماسوا اللہ سے جو کوئی کہ وقت
کہانا کہانیکی ساتہہ ہر نوالیکی اسکو پڑہی وہ کہانا پیٹ مین نور ہوا اور جو کوئی خلوت مین اوسکو بہت پڑہی تونگر ہو ہے الْمَاجِدُ بزرگ نصیب بندیکا وہی ہی جو اوپر
مذکور ہوا الْوَاحِدُ الْأَحَدُ یکا ذات و صفاتمین نصیب بندیکا یہہ ہے کہ یکا ہووے بندگی مین جیسیکہ وہ یکا ہی خدائی مین اور موصوف ہووی ساتہہ ایسی فضایل کی
کہ ہم جنس سکی ویسی نہون اگر کسیکا دل خلوت سی ہراسان ہوا کہے ہزار و ایکبار اس اسم کو پڑہی خوف اوسکی دل سی جاتا رہی اور مقرب حضرت حق کا ہوا اور اگر طالب فرزند کی کہے
اس اسم کو لکھکر اپنی ساتہہ رکہی فرزند پیدا ہوے الصَّمَدُ بی پروا کہ نہین محتاج کسیکا اور سب سکی محتاج نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ ہر حاجت مین رجوع اوسکیطرف
کری اور بی فکر ہووی رزق سی اور اوسپر توکل کری اور بچی دنیا کی حرام چیزونسی اور بی رغبت ہو زینت کی چیزون اوسکیسی اور نہ رغبت کری اوسکی حلال مین اور
بی پروا ہو خلق سی اور سعی کری حاجت روائی خلق کی مین جو کوئی سحر کو یا آدہی راتکو سجدہ کری اور اوسمین ہزار بار اس اسم کو پڑہی صادق الحال والقول ہوا اور کسی
ظالم کی ہاتہہ مین گرفتار نہووا اور اگر بہت پڑہی ہوگا تہوا اور اگر حالت وضو مین کہے بے پروا ہو ہے الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ قدرت والا قدرۃ ظاہر کرنیوالا نصیب بندیکا یہہ ہے کہ
قادر ہووی اوپر باز رکہنی نفس کے خواہشون اور لذتونسی اگر وقت دہونی اعضاء وضو کی ہر عضو دہوتی مین اسم القادر پڑہے کسی ظالم کی ہاتہہ گرفتار نہووا اور کوئی
دشمن اوسپر فتح نپاوی اور اگر کچہہ کام مشکل درپیش آوی اکتالیس بار پڑہی وہ کام درستی پاوی ہے المقتدر اگر اس اسم پر ملازمت کری غفلت سے ساتہہ ہوشیاری کی بدل ہو
اور جو کہ وقت اوٹہنی کی سوتیسی اسم المقتدر کو بیس بار پڑہی تمام کام اوسکی حق تعالی کی طرف رجوع کرین ہے الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ آگی کرنیوالا دوستونکو ساتہہ نزدیک
کرنیکی درگاہ عزت اپنی سی اور پیچہی ڈالنی والا دشمنونکا لطف اپنی سی نصیب بندیکا ان ناموں پاک سی یہہ ہے کہ نیکیونکیطرف سبقت کرکر اپنی تئین آگی کری یعنی افضل
ہوا اور ونسی اور آگی کری اونکو کہ مقرب درگاہ عزت مین یعنی عزیز رکہی اونکو اور پیچہی ڈالی نفس اور شیطان کو اور مردود دون درگاہ الہی کو اور اہتمام کری امور
اپنی کا پس مقدم کری اوس امر کو کہ بہت ضروری ہی پہر اوسکو کری کہ جسکی کم ضرورت ہوا اور رہی درمیان خوف و رجا کی المقدم جو کہ معرکہ جنگ مین اسکو پڑہی یا اپنی پاس رکہی
کچہہ رنج اوسکو نہ پہنچی اور اگر بہت پڑہی نفس طاعت الہی مین فرمان بردار ہو ہے المؤخر اگر سو بار پڑہی دل اوسکا ساتہہ غیر حق کی آرام نہ پکڑی ہے اور جو کہ ہر روز سو بار پڑہی تمام
کام اوسکی بانجام پہنچین اگر کسی لیسی پڑہی نفس اوسکا مطیع ہووے الْأَوَّلُ الْآخِرُ پہلی سب سے اور پیچہی سب سے نصیب بندیکا یہہ ہے کہ جلدی کری طاعتون مین اور
بجا لانی اوامر مین اور جان خرچ کری اللہ کی لیے تا حیات ابدی پاوی الاول اگر کسیکی فرزند نہو چالیس بار ہر روز چالیس دن تک پڑہے مراد اوسکی برآوے ہے جسکو آرزوی فرزند اور غنا
کی اور یا کوئی اور حاجت ہو چالیس شب جمعہ ہر شب ہزار بار پڑہی تمام حاجتین برآوین ہے الآخر جسکی عمر آخر کو پہنچی اور اعمال نیک کہتا ہو اس اسم کو ورد اپنا
کری حق تعالی عاقبت اوسکی بخیر کری ہے الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ آشکار باعتبار مصنوعات کی کہ دلالت کرتی ہین اوپر کمال صفتون اوسکی کی اور پوشیدہ ہی ہم خیال
سی باعتبار کنہ ذات کے الظاہر جو کوئی بعد نماز اشراق کی اسکو پانسو بار پڑہی حق تعالی آنکہیں اوسکی روشن کری ہے اور اگر خوف ہوا اور مینہہ وغیرہ کا ہو بہت پڑہی
امان پاوے اور اگر گہر کی دیوار پر لکہی دیوار سلامت رہی ہے الباطن جو کوئی ہر روز تینتیس بار یا باطن کہی صاحب اسرار الہی ہی ہو ہے اور اگر مداومت کری اسکی
جو کوئی اسکو دیکہی دوست ہووے الْوَالِي کارساز و مالک نصیب بندیکا مثل نصیب الوکیل کی ہی جو کوئی چاہی کہ گہر اوسکا یا غیر اوسکی کا معمور و آباد ہو اور ہوا اور مینہہ اور تمام آفتونسی
محفوظ رہی اسم الوالی کو اوپر کوزہ آب رسیدہ کی لکہی و پانی اوس کوزہ مین ڈالی اور اوس کوزہ کو گہر کی دیوار و نہار در و دیوار گہر کی سلامت رہین اور بہ نیت کسیکی تسخیر کی

پڑہی چاہیی اگر گیارہ ان بار پڑہی وہ شخص مطیع و منقاد اوسکا ہو جو کوئی چاہی کہ گہر اوسکا یا غیر اوسکا خراب ہو تین سو بار اسم الوالی پڑہی سلامت رہی جا المتعالی بہت بلند

نصیب بندی کا اس سے وہی ہی جو العلی مین کہا جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہی جو دشواری کہ ہو آسان ہو اور بعضون نے کہا جو عورت کہ حالت حیض مین اس اسم کو بہت پڑہی اوسکی

آفتونسی خلاصی پاوی جا البَرُّ نہایت احسان کرنیوالا نصیب بندی کا اس سے یہہ ہی کہ نیکی کری مان باپ سے اور اوستادسی اور بزرگونسی اور قرابتیونسی اور عمر اور فرزند اپنی

جو کوئی آفتون ہو او غیرہ سی در رکہتا ہو اس اسم کو پڑہی امان پاویگا او جسکی کوئی لڑکا ہو اس اسم کو سات بار پڑہی اور اوس لڑکی کو خدا تعالی کی سپرد کری وقت بلوغ

تک امن مین رہیگا اور بعضون نی کہا اگر کوئی شراب خواری اور زنا مین مبتلا ہو ہر روز سات بار پڑہی دل اوسکا اوس سے سرد ہو جا التَّوَّابُ توبہ قبول کرنیوالا اہل

سنت سے توبہ کی ہین پہر اجب نسبت اوسکی بندہ کی طرف کرین تو پہر نا گناہ سی مراد رکہتی ہین اور اگر پروردگار کیطرف نسبت کرین تو پہرنا برحمت و توفیق ارادہ کرتی

ہین اور اللہ تعالی میسر کرتا ہی اسباب توبہ کی اور توفیق دیتا ہی بندہ کو اوسکی او ربیدار کرتا ہی خواب غفلت سے ساتہہ تخویفات او رتحذیرات او آگاہ کرنیکی آگی گناہ کر

عذاب سے پس رجوع کرتا ہی بندہ ساتہہ توبہ او ندامت کے اور رجوع کرتا ہی اللہ تعالی ساتہہ فضل و کرامت کے پس حقیقت مین توبہ حق کی سابق ہی بندہ کی توبہ پر جیسکہ

فرمایا ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا مصرع توبہ کنم لشکنم توبہ دہی شکنم ٭ بندہ کو چاہی کہ ہمیشہ امیدوار رہے اور دروازہ نا امیدی بند کری او رجناب حق سی توبہ طلب کری اور

گناہونسی پشیمان ہو اور گوش عبرت کی کہلی رکہی او رتوبہ مین تاخیر نکری اور امر عَجِّلُوا التَّوْبَةَ قَبْلَ الْمَوْتِ کی فرمان برداری کری حکایت ایک زر عیسی بن

جلدی کرو توبہ مین پہلی مرنی کے

نام ساتہہ ایک جماعت سوارونکی چلا جاتا تہا لوگ بحسب عادت کی پوچہتی تہی کہ یہہ کون ہی یہہ کون ہے ایک بڑہیا راہ مین بیٹہی تہی اوسنی کہا چند آدمی کہتی ہی ہر

یہہ کون ہے یہہ ایک بندہ ہی چشم عنایت حق سی گرا ہوا اور اس حال مین مبتلا عیسی بن عیسی نے یہہ سنا اور اپنی مکانکو پہر آیا اور ترک وزارت کی اور ساتہہ دولت

توبہ کی مشرف ہوا اور مکہ مبارک مین مجاور رہا التواب جو کوئی اس اسم کو بعد نماز چاشت کی تین سو ساٹہہ بار پڑہی حق تعالی اوسکو توبہ نصوح کرامت فرماوی

اور جو کوئی اسکو بہت پڑہی سب کار اوسکی صلاح پذیر ہوون اور نفس طاعت مین آرام پکڑی جا نصیب بندی کا اس سے یہہ ہی کہ امید قوی رکہی قبول ہونی توبہ کی اور

نا امید نہووی او ترنی رحمت اوسکیسی او رپروردگار کی تقصیرواروںسی اور قبول کری عذر عذر کرنیوالونکا اگرچہ کئی بار ہو اور ساتہہ کرم و انعام کی اونپر رجوع کری اور

جو کوئی بعد نماز چاشت کی کہی اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ گناہ اوسکی بخشی جاوین کذا فی جا کتاب الحدیث اَلْمُنْتَقِمُ بلا لینی والا کافرون اور

سرکشون سی ساتہہ عذاب کے نصیب بندی کا یہہ ہی کہ بدلا لی بڑی دشمنونسی کہ نفس و شیطان ہین اور دشمن ترین دشمنونکا نفس اماّرہ ہی اور سزا اوسکی یہہ ہے کہ جب کچہہ گناہ کری

یا عبادت مین قصور کری تو انتقام لی او رعقوبت کری بایزید بسطامی قدس سرہ نی کہا کہ میری نفس نی تکاسل کیا ایک رات او مین سی ہیچ ورد کی پس سزا اوسکی یہہ

اوسکو کہ پانی ندیا ایک برس تک جو کوئی دشمن کی جفا پر صبر نکرسکی تین جمعون تک ملازمت اسکی کری دوست ہو اور جس نیت سی کہ آدہی رات کو پڑہی وہ کام سرانجام

پاوی او رصحیح روایت غیر ابو ہریرہ کی المنعم ہی آیا ہی جو کوئی اسم المنعم پر مداومت کری ہرگز محتاج کسیکا نہووی جا اَلْعَفُوُّ درگذر کرنیوالا گناہون او رتقصیرات

سی نصیب بندی کا اس سے وہی ہی جو الغفور مین کہا اور حضرت شیخ رح نی شرح اسما حسنی مین یون لکہا ہی کہ العفو محو کرنیوالا سیات کا اور درگذر کرنیوالا معاصی

سی قریب معنی غفور کی ہی ولیکن اوس سے ابلغ ہی اسلیی کہ غفران بمعنی ستر و کتمان کی ہی پس غفار بمعنی ڈہانکنی والیکی او رعفو مشعر بمحو و معدوم کردینی کی ہی

اور بندہ ہرچند گنہگار ہو لیکن عفو پروردگار کا امیدوار رہی پس دست رکسی گنہگار کی پیشانی پر نرکہنا چاہیی شاید کہ مولی کریم بخش دی اوسکو بسبب ندامت

حد شرع او رحکم دین کی رباعی رد مکن بد را چہ دانی کہ ہمل ٭ نام او در نامہ نیکان بود ٭ اور دو بر جای نیکان ان گمان ٭ بر تو در روز حشر تاوان بود

اور تخلق اس سے یہہ ہی کہ تقصیرات لوگونکی اور گناہ اونکی کہ اوسکی حق مین کئی ہین عفو کری تا در جا الکاظمین الغیظ و العافین عن الناس پاوی جسکی گناہ بہت

ہون اس اسم کو ورد اپنا کری حق تعالی تمام گناہ اوسکی عفو فرماوی جا الرَّءُوفُ بہت مہربان نصیب بندی کا مثل الرحیم کی ہی منقول ہی کہ ایک شخص کا ہمسایہ

تیر بہا جب مرا تو اوس شخص نے اوسکی نماز جنازی پڑہی پہر کہا یا گیا وہ میت خواب مین پہلا کیا کیا اللہ نی ساتہہ تیری کہا کہ بخشدیا مجہی او رکہا اوسنی کہ کہنا فلانی شخص سے یعنی نماز

پہنچنی والی سی تو اتم تملکون خزائن رحمت ربی اذا لامسکتم خشیۃ الانفاق حاصل یہہ کہ میرا رب بہت مہربان ہے اگر تمہارا اختیار ہوتا تو خدا جانی کیا کرتی یہہ اوسنی
طعن کیا نماز نہ پڑہنی پر آرد ف جو چاہی کہ کسی مظلوم کو ظالم کی ہاتہہ سی چہٹاوی اوسکو دس بار پڑہی وہ ظالم شفاعت اوس شخص کی قبول کریگا اور جو کوئی اسپر
مداومت کری دل دسکا مہربان ہو اور سبکو دوست کہی اور سب لوگ اوسپر مہربان ہون ح مَالِكُ الْمُلْكِ مالک ساری جہان کا نصیب بندیکا اسم الملک
مین گذرا اور کہا شاذلی نی کہ ٹہیر ایک دروازی پر یعنی اللہ کی دروازی پر تا کہولی جاوین تیری لیی بہت سے دروازی اور گردن جہکا ایک بادشاہ کی لیی یعنی اللہ
تعالی کی لیی تا کہ جہکین تیری لیی بہت سی گردنین فرمایا اللہ تعالی نی وان من شیء الا عندنا خزائنہ جو کوئی اس اسم پر بہت مداومت کری تونگر ہو اور حاجات دو جہان
دارین کی درستی پاوین اور یہی خاصیت اسم ذو الجلال والاکرام کی ح ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ صاحب بزرگی اور بخشش کا اور حسنی کہ جلال خدا کا پہچانا تذلل کری اوسکی
درگاہ مین و حسنی اکرام اوسکا دیکہا شکر کری اوسکا پس خدمت بجز غیر اوسکی ادا سکیگی اور سوال بجز غیر اوسکی نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ حاصل کری اپنی نفس کی لیی بزرگی اور سلوک
کری بندگان خدا سی الْمُقْسِطُ عدل کرنیوالا نصیب بندیکا اسم العدل مین گذرا جو کوئی اس اسم کو سو بار پڑہی شر شیطان سے اور وسوسہ سکیسی نڈر ہو اور اگر سات
سو بار پڑہی جو مقصود کر رکہتا ہو حاصل ہو ح الْجَامِعُ جمع کرنیوالا لوگونکا قیامت کو نصیب بندیکا یہہ ہی کہ جمع کری علم و عمل کو اور کمالات نفسانیہ و جسمانیہ کو
اور سعی کری بیچ جمع کرنی فکر اور تسکین دل و جمعیت مع اسکی بیت درجمعیت کوش تا ہمہ ذات شوی ٭ زان سبب کہ پراگندہ شوی مات شوی جسکی اہل و اقارب اور
اتباع متفرق ہو گئی ہون وقت چاشت کی غسل کری اور موہنہ آسمان کیطرف کری اور اس اسم کو دس بار پڑہی اور ایک اونگلی ہر بار مین بند کرتا جاوی پہر ہاتہہ اپنی موہنہ پر پہیری
تہوڑی عرصہ مین سب جمع ہو جاوینگی ح الْغَنِيُّ بی پرواہ ہر چیز سی جو کوئی بلا طمع مین مبتلا ہو اسم الغنی کو اوپر ہر عضو کی اعضا اپنی سی پڑہی اور ہاتہہ پہیری کو
لاوی حق تعالی بلا اوسکی دفع کریگا اور جو کوئی ہر روز ستر بار پڑہی اوسکی مال مین برکت ہو گی اور کبہی محتاج نہوگا ح الْمُغْنِي بی پرواہ کرنیوالا جسکو چاہی نصیب بندیکا
اسی یہہ ہے کہ استغنا کری ماسوی اللہ سے اس اسم کو دس جمعون تک ملازمت کری کہ ہر جمعہ کو ہزار بار پڑہی خلق سی بی پرواہ ہوگا ح الْمَانِعُ باز رکہنی والا ہلاک و نقصان
کا بندونسی دین و دنیا مین نصیب بندیکا یہہ ہے کہ نفس و طبیعت کو خواہشون نفسانی سی باز رکہی جب میان بیوی کی خفگی اور نزاع واقع ہو جسوقت کہ بچہونی
پر جاوی اسکو بیس بار پڑہی حق تعالی اوس غصہ کو دفع کری ح اور حضرت شیخ نی شرح اسماء حسنی مین پہلی اسم المانع کی اسم المعطی بہی نقل کیا ہی اور ترجمہ اور شرح دونو
اسمونکی یون کی ہی کہ جسکو جو کچھ چاہی دی اور جسکو چاہی نہ دی لا مانع لما اعطی ولا معطی لما منع اور بندی نی جب جانا کہ حق تعالی معطی اور مانع ہی اوسکی عطا کا
امیدوار رہنا چاہیی اور اوسکی منع سی خائف اور تخلق یہہ کہ صالحون اور مستحقون کو دیوی اور فاسقون اور ظالمونکو منع کری یا قلب و روح کو انوار حضور و طاعت
کی عطا کری اور نفس و طبیعت کو ہوا اور شہوت سے مانع آوی اور ابو ہریرہ کی روایت مین کہ مشکوۃ مین ہے ذکر معطی کا نہین ہے اور منع کو بموجب اس روایت کی تفسیر
کرتی ہین ساتہہ رد و ہلاک کی یہہ سب حضرت شیخ نی لکہکر پہر خاصیت معطی کی یہہ لکہی ہی کہ جو کوئی المعطی کو ورد اپنا کری یا معطی السائلین بہت پڑہی کسی سوال
کا محتاج نہو الضَّارُّ النَّافِعُ ضرر پہنچانیوالا اور فائدہ پہنچانیوالا جسکو چاہی کہا قشیری نی کہ انمین اشارہ ہی اسکیطرف کہ ضرر و نفع اور ہر چیز اللہ کی قضا
و قدر سی ہی پس جو کوئی تابعدار ہوا اوسکی حکم کا پس وہ جیا راحت مین اور جو نہ تابعدار ہوا پڑا آفت مین فرمایا اللہ تعالی نی من لم یسلم لقضائی و صبر علی بلائی
و شکر علی نعمائی کان عبدی حقا و من لم یستسلم لقضائی ولم یصبر علی بلائی ولم یشکر علی نعمائی فلیطلب ربا سوائی شرح اسماء حسنی مین حضرت شیخ نی بیچ شرح
دونو اسمون النافع الضار کی یون لکہا ہی کہ خالق خیر و شر اور نفع و ضرر کا وہی اللہ تعالی ہی اور پیدا کرنیوالا درد اور رنج اور شفا کا گرمی اور سردی اور
خشکی اور تری مین وہی ہی اور گمان نہ لیجاوین کہ دار و نافع بذات خود ہی اور زہر ہلاک کرنیوالا بنفس خود اور طعام بنفس خود سیر کرتا ہی اور پانی بذات خود سیراب
کرتا ہی یہہ تمام اسباب عادی ہین بایں معنی کہ عادت اسپر جاری ہوئی ہی کہ اللہ سبحانہ نی اونکو اسباب کیا ہی اور بوساطت انکی پیدا کرتا ہی یعنی چیزین انکو رکہ
کر اور اگر چاہی بغیر انکی بہی پیدا کری اور اگر چاہی باوجود انکی نکری اسیطرح تمام اجزاء عالم کی علویات و سفلیات سے اور وسائط اور اسباب مسخر قدرت کاملہ

باری تعالی کی ہین اور یہہ تمام بہ نسبت قدرت ازلیہ کی مانند قلم کی ہیچ ہاتہہ کاتب کے ہین اور بندہ کو چاہی کہ ضرر اور نفع تمام حق تعالی ہی سے جانے اور عالم اسباب کو مغلوب
قدرت اوسکی کا جانی اور حکم اور قضاء الہی کا تابعدار ہو اور تمام امور سپرد اوسکی کری تا زندگانی بسر کری اس حال مین کہ خلق سی راحت مین ہو حکایت
لائی ہین کہ موسی علیہ السلام نی دانتونکی درد سے حضرت حق مین فریاد کی حکم ہوا کہ فلانی گہانس دانت پر رکہہ تا آرام ہو موسی علیہ السلام نی وہ گہانس دانتون پر رکہے
آرام پایا بعد ایک مدت کی پہر ایک دانت مین درد ہوا وہی گہانس دانت پر رکہی درد زیادہ ہوا کہا الہی یہہ وہی گہانس ہی کہ تو نی تعلیم فرمائی تہی خطاب باعتاب
پہنچا کہ اوس دفعہ توجہ ہماری جناب مین کی تہی تو نی شفا دی تہی اور اس مرتبہ توجہ گہانس کیطرف کی تو نی درد زیادہ کیا مینی تا جانی تو کہ شفا دینی والی ہم ہین
نہ گہانس اور تخلق یہہ ہے کہ ساتہہ امر الہی اور حکم شریعت کی ضرر پہنچاوی اور زجر کری دشمنان دین کو اور نفع پہنچاوی اور مدد کری دوستان خدا کے انصار جسکو ایک حال
اور مقام میسر ہو اس اسم کو جمعہ کے شب کو ہزار سو بار پڑہی حق تعالی اوسکو اوس مقام مین ثابت عطا فرمائی اور مرتبہ اہل قرب مین پہنچی ح النافع جو کوئی کشتی مین بیٹہے
ہر روز اسم النافع پر ملازمت کری کوئی آفت اوسکو نہ پہنچی اور اگر ابتدا ہر کار مین اکتالیس بار پڑہی تمام کام حسب دلخواہ اوسکی ہون ح النور روشن کرنیوالا آسمان
کا ساتہہ ستارونکی اور روشن کرنیوالا زمین کا ساتہہ انبیا اور علماء وغیرہم کی اور دل مومنونکا ساتہہ نور معرفت و طاعت کے نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ روشن ہووے ساتہہ
نور ایمان و عرفان کی جو کوئی شب جمعہ مین سات بار سورہ نور اور ایکہزار ایکبار اس اسم کو پڑہی اوسکی دلمین نور پیدا ہو اگر وقت صبح ملازمت کری دل اوسکا
روشن ہو ح الہادی راہ دکہانیوالا نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ بندگان خدا تعالی کو اوسکی راہ بتاوی اور تفصیل اس اجمال کی حضرت شیخ نی شرح اسماء حسنی مین
لکہی ہے کہ ہدایت راہ دکہانی اور منزل مقصود کو پہنچانا راہ نما تمام رہرونکا وہی ہی جو کوئی کہ راہ دنیا کی چلتا ہی راہ نما وہی ہے اور جو کہ راہ عقبی کی چلتا ہی
رہبر وہی ہی **بیت** گر نہ چراغ لطف تو راہ نماید از کرم ؛ تا فلہائی شب ہی ان پی نبرد بمنزلی ؛ اور پروردگار تعالی کی انواع انواع ہدایت کی لیی حصر نہین ہے الذی
اعطا کل شیء خلقہ ثم ہدی جیسی کہ لڑکیکو بعد پیدا ہونیکی پیٹ سی چہاتی چوسنی کی راہ بتائی اور چوزہ کو بعد نکلنی کے انڈی سی دانہ چننی کی راہ بتائی اور شہد کی مکہی کو
گہر بنانیکی اور فضل اور بزرگ ترین ہدایہ کی راہ دکہانی ہی اوس طریق کی کہ موصل بجناب فیض مآب و رویت ذات پاک اوسکی کی ہی اور خواص کے باطن مین پیدا
کرنا نورون توفیق اور اسرار تحقیق کا کہ سبب ہدایت طاعت و معرفت کی ہین اور بہرہ مندترین بندونکے متعلق ساتہہ اس اسم کی انبیا اور اولیا اور علما ہین کہ راہ
دکہانیوالی خلایق کی ہین طرف صراط مستقیم کی خصوصا سید انبیا اور ختم رسل صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ و صحابہ و اتباعہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب
علیہم ولا الضالین ذوالنون مصری قدس سرہ نی کہا کہ تین چیز عارفون کی اخلاق سی ہین تنگدل اور محزون کو کشادگی اور فرحت کے طرف لانا اور حق
تعالی کی نعمتین غافلونکو یاد دلانی اور زبان توحید سی مسلمانونکو راہ حق دکہانی یعنی موہنہ اونکی دلونکی دنیا سی طرف دین کی اور معاش سے معاد کیطرف لانی
الہادی جو کوئی ہاتہہ اوٹہاوی اور موہنہ آسمانکیطرف کری اور اس اسم کو بہت پڑہے اور ہاتہہ اپنے موہنہ و آنکہونکی پہیرے مرتبہ اہل معرفت کا پاوے ح البدیع پیدا کرنیوالا
عالم کا بدون مثال کی کہا بعضون نے کہ جسنی امیر کیا سنت کو اپنی نفس پر قول و فعل مین بولتا ہی حکمت کی باتین اور جسنی امیر کیا خواہش کو اپنی نفس پر قول و فعل
مین بولتا ہی بدعت کی باتین اور کہا قشیری نی کہ اصول ہمارے مذہب کے چہہ ہین پیروی کرنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاق و افعال مین اور کہانی مین کہ حلال ہو
و سچ بولنا اور خالص کرنا نیت کا تمام اعمال مین اور یہہ بہی کہاہی کہ جسنی مداہنت یعنی نرمی کی مبتدع سی لی لیتا ہی اللہ حلاوت سنتونکی اعمال اوسکیسی اور جو
کوئی ہنستا ہی بدعتی کو دیکہکر نکال لیتا ہی اللہ تعالی نور ایمانکا دل اوسکیسی البدیع جسکو کوئی غم یا مہم پیش آوے ستر ہزار بار اور ایک روایت مین ہزار بار یا بدیع
السموات والارض پڑہے وہ مہم سرانجام پاوے اور اگر با وضو موہنہ قبلہ کیطرف کر کر اتنا پڑہے کہ سو جاوے جو کچہہ چاہی خواب مین دیکہے ح الباقی ہمیشہ رہنی والا جو کوئی شب جمعہ
کو سو بار پڑہے تمام عمل اوسکی قبول ہون اور کسی سے رنج اوسکو نہ پہنچی ح الوارث باقی بعد فناء موجودات کی اور مالک تمام مخلوقات کا نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ اون اعمال
مین کہ جملہ باقیات صالحات سی ہین کوشش کری مثل تعلیم علم اور صدقہ جاریہ وغیرہ کے مراد وارث سے باقی بعد فناء موجودات کی ہی کہ تمام املاک بعد فنا

مالکونکی رجوع اوسکیطرف کرینگی اور یہہ بنظر ظاہر ہی والا وہ ہی مالک علی الاطلاق ازل سی ابد تک بی تبدل ملک کے اور تمام ملک و ملکوت اوسکی لیی ہی بی شریک کے
اور صاحبان بصائر ہمیشہ ندا لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار کی گوش ہوش سی سنتی ہین بندیکو چاہیی کہ بیچ فکر مال و میراث کی نہو اور جانی کہ سب کچہہ چھوڑ
جانا ہی موتوا قبل ان تموتوا شعار عارفونکا ہی مصرعہ دل برین منزل فانی چہ نہی رخت بہ بند ۞ اور تخلق یہہ ہے کہ تحصیل علوم اور معارف دین کری تا وارث
انبیا کا ہو خاصیت جو کوئی وقت نکلنی آفتاب کے اس اسم کو سو بار پڑہی کچہہ رنج اوسکو نہ پہنچی ۞ اور جو کوئی اسکو بہت پڑہی تمام کام اوسکی بن آوین ع الرشید
رہنما عالم کا کہا بعضون نی کہ راہ دکہانا اللہ کا بندی اپنی کو یہہ ہے کہ راہ دکہاوی نفس اوسکیکو طرف طاعت اپنی کی اور قلب اوسکیکو طرف معرفت اپنی کی
اور روح اوسکیکو طرف محبت اپنی کی اور علامت اوس شخص کی کہ راہ دکہاتا ہی اوسکو حق واسطی سنوارنی نفس اوسکیکی یہہ ہے کہ الہام کرتا ہی اللہ توکل و تفویض
تمام امور مین منقول ہی کہ بہوک لگی ایک روز ابراہیم بن ادہم کو پس حکم کیا ایک شخص کو تہہ گرو کرنی ایک چیز کی کہ اون پاس تہی کہانیکی لیی پس نکلا وہ ناگہان ایک
شخص ملا کہ اوسکی ساتہہ ایک خچر تہا کہ اوسپر چالیس ہزار دینار تہی پس پوچہا اوسنی اس شخص سے ابراہیم کو اور کہا کہ یہہ میراث اوسکی ہی کہ اوسکی باپ کے مال مین سے پہنچی
ہی اور مین غلام اوسکا ہون پہر لی آیا وہ شخص اوسکو ابراہیم کی پاس پس کہا ابراہیم نی کہ اگر ہی تو سچا تو آزاد ہی اللہ کی خوشی کی لیی اور جو کچہہ کہ ساتہہ تیری ہی
بخشا مینی تجکو پس چلا جا میری پاس سے پس جب نکلا وہ کہا ابراہیم نی ای رب میری کلام کیا مین نی تجہسی بیچ مقدمہ روٹی کی اور تونی دی دنیا مجکو بکثرت
پس قسم تیری حق کی اگر مار ڈالیگا تو مجہی بہوک سی نہین مانگنی کا مین تجہسی کچہہ جو کوئی تدبیر اپنی کار کی نجانی اس اسم کو درمیان نماز شام اور سونیکی ہزار بار پڑہی
جو کچہہ کہ صواب ہو اوسپر ظاہر ہو اور اگر مداومت کری اسکی مہمات اوسکی بی سعی اوسکیکی سرانجام پاوین ع الصبور بردبار کہ شتابی نہین کرتا بیچ عذاب کی گنہگارونکے
اور غضب بندیکا اس سے ظاہر ہی صبر لغۃ مین شکیبائی کرنی صبور وہ کہ بیچ پکڑنی گنہگارونکی شتابی نکری اور بیچ عقوبت اونکی جلدی نکری اور صبور نزدیک
معنے حلیم کی ہی اور فرق یہہ ہے کہ صبور مشعر ہی اسپر کہ اگر چہ اب صبر کیا ولیکن آخرت مین پکڑیگا اور حلیم مطلق ہی اور بعضون نی کہا کہ صبور معنی صبر دینی والیکی ہی بندیکو
مصیبت اور بلا مین اور صبر دینی والا اوپر تحمل بار امانت کی اور صبر دینی والا اوپر مخالفت ہوا و شہوت کی اور صبر دینے والا اوپر مشقت کی ساتہہ ادای عبادت کے
وہی سبحانہ تعالی ہی اور بندیکو چاہیی کہ بیچ تمام بلاؤن اور رنجونکی صبر اوس سے چاہی اور نافرمانی سی دور رہی اور تخلق یہہ کہ کسی کام مین بکی اور شتابی نکری اور آرام و تمکین
اختیار کری اور بیچ فراق مین پناہ اللہ تعالی سی ڈہونڈی ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین یا ایہا الذین آمنوا اصبروا وصابروا
ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون ایک شیخ نی مشائخ مین سے کہا کہ جام صبر پیے اگر مارا جاوے تو شہید ہوگا اور اگر زندہ رہیگا سعید ہوگا خاصیت جسکو رنج یا مشقت یا درد یا مصیبت
پیش آوے تینتیس بار اسکو پڑہی طمانیت باطن پاوے اور اگر آدہی رات اور یا دوپہر کو مداومت کری واسطی زبان بندی اور خوشنودی دشمنونکی اور رضا سلطانکی بعد غضب
کی اور قبولیت دونکی خاصیت تمام رکہتا ہی ح ۶ رواہ الترمذی والبیہقی فی الدعوات الکبیر وقال الترمذی ہذا حدیث غریب نقل کی یہہ ترمذی نی اور
بیہقی نی دعوات کبیر مین اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے اور کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہتی ہین کہ کتاب اللہ مین اور حدیث رسول اللہ مین سوای ان اسما کی
اور اسما ہی باقی ہین یعنی کتاب اللہ مین یہہ ہین الرب الاکرم الاعلی الحافظ الخلاق الساتر الستار الشاکر العادل العالم العلام الغالب الناظر الفالق القدیر القریب
القاہر الکفیل الکافی المنیر المحیط الملک المولی النصیر احکم الحاکمین ارحم الراحمین احسن الخالقین ذو الفضل ذو الطول ذو القوة ذو المعارج ذو العرش رفیع الدرجات غافر
الذنوب قابل التوب فعال لما یرید مخرج الحی من المیت اور حدیث شریف مین یہہ آئی ہین الحنان المنان المغیث اور سوای انکی اور کتابون مین توریت وغیرہ سی
اور بہی نقل کئی ہین للہ الحمد تمام ہوئی شرح اسماء حسنی کی شرح ملا علی قاری اور شرح مولوی فخر الدین اور ترجمہ حضرت شیخ رحمہم اللہ کسی ۞ عن بریدة ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یقول اللہم انی اسألک بانک انت اللہ لا الہ الا انت الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد و
لم یکن لہ کفوا احد فقال دعا اللہ باسمہ الاعظم الذی اذا سئل بہ اعطی واذا دعی بہ اجاب رواہ الترمذی وابو داود

اور

اور روایت ہی بریدہ سے کہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی یعنی مطلب مقصود اپنا بوسیلہ اسکی کہ تو ہی اللہ نہین کوئی معبود مگر تو ایک بے نیاز ایسا کہ نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہین اوسکا ہمسر کوئی پس فرمایا حضرت نے کہ دعا مانگی اسنے اللہ تعالی سے ساتہہ اسم اعظم کی ایسا اسم اعظم کہ جب مانگا جاتا ہی اللہ تعالی ساتہہ اوسکی دیتا ہی اور جسوقت کہ دعا کی جاتی ہی ساتہہ اوسکی قبول کرتا ہی یعنی اکثر مقبول ہوتی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** ظاہر یہہ ہے کہ اسم اعظم اسماء الہی مین پوشیدہ ہی مثل لیلۃ القدر کی لیکن جمہور علما کہتے ہین کہ اسم اعظم لفظ اللہ کا ہی لیکن قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ بشرطیکہ اسطرح اللہ کہی تو اور نہ ہو تیری دل مین سوا اوسکی کچہہ تا ثیر جبہی ہوگی کہ جب ایسا حال ہوگا اور اور اقوال بہت وارد ہوئی ہین چنانچہ کچہہ باب کے اخیر مین مذکور ہونگی اور علما نے فرق سوال ور دعا مین یہہ نقل کیا ہی کہ سوال کی معنی ہین طلب کرنا جیسیکہ کہین اللہم اعطنی اور اعطار دینا اوسکا اور دعا کی معنی ہین پکارنا جیسیکہ کہین یا اللہ اور اجابت قبول کرنا اوسکا جیسیکہ فرماوی لبیک عبدی یعنی ہان بندے میری ع فخرج **وعن** انس قال کنت جالسا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد ورجل یصلی فقال اللہم انی اسئلک بان لک الحمد لا الہ الا انت الحنان المنان بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم اسئلک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا اللہ باسمہ الاعظم الذی اذا دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطی رواہ الترمذی وابو داود والنسائی وابن ماجۃ

اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہا مین بیٹہا ہوا ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین اور ایک شخص پڑہتا تہا نماز پس کہا اوسنے یا الہی مانگتا ہون مین تجہسی مطلب اپنا بوسیلہ اسکی کہ تیری لیے ہی سب تعریف نہین کوئی معبود مگر تو مہربان بہت دینے والا پیدا کرنیوالا آسمانون اور زمین کا ای صاحب بزرگی اور بخشش کی ای زندہ ای خبرگیری کرنیوالی سوال کرتا ہون مین تجہسی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا مانگی اللہ سے ساتہہ نام اوسکی کے بڑا ہی ایسا نام کہ جب مانگا جاوے ساتہہ اوسکی قبول کری اور جب سوال کیا جاوے ساتہہ اوسکی دیوی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے **وعن** اسماء بنت یزید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسم اللہ الاعظم فی ہاتین الآیتین والہکم الہ واحد لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم وفاتحۃ آل عمران الم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہے اسماء بنت یزید کیسی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسم اللہ کا اعظم بیچ ان دو آیتون کی ہی اور معبود تمہارا معبود ایک ہی نہین کوئی معبود مگر وہ بخشنے والا مہربان اور بیچ ابتدا سورہ آل عمران کی اللہ نہین کوئی معبود مگر وہ زندہ ہی خبرگیری کرنیوالا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وعن** سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوۃ ذی النون اذ دعا ربہ وہو فی بطن الحوت لا الہ الا انت سبحنک انی کنت من الظلمین لم یدع بہا رجل مسلم فی شیء الا استجاب لہ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا صاحب مچہلی کی یعنی حضرت یونس کی جسوقت کہ دعا مانگی اپنی رب سے اوسحالت مین کہ تہے بیچ پیٹ مچہلی کی کہ دعا یہہ ہے نہین کوئی معبود مگر تو پاک ہی تو تحقیق مین تہا ظالمون سی نہین دعا مانگتا ساتہہ اوسکی کوئی شخص مسلمان بیچ کسی چیز یعنی حاجت کی مگر کہ قبول کرتا ہی اللہ واسطی اوسکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے **ف** مختصر قصہ حضرت یونس علیہ السلام کا یہہ ہی کہ اللہ تعالی نے بہیجا اونکو طرف رہنی والون شہر نینوی کی پس بلایا اونکو طرف ایمان کی وہ ایمان نہ لائی پہر وحی بہیجی اللہ تعالی نے کہ انکو آگاہ کردی کہ عذاب تمپر آویگا بعد تین دن کی وہ یہہ بات کہکر نکل کہڑی رہی اونمین سے بس ظاہر ہوا ایک ابر سیاہ اور قریب ہوا یہانتک کہ ٹہیرا اونکی شہر پر اور نکلا اوسمین سے ایک دہوان پس جب یقین کیا اونہون نے کہ قریب ہے اترنا عذاب کا نکلی ساتہہ بیبیون اور اولاد اور جانورون اپنی کی طرف جنگل کی اور جدا کیا آدمیون نے اور جانورون کی بچونکو ماؤنسی اور بلند کی آواز ساتہہ زاری اور رونیکی اور ایمان لائی اور توبہ کی کفر اور گناہ ہونسی اور کہا یا حی حین لا حی لا الہ الا انت پس رحم کیا اللہ تعالی نے اونسی عذاب پہر قریب اونکے شہر کی آئی حضرت یونس علیہ السلام تا کہ معلوم کرین حال اونکا پس دیکہا اسکو

اور شہر اونکا آباد ہی جیسا کہ تہا اور لوگ وسکی زندہ ہین پس حیا کی ونہون نی اور کہا کہ مینی کہا تہا اونکو کہ عذاب نازل ہوگا تیسر بعد تین دن کی اور نہ نازل ہوا پس چلے
گئی اور نہ جانا کہ عذاب اوترا تہا اونپر پہر دفع ہوگیا پس یہانتک آئی ایک کشتی پر اور بیٹہی اوسمین پس جب بیٹہی ٹہیر گئی کشتی پس مبالغہ کیا گیا اوسکی چلانی کی نہ
جاری ہوئی پس کہا ملاحون نی کہ یہان کوئی غلام بہاگا ہوا ہی پہر قرعہ ڈالا اونہون نی درمیان کشتی والون کی پس نکلا قرعہ یونس کی نام پر کہا اونہون نی
کہ مین ہون غلام بہاگا ہوا پہر ڈالدیا اپنی کو دریا مین پس نگل گئی مچہلی اسکی حکم سی اور حکم کیا مچہلی کو اللہ تعالی نی یہہ کہ محفوظ رکہی اونکو پس ٹہیری اوسکی پیٹ
مین اور سیر کروائی اونکو دریائی نیل اور دریائی فارس کی اور دجلی کی پہر کہا لا اله الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین یعنی مین ظالمون مین سی ہون
بسبب نکلنی کی قوم مین سے پہلی اسکی کہ اذن دی تو مجکو نکلنی کا پس قبول کی اللہ تعالی نی دعا اونکی اور حکم کیا مچہلی کو اونکی ڈالنی کا طرف زمین نصیبین کی کہ وہ
ایک شہر ہی شام کی شہرونمین سے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَسْجِدَ عِشَاءً فَإِذَا رَجُلٌ يَقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ اَتَقُولُ هٰذَا مُرَاءٍ قَالَ بَلْ مُؤْمِنٌ مُنِيبٌ قَالَ وَاَبُو مُوسَى
الْاَشْعَرِيُّ يَقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَسَمَّعُ لِقِرَاءَتِهِ ثُمَّ جَلَسَ اَبُو مُوسَى يَدْعُو فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُشْهِدُكَ
اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَاَلَ اللّٰهَ
بِاسْمِهِ الَّذِي اِذَا سُئِلَ بِهِ اَعْطٰى وَاِذَا دُعِيَ بِهِ اَجَابَ قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ اُخْبِرُهُ بِمَا سَمِعْتُ مِنْكَ قَالَ نَعَمْ فَاَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي اَنْتَ الْيَوْمَ لِي اَخٌ صَدِيقٌ حَدَّثْتَنِي بِحَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صلعم رَوَاهُ رَزِينٌ روایت ہی بریدہ سی کہ کہا داخل ہوا مین ساتہہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین وقت عشا کی پس ناگہان ایک شخص پڑہتا تہا قرآن اور بلند کرتا تہا آواز اپنی پس کہا مینی یا رسول اللہ کیا کہتی ہو تم اسکو ریا کرنیوالا
یعنی منافق کہ پڑہتا ہی پکار کر سنانی اور دکہانی کی لیی فرمایا حضرت نی بلکہ مسلمان رجوع کرنیوالا ہی غفلت سے طرف ذکر کی کہا بریدہ نی اور ابو موسی اشعری پڑہتی
تہی قرآن اور بلند کرتی تہی آواز اپنی یعنی اوپر جو گذرا کہ ایک شخص پڑہتا تہا وہ ابو موسی ہی تہی پہر شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سننا قراءۃ اونکی
کا پہر بیٹہی ابو موسی یعنی شاید کہ وہ تشہد مین بیٹہی یا بعد نماز کی دعا مانگنی لگی پس کہا یا الہی تحقیق مین گواہ کرتا ہون تجکو یعنی اعتقاد کرتا ہون تیری حق مین کہ
تو اللہ ہی نہین کوئی معبود سوا تیری ایک ہی بی نیاز نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہین ہی واسطی اوسکی ہمسر کوئی پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مانگا
اللہ تعالی سی ساتہہ نام اوسکی ایسا نام کہ جب سوال کیا جاتا ہی ساتہہ اوسکی دیتا ہی اور جسوقت کہ دعا مانگی جاتی ہی ساتہہ اوسکی قبول کرتا ہی کہا بریدہ نی کہ کہا
مینی یا رسول اللہ خبر پہنچاؤنمین ابو موسی کو ساتہہ اوس چیز کی کہ سنی مینی آپ سے فرمایا کہ ہان پہر خبر دی مینی اونکو ساتہہ فرمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ابو موسی
نی مجکو کہ تو آجکی دن میرا بہائی ہی سچا بیان کی تو نی مجسی حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ رزین نی **ف** بیچ بیان اسم اعظم کی اور بہت سی
قول وارد ہوئی ہین بعضون نی کہا اسم اعظم بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی اور بعضون نی لفظ ہو کو کہا اور بعضون نی الحی القیوم کو اور بعضون نی مالک الملک کو اور بعضون نی کلمہ توحید کو
اور بعضون نی اللہ الذی لا اله الا ہو رب العرش العظیم کو اور حضرت امام زین العابدین سے منقول ہی کہ اونہون نی سوال کیا رب العزت سی کہ تعلیم کر مجکو اسم اعظم پس
دکہایا اونکو خواب مین کہ اسم اعظم لا اله الا اللہ ہی اور بعضون نی کہا کہ وہ مخفی ہی اسماء حسنی مین اور بعضون نی کہا کہ اللہم ہی بعض سلف سے منقول ہی کہ کہا جسکسی نی
کہا اللہم دعا کی خاص اسی ساتہہ تمام نامون اوسکی کی اور مانند اسکی حسن بصری سی بہی منقول ہی اور بعضون نی کہا الم ہی اور بعضون نی کہا کہ جو اسم اسماء الہی سی کہ یاد
کری بندہ اللہ کو ساتہہ اوسکی بطریق حضور و استغراق کی اسطرح کہ اوسکی باطن مین اوس حالت مین سوائی اوسکی کچہہ نہووی وہ اسم اعظم ہی اور دعا ساتہہ اوسکی
قبول ہوتی ہی یہہ قول حضرت امام جعفر صادق کا ہی اور ابو سلیمان دارانی نی کہا کہ پوچہا مینی بعضی مشائخ سی اسم اعظم کہا اپنی دلکو پہچانتا ہی تو کہا مینی ہان
کہا جسوقت کہ دیکہی تو دل اپنی کو کہ متوجہ ہوا طرف خدا کی اور نرم ہوا مانگ حاجت اپنی کہ یہی اسم اعظم ہی اور ابو الربیع سی کسینی پوچہا کہ تعلیم کر مجکو اسم اعظم کہا کہ لکہہ

الله

اللہ تعالی یعنی فرمان بردار کر اسکی قبول کریگا عرض تیری حاصل یہہ کہ اطاعت کرنی اسکی اسم اعظم ہی کہ اس سے مہربان ہی ہوتا ہی اللہ تعالی اور قبول کرتا ہی
دعا اور کہا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم عارفسی مانند کن کے ہی اللہ تعالی یعنی جیسی اللہ تعالی کن کی کہنی مین جو چاہتا ہی پیدا کر دیتا ہے ویسی ہی بندیکی لیی بسم اللہ
کی برکت سی سرانجام جس کام کا چاہتا ہی ہو جاتا ہی اور کہا بعضی محققین نی کہ یہہ دعا جامع سب اقوال کی ہی یعنی اسمین سب اسم اعظم کہ بزرگون نی نقل کئی ہین
آجاتی ہین اللّٰھم انی اسالک بان لک الحمد لا الہ الا انت یا حنان یا منان یا بدیع السموات والارض یا ذو الجلال والاکرام یا خیر الوارثین یا ارحم الراحمین یا
سمیع الدعا یا اللہ یا اللہ یا عالم یا سمیع یا علیم یا حلیم یا مالک الملک یا ملک یا سلام یا حق یا قدیم یا قائم یا غنی یا محیط یا حکیم یا علی یا قاہر یا رحمن یا رحیم یا سریع
یا کریم یا مغنی یا معطی یا مانع یا محیی یا مقسط یا حی یا قیوم یا احمد یا احمد یا رب یا رب یا رب یا رب یا رب یا وہاب یا غفار یا قریب یا لا الہ الا انت سبحانک انی کنت
من الظالمین انت حسبی ونعم الوکیل ۔ تم

بَابُ ثَوَابِ التَّسْبِیْحِ وَالتَّحْمِیْدِ وَالتَّهْلِیْلِ وَالتَّکْبِیْرِ

باب ہی بیچ بیان ثواب کہنی سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْكَلَامِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَفِیْ رِوَايَةٍ اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَی اللّٰهِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَاْتَ روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین کلام آدمی کی چار ہین سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور ایک روایت مین ہی بہت پیارا کلام طرف اللہ کی چار ہین سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر نہین ضرر کرتا تجکو ساتھ کسیکی انمین سی شروع کری تو ف یعنی بعد اللہ تعالی کی کلام کی بندونکی کلامونمین یہہ چار کلمی افضل ہین یہہ اسلیی کہا کہ چوتہا کلمہ قرآنمین نہین آیا اور جو چیز قرآنمین نہین وہ افضل نہین ہے اوسچیز پر کہ قرآنمین ہی اور ایک حدیث مین آیا ہی افضل الکلام بعد القرآن وہی من القرآن اور احتمال ہی کہ شامل ہو کلام کلام اللہ کو بہی یعنی اللہ تعالی کی کلامونمین ہے ہی یہہ کلمی افضل ہین اسلیی کہ تین تو قرآنمین بعینہ موجود ہین اور چوتہا قرآنمین معنی یعنی اس آیت مین وکبرہ تکبیرا اور یہہ کلمی افضل ہین لیکن جو ذکر حدیث سی ثابت ہوا ہی کسی حالمین یا وقت مین مشغول ہونا ساتہہ اوسکی افضل ہی تسبیح وغیرہ سی اور ساتہہ کسیکی ونمین سی شروع کری یعنی پہلی سبحان اللہ کہی یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ یا اللہ اکبر کچہہ اسکو ضرر نہین کرتا کہا طیبی نی کہ ترتیب مذکور سی پڑہنا غرمت یعنی اولی ہی اور بلا ترتیب رخصت یعنی جائز ہی ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ کہنا میرا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کو بہت محبوب ہے طرف میری اوسچیز سی کہ نکلا ہی اوسپر آفتاب یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِیْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہ کہا سبحان اللہ وبحمدہ کسی دن مین سو بار دور کئی جاتی ہین گناہ اوسکی اگرچہ ہون مانند جہاگ دریا کی یعنی بہت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا طیبی نی کہ برابر ہی سو بار متفرق پڑہی یا اکٹھی اول روز مین پڑہی یا آخر روز مین مگر اولی اکٹھا پڑہنا ہی اول روز مین ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ يُصْبِحُ وَحِیْنَ يُمْسِیْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَاْتِ اَحَدٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہ کہا وقت صبح کی اور وقت شام کی سبحان اللہ وبحمدہ سو سو بار نہ لاویگا کوئی دن قیامت کی کوئی عمل بہتر اوسچیز سی کہ لاویگا یہہ مگر وہ کہ کہا اوسنی مانند اسکی کہ کہا یا زیادہ کہا اسپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ ظاہر عبارت سے یہہ سمجھا جاتا ہی کہ جسنی کہا مانند اوسچیز کی کہ کہا

اوسی وہ فضل لاویگا اوس چیز سی کہ لاویگا وہ اور یون نہین ہے بلکہ جسنی کہا مانند اوس چیز کی کہ اوسنی کہا لاویگا مانند اوس چیز کی کہ وہ لاویگا نہ افضل اوس سے جواب ہے کہ تقدیر
کلام کی اور معنی اوسکی یہہ ہین کہ نہ لاویگا کوئی برابر اوس چیز کی کہ وہ لاویگا اور نہ افضل اوس چیز سی کہ وہ لاویگا مگر وہ شخص کہ کہا مانند اوس چیز کی کہ اوسنی کہا پس وہ برابر اوسکی
لاویگا اور جسنی کہا زیادہ اوس چیز سی کہ کہا اوسنی لاویگا وہ افضل اوس چیز سی کہ لاویگا وہ یا کلمہ او کا معنی واو کی ہی ع ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم متفق
علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو کلمے ہین ہلکی زبان پر بہاری ترازو مین یعنی ثواب اونکا بہاری ہوگا
میزان اعمال مین پیاری طرف بخشنی والی خدا کی وہ دو کلمی یہہ ہین پاک ہی اللہ اور موصوف ہی ساتھہ حمد اپنی کی پاک ہی اللہ بڑا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
وعن سعد بن ابی وقاص قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ایعجز احدکم ان یکسب کل یوم
الف حسنۃ فسألہ سائل من جلسائہ کیف یکسب احدنا الف حسنۃ قال یسبح مائۃ تسبیحۃ فیکتب لہ الف حسنۃ
او یحط عنہ الف خطیئۃ رواہ مسلم وفی کتابہ فی جمیع الروایات عن موسی الجھنی او یحط قال ابوبکر البرقانی ورواہ شعبۃ
وابوعوانۃ ویحیی بن سعید القطان عن موسی فقالوا ویحط بغیر الف ھکذا فی کتاب الحمیدی اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا
تہی ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا کیا عاجز ہی ایک تمہارا اس سے کہ حاصل کری ہر روز ہزار نیکیاں پس پوچہا اوسنی ایک پوچہنی والی نی اونکے
ہمنشینون مین سی کہ کسطرح حاصل کری ایک ہمارا ہزار نیکیاں یعنی ہر روز بسہولت فرمایا پڑہی سو بار سبحان اللہ لکہی جاوینگی اوسکی لیی ہزار نیکیاں یعنی اس
حساب سے کہ ہر نیکی کی دس نیکیاں لکہی جاتی ہین یا دور کی جاوینگی اوس سے ہزار گناہ یعنی صغیرہ یا کبیرہ اگر چاہی اللہ تعالی نقل کی یہہ مسلم نی اور کتاب مسلم
یعنی صحیح مسلم مین تمام روایتون مین موسی جہنی سی لفظ او یحط کا ہی کہا ابوبکر برقانی نی اور روایت کیا اسکو شعبہ نی اور ابو عوانہ نی اور یحیی ابن سعید قطان نے موسی
جہنی سی پس وہ لوگ نی یعنی شعبہ وغیرہ نی لفظ ویحط کا بدون الف کی اور اسیطرح کتاب حمیدی کی ہی یعنی جمع بین الصحیحین مین **ف** او یحط کی معنی یہہ
ہوتی ہین کہ دونو باتون مین سی ایک بات ہوتی ہی یا نیکیاں لکہی جاتی ہین یا گناہ جہڑتی ہین اور ویحط کی معنی یہہ ہین کہ نیکیاں ہی لکہی جاتی ہین اور گناہ ہے
جہڑتی ہین اور موید ہین اسکی روایتین ترمذی اور نسائی اور ابن حبان کی کہ اونمین ہی ویحط واو سی ہی پس ظاہر ان روایتون مین منافات معلوم ہوتی ہی
تطبیق انمین یون دی جاوی کہ کبہی آتی ہی واو معنی او کی پس نہین منافاۃ ہی دونو روایتون اور معنی یون ہونگی کہ جسنی پڑہی یہہ تسبیح لکہی جاتی ہین
ہزار نیکیاں اگر نہون اوسکی ذمہ گناہ یا جہڑتی ہین اوس سے ہزار گناہ اگر ہون گناہ اوسکی ذمہ ع ح **وعن** ابی ذر قال سئل رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ای الکلام افضل قال ما اصطفی اللہ لملئکتہ سبحان اللہ وبحمدہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا پوچہی گئی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسہ کلام بہتر ہی فرمایا وہ کلام کہ چن لیا اللہ نی واسطی فرشتون اپنی کی سبحان اللہ وبحمدہ نقل کی یہہ مسلم نی **ف** چن لیا یعنی ذکر
مین سے فرشتونکی لیی اور حکم کیا اونکو ہمیشہ پڑہنی کا بسبب نہایت فضیلت اسکی اور یہہ مختصر ہی چارون کلمونکا یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ
اکبر کا اسلیی کہ تسبیح مین نفی شرک کی ہی ہے اور یہی ہی معنی تہلیل کی ہین اور لازم آتا ہی اس سے ہونا اللہ کا اکبر یعنی بہت بڑا ع **وعن** جویریۃ ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج من عندھا بکرۃ حین صلی الصبح وھی فی مسجدھا ثم رجع بعد ان اضحی وھی
جالسۃ فقال ما زلت علی الحال التی فارقتک علیھا قالت نعم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد قلت بعدک اربع کلمات ثلث مرات
لو وزنت بما قلت منذ الیوم لوزنتھن سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضی نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ رواہ مسلم
اور روایت ہی جویریہ سے کہ بیوی حضرت کی تہین یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی اونکی پاس سے وقت صبح کی اوسوقت کہ ارادہ کیا نماز صبح کا اور وہ بیوی بیٹہی

تهین

ہوئین تہین اپنی مصلی مین پہر پہرے حضرت وقت چاشت کی اور وہ بیٹہین ہوئین تہین اوسیجا گہہ فرمایا ہمیشہ رہی تو اوسی حالت پر کہ جدا ہوا مین تجہسی اوسحالت پر
وقت صبح کی اب تلک کہ وقت چاشت کا آگیا بیٹہی ہوئی ذکر مین مشغول ہی کہا کہ ہان فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق کہی مینی بعد نکلنی کی تیری پاس سے چار
کلمی تین بار وہ ایسی ہین کہ اگر تولی جاوین ساتہہ وسچیزکی کہ کہی تونی ابتدا اس دنسی تو البتہ غالب آوین اونپر یعنی اذکار پڑہنے تو اونکا یادہ ہو ثواب وہ کلمی وہ چار
کلمی یہہ ہین پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی اور تعریف کرتا ہون اوسکی بقدر گنتی مخلوقات اوسکی اور موافق مرضی ذات اوسکی اور موافق بوجہہ عرش اوسکی
اور موافق مقدار کلمون اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی ف کلمون یعنی کتابون اور صحیفون اوسکی یا اسما یا صفات یا اوامر اوسکی اور دلالت کرتی ہی یہہ حدیث
اسپر کہ اعتبار ذکر مین کیفیت کا ہی نہ کمیت کا یعنی تسبیحات وغیرہ کہ مضمون اونکا خوب ہو اور حضور دل سی پڑہی اگرچہ کم ہون افضل ہین اون تسبیحات سے کہ جو
ایسی نہون اگرچہ بہت ہون اور اسی قیاس پر قراءۃ قرانکی ساتہہ تدبر اور تفکر اور حضور کی اگرچہ ایک آیت ہو افضل ہے بہت قراءۃ سی کہ خالی ہوان
چیزون مذکورہ سی ع وعن اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ
وَكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جو شخص کہ کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا ہی نہین شریک کوئی اوسکا اوسکی لیی ہی بادشاہت اور اوسکی لیی ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی
جو کہی دنمین سو بار ہوگا اوسکی لیی ثواب برابر آزاد کرنی دس بردونکی اور لکہی جاتی ہین اوسکی لیی سو نیکیان اور دور کی جاتی ہین اوس سے سو برائیان اور ہوتی
ہی اوسکی لیی پناہ شیطان سی اوسدن شام تک اور نہین لایا کوئی یعنی دن قیامت کی عمل بہتر اوس چیز سی کہ لایا اوسکو مگر وہ شخص کہ عمل کیا زیادہ اوس سے ف
ظاہر اسی معلوم ہوتا ہی کہ اگر شام کو پڑہی صبح تک اسیطرح پناہ مین رہے پس احتمال ہی کہ موجب اختصار راوی ہی یا حضرت ہی نی بیان کیا ہو سلیے کہ ظاہر ہی
واللہ اعلم اور کہا نووی نی کہ یہہ ثواب سو کا ہی اور جسقدر زیادہ پڑہیگا زیادہ ثواب پاویگا اور یہہ سو خواہ اکہٹی پڑہی یا متفرق ہی ثواب دیگا لیکن
افضل یہہ ہے کہ اکہٹی پڑہی اور اول روز مین پڑہی تا کہ تمام دن پناہ مین رہے شیطان سے وعن اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُوْنَ بِالتَّكْبِيْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوْا عَلٰى
اَنْفُسِكُمْ اِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا وَهُوَ مَعَكُمْ وَالَّذِيْ تَدْعُوْنَهٗ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَتِهٖ قَالَ
اَبُوْ مُوْسٰى وَاَنَا خَلْفَهٗ اَقُوْلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فِيْ نَفْسِيْ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ کہا تہی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر مین پس شروع کیا لوگون نی پکارنا
ساتہہ تکبیر کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای آدمیون نرمی کرو اپنی جانونپر یعنی اتنی چلا کر تکبیر نکہو تحقیق تم نہین پکارتی یعنی ساتہہ تکبیر کی یا نہیں
یاد کرتی بہری کو نہ غائب کو تحقیق تم پکارتی ہو سننی والی دیکہنی والیکو اور وہ ساتہہ تمہاری ہی یعنی مطلع ہی تمہاری حال پر یہانتک کہ نہین کہ ہو تم برابر
ہی کہ پکار کر یاد کرو یا چپکی اور وہ کہ پکارتی ہو اوسکو بہت نزدیک ہے طرف ایک تمہارے کی گردن سواری اوسکیسی کہا ابو موسی نی اور مین تہا پیچہی حضرت کے
یعنے اونٹ پر یا پیادہ کہتا تہا مین لاحول ولا قوۃ الا باللہ اپنی دلمین پس فرمایا حضرت نی ای عبد اللہ بن قیس کہ نام ہی ابو موسی اشعری کا کیا نہ خبردار
کرون مین تجکو اوپر ایک گنج کی گنجون بہشت کی سی پہر کہا مینی مقرر خبردار کیجیی یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے وہ گنج یہہ ہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ نقل کی یہہ
بخاری او مسلم نی ف پکارنا ساتہہ تکبیر کے یعنی بلند جگہہ پر چڑہتی ہوئی جو تکبیر کہی سنت ہی پکار کر کہنی ہی یا مراد اوس سے تکبیر ور ماننداوسکی ہی یعنی ذکر اللہ
پکار کر کرتی تہی اور حسب حدیث مین لاحول کو گنج اسلیی کہا کہ اسکی پڑہنے والیکو بہت ثواب ملتا ہی مانند گنج دنیا کی بلکہ دنیا کی گنج کی کچہہ ہی حقیقت نہین اوسکی آگی اور

مشايخ نے کہا ہے کہ کوئی ذکر مدد کرنیوالا عمل پر اس سے زیادہ نہیں اور معنی اس کلمے کی یہہ ہیں کہ نہیں پھر سکتا گناہ سے مگر ساتھہ بچانی اللہ کی اور نہیں قوۃ اللہ کی عبادت پر
مگر ساتھہ مدد اللہ کی ۱۲ ع ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ
سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ غُرِسَتْ لَہٗ نَخْلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا سبحان
اللہ العظیم وبحمدہ لگایا جاتا ہے اوسکے لیے درخت کھجور کا بہشت میں نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** خاص کیا گیا درخت کھجور کا واسطے کثرت منفعت اوسکی اور اچھے
ہونے پہل اوسکی ۱۲ ع ح **وَعَنِ** الزُّبَیْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَبَاحٍ یُّصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْہِ اِلَّا مُنَادٍ یُّنَادِیْ
سَبِّحُوا الْمَلِکَ الْقُدُّوْسَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے زبیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی صبح کہ صبح کرتے ہیں بندے اوسمیں مگر کہ ایک فرشتہ پکارنیوالا
پکارتا ہے کہ ساتھہ پاکی کی یاد کرو بادشاہ پاک کو نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی کہو سبحان الملک القدوس یا کہو سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح یعنے
یہہ ہیں کہ اعتقاد کرو اسکا کہ وہ پاک ہے سب عیبوں سے ۱۲ ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر ذکر کا لا الہ الا اللہ ہے
اور بہتر دعاؤں کا الحمد للہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** لا الہ الا اللہ افضل اسلیے ہے کہ ایمان بغیر اسکے صحیح نہیں اور کہا بعضے محققین نے کہ یہہ کلمہ افضل
سب ذکروں میں اسلیے ہے کہ اسکو تاثیر عجیب ہے بیچ پاک کرنے باطن کے او صاف بری سے کہ وہ معبود ہیں بیچ باطن ذاکر کے فرمایا اللہ تعالی نے افرایت من اتخذ الہہ ہواہ
پس جب لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو نفی ہوتی ہے سب معبودوں کی اور الا اللہ کہنے سے ثابت ہوتا ہے ایک معبود یعنی اللہ اور رجوع کرتا ہے ذکر ظاہر زبان سے طرف تہ
دل کی پھر قرار پکڑتا ہے اوسمیں اور غالب ہوتا ہے اوسمیں اور غالب ہوتا ہے اعضا اوسکے پر پاتی حلاوت اسکی او سنے کہ چکھا مزا اسکا اور الحمد للہ کو دعا اسلیے
کہا کہ تعریف کریم کی بیچ معنی دعا و سوال کی ہے اور افضل اسلیے کہا کہ حمد خدا کی کہ منعم حقیقی ہے بیچ معنی شکر کی ہے اور شکر موجب زیادتی نعمت کا ہے فرمایا اللہ تعالے
نے ولئن شکرتم لازیدنکم ۱۲ ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ رَاْسُ الشُّکْرِ مَا شَکَرَ اللّٰہَ عَبْدٌ لَّا یَحْمَدُہٗ
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریف کرنی سر ہے شکر کا نہیں شکر کیا اللہ کا یعنی کامل اوس بندے نے کہ نہ تعریف
کی اوسکی **ف** حمد فقط زبانسے ہوتی ہے اور شکر زبان اور دل اور اعضاسے ہوتا ہے پس حمد ایک شاخ شکر کی ہے اور حمد کو سر شکر کا اسلیے کہا کہ وہ فعل زبانکا ہے
اور زبانسے بیان نعمت و تعریف الہی کا خوب ہوتا ہے اور زبان ترجمان تمام اعضا کی ہے پس گویا حمد ہی مجمل شکر ہے اور مفصل شکر کا جز اعظم ہے اسلیے فرمایا کہ نہیں شکر کیا
اللہ کا اوس بندے نے کہ جسنے اوسکو حمد نکی اور اس کلام میں اشارہ ہے اسپر کہ آدمی کو چاہیے کہ باوجود تصفیہ باطن کے محافظت ظاہر کی بہی کرے ۱۲ ع ح **وَعَنِ**
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَنْ یُّدْعٰی اِلَی الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الَّذِیْنَ یَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ فِی السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ
رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول ان شخصوں کے کہ بلائے جاوینگے طرف بہشت کی دن
قیامت کے وہ لوگ ہونگے کہ تعریف کرتے ہیں اسکی وقت خوشی کی اور وقت سختی کی یعنی ہر حال رہتے برضا مولی ہیں نقل کیں یہہ دونو حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان
میں **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا رَبِّ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَذْکُرُکَ بِہٖ وَاَدْعُوْکَ
بِہٖ فَقَالَ یَا مُوْسٰی قُلْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَقَالَ یَا رَبِّ کُلُّ عِبَادِکَ یَقُوْلُ ہٰذَا اِنَّمَا اُرِیْدُ شَیْئًا تَخُصُّنِیْ بِہٖ قَالَ یَا مُوْسٰی لَوْ اَنَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَ
عَامِرَہُنَّ غَیْرِیْ وَالْاَرَضِیْنَ السَّبْعَ وُضِعْنَ فِیْ کِفَّۃٍ وَّلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فِیْ کِفَّۃٍ لَمَالَتْ بِہِنَّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ
اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا موسی نے اے پروردگار میرے سکہلا مجکو ایک چیز کہ یاد کروں میں تجکو ساتھہ اوسکے
اور دعا کروں میں تجہسے ساتھہ اوسکے پس فرمایا اللہ تعالی نے اے موسی کہہ لا الہ الا اللہ پس کہا موسی نے اے پروردگار میرے سارے بندے تیرے یعنی موحدین کہتے ہیں یہہ سوائے

اسکی نہین کہ چاہتا ہون مین ایسی چیز کو کہ خاص کری تو مجکو ساتھہ اوسکی یعنی ذکر و یا دعا خاص فرمایا کہ اور اوسمین شریک میرے نہو وین فرمایا ای موسی اگر ساتون آسمان اور
آباد کرنیوالی اونکی سوا میری یعنی فرشتی اور ساتون زمینین رکھی جاوین ایک پلڑہ مین اور لا الہ الا اللہ یعنی ثواب اسکا رکھا جاوے ایک پلڑہ مین البتہ جھک جاوی
ان چیزونکی پلڑی سی پلڑا لا الہ الا اللہ کا نقل کی بغوی نی یہہ شرح السنہ مین **ف** اگر کوئی کہی کہ حضرت موسی علیہ السلام نی ذکر و دعا ایسی طلب کی تہی کہ سب سے
اوس چیز فائق ہون پس مطابقت جواب کی ساتہہ سوال کی کیا ہوئی کہ فرمایا کہہ لا الہ الا اللہ جواب یہہ کہ گویا اللہ تعالی نی فرمایا کہ طلب کی تونی محال چیز اسواسطی کہ
نہین کوئی دعا و ذکر فضل اس سے سو وہ سب پڑہتے ہین اور حضرت موسی علیہ السلام نی ذکر و دعا خاص طلب کی بحسب عادت بشر کی کہ آدمی بہت خوش نہین ہوتا مگر
جبکہ خاص کیا جاتا ہی ساتھہ ایک چیز کی کہ وہ اور کی پاس نہو مثلا اگر اوسکی پاس جواہر ایسا ہو کہ اور کی پاس نہو تو بہت خوش ہوتا ہی اسیطرح اسما اور دعا اور
علوم نادرا اور کاریگر یونکا حال ہی کہ انمین سے کسی پاس ایسی چیز ہوتی ہی کہ اور پاس نہین ہوتی تو نہایت خوش ہوتا ہی باوجودیکہ عادت اللہ بسبب حکمت عام
کی جاری اسپر ہوتی ہی کہ عزیز تر چیز بہت پائی جاتی ہی مانند زندگی اور نمک اور پانی کی کہ یہہ چیزین کیسی عزیز ہین اور ہین بہت خلاف اوسکی موتی اور یاقوت و زعفران وغیرہ کی کہ
یہہ اونکی برابر عزیز نہین اور ہین کم اور مصحف شریف عزیز سب کتابونسی افضل ہی اور پایا جاتا ہی بہت اور سستا اور علم کیمیا وغیرہ کی کیا حقیقت ہے اسکی آگی و دیا یا کم
جاتا ہی اور جاہل اوس سے ایسی خوش ہوتی ہین کہ علم قرآن و حدیث سی ایسی خوش نہین ہوتی اور کلمہ طیب اور کلمہ شہادت کہ وہ اشرف سب کلمات مین ونظیر
تر سب عبادتون مین اور افضل سب ذکرون مین اور کامل تر سب حسنات مین ہین حالانکہ اکثر ہین وجود مین اور آسان تر ہین حصول مین اور عوام نی ترک کر دیا ہی اونکو
اور مواظبت کرتی ہین اسماء غریبہ و دعاؤن عجیبہ کی کہ اکثر اونمین ایسی ہین کہ جنکی کچہہ اصل ہی نہین کتاب و سنت مین حاصل سب مثالونکی بیان سی یہہ ہے کہ اکثر چیزین
حقیقت مین بہت خوب ہین لیکن بسبب کثرت کی لوگ اونکی قدر نہین جانتی اور بعضی چیزین اوس درجہ کی عزیز نہین ہین اور لوگ اونکو عزیز رکہتی ہین بسبب
قلت کی اور اللہ تعالی نی یہہ سوال حضرت موسی علیہ السلام کو الہام کیا تاکہ وہ پوچہین اور رب العزت جواب دے اور ظاہر ہو بزرگی اسکی نزدیک خواص و عوام کی اور
اور دکھین اسکا ہر وقت و ہر مقام مین وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا
اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ صَدَّقَهُ رَبُّهُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ يَقُولُ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي
لَا شَرِيكَ لِي وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا لِيَ الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي وَكَانَ يَقُولُ مَنْ قَالَهَا فِي مَرَضِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابی سعید والی ہریرہ سے کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا سچا کرتا ہی اسکو رب اسکا
یعنے ثابت رکہتا ہی اور قبول کرتا ہی اس قول کو اور موافق کہنی اوسکی فرماتا ہی نہین کوئی معبود مگر مین اور مین بہت بڑا ہون اور جسوقت کہتا ہی بندہ نہین کوئی
معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک اوسکا کوئی فرماتا ہی اللہ تعالی نہین کوئی معبود مگر مین ایک ہون نہین کوئی شریک واسطی میرے اور جبکہ کہتا ہی بندہ نہین کوئی معبود مگر
اللہ اوسکی لیی بادشاہت ہی اور اوسکی لیی تعریف فرماتا ہی اللہ تعالی نہین کوئی معبود مگر مین میرے لیی بادشاہت ہی اور میرے ہی لیے تعریف ہی اور جبکہ کہتا ہی بندہ نہین
معبود کوئی مگر اللہ اور نہین پہرنا گناہ سی اور نہین قوۃ طاعت پر مگر ساتہہ مدد اسکی فرماتا ہی اللہ تعالی نہین کوئی معبود مگر مین اور نہین پہرنا گناہ سی اور نہین
قوۃ طاعت پر مگر ساتہہ مدد میری کی اور تہی حضرت فرماتی جس شخص نی کہا ان کلمات کو یعنی سوا جوابون مذکور کی اپنی بیماری مین پہر مرگیا نہ جلاویگی اوسکو آگ نقل کی
یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى أَوْ حَصًى تُسَبِّحُ
بِهِ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا أَوْ أَفْضَلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ
وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ

وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے یہہ کہ وہ داخل ہوئی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عورت کی پاس اور آگی اوسکی گٹہلیان کہجور کی تہین یا کنکریان تسبیح پڑہتی تہی ساتہہ اونکی یعنی تسبیح گنتی تہی ساتہہ اونکی پس فرمایا حضرت نی کیا خبر دوں میں تجکو ساتہہ اوس تسبیح کی کہ وہ بہت آسان ہو تجپر اس سے یعنی اس تسبیح پڑہنی سی بہت سی گٹہلیوں پر بلکہ بہت بہتر ہو وہ تسبیح یہہ ہی پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کی کہ پیدا کی آسمان زمین اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کی کہ پیدا کی زمین میں اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کی کہ درمیان آسمان اور زمین کی ہی اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کی کہ وہ پیدا کرنیوالا ہی یعنی بعد اسکی یا ازل سی ابد تلک اور مراد اس سے ہمیشگی ہی اور اللہ اکبر مانند اسکی اور الحمد للہ مانند اسکی اور لا الہ الا اللہ مانند اسکی اور لا حول و لا قوۃ الا باللہ مانند اسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نی کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے **ف** ایک عورت پاس بعضی روایتوں میں آیا ہی کہ وہ عورت حضرت کی بیویوں میں سی تہین جویریہ یا اور کوئی اور یا کنکریان یہہ شک دیگر راوی کو شک ہوا ہی کہ گٹہلیان تہین یا کنکریان اور تسبیح اسطرح کی کہ آپ نے سکہا **ف** ہی حضرت کی زمانہ شریف میں تہی بعضی گٹہلیوں یا سنگریزوں پر پڑہتی تہی اور بعضی دوڑے میں گرہیں دیتی جاتی تہی لیکن یہہ حدیث اصل صحیح ہی واسطی جائز ہونی اس تسبیح کی ہی بسبب تقریر یعنی جائز رکہنی حضرت کی اسلیے کہ یہہ تسبیح اوسکی حکم میں ہے کیونکہ فرق نہیں ہی درمیان پروئی ہوئی دانون کی اور بغیر پروئی ہوئی کی پس مقدمہ گنتی کی اور نہ اعتماد کیا جاوی اوسکی قول پر گننا اوسکو بدعت ہے اور کہا ہی مشایخ نی کہ یہہ کوڑہ ہی شیطانکی لیے آور منقول ہی کہ کسینی تسبیح دیکہی جنید کی ہاتہہ میں بیچ حالت منتہی ہونی اونکی پس پوچہا آپ سی کہا کہ یہہ ایسی چیز ہی کہ پہنچی ہم بسبب اسکی طرف اللہ کی پہر کیونکر چہوڑ دیں ہم اسکو اور اللہ اکبر مانند اسکی یعنی کہا اللہ اکبر عدد ما خلق فی السماء الخ اور احتمال ہی کہ لفظ مثل ذلک کا کہا ہو بجای عدد ما خلق فی السماء الخ اور اسیطرح اسکی مابعد کی جملوں میں دونو احتمال ہیں **ع ح** **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِیِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِیِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلٰی مِائَةِ فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَمَنْ هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِیِّ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِیْلَ وَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِیِّ لَمْ یَاْتِ فِیْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ اَحَدٌ بِاَكْثَرَ مِمَّا اَتٰی بِهٖ اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ اَوْزَادَ عَلٰی مَا قَالَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی نقل کی اپنی دادا سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کہی سبحان اللہ سو بار اول دن میں اور سو بار آخر دن میں ہو تا ہی مانند اوس شخص کے کہ کیی سو حج یعنی نفل حج اور جسنی الحمد للہ کہا سو بار اول دن میں اور سو بار آخر دن میں ہو تا ہی مانند اوس شخص کے کہ سوار کیا اوسنی لوگونکو سو گہوڑوں پر راہ خدا کی میں اور جسنی کہا لا الہ الا اللہ سو بار اول دن میں اور سو بار آخر دن میں ہوتا ہی مانند اوس شخص کے کہ آزاد کیی اوسنی سو بردے اولاد حضرت اسمعیل کیسی اور جسنی اللہ اکبر کہا سو بار اول دن میں اور سو بار آخر دن میں نہیں لاویگا اوس دن میں یعنی قیامت کو کوئی شخص ثواب زیادہ اوس ثواب سے کہ لاویگا وہ اوسکو مگر وہ شخص کہ کہی مانند اسکی یعنی وہ برابر اسکی ہوگا یا زیادہ اس سے پڑہی یعنی وہ افضل اس سے ہوگا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** مانند اسکی کہ کیی سو حج دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ ذکر سہل بشرط حضور کی ساتہہ اللہ کی افضل ہی عبادات شاقہ سی کہ ساتہہ غفلت کے ہوں اور ممکن ہے کہ ہو یہہ قبیلہ لاحق کرنی ناقص کیسی ساتہہ کامل کی واسطی مبالغہ کی بیچ بیان فضیلت اس عمل کی اور بعضوں نی کہا کہ ثواب مضاعف تسبیح کا اصل ثواب حج کی برابر ہو تا ہے اور خدا کی راہ میں یعنی جہاد کی لیے دو الی یا عاریۃ دی اور اسمیں رغبت دلائی ذکر کی تا کہ نہ التفات کری طرف دنیا کی اور جمع کری ہمت اپنی اوپر حضور مع اللہ کی اسواسطی مقصود تمام عبادات بدنیہ اور مالیہ سی اور مرکبہ بنی اور مالی سی ذکر اللہ ہی نہ اور کچہہ اور اسمیں شبہہ نہیں کہ مطلوب لذاتہ ہو تا ہی وسیلہ سے اور آزاد کیی سو بردے اسمیں تسلی ہے واسطی ذکر کرنیوالوں محتاجوں کی کہ عاجز ہیں عبادتوں مالیہ سی کہ غنی ادا کرتی ہیں اور مراد اولاد اسمعیل سے عرب ہیں اسلیے کہ وہ افضل ہیں بسبب آنحضرت

اونکا

ان کلمکی قرابتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ظاہر اخیر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اللہ اکبر افضل ہی سب تسبیحات سی کہ اوپر اسکے مذکور ہوئین اور اوپر بہت شیخ
سیحۂ دلالت اسپر کرتی ہین کہ افضل انمین لاالہ الا اللہ ہی پہر الحمد للہ اور پہر اللہ اکبر اور سبحان اللہ پس تاویل اسمین یون کیجاویگی کہ نہین لاویگا اوسکے مثل ثواب کوئی سوا
لاالہ الا اللہ پڑہنی والی اور الحمد للہ پڑہنی والیکی زیادہ اوس ثواب سے کہ لاویگا یہہ ح ۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلتَّسْبِیْحُ نِصْفُ الْمِیْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ یَمْلَؤُہٗ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَیْسَ لَھَا حِجَابٌ دُوْنَ اللّٰہِ حَتّٰی تَخْلُصَ اِلَیْہِ رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَّلَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِالْقَوِیِّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سبحان اللہ کہنا بہرتا ہی آدہی ترازوی اعمال کو
یعنی ایک پلڑا جو مقرر ہی نیکیونکی تولنی کی لیی اوسکو بہر دیگا اور الحمد للہ کہنا بہرتا ہی ساری ترازو کو اور لاالہ الا اللہ نہین واسطی اوسکی پردہ ورے اللہ کی
یہانتک کہ پہنچتا ہی طرف اللہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور نہین اسناد اسکی قوی ف الحمد للہ کہنا الخ یعنی نرا ثواب الحمد للہ کا
بہر دیتا ہی ساری ترازو کو اور افضل ہی سبحان اللہ سے یا مراد یہہ ہی کہ الحمد للہ برابر سبحان اللہ کے ہی کہ آدہی ترازو کو بہر دیتا ہی ثواب سبحان اللہ کا اور آدہی
کو بہر دیتا ہی ثواب الحمد للہ کا دونو ملکر ساری ترازو کو بہرتی ہین اور اخیر حدیث کی معنی یہہ ہین کہ لاالہ الا اللہ بہت جلدی قبول ہوتا ہی درگاہ کبریائی مین
اور بہت ثواب پاتا ہی پڑہنی والا اوسکا اور اسمین دلالت ظاہر ہی اسپر کہ لاالہ الا اللہ افضل ہی سبحان اللہ اور الحمد للہ سے ع ح وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عَبْدٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصًا قَطُّ اِلَّا فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰی یُفْضِیَ
اِلَی الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْکَبَائِرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کہتا کوئی بندہ لاالہ
الا اللہ خالص دلسی یعنی بدون ریا کی کبہی مگر کہ کہولی جاتی ہین اوسکی لیی دروازی آسمان کی یہانتک کہ پہنچتا ہی طرف عرش کی یعنی جلدی قبول ہوتا ہے
جبتک بچتا ہی کبیرہ گناہونسی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے ف بچنا کبیرہ گناہونسی شرط ہی جلدی قبول ہونیکی نہ اصل ثواب کے
یعنی جلدی قبول جبہی ہوتا ہی کہ کبیرہ گناہونسی بچی اور اصل ثواب بہرحال ملتا ہی ۲ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ لَقِیْتُ اِبْرٰھِیْمَ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَقْرِأْ اُمَّتَکَ مِنِّی السَّلَامَ وَاَخْبِرْھُمْ اَنَّ الْجَنَّۃَ طَیِّبَۃُ التُّرْبَۃِ عَذْبَۃُ الْمَاءِ وَاَنَّھَا
قِیْعَانٌ وَّاَنَّ غِرَاسَھَا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا
اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ملا مین ابراہیم سے اوس رات کہ معراج ہوئی مجکو یعنی ساتوین آسمان پر تکیہ لگائی ہوئی
بیت المعمور سے پس کہا ابراہیم نی ای محمد کہنا اپنی امت کو میری طرفسی سلام اور خبر دینا اونکو کہ تحقیق جنت پاکیزہ ہی مٹی اوسکی یعنی مشک و زعفران ہی جائی
مٹی کی شیرین ہی پانی اوسکا اور وہ ہی میدان پٹ پڑ یعنی ہموار خالی درختونسی اور تحقیق درخت اوسکی ہین سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لاالہ الا اللہ اور اللہ اکبر
نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے از راہ اسناد کی ف میری طرفسی سلام لائق ہی ہر سننی والیکو کہی وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور درخت
اوسکی سبحان اللہ الخ معنے اسکی یہہ ہین کہ آگاہ کر اپنی امت کو کہ ان کلمات اور مانند انکی پڑہنی سی آدمی جنت مین داخل ہوتا ہی اور بہت سے درخت جنت مین
لگائی جاتی ہین یعنی ہر کلمہ کی پڑہنی سی ایکدرخت لگتا ہی پس جتنی زیادہ پڑہی گا اوتنی ہی درخت زیادہ لگائی جاوینگی ع وَعَنْ یُسَیْرَۃَ وَکَانَتْ
مِنَ الْمُھَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُنَّ بِالتَّسْبِیْحِ وَالتَّھْلِیْلِ وَالتَّقْدِیْسِ وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ
فَاِنَّھُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَیْنَ الرَّحْمَۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی یسیرہ سی اور تہی وہ ہجرت کرنیوالونسی کہا کہ فرمایا ہمکو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم کرو اپنی پر کہنا سبحان اللہ اور لاالہ الا اللہ اور سبحان الملک القدوس یا سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح کا اور گنو ساتہہ انگلیونکی
یعنے تسبیحات مذکورہ انگلیونسی کہ وہ پوچہی جاوینگی گویا کروائی جاوینگی اور نہ غافل ہو تم یعنی ذکر نہ چہوڑو پس بہلائی جاوگی رحمت سے یعنی اگر ذکر چہوڑوگی محروم رہوگی

ثواب اوسکی سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نی **ف** پوچہی جاویگی الخ یعنی قیامت کو پوچہی گا اللہ تعالی کہ کیا کیا تہا تمنی اور گویائی پیدا کریگا اللہ تعالی انگلیون مین
پہر گواہی دینگی اپنی صاحب کے اعمال پر اور ایسا ہی حال اور اعضا کا ہوگا فرمایا اللہ تعالی نی یوم تشہد علیہم السنتہم وایدیہم وارجلہم بما کانوا یعملون اور
اسمین رغبت دلائی اسپر کہ استعمال کری اعضا کو اوسچیز مین کہ راضی ہو اللہ تعالی اوس سے اور بچاوی گناہونسی اور اس سے معلوم ہوا کہ انگلیونپر پڑہنا اذکار کا افضل
ہے اگرچہ جائز ہی تسبیح پر پڑہنا ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِیْ کَلَامًا اَقُوْلُہٗ قَالَ قُلْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَسُبْحَانَ
اللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ قَالَ فَھٰؤُلَاءِ لِرَبِّیْ فَمَا لِیْ فَقَالَ قُلِ اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ
وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ شَکَّ الرَّاوِیْ فِیْ عَافِنِیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا آیا ایک زمیندار پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی پس کہا سکہلا مجکو ایک ذکر کہ کہا کرون مین یعنی ورد کرون اوسکو فرمایا کہہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شریک اوسکا اللہ بہت بڑا ہی بڑا اور
تعریف واسطی اللہ کی بہت ہی پاکی ہی اللہ کو پالنی والا عالمونکا نہین پہرنا گناہونسی اور نہین طاقت عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ غالب حکمت والیکی کہا اوسنی
پس یہہ الفاظ ہین واسطی ذکر رب میری کی پس کیا ہی واسطی میری کہ دعا کرون ساتہہ اوسکی اپنی لیی پس فرمایا کہہ یاالہی بخش مجکو اور رحم کر مجپر یعنی ساتہہ توفیق
دینی طاعت کی حرکات وسکنات مین اور ہدایت کر مجکو یعنی طرف بہتر احوال کی اور روزی دی مجکو یعنی مال حلال اور عافیت سی رکہہ مجکو شک کیا راوی نی
لفظ عافنی مین کہ یہہ لفظ ہی یا نہین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** آیا ہی بزار کی روایت مین لفظ العلی العظیم کا یعنی بجای العزیز الحکیم کی اور مشہور بہی العلی العظیم
ہی ہی لوگونکی زبانپر اگرچہ نہین وارد ہوا ہی مسلم مین ع **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی شَجَرَۃٍ یَابِسَۃِ الْوَرَقِ فَضَرَبَ
بِعَصَاہُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ تُسَاقِطُ ذُنُوْبَ الْعَبْدِ کَمَا یَتَسَاقَطُ وَرَقُ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ
اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری اوپر ایک درخت خشک پتونکی پہر مارا اوسکی ٹہنیونکو اپنی لاٹہی سی پس جہڑی پتی پس
کہا تحقیق کہنا الحمد للہ اور سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کا جہاڑتا ہی گناہ بندونکی جیسیکہ جہڑتی ہین پتی اس درخت کی نقل کی یہہ ترمذی نی
اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **وَعَنْ** مَکْحُوْلٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ
کَنْزِ الْجَنَّۃِ قَالَ مَکْحُوْلٌ فَمَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ کَشَفَ اللّٰہُ عَنْہُ سَبْعِیْنَ بَابًا مِنَ الضُّرِّ اَدْنَاھَا الْفَقْرُ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ لَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِمُتَّصِلٍ وَمَکْحُوْلٌ لَمْ یَسْمَعْ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اور روایت ہی مکحول سی کہ نقل کی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت کر کہنی لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی پس تحقیق یہہ گنج ہی گنجون بہشت کیسی کہا مکحول نی جو شخص کہی نہین حیلہ یعنی واسطے
دفع شر کی اور نہین قوۃ یعنی اوپر حاصل کرنی نفع کی مگر ساتہہ حفاظت اور قدرت اللہ کی اور نہین چہٹکارا عذاب اللہ کیسی مگر طرف اوسکی یعنی ساتہہ
رجوع کرنیکی طرف رضا اور رحمت اوسکیکی دور کرتا ہی اللہ تعالی اوس سے ستر دروازی یعنی ستر قسمین ضرر کا ادنا اونکی محتاجگی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی
اور کہا یہہ حدیث نہین سند اسکی متصل اسلیی کہ مکحول نی نہین سنا ابوہریرہ سے **ف** گنج یعنی ذخیرہ ہی جنت کا کہ نفع اوٹہاویگا اوس سے پڑہنی والا اوسکا اوسدن
کہ نہ نفع دیگا مال اور نہ اولاد اور مراد محتاجگی سی محتاجگی دل کی ہی جو کہ آئی ہی حدیث مین کاد الفقر ان یکون کفرا پس دلکی محتاجگی دور ہوتی ہی اسکے
پڑہنی سی اسلیی کہ جب اسکی پڑہنی والی نی معنی اسکی تصور کیی تو یقین ہوتا ہی اوسکی دلمین کہ ہر امر اللہ ہی کی اختیار مین ہی اور نفع اور ضرر اور دینا اور
نہ دینا اوسکی ہاتہہ ہی پس صبر کرتا ہی بلا پر اور شکر کرتا ہی نعمتونپر اور سونپتا ہی امر اپنا اللہ تعالی پر اور راضی ہوتا ہی قضا وقدر پر پس ہوتا ہی لبرا ولی شیخ امام
قطب ابوالحسن شاذلی نی کہا کہ صحبت رکہی مینی اپنی سیاحت مین ساتہہ ایک شخص کے پس وصیت کی مجکو کہ نہین اقوال مین کوئی چیز بہت مدد ومعاون اعمال نیک

برابر لاحول ولاقوۃ الا باللہ کی اور نہین کوئی چیز افعال مین بہت مدد و معاون برابر بہاگنی کیطرف خدا کی اور خچل لا ریکی ساتہہ فضل اوسکی کی ومن یعتصم باللہ فقد ہدی الی صراط مستقیم اور نہین سند اسکی متصل یہہ حدیث اگرچہ منقطع ہی لیکن قوۃ دیتی ہی اسکو یہہ حدیث کہ وارد ہوئی ہی ابو موسی اشعری سی مرفوع لاحول ولاقوۃ الا باللہ فانہا کنز من کنوز الجنۃ روایت کی یہہ صحاح ستہ والون نی اور روایت کی نسائی اور بزار نی ابوہریرہ سے مرفوع لاحول ولاقوۃ الا باللہ مع لامنجا من اللہ الا الیہ کنز من کنوز الجنۃ ع ح **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ دَوَاءٌ مِنْ تِسْعَةٍ وَتِسْعِیْنَ دَاءً اَیْسَرُهَا الْهَمُّ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لاحول ولاقوۃ الا باللہ دوا ہی ننانوین بیماریونکی یعنی بیماریون دینویہ اور اخرویہ کی ادنی انمین سی غم ہی یعنی غم دین و دنیا کا **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی كَلِمَةٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَسْلَمَ عَبْدِیْ وَاسْتَسْلَمَ رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْكَبِیْرِ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ بتلاؤن مین تجکو ایک کلمہ کہ اوتری عرش کے نیچی سی گنج بہشت سے وہ کلمہ یہہ ہی لاحول ولاقوۃ الا باللہ جب یہہ کہتا ہی بندہ تو فرماتا ہی اللہ تعالی تابعدار ہوا بندہ میرا اور بہت فرمان بردار ہوا نقل کین یہہ دونو حدیثین بیہقی نی دعوات کبیر مین **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ هِیَ صَلٰوةُ الْخَلَائِقِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَلِمَةُ الشُّكْرِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةُ الْاِخْلَاصِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تَمْلَاُ مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَسْلَمَ وَاسْتَسْلَمَ رَوَاهُ رَزِیْنٌ** اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ کہا سبحان اللہ وہ عبادت مخلوقات کی ہی اور الحمد للہ کلمہ ہی شکر کا اور لا الہ الا اللہ کلمہ ہی اخلاص کا یعنی توحید کا کہ سبب سے اخلاص کے اگ سی اپنی پرستش وایکی لیی اور ثواب اللہ اکبر کا بہر دیتا ہی اوس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کی ہی اور جب کہتا ہی بندہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ساتہہ حضور دل کی فرماتا ہی اللہ تعالی کہ فرمان بردار ہوا اور بہت فرمان بردار ہوا نقل کی یہہ رزین نے **ف** عبادت مخلوقات کی جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نی وان من شیٔ الا یسبح بحمدہ ع

بَابُ الْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ

یہہ باب ہی بیچ بیان استغفار و توبہ کی **ف** استغفار کی معنی ہین طلب بخشش کے کرنی اور وہ کبہی متضمن توبہ کو ہوتی ہی اور کبہی نہین اسلیی کہا والتوبۃ یا استغفار زبانسی ہوتی ہی اور توبہ دلسی اور توبہ کی معنی مین رجوع کرنا گنہا ہونسی طرف طاعت کے اور غفلت سے طرف ذکر کی اور غیبت سے طرف حضور کی اور بخشش اللہ تعالی کی بندی کی لیی یہہ ہے کہ ڈہانکی گناہ اوسکی دنیا مین کہ نہ مطلع کری کسیکو اوسپر اور ڈہانکی آخرت مین کہ نہ عذاب کری اوسکو گناہ پر اور سید الطائفہ جنید بغدادی سی پوچہا کہ توبہ کیا ہی فرمایا فراموش کرنا گناہ کا یعنی بعد توبہ کرنیکی ایسی حلاوت گناہ کی دلسی نکل جاوی کہ گویا پہچانتا ہی نہین گناہ کو اور سہل تستری سی پوچہا کہ توبہ کیا ہی فرمایا کہ نہ بہولی تو گناہ کو یعنی بسبب خوف عذاب کے انتہی اور توبہ اور استغفار کرنی بموجب امر دونو بوا الی اللہ جمیعا کی ہر بندی پر واجب ہے اسلیی کہ ہر ایک بحسب حال و مرتبہ اپنی کی گناہ یا چوک سی خالی نہین پس ہر ایک کو لازم ہی کہ تمام گناہون گذشتہ سی توبہ کری اور بخشش چاہی اور آیندہ کو تمام گناہ ترک کری اور صبح اور شام توبہ و استغفار کو ورد کری تا کفارہ ہو تاہی تمام گناہون کبیرہ اور صغیرہ کا کہ قصد اکیی ہون یا خطا ہوا اور بسبب شومی گناہونکی توفیق طاعت سے محروم نرہی اور ظلمت اصرار کی گناہونپر دلکو بالکل نگہیر لیے اور کفر و دوزخ تکو نہ پہنچاوی اور شرطین توبہ کی چار ہین ایک تو یہہ کہ محض خوف عذاب الہی سی اور بسبب تعظیم امر اوسکی کی توبہ کری اور کوئی غرض درمیان نہو مانند تعریف کرنی لوگونکی اور ضعف اور فقر اور سوا مانند انکیکی دوسری یہہ کہ گناہون گذری ہوونپر شرمندہ ہو تیسری یہہ کہ آیندہ ترک کرنا گناہون ظاہر و باطن کا کری چوتہی یہہ کہ عزم بالجزم کری کہ آیندہ ہرگز کوئی گناہ نہین کرونگا اور کیفیت توبہ اور صحت اس عزم کی یہہ ہے کہ ابتدا بلوغ اپنی سی وقت توبہ تلک تلاش کری کہ کیا کیا گناہ ہوئی ہین تا تدارک ہر ایک کا کری پس اگر نماز روزہ اور حج اور زکوۃ اور فرائض ترک ہوئی ہون قضا اونکی کری اور سستی نکری انکی ادا کرنی مین سا تہہ صرف کرنی وقت کی نفل ہی اور فرض کفایہ مین کہ متعین ہوئی نہ موقوف ہو اوسپر اور جو منع چیزین کی ہین مانند پینی شراب وغیرہ کی اسنی درگاہ خدا تعالی مین

توبہ و استغفار کریں اور بہت عمل خیر کریں اور بعد دینا توبہ اوسکی مقبول ہو اور بخشا جاوے چنانچہ وعدہ کیا ہے اللہ تعالی نے ہُوَ الَّذِی یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ
وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ اور یہہ توبہ اللہ تعالی سے کرنی اون گناہونسے ہے کہ مخص گناہ خدا کے ہین اور جو گناہ کہ بسبب تلف ہونے حقوق بندونکے ہون تو اللہ سے
ہی بخشش چاہے اسلیے کہ نافرمانی اوسکی کی اور اونسے بہی تدارک و سکا کرے کہ اگر حق قسم مال سے ہو تو ادا کرے یا بخشوا دے اور اگر سوای مال کے ہو مانند
غیبت وغیرہ کے تو اوس سے بخشوا دے اگر فتنہ نہ برپا ہو تو نام لیوے اس قصور کا اور نہین تو بغیر ذکر کرنے نام کے مطلق گناہ معاف کرا دے اور اگر اسمین بہی
خوف فتنہ کا ہو تو رجوع خدا تعالی سے کرے اور تضرع اور زاری اور اعمال خیر کرے اور تصدق کرے تا اللہ تعالی اوس سے راضی ہو اور اپنے فضل سے اوسکی دلجمعی
کو ساتھہ دینے اجر کی اپنے پاس سے راضی کرے اور اگر صاحب حق مردہ ہو تو وارث اوسکی قایم مقام اوسکی ہین اونسے بخشوا دے اور سلوک کرے اونسے اور مردے کیلیے
بہی کچہہ بہیجدے اور توبہ او استغفار مین دیر نکرے اور ساتہہ وسوسہ ڈالنے نفس و شیطان کی یہہ نکہے کہ مین توبہ پر ثابت نہین رہتا کا توبہ کیونکر کرون اسلیے کہ جب بندہ
توبہ کرتا ہے تو گناہ اگلے اوسکے بخشے جاتے ہین اگر آیندہ پہر بسبب بشریت کے گناہ ہو جاوے تو پہر توبہ کرے اگرچہ دن مین کئی بار ہو بشرطیکہ وقت توبہ کے اوسکے دل مین ہو کہ پہر
گناہ کرونگا اور توبہ کرونگا بلکہ یہہ خیال کرے کہ شاید پہلے گناہ کرنیکے مرجاؤن اور جب توبہ کرے تو نہا کر پاک کپڑے پہن کر دو رکعت پڑہے حضور دل سے اور سجدہ مین جاوے
اور بہت تضرع و زاری اور ملامت اپنے نفس کو کرے اور گناہ گذرے ہوونکو یاد کر عذاب الہی سے ڈر کر نادم ہو اور توبہ و استغفار کرے بعدہ ہاتہہ اوٹہا کر کہے یا
الہی غلام بہاگا ہوا گنہگار تیرا اپنے دروازے پر حاضر ہوا ہے اور عذر کرتا ہے گناہ میرے بخشدے اور اپنے فضل سے عذر میرا قبول کر اور ساتہہ نظر رحمت کے میری طرف
دیکہہ اور میرے گناہ گذشتہ بخش اور مرتے دم تک مجکو اپنے گناہ سے نگاہ رکہہ کہ خیر تیرے ہی دست قدرت مین ہے اور تو ہی بخشنے والا ہے بعدہ درود پڑہے اور
مسلمانونکے لیے بہی بخشش چاہے یہہ توبہ عوام کی ہے کہ صاحب اوسکا مستحق بشارت ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین کا ہوتا ہے اور توبہ خواص کے
یہہ ہے کہ بری اخلاق سے کہ واجب ہے پاک کرنا دل کا اونسے توبہ کرین اور توبہ محبوبونکی غفلت خدا سے اور مشغول ہونے ماسوا اللہ سے ہوتی ہے اور جاننا چاہیے کہ گناہ
کبیرہ ایمانسے تو خارج نہین کرتا لیکن فاسق و عاصی کردیتا ہے اور گناہ کبیرہ اور صغیرہ کا بیان باب الکبائر و علامات النفاق مین تفصیل سے کیا گیا ہے جو چاہے
وہانسے دیکہلے اور صغیرہ گناہ بے انتہا ہین اور پرہیز کرنا ہے اونسے دشوار ہے اور بسبب مختار کی تقوے مین بہی خلل نہین لاتے ہین بشرطیکہ اصرار نہو صغیرہ پر اسلیے
کہ صغیرہ بسبب اصرار کے کبیرہ ہو جاتا ہے پس مومن کو واجب ہے کہ کبائر سے بلکہ حتے المقدور صغائر سے بہی پرہیز کرے اور جانے کہ گناہ اگرچہ ایمانسے خارج نہین
کردیتے لیکن خوف اسکا ہے کہ رفتہ رفتہ انجام کار کو کفر دوزخ کو نہ پہنچا دین اور سہل تر علاج گناہ سے بچنے کا یہہ ہے کہ ہر چیز مین حد ضرورت پر ٹہیرے اور وہ یہہ ہے لقمہ
دفع کرنیوالا بہوک کا اور کپڑا ڈہانکنے والا ستر کا اور مکان محافظت کرنیوالا گرمی سردی سے اور باسن ضروری اور ایک بیوی اگر ضرور ہو اور جاننا چاہیے کہ بسبب
تجاوز کرنیکے حد ضرور سے اور ساتہہ وسعت کرنیکے مباح مین پڑتا ہے شبہات و مکروہات مین اور بسبب پڑنیکے مکروہات مین مرتکب حرام چیزونکا ہوتا ہے اور یہانتک
سرحد اسلام کی تمام ہوتی ہے اور مین بعد اسکے گہر کفر و آگ کا ہے نعوذ باللہ منہ ۱۲ تفسیر بحر العلوم **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ اَکْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے قسم ہے اللہ کے تحقیق مین البتہ استغفار کرتا ہون اللہ تعالی سے اور توبہ کرتا ہون طرف اوسکی دن مین زیادہ ستر بار سے نقل کیا ہے
بخاری نے **ف** توبہ و استغفار کرنا حضرت کا نہین تہا واسطے گناہ کی اسلیے کہ حضرت معصوم تہے بلکہ اسلیے تہا کہ حضرت اپنے اعتقاد مین جانتے تہے کہ قصور ہوا
مجسے بندگی مین کما یلیق حضرت ذی الجلال والاکرام کی نہین ہوئی اور منظور رغبت دلانی تہی امت کو توبہ و استغفار پر کہ حضرت باوجودیکہ معصوم اور خیر الخلایق
تہے جب یہہ ہون نے توبہ و استغفار کی ہر دن زیادہ ستر بار سے تو گنہگارونکو بطریق اولی کثرت اسکی کرنی چاہیے فرمایا حضرت صلعم نے کہ نہین ہمین دو امانین عذاب
خدا سے پس ایک تو اوٹہہ گئی اور دوسری موجود ہے پس چنگل مارو ساتہہ اوسکے وہ امان جو اوٹہہ گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہے اور وہ جو باقی ہے استغفار ہے فرمایا

اللہ تعالی نی وماکان اللہ لیعذبہم وانت فیہم وماکان اللہ معذبہم وہم یستغفرون ع **وعن** الاغر المزنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انہ لیغان علی قلبی وانی لاستغفر اللہ فی الیوم مائۃ مرۃ رواہ مسلم اور روایت ہی اغر مزنی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
تحقیق شان یہہ ہے کہ البتہ پردہ کیا جاتا ہی دل میری پر اور تحقیق مین البتہ استغفار کرتا ہون اللہ سے بیچ دن کی سو بار نقل کیے یہہ مسلم نی **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
دوست رکہتی تہی کہ دل مبارک ہر وقت جناب باری مین حاضر رہی غافل نہو اور دہر بسبب مشغول ہونیکی چیزون مباح کی مین مثل کہانیکی اور بیویونسی خلطہ کرنیکی
اور سوا انکیکی جو فی الجملہ اودہر سے غفلت ہوتی تہی اسکو بہ نسبت اپنی پردی اور گناہ جانکر استغفار کرتی تہی اور اسکی اور بہی کتنی معنی لکہی ہین علمانی بخوف
درازگی کے یہان نہین ذکر کیے اور مختار وہ ہے کہ جو بعضی اچہی لوگون نی لکہا ہی کہ مختار یہہ ہے کہ یہہ حدیث متشابہات سے ہی علم اسکا اللہ رسول کو ہی ایمان اسپر لاے
اور درپی ہجنی معنون اسکیکی نہووی ع مختر **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الناس توبوا الی اللہ فانی
اتوب الیہ فی الیوم مائۃ مرۃ رواہ مسلم اور روایت ہی اغر مزنی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای لوگو توبہ کرو طرف اللہ کی
پس تحقیق مین توبہ کرتا ہون طرف اوسکی بیچ دن کی سو بار یعنی پس تمہین بطریق اولی چاہیی کہ توبہ کرو ایکساعت مین ہزار بار نقل کی یہہ مسلم نی **وعن**
ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما یروی عن اللہ تبارک وتعالی انہ قال یا عبادی انی حرمت الظلم
علی نفسی وجعلتہ بینکم محرما فلا تظالموا یا عبادی کلکم ضال الا من ہدیتہ فاستہدونی اہدکم یا عبادی کلکم جائع الا من
اطعمتہ فاستطعمونی اطعمکم یا عبادی کلکم عار الا من کسوتہ فاستکسونی اکسکم یا عبادی انکم تخطئون باللیل والنہار
وانا اغفر الذنوب جمیعا فاستغفرونی اغفر لکم یا عبادی انکم لن تبلغوا ضری فتضرونی ولن تبلغوا نفعی فتنفعونی یا عبادی لو ان
اولکم واخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی اتقی قلب رجل واحد منکم ما زاد ذلک فی ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم واخرکم وانسکم
وجنکم کانوا علی افجر قلب رجل واحد منکم ما نقص ذلک من ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم واخرکم وانسکم وجنکم قاموا
فی صعید واحد فسألونی فاعطیت کل انسان مسئلتہ ما نقص ذلک مما عندی الا کما ینقص المخیط اذا ادخل
البحر یا عبادی انما ہی اعمالکم احصیہا علیکم ثم اوفیکم ایاہا فمن وجد خیرا فلیحمد اللہ ومن
وجد غیر ذلک فلا یلومن الا نفسہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ اون حدیثونکی کہ روایت
کرتی ہین اللہ برکت والی اور بلند سی یعنی حدیث قدسی ہے یہہ کہ فرمایا اللہ تعالی نی ای میری بندو تحقیق مینی حرام کیا ظلم اپنی اوپر یعنی پاک ہون مین ظلم سی پس میری حق
مین ایسا ہی جیسا کہ لوگونکی حق مین حرام اور کیا مینی اوسکو درمیان تمہاری حرام پس نظلم کرو آپس مین ای بندو میری سب تم گمراہ ہو مگر مین جسکو ہدایت کرون پس ہدایت چاہو
مجسی ہدایت کرونگا مین تمکو ای بندو میری سب تم بہوکی ہو یعنی محتاج ہو طرف کہانیکی مگر جسکو کہلاون مین یعنے اور فراخ کرون واسطی رزق اوسکی پیدا کرون وسکو پس
مانگو کہانا مجسی کہلاونگا مین تمکو ای بندو میری سب تم ننگی یعنی محتاج ہو ستر عورت اور لباس کی مگر جسکو پہنی کو دیا مینی پس مانگو مجسی لباس پہناونگا مین تمکو ای
بندو میری تحقیق تم یعنی اکثر تمہاری خطا کرتی ہو رات اور دن اور مین بخشتا ہون گناہ سب پس بخشش مانگو مجسی بخشونگا مین تمکو ای بندو میری تحقیق تم ہرگز نہ پہنچوگی
میری ضرر کو تا کہ ضرر پہنچا سکو مجکو اور ہرگز نہ پہنچوگی نفع میری کو تا کہ نفع پہنچا سکو مجکو یعنی گناہ کرنی سی درگاہ صمدیت مین کچہہ نقصان نہین اور طاعت کرنیسی
کچہہ فایدہ نہین بلکہ نقصان و فائدہ تمہاری ہی لیی ہی چنانچہ آگی تفصیل سے فرمایا اسکو ای بندو میری اگر تحقیق اگلی تمہاری اور پچہلی تمہاری اور آدمی تمہاری اور جن
تمہاری سب ملکر ہون اوپر بہت پرہیزگار دل ایک شخص کی تم مین سے نہ زیادہ کری یہہ میری ملک مین کچہہ یعنی اگر تم نہایت پرہیزگار ہو یعنی جیسی حضرت یعنی ویسی ہوجاو
تو ہماری ملک مین کچہہ زیادتی نہین ہوتی ای بندو میری اگر تحقیق اگلی تمہاری اور پچہلی تمہاری اور آدمی تمہاری اور جن تمہاری سب بیچ دل کر ہون اوپر بدترین دل

ایک شخص کی تم مین سے یعنی مانند شیطانکی ہوجاو تو نہ ناقص کری میرے ملک سے کچھ بھی چیز کو ای بندو میرے اگر اگلی تمہاری اور پچھلی تمہارے اور آدمی تمہاری او رجن تمہارے
کہڑی ہون ایک مقام مین پہر مانگین مجہسی بس دون مین ہر آدمی کو موافق مانگنی اوسکیکی یعنی ایک ہی وقت اور ایک مکانمین تو گہٹاوی وہ دینا او چیزسی کہ
نزدیک میرے ہی مگر جیسی گہٹاتی ہی سوئی یعنی پانی کو جسوقت کہ ڈالی جاوے دریای شور مین اے بندو میرے سوا اسکی نہین کہ اعمال تمہارے یاد رکہتا ہون اور لکہتا
ہون تمپر پہر پورا دونگا مین تمکو بدلا اونکا پس جو شخص کہ پاوی بہلائی یعنی توفیق نیک پروردگار کیطرف سی پاوے اور عمل خیر کری پس چاہیی کہ تعریف کری
اللہ کی اور جو پاوی سوا بہلائی کی یعنی برائی پس ملامت کری مگر نفس اپنی کو یعنی اسلیی کہ صادر ہوئی اوسکو نفس سے نقل کی یہہ مسلم نی ف سب تم گمراہ
ہو یعنی ہر کمال اور سعادت دینیہ و دنیویہ سی مگر جسکو مین ہدایت کرون مراد یہہ ہے کہ اگر چہوڑی جاوین لوگ اوس حالت پر کہ اونکی طبیعت مین ہی گمراہ ہون لیکن
مین ہدایت کرتا ہون جسکو چاہتا ہون اور یہی معنی ہین اس قول صلی اللہ علیہ وسلم کی اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْخَلْقَ فِیْ ظُلْمَۃٍ ثُمَّ رَشَّ عَلَیْہِمْ مِّنْ نُّوْرِہٖ اور یہہ منافی نہین
ہے ساتہہ اس حدیث کی کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُّوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ اسلیی کہ مراد فطرت سے توحید ہے اور مراد ضلالت سے نہ جاننا ہی تفصیل احکام ایمان کیکا اور حدود اسلام کیکو اور بخشتا ہون
گناہ سبہی ساتہہ توبہ و استغفار کی یا مراد یہہ ہے کہ سوائے شرک کی بخشدیتا ہون اگر چاہتا ہون اور مگر جیسی گہٹاتی ہی سوئی کہا طیبی نے کہ گہٹانا سوئی کا محسوس
او رقابل اعتماد کی نہین عقل کی نزدیک بلکہ وہ کالعدم ہی اسلیی اوسکی ساتہہ مشابہت دی واسطے اللہ کے خزانہ مین کمی کا کیا اوٹہی اور کہا ابن ملک نے کہ یا کہا جاے
کہ یہہ قبیلہ بالفرض والتقدیر کیسی ہی یعنی اگر فرض کرین نقصان اللہ کے خزانہ مین تو اسقدر ہو ۶ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ یَسْأَلُ فَاَتٰی رَاھِبًا فَسَاَلَہٗ
فَقَالَ اَلَہٗ تَوْبَۃٌ قَالَ لَا فَقَتَلَہٗ وَجَعَلَ یَسْأَلُ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ ائْتِ قَرْیَۃَ کَذَا وَکَذَا فَاَدْرَکَہُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِہٖ نَحْوَھَا
فَاخْتَصَمَتْ فِیْہِ مَلٰٓئِکَۃُ الرَّحْمَۃِ وَمَلٰٓئِکَۃُ الْعَذَابِ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلٰی ھٰذِہٖٓ اَنْ تَقَرَّبِیْ وَاِلٰی ھٰذِہٖٓ اَنْ تَبَاعَدِیْ فَقَالَ قِیْسُوْا
مَا بَیْنَہُمَا فَوُجِدَ اِلٰی ھٰذِہٖٓ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تہا بیچ بنی اسرائیل کی ایک شخص
کہ ماری ایک کم سو آدمی پہر نکلا یعنی اوس مین سے پوچہتا تہا یعنی لوگونسی حال قبول ہونی توبہ اپنی کا پہر آیا ایک عابد زاہد پاس اور پوچہا اوس سے پس کہا کیا ہی واسطے
اسکی یعنی اس فعل کی یا واسطی اس کام کرنیوالیکی یعنی میری لیی توبہ یعنی قبول ہوگی یا نہین کہا اوسنی کہ نہین پس مار ڈالا اوس شخص نی اوس عابد زاہد کو بہی اور شروع
کیا پوچہنا پس کہا اوسکو ایک شخص نے جا تو بستی فلانی اور ایسی ہین یعنی نام اوسکا لیا اور وصف اوسکا بیان کیا کہ وہ خوب بستی ہی کہ اوسمین ایک عالم رہتا ہی
فتوی دیگا تجکو قبول ہونی توبہ پہر نکلا پس آئی اوسکو موت یعنی جب اوس بستی کیطرف روانہ ہوا اور قریب آدہی راہ کی پہنچا تو معلوم ہوئی اوسکو علامت مرنیکی پس
جہکا یا اوسنی سینہ اپنا طرف اوس بستی کی پس جہگڑی بیچ قبض کرنی روح اوسکیکی فرشتہ رحمت کی اور فرشتی عذاب کے پس حکم کیا اللہ تعالی نی اوس بستی کو کہ جانا
تہا طرف اوسکی توبہ کی لیی یہہ کہ نزدیک ہو جا تو یعنی طرف میت کی اور حکم کیا طرف اوس بستی کی کہ راہب کو مار کر اوسمین چلا تہا یہہ کہ دور ہو جا میت سے پہر
فرمایا اللہ تعالی نی یعنی اون فرشتونکو کہ ناپو تم درمیان دونو بستیونکی یعنی جس بستی سی نزدیک ہوگا اوسکی فرشتونکی حوالہ ہوگا پس پایا گیا طرف اوس
بستی کی کہ چلا تہا اوسکیطرف نزدیکتر ایک بالشت پس بخشش کی گئی واسطی اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف جہگڑی بیچ قبض کرنی روح اوسکیکی حضرت
عزرائیل سی اور کہا ابن ملک نے کہ یعنی کہا ملائکہ رحمت کی نی کہ ہم لیجاوین گے طرف رحمت کی اسلیی کہ یہہ تائب تہا بسبب متوجہ ہونیکی طرف اس بستی
کی توبہ کی لیی اور کہا ملائکہ عذاب نے کہ ہم لیجاوینگی اسکو طرف عذاب کے اسلیی کہ مارا اسنی سو آدمیونکو اور نہین توبہ کی اسنے اب تک اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہے
اوپر فراخ ہونی رحمت اللہ تعالی کی طالب توبہ کی لیی اور کہا طیبی نی کہ جب راضی ہوتا ہی اللہ تعالی اپنی بندہ سی راضی کردیتا ہی اوس سے دشمنوں کو اسکی
اور حدیث مین رغبت دلائی توبہ پر اور منع کیا لوگونکو نا امید ہونی سی ۶ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَھَبَ اللّٰہُ بِکُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ یُّذْنِبُوْنَ فَیَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰہَ فَیَغْفِرُلَھُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی
ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ مین ہی اگر نہ گناہ کرو تم البتہ لیجاوی اللہ تمکو اور البتہ
لاوی ایک قوم کو کہ گناہ کرین پہر بخشش مانگین اللہ سی پس بخشی اللہ انکو نقل کی یہہ مسلم نی ف مقصود بیان کرنا مغفرت اور وسعت رحمت اللہ
تعالی کا ہی کہ وہ ایسا بخشنی والا ہی واسطی ظاہر کرنی معنی اسم غفور کی تا لوگ توبہ کرنی مین رغبت کرین اور مقصود گناہ پر رغبت دلانی نہین ہے اسلیے کہ
اوس سے منع کیا ہی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلیے بہیجا ہی فخر الدین رح وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ یَدَہٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ النَّھَارِ وَیَبْسُطُ یَدَہٗ بِالنَّھَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی پہیلاتا ہی ہاتھہ اپنا رات کو تا کہ توبہ کری گناہ کرنیوالا دن کا اور پہیلاتا
ہی ہاتھہ اپنا دن کو تا کہ توبہ کری گناہ کرنیوالا رات کا یہانتک کہ نکلی آفتاب مغرب کیطرف سی نقل کی یہہ مسلم نی ف پہیلانا ہاتھہ کا کنایہ ہی طلب کرنی سی
اسلیے کہ عادت ہے لوگونکی کہ جب کسی سی کچہہ مانگتی ہین تو ہاتھہ پہیلاتی ہین اوسکی آگی پس معنی یہہ ہین کہ بلاتا ہی گنہگارونکو توبہ کیطرف اور بعضون نے
کہا کہ یہہ کنایہ ہی وسعت مغفرت و رحمت سی اور یہانتک کہ نکلی آفتاب الخ یعنی جب طلوع ہوگا آفتاب مغرب کیطرف سی تو دروازہ توبہ کا بند ہو جاویگا پہر کسیکی
توبہ نہین قبول ہوویگی ع وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ جب اقرار کرتا ہی یعنی اپنی گناہ کا پہر توبہ کرتا ہی قبول کرتا
ہی اللہ تعالی توبہ اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ
الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِھَا تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو توبہ کری پہلی نکلنی آفتاب
کی مغرب کیطرف سی قبول کریگا اللہ تعالی توبہ اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی ف کہا طیبی نے کہ یہہ حد ہے قبول ہونی توبہ کی کہ پہلی نکلنی آفتاب کے مغرب کیطرف سی توبہ قبول
ہوتی ہی بعد اوسکی نہوگی اور ایک حد اسکی اور ہے کہ پہلی حالت غرغرہ کی توبہ کری حالت غرغرہ کی توبہ بہی نہین قبول ہوتی ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَلّٰہُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَۃِ عَبْدِہٖ حِیْنَ یَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنْ اَحَدِکُمْ کَانَتْ رَاحِلَتُہٗ بِاَرْضِ فَلَاۃٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْہُ وَعَلَیْھَا طَعَامُہٗ
وَشَرَابُہٗ فَاَیِسَ مِنْھَا فَاَتٰی شَجَرَۃً فَاضْطَجَعَ فِیْ ظِلِّھَا قَدْ اَیِسَ مِنْ رَاحِلَتِہٖ فَبَیْنَمَا ھُوَ کَذٰلِکَ اِذْ ھُوَ بِھَا قَائِمَۃً عِنْدَہٗ فَاَخَذَ بِخِطَامِھَا ثُمَّ قَالَ
مِنْ شِدَّۃِ الْفَرَحِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَبْدِیْ وَاَنَا رَبُّکَ اَخْطَاَ مِنْ شِدَّۃِ الْفَرَحِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
البتہ اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہی ساتہہ توبہ کرنی بندی اپنی کی جس وقت کہ توبہ کرتا ہی طرف اوسکی بہ نسبت ایک تمہاری کی کہ ہو سواری اوسکی بیچ زمین جنگل
کی پہر جاتی رہی سواری اوس سے اور اوسپر تہا کہانا اور پینا اوسکا پس ناامید ہوا اوس سے یعنی بعد تلاش کرنیکی پہر آیا ایک درخت کی پاس پس لیٹ رہا
اوسکی سایہ مین ناامید ہو کر اپنی سواری سی پس اوس وقت کہ وہ تہا اسیطرح سی دیکہا کہ ناگہان سواری کہڑی ہی نزدیک اوسکی پس پکڑی مہار اوسکی پہر
کہا مارے نہایت خوشی کی یا الہی تو ہی بندہ میرا اور مین ہون رب تیرا چوک گیا مارے زیادتی خوشی کی نقل کی یہہ مسلم نی ف کہنا یون تہا کہ تو رب
میرا ہے اور مین بندہ تیرا بسبب نہایت خوشی کی مدہوش ہو کر کہنی لگا بجای اوسکی کہ تو ہی بندہ میرا اور مین ہون رب تیرا مقصود بیان کرنا اسکا ہی کہ اللہ تعالی
بندیکی توبہ سی نہایت راضی ہوتا ہی اور توبہ قبول کرتا ہی اسکو مشابہت دی اوس شخص کی خوشیکی ساتہہ کہ گم ہوئی سواری اپنی جنگل مین پائی ح وَعَنْ
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَبْدًا اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ فَاغْفِرْہُ فَقَالَ رَبُّہٗ اَعَلِمَ عَبْدِیْ
اَنَّ لَہٗ رَبًّا یَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِہٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثُمَّ مَکَثَ مَا شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْہُ فَقَالَ

اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثُمَّ مَکَثَ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا قَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا اٰخَرَ فَاغْفِرْهُ لِیْ فَقَالَ اَعَلِمَ
عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ فَلْیَفْعَلْ مَاشَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق ایک بندی
یعنی اس امت مین سے یا اگلی امتونمین سے کیا گناہ پہر کہا ای پروردگار میری گناہ کیا مینی پس بخش اوس گناہ کو پس فرمایا پروردگار اوسکی نی یعنی فرشتونسے
کیا جانا بندی میری نی کہ تحقیق اوسکی لیی پروردگار ہی بخشتا گناہونکو یعنی جب چاہتا ہی جسکی لیی چاہتا ہے اور پکڑتا ہی ساتہہ گناہونکی یعنی جب چاہتا ہے
جسکی لیی چاہتا ہی بخشا مینی بندی اپنی کو پہر ٹہیرا یعنی گناہ کرنیسی ایکوقت تک کہ چاہا اللہ نی پہر کیا گناہ اور کہا ای پروردگار میری کیا مینی گناہ
پس بخش اوسکو پس فرمایا اللہ تعالی نی کیا جانا بندی میری نے کہ تحقیق اوسکی لیی پروردگار ہی بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی ساتہہ اوسکی بخشا مینی بندی
اپنی کو پہر ٹہیرا بندہ اوسوقت تک کہ چاہا اللہ نی پہر کیا گناہ کہا ای پروردگار میری کیا مینی گناہ اور پس بخش وسکو واسطی میری پس فرمایا کیا جانا
بندی میری نی کہ تحقیق واسطی اوسکی پروردگار ہی بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی ساتہہ اوسکی بخشا مینی بندی اپنی کو پس چاہیی کہ کری جو چاہی نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کری جو چاہی یعنی جبتک استغفار کرتا رہی حال یہہ کہ جبتک گناہ کرتا رہیگا اور استغفار کرتا رہیگا بخشونگا گناہ اوسکی
مقصود بیان کرنا فضیلت استغفار کا ہی اور تاثیر اوسکی کا بخشش گناہ ہونمین نہ امر ساتہہ گناہ کی ہر ع ح **وعن** جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ حَدَّثَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ لَا یَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَتَاَلّٰی عَلَیَّ اَنِّیْ لَا اَغْفِرُ لِفُلَانٍ فَاِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُ
عَمَلَكَ اَوْ كَمَا قَالَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جندب سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حدیث بیان فرمائی کہ ایک شخص نی یعنی اس امت میں سے
یا اگلی امتونمین سے کہا قسم ہی خدا کی نہین بخشیگا اللہ فلانیکو اور حدیث بیان فرمائی حضرت نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی فرمایا کون شخص ہے کہ قسم کہاتا ہی مجپر یہہ
کہ نہ بخشونگا فلانیکو پس تحقیق مینی بخشا فلانیکو اور ناپید کیا عمل تیرا یا مانند اسکی کہا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کوئی شخص گناہ بہت کرتا تہا اوسکو کسی نی
کہا کہ فلانی کو اللہ نہین بخشیگا کہی یہہ بات ازراہ تکبر کی کہ اوسکو بہت گنہگار جانا اور اپنی کو اچہا جانا جیسیکہ صادر ہوتی ہی بعضی جاہل صوفیونسی اور زاہد
کیا عمل تیرا یعنی باطل اور جہوٹی کی مینی قسم تیری حاصل یہہ کہ اوس قسم کہانیوالی نی جو یقین کیا تہا اوسکی نہ بخشی جانیکا اوسپر عتاب ہوا اور وہ بخشا گیا پس جائز
نہین ہے کسیکو قطعی دوزخی یا جنتی کہنا مگر جنکی حقمین نص وارد ہوئی ہی مضائقہ نہین انکو کہنا ع **وعن** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ یَوْمِهٖ
قَبْلَ اَنْ یُّمْسِیَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّیْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ یُّصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ
الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی شداد بن اوس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی افضل استغفار یہہ ہے کہ کہی تو
یا الہی تو ہی ہے پروردگار میرا نہین کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تو نی مجکو اور مین بندہ تیرا ہون اور مین تیری عہد پر ہون یعنی مستقیم ہون اور بر وفا کرنی عہد
میثاق کی اور تیری وعدی پر ہون یعنی یقین کرنیوالا ہون ساتہہ وعدی تیری کی کہ حشر کی ہوئیگا اور سوائے اسکیکا جو کیا ہی لقدر طاقت اپنی کی پناہ مانگتا ہون
ساتہہ تیری برائی اوس چیز کیسی کہ کی مینی اقرار کرتا ہونمین واسطی تیری ساتہہ نعمتون تیری کی کہ مجپر ہین اور اقرار کرتا ہونمین ساتہہ گناہون اپنی کی پس بخش مجکو پس تحقیق
نہین بخشتا گناہونکو مگر تو فرمایا حضرت نی جو شخص کہ پڑہی ان لفظونکو دنمین یقین کرکر معنون انکی پر پہر مری اوسدن پہلی شام ہونیکی پس وہ بہشتیونمین سی ہی
اور جو کوئی پڑہی یہہ الفاظ رات کو اور وہ یقین کرنیوالا ہو ساتہہ معنون ان الفاظ کی پہر مرے پہلی صبح سی پس وہ بہشتیونمین سے ہی نقل کی یہہ بخاری نے **الفصل
الثانی** فصل دوسری **عن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ

غفرت لك على ما كان فيك ولا ابالي يا ابن آدم لو بلغت ذنوبك عنان السماء ثم استغفرتني غفرت لك ولا ابالي يا ابن آدم انك لو لقيتني بقراب الارض خطايا ثم لقيتني لا تشرك بي شيئا لاتيتك بقرابها مغفرة رواه الترمذي ورواه احمد والدارمي عن ابي ذر وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی ای بیٹی آدم کی تحقیق تو جبتک مانگی گا مجھسی یعنی بخشش گناہوں کی اور امید رکھی گا مجھسی بخشونگا میں تجکو کسی عمل پر ہو تو اور نہیں پروا رکھتا میں یعنی تیرا بخشنا یہہ بڑی چیز نہیں میری نزدیک اگرچہ بڑا گنہگار ہو تو ای بیٹی آدم کی اگر پہنچین گناہ تیری بلندی آسمان تک پھر بخشش مانگی مجھسی بخشونمین تجکو اور نہیں پروا رکھتا میں ای بیٹی آدم کی تحقیق تو اگر ملی مجھسی ساتھہ بھری زمین کے خطاؤنسی پھر ملی مجھسی حالیکہ نہ شریک کرتا ہو ساتھہ میرے کسیکو البتہ آؤنمین تیرے پاس ساتھہ بھری ہوئی زمین کی اندازہ بخشش کی نقل کیے یہہ ترمذی نی اور نقل کی احمد اور دارمی نی ابی ذر سے اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن غریب ہے **وعن** ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال اللہ تعالی من علم اني ذو قدرة على مغفرة الذنوب غفرت له ولا ابالي ما لم يشرك بي شيئا رواه في شرح السنة

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ نقل کیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا فرمایا اللہ تعالی نی جس شخص نے جانا کہ میں صاحب قدرت ہوں اوپر بخشنی گناہوں کی بخشتا ہوں واسطی اوسکی اور نہیں پروا کرتا میں جبتک نہ شریک کری ساتھہ میری کسیکو نقل کی یہہ شرح السنہ میں **ف** دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ جاننا بندہ کا اسکو کہ اللہ قادر ہی مغفرت گناہوں پر سبب ہے مغفرت کا اسلیے کہ جو کوئی جانتا ہی کہ اللہ تعالی قادر ہی گناہوں کی بخشنی پر امید رکھتا ہی اوس سے اور جو کوئی امید رکھتا ہی کریم سی وہ محروم نہیں کرتا اوسکو اور یہہ حدیث مانند اس حدیث کی ہی انا عند ظن عبدي بي منقول ہی کہ حماد بن سلمہ نی عیادت کی سفیان ثوری کی پس کہا سفیان نی حماد سی کیا گمان کرتا ہی تو کہ بخشی گا اللہ مجھہ جیسیکو کہا حماد نی اگر اختیار دیا جاؤں میں درمیان حساب لینی اللہ کی مجھسی اور درمیان حساب لینی باپ اپنی کی تو اللہ سے کو میں اختیار کروں اسلیے کہ اللہ زیادہ باپ سے رحم کرتا ہی بہتر حاصل یہہ کہ تم امید وار مغفرت کی رہو وہ ارحم الراحمین ہے ع ح

وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لزم الاستغفار جعل اللہ له من كل ضيق مخرجا ومن كل هم فرجا ورزقه من حيث لا يحتسب رواه احمد وابو داود وابن ماجه اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی لازم کری استغفار کو گردانتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی ہر تنگی سی راہ نکلنی کے اور ہر غم سی خلاصی اور رزق دیتا ہی اوسکو یعنی حلال طیب اوس جاگہہ سی کہ نہیں گمان کرتا نقل کیے یہہ احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** لازم کری یعنی وقت صادر ہونی گناہ کی اور ظاہر ہونی بلا کی پڑہا کری یا معنی یہہ ہین کہ مداومت کری اوسپر اسلیے کہ ہر دم میں محتاج ہی وسکا اسلیے فرمایا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طوبى لمن وجد في صحيفته استغفارا كثيرا اور یہہ فضیلت مذکورہ اسلیے ہی کہ جو کوئی لازم کرتا ہی استغفار کو تو تعلق دل کا اور اعتماد اللہ پر ہوتا ہی اور بخشی جاتی ہین گناہ اوسکی پس یہہ حکم متقی اور متوکل کی ہوتا ہی اور انکی شان میں یہہ آیت وارد ہوئی ہی ومن يتق الله يجعل له مخرجا ويرزقه من حيث لا يحتسب ومن يتوكل على الله فهو حسبه پس یہہ حدیث اس آیہ سی نکالی گئی ہے اور فضیلت استغفار کی اور فائدہ مند ہونا اوسکا اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہی فقلت استغفروا ربكم انه كان غفارا يرسل السماء عليكم مدرارا ويمددكم باموال وبنين ويجعل لكم جنات ويجعل لكم انهارا منقول ہے حسن بصری سے کہ ایک شخص نے شکوہ کیا اونسی قحط سالی کا پس کہا استغفار کر اللہ سے پھر شکوہ کیا ایک دوسرے شخص نے محتاجگی کا پھر ایک دوسرے نی کمی اولاد کا پھر ایک دوسرے نی کمی پیدائش کا زمین کی پس ہر ایک کو حکم کیا استغفار کا پس کہا گیا اونسی کہ شکوہ کیا لوگوں نی تمسی کئی چیزوں کا اور حکم کیا تمنی اون سبہونکو استغفار کرنی کا پس پڑہی اونہوں نی آیت فقلت استغفروا الخ یعنی جواب لی ہین سب اس آیت سی ثابت ہین ع **وعن** ابي بكر الصديق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اصر من استغفر وان عاد في اليوم سبعين مرة رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہی ابی بکر صدیق رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں اصرار کیا اوسنی گناہ پر اوس شخص نی کہ استغفار کی اگرچہ عود کری دن میں ستر بار یعنی بار بار وہی گناہ کری نقل کیے یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** اصرار دوام یعنی

گناہ پر بڑا ہی کہ اصرار صغیرہ پر کبیرہ ہوتا ہی اور اصرار کبیرہ پر کفر کو پہنچاتا ہی پس فرمایا جو کوئی استغفار کرتا ہی وہ شرمندہ ہوتا ہی گناہ پر صغیرہ ہو یا کبیرہ خارج ہوتا ہی
حد اصرار سی کہ مصر وہ ہی جو استغفار نکری اور نادم نہووی ۱۲ فخر وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِيْ اٰدَمَ خَطَّاءٌ
وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو بنی
آدم ہی خطاکار ہی یعنی سوا انبیا علیہم السلام کی اس لیی کہ وہ معصوم ہین خطا سی اور بہترین خطا کرنیوالون کی توبہ کرنیوالی ہین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ
اور دارمی نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِيْ
قَلْبِهٖ فَاِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُهٗ وَاِنْ زَادَ زَادَتْ حَتّٰى تَعْلُوَ قَلْبَهٗ فَذٰلِكُمُ الرَّانُ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَلَّا بَلْ رَانَ
عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مومن جب گناہ کرتا ہی ہوتا ہی ایک نقطہ سیاہ اوسکی دلمین پھر اگر توبہ کرتا ہی و طلب
بخشش کی کرتا ہی صاف کیا جاتا ہی دل اوسکا اور اگر زیادہ کیا گناہ زیادہ ہوتا ہی وہ نقطہ یہانتک چھا جاتا ہی اوسکی دلپر پس یہہ ہی ران یعنی زنگ کہ ذکر
کیا اللہ تعالی نی اس آیت مین ہرگز نہین یون بلکہ زنگ باندھا ہی اونکی دلونپر اوس چیز نی کہ تھی کرتی یعنی گناہ یہانتک کہ نہین باقی رہی اونمین خیر ہرگز نقل
کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** چھا جاتا ہی یعنی ڈھانپ لیتا ہی نور دل کو پس اندھا ہوتا ہی بینائی
دلکی سی پس نہین دیکھتا کوئی چیز علمون نفع دینی والیسی اور حکمتون فائدہ مندسی اور جاتی رہتی ہی شفقت و رحمت کہ نہ اپنی پر رحم کرتا ہی نہ اورون
پر اور ثابت ہوتی ہین اوسکی دلمین آثار ظلم اور فتنہ کی اور جرات کرتا ہی گناہ پر ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی تحقیق اللہ تعالی قبول کرتا ہے توبہ بندی کی جبتک کہ نہین غرغرہ لگے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** جبتک کہ غرغرہ نہین لگتا ہی یعنی
جبتک کہ یقین نہین ہوتا موت کا جبتک توبہ مقبول ہی اور جب یقین ہو موت کا توبہ نہین مقبول و ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ مطلق توبہ وقت
مرنیکی نہین درست خواہ توبہ کفر سی کری خواہ گناہ سی اور ظاہر آیت لیست التوبہ الخ سی بھی یہی معلوم ہوتا ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ توبہ گناہونسی
صحیح ہی نہ کفر سی پس اونکی نزدیک ایمان یاس کا غیر مقبول ہی اور توبہ یاس کی مقبول ہی اور کہا طیبی نی کہ یہہ حکم گناہونسی توبہ کرنیکا ہی اور اگر
کسی کے حق اوسکا بخشوا دی ایسی حالت مین تو صحیح ہی ۱۲ ح وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ
قَالَ وَعِزَّتِكَ يَا رَبِّ لَا اَبْرَحُ اُغْوِيْ عِبَادَكَ مَا دَامَتْ اَرْوَاحُهُمْ فِيْ اَجْسَادِهِمْ فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَارْتِفَاعِ
مَكَانِيْ لَا اَزَالُ اَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق شیطان نی
عرض کیا پروردگار سی قسم تیری عزت کی ای رب میرے ہمیشہ گمراہ کرتا رہونگا تیری بندونکو جبتک کہ ارواح اونکی بدنون اونکی مین ہونگی پس فرمایا
پروردگار عزوجل نی قسم ہی اپنی عزت اور بزرگی کی اور بلندی مرتبہ اپنی کی کہ ہمیشہ بخشتا رہونگا مین اونکو جبتک کہ بخشش مانگتی رہین گے مجھ سے نقل
کی یہہ احمد نی وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهٗ
مَسِيْرَةُ سَبْعِيْنَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهٖ وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا
اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی صفوان بن عسال سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق
اللہ تعالی نی پیدا کیا جانب مغرب کی ایک دروازہ توبہ کی لیی کہ عرض اوسکا مسافت ستر برس کی ہی نہین بند کیا جاتا جبتک کہ نکلی آفتاب جانب مغرب سے اور یہہ یعنی

طلوع ہونا آفتاب کا مغرب کیطرف سی مانع ہی قبول توبہ کا معنی ہین اللہ تعالی کی اس قول کی اوسدن کہ آویگی بعضی نشانیان پروردگار تیرکی نہین نفع
دیگا کسی جان کو ایمان اوسکا ایسی جان کہ نہی ایمان لائی پہلی سی یعنی پہلی آنی بعضی نشانیونکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** توبہ کی لیے
یعنے کہلا ہوا ہی توبہ کرنیوالونکی لیے یا علامت ہے واسطی صحت توبہ اور قبول توبہ کی حاصل یہہ کہ لوگونکی لیے دروازہ توبہ کا کہلا ہوا ہی جبتک کہ آفتاب
مغرب کیطرف سی نہین نکلتا جب وہ ہی نکلیگا تو دروازہ توبہ کا بند ہو جائیگا پس نہین قبول ہوویگا ایمان اور نہ توبہ گناہونسی اور اوسدن کہ آویگی الخ
یعنے ظاہر کریگا بعضی نشانیان رب تیرا جبکہ قریب ہوگی قیامت کہ وہ نشانی طلوع ہونا آفتاب کا ہی مغرب سے اور باقی آیۃ یہہ ہے او کسبت فی ایمانہا خیرا یعنی
یا نہی جان کہ کی حالت ایمان اپنی کی مین بہلائی یعنی توبہ نفع دیگی اوسکو توبہ حاصل آیۃ کا یہہ ہے کہ جسدن آفتاب مغرب کے جانب سے نکلیگا تو جو کوئی
پہلے اوسکی ایمان نہ لایا ہوگا یا ایمان پر ہوگا لیکن گناہونسی توبہ نکی ہوگی تو اوسکو ایمان یا توبہ اوسدن سے نہ نفع دیگی ۱۲ع **وَعَنْ مُعَاوِيَةَ** قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتّٰى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا رَوَاهُ
اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی معاویہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین موقوف ہوگی ہجرت یعنی گناہونسی طرف توبہ کی یہانتک
کہ موقوف ہو توبہ اور نہین موقوف ہوگی توبہ یہانتک کہ نکلی آفتاب مغرب کیطرفسی نقل کی یہہ احمد اور ابوداؤد اور دارمی نی **ف** یعنی جبتک توبہ موقوف
نہین ہوتی یعنی قبول ہوتی ہی تب تلک گناہونسی آدمی پاک ہوسکتا ہی اور جب توبہ موقوف ہوگی گناہونسی نہین پاک ہوسکیگا اور توبہ جب
موقوف ہوگی کہ آفتاب مغرب سے نکلیگا حاصل یہہ کہ جبتک آفتاب مغرب سے نہین نکلتا توبہ کر کر پاک ہوسکتا ہی اور جب وہ ہی نکلیگا تو توبہ سی نہین پاک
ہوویگا ۱۲ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلَيْنِ كَانَا فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مُتَحَابَّيْنِ اَحَدُهُمَا مُجْتَهِدٌ
فِي الْعِبَادَةِ وَالْاٰخَرُ يَقُوْلُ مُذْنِبٌ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اَقْصِرْ عَمَّا اَنْتَ فِيْهِ فَيَقُوْلُ خَلِّنِيْ وَرَبِّيْ حَتّٰى وَجَدَهٗ يَوْمًا عَلٰى ذَنْبٍ اسْتَعْظَمَهٗ فَقَالَ اَقْصِرْ فَقَالَ خَلِّنِيْ وَرَبِّيْ
اَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيْبًا فَقَالَ وَاللهِ لَا يَغْفِرُ اللهُ لَكَ اَبَدًا وَلَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ فَبَعَثَ اللهُ اِلَيْهِمَا مَلَكًا فَقَبَضَ اَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَهٗ فَقَالَ لِلْمُذْنِبِ
اُدْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِيْ وَقَالَ لِلْاٰخَرِ اَتَسْتَطِيْعُ اَنْ تَحْظُرَ عَلٰى عَبْدِيْ رَحْمَتِيْ فَقَالَ لَا يَا رَبِّ قَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ اِلَى النَّارِ رَوَاهُ اَحْمَدُ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دو شخص تھے بنی اسرائیل مین آپس مین دوست ایک اونمین سے بہت محنت کہینچتا تہا بندگی
کرنی مین اور دوسرا کہتا تہا کہ مین گنہگار ہون یعنی اقرار کرتا تہا اپنی گناہ کا پس شروع کیا عبادت کرنیوالی نی کہ کہتا تہا گنہگار کو باز آ اوس چیز سی کہ تو اوس مین
ہی یعنی گناہ سی پس کہتا گناہ گار کہ چہوڑ مجکو ساتہہ پروردگار میرکی یعنی مالک وہ غفور الرحیم ہی یہانتک پایا اوس عابد نی اوسکو ایکدن ایک گناہ پر کہ بڑا جانتا
اوسکو پس کہا باز آ پس کہا گنہگار نی چہوڑ دی مجکو ساتہہ پروردگار میرکی کیا بہیجا گیا ہی تو مجہپر داروغہ پس کہا عبادت کرنیوالی والی نی قسم ہی خدا کی
نہین بخشیگا اللہ تجکو کبہی اور نہ داخل کریگا تجکو بہشت مین پس بہیجا اللہ تعالی نی طرف اون دونون کی فرشتہ پہر قبض کی ارواح اون دونون کی پس اکٹہی
ہوئی دونو یعنی ارواحین اونکی نزدیک اللہ تعالی کی یعنی برزخ مین یا عرش کی نیچی پس فرمایا گنہگار کو داخل ہو بہشت مین بسبب رحمت میری کی اور فرمایا
دوسرے کو کہ کیا طاقت رکہتا ہی تو یہہ کہ محروم کری بندی میرے کو رحمت میری سی پس کہا اوسنی کہ نہین طاقت رکہتا مین ای پروردگار میرے فرمایا پروردگار نی لیجاؤ اوسکو
یعنے جو کہ دوزخ پر متعین ہے کہ لیجاؤ اسکو طرف دوزخ کے نقل کی یہہ احمد نی **ف** اوس شخص نے جو عجب و اعتماد کیا اپنی عمل پر اور حقیر جانا اوس گنہگار کو اور کہا کہ اللہ تعالی
نہین بخشیگا تجکو مستحق عذاب کا ہو سیلے کہا ہی کسی بزرگ نی جو گناہ کہ باعث ہو ذلیل و حقیر جاننی کا اپنی تئین وہ بہتر ہی اوس طاعت سے کہ لازم کری عجب و تکبر ع
وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ
رَحْمَةِ اللهِ اِنَّ اللهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا وَلَا يُبَالِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ يَقُوْلُ بَدَلَ يَقْرَأُ

اور روایت ہی اسما بنتی یزید کیسی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ پڑہتی تہی یہہ آیت ای میرے بندو کہ زیادتی کی ہی نفس اپنے پر یعنی بسبب گناہ کرنیکی
ناامید مت ہو رحمت خدا کیسی اسواسطے کہ اللہ تعالی بخشتا ہی گناہ سب اور نہین پروا رکہتا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے اور شرح
السنۃ مین لفظ یقول کا ہی بدلے قرا کی **ف** بخشتا ہی گناہ یعنی کافرون کی ساتہہ توبہ کی اور مومنون کی ساتہہ توبہ اور بغیر توبہ کی بہی اگر چاہتا ہی ع و
عن ابن عباس فی قول اللہ عز وجل الا اللمم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تغفر اللہم تغفر جما وای عبد لک لا الما
رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح غریب اور روایت ہے ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی الا اللمم کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر بخشی
تو یا الہی تو بخشدی بڑی گناہ اور کونسا بندہ تیرا ہی کہ جسنی نہین کیی چہوٹی گناہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **ف** ساری
آیت یون ہے والذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم ان ربک واسع المغفرۃ یعنی جو لوگ پرہیز کرتی ہین بڑے گناہونسی اور بےحیائیونسی سوای چہوٹی گناہونکی
تحقیق پروردگار تیرا فراخ کرنیوالا ہی مغفرۃ کا پس اس آیت مین جو ہی سوائے چہوٹی گناہونکی ایہہ حضرت نی بطور سند کی شعر مذکور پڑہا کہ اس سے یہی معلوم
ہوتا ہے کہ مومن خالی نہین ہے چہوٹی گناہونسی اور حاصل یہہ ہے کہ شان فضل تیرا ایسا ہی کہ اگر چاہی تو بخشی تو کبیرہ گناہونکو چہوٹونکی تو کیا حقیقت ہی اور
کونسا بندہ تیرا ہے کہ چہوٹی گناہ نہین کرتا اور تو نہین بخشتا بلکہ چہاڑ دیتا ہے اونکو بسبب نیکیونکی اور یہہ شعر امیۃ بن ابی صلت کا ہی کہ ایام جاہلیت کی شاعرونمین
سی ہے بہت عبادت کرتا تہا اوس وقت مین اور ایمان کہتا تہا قیامت پر پایا زمانہ اسلام کا لیکن مسلمان نہین ہوا اور وہ شعر حکمت آمیز کہتا تہا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی شعر سنتی تہی اور خود بہی کبہی پڑہتی تہی شعر ع و عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
اللہ تعالی یا عبادی کلکم ضال الا من ہدیت فسلونی الہدی اہدکم وکلکم فقراء الا من اغنیت فسلونی ارزقکم وکلکم
مذنب الا من عافیت فمن علم منکم انی ذو قدرۃ علی المغفرۃ فاستغفرنی غفرت لہ ولا ابالی ولو ان اولکم واخرکم وحیکم و
میتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا علی اتقی قلب عبد من عبادی ما زاد ذلک فی ملکی جناح بعوضۃ ولو ان اولکم واخرکم وحیکم
ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا علی اشقی قلب عبد من عبادی ما نقص ذلک من ملکی جناح بعوضۃ ولو ان اولکم و
اخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا فی صعید واحد فسال کل انسان منکم ما بلغت
امنیتہ فاعطیت کل سائل منکم ما نقص ذلک من ملکی الا کما لو ان احدکم مر بالبحر فغمس فیہ ابرۃ ثم رفعہا ذلک
بانی جواد ماجد افعل ما ارید عطائی کلام وعذابی کلام انما امری لشیء اذا اردت ان اقول لہ
کن فیکون رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی
اللہ تعالی ای بندو میری سب تم گمراہی ہو راہ مگر جسکو ہدایت کی مینی پس مانگو مجہسی ہدایت ہدایت کرونگا مین تمکو اور سب تم محتاج ہو یعنی ظاہر و باطن مین
مگر جسکو دولتمند کیا مینی پس مانگو مجہسی روزی دونگا مین تمکو یعنی حلال طیب اور سب تم ہو گنہگار یعنی متصور ہی سب سے گناہ مگر جسکو بچا لیا مینی یعنی انبیا کو پس جسنی جانا تم مین سی
کہ تحقیق مین قدرت والا ہون بخشنی پر پہر بخشش مانگی مجہسی بخشونگا مین اوسکو یعنی سب گناہ اوسکی اور نہین پروا رکہتا مین اگر اگلی تمہاری اور پچہلی تمہاری اور زندی تمہاری
اور مردی تمہاری اور تر تمہاری اور خشک تمہاری یعنی جوان و بوڑہی تمہاری یا عالم و جاہل تمہاری یا فرمان بردار و گنہگار تمہاری غرضکہ سب مخلوقات
جمع ہون اوپر بڑی متقی دل بندی کی میری بندونمین سی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہین نہ زیادہ کری یہہ یعنی جمع ہونا میری ملک مین بقدر بازو مچہر کی اور اگر
تحقیق اگلی تمہاری اور پچہلی تمہاری اور زندی تمہاری اور مردی تمہاری اور تر تمہاری اور خشک تمہاری جمع ہون اوپر بدبخت ترین دل بندی کی
میری بندونمین سے کہ وہ ابلیس لعین ہی نہ کم کری یہہ میری ملک مین سے قدر بازو مچہر کی اور اگر تحقیق اگلی تمہاری اور پچہلی تمہاری اور زندی تمہاری اور مردی تمہاری اور تر تمہاری

اور بہرنا

اور خشک تمہاری جمع ہون ایک جگہہ مین پہر مانگی ہر آدمی تم مین سے آرزو اور مقدار کہ پہونچی آرزو اوسکی یعنی جو حاجت کہ دلمین رکہتا ہو پہر دون مین ہر مانگنی والی کو مانگا ہوا تو
یعنی مقاصد اوسکی نہ کم کری یہہ یعنی دنیا اور حاجت روائی کرنی ملک میری سی کچہہ مگر جیسا کہ اگر تم ایک مین کا گذری دریا پر پہر ڈالی اوسمین سوئی پہر اوٹہا دی اوسکو
یعنی بالفرض والتقدیر اگر کمی ہو تو اتنی ہو کہ جتنا پانی سوئی مین لگ جاتا ہی ورنہ اوسکی ملک مین کمی کا کیا ٹہکانا وہ کتنا ہی دی اوسکی ہان ہرگز کمی نہین
ہوتی یعنی نہ کم ہونا یا روا کرنا حاجتونکا بسبب اسکی ہی کہ مین بہت سخی ہون بہت دینی والا کرتا ہون جو چاہتا ہون یعنی یہہ تمام سخاوت و کرم ساتہہ ارادہ
اور اختیار میری کی ہی ارادہ بندیکو دخل نہین دینا میرا حکم کرتا ہی اور عذاب میرا حکم کرتا ہی یعنی ایک حکم مین یہہ سب کرتا ہون محتاج اسباب کا نہین نہین
ہی امر میرا واسطی کسی چیز کی جس وقت کہ چاہتا ہون مین یعنی پیدا کرنا اوسکا مگر یہہ کہ کہتا ہون مین اوس چیز کو ہو جا پس ہو جاتی ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن
ماجہ نی **وعن** انس عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قرأ هو اهل التقوى واهل المغفرة قال قال ربكم انا اهل ان اتقى فمن اتقاني
فانا اهل ان اغفر له رواه الترمذي وابن ماجة والدارمي روایت ہی انس سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ اونہون نی پڑہی یہہ آیت کہ وہی صاحب ہی تقوی کا اور
بخشش کا فرمایا حضرت نی بیچ تفسیر آیت مذکورہ کی کہ فرمایا رب تمہاری نی کہ مین لائق اسکی ہون کہ لوگ پرہیز کرین شریک کرنی سی ساتہہ میری پس جو کوئی پرہیز
کرتا ہی شریک کرنیسی ساتہہ میری پس مین ہون لائق اسکی کہ بخشون مین اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** مضمون اس آیت کا مانند مضمون
اس آیت کی ہی ان الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء یعنی تحقیق اللہ نہین بخشتا یہہ کہ شریک کیا جاوی ساتہہ اوسکی اور بخشتا ہی سوای اسکی واسطے
جسکی کہ چاہتا ہی ع **وعن** ابن عمر قال ان كنا لنعد لرسول الله صلى الله عليه وسلم في المجلس يقول رب اغفر لي وتب علي
انك انت التواب الغفور مائة مرة رواه احمد والترمذي وابو داود وابن ماجة اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تحقیق تہی ہم البتہ گنتی
واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مجلس مین کہتی سو باری پروردگار میری بخش واسطی میری اور قبول کر توبہ میری تحقیق تو ہی ہی توبہ قبول کرنیوالا بخشنی
والا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **وعن** بلال بن يسار بن زيد مولى النبي صلى الله عليه وسلم قال حدثني
ابي عن جدي انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من قال استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب
اليه غفر له وان كان قد فر من الزحف رواه الترمذي وابو داود لكنه عند ابي داود هلال بن يسار قال الترمذي هذا حديث غريب
اور روایت ہی بلال بیٹی یسار بیٹی زید کی سی کہ زید موالی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا کہا حدیث کی مجہہ سی باپ میری نی کہ نقل کی دادا میری سی یہہ کہ اونہون نی
سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جو شخص کہ کہی طلب بخشش کی کرتا ہون مین اللہ سے وہ اللہ کہ نہین کوئی معبود مگر وہ زندہ خبرگیری کرنیوالا اور توبہ
کرتا ہون مین طرف اوسکی بخشش کیجاتی ہی واسطی اوسکی اگرچہ بہاگا ہو لڑائی کفار کیسی کہ کبیرہ گناہ ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی لیکن نزدیک ابی داود
کی ہلال بن یسار ہی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے **ف** لفظ الحی القیوم کو زبر ہی ہی اور پیش ہی لیکن مشہور زبر اور اکثر روایتون مین ہی اور مستغفا
یہی تو صدق سی یہہ جناب کہ آیا ہی کہ استغفار کرنیوالا گناہ سی اور حالمین کہ مقیم ہو اوس گناہ پر مانند ٹہٹہا کرنیوالیکی ہی ساتہہ رب اپنی کی عیاذا باللہ منہ

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل ليرفع الدرجة
للعبد الصالح في الجنة فيقول يا رب انى لي هذه فيقول باستغفار ولدك لك رواه احمد روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ عز وجل البتہ بلند کرتا ہی درجہ واسطی بندہ نیکبخت کی بہشت مین پس کہتا ہی بندہ اے پروردگار میری کہان سی حاصل ہوا مجکو
یہہ درجہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ حاصل ہوا یہہ درجہ بسبب استغفار فرزند تیری کی واسطی تیری نقل کی یہہ احمد نی **وعن** عبد الله بن عباس قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما الميت في القبر الا كالغريق المتغوث ينتظر دعوة تلحقه من اب او ام او اخ

او صدیق فاذا لحقته کان احب الیه من الدنیا وما فیها وان اللہ تعالی لیدخل علی اہل القبور من دعاء اہل الارض امثال
الجبال ان ہدیۃ الاحیاء الی الاموات الاستغفار لہم رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عبد اللہ بن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے نہین ہوتا ہی مردہ قبر مین مگر مانند ڈوبنے والے کی فریاد کرنیوالیکی کہ کوئی ہاتہہ اوسکا پکڑے منتظر ہوتا ہی دعا کا کہ پہنچے اوسکو باپ کیطرفسے یا مانکیطرفسے
یا بہائیکیطرف سے یا دوست کیطرفسے پس جسوقت کہ پہنچتی ہی دعا اوسکو ہوتا ہی پہنچنا دعا کا بہت پیارا طرف اوسکی دنیا سے اور دنیا کی چیزونسے اور تحقیق
اللہ تعالی البتہ پہنچاتا ہی قبر والونکو بسبب دعا زمین والونکی مانند پہاڑون کی یعنی ثواب بڑا اور رحمت اور بخشش در تحقیق تحفہ زندونکا طرف مردونکی
استغفار کرنا ہی اونکی لیے نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین وعن عبد اللہ بن بسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طوبی لمن وجد فی صحیفتہ
استغفارا کثیرا رواہ ابن ماجۃ وروی النسائی فی عمل یوم ولیلۃ اور روایت ہی عبد اللہ بن بسرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے خوشحالی ہی واسطی اوس شخص کے کہ پاوے اپنے اعمالنامہ مین استغفار بہت یعنی استغفار مقبول نقل کی یہہ ابن ماجہ نے اور نقل کی نسائی نے بیچ کتاب عمل
یوم ولیلہ کی ف روایت کی بزار نے انسؓ سے بطریق مرفوع کی کہ نہین دونو فرشتے اعمال لکہنے والے اوٹہا لیجاتے ہین اعمالنامہ بندہ کا ہر دن پہر
دیکہتا ہی اللہ تعالی اول اعمالنامہ مین اور اخیر مین استغفار مگر کہ فرماتا ہی تبارک تعالی بخشے مینے واسطے بندے اپنے کی وہ گناہ کہ درمیان دونو طرفون
اعمالنامہ کی ہین حاصل یہہ کہ صبح و شام کی استغفار سے یہہ مرتبہ حاصل ہوتا ہے ع وعن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللہم اجعلنی
من الذین اذا احسنوا استبشروا واذا اساءوا استغفروا رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی عائشہؓ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
تہے کہتے یا الہی کر مجہکو ان لوگون مین سے کہ جب نیکی کرین خوش ہون اور جب برائی کرین استغفار کرین نقل کی یہہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین
وعن الحارث بن سوید قال حدثنا عبد اللہ بن مسعود حدیثین احدہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والآخر عن نفسہ قال ان
المؤمن یری ذنوبہ کانہ قاعد تحت جبل یخاف ان یقع علیہ وان الفاجر یری ذنوبہ کذباب مر علی انفہ فقال بہ ہکذا ای بیدہ فذبہ
عنہ ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول للہ افرح بتوبۃ عبدہ المؤمن من رجل نزل فی ارض دویۃ مہلکۃ معہ راحلتہ
علیہا طعامہ وشرابہ فوضع راسہ فنام نومۃ فاستیقظ وقد ذہبت راحلتہ فطلبہا حتی اذا اشتد علیہ الحر والعطش او ما شاء اللہ قال
ارجع الی مکانی الذی کنت فیہ فانام حتی اموت فوضع راسہ علی ساعدہ لیموت فاستیقظ فاذا راحلتہ عندہ علیہا زادہ وشرابہ فاللہ
اشد فرحا بتوبۃ العبد المؤمن من ہذا براحلتہ وزادہ روی مسلم المرفوع الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہ فحسب وروی
البخاری الموقوف علی ابن مسعود ایضا اور روایت ہی حارث بن سویدؓ سے کہا حدیث کہین مجہکو عبد اللہ بن مسعود نے دو حدیثین ایک اونمین سے
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دوسرے نقل کی اپنی طرفسے کہ وہ یہہ ہے کہا کہ تحقیق مومن دیکہتا ہی اپنے گناہونکو گویا کہ بیٹہا ہوا ہی نیچے پہاڑ کی ڈرتا ہی
اس سے کہ گر پڑے اوسپر پہاڑ اور تحقیق فاجر دیکہتا ہی اپنے گناہونکو مانند مکہی کی کہ اوڑی اوسکی ناک پر پس اشارہ کیا ساتہہ اوس مکہی کی اسطرحسے یعنی اپنے
ہاتہہ سے پس اوڑایا اوسکو اپنی ناک سے یعنی مومن گناہ سے بہت ڈرتا ہی اور خوف کرتا ہی اسکا کہ پکڑا نہ جاؤن اور فاجر کو اپنے گناہ کرنیکی پروا نہین
ہوتی پہر کہا عبد اللہ نے یعنی حدیث جو حضرت سے سنی تہی وہ بیان کی کہ سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے البتہ اللہ تعالی بہت خوش
ہوتا ہی بسبب توبہ کرنے اپنے بندے مومن کی بہ نسبت اوس شخص کے کہ اوترا ایک میدان مین کہ خالی ہی درخت اور گہانس سے جگہہ ہی ہلاکت کی ساتہہ اوسکے تہی
سواری اوسکی اوسپر تہا کہانا اوسکا اور پینا اوسکا پس رکہا سر یعنی استراحت کی لیے زمین پر اور سو رہا کچہہ سوتا پہر جاگا اوس حالمین کہ تحقیق جاتی رہی سواری
اوسکی پہر تلاش کیا اوسکو یہانتک کہ جسوقت سخت ہوئی اوسپر گرمی اور پیاس اور جو چاہا اللہ تعالی نے یعنی بہوک سوائے گرمی و پیاس کے کہا پہر جاؤنمین طرف

مکان

مکان اپنی کی کہ تہا مین اوسمین پس سو رہون یہان تک کہ مرجاؤن پس رکہا اپنا سر اپنی بازو پر تاکہ مری پہر جاگا پس ناگہان سواری اوسکی اوسکی پاس حاضر ہو اوسپر توشہ اوسکا اور پانی اوسکا پس اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہی بسبب توبہ کرنی بندی مومن کی اس شخص سے ساتہہ سواری اپنی کی اور توشہ اپنی کی جیسی یہہ شخص اپنی سواری اور توشہ کی ملنی سی خوش ہوتا ہی اس سے زیادہ اللہ تعالی خوش ہوتا ہی بندی کی توبہ کرنی سی نقل کی مسلم نی ان دونو حدیثونکو کہ مرفوع ہی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فقط یعنی جسمین قصہ سواری کی بہاگنی اور پانی کا ہی اور حدیث جو موقوف ہی ابن مسعود پر کہ مومن گناہ کو مانند پہاڑ کی دیکہتا ہی وہ نہین ذکر کی اور نقل کی بخاری نی حدیث موقوف ہی **ف** حاصل یہہ کہ حدیث مرفوع متفق علیہ ہی اور حدیث موقوف افراد بخاری سے ہی اور اس حدیث مین اشارہ ہی طرف اس آیت کی ان اللہ یحب التوابین کہا امام غزالی نی کہ منقول ہی بڑی عالم باعمل و استاد ابی اسحاق اسفرائنی رحمۃ اللہ سے کہا اونہون نی کہا دعا کی مینی اللہ سبحانہ و تعالی سی تیس برس تک یہہ کہ نصیب کری مجکو توبہ نصوح پس قبول کی گئی دعا میری پہر تعجب کیا مینی اپنی دلمین اور کہا مینی سبحان اللہ ایک حاجت کی لیی دعا کی مینی تیس برس تک اور نہ روا ہوئی اتنی تک پس دیکہا مینی خواب مین کہ کوئی کہتا ہی مجکو کیا تعجب کیا تو نی اوس سے یہہ بہی جانتا ہی کہ کیا مانگتا ہی تو مانگتا ہی تو اللہ تعالی سی یہہ کہ دوست رکہی تجکو کیا نہین سنا تو نی اللہ تعالی سی کہ فرماتا ہی ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین پس یہہ حاجت کیا آسان ہی ع وعن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب العبد المؤمن المفتن التواب اور روایت ہے حضرت علیؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہی اوس بندی مومن کو کہ مبتلا ہوتا گناہ مین اور بہت توبہ کرتا ہی **ف** یہہ دوست رکہنا بسبب توبہ کی ہی نہ بسبب گناہ کی ح وعن ثوبانؓ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما احب ان لی الدنیا بہذہ الآیۃ یعبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا الآیۃ فقال رجل فمن اشرک فسکت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال الا ومن اشرک ثلث مرات اور روایت ہے ثوبانؓ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہین دوست رکہتا مین کہ تحقیق میری لیی دنیا ہو بدلی اس آیت کی ای میری بندو جنہون نی زیادتی کی اپنی جانون پر یعنی ساتہہ گناہ کی نہ ہو ناامید ہونا آخر آیت تک پہر کہا ایک شخص نی پس جس نی شرک کیا یعنی وہ بہی داخل ہی اس آیت کی حکم مین یا نہین یعنی بخشا جاویگا یا نہین پس خاموش ہوی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی واسطی انتظار امر الہی کی یا واسطی تفکر و تامل کے ادای جواب مین پہر فرمایا یعنی بموجب وحی کی یا اپنی اجتہاد سی خبردار ہو جس شخص نی شرک کیا یعنی شرک کیا اور توبہ کی اپنی زندگی مین توبہ اوسکی قبول ہوئی پس وہ بہی داخل ہی اس آیت کی حکم مین تین بار فرمایا یہہ کلمہ **ف** نہین دوست رکہتا مین الخ یعنی نہین دوست رکہتا مین کہ اس آیت کی بدلی تمام دنیا کی چیزین ہاتہہ لگین یا ورا اونکو للہ دون اور لذت اوٹہاؤن اوسکی لذت کی چیز نہین ایسی کہ خوشخبری ہی اسمین مغفرت گناہونکی اور بعد لفظ لا تقنطوا کی باقی آیت یہہ ہی من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم یہی مضمون حضرت علی کرم اللہ وجہہ نی ان شعرون مین باندہا ہی **شعر** ایا صاحب الذنب لا تقنطوا ❊ فان الالہ رؤف رؤف ❊ ولا ترحلن بلا عدۃ ❊ فان الطریق مخوف مخوف ❊ اور یہی مضمون ان شعرون فارسی کی مین ہی **شعر** غافل مرو کہ مرکب مردان مرد را ❊ در سنگلاخ بادیہ پیہا بریدہ اند ❊ نومید ہم مباش کہ رندان بادہ نوش ❊ ناگاہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند ❊ وغیرہ وعن ابی ذرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی لیغفر لعبدہ ما لم یقع الحجاب قالوا یا رسول اللہ وما الحجاب قال ان تموت النفس وہی مشرکۃ روی الاحادیث الثلثۃ احمد وروی البیہقی الاخیر فی کتاب البعث والنشور اور روایت ہے ابی ذرؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی البتہ بخشتا ہی واسطے بندی اپنی کی یعنی گناہ اوسکی جب تک کہ نہو پردہ درمیان بندی کی اور رحمت حق کی عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ کیا ہی پردہ فرمایا یہہ کہ مری آدمی اس حال مین کہ ہو شرک کرنیوالا نقل کین یہہ تینون حدیثین احمد نی اور نقل کی بیہقی نی اخیر کی کتاب بعث و نشور مین وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لقی اللہ لا یعدل

عَلَيْهِ مِثْلُ جِبَالٍ ذُنُوبًا غَفَرَ اللهُ لَهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ وَالنُّشُوْرِ روایت ہی ابی ذرسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ملاقات کری اللہ تعالی سی یعنی مری حالمین کہ برابر کرتا ہو ساتھ اللہ تعالی کی کسیکو دنیا مین پہر ہون اوسپر مانند پہاڑ کی گناہ یعنی بعد مرنیکی بخشیگا اللہ تعالی واسطی اوسکی اوسکے گناہ اگر چاہی گا نقل کی یہہ بیہقی نی کتاب بعث ونشور مین **وعن عبد الله بن مسعود** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَقَالَ تَفَرَّدَ بِهِ النَّهْرَانِيُّ وَهُوَ مَجْهُوْلٌ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ رَوَى عَنْهُ مَوْقُوْفًا قَالَ النَّدَمُ تَوْبَةٌ وَالتَّائِبُ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی توبہ کرنیوالا گناہ سے یعنی توبہ صحیحہ مانند اوس شخص کے ہی کہ نہین گناہ واسطی اوسکی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا بیہقی نی کہ فقط نقل کیا اوسکو نہرانی نی اور وہ مجہول ہی اور شرح السنہ مین روایت کی بغوی نی عبد اللہ بن مسعود سے بطریق موقوف کی کہ کہا عبد اللہ بن مسعود نی پشیمانی توبہ ہی یعنی پشیمانی بڑا رکن ہی توبہ کا اور توبہ کرنیوالا مانند اوس شخص کے ہی کہ نہین گناہ واسطی اوسکی **ف** جاننا چاہیی کہ توبہ جب ہوتی ہی ساتھہ شرطون معتبرہ کی تو نہین شک اوسکی قبول ہونی مین اور ہوتی ہی اوس سے مغفرت بموجب وعدہ الہی کی وہو الذی یقبل التوبة عن عبادہ اور استغفار از راہ محتاجگی اور کسر انفس کی بدون توبہ کی کبھی ہوتی ہی مٹانی والی گناہونکی اور کبھی نہین ہوتی لیکن ثواب پاتا ہی اوسپر البتہ حاصل یہہ کہ یہہ موقوف ہی مشیت ایزدی پر کہ چاہتا ہی استغفار سی گناہ دور کرتا ہی اور چاہتا ہی نہین دور کرتا ہی **باب** یہہ باب ہے بیچ بیان اون حدیثونکی کہ متعلق ہین پہلی باب سے **ف** اکثر نسخون مین فقط لفظ باب کا ہی اور بعضی نسخون مین ہے باب فی سعۃ رحمۃ اللہ یعنی اس باب مین بیان ہے وسعت رحمت باری تعالی کا

الفصل الاول

عن ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى اللهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ إِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ غَلَبَتْ غَضَبِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ مقدر کیا اللہ تعالی نی پیدا کرنا مخلوقات کا یعنی دن میثاق کی یا شروع کیا پیدا کرنا اونکا لکھی کتاب یعنی فرشتون کو یا قلم کو حکم کیا لکھنی کا پس وہ کتاب نزدیک اللہ تعالی کی ہی اوپر عرش اوسکی کی اور مضمون اوسکا یہہ ہے کہ تحقیق رحمت میری سبقت لیگئی ہی غضب میرے سے اور ایک روایت مین ہی کہ غالب ہے رحمت میری غضب میرے پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کتاب مشتمل اس حکم کی رکھی گئی اوپر عرش کی بسبب بزرگ قدری اوسکی کی اور مراد سبقت رحمت اور غلبہ اوسکی سی غضب پر غالب ہونا نشانیون رحمت کا اور بخشش و انعام اوسکی کا ہی کہ تمام مخلوقات کو گھیری ہوئی ہی اور بہت ہی اور نشانیان غضب کے کم ہین جیسیکہ فرمایا ان تعدوا نعمت اللہ لا تحصوہا اگر گنو تم نعمت اللہ کی نہین گن سکوگے اوسکو اور فرمایا ہی عذابی اصیب بہ من اشاء ورحمتی وسعت کل شیء اور بندی جو قصور کرتی ہین ادای شکر نعمت اوسکی مین وہ زیادہ از حد ہے جیسا کہ فرمایا ولو یؤاخذ اللہ الناس بظلمہم ما ترک علیہا من دابۃ پس یہہ رحمت ہی اللہ تعالی کی ہی کہ باقی رکھتا ہی اونکو اور روزی دیتا ہی اور نعمت پہنچاتا ہی اور عذاب نہین کرتا یہہ تو ظہور اوسکی رحمت کا دنیا مین ہے اور آخرت مین اس سے زیادہ ہوگا جیسا کہ حدیث آیندہ مین بیان اوسکا ہی **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فَبِهَا يَتَعَاطَفُوْنَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُوْنَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلَى وَلَدِهَا وَأَخَّرَ اللهُ تِسْعًا وَتِسْعِيْنَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ سَلْمَانَ نَحْوُهُ وَفِيْ آخِرِهِ قَالَ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق واسطی اللہ تعالی کی سو رحمتین ہین اوتاری اونمین سے ایک رحمت درمیان جن اور آدمی کی اور چارپایون کی اور زہریلی جانورونکی پس بسبب وہی رحمت کی آپسمین میل کرتی ہین اور بسبب اوسکی آپسمین رحم کرتی ہین اور بسبب اوسی رحمت کے مہربانی کرتا ہی جانور وحشی اپنی بچی پر اور رکہہ چھوڑی ہین اللہ تعالی نی ننانوے رحمتین کہ رحمت کریگا ساتھہ اونکی اپنی بندونپر یعنی مومنو پر دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری اور

مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کی سلمان سے مانند اسکی اور بیچ آخر اوسکیکی یہہ ہے کہ فرمایا حضرت نے پس جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا پورا کریگا اللہ ننانوین رحمتونکو ساتھہ اوس رحمت کی یعنی جو کہ دنیا مین پہنچی ہی **ف** اس روایت سے معلوم ہوا کہ یہانکی رحمت بہی ہوگی قیامت مین اور ننانوین وہ ہونگی سب ملکر سو رحمتین ہوجاوینگی ۱۲ **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهٖ اَحَدٌ وَّلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ اَحَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانے مومن اوس چیز کو کہ نزدیک اللہ کی ہی عذاب سے نہ طمع کرے ساتھہ بہشت اوسکیکی کوئی اور اگر جانے کافر اوس چیز کو کہ نزدیک اللہ کی ہی رحمت سے ناامید نہووے جنت اوسکی سے کوئی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** وارد ہوئی ہی یہہ حدیث بیچ بیان کثرت رحمت اور عذاب اوسکیکی تاکہ نہ مغرور ہو مومن ساتھہ رحمت اوسکیکی پس نڈر ہو عذاب اوسکی سے اور نہ ناامید ہو کافر رحمت اوسکیسے اور نہ چہوڑدے توبہ کرنی اور حاصل حدیث کا یہہ ہے کہ بندیکو لائق ہی کہ ہو درمیان خوف و رجا کی منقول ہی حضرت عمر رضی سے کہ کہا کہ اگر پکارا جاوے گا قیامت مین یہہ کہ داخل ہوگا ایک شخص جنت مین تو امید رکہونگا کہ وہ مین ہون اور اسیطرح کہ اگر پکارا جاوے گا کہ ایک شخص دوزخ مین جاوی گا تو گمان کرونگا کہ وہ مین ہون ۱۲ **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت بہت نزدیک ہے طرف ایک تمہارے کی تسمہ پاپوش اوسکیسے اور دوزخ ہی مانند اسکی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** حاصل یہہ کہ بہشت اور دوزخ بہت نزدیک ہین اچھے کام کرے اور امیدوار جنت کا ہی اور برے کام سے بچے اور ڈرتا ہی دوزخ سے ۱۲ **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ لِاَهْلِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَسْرَفَ رَجُلٌ عَلٰى نَفْسِهٖ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَوْصٰى بَنِيْهِ اِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَهٗ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهٗ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا لَّا يُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوْا مَا اَمَرَهُمْ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ وَاَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهٗ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ لَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا واسطے اپنے گہر کی لوگون کی ایک شخص نے کہ نہین کیے تہی بہلائی کبہی اور ایک روایت مین ہے کہ زیادتی کی تہی ایک شخص نے اپنی نفس پر یعنی گناہ بہت کیے تہے پس جب آئی اوسکو موت وصیت کی اپنی بیٹونکو کہ جب مرجاوے یہہ شخص یعنی مین پس جلادو اوسکو یعنی مجکو پہر اوڑاؤ آدہی راکہہ اوسکی جنگل مین اور آدہی دریا مین پس قسم ہے خدا کی اگر تنگی کریگا اللہ اوسپر اور مناقشہ کریگا حساب مین البتہ عذاب کریگا عذاب ایسا کہ نہ عذاب کریگا کسیکو عالم مین سے پس جب مرگیا کیا بیٹون اوسکی نے جو کہہ گیا تہا اونسے پس حکم کیا اللہ تعالی نے دریا کو پس جمع کیا دریانے اوس چیز کو کہ اوسمین تہے اور حکم کیا جنگل کو پس جمع کی جنگل نے وہ چیز کہ اوسمین تہے یعنی دریا اور جنگل نے اجزا اوس شخص کی سب جمع کیے اور وہ شخص درست ہو کر پیدا ہوا پہر فرمایا اللہ تعالی نے کسو اسطے کیا تہا تونے یہہ کہا اوس شخص نے کیا مینے ڈر تیرے سے اے پروردگار میرے اور تو داناتر ہی پس بخشا اللہ تعالی نے اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اوس شخص نے جلا کر اوڑانی کا حکم اسلیے کیا کہ وہ سمجہا تہا کہ عذاب خاص اوسکو ہوتا ہی کہ دفن کیا جاتا ہی پس اللہ سے ڈر کر ایسا حکم کیا وہ نکتہ نوازی ہی بات اوسکی پسند آگئی اور بخشدیا اور لفظ قدر اللہ کی معنی ایک تو یہی ہین جو ندکور ہوئی اس صورت مین تو کچہہ اشکال نہین وارد ہوتا اور اگر معنی اسکی یہہ لیں کہ اگر قادر ہوگا اللہ تو یہہ اشکال لازم آتا ہی کہ یہہ شک کرتا ہی قدرت باری تعالی مین اور وہ کفر ہی پس جواب اسکا بعضون نے یہہ کہا ہی کہ وہ شخص بیچ زمانہ فترت نبوت کی تہا یعنی اوسوقت مین کوئی نبی نہ تہا پس اوسوقت مین فقط توحید کافی تہی اور بعضون نے کہا کہ یہہ غلبہ حیرت و دہشت سے واقع ہوا کہ اوسمین آدمی حکم مجنون اور مغلوب العقل کا رکہتا ہی ماخوذ نہین ہوتا جیسیکہ ایک شخص کا ذکر اوپر کی باب مین ہوا کہ وقت پانی سواری کی بسبب نہایت خوشی کی کہا انت عبدی وانا ربک واللہ اعلم ۱۲ **وعن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ

قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِّنَ السَّبْيِ قَدْ تَحْلُبُ ثَدْيُهَا تَسْعٰى إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ
بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرَوْنَ هٰذِهٖ طَارِحَةً وَّلَدَهَا فِي النَّارِ فَقُلْنَا لَا وَهِيَ تَقْدِرُ عَلٰى أَنْ لَّا تَطْرَحَهٗ فَقَالَ
اللّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمر بن الخطاب ؓ سی کہ کہا آئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بندی پس ناگہان ایک عورت تہی بندیمین کہ
تحقیق بہتی تہی چہاتی اوسکی یعنی دودہ بہتا تہا بسبب کثرت کی ایسی کہ بچا اوسکی ساتہہ نہ تہا دوڑتی تہی یعنی بچی کی تلاش مین جسوقت کہ پاتی کسی لڑکیکو
بندیمین لیتی اوسکو اور لگاتی اوسکو اپنی پیٹ سی اور دودہ پلاتی اوسکو یعنی بسبب محبت بچی اپنی کی پس فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا گمان کرتی ہو
اس عورت کو کہ ڈالی بچا اپنا آگ مین یعنی جب غیر کی بچی پر یہہ محبت رکہتی ہی تو کیا گمان کرتی ہو کہ اپنی بچیکو آگ مین ڈالی گی پس کہا ہمنی کہ نہین ڈالیگی وحالت
مین کہ قادر ہو نہ ڈالنی پر پس فرمایا کہ البتہ اللہ بہت رحم کرنیوالا ہی اپنی بندونپر یعنی مومن بندونپر بہ نسبت اس عورۃ کی اپنی بچی پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
وعن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُّنْجِيَ أَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهٗ قَالُوْا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ
اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهٖ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا وَشَيْءٌ مِّنَ الدُّلْجَةِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ
تَبْلُغُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ نجات دیگا یعنی آگ سی کسیکو تم مین سے عمل وسکا یعنی
نرا عمل نہین نفع دیگا بلکہ جب فضل اور رحمت اوسکی ساتہہ ہو تو مفید ہی عرض کیا صحابہ نی اور نہ تمکو یعنی آپکو بہی عمل نہین نجات دیگا باوجود کامل ہونیکی فرمایا اور نہ
مجکو مگر یہہ کہ ڈہانکی مجکو اللہ اپنی طرف سی ساتہہ رحمت اپنی کی پس راست و درست کرو عمل کو مانند تیر کی اور میانہ روی کرو عمل مین یعنی زیادتی اور کمی نکرو عمل مین
اور اول روز مین عبادت کرو اور آخر روز مین عبادت کرو اور کچہہ رات کو یعنی نماز تہجد پڑہو اور میانہ روی اختیار کرو میانہ روی اختیار کرو یعنی عبادت مین
پہنچوگی تم منزل مقصود کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُدْخِلُ أَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ
وَلَا يُجِيْرُهٗ مِنَ النَّارِ وَلَا أَنَا إِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل کریگا کسیکو تم مین سے
عمل وسکا بہشت مین اور نہ بچاویگا اوسکو دوزخ سی یعنی عمل وسکا اور نہ مجکو یعنی نہین داخل کریگا مجکو عمل جنت مین مگر ساتہہ رحمت اللہ کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف**
مگر ساتہہ رحمت اللہ کے یعنی عمل کہ ساتہہ رحمت کے ہوگا وہ یہہ کام کریگا پس دخول بہشت کا ساتہہ محض فضل الہی کے ہوگا اور درجات وسکی بیچ اوسکی موافق اعمال کے ہ
وعن أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ إِسْلَامُهٗ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ
زَلَفَهَا وَكَانَ بَعْدُ الْقِصَاصُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلٰى أَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ وَّالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَّتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ اسلام لاوی بندہ پس اچہا ہو اسلام اوسکا یعنی خالص ہو نفاق سی کہ ظاہر و باطن
یکسان ہو جہاڑتا ہی اللہ تعالی اوس سے ہر گناہ کہ پہلی اسلام کی کیا تہا اور ہوتا ہی بعد اسکے بدل یعنی بعد اسلام لانیکی جو عمل کرتا ہی اوسپر بدلا ملتا ہی بیان اوسکا یہہ
ایک نیکی دہ چند لکہی جاتی ہی سات سو چند تک بلکہ زیادہ سات سو سے اور برائی مانند اوسکی یعنی جتنی کرتا ہی اوتنی ہی لکہی جاتی ہی مگر یہہ کہ تجاوز کری اللہ اوس سے
نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یہہ فضل و رحمت الہی ہے کہ نیکی کا ثواب دہ چند دیتا ہی سات سو چند تک اور جسکی لیی چاہتا ہی زیادہ بہی دیتا ہی موافق مشقت
اور صدق و اخلاص اوسکی اور بدی جتنی کرتا ہی اوتنی لکہی جاتی ہی اور جس سے چاہتا ہی درگذر ہی کرتا ہی نہج **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَهٗ حَسَنَةً
كَامِلَةً فَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلٰى أَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ وَّمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا
كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی نے لکہیں نیکیاں اور برائیاں یعنی حکم فرمایا فرشتوں کو ساتھہ لکہنے اونکی کی لوح محفوظ میں تفصیل اوسکی یہہ کہ جو شخص قصد کرے نیکی کا پہر نکرے نیکی یعنی نہ میسر ہو کرنا اوسکا بسبب کسی عذر کی لکہتا ہی اوس نیکی کو اللہ واسطی کرنے والیکی نزدیک اپنی ایک نیکی پوری پہر اگر قصد کرے نیکی کا اور کرے اوسکو لکہتا ہی اوسکو اللہ واسطی اوسکی نزدیک اپنی دس نیکیاں سات سو چند تک بلکہ زیادہ اس سے بہت یعنی جسکی لیے چاہتا ہی بندوں اپنی میں سے زیادہ بہی لکہتا ہی از راہ فضل و کرم اپنی کی موافق اخلاص اور بجا لانی شرائط و آداب کی اوسکی اور جس شخص نے قصد کیا برائی کا پہر نکی برائی یعنی بسبب خوف الہی کی لکہتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی نزدیک اپنی ایک نیکی پوری پس اگر قصد کیا برائی کا پہر کی برائی لکہتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی ایک برائی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** مراد نیکیوں سے وہ اعمال ہین کہ جنکی کرنیسی ثواب پاتا ہی اور مراد برائیوں سے وہ اعمال ہین کہ جنکی کرنیسے مستحق عذاب کا ہوتا ہی اور جو کوئی ارادہ نیکی کا کرے اور پہر نکرے تو اوسکیلیے ایک نیکی اسلیے لکہی جاتی ہی کہ ثواب عملکا موقوف ہی نیت پر اور نیت مومن کی بہتر ہی عمل اوسکی سے اسلیے کہ ثواب پاتا ہی نیت پر بدون عمل کی اور نہین ثواب پاتا ہی عمل پر بدون نیت کی لیکن مضاعف نہین ہوتا ثواب نیکی کا ساتھہ نری نیت کی اور بلکہ زیادہ اس سے اس زیادتی کی حد کوئی نہین جانتا ہی کہ کس قدر ہوتی ہی اور مبہم کہا اوسکو اللہ تعالی نے اسلیے کہ ذکر کرنا مبہم کا رغبت دلانی مین قوی تر ہی ذکر کرنی معین کی سے چنانچہ اسلیے فرمایا ہی فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَثَلَ الَّذِيْ يَعْمَلُ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيِّقَةٌ قَدْ خَنَقَتْهُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَانْفَكَّتْ حَلْقَةٌ ثُمَّ عَمِلَ اُخْرٰى فَانْفَكَّتْ اُخْرٰى حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَى الْاَرْضِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حال اوس شخص کا کہ کرتا ہو برائیاں پہر کرے نیکیاں مانند حال اوس شخص کے ہی کہ ہو اوسپر زرہ تنگ تنگ کیا ہی حلقوں زرہ کے نے اسکو پہر کی اوسنے نیکی پس کہل گئی حلقی اوسکی پہر عمل کیا اور یعنی نیکیاں یہانتک کشادہ ہوکر نکل پڑی طرف زمین کی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** حاصل یہہ کہ برائی کرنی سی سینہ تنگ ہوتا ہی اور متحیر ہوتا ہی امور مین اور دشمن کہتی ہین اوسکو لوگ اور نیکی کرنی سی سینہ فراخ ہوتا ہی اور آسان ہوتی ہین امور اوسکی اور ہوتا ہی محبوب لوگونکی دلونمین مشابہت دی اوسکو ساتہہ تنگی زرہ تنگ کے کہ سبب گہٹنی کا ہی اور کہلنا اوسکا سبب فراخی اور خوشدلی کا ہی ۔

وعن اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّانِيَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ الثَّانِيَةَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّالِثَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ الثَّالِثَةَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی درداء سے یہہ کہ اونہوں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نصیحت فرماتی تہی منبر پر اور فرماتی تہی اور واسطی اوس شخص کے کہ ڈرا کہڑی ہونیسی روبرو پروردگار اپنی کی یعنی حساب کیلیے دن قیامت کی دو بہشتین ہین کہا مینے اگرچہ زنا کیا ہو اور اگرچہ چوری کی ہو یا رسول اللہ یعنی ڈرنی والی نے تو بہی دو بہشتین ہونگی اوسکیلیے پہر فرمایا دوسری بار اور واسطی اوس شخص کے کہ ڈرا روبرو کہڑی ہونی پروردگار اپنی کی سے دو بہشتین ہین پس کہا مینے دوسری بار اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے یا رسول اللہ پہر فرمایا تیسری بار اور واسطی اوس شخص کے کہ ڈرا روبرو کہڑی ہونی پروردگار اپنی کیسے دو بہشتین ہین پہر کہا مینے تیسری بار اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے یا رسول اللہ فرمایا اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابی درداء کی نقل کی یہہ احمد نے **ف** دو بہشتین ہین بعضی حدیثونمین آیا ہی کہ ایک بہشت ہی کہ سونیکی ہین مکان اور محل اور زیور وغیرہ اوسکی اور ایک بہشت ہی کہ اسیطرح چاندیکا ہی سامان اوسکا اور ابو درداء نے از بسکہ بعید جانا اس حکم کو اوسپر حضرت نے فرمایا کہ اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابو درداء کی یعنی ناخوش معلوم ہو اوسکو یہہ حکم بات یوہین ہے جو کہ مینے کہی ہی

وعن عَامِرٍ الرَّامِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهٗ يَعْنِيْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ وَفِيْ يَدِهٖ شَيْءٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَيْهِ

فقال یا رسول اللہ مررت بغیضۃ شجر فسمعت فیہا اصوات فراخ طائر فاخذتہن فوضعتہن فی کسائی فجاءت امہن فاستدارت علی راسی فکشفت لہا عنہن فوقعت علیہن فلففتہن بکسائی فہن اولاء معی قال ضعہن فوضعتہن وابت امہن الا لزومہن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتعجبون لرحم ام الافراخ فراخہا فوالذی بعثنی بالحق للہ ارحم بعبادہ من ام الافراخ بفراخہا ارجع بہن حتی تضعہن من حیث اخذتہن وامہن معہن فرجع بہن رواہ ابوداود اور روایت ہی عامر تیر اندازسی کہا اوس وقت کہ تہا مین نزدیک اونکی یعنی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگہان آیا ایک شخص اوسپر تہی ایک کملی اور اوسکی ہاتہہ مین تہے کچہہ اوسپر لپیٹ رکہی ہی کملی اوسپر پہر کہا یا رسول اللہ گذرا تہا مین درختونکی پر پس سنی مینی اوسمین آوازین جانورونکی بچونکی پس پکڑ لیا مینی اونکو اور رکہہ لیا مینی اونکو اپنی کملی مین پہر آئی بچونکی مان پہرنی لگی میری سرپر پس کہولدی مینی کملی بچونپرسی واسطی مانکی یعنی تاکہ دیکہی مان بچون کو پس آپڑی اونپر پہر لپیٹ لیا مینی مان اور بچون کو چادر اپنی مین پس یہہ سب میرے پاس ہین فرمایا رکہہ دی انکو پس رکہہ دیا مینی اونکو یعنی اور کہول دیا اونکو اور چہوڑدی مان اونکی نی ہر چیز سوا ساتہہ رہنی کی اونکی پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا تعجب کرتی ہو واسطی رحم کرنی مان بچون کی اپنی بچون پر پس قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا ہی مجکو ساتہہ حق کے البتہ اللہ تعالی بہت رحم کرنیوالا ہی اپنی بندونپر بہ نسبت مان بچون کی ساتہہ بچون اپنی کی پہر لیجا اونکو یہانتک کہ رکہدی انکو جہانسی پکڑا تہا تونی انکو حال آنکہ مان اونکی ساتہہ اونکی ہو پہر لیگیا وہ اونکو نقل کے یہہ ابوداود نی

الفصل الثالث فصل تیسرے

عن عبد اللہ بن عمر قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض غزواتہ فمر بقوم فقال من القوم قالوا نحن المسلمون وامراۃ تحضب بقدرہا ومعہا ابن لہا فاذا ارتفع وہج تنحت بہ فاتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انت رسول اللہ قال نعم قالت بابی انت وامی الیس اللہ ارحم الراحمین قال بلی قالت الیس اللہ ارحم بعبادہ من الام بولدہا قال بلی قالت ان الام لا تلقی ولدہا فی النار فاکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبکی ثم رفع راسہ الیہا فقال ان اللہ لا یعذب من عبادہ الا المارد المتمرد الذی یتمرد علی اللہ وابی ان یقول لا الہ الا اللہ رواہ ابن ماجۃ روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا انہی ہم ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ بعض غزوہ حضرت کی پس گذری حضرت کتنی ایک لوگون پر پہر فرمایا کون لوگ ہو تم عرض کیا اونہون نی ہم ہین مسلمان اور ایک عورت جلاتی ہی آگ نیچی ہانڈی اپنی کی اور اوسکی ساتہہ تہا بیٹا اوسکا پس جسوقت کہ اوٹہی لپیٹ آگ کی دور کرتی لڑکیکو یعنی آگ کی گرمی سی رنج نہ اوٹہاوی پہر آئی وہ عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا تم ہو رسول خدا کی فرمایا ہان کہا اوس عورت نی قربان ہو باپ میرا اور مان میری تمہاری کیا نہین اللہ بہت رحم کرنیوالا رحم کرنیوالونکا فرمایا کہ ہان کہا اوس عورت نی کیا نہین اللہ تعالی زیادہ رحم کرنیوالا اپنی بندونپر ماننسی ساتہہ بچی اپنی کی فرمایا کہ ہان کہا اوس عورت نی کہ تحقیق مان نہین ڈالتی اپنی بچی کو آگ مین پس جہکا یا سر اپنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روتی ہوئی پہر اوٹہایا سر اپنا طرف اوس عورت کی اور فرمایا کہ اللہ تعالی نہین عذاب کرتا اپنی بندونکو یعنی ہمیشہ مگر سرکشی کرنیوالیکو جسی کہ سرکشی کری اللہ پر یعنی خلاف کری اوسکی حکم کا اور انکار کری کہنی لا الہ الا اللہ کا نقل کی یہہ ابن ماجہ نی

وعن ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان العبد لیلتمس مرضاۃ اللہ فلا یزال بذلک فیقول اللہ عز وجل لجبریل ان فلانا عبدی یلتمس ان یرضینی الا وان رحمتی علیہ فیقول جبریل رحمۃ اللہ علی فلان ویقولہا حملۃ العرش ویقولہا من حولہم حتی یقولہا اہل السموات السبع ثم تہبط لہ الی الارض رواہ احمد اور روایت ہے ثوبان سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق بندہ یعنی نیک بندہ البتہ ڈہونڈہتا ہی مرضی اللہ کی یعنی ساتہہ

ادا کرنی طاعات کی پہر ہمیشہ رہتا ہی ساتہہ اوسکی ہوتی نیکی پس فرماتا ہی اللہ عز وجل جبرئیل کو کہ فلانا بندا میرا ڈہونڈہتا ہی یہہ کہ راضی رکہی مجکو خبردار ہو کہ
رحمت یعنی رحمت کاملہ میری اوسپر ہی پہر کہتا ہی جبرئیل رحمت خدا کی فلانی پر ہو جیو اور کہتی ہین یہی بات فرشتی اوٹہانیوالی عرش کی اور کہتی ہین اوسکو وہ فرشتے
کہ گرد اونکی ہین یہانتک کہ کہتی ہین اس بات کو فرشتی ساتون آسمانونکی پہر اوترتی ہی رحمت اوس شخص کیلیی طرف زمین کی نقل کی یہہ احمد نی **ف** اوترتی
ہی رحمت یعنی دوست رکہتا ہی اللہ تعالی اوسکو پہر رکہی جاتی ہی اوسکی لیی قبولیت زمین مین یعنی لوگ عزیز رکہتی ہین اوسکو اور یہہ حدیث مانند اوس حدیث کی ہی
کہ فرمایا حضرت نی کہ اللہ تعالی جب دوست رکہتا ہی ایک بندیکو تو پکارتا ہی جبرئیل کو کہ مین دوست رکہتا ہون فلانی بندیکو تو بہی دوست رکہہ اوسکو پہر دوست رکہتا ہی اوسکو جبرئیل
پہر پکارتا ہی جبرئیل آسمانمین کہ اللہ تعالی دوست رکہتا ہی فلانیکو پس دوست رکہو تم اوسکو پس دوست رکہتی ہین اوسکو آسمان والی پہر رکہی جاتی ہی اوسکی لیی
قبولیت زمین مین یعنی لوگ دوست رکہتی ہین اوسکو اور جب دشمن رکہتا ہی اللہ تعالی کسی بندیکو تو پکارتا ہی جبرئیل کو کہ مین دشمن رکہتا ہون فلانیکو تو بہی دشمن
رکہہ اوسکو پہر دشمن رکہتا ہی اوسکو جبرئیل پہر پکارتا ہی آسمان والون مین کہ اللہ تعالی دشمن رکہتا ہی فلانیکو پس دشمن رکہو تم اوسکو پس دشمن رکہتی ہین اوسکو پہر رکہی
جاتی ہی اوسکی لیی دشمنی زمین مین یعنی لوگ دشمن رکہتی ہین اوسکو انہی ہی سبب سے قبولیت اور شہرت اولیاء اللہ کا کہ سب اونکو دوست رکہتی ہین اور جو کہ
ساتہہ مکر و فریب کے اور خرچ کرنی مال کی عوام کی دلونکو اپنی طرف مائل کرتی ہین وہ خارج ہین اس بارہ اعتبار سے ع ح **وعن** اُسامة بن زيد
عن النبي صلى الله عليه وسلم في قول الله عز وجل فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق
بالخيرات قال كلهم في الجنة رواه البيهقي في كتاب البعث والنشور اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
بیچ تفسیر قول عز وجل کی پس بعضی اونمین سے ظالم ہین واسطی نفس اپنی کی اور بعضی اونمین سے میانہ رو ہین اور بعضی اونمین سی سبقت کرنیوالی ہین نیکیونمین فرمایا
سب یہہ بہشت مین ہین نقل کی یہہ بیہقی نی کتاب بعث و نشور مین **ف** اور یہی آیہ یون ہی ثم اورثنا الكتاب الذين اصطفينا من عبادنا فمنهم ظالم
لنفسه الخ یعنی پہر دی ہمنی کتاب شریعت اون لوگون کو کہ برگزیدہ کیا ہمنی اونکو یعنی ساتہہ ایمان اسلام کی اپنی بندونمین سے پس بعضی برگزیدہ بندونمین
سے وہ ہین کہ ظلم کرتی ہین اپنی نفسونپر یعنی مرتکب ہوتی ہین منہیات کی اور بعضی اونمین سے میانہ رو ہین یعنی نیکی بہی کرتی ہین اور برائی بہی اور بعضی وہ
وہ ہین کہ سبقت کرتی ہین بہلائیونمین یعنی نہایت جد وجہد کرتی ہین بیچ سیکہنی علم اور کرنی عمل کی اور باوجود علم و عمل کے تعلیم و ارشاد بہی اور ونکو
کرتی ہین اور کہا حسن بصری رح نی کہ سبقت کرنیوالا وہ ہی کہ غالب ہون نیکیان اوسکی برائیونپر اور میانہ رو وہ کہ برابر ہون نیکیان اور برائیان
اوسکی اور ظالم وہ کہ غالب ہون برائیان اوسکی نیکیونپر یہہ تینون قسمین برگزیدہ بندونمین سے ہین سب بہشت مین داخل ہونگی بحسب تفاوت مراتب و درجات
کی اور اس سے فراخی رحمت باریتعالی کی معلوم ہوئی ع ح

باب ما يقول عند الصباح والمساء والمنام

باب ہی اون دعاؤنکا کہ پڑہی وقت صبح کی اور شام کی اور سونیکی **ف** صبح کہتی ہین اول روز کو آفتاب نکلنی تک اور شام وقت غروب ہونی آفتاب کے سے
تا غروب ہونی شفق کی پس دعائین جو صبح و شام کی پڑہنی کی آئی ہین چاہیی کہ پہلی نماز فجر و مغرب کے پڑہی اور چاہی بعد ع ح

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عبد الله بن مسعود قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا امسى قال امسينا وامسى الملك
لله والحمد لله ولا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير اللهم اني اسئلك من خير
هذه الليلة وخير ما فيها واعوذ بك من شرها وشر ما فيها اللهم اني اعوذ بك من الكسل والهرم وسوء الكبر وفتنة
الدنيا وعذاب القبر واذا اصبح قال ذلك ايضا اصبحنا واصبح الملك لله وفي رواية رب اعوذ
بك من عذاب في النار وعذاب في القبر رواه مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب

کہ شام کرتی تھی داخل ہوئی ہم شام مین اور داخل ہوا شام مین ملک سب الله کی ملک ہین واسطی اللہ کی اور سب تعریف واسطی اللہ کے اور نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ نہین کوئی شریک واسطی اوسکی اوسکی لیی ہی بادشاہت اور اوسکی لیی ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون بہلائی اس رات کیسی اور بہلائی اوس چیز کی سی کہ اسمین ہی یعنی جو چیزرات مین پیدا ہوئی ہی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی اس رات کیسی و برائی اوس چیز کیسی کہ اسمین ہے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری کاہلی سی یعنی طاعت مین اور نہایت بڑہاپی سی کہ خلل آجاوی بعضی قوی مین اور برائی بڑہاپی کیسی یعنی عقل جاتی رہی اور وہ چیزین پیدا ہون کہ برا ہو بسبب ونکی حال اور پناہ مانگتا ہون فتنہ دنیا کیسی یعنی دنیا کی فتنون مین اور محبت دنیا مین گرفتار ہونیسی اور عذاب قبر کی سی اور جسوقت صبح کرتی حضرت کہتی یہہ ہے یعنی جو کہ شام مین پڑہتی وہ صبح مین بہی پڑہتی ولیکن بدلے امسینا وامسی الملک للہ کی اصبحنا واصبح الملک للہ اور ایک روایت مین بعد لفظ سوء الکبر کی یہہ ہے ہی کہ ای رب میری پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری عذاب سے کہ دوزخ مین ہے اور عذاب سے کہ قبر مین ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** صبح کی وظیفہ مین بجای اللیلۃ کی الیوم پڑہی یعنی اسطرح اللھم انی اسالک من خیر ہذا الیوم اور بجای مونث ضمیرون کی مذکر ضمیرین پڑہی یعنی ہا کی جگہہ ہ پڑہی ؛ ع

وعن حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهٗ تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ عَنِ الْبَرَاءِ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتی بچہونی پر رات کو رکہتی ہاتہہ اپنا یعنی دہنی ہتیلی نیچی گال اپنی کی یعنی داہنی گال کی پہر کہتی یا الٰہی ساتہہ نام تیری کی مرتا ہون مین اور زندہ ہوتا ہون مین یعنی سوتا ہون اور جاگتا ہون اور جسوقت جاگتی کہتی سب تعریف ہی واسطی اوس خدا کی کہ جلایا ہمکو یعنی جگایا بعد مارنی ہمارے کی یعنی بعد سلانی کی اور طرف اوسکی ہی رجوع نقل کی یہہ بخاری نی اور نقل کی مسلم نی براسی **ف** طرف اوسکی ہی رجوع یعنی بعد موت کی حساب اور جزا کی لیی دن قیامت کے بعضون نی تو یہ معنی کہی ہین اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد نشور سی یہان متفرق ہونا ہی بیچ طلب معاش وغیرہ کے بعد سونی کی اور رخسار کی نیچی ہاتہہ رکہکر سونی سی بہت غفلت نہین ہوتی اور حکمت ذکر اور دعا کرنی مین وقت سونی اور جاگنی کی یہہ ہی کہ خاتمہ اعمال کا اور شروع افعال کا عبادت پر ہو ؛ ع

وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهٗ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَهٗ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ لِيَقُلْ بِاسْمِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لَهَا اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ جگہہ پکڑی ایک تمہارا طرف اپنی بچہونی کی چاہیی کہ جہاڑی بچہونا اپنا ساتہہ اندر کی کونی لنگی اپنی کی یعنی جو کونہ کہ متصل بدن سے ہی اسلیی کہ وہ نہین جانتا کہ کیا چیز پڑی ہی پیچہی اوسکے بچہونی پر یعنی شاید کہ کوئی کیڑا یا کوڑا کرکٹ اوسپر پڑا ہو پہر کہی یعنی بعد لیٹنی کی ساتہہ نام تیری کی ای پروردگار میری رکہی مینی کروٹ اپنی اور ساتہہ نام تیری کی اور مدد تیری کی اوٹہاونگا مین اوسکو اگر قبض کرے تو جان میری پس مہر کر اوسپر یعنی بخشدی اوسکو اور اگر چہوڑی تو اوسکو یعنی پہیرے تو حیات طرف میری اور جگاوی تو مجکو پس نگہبانی کر اوسکی ساتہہ اوسطرح کی کہ نگہبانی کرتا ہی ساتہہ اوسکی اپنی نیکبخت بندونکی اور ایک روایت مین ہے کہ جب آوی ایک تمہارا بچہونی پر جہاڑی بچہونا پہر چاہیی کہ لیٹی داہنی کروٹ اپنی پر پہر کہی باسمک یعنی آخر تک پڑہ جاوی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین یہہ ہی بس چاہیی کہ جہاڑی بچہونی کو ساتہہ کونی کپڑی اپنی کی تین بار اور اس روایت مین ہے وان امسکت نفسی فاغفر لہا یعنی بجای فارحمہا کی فاغفر لہا ہی **ف** لنگی کی اندر کی کونی سی جہاڑنی کو اسلیی فرمایا

کہ اوپر کا کونا میلا نہو اور آمین سے اچھی طرح دہکا رہتا ہی اور اگر قبض کرے تو جان میری الخ آدمی جب سوتا ہی تو حکم مردے کا رکہتا ہی کہ حق تعالی روح اوسکی قبض
کر لیتا ہی بعد ازان یا روح رکہہ چہوڑتا ہی مار ڈالتا ہی یا پہر بہیج دیتا ہی جلا دیتا ہی پس دعا کی کہ خداوندا اگر روح رکہہ چہوڑے تو اور مارے تو بخشدے
اور اگر پہر بہیجے روح کو اور زندہ رکہے محفوظ رکہہ جیسے نیک بندونکو محفوظ رکہتا ہی یعنی توفیق بہلائی کی دے اور گناہون سے بچا اور مدد کر امر مین
اور نیک بندے وہ ہین کہ حق تعالی کی اور بندون کی ادا کرتے ہین اور داہنی کروٹ سے سونے مین حکمت یہہ ہے کہ دل بائین پہلو مین ہی پس جب
داہنی کروٹ سوتا ہی تو دل لٹکتا رہتا ہی اوس سے بہت استراحت اور غفلت نیند مین نہین ہوتی اور آسان ہوتا ہی جاگنا نماز تہجد کی لیے اور بائین
کروٹ سے سونے مین دل اپنی جگہہ ٹہیر رہتا ہی اوس سے راحت او غفلت نیند مین بہت ہوتی ہی ع ح **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ
وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ
آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ
لَيْلَتِهِ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ يَا فُلَانُ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَتَوَضَّأْ
وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ إِلَى قَوْلِهِ أَرْسَلْتَ
وَقَالَ فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ جگہہ پکڑتے طرف بچہونے اپنی کی سوتے داہنی کروٹ اپنی پر پہر کہتے یا الہی
خالص متوجہ کیا مینے ذات اپنی کو طرف حکم تیرے کی اور متوجہ کیا مینے مونہہ اپنا طرف تیری یعنی طرف قبلہ تیرے کی اور سونپا مینے کام اپنا طرف تیری اور لگائی
مینے پیٹہہ اپنی طرف تیری یعنی اعتماد کیا مینے تجہپر اور پناہ لایا طرف تیری واسطے خواہش کرنیکی طرف ثواب تیرے کی اور ڈرنیکی عذاب تیرے سے نہین پناہ اور
نہین نجات تیرے عذاب سے مگر طرف رحمت تیری کی ایمان لایا مین ساتہہ کتاب تیری کے کہ اوتاری ہی تونے اور ساتہہ نبی تیرے کے کہ بہیجا ہی تونے اور فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہا ان کلمات کو پہر مرگیا اوسی رات مین مرا دین اسلام پر اور ایک روایت مین ہی کہ کہا براء نے فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ایک شخص کے اے فلانے جسوقت کہ جگہہ پکڑے تو طرف بچہونے اپنی کی پس وضو کر وضو نماز کا سا یعنی پورا پہر لیٹ داہنی کروٹ اپنی
پر پہر کہہ اللہم اسلمت نفسی الیک قول ارسلت تک اور فرمایا حضرت نے پس اگر مرے تو اوس رات اپنی مین مریگا دین اسلام پر اور اگر صبح کی تونے پہنچیگا بہلائی
یعنی بہت بہلائی کو یا بہلائی کو دارین مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا
أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہے جسوقت کہ آتے طرف بچہونے اپنی کی کہتے سب حمد واسطے اللہ کے ایسا اللہ
کہ کہلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کفایت کیا تمام مہمات ہمارے کو اور ٹہکانا دیا ہمکو پس بہت لوگ ہین ایسے کہ نہین کفایت کرنیوالا واسطے اونکی اور نہ ٹہکانا
دینے والا نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی بہت لوگ ہین کہ نہین کفایت کرتا اونکو اللہ تعالی ہر ذکی بدائی سے یعنی محفوظ نہین رکہا اونکو ہر دن کی ایذا
رسانی سے بلکہ وہ غالب ہو رہے ہین اونپر اور نہ مہیا کیا ہی اونکی لیے ٹہکانا بلکہ چہوڑ دیا ہی اونکو کہ سرگردان رہتے ہین کوچون اور بازارون اور
جنگلون مین اور ایذا پاتے ہین گرمی اور جاڑے مین ع **وَعَنْ** عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو إِلَيْهِ مَا تَلْقَى
فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحَى وَبَلَغَهَا أَنَّهُ جَاءَهُ رَقِيقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ

عائشةُ قَالَ فَجَاءَنَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُوْمُ فَقَالَ عَلٰى مَكَانِكُمَا فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهٖ
عَلٰى بَطْنِيْ فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِّمَّا سَاَلْتُمَا اِذَا اَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَاحْمَدَا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبِّرَا اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ
فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہ تحقیق حضرت فاطمہؓ آئین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ارادہ اسکی کہ شکایت
کرین طرف حضرت کی مشقت کی کہ پاتی تہی اپنی ہاتھون مین بسبب پیسنی چکی کی اور پہونچی تہی خبر حضرت فاطمہ کو یہہ کہ آئی ہین حضرت کی پاس بردی پس
پایا حضرت فاطمہ نی حضرت کو پس ذکر کیا یہہ ردبرو عائشہ کی یعنی کہا اونسی کہ حضرت سی عرض کردینا کہ خادم کی مانگنی کی لیی آئی تہی پہر جب آئی حضرت
خبر دی حضرت کو عائشہ نی یعنی جو کہ حضرت فاطمہ نے کہا تہا کہا حضرت علی نی پس آئی حضرت ہمارے پاس اوس حالت مین کہ لیٹ رہی تہی ہم اپنی بچہونے
پر پس ارادہ کیا ہمنی اوٹہنی کا پس فرمایا حضرت نی ٹہری رہو اپنی جگہ پہر آئی حضرت اور بیٹہہ گئی درمیان میرے اور درمیان فاطمہ کی یہانتک کہ پائی
مینی ٹہنڈک حضرت کی قدم مبارک کی اپنی پیٹ پر پہر فرمایا کیا نہ بتلاؤن مین تمکو بہتر اوس چیز سے کہ مانگی تہی یعنی بردہ وہ یہہ ہے کہ جسوقت جاؤ تم اپنی بچہونی
پس سبحان اللہ پڑہو تینتیس بار اور الحمد للہ کہو تینتیس بار اور اللہ اکبر کہو چونتیس بار پس یہہ بہتر ہی تمہاری لیی خادم سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
نی **ف** حضرت جو اون دونون صاحبون کی درمیان مین آبیٹہی تو یہہ بسبب نہایت شفقت اور بی تکلفی کی تہا جیسا کہ کہا گیا ہی اذا رتفعت الحشمة
رفعت الکلفة اور پائی مینی ٹہنڈک الخ اس سی معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ اور فاطمہؓ ایک لحاف مین سوتی تہی اور حضرت علی ننگی تہی سوائے ستر کی اور کہا
جزری نی شرح مصابیح مین کہ بعضی روایات صحیحہ مین تکبیر پہلے ہے پس شیخ ہماری حافظ ابن کثیر کہتی تہی کہ بعد نمازونکی سبحان اللہ پہلی پڑہی اور
وقت سونیکی اللہ اکبر پہلی پڑہے انتہی اور ظاہر یہہ ہی کہ کبہی اللہ اکبر پہلی پڑہی اور کبہی پیچہی تاکہ عمل دونون روایتون پر ہو جائے اور پہلا ولی اور لائق
تر ہی اور یہہ بہتر ہی تمہاری لیی خادم سی یہہ رغبت دلائی اوپر صبر کرنیکی مشقت دنیا پر اور مکروہات دنیا پر یعنی فقر و مرض وغیر ذلک پر اور اسمین
اشارہ ہی طرف فضیلت فقیر صابر کی غنی شاکر پر ۱۲ ع ح ؛ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَسْاَلُهٗ خَادِمًا فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكِ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ خَادِمٍ تُسَبِّحِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتَحْمَدِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتُكَبِّرِيْنَ اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ
عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَّعِنْدَ مَنَامِكِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا آئین حضرت فاطمہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اراد
اسکی کہ مانگین حضرت سی خادم یعنی اور حضرت نہ ملی پس جب سنا تو تشریف لائی اور فرمایا حضرت نی کیا نہ بتاؤن مین تمکو وہ چیز کہ بہتر ہو خادم سی سبحان اللہ
پڑہو تینتیس بار اور الحمد للہ کہو تینتیس بار اور اللہ اکبر کہو چونتیس بار بعد ہر نماز کی اور نزدیک سونی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پڑہنا ان تسبیحات کا دفع
کرتا ہی مشقت خدمت دن کیکو اور رنج کو ۱۲ع ؛ **الفصل الثانی** فصل دوسری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ وَاِذَا
اَمْسٰى قَالَ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا تہا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت صبح کرتی کہتی یا الہی ساتہہ قدرت اور نام تیرے کی صبح کی ہمنی اور ساتہہ قدرت تیری کی شام کی ہمنی اور ساتہہ نام تیرے کی جیتے ہین ہم اور ساتہہ نام
تیرے کی مرتی ہین ہم اور طرف تیری ہی رجوع اور جسوقت کہ شام کرتی کہتی یا الہی ساتہہ قدرت تیری کی شام کی ہمنی اور ساتہہ قدرت تیری کی صبح کی ہمنی
اور ساتہہ مدد تیری کی زندہ رہتی ہین ہم اور ساتہہ مدد تیری کی مرتی ہین ہم اور طرف تیرے ہی اوٹہنا یعنی بعد مرنیکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن
ماجہ نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِشَيْءٍ اَقُوْلُهٗ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطٰنِ

وَشِرْكِهٖ قُلْهُ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَيْتَ وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابو
ہریرہ سے کہ کہا کہا حضرت ابو بکر نی کہ کہا مینی یا رسول اللہ حکم کیجی مجکو ساتہہ ایک چیز کی کہ کہو مین او سکو یعنی ہمیشہ بطریق ورد کی جسوقت کہ صبح کرومین اور جسوقت کہ
شام کرو مین فرمایا کہہ یا اللہ جاننی والی پوشیدہ و ظاہر کی پیدا کرنی والی آسمان اور زمین کی ای رب ہر چیز کی اور مالک ہر چیز کی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی
معبود مگر تو پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی نفس اپنی کیسی اور برائی شیطان کیسی اور شرک کروانی شیطان کیسی کہہ اسکو جسوقت کہ صبح کری
تو اور جسوقت کہ شام کری تو اور جسوقت کہ لیوی تو جگہہ سونی اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نی **وعن** اَبَانَ ابْنِ عُثْمَانَ
قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِيْ صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ
لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَيَضُرُّهٗ شَيْءٌ فَكَانَ اَبَانُ قَدْ اَصَابَهٗ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ
الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ اَبَانُ مَا تَنْظُرُ اِلَيَّ اَمَا اِنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلٰكِنِّيْ لَمْ اَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمْضِيَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَدَرَهٗ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ
يُصْبِحُ لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُمْسِيَ روایت ہی ابان بن عثمان سے کہ کہا سنا مینی اپنی باپ سے کہتی تہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
نہین کوئی بندہ کہ کہی بیچ صبح ہر روز کی اور شام ہر رات کی صبح کی مینی اور شام کی مینی ساتہہ نام اوس اللہ کی کہ نہین ضرر کرتی ساتہہ نام اوسکی
کوئی چیز زمین مین اور نہ آسمان مین اور وہ ہی سننی والا اور جاننی والا کہی تین بار پس ضرر کری اوسکو کوئی چیز یعنی جو کوئی صبح و شام اس دعا کو تین
تین بار پڑہہ لی تو کوئی چیز اوسکو ضرر نہ کری اور نہ اوسکو کوئی آفت پہونچی پس تہی ابان تحقیق پہنچی تہی اونکو ایک قسم بیماری فالج کی پس شروع کیا شخص سننی
والی نی کہ دیکہتا تہا طرف ابان کی یعنی از راہ تعجب کے دیکہتا تہا کہ یہہ روایت کرتی ہین کہ جو اس دعا کو پڑہی اوسکو کچہہ ضرر نہ پہنچی اور خود بیماری فالج
مین گرفتار ہین پس کہا اوسکو ابان نی کہ کیا دیکہتا ہی طرف میری خبردار ہو تحقیق حدیث اسیطرح ہی کہ جسطرح بیان کی مینی تجہہ سے صحیح ہی ولیکن مینی نہین
پڑہی تہی یہہ دعا اوس دن تا کہ جاری کری اللہ تعالی مجہپر تقدیر اپنی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابو داؤد نی اور ابو داؤد کی روایت مین یہہ ہے لم تصبہ
فجاءۃ بلاء الخ یعنی جو پڑہی یہہ دعا ہر شام تین بار نہین پہنچی اوسکو ناگہانی بلا صبح تک اور جو پڑہی اوسکو وقت صبح کی نہین پہنچی اوسکو بلا ناگہانی شام
تک **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسٰى اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُبِكَ
مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَمِنْ سُوْءِ الْكِبَرِ وَالْكُفْرِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مِنْ سُوْءِ الْكِبَرِ وَالْكِبْرِ رَبِّ
اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَفِيْ رِوَايَتِهٖ لَمْ يَذْكُرْ مِنْ سُوْءِ الْكُفْرِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی کہتی جب شام کرتی شام کی ہمنی اور
شام کی ملک نے واسطی خدا کی اور سب تعریف واسطی خدا کی اور نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شریک اوسکا اوسکی لیی ہی بادشاہت اور اوسکی
لیی ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ای پروردگار میرے مانگتا ہون مین تجہسی بہلائی او سچیز کی کہ اس شب مین واقع ہو اور بہلائی اوس چیز کی کہ بعد شب
کی واقع ہو اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی اوسچیز کیسی کہ اس رات مین واقع ہو اور برائی اوسچیز کیسی کہ بعد اس رات کی واقع ہو ای پروردگار میرے پناہ
مانگتا ہون مین ساتہہ تیری کاہلی سی یعنی عبادتمین اور برائی بڑہاپی کیسی یا کہا برائی کفر کیسی اور ایک روایت مین ہے کہ پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی
بڑہاپی کیسی اور تکبر کیسی اے پروردگار میرے پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری عذاب دوزخ کیسی اور عذاب قبر کیسی اور جسوقت کہ صبح کرتی کہتی یہی یعنی جو کہ شام میں

پہنچتی وسیج مین یہی پڑہتی ویسکین پہنچی بدلی امسینا وامسی الملک کے اصبحنا واصبح الملک سہ نقل کی یہہ ابوداود وترمذی نی اور یہہ روایت ترمذی کی نہین
ذکر کیا لفظ من سوء الکفر کا **وعن** بعض بنات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلمہا فیقول قولی
حین تصبحین سبحان اللہ وبحمدہ لا قوۃ الا باللہ ما شاء اللہ کان وما لم یشا لم یکن اعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر وان
اللہ قد احاط بکل شیء علما فانہ من قالہا حین یصبح حفظ حتی یمسی ومن قالہا حین یمسی حفظ حتی یصبح رواہ ابوداود اور روایت ہی بعضی
بیٹیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہی سکہلاتی اونکو پس فرماتی کہہ جسوقت کہ صبح کری تو پاکی ہی اللہ کو ساتہہ تعریف اوسکی اور
نہین قوۃ یعنی تسبیح وحمد وغیرہ پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی جو کہ چاہا اللہ نی ہوا اور جو نہ چاہا نہوا جانون ہو مین یعنی اعتقاد رکہون ہو مین یہہ کہ اللہ ہر چیز پر قادر
ہی او تحقیق اللہ نی گہیر ہی ہر چیز کو از روی جاننی کی پس تحقیق جس شخص نی کہی یہہ کلمی وقت صبح کی محفوظ رہتا ہی یعنی بلاؤن اور خطاؤن سی شام تک
اور جسنی کہی یہہ کلمی شام کو محفوظ رہتا ہی صبح تک نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
قال حین یصبح فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون ولہ الحمد فی السموات والارض وعشیا وحین تظہرون
الی قولہ وکذلک تخرجون ادرک ما فاتہ فی یومہ ذلک ومن قالہن حین یمسی ادرک ما فاتہ فی لیلتہ رواہ ابوداود اور روایت ہی ابن عباس سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی کہی وقت صبح کی پس ساتہہ پاکی کی یاد کرو اللہ کو یا نماز پڑہو اللہ کے اوسوقت کہ شام کرتی ہو یعنی وقت مغرب اور عشا کی
اور اوسوقت کہ صبح کرتی ہو اور اوسکی لیی ہی تعریف آسمانون اور زمین مین اور ساتہہ پاکی کی یاد کرو یا نماز پڑہو وقت عصر کی اور وقت ظہر کی تا قول
وکذلک تخرجون جسنی پڑہین یہہ آیتین صبح کو پالی اوسنی وہ چیز کہ رہ گئی تہی اوس دن سے اوس دن مین اور جسنی پڑہین یہہ آیتین وقت شام کی پائی وہ چیز کہ رہ گئی تہی اوس رات
اوس رات مین نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** بعد لفظ تظہرون کی آیت یون ہی یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ویحیی الارض بعد موتہا وکذلک
تخرجون یعنی نکالتا ہی اللہ تعالی زندہ کو مردی سی یعنی بچی کو منی سی اور انڈی سی اور نکالتا ہی مردی کو زندی سی یعنی منی اور انڈی کو آدمی اور جانور سی
اور زندہ کرتا ہی زمین کو بعد مرنی اوسکی کی یعنی سرسبز کرتا ہی بعد خشک ہونی کی اور اسیطرح نکالی جاوگی تم یعنی قبرون سی اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ جو کوئی
یہہ آیت صبح کو پڑہتا ہی تو جو بہلائی اور ورد اوس دن مین فوت ہو جاتا ہی اوسکا ثواب حاصل ہو جاتا ہی اور اسیطرح شام کی پڑہنی سی رات کی بہلائی اور ورد
فوت ہوئیگا ثواب پاتا ہی اور معالم التنزیل مین لکہا ہی کہ کہا نافع بن ازرق نی ابن عباس سے کہ آیا پاتی ہو تم پانچون نمازین قرآن مین کہا اونہونی
ہان اور پڑہین یہہ دونون آیتین یعنی فسبحان اللہ سے لفظ تظہرون تک اور کہا کہ جمع کیا ہی ان آیتون نی پانچون نمازونکو اور اونکی وقتونکو ع **وعن**
ابی عیاش ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال اذا اصبح لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد
وہو علی کل شیء قدیر کان لہ عدل رقبۃ من ولد اسماعیل وکتب لہ عشر حسنات وحط عنہ عشر سیئات ورفع لہ عشر درجات
وکان فی حرز من الشیطان حتی یمسی وان قالہا اذا امسی کان لہ مثل ذلک حتی یصبح فرای رجل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فیما یری النائم فقال یا رسول اللہ ان ابا عیاش یحدث عنک بکذا وکذا قال صدق ابو عیاش
رواہ ابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی عیاش سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ کہی وقت صبح کی نہین کوئی معبود مگر
اللہ تنہا نہین شریک کوئی اوسکا اوسکی لیی ہے بادشاہت اور اوسکی لیی ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ہوتا ہی اوسکی لیی ثواب موافق آزاد کرنی
بردی کی اولاد حضرت اسمعیل کیسی اور لکہی جاتی ہین اوسکی لیی دس نیکیان اور دور کیجاتی ہین اوس سے دس برائیان اور بلند کی جاتی ہین واسطی اوسکے
دس درجی اور ہوتا ہی پناہ مین شیطان سی یعنی شر سی بچائی اوسکی سی شام تک اور جسنی کہا ان کلمات کو وقت شام کی ہوتا ہے اوسکی لیی مانند اسکی صبح تک

کہا حماد بن سلمہ نے کہ ایک راوی ہے اس حدیث کا کہ مین دیکھا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین پس کہا یا رسول اللہ تحقیق ابو عیاش نقل کرتا ہے
حدیث آپ سے ایسی اور ایسی یعنی جو کہ مذکور ہوئی فرمایا سچ کہا ابو عیاش نے نقل کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **وعن** الحارث بن مسلم التميمي
عن ابيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه اسر اليه فقال اذا انصرفت من صلوة المغرب فقل قبل ان
تكلم احدا اللهم اجرني من النار سبع مرات فانك اذا قلت ذلك ثم مت في ليلتك كتب لك جواز منها
واذا صليت الصبح فقل كذلك فانك اذا مت في يومك كتب لك جواز منها رواه ابو داود روایت ہے حارث بن مسلم تمیمی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے
اونہون نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ آپ نے چپکی سے کہی اونسے بات پس فرمایا جس وقت کہ فارغ ہووے تو نماز مغرب کی سے پس کہہ سات بار
پہلے اسکی کہ کلام کرے تو کسی سے یا الہی پناہ دے مجکو آگ سے پس تحقیق تو جس وقت کہ کہے گا یہہ پھر مرے تو اوسی رات مین لکھی جاویگی تیری لیے خلاصی آگ سے
اور جس وقت کہ پڑھے تو نماز صبح کی پھر کہے تو اسیطرح یعنی سات بار پہلے کلام کرنیسے پس تحقیق اگر مرے اوسدن مین لکھی جاویگی تیری لیے خلاصی آگ سے نقل کی
یہہ ابو داود نے **وعن** ابن عمر قال لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم يدع هؤلاء الكلمات حين يمسي وحين يصبح اللهم اني
اسألك العافية في الدنيا والآخرة اللهم اني اسألك العفو والعافية في ديني ودنياي واهلي ومالي اللهم استر عوراتي وامن
روعاتي اللهم احفظني من بين يدي ومن خلفي وعن يميني وعن شمالي ومن فوقي واعوذ بعظمتك من ان اغتال
من تحتي يعني الخسف رواه ابو داود اور روایت ہے ابن عمر سے کہ نہین تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ چھوڑین ان کلمات کو
وقت شام کی اور صبح کی یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجسے عافیت دنیا اور آخرت مین یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجسے معافی گناہونسی اور سلامتی یعنی
عیبونسی بیچ امور دین اپنی کی اور دنیا اپنی کی اور بیچ حق اہل اپنی کی اور مال اپنی کی یا الہی ڈہانک عیب میرا اور امن مین رکہہ خوف کی چیزونسی یعنی دفع کر بلائین
مجسے یا الہی محفوظ رکہہ مجکو آگی میری سے اور پیچہی میرے سے اور داہنی میرے سے اور بائین میرے سے اور اوپر میرے سے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ بڑائی تیری کے اس سے کہ
ہلاک کیا جاؤن مین ناگہان نیچی اپنی سے یعنی زمین مین دہنس جانی سے نقل کی یہہ ابو داود نے **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من قال حين يصبح اللهم اصبحنا نشهدك ونشهد حملة عرشك وملئكتك وجميع خلقك انك انت الله
لا اله الا انت وحدك لا شريك لك وان محمدا عبدك ورسولك الا غفر الله له ما اصابه في يومه ذلك من ذنب وان قالها
حين يمسي غفر الله له ما اصابه في تلك الليلة من ذنب رواه الترمذي وابو داود وقال الترمذي هذا حديث غريب
اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کہتا کوئی وقت صبح کی یا الہی ہم نے صبح کی ہمنے اس حال مین کہ گواہ کرتی ہین ہم تجکو اور گواہ
کرتی ہین ہم اوٹہانی والون عرش تیری کو اور فرشتون تیری کو اور سب مخلوقات تیریکو ساتہہ اسکی کہ تحقیق تو ہی اللہ نہین کوئی معبود مگر تو اکیلا نہین
کوئی شریک واسطی تیری یعنی افعال و صفات مین اور تحقیق محمد بندی تیری ہین اور رسول تیری نہین کہتا کوئی یہہ کلمی صبح کو مگر کہ بخشتا ہی اللہ تعالی واسطی اسکی
وہ گناہ کہ صادر ہوئی اوس سے اوسدن مین یعنی سوائے کبیرہ گناہون اور حقوق العباد کی اور اگر کہی ان کلمات کو وقت شام کی بخشتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی
وہ گناہ کہ صادر ہوئی اوس سے اوس رات مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے **ف** لفظ من جملہ من قال مین نفی
ما مافیہ کی ہی اور ممکن ہے یہہ کہ ہو لفظ الا کا زائدہ اور موید ہی اسکا جملہ وان قالہا الخ ع **وعن** ثوبان قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم ما من عبد مسلم يقول اذا امسى واذا اصبح ثلثا رضيت بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد
نبيا الا كان حقا على الله ان يرضيه يوم القيمة رواه احمد والترمذي اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین

کوئی بندہ مسلمان کہ کہی وقت شام کی اور وقت صبح کی تین بار راضی ہوا مین ساتہہ اللہ کی رب ہونی کر اور ساتہہ اسلام کی دین ہونی کر اور ساتہہ محمد کی نبی ہونی
کر مگر ہوگا لازم اللہ پر یعنی از راہ فضل و کرم کی یہہ کہ راضی کری اوسکو دن قیامت کی یعنی اتنا ثواب دیگا کہ راضی ہو جاویگا نقل کے یہہ احمد اور ترمذی نے
ف بعضی روایتون مین لفظ نبیا ہی اور بعضی مین رسولا پس مستحب ہے کہ دونون پڑہی یعنی کہی نبیا و رسولا ۱۲ع **وعن** حذیفۃ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّنَامَ وَضَعَ یَدَہٗ تَحْتَ رَأْسِہٖ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَکَ اَوْ تَبْعَثُ عِبَادَکَ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنِ الْبَرَاءِ اور روایت ہی حذیفہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ ارادہ کرتی سونی کا رکہتی ہاتہہ اپنا نیچی سر اپنی کی پہر
کہتی یا الٰہی بچا مجکو اپنی عذاب سے اوس دن کہ جمع کریگا تو اپنی بندونکو یا کہا اوٹہاویگا تو اپنی بندون کو یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ تجمع عبادک کہا یا تبعث
اوسکی تبعث عبادک کہا نقل کے یہہ ترمذی نی اور نقل کے احمد نی براء سی **ف** اس روایت مین آیا کہ دست مبارک سر کی نیچی رکہتی تہی اور روایت مین آیا
کہ رخسارہ مبارک کی نیچی رکہتی تطبیق اسمین یون دیجاوی کہ کبہی سر کی نیچی رکہتی ہون گی اور کبہی رخسارہ کی نیچی جس راوی نی جو دیکہا سو روایت کیا
یا یہہ کہ کچہہ ہاتہہ سر کی نیچی ہوتا ہوا اور کچہہ رخسارہ کی نیچی پس بیان کیا ہر راوی نی بعض و بعض کا کہ دیکہا ۱۲ع **وعن** حفصۃ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْقُدَ وَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی تَحْتَ خَدِّہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی حفصہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ ارادہ کرتی سونی کا رکہتی داہنا
ہاتہہ اپنا نیچی گال اپنی کی پہر کہتی تین بار یا الٰہی بچا مجکو عذاب اپنی سی اوس دن کہ اوٹہاویگا تو اپنی بندونکو نقل کی یہہ ابو داؤد نی **وعن** علیؓ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ عِنْدَ مَضْجَعِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِوَجْھِکَ الْکَرِیْمِ وَکَلِمَاتِکَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ
مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ تَکْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ اَللّٰھُمَّ لَا یُھْزَمُ جُنْدُکَ وَلَا یُخْلَفُ وَعْدُکَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ
الْجَدُّ سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کہتی تہی نزدیک سونی اپنی کی یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ ذات بزرگی تیری کی اور کلمات پوری تیری کی یعنی اسماء و صفات کی یا
کتابون تیری کی برائی اوس چیز کیسی کہ تو پکڑنی والا ہی بال پیشانی اوسکی کی یعنی جو چیز تیری قبضۂ قدرت مین ہے یعنی ہر چیز کی برائی سی یا الٰہی تو دور
کرتا ہی قرض کو اور گناہ کو یا الٰہی نہین شکست دیا جاتا لشکر تیرا یعنی نہین مغلوب ہوتا آخر الامر مین اور نہین خلاف کیا جاتا وعدہ تیرا اور نہین نفع
دیتی دولتمند کو عذاب تیری سی دولتمندی یعنی بلکہ نفع دیتی ہین عمل صالح پاک ہی تو اور پاکی بیان کرتا ہون ساتہہ تعریف تیری کی نقل کی یہہ ابوداؤد
نی **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَاْوِیْ اِلٰی فِرَاشِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ
الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ اَوْ عَدَدَ
رَمْلِ عَالِجٍ اَوْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ اَوْ عَدَدَ اَیَّامِ الدُّنْیَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہی اوسوقت کہ جاوی اپنی بچہونی پر بخشش چاہتا ہون مین اللہ سے ایسا اللہ کہ
نہین کوئی معبود مگر وہ زندہ خبر رکہنی والا خلق کا اور توبہ کرتا ہون مین طرف اوسکی تین بار کہی بخشتا ہی اللہ تعالیٰ واسطی اوسکی گناہ اوسکی اگرچہ ہون
مانند کف دریا کی یا گنتی ریت عالج کی یا گنتی پتون درخت کی یا گنتی دنون دنیا کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **ف** عالج ع
زبر اور زیر لام کی نام ہی ایک جنگل کا زمین مغرب مین وہان ریت بہت ہوتی ہی اور غرض ان چیزون کی بیان سے یہہ ہی کہ اگر بہت سے گناہ ہونگے
تو بہی بخشی جاوینگی ۱۲ع **وعن** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَاْخُذُ

مَضْجَعَهٗ بِقِرَاءَةِ سُوْرَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهٗ شَيْءٌ يُّؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی شداد بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی مسلمان کہ لیوی خواب گاہ اپنی ساتھہ پڑہنی کسی سورۃ کی کتاب اللہ سے مگر کہ متعین کرتا ہی اللہ تعالی ساتھہ اوسکی ایک فرشتہ یعنی حکم کرتا ہی اوسکو کہ نگہبانی کری اوسکی ضرر کرنی والی چیزون سی پس نہین نزدیک ہوتی اوسکی کوئی چیز کہ ایذا دی اوسکو یہانتک کہ جاگی جسوقت جاگی یعنی بعد دیر کی خواہ جلدی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** روایت ہی انس سی بطریق مرفوع کی کہ جب کہی تو پہلو اپنا بچہونی پر اور پڑہی تو فاتحہ الکتاب اور قل ہو اللہ احد پس تحقیق امن مین ہیگا تو ہر چیز سی سوای موت کی ۱۲ وَعَنْ

عَبْدِ اللّٰهِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيْهِمَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ اَلَا وَهُمَا يَسِيْرٌ وَّمَنْ يَّعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَّيَحْمَدُهٗ عَشْرًا وَّيُكَبِّرُهٗ عَشْرًا قَالَ فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهٖ قَالَ فَتِلْكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ وَّخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ وَاِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ يُسَبِّحُهٗ وَيُكَبِّرُهٗ وَيَحْمَدُهٗ مِائَةً فَتِلْكَ مِائَةٌ فِي اللِّسَانِ وَاَلْفٌ فِي الْمِيْزَانِ فَاَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ اَلْفَيْنِ وَخَمْسَمِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالُوْا وَكَيْفَ لَا نُحْصِيْهَا قَالَ يَاْتِيْ اَحَدَكُمُ الشَّيْطٰنُ وَهُوَ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَيَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اُذْكُرْ كَذَا حَتّٰى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهٗ اَنْ لَّا يَفْعَلَ وَيَاْتِيْهِ فِيْ مَضْجَعِهٖ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهٗ حَتّٰى يَنَامَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ خَصْلَتَانِ اَوْ خَلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ وَكَذَا فِيْ رِوَايَتِهٖ بَعْدَ قَوْلِهٖ وَاَلْفٌ وَّخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ قَالَ وَيُكَبِّرُ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ وَيَحْمَدُ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَيُسَبِّحُ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَفِيْ اَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

لا تحصيها

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو چیزین ہین کہ نہین محافظت کرتا اونپر مرد مسلمان مگر کہ داخل ہوتا ہی بہشت مین یعنی نجات پانی والونکی ساتھہ داخل ہوگا خبردار ہو وہ دونون چیزین آسان ہین یعنی ایسی کہ دشوار نہین کرتا اونکا اوسپر کہ آسان کری اللہ اوسپر اور عمل کرنی والی اونپر کم ہین یعنی مداومت کرنی والی اونپر نادر ہین بسبب ہونی توفیق کی ایک چیز تو یہہ ہی کہ ساتھہ پاکی کی یاد کری اللہ کو یعنی سبحان اللہ پڑہی پیچھی ہر نماز فرض کی دس بار اور حمد کری خدا کی یعنی الحمد للہ کہی دس بار اور اللہ اکبر کہی دس بار کہا ابن عمرو نی پس دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ گنتی تہی ان تسبیحات کو اپنی ہاتہہ سی یعنی اونگلیون پر فرمایا حضرت نی پس یہہ ڈیڑہ سو ہین یعنی بابت پانچون نمازون کی زبان پر اور ڈیڑہ ہزار ہین میزان مین یعنی میزان اعمال مین حساب اسکی کہ ہر نیکی دس برابر لکہی جاتی ہی اور دوسری چیز یہہ ہی کہ جب پکڑی خوابگاہ اپنی تسبیح کری اللہ کو اور تکبیر کہی اوسکو اور حمد کری اوسکو سو بار یعنی سبحان اللہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار پڑہی کہ سب ملکر سو بار ہون پس یہہ سو بار ہین زبان پر اور ہزار ہین میزان اعمال مین پس کون تم مین سی کرتا ہوگا دن رات مین اڑہائی ہزار برائیان عرض کیا صحابہ نی کہ کسطرح نہ محافظت کرینگی ہم ان چیزون پر فرمایا آتا ہی ایک تمہاری کی پاس شیطان اوسحالمین کہ وہ اپنی نماز مین ہوتا ہی پھر کہتا ہی شیطان یاد کر فلانی چیز یاد کر فلانی چیز یعنی امور دنیا اور احوال اوسکی یا جو کچہہ کہ متعلق ساتھہ نماز کی نہین اگرچہ امور آخرت سی ہو یہانتک کہ نماز پڑہ کر پھرتا ہی پس شاید کہ وہ نہ کری یعنی محافظت ان کلمات پر اور آتا ہی شیطان بیچ خوابگاہ اوسکی کی پس ہمیشہ رہتا ہی سلاتا ہی اوسکو یہانتک کہ سو جاتا ہی نقل کی یہہ ترمذی ابو داؤد اور نسائی نی اور بیچ روایت ابو داؤد کی خلاف ہی بعضی لفظون مین اسطرح ہی کہ فرمایا حضرت نی دو خصلتین ہین یا فرمایا دو خلتین ہین یا وکو شک ہوا ہی کہ وہ لفظ فرمایا یہہ معنی دونون کی ایک ہی ہین

یعنی دو چیزین ہین کہ نہین محافظت کرتا اونپر بندہ مسلمان یعنی بجا نہی لاتا جسپر ہمارحل مسلم کی لا یحافظ علیہما عبد مسلم ہی اور سطر حسی ہیچ روایت ابو داود
کی جہی قول ذلکی والف وخمسمائۃ فی المیزان کی اسطرح ہی کہ فرمایا اور تکبیر کہی چونتیس بار جسوقت کہ آدمی اپنی خوابگاہ مین آ ور حمد کری تینتیس بار اور تسبیح
کری تینتیس بار اور اکثر نسخون مصابیح کی مین عبد اللہ بن عمر سی ہی یعنی یہہ اور فائدہ ذکر کیا گیا کہ مولف نی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی یہہ حدیث
نقل کی اور مصابیح کی اکثر نسخون مین عبد اللہ عمر سی ہی **ف** پس کون تم مین سی الخ یہہ جواب ہی شرط محذوف کا اور استفہام مین ایک طرحکا انکار ہی
یعنی جب محافظت کی دونون چیزون پر اور حاصل ہوئین اڑہائی ہزار نیکیان دن رات مین تو معاف کی جاتی ہین اوس سی بدلی ہر نیکی کی برائی جیسا
کہ فرمایا اللہ تعالی نی ان الحسنات یذہبن السیات پس کون تم مین سی کرتا ہی برائیان زیادہ ان نیکیونسی دن رات مین کہ نہون معاف اونسی الحکیا ہی
تمکو کہ نہ محافظت کرو اونپر حاصل یہہ کہ نیکیان بہت ہوتی ہین برائیان سی اونسی گناہ جہڑ جاتی ہین بلکہ بسبب زیادہ ہونی نیکیون کی درجی بلند
ہوتی ہین نہین چاہیی کہ محافظت کرو اونپر صحابہ نی عرض کیا کہ جب اتنا ثواب ہوتا ہی تو کیون نہ محافظت کرینگی ہم اونپر گویا اونہون نی بعید
جانا انکی ترک کرنیکو پس حضرت نی اونکی استبعاد یعنی بعید جاننی کو رد کیا کہ شیطان وسوسہ ڈالتا ہی نماز مین یہانتک کہ غافل کر دیتا ہی ذکر سی
بیچ نماز کی اور سلا رکہتا ہی اسیطرح غافل کرکر ذکر سی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَنَّامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ
فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ يَوْمِهٖ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حِيْنَ يُمْسِيْ فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ لَيْلَتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ
اور روایت ہی عبد اللہ بن غنام سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہی وقت صبح کی یا الہی جو چیز کہ حاصل ہوئی مجکو صبح مین نعمت
سی یعنی دینی اور دنیوی اور ظاہری و باطنی یا کسیکو مخلوق تیری سی پس تیری ہی طرفسی ہی تنہا نہین شریک کوئی واسطی تیری پس تیری ہی لیی تعریف
ہی اور تیری ہی لیی شکر ہی پس جو کوئی یہہ دعا صبح کو پڑہی پس تحقیق ادا کیا شکر اوس دنکا اور جو کوئی کہی مانند اسکی وقت شام کی پس تحقیق ادا کیا
شکر اوس رات کا نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** شام کو یہہ دعا پڑہی تو لفظ امسی کہی بدلی اصبح کی اور آیا ہی کہ حضرت داود علیہ السلام نی کہا ای
پروردگار میری نعمتین تیری میری پاس بہت ہین شکر انکا کیونکر ادا کرون حکم ہوا کہ ای داود جب جانا تونی کہ جو نعمتین تیری پاس ہین سب میری
ہی طرف سی ہین تو تحقیق شکر ادا کیا تونی اونکا ع ح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ
اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى مُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ
وَالْقُرْاٰنِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ
شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ
وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ
مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيْرٍ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ وہ تہی کہتی جب آتی طرف بچہونی اپنی کے یا الہی پروردگار
آسمانکو اور ای پروردگار زمین کی اور ای پروردگار ہر چیز کی اور ای پہاڑنی والی دانی اور گٹھلی کی یعنی اونکو پہاڑ کر زراعت اور درخت کہجور کا نکالنی والی
ای اوتارنی والی توریت اور انجیل و قرآن کی پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی ہر بری کیسی کہ تو پکڑنی والا ہی بال پیشانی اوسکی یعنی تیری
قبضہ قدرت مین ہی تو ہی ہی پہلی یعنی قدیم بلا ابتدا کی پس نہین پہلی تجہسی کوئی چیز اور تو ہی آخر یعنی باقی بغیر انتہا کی پس نہین پیچہی تیری کوئی چیز
اور تو ہی ظاہر یعنی باعتبار افعال و صفات کی پس نہین اوپر تیری یعنی اوپر ظہور تیری کی کوئی چیز یعنی نہین کوئی چیز ظاہر تر تجہسی اور تو ہی پوشیدہ

یعنے باعتبار ذات کی پس نہین کوئی چیز زیادہ پوشیدہ تجہسی ادا کر مجہسی دین یعنی حقوق اللہ تعالی کی اور بندونکی اور غنی کر مجکو فقر سی یعنی محتاج ہونی سی طرف مخلوق کی یا دلکی محتاجگی سی نقل کی یہہ ابوداود و ترمذی ابن ماجہ نی اور نقل کی یہہ مسلم نی ساتہہ تہوڑی سی اختلاف کی **ف** سب آتی طرف بچہونی اپنی کی اور حصن حصین مین ہی کہ پڑہی یہہ دعا لیٹ کر ۳ع **وعن** ابی الازہر الانماری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اخذ مضجعہ من اللیل قال بسم اللہ وضعت جنبی للہ اللھم اغفر لی ذنبی واخسأ شیطانی وفك رہانی واجعلنی فی الندی الاعلی رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی ازہر انماری سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جس وقت کہ جاتی خوابگاہ اپنی مین رات کو کہتی ساتہہ نام اللہ تعالی کی سوتا ہون مین رکہی مین نی کروٹ اپنی واسطی اللہ کی یا الہی بخش میری لیے گناہ میری اور دور کر شیطان میریکو اور چہڑا گروی میریکو اور کر مجکو مجلس بلند مین یعنی ملائکہ مقربین اور انبیا کی مجلس مین نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** مراد گروی سے نفس ہے یعنی خلاص کر نفس میریکو بندون کی حق سی اور اپنی عذاب سے یعنی گناہ میری بخشدی ۲ع **وعن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اخذ مضجعہ قال الحمد للہ الذی کفانی واوانی واطعمنی وسقانی والذی من علی فافضل والذی اعطانی فاجزل الحمد للہ علی کل حال اللھم رب کل شیء وملیکہ واله کل شیء اعوذ بك من النار رواہ ابوداود اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جبکہ لیتی خوابگاہ اپنی یعنی رات کو فرماتی سب تعریف ہی خدا کی لیے جسنی کفایت کیا مجکو یعنی خلق سی بی پروا کیا مجکو اور جگہہ دی مجکو یعنی مکان دیا رہنی کو کہ دفع کرتا ہی سردی اور گرمی کو اور کہلایا مجکو اور پلایا مجکو اور وہ خدا کہ احسان کیا مجپر یعنی بسبب دینی اوسچیز کی کہ احتیاج پڑتی ہی اور زیادہ دیا یعنی احتیاج سی اور وہ خدا کہ کہ دیا مجکو پس بہت دیا شکر ہی اللہ کے لیے ہر حال یا اللہ پروردگار ہر چیز کی اور مالک اوسکی اور معبود ہر چیز کی پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری آگ سے یعنے اون چیزونسے کہ باعث عذاب دوزخکی ہین نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** بریدۃ قال شکی خالد بن الولید الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ما انام اللیل من الارق فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اویت الی فراشك فقل اللھم رب السموات السبع وما اظلت ورب الارضین وما اقلت ورب الشیاطین وما اضلت کن لی جارا من شر خلقك کلھم جمیعا ان یفرط علی احد منھم او ان یبغی عز جارك وجل ثناؤك ولا الہ غیرك لا الہ الا انت رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث لیس اسنادہ بالقوی والحکیم ابن ظہیر الراوی قد ترك حدیثه بعض اہل الحدیث

اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا شکایت کی خالد بن ولید نی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس عرض کیا کہ یا رسول اللہ نہین سوتا ہون مین رات کو سبب بیخوابی کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب جگہہ پکڑی تو طرف بچہونی اپنی کی پس کہہ یا الہی پروردگار ساتون آسمانونکی اور اوسچیز کی کہ سایہ کیی ہوئی ہین آسمان اوسپر اور ای پروردگار زمینونکی اور اوسچیز کی کہ اوٹہا رہی ہین زمینین یعنی مخلوقات اور ای پروردگار شیطانونکی اور اونکی کہ گمراہ کیا ہی شیطانون نی اونکو یعنی جن و انس ہو میری لیے پناہ دینی والا برائی سب مخلوقات اپنی کیسی اس سے کہ زیادتی کری مجپر کوئی انمین سے یا ظلم کری غالب ہے پناہ چاہنی والا تیرا اور بزرگ ہی تعریف تیری ہی اور نہین کوئی معبود سوای تیری نہین کوئی معبود مگر تو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث نہین اسناد اسکی قوی اور حکیم بن ظہیر راوی اس حدیث کا تحقیق چہوڑ دی ہی حدیث اوسکی بعضی اہل حدیث نی **ف** حکم ساتہہ زبر ح اور کاف کی ہی اور اصل نسخہ سید کہین حکیم ساتہہ ی کی ہی اور حاشیہ پر لکہا ہی کہ صواب حکم ہی اور حصن حصین مین ہے کہ روایت کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اور ابن ابی شیبہ نی لیکن اوسکے روایت مین بجای اجمعین کے جمیعا ہی اور بجای یبغی کی یطغی ہی اور بجای جل ثناءک کی آخر تک کے وتبارك اسمك پس سے لفظ پر تمام

ہوئی ہی یہہ دعا اوسمین ہرع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** اَبِی مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ
وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ ثُمَّ اِذَا اَمْسٰى فَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
روایت ہی ابی مالک سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ صبح کری ایک تمہارا پس چاہیی کہ کہی صبح کی ہمنی اور صبح کی
ملک نی خالص واسطی خدا کی پروردگار عالمون کا یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی بہلائی اسدن کی کشایش اسکی یعنی مقصود کو پہونچون اور مدد اسکی یعنی
اسدن مین مدد میری کر کہ نفس و رشیطان اور اور دشمنون پر غالب ہون اور نور اسکا یعنی توفیق علم اور عمل کی ہو اسمین اور برکت اسکی یعنی اسدن مین
رزق حلال طیب ہاتہہ لگی اور ہدایت اسکی یعنی عمل و اعتقاد حق پر رہون اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی او چیز کی سی کہ اسدن مین ہے اور برائی او چیز
کی سی کہ پیچہی اسکی ہی پہر جسوقت شام کری پس چاہیی کہ کہی مانند اسکی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** شام کو یہہ دعا پڑہی تو بجای اصبحنا واصبح الملک کے
امسینا وامسی الملک پڑہی اور ہذا الیوم کی جگہہ ہذہ اللیلۃ اور مذکر ضمیرون کی جگہہ مونث ضمیرین پڑہی یعنی ہ کی جگہہ ہا ہرع **وعن**
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ يَا اَبَتِ اَسْمَعُكَ تَقُوْلُ كُلَّ غَدَاةٍ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ
اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ تُكَرِّرُهَا ثَلٰثًا حِيْنَ تُصْبِحُ وَثَلٰثًا حِيْنَ تُمْسِیْ فَقَالَ يَا بُنَیَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهِنَّ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَسْتَنَّ بِسُنَّتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی بکرہ سی کہ کہا کہا مینی واسطی باپ اپنی کی
کہ ای باپ میری سنا مینی تمکو کہ کہتی ہو ہر روز یا الہی عافیت دی مجکو بدن میری مین یا الہی عافیت دی مجکو شنوائی میری مین یا الہی عافیت دی مجکو بینائی
میری مین نہین کوئی معبود مگر تو تکرار پڑہتی ہو اوسکو تین بار وقت صبح کی اور تین بار وقت شام کی پس کہا ای بیٹی میری سنا مینی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو کہ دعا مانگتی تہی ساتہہ ان کلمونکی پس مین دوست رکہتا ہون کہ پیروی کرون حضرت کی سنت کی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف**
اسمین اشارہ ہی اسپر کہ دعا اور اور اعمال خیر کی کرنی مین منظور اصلی بجالانا امر حضرت کا اور اتباع سنت اونکی کا ہو نہ جزاء اعمال و قبولیت دعا
ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْعَظَمَةُ لِلّٰهِ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا سَكَنَ فِيْهِمَا لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَاَوْسَطَهٗ
نَجَاحًا وَاٰخِرَهٗ فَلَاحًا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ذَكَرَهُ النَّوَوِیُّ فِیْ كِتَابِ الْاَذْكَارِ بِرِوَايَةِ ابْنِ السُّنِّیِّ اور روایت ہے عبد اللہ
بن ابی اوفی سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کرتی کہتی صبح کی ہمنی اور صبح کی ملک نے واسطی خدا کی اور سب تعریف واسطی خدا کے اور بزرگی
ذات کی اور بزرگی صفات کی خدا ہی کی لیے ہے اور مخلوقات اور حکم اور رات اور دن اور جو آرام پکڑتی ہین ان مین اور دن مین سب اللہ ہی کی لیے
ہین اور مخلوق و ملک اسکی ہین یا الہی کر اول اسدن کا سبب نیکی کا یعنی خرچ کرین اوسکو طاعت مین اور درمیان اوسکو سبب برآمد حاجات کا اور آخر
اوسکو سبب نجات کا ای بہت رحم کرنی والی سب رحم کرنی والونکی ذکر کی یہہ حدیث نووی نی کتاب الاذکار مین ساتہہ روایت ابن سنی کی **ف** ختم کیا
حضرت نی اس دعا کو لفظ یا ارحم الراحمین پر اسلیی کہ اس سے دعا جلدی قبول ہوتی ہی جیسی کہ ایک حدیث مین آیا ہی اور روایت کی حاکم نی مستدرک مین
ابی امامہ سے بطریق مرفوع کی کہ اللہ تعالی کا ایک فرشتہ متعین ہے اوسپر کہ کہتا ہی یا ارحم الراحمین پس جو کوئی کہتا ہی اسکو تین بار تو کہتا ہی اوسکو فرشتہ
کہ ارحم الراحمین متوجہ ہی تجہ پر مانگ ہرع **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا
اَصْبَحَ اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰی دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابزا سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی جس وقت صبح کرتی
صبح کی ہمنی اوپر دین اسلام کی اور کلمہ توحید کی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی اور اوپر دین نبی اپنی کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اوپر دین باپ اپنی ابراہیم
کی کہ دین باطل سی بیزار ہوکر متوجہ تہی دین حق پر اور نہ تہی ابراہیم مشرکونسی نقل کی یہہ احمد اور دارمی نی **ف** اوپر دین نبی اپنی کی الخ ظاہر اس
لفظ کا یہی کہ حضرت مبعوث تہی طرف خلق کی اور طرف اپنی بہی یا تعلیم امت کی لیے فرمایا ؛ ع ؛ ح ؛

باب الدعوات فی الاوقات

باب ہے بیچ دعاؤن متفرق کی بیچ وقتون وقتون مختلف کی **ف** جو اذکار کہ شارع سی کسی وقت یا کسی حال میں
وارد ہوئی ہین مسنون ہی ہر کسیکو بجا لانا اونکا اگرچہ ایکبار ہو واسطی اتباع حضرت کی ؛ ع ؛

الفصل الاول

فصل ہہلی **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِيَ اَهْلَهٗ قَالَ
بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّهٗ اِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْطَانٌ
اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر تحقیق ایک تمہارا ارادہ کری صحبت کرنیکا بیوی
اپنی سی یا لونڈی اپنی سی کہی مدد چاہتی ہین ہم ساتہہ نام اللہ کی یا الہی دور رکہہ ہمکو شیطان سے اور دور رکہہ شیطان کو اوس اولاد سی کہ نصیب کری
تو ہمکو پس تحقیق شان یہہ ہے کہ اگر مقدر ہو اور دیا جاوی درمیان مرد و عورت کی فرزند اوس جماع مین ضرر نہین کرتا اوسکو شیطان کبہی نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی **ف** اگر کوئی کہی کہ اکثر لوگ یہہ پڑہتی ہین اور فرزند اونکی شیطان کی تصرف سی محفوظ نہین رہتی جواب یہہ ہے کہ ضرر نہ کرنی سی مراد
یہہ ہے کہ شیطان اوسی کافر نہین کرسکتا پس اسمین اشارہ ہی طرف خاتمہ بخیر ہونی فرزند کی لسبب برکت ذکر اللہ کی اوسوقت یا معنی یہہ ہین کہ ضرر نہین
پہونچاتا شیطان ساتہہ آسیب و صرع یعنی ہاتہہ پانون ٹیڑہی کردینی کی اور مانند اوسکی اور کہا جوزی نی کہ نہین مسلط ہوتا شیطان اوسکی دین پر اور نہین
ظاہر ہوتی مضرت اوسکی فرزند کی حق مین بنسبت غیر اوسکی اور بعضون نی کہا مراد ضرر نہ پہنچانی سی یہہ ہے کہ شیطان اوسکی انگلی روسی نہین مارتا ؛ ع ؛

وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی کہتی نزدیک شدت فکر و غم کی نہین کوئی معبود سوا اللہ کی کہ بزرگ ہی بردبار نہین
کوئی معبود سوای اللہ کی پروردگار عرش بڑی کا نہین کوئی معبود سوا اللہ کی پروردگار آسمانون کا اور پروردگار زمین کا اور پروردگار عرش
بڑی کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَنَحْنُ عِنْدَهٗ جُلُوْسٌ وَاَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهٗ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ
كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ مِنَ الْغَضَبِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ لَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ بِمَجْنُوْنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سلیمان بن صرد سی کہ کہا برا کہا دو شخصون نی
آپسمین نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ہم نزدیک حضرت کی بیٹہی ہوئی تہی اور ایک اونمین سے بہت برا کہتا تہا دوسریکو غصہ مین بہرا ہوا تحقیق سرخ ہوگیا
تہا چہرہ اوسکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون ایک کلمہ اگر کہی اوسکو البتہ جاتا رہی اوس سے وہ غضب پاتا ہی وہ یہہ پناہ
مانگتا ہون مین ساتہہ اللہ کی شیطان راندی ہوئی سی پس کہا صحابہ نی اوس شخص کو کہ کیا نہین سنتا تو وہ چیز کہ فرماتی ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا اوس نی
کہ نہین تحقیق مین دیوانہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ حدیث نکالی گئی ہی اس آیت سی وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اور مین نہین دیوانہ یعنی یہہ کلمہ اوسکو پڑہنی کو کہتی ہین کہ دیوانہ ہوتا ہی اور مین نہین دیوانہ وہ شخص آراستہ ساتہہ شریعت کی نہین تہا اور سمجہہ دین مین نہین کہتا تہا
پس توہم کیا کہ یہہ دیوانہ ہی کہتا ہی یہہ نہ سمجہا کہ غصہ بہی شیطان کے بہکانی سی ہوتا ہی اوسکو یہہ مفید ہی اور کہا طیبی نی احتمال ہی کہ وہ شخص منافق ہو یا کافر ہو
گنوار البتہ ہی ترع ؛ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم صیاح الدیکۃ فسئلوا
اللہ من فضلہ فانہا رات ملکا واذا سمعتم نھیق الحمار فتعوذوا باللہ من الشیطن الرجیم فانہ رای شیطانا متفق علیہ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب سنو تم آواز مرغون کی پس مانگو اللہ تعالی سی فضل اوسکا اسلیے کہ تحقیق وہ دیکہتی ہین
فرشتی کو اور جب سنو تم آواز گدہی کی پس پناہ اوٹہو ساتہہ اللہ کی شیطان راندی ہوئی سی اسلیے کہ تحقیق وہ دیکہتا ہی شیطان کو نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **ف** یعنی مرغ فرشتی کو دیکہکر آواز کرتا ہی اوسوقت دعا کرو تا وہ آمین کہی اور بخشش چاہی تمہارے لیے اور گدہی کی آواز سنکر اعوذ باللہ من
الشیطان الرجیم کہو اسلیے کہ وہ شیطان کو دیکہکر آواز کرتا ہی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ نیکوکی آنیکی وقت رحمت اور برکت اوترتی ہی پس مستحب ہے
اوسوقت دعا کرنی اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ نازل ہوتا ہی غضب وعذاب کافرون پر پس مستحب ہے پناہ مانگنی وقت گذرنی کفار کی بخوف اسکی کہ پہنچی اوسکو
شر انکی سی ترع **وعن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا استوی علی بعیرہ خارجا الی السفر کبر
ثلثا ثم قال سبحن الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون اللھم انا نسئلک فی سفرنا ھذا
البر والتقوی ومن العمل ما ترضی اللھم ھون علینا سفرنا ھذا واطولنا بعدہ اللھم انت الصاحب فی السفر
والخلیفۃ فی الاھل اللھم انی اعوذبک من وعثاء السفر وکابۃ المنظر وسوء المنقلب فی المال والاھل واذا
رجع قالھن وزاد فیھن آئبون تائبون عابدون لربنا حامدون رواہ مسلم
اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جب سوار ہو چکتی اپنی اونٹ پر حالت نکلنی مین طرف سفر کی کہتی اللہ اکبر تین بار پہر پڑہتے
یہہ آیت پاک ہی وہ ذات کہ فرمان بردار کی واسطی ہماری یہہ سواری اور نہین تہی ہم واسطی اوسکی طاقت رکہنی والی اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنی کی البتہ
پہرنی والی ہین یا الہی تحقیق ہم مانگتی ہین تجہہ سی بیچ اس سفر اپنی کی نیکی اور تقوی اور عمل سی جو راضی ہووی تو اوس سے یعنی قبول کری اوسکو یا الہی آسان کر ہمپر
سفر ہمارا یہہ اور لپیٹ واسطی ہمارے یعنی دفع کر درازگی اوسکی یا الہی تو ہی ہی صاحب یعنی نگہبان سفر مین اور خبرگیری کرنی والا اہل مین یا الہی تحقیق مین پناہ
مانگتا ہون ساتہہ تیری مشقت سفر کیسی اور بری حالت دیکہنی کیسی یعنی بسبب نقصان دیکہنی کی اہل و مال مین غمگین ہون اور حالت برے ہو اس سے پناہ مانگتا ہون
اور برائی پہرنی کیسی مالمین اور اہل مین اور اولاد مین یعنی اس سے بہی پناہ ہی کہ سفر سی پہرکر اہل و مالمین نقصان وغیرہ دیکہون اور رنج اوٹہاون اور جسوقت
کہ پہرتی حضرت سفر سی کہتی یہہ الفاظ اور زیادہ کرتی اونمین ہم پہرنی والی ہین اپنی سفر سی ساتہہ سلامتی کی طرف وطنون اپنے کی توبہ کرنی والی ہین بندگی
کرنی والی ہین پروردگار اپنی کی بہی تعریف کرنی والی ہین نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عبد اللہ بن سرجس قال کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اذا سافر یتعوذ من وعثاء السفر وکابۃ المنقلب والحور بعد الکور ودعوۃ المظلوم وسوء
المنظر فی الاھل والمال رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن سرجس سے کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتی پناہ مانگتی محنت
سفر کیسی اور بری حالت پہرنی کیسی اور نقصان سے پیچہی زیادتی یعنی عمل صالح مین اور اہل و مال مین اور بد دعا مظلوم کیسی اور برے حالت دیکہنی کیسی اہل
و مال مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پناہ مانگنی بد دعا مظلوم کیسی حقیقت مین پناہ مانگنی ہی ظلم سی کہ ظلم نہ کرین کسی پر تا مظلوم بد دعا نہ کری مجپر ترح ؛ **و**
عن خولۃ بنت حکیم قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من نزل منزلا فقال اعوذ بکلمات اللہ

التامات من شر ما خلق لم یضره شیء حتی یرتحل من منزله ذلک رواه مسلم اور روایت ہی خولہ بنت حکیم کیسی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو کوئی اوترے کسی مکان میں یعنی سفر میں ہو یا حضر میں پہر کہی پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ کلمون اللہ تعالی کی کہ پوری ہین یعنے اسماء وصفات پاک تمام ہین اوسکی برائی او چیز کیسی کہ پیدا کی نہین ضرر کرتی اوسکو کوئی چیز یہانتک کہ کوچ کری اوس منزل سی نقل کی یہہ مسلم نی **و عن** ابی ہریرة قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ما لقیت من عقرب لدغتنی البارحة قال اما لو قلت حین امسیت اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق لم تضرک رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا یا رسول اللہ کیا ایذا پائی مینی ایک بچھو سی کہ کاٹا مجکو رات گذری مین فرمایا خبردار ہو اگر کہتا تو اوس وقت کہ شام کی تونی پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ کلمون اللہ تعالی کی کہ پوری ہین برائی او چیز کیسی کہ پیدا کی نہ ضرر پہنچاتا تجکو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اور ترمذی کی ایک روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی پڑہی اسکو وقت شام کی تین بار نہین ضرر کرتا اوسکو زہر یعنی کسی جانور کا اوس رات مین اور ایک روایت مین وقت صبح کی ہی پڑہنا اسکا آیا ہی پس ایسا ہی فائدہ صبح کی پڑہنی مین ہوتا ہی کہ محفوظ رہتا ہی دن کو موذی چیزونسی اور معقل بن یسار صحابی سی منقول ہی کہ جسنی یہہ اعوذ پڑہی متعین ہوتی ہین اوسپر ستر ہزار فرشتی کہ دعا بخشش کی کرتی ہین اوسکی لیی اور اگر مرتا ہی شہید مرتا ہی ۱۲ع فی المرقات و شرح الحصن **وعنه** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا کان فی سفر واسحر یقول سمع سامع بحمد اللہ وحسن بلائه علینا ربنا صاحبنا وافضل علینا عائذا باللہ من النار رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جس وقت ہوتی سفر مین اور وقت سحر کا ہوتا کہتی سنی سننی والی نی تعریف کرنی میری خدا کو اور اقرار میرا ساتہہ خوبی نعمت اوسکی پہر اے رب ہمارے نگہبانی کر ہماری اور احسان کر ہمپر کہتی ہین ہم یہہ کلام پناہ چاہتی ہوئی ساتہہ خدا کی آگ سی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قفل من غزو او حج او عمرة یکبر علی کل شرف من الارض ثلث تکبیرات ثم یقول لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر آئبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق اللہ وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده متفق علیه اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پہرتی جہاد سی یا حج سی یا عمرہ سی تکبیر کہتی اوپر ہر جگہہ بلند کی زمین سے تین تکبیرین پہر کہتی نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایکسا ہے نہین شریک کوئی اوسکا اوسکی لیے ہے ملک اور اوسکی لیی ہی حمد اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ہم پہرنی والی ہین یعنی طرف وطن کے توبہ کرنی والی ہین عبادت کرنی والی ہین یعنی اللہ کو سجدہ کرنی والی ہین یعنی اللہ کو واسطی پروردگار اپنی کی تعریف کرنی والی ہین سچ کیا اللہ نی اپنا وعدہ یعنی ظاہر کرنی دین کا اور مدد کرنی اپنی بندی کی یعنی حضرت کی اور شکست دی کفار کی گروہونکو تنہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی غزوہ خندق مین کہ دشمن دس ہزار یا بارہ ہزار کفار سوای یہود قریظہ اور نضیر کی جمع ہوکر مدینہ پر آ چڑہی تہی اور ارادہ لڑائی کا سرور عالم سی رکہتی تہی اللہ تعالی نی ہوا کو اور لشکر ملائکہ کو اونپر متعین کیا کہ ہلاک و خراب کیا ۱۲ع **وعن** عبد اللہ بن ابی اوفی قال دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاحزاب علی المشرکین فقال اللہم منزل الکتاب سریع الحساب اللہم اہزم الاحزاب اللہم اہزمہم وزلزلہم متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا بددعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن جنگ احزاب کے مشرکون پر پس کہا یا الہی اوتارنی والی کتاب کے جلدی کرنی والی حساب کے یعنی دن قیامت کی آدہی دن مین سب کے حساب لی لیگا یا الہی شکست دی گروہ کافرونکو یا الہی شکست دی اونکو اور ہلادی اونکو یعنی ثابت نہ رکہہ اونکو مقابلہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ۱۲

وعن عبد اللہ بن بسر قال نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی فقربنا الیہ طعاما ووطبۃ فاکل منہا ثم اتی بتمر فکان یاکلہ ویلقی النوی بین اصبعیہ ویجمع السبابۃ والوسطی وفی روایۃ فجعل یلقی النوی علی ظہر اصبعیہ السبابۃ والوسطی ثم اتی بشراب فشربہ فقال ابی واخذ بلجام دابتہ ادع اللہ لنا فقال اللہم بارک لہم فیما رزقتہم واغفر لہم وارحمہم رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن بسر سی کہ کہا آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری باپ کے پاس مہمان پس نزدیک لی گئی ہم طرف حضرت کی کہانا اور ایک چیز مانند مالیدہ کی پس کہایا اوسمین سی پہر لائی گئی کہجور خشک پس تہی حضرت کہاتی اوسکو اور ڈالتی گٹہلی درمیان دونو انگلیون اپنی کی اور اکٹہی کرتی انگلی شہادت و بیچ کی اور ایک روایت مین ہی پس شروع کیا حضرت نی کہ ڈالتی گٹہلی اوپر پیٹہہ دونون انگلیون اپنی کی انگلی شہادت کی اور بیچ کی پہر لائی گئی پانی پس پیا اوسکو پہر کہا باپ میری نی اسحال مین کہ پکڑی تہی لگام جانور حضرت کی کی دعا مانگو اللہ سے میری لیے پس کہا حضرت نی یا الہی برکت دی انکی لیے بیچ اوس چیز کی کہ روزی دی تو نی انکو اور بخش و اسطی انکی اور رحم کر انپر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پہلی روایت مین آیا کہ گٹہلیان ڈالتی تہی درمیان دونون انگلیون کی اور دوسری مین یہہ کہ دونون انگلیون کی پیٹہہ پر ڈالتی تہی تطبیق انمین یہہ ہے کہ کبہی اوسطرح ڈالتی ہونگی اور کبہی اسطرح اور انگلیون کی پیٹہہ پر یا بہی ڈالتی تہی کہ تا ہاتہہ کا اندر کا رخ بہری نہین ستہرائی اندر کی ولی ہی باہر کی ستہرائی سی اور انگلیونسی مراد بائین ہاتہہ کی انگلیان ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ سنت ہی پکڑنا اکابر اور مہمانکی رکاب و رلگام کا از راہ تواضع و خاطر داری کی اور اسیطرح سنت ہی دروازہ تک مہمانکی ساتہہ جانا اور یہہ ہے معلوم ہوا کہ سنت ہی ضیافت کرنی والیکی لیے یہہ کہ طلب دعا کی کری مہمانسی اور سنت ہے مہمانکی لیے یہہ کہ دعا کری ضیافت کرنی والیکی لیے ۱۲

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** طلحۃ بن عبید اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رای الہلال قال اللہم اہلہ علینا بالامن والایمان والسلامۃ والاسلام ربی وربک اللہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت دیکہتی چاند کہتی یا الہی نکال تو اس چاند کو ہمپر ساتہہ امن اور ایمان اور سلامتی و اسلام کی رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** ہلال کہتی ہین پہلی اور دوسری اور تیسری رات کے چاند کو بعد اسکی قمر کہلاتا ہی پس جب حضرت ہلال دیکہتی تو دعا مذکورہ پڑہتی حاصل اسکا یہہ ہے کہ یا الہی اس مہینی مین ہم با امن و با ایمان و با سلامت سب آفات سے اور احکام اسلام پر مستقیم رہین بعد ازان خطاب چاند کو کر کر فرماتی کہ رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی ہی آمین دیکہنا جو چاند اور سورج کو پوجتی ہین اور رب سمجہتی ہین ۱۲ **وعن** عمر بن الخطاب وابی ہریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من رجل رای مبتلی فقال الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا الا لم یصبہ ذلک البلاء کائنا ما کان رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن ابن عمر وقال الترمذی ہذا حدیث غریب وعمرو بن دینار الراوی لیس بالقوی سے اور روایت ہی عمر بن خطاب اور ابی ہریرہ سے کہ کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی شخص کہ دیکہی کسی مبتلا بلا کو پہر کہی سب تعریف واسطی اوس اللہ کی کہ بچایا مجکو اوس چیز سی کہ گرفتار کیا تجکو ساتہہ اوسکی اور بزرگی دی مجکو بہتون پر اون لوگونسی کہ پیدا کیا بزرگی دینا مگر کہ نہین پہنچی اوسکو یہہ بلا جو بلا کہ ہو نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ابن عمر سی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے اور عمرو بن دینار راوی نہین قوی ہی **ف** حاصل یہہ کہ جو کوئی مبتلا بلا کو دیکہکر یہہ دعا الحمد للہ الذی سے لفظ تفضیلا تک پڑہتا ہی اوس بلا مین نہین گرفتار ہوتا اور بلا عام ہی خواہ بدنی ہو مانند

برص اور جذام اور اندہی ہونیکی اور سوائے اوسکی اور خواہ بلائی دنیوی ہو مانند حاصل کرنی مال و جاہ اور مانند اوسکی اور خواہ بلائے دینی ہو مانند فسق و ظلم اور بدعت
اور کفر اور مانند اوسکی غرضکہ ہر طرحکی مبتلائے بلا کو دیکہہ کر یہہ دعا پڑہی ولیکن لکہا ہی علمار نی کہ جو کوئی مبتلا بیمار کو دیکہی تو چپکی سی اسدعا کو پڑہی تا
وہ آزردہ نہو اور اگر گناہ مین یا دنیا مین کسیکو مبتلا دیکہی تو پکار کر پڑہی تا وہ باز رہی اور اگر دیکہی کہ پکار کر کہنی مین فساد ہوتا ہی تو اوسکو ہی دیکہکر چپکی پڑہی
ع ؛ وعن عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَۃٍ وَمَحَا عَنْہُ
اَلْفَ اَلْفِ سَیِّئَۃٍ وَرَفَعَ لَہٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَۃٍ وَبَنٰی لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ
ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ مَنْ قَالَ فِیْ سُوْقٍ جَامِعٍ یُبَاعُ فِیْہِ بَدَلَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ
اور روایت ہی عمر رضی سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص داخل ہو بازار مین اور کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہی وہ نہین شریک واسطی اوسکی
اوسکے لیے ہی بادشاہت اور اوسکے لیے ہے تعریف وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے نہ مریگا اوسکی ہاتہہ ہی بہلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی لکہتا ہی اللہ اوسکی لیے
دس ہزار لاکہہ نیکیان اور دور کرتا ہی اوس سے دس لاکہہ برائیان اور بلند کرتا ہی اوسکی لیے دس لاکہہ درجے اور بناتا ہی اوسکی لیے گہر بہشت مین نقل
کی یہہ ترمذی ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے اور شرح السنۃ مین بدلے من دخل السوق کی یون ہی کہ جو شخص کہی یعنی کلمہ کو بیچ بازار
جامع کی یعنی بڑی بازار کی کہ خرید و فروخت کیجاوی یعنی اکثر چیزین بکتی ہون اوسمین ف سبب اتنے ثواب کا یہہ ہی کہ بازار جگہہ غفلت اور جہوٹی
قسمون اور جگہہ سلطنت شیطانونکی ہی ایسی جگہہ مین اللہ تعالی کو یاد کرنی سی بہت ثواب پاتا ہی ؛ ع وعن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ
سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یَدْعُوْ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ تَمَامَ النِّعْمَۃِ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ تَمَامُ النِّعْمَۃِ قَالَ دَعْوَۃٌ
اَرْجُوْ بِھَا خَیْرًا فَقَالَ اِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَۃِ دُخُوْلَ الْجَنَّۃِ وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا یَقُوْلُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ فَقَالَ
قَدِ اسْتُجِیْبَ لَکَ فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَھُوَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الصَّبْرَ فَقَالَ
سَاَلْتَ اللّٰہَ الْبَلَاءَ فَسَلْہُ الْعَافِیَۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ دعا
مانگتا ہی کہتا ہی یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی پورے نعمت پس فرمایا کیا چیز ہی پوری نعمت پس کہا اوس شخص نی یہہ دعا ہی کہ امید رکہتا
ہون ساتہہ اوسکی مال بہت فرمایا تحقیق پوری نعمت داخل ہونا بہشت کا ہی اور نجات پانا دوزخ سی اور سنا حضرت نی ایک شخص کو کہتا ہی ای
صاحب بزرگی اور بخشش کی پہر فرمایا کہ تحقیق قبول کی گئی دعا تیرے پس مانگ اور سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ وہ کہتا ہی یا الہی تحقیق
مین مانگتا ہون تجہسی صبر پس کہا مانگی تو نی اللہ سی بلا پس مانگ اوس سے عافیت نقل کی یہہ ترمذی نی ف حاصل اسکی حدیث کا یہہ ہے کہ وہ شخص نعمت
دنیا کو نعمت پوری سمجہہ کر دعا اوسکی حاصل ہونیکی مانگتا تہا حضرت نی فرمایا کہ یہہ فانی ہی نعمت پوری داخل ہونا جنت مین ہے اور نجات پانا دوزخ
سی اور مانگی تو نی بلا یعنی ایسی کہ صبر بلا پر ہوتا ہی پس مانگ عافیت کہ سب بلا اور آفتون سی بچا رکہی کہ بلا ایسی چیز ہی نہ مانگنی چاہیی اور اگر بلا نازل ہو
صبر کری ؛ ع ؛ ح وعن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَکَثُرَ فِیْہِ لَغَطُہٗ فَقَالَ
قَبْلَ اَنْ یَّقُوْمَ سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ اِلَّا غُفِرَ لَہٗ مَا کَانَ فِیْ مَجْلِسِہٖ
ذٰلِکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بیٹہی ایک جگہہ
اور بہت ہون اوسمین بیفائدہ باتین پہر کہی پہلی اوٹہنی سی پاک ہے تو یا الہی اور پاکی بیان کرتی ہین تیری ساتہہ تعریف تیری کی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ

نہین کوئی معبود مگر تو بخشش مانگتا ہون مین تجہسے اور توبہ کرتا ہون مین طرف تیری مگر کہ بخشا جاتا ہی واسطے اوسکی جو کچھہ ہوا اوس مجلس مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی
نی دعوات کبیر مین **ف** لغو سی مراد بیہودہ کلام ہی کہ جس سے گنہگار ہو اور بعضون نے کہا لغو کی معنی مین کلام بیفائدہ اور اس دعاکو کفارۃ المجلس کہتے
مین یعنی اس دعاکی پڑہنی سی جو اوس مجلس مین گناہ بیفائدہ باتین یا ہنسی ٹہٹہا ہوا ہو تو اللہ تعالی اس دعاکی پڑہنی سی جہاڑ دیتا ہی **وعن**
عَلِيٍّ اَنَّهٗ اُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهٗ فِي الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهَا قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلٰثًا وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
ثَلٰثًا سُبْحَانَكَ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقِيْلَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا اَمِيْرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ يَقُوْلُ اللّٰهُ يَعْلَمُ
اَنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی حضرت علیؓ
سی کہ لایا گیا اونکی پاس جانور تاکہ سوار ہوون اوسپر جبکہ رکہا اپنا پانون رکاب مین یعنی ارادہ کیا پانون رکہنی کا کہا بسم اللہ پس جبکہ چڑہی اوسکی پیٹہہ
پر کہا الحمد للہ یعنی شکر ہی اوسکو اور پیٹہتون سواریکی اور سوائے اوسکی پہر کہا پاک ہی وہ ذات کہ تابعدار کیا واسطے ہمارے اس جانور کو اور نہ تہی ہم واسطے اوسکے طاقت رکہنی والے
اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنی کی البتہ پہرنی والی ہین پہر کہا الحمد للہ تین بار اور اللہ اکبر تین بار پاک ہی تو تحقیق مینی ظلم کیا اپنی نفس پر پس بخش مجکو واسطے
تیرے پس تحقیق نہین بخشتا گناہونکو کوئی سوائے تیری پہر ہنسی حضرت علیؓ کہا گیا کسواسطے ہنسی تم ای امیر المومنین کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
کرکیا جیسا کیا مینی پہر ہنسی پس کہا مینی کس چیز سی ہنسی ہو تم یا رسول اللہ فرمایا تحقیق پروردگار تیرا البتہ راضی ہوتا ہی اپنی بندی سی جب کہتا ہی ای پروردگار
میرے بخش واسطے میرے گناہ میری فرماتا ہی اللہ تعالی کہ جانتا ہی یہہ بندہ کہ نہین بخشتا گناہونکو کوئی سوائے میری نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نی
ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کی راضی ہونی سی ہنسی اور حضرت علیؓ بسبب پیروی حضرت کی ہنسی تہی **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَدَّعَ رَجُلًا اَخَذَ بِيَدِهٖ فَلَا يَدَعُهَا حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَاٰخِرَ عَمَلِكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ
مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا لَمْ يَذْكُرْ وَاٰخِرَ عَمَلِكَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت رخصت کرتی کسی شخص کو یعنی مسافر کو پکڑتی ہاتہہ اوسکا پس چہوڑتی ہاتہہ اوسکی کو یہانتک کہ وہ شخص چہوڑتا ہی صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہاتہہ کو یعنی یہہ بسبب حسن خلق اور تواضع حضرت کی تہا اور فرماتی سونپا مینی اللہ کو دین تیرا اور امانت تیری یعنی طلب کرتا ہون حفاظت دین امانت
تیری کی اور آخر عمل تیرا یعنی خاتمہ بخیر ہو اور ایک روایت مین ہی وخواتیم عملک یعنی بجای آخر عملک کے یہہ لفظ ہی یعنی اعمال آخری تیری ہی سپرد اللہ تعالی کے
یہی مطلب وہی ہی جو پہلی جملہ کا تہا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی اور بیچ روایت ابوداود اور ابن ماجہ کی نہین ذکر کیا گیا لفظ واخر عملک
ف مراد امانت سی اموال ہین کہ لین دین کرتا ہی ساتہہ اونکی لوگونسی اور بعضون نی کہا مراد امانت سی اہل و اولاد ہین کہ گہر مین چہوڑ چلا **وعن**
عَبْدِ اللّٰهِ الْخَطْمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّسْتَوْدِعَ الْجَيْشَ قَالَ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَ
اَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيْمَ اَعْمَالِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی عبد اللہ خطمی سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت ارادہ کرتی
رخصت کرنی لشکر کا فرماتی سونپا مینی اللہ کو دین تمہارا اور امانت تمہاری اور اعمال آخری تمہاری نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِي فَقَالَ زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى قَالَ زِدْنِي قَالَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ قَالَ زِدْنِي بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سے کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا یا رسول اللہ تحقیق مین ارادہ رکھتا ہون سفر کا پس توشہ دیجی مجکو یعنی دعا کیجی کہ برکت اوسکی ساتہہ میری سفر مین مانند توشہ کی ہو پس فرمایا توشہ دی تجکو اللہ تقوی یعنی پرہیزگاری نصیب کری کہ توشہ راہ آخرۃ کا ہی کہا اوسنی زیادہ دعا کرو میری لیی فرمایا اور بخشی اللہ گناہ تیری کہا زیادہ دعا کیجی میرے لیی قربان ہو باپ میرا تمہاری اور ماں میری فرمایا اور آسان کری تیری لیی اور توفیق دی تجکو بہلائی دین و دنیا کی جہان ہو تو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُسَافِرَ فَأَوْصِنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ اللّٰهُمَّ اطْوِ لَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نی کہا یا رسول اللہ مین ارادہ رکھتا ہون سفر کا پس مجکو نصیحت فرمائیے فرمایا لازم کر اپنی پر تقوی خدا کا اور اللہ اکبر کہنا اوپر ہر جگہہ بلند کی پس جب پیٹہ پہیری اوس شخص نے کہا حضرت نی یا الہی لپیٹ اسکی لیی دوری سفر کی یعنی دور کر مشقت سفر کی بسبب نزدیک کردینی مسافۃ دراز کی اور آسان کر اوسپر سفر یعنی سب امور سفر کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف لازم کر اپنی پر تقوی خدا کا یعنی ڈر اللہ تعالی سی اور ترک کر شرک اور گناہ کو اور شبہ کی چیزونکو اور اون چیزونکو کہ زیادہ ہین حاجت سے اور غفلت کو اور خطرہ ماسوی اللہ کو اور غیر خدا پر اعتماد کرنیکو ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ فَأَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ يَا أَرْضُ رَبِّي وَرَبُّكِ اللّٰهُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيكِ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ أَسَدٍ وَأَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ شَرِّ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتی پہر آتی رات کہتی ای زمین پروردگار میرا اور پروردگار تیرا اللہ ہے پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ اللہ کی تیری برائی سی یعنی جو کہ تیری ذات مین برائی ہی مثل خسف وغیرہ کی اور برائی اوس چیز کی کہ بیچ تجہمین ہی یعنی پانی یا کوئی بوٹی ایسی زمین سے پیدا ہو کہ کسیکو ہلاک کری اس سے ہی پناہ مانگتا ہون اور برائی اوس چیز سی کہ پیدا کی گئی تجہمین یعنی زہریلی جانور اور اور چیزین ہلاک کرنی والین اور برائی اوس چیز کی سی کہ چلتی پہرتی ہین تجہپر یعنی حشرات الارض اور جو ایذا کہ ضرر پہنچاتی ہین اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ اللہ کی شیر سی اور کالی سانپ سے اور ہر طرح کی سانپ سے اور بچہو سی اور برائی رہنی والون شہر کی سی یعنی آدمیونکی برائی سی اور بعضون نی کہا کہ مراد جن ہین کہ ہر شہر و ہر زمین مین رہتے ہین اور برائی جننی والی کی سی اور اوس چیز کی سی کہ جنا یعنی شر ابلیس کے سی اور اولاد اوسکی سی یا ہر جننی والی کی شر سی اور اولاد اوسکی سی نقل کی یہہ ابو داود نی وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا قَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ عَضُدِي وَنَصِيرِي بِكَ أَحُولُ وَبِكَ أَصُولُ وَبِكَ أُقَاتِلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد کرتی کہتی یا الہی تو ہی معتمد علیہ میرا یعنی تجہی پر بہروسا ہی مجہی ہر امر مین اور مددگار میرا ساتہہ قوت تیری کے حیلہ کرتا ہون مین واسطی دفع کرنی مکر کفار کی اور ساتہہ قوۃ تیری کی حملہ کرتا ہون دشمنان دین پر اور ساتہہ مدد تیری کی لڑتا ہون مین یعنی دشمنان دین سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی وَعَنْ أَبِي مُوسٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی موسی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جس وقت اندیشہ کرتی کسی قوم سی یا الہی تحقیق ہم کرتی ہین تجکو مقابل کفار کی یعنی مانگتی ہین تجہی یہہ کہ دفع کر تو شر انکی ہمسی اور حائل ہو درمیان ہمارے اور درمیان انکی اور پناہ مانگتی ہین ہم

ساتھ تیری برائی اونکی سی نقل کی یہہ احمد اور ابوداؤد نی **ف** حصن حصین مین لکھا ہی کہ جو کوئی ڈری دشمن سے یا اور کسی کے سے پڑھنا لایلاف قریش کا امان ہی ہر برائی سی یہہ عمل مجرب ہے ۱۲ ع **وعن** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ قَالَ بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ وَابْنِ مَاجَةَ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ مَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِيْ قَطُّ اِلَّا رَفَعَ طَرْفَهٗ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی جسوقت کہ نکلتی اپنی گہر سی کہتی نکلتا ہون مین ساتھ نام اللہ کی بہروسا کیا مینی اللہ پر یا الٰہی تحقیق ہم پناہ مانگتی ہین ساتھ تیری اس سے پہسلین ہم یعنی بغیر قصد کی گناہ کرین یا گمراہ ہووین ہم یعنی قصد اگناہ کرین یا ظلم کرین ہم یا ظلم کیی جاوین یا جہل کرین ہم یا جہل کیا جاوی ہم پر نقل کے یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور بیچ روایت ابوداؤد اور ابن ماجہ کی یون ہی کہ کہا ام سلمہ نی نہین نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری گہر سی کبہی مگر کہ اوٹہائی نگاہ اپنی طرف آسمان کی پہر کہا یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری اس سے کہ گمراہ ہونین یا گمراہ کیا جاؤن یعنی کوئی گمراہ کردی مجہی یا ظلم کرونین یا ظلم کیا جاؤنین یا جہل کرونین یا جہل کیا جاوی مجہپر **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهٖ فَقَالَ بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ يُقَالُ لَهٗ حِيْنَئِذٍ هُدِيْتَ وَكُفِيْتَ وَوُقِيْتَ فَيَتَنَحّٰى لَهُ الشَّيْطٰنُ وَيَقُوْلُ شَيْطَانٌ اٰخَرُ كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ اِلٰى قَوْلِهٖ لَهُ الشَّيْطٰنُ

اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب نکلی کوئی شخص اپنے گہر سی پہر کہی نکلتا ہونمین ساتھ نام اللہ کی بہروسا کیا مینی اللہ پر نہین پہرنا گناہ سی اور نہین قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کی کہا جاتا ہی اوسکی لیی اوس وقت یعنی ندا کرتا ہی اوسکو فرشتہ کہ ای بندہ اللہ کے راہ راست دکہایا گیا تو اور کفایت کیا گیا تو یعنی جمیع مہمات مین اور محفوظ رہا تو سب بلاؤنسی پس کناری ہو جاتا ہی اوس سے شیطان اور کہتا ہی دوسرا شیطان یعنی اوس شیطان کی تسلی کی لیی کہ کیونکر میسر ہوگا تجکو تسلط اور تعرض اوس شخص پر کہ تحقیق ہدایت کیا گیا اور کفایت کیا گیا اور محفوظ رہا سب بلاؤنسی نقل کی یہہ ابوداؤد نی اور نقل کی ترمذی نی لفظ لہ الشیطان تک کتاب ابن سنی مین ہے حضرت عمر رضی کہ وہ نقل کرتی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا اپنی کہ کونسی چیز منع کرتی ہی ایک تمہارے کو جسوقت کہ تنگ ہوا اوسپر امر معیشت کا پڑہنی اس دعا کی سی جسوقت کہ نکلی گہر سی بِسْمِ اللهِ عَلٰى نَفْسِيْ وَمَالِيْ وَدِيْنِيْ اَللّٰهُمَّ رَضِّنِيْ بِقَضَائِكَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا قُدِّرَ لِيْ حَتّٰى لَا اُحِبَّ تَعْجِيْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِيْرَ مَا عَجَّلْتَ یہہ روایت کتاب الاذکار امام نووی کی مین ہے ۱۲ اور ابن ماجہ مین ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی نکلی اپنی گہر سی طرف نماز کی پس کہی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مَمْشَايَ هٰذَا فَاِنِّيْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا رِيَاءً وَّلَا سُمْعَةً وَّخَرَجْتُ اتِّقَاءَ سَخَطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ فَاَسْئَلُكَ اَنْ تُعِيْذَنِيْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ متوجہ ہوتا ہی اللہ تعالی اوسپر ذات خود اور استغفار کرتی ہین اوسکی لیی ستر ہزار فرشتی **ف** راہ راست دکہایا گیا یعنی تونی جو نام خدا کا لیا اور توکل اوسپر کیا اور لاحول پڑہی یعنی اپنی کو عاجز جانا تو راہ راست پائی تو نی ایسی کہ راہ راست یہی ہی کہ بندہ یاد خدا مین ہے اور اپنی کام سپرد اوسکی کری **بیت** کار خود را بخدا بازگذار ۱۲ کت لمی ہنیم از ین بہتر کلرح ۱۲ **وعن** اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهٗ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلٰى اَهْلِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے

ابی مالک اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ داخل ہو اپنی گہر مین پس چاہیی کہ کہی یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجسی بہلائی داخل
ہونیکی اور بہلائی نکلنی کی یعنی آنا اور نکلنا ساتہہ بہلائی کی ہو ساتہہ نام اللہ داخل ہوئی ہم اور اللہ پر کہ رب ہمارا ہی بہروسا کیا ہمنی پہر سلام علیک
کری اپنی اہل پر نقل کے یہہ ابو داؤد نی **ف** حصن حصین مین ہی یہہ دعا ابو داؤد ہی سی نقل کی گئی ہی اسمین بعد لفظ وخجنا کی وبسم اللہ خرجنا ہی
ہی پہر ابو داؤد مین جو دیکہا اسمین ہی یہہ جملہ موجود ہی پس مولف مشکوٰۃ کا یا کاتب اسکی اس جملہ کو لکہنا بہول گئی ہونگی اور پہر سلام علیک کری
لکہا ہی علما نی کہ اگر گہر مین کوئی نہو تو بہی سلام کری ساتہہ نیت ملائکہ کی کہ وہان ہین اسطرح السلام علی عباد اللہ الصالحین ہو ح بامولف

وعن اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا رَفَّاَ الْاِنْسَانَ اِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَیْكُمَا
وَجَمَعَ بَیْنَكُمَا فِیْ خَیْرٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ دعا دیتی آدمی کو
یعنی ارادہ کرتی دعا کا جب کہ نکاح کرتا کہتی برکت دی اللہ تعالی واسطی تیری اور برکت دی تم دونو کو یعنی میان بیوی کو یعنی رحمت ہو تم پر اور رزق
اور اولاد بہت ہو اور جمع کری درمیان تمہاری بیچ بہلائی کی یعنی طاعت کرتی رہو اور صحت اور عافیت سی رہو اور سلوک سی آپس مین اور اولاد
نیک ہو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نی **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ اَحَدُكُمُ امْرَاَةً اَوِ اشْتَرٰی خَادِمًا فَلْیَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَهَا وَخَیْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا
وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ وَاِذَا اشْتَرٰی بَعِیْرًا فَلْیَاْخُذْ بِذِرْوَةِ سَنَامِهٖ وَلْیَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَفِیْ رِوَایَةٍ فِی الْمَرْاَةِ
وَالْخَادِمِ ثُمَّ لْیَاْخُذْ بِنَاصِیَتِهَا وَلْیَدْعُ بِالْبَرَكَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی اونی نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سی اونی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو سی اور عبد اللہ نی نقل کی حضرت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ نکاح کری ایک تمہارا کسی عورت سی یا خریدی بردہ پس چاہیی کہ کہی یا الہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجسی بہلائی
اسکی یعنی بہلائی اسکی ذات کی اور بہلائی اوس چیز کی کہ پیدا کیا تونی اوسکو اوسپر یعنی اخلاق اسکی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی اوسکی
سی اور برائی اوس چیز کیسی کہ پیدا کیا تونی اوسکو اوسپر یعنی بری اخلاق و افعال اور جب خریدی اونٹ پس چاہیی کہ پکڑی بلندی کوہان اوسکی اور
کہی مانند اسکی یعنی دعای مذکورہ پڑہی اور ایک روایت مین بیچ عورت اور بردی کی یون آیا ہی کہ پہر چاہیی کہ پکڑی بال پیشانی عورت یا بردی کی
اور دعا کری ساتہہ برکت کی نقل کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نی **ف** دعا کری ساتہہ برکت کی یعنی اوپر کی دعا پڑہی یہہ بات بہی جانی ہی حصن حصین سی
اور کہا جزری نی کہ اگر اور جانور خریدی تو بہی اسیطرح پڑہی ہو ع **وعن** اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
دَعَوَاتُ الْمَكْرُوْبِ اللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ
اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا غمزدہ کی یعنی اسکی پڑہنی سی غم جاتا رہتا ہی یا الہی تیری رحمت کا امیدوار
ہون پس نہ سونپ مجکو طرف نفس میری کی ایک لحظہ یعنی پلک کہ وہ دشمن برا میرا ہی اور عاجز ہی نہین قدرت رکہتا حاجت روائی کی اور درست کر میری
لیے کام میرا سب نہین کوئی معبود سوای تیری نقل کی یہہ ابو داؤد نی **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ هُمُوْمٌ لَزِمَتْنِیْ وَدُیُوْنٌ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا اُعَلِّمُكَ كَلَامًا اِذَا قُلْتَهٗ اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّكَ وَقَضٰی عَنْكَ دَیْنَكَ قَالَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ قُلْ اِذَا اَصْبَحْتَ
وَاِذَا اَمْسَیْتَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ هَمِّیْ وَقَضٰی عَنِّیْ دَیْنِیْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا ایک شخص نے کہ فکرین لگین ہین مجکو اور میری ذمہ پر دین ہین یا رسول اللہ فرمایا کیا نہ سکہلاؤن مین تجکو ایک کلام
کہ جسوقت کہی تو اوسکو دور کری اللہ فکر تیری اور ادا کری تجسی دین تیرا کہا مینی مقرر بتلائی فرمایا کہہ جسوقت صبح کری تو اور جسوقت کہ شام کری تو
یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری فکر و غم سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری عاجزی سی اور سستی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری بخیلی سی اور
نامردی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری غالب ہونی دین کی سی یعنی کثرت اوسکی سی اور غلبی لوگون کی سی کہا اوس شخص نے پس کہا مینی یہہ پس دور کی اللہ
نی فکر میری اور ادا کیا ذمہ میری سی دین میرا نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** کہا مینی مقرر بتلائی کہا طیبی نے ظاہر یہہ ہے کہ کہا جاتا کہا مقرر بتلائی اسلیے کہ ابوسعید
نی نہین روایت کی اوس شخص سے بلکہ دیکہا حال اوسکا اور بیان کیا اوسکو جیسا کہ دلالت کرتا ہی اول کلام یا الہی کچہہ نہین نبتی مگر یہہ کہ تاویل کیجاوی اور
کہا جاوی کہ تقدیر اوسکی یہہ ہی کہ کہا ابوسعید نی کہ کہا واسطی میری اوس شخص نے کہ کہا مینی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی الخ اور عاجزی سی یعنی ادای طاعت
اور عبادت سی اور تحمل مصیبت سی عاجز ہون اس سی پناہ ہی اور بخل یہہ ہی کہ ترک کری ادای زکوٰۃ کو اور کفارات کو اور واجبات مالیہ کو اور پہیر دی سائل کو
اور ترک کری ضیافت مہمان کی اور ترک کری سلام اور جواب دسکی کو اور جس علم و مسئلہ کی محتاج ہو اور یہہ جانتا ہو اور پہر سکہاوی اور بتاوی نہین اور
ترک کری درود کو وقت سنی نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نامردی سی مراد یہہ ہے کہ وقت جہاد کی کافرونسی ڈر کر مقابلہ نکرسکی اور یہین داخل ہی نہ جرات
کرنی وقت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اور دل سی نہ توکل کرنا اللہ پر بیچ امر رزق وغیرہ کی **وعن علیٍّ انہ جاءہ مکاتبٌ فقال انی**
عجزت عن کتابتی فاعنّی قال الا اعلمک کلماتٍ علّمنیہنّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان علیک
مثل جبلٍ کبیرٍ دینًا اداہ اللہ عنک قل اللّٰہمّ اکفنی بحلالک عن حرامک واغننی بفضلک عمّن سواک رواہ الترمذی والبیہقی فی الدعوات الکبیر
اور روایت ہی حضرت علی سی یہہ کہ آیا اونکی پاس ایک مکاتب پس کہا تحقیق مین عاجز ہون بدل کتابت اپنی سی یعنی پہنچا ہی وقت ادا کرنی مال کتابت کا اور
اور میری پاس مال نہین ہی پس مدد کرو میری یعنی ساتہہ مال و دعا کی فرمایا کیا نہ سکہلاؤن مین تجکو وہ کلمات کہ سکہلائی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہو تجپر
مانند پہاڑ بڑی کی دین ادا کری اوسکو اللہ تعالی تیری ذمی سی کہہ یا الہی کفایت کر مجکو ساتہہ حلال اپنی کی حرام اپنی سی یعنی رزق حلال پہنچا کہ سبب اوسکی حرام
سی بی پروا ہون اور بی پروا کر مجکو ساتہہ فضل اپنی کی اوس شخص سے کہ سوا تیری ہین نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی دعوات کبیر مین **ف** مکاتب اوس
غلام کو کہتی ہین کہ مالک اوسکا لکہوالی کہ جب تو اتنی روپی ادا کری تو اوسوقت تو آزاد ہی اور بدل کتابت اوس مال کو کہتی ہین کہ اوس غلام مکاتب نے
اپنی ذمی پر ادا کرنا اوسکا قبول کر لیا پس جب ادا کریگا اوسیوقت آزاد ہوگا **ف وسنذکر حدیث جابرٍ اذا سمعتم نباح الکلاب**
فی باب تغطیۃ الاوانی ان شاء اللہ تعالی اور ذکر کرینگی ہم حدیث جابر کی اذا سمعتم نباح الکلاب بیچ باب تغطیۃ الاوانی کی اگر چاہی گا اللہ
تعالی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن عائشۃ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا جلس**
مجلسًا او صلّی تکلّم بکلماتٍ فسألتہ عن الکلمات فقال ان تکلّم بخیرٍ کان طابعًا علیہنّ
الی یوم القیٰمۃ وان تکلّم بشرٍّ کان کفارۃً لہ سبحانک اللّٰہمّ وبحمدک لا الہ الا انت
استغفرک واتوب الیک رواہ النسائی روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سی کہ کہا تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جب بیٹہتی ایک جگہہ یا نماز پڑہتی پڑہتی کتنی کلمی یعنی وقت اوٹہنی کی مجلس سے اور وقت فارغ ہونیکی نماز سی پس پوچہا
مینی اونسی یعنی فائدہ اونکا پس فرمایا اگر کلام کیا جاوی نیک یعنی پہلی ان کلمون کی ہونگی یہہ کلمی مہر اوسپر یعنی کلام نیک پر قیامت تک یعنی وہ کلام محفوظ
رہیگا ثواب اوسکا ضایع نہین ہویگا اور اگر کلام کیا جاوی برا یعنی پہلی ان کلمونکی کلام گناہ کا کیا جاوی ہونگی یہہ کلمی سبب بخشش اوسکی وہ کلمی یہہ ہین

پاک ہی تو یا الہی اور پاکی بیان کرتی ہین تیری ساتہہ تعریف تیری کی نہین کوئی معبود سوائے تیرے بخشش چاہتا ہون مین تجہسے اور توبہ کرتا ہون مین طرف تیری نقل
کی یہہ نسائی نی **وعن** قتادة بلغه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا رأى الهلال قال هلال خير ورشد
هلال خير ورشد هلال خير ورشد آمنت بالذي خلقك ثلث مرات ثم يقول الحمد لله الذي ذهب
بشهر كذا وجاء بشهر كذا رواه ابوداود اور روایت ہی قتادہ سی پہنچا اوسکو یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم تہی جبکہ دیکہتی ماہ کو کہتی چاند ہی بہلائی کا اور ہدایت کا چاند ہی بہلائی اور ہدایت کا چاند ہی بہلائی کا اور ہدایت کا ایمان لایا مین ساتہہ اوس
ذات کی کہ پیدا کیا تجکو یعنی ای چاند یہہ ہی تین بار کہتی پہر کہتی سب تعریف ہی واسطی اوس خدا کی کہ لیگیا اوس مہینی کو اور لایا اس مہینی کو یعنی ماہ گذشتہ
اور آیندہ کا نام لیتی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** کہتی یعنی بعد کہتی اللہ اکبر کی یہہ کہتی ہلال خیر ورشد الخ جیسا کہ روایت دارمی کی مین آیا ہی حدیث ابن
عمر کیسی اور چاند ہی بہلائی اور ہدایت کا یہہ معنی دعا کی ہی یعنی اس چاند مین بہلائی اور ہدایت ہو یا خبر ہی بطور فال نیک ع **وعن**
ابن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من كثر همه فليقل اللهم اني عبدك وابن عبدك وابن
امتك وفي قبضتك ناصيتي بيدك ماض في حكمك عدل في قضاؤك اسألك بكل اسم هو لك سميت به نفسك او
انزلته في كتابك او علمته احدا من خلقك او استأثرت به في مكنون الغيب عندك ان تجعل القرآن ربيع قلبي
وجلاء همي وغمي ما قالها عبد قط الا اذهب الله غمه وابدله به فرجا رواه رزين اور روایت ہی ابن
مسعود سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ بہت ہو فکر اوسکو پس چاہیی کہ کہی یا الہی تحقیق مین بندہ تیرا ہون اور بیٹا ہون بندہ
تیرے کا اور بیٹا ہون لونڈی تیری کا اور تیری قبضہ مین ہون یعنی تیری ملک تصرف مین ہون بال پیشانی میری کی تیری ہاتہہ مین ہین یعنی نہین حرکت
و قوة مگر ساتہہ مدد تیری کی جاری ہی میری حق مین حکم تیرا یعنی تیری حکم کو توقف اور کوئی روکنی والا نہین جو کہی اور چاہی ویسے ہو عدل ہی میری امر مین
قضا تیری مانگتا ہون مین تجہسی ساتہہ وسیلہ ہر نام کی کہ واسطی تیری ہی نام رکہا تونی ساتہہ اوسکی ذات اپنی کا یا اوتارا تونی اوسکو کتاب اپنی مین یا
سکہایا تونی وہ اسم کسیکو مخلوق اپنی سی یعنی انبیا کو الہام کیا بغیر ذکر کرنیکی کتاب مین یا اختیار کیا تونی اوسکو بیچ پردہ غیب کی نزدیک اپنی یعنی کسیکو اوسکی
اطلاع نہین سوائے تیری یہہ کہ کری تو قرآن کو بہار دل میری کی اور روشنی آنکہون میری کی اور دور کرنی والا غم میرے کا اور لیجانی والا اندیشہ اور غم میرے کا نہین
کہتا اسکو کوئی بندہ کبہی مگر دور کرتا ہی اللہ تعالی غم اوسکا اور بدل دیتا ہی جگہہ غم کی خوشی کو نقل کی یہہ رزین نی **وعن** جابر قال كنا اذا صعدنا
كبرنا واذا نزلنا سبحنا رواه البخاري اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی ہم جب چڑہتی یعنی بلند جگہہ پر اللہ اکبر کہتی اور
جب اوترتی سبحان اللہ کہتی نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا كربه امر يقول
يا حي يا قيوم برحمتك استغيث رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب وليس بمحفوظ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم تہی جب غمگین کرتا اونکو کوئی امر کہتی ای زندہ ای قایم رکہنی والی یعنی مخلوق کی ساتہہ رحمت تیری کی فریاد رسی چاہتا ہون نقل کی یہہ ترمذی
نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی نہین محفوظ **ف** اور روایت کی یہہ حاکم اور ابن سنی نی ابن مسعود سی اور روایت کی حاکم اور نسائی نی حضرت علی سی
مرفوع اوسکی لفظ یہہ ہین ویکرر وہو ساجد یا حی یا قیوم یعنی بار بار کہتی یا حی یا قیوم حالت سجدہ مین ع **وعن** ابی سعید الخدری قال قلنا
يوم الخندق يا رسول الله هل من شيء نقوله فقد بلغت القلوب الحناجر قال نعم اللهم استر عوراتنا وآمن
روعاتنا قال فضرب الله وجوه اعدائه بالريح وهزم الله بالريح رواه احمد اور روایت ہی اب

سعید خدری سے کہ کہا عرض کیا ہمنے دن خندق کی یا رسول اللہ کیا ہی کوئی چیز یعنی ذکر و دعا کہ پڑہین ہم اوسکو یعنی تا فتح ہو پس تحقیق پہنچی ہین دل حنجر گردن
کو یعنی نہایت دشواری اور محنت لاحق ہوئی ہی فرمایا ہان وہ یہہ ہے یا الہی ڈہانک عیبہائ ہماری اور امن مین کہہ ہمکو ڈر ہماری سی کہا ابو سعید نے پس ماری اللہ نے
موہنہ دشمنون اونکیکی ساتہہ باؤکی اور شکست دی اللہ نے ساتہہ باؤکی نقل کی یہہ احمد نے **ف** دن خندق کی کہ اوسکو غزوۂ احزاب بہی کہتی ہین اللہ تعالی
نے ہوائے تند مسلط کی کافرون پر کہ ہانڈیان اونکی اولٹ دین اور خیمے اوکہاڑ ڈالی اور طرح طرح کی تکلیفین پہنچا کر تباہ و برباد کیا **ع** **وعن**
بُرَیْدَةَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ السُّوْقَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَیْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَیْرَ
مَا فِیْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِیْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِی
الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ اور روایت ہی بریدہ سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آتی بازار مین کہتی آیا مین ساتہہ نام اللہ کی یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون
تجہسے بہلائی اس بازار کی یعنی رزق حلال میسر ہو اور نفع اور برکت ہو اوسمین اور بہلائی اوس چیز کی کہ اسمین ہے یعنی لوگ اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی
اوسکی سی اور برائی اوس چیز کیسی کہ اسمین ہی یعنی عقدین فاسد اور نقصان اور لوگ مفسد یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری اس سے کہ پہنچون مین
اسمین معاملہ نقصان کو نقل کی یہہ بیہقی نے دعوات کبیر مین **باب الاستعاذة** باب ہے بیچ بیان پناہ مانگنی کی **ف** یعنی اسمین
ایسی دعائین ہین کہ اونمین واقع ہوا ہے پناہ مانگنا اکثر چیزون سی اور اختلاف کیا ہی علمانی کہ کلام اللہ پڑہنی کی پہلی افضل اعوذ باللہ پڑہنا ہی یا استعیذ
باللہ اکثر کہتی ہین کہ استعیذ باللہ افضل ہی اسلیے کہ ظاہر قرآن اسپر دلالت کرتا ہی کہ فرمایا ہی فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ اور اخبار و آثار مین اعوذ باللہ
بہی وارد ہوا ہی **ع** **ح** **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پناہ پکڑو ساتہہ اللہ کی مشقت بلا کیسی اور پہنچنی بدبختی کیسی اور بری تقدیر سی اور خوش ہونی دشمنون کیسی نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** بلا اوس حالت کو کہتی ہین کہ امتحان کیا جاے اوس اور فتنہ مین ڈالا جاوے آدمی اوسمین اور دشوار ہو اوسپر اور جہد کی معنی ہین
مشقت و نہایت پس مراد اس سے مصیبتین ہین کہ پہونچین آدمی کو دین یا دنیا مین اور عاجز ہو اوسکی دفع کرنی سی اور صبر نہ کرسکی اونکی واقع ہونی پر
اور بری تقدیر سی مراد وہ چیز ہی کہ بری ہو آدمی کی حق مین اور خوش ہونی دشمنون کیسی یعنی کوئی مصیبت ایسی دین یا دنیا مین ہمکو نہ پہنچے کہ دشمن
خوش ہون پس یہہ دعا جامع ہی سب مطالب کو **ع** **ح** **وعن** اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی
انس سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی یا الہی تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری اندیشہ سی اور غم سی اور عاجز ہونی سی اور سستی سے اور نامردی
سے اور بخیلی سی اور بوجہہ دین کیسی اور غلبہ لوگون کیسی یعنی ظالمونکی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ
النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰی وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ
خَطَایَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا
بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون
ساتہہ تیری سستی سی یعنی طاعت مین اور بڑہاپی سی یعنی بسبب بڑہاپی کی بیحواس ہونی اور اعضا ناکارہ ہونی سی اور چٹی سی یا قرض سے اور گناہ سے

یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری عذاب آگ کے دوزخ کی اور فتنہ آگ کیسی اور فتنہ قبر کیسی اور عذاب قبر کیسی اور برائی فتنہ دولت کیسی اور برائی فتنہ فقر کیسی اور برائی فتنہ کانے دجال کیسی یا الہی دھو گناہ میرے ساتھ پانی برف اور اولے کی یعنی پاک کر مجکو گناہوں سے ساتھ طرح طرح کی مغفرتوں کی جیسے کہ پاک کرتے ہیں یہہ چیزیں میل سے اور پاک کر دل میرے کو یعنی بری اخلاق سے جیسا پاک کیا جاتا ہے کپڑا سفید میل سے اور دوری ڈال درمیان میرے اور درمیان گناہوں میرے کے جیسے کہ دوری رکھی تونے درمیان مشرق اور مغرب کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** عذاب آگ کیسی یعنی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ ہوں دوزخیوں سے کہ وہ کفار ہیں ایسے کہ عذاب کافر ہی دیے جاینگے اور موحد دیے جاینگے اور پاک کیے جاوینگے ساتھ آگ کے نہ عذاب اور فتنہ آگ کیسی مراد ہیں وہ چیزیں کہ باعث عذاب آگ کے قبر کے ہیں یعنی گناہ اور فتنہ قبر سے مراد ہے متحیر ہونا بیچ جواب منکر نکیر کے اور عذاب قبر سے مراد ہے مارنا ان کی گرزوں سے اور عذاب ہونا اوسکو کہ جواب دے سکے گا اور مراد قبر سے برزخ ہے خواہ قبر ہو یا اور کچھہ اور فتنہ دولت کا ہے تکبر و سرکشی کرنی اور حاصل کرنا مال کا حرام سے اور خرچ کرنا اوسکا گناہ میں اور فخر کرنا ساتھہ مال و جاہ کے اور فتنہ فقر کا ہے حسد کرنا اغنیا پر اور طمع کرنا اونکے مالوں میں اور نہ راضی ہونا اوس چیز پر کہ قسمت میں کی ہے اللہ تعالی نے اور اور چیزیں مانند انکی اور اللہ تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سب چیزوں سے امن میں کیا تھا لیکن پناہ مانگی واسطے تعلیم امت کی ہے ع **وعن** زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللَّهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری عاجز ہونے سے یعنی نہ قدرت رکھنے سے ... سستی سے یعنی اچھے کاموں میں اور نامردی سے اور بخیلی سے اور بڑہاپے سے یعنی ناکارہ ہونے اعضا اور حواس سے بسبب بڑہاپے کے اور عذاب قبر کے یعنی تنگی قبر کی اور وحشت اور مارنا گرزوں سے اور ڈنک مارنا بچھوؤں کا اور ڈسنا سانپوں کا اور مانند انکے یا الہی دے نفس میرے کو پرہیزگاری اوسکی اور پاک کر اوسکو تو بہتر پاک کرنیوالا ہے کہ پاک کرتے ہیں اوسکو تو کارساز ہے اوسکا اور مالک ہے اوسکا یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری اوس علم سے کہ نہ نفع دے اور اوس دل سے کہ نہ ڈرے یا تسکین نپاوے ساتھ ذکر اللہ کے اور اوس نفس سے کہ نہ سیر ہو یعنی حریص ہو اور جو کچھہ اللہ نے دیا اوس پر قناعت نکرے اور اوس دعا سے کہ نہ قبولیت کیجاوے واسطے اوسکے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اوس علم سے کہ نہ نفع دے یعنی اوس علم سے کہ نہ عمل کروں اوس پر اور نہ سکھاؤں اوسکو لوگوں کو اور نہ درست کرے اخلاق و افعال کو یا اوس علم سے کہ نہ احتیاج ہو طرف اوسکی دین میں یا اوس علم سے کہ نہ ہوا اوسکے سیکھنے میں اذن شرعی اور کہا ابو طالب مکی نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ایک قسم علم کیسی جیسے کہ پناہ مانگی شرک اور نفاق اور بری اخلاق سے اور جس علم کے ساتھہ تقوی نہو تو وہ ایک باب ہے ابواب دنیا سے اور ایک قسم ہے قسموں ہوا کیسی ۱۲ ع **وعن** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ دعا دعاؤں سے یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری جاتی رہنے نعمت تیری کیسی اور بدلنے عافیت تیری کیسی یعنی مثلا بدلنے صحت کی بیماری سے اور بدلنے غنا کی محتاجگی وغیرہ ذلک اور ناگہانی عذاب تیرے سے اور سب غصوں تیرے سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** مراد نعمت سے ایمان اور اسلام اور نیکیاں اور عرفان ہے ع **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھہ تیری برائی اوس کام کیسی کہ کیا میں نے اور برائی اوس کام کیسی کہ نہیں کیا میں نے نقل کی یہہ مسلم نے

ف یعنی جو بری کام کرچکا ہون اونکی برائی سی تجہسی پناہ مانگتا ہون یعنی اوسپر عذاب ہو اور بخشی جاوین اور جو کام نہین کیی ہین اونکی برائی سی تجہسی پناہ مانگتا ہون
یعنی آئندہ کو کوئی کام ایسا نہ کرون کہ باعث نارضامندی تیری کا ہو یا بسبب ترک کرنی بری کا مونکی عجب کرون بلکہ محض تیری فضل سی جانون ۱۲ ع
وعن ابنِ عبّاسٍ اَنَّ رسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم کانَ یقُولُ اللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَ
اِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ
وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی فرماتی یاالٰہی واسطی تیری فرمان
برداری کی مینی اور ساتہہ تیری ایمان لایا مین اور تجہی پر توکل کیا مینی اور تیری طرف رجوع کی مینی یعنی گناہونسی طرف طاعت تیری کی رجوع کی مینی
اور ساتہہ مدد تیری کی لڑتا ہون مین یعنی کافرونسی یاالٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ عزت تیری کی نہین کوئی معبود مگر تو اس سے کہ گمراہ کرتو مجکو تو زندہ ہی کہ نہ
مریگا اور جن اور آدمی مرینگی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **الفصل الثانی** فصل دوسری عن اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ
لَا یُسْمَعُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَالنَّسَائِیُّ عَنْھُمَا
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی یاالٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری چار چیزونسی اوس علم سی کہ نہ نفع دی اور اوس
دل سی کہ نہ عاجزی کری اور اوس نفس سے کہ نہ سیر ہو اور اوس دعاسی کہ نہ قبول کیجاوی نقل کے یہہ احمد اور ابوداود اور ابن ماجہ نی اور نقل کی یہہ ترمذی نی
عبداللہ بن عمر سی اور نسائی نی ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمرو سی وعن عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَعَوَّذُ
مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَۃِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ
اور روایت ہی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ پکڑتی پانچ چیزونسی نامردیسی اور بخیلی سی اور بڑائی عمر کیسی یعنے اتنی
عمر ہو کہ قوی اور حواس مین فرق آجاوی اور قوۃ طاعت کی نری اور فتنہ سینہ کیسی یعنی سینہ مین بری اخلاق اور بری عقائد جگہہ پکڑین یا حق بات نہ قبول
کری اور متحمل بلاؤنکا نہو انسی پناہ مانگتی اور پناہ مانگتی عذاب قبر کیسی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی وعن اَبِی ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّۃِ وَالذِّلَّۃِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ رَوَاہُ
اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہہ کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی یاالٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری محتاجگی سی اور
کمی سی اور ذلت سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری اس سے کہ ظلم کرون مین یا ظلم کیا جاؤن مین نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف مراد محتاجگی سی محتاجگی
دل کی ہی یعنی دل حریص ہو جمع کرنی مال پر یا مراد محتاجگی مال کی ہی کہ اوسمین صبر نہو پس حقیقت مین پناہ مانگی فتنہ محتاجگی کیسی اور کمی سی مرادہی کمی نیکیونکی
نہ کمی مال کی اسلیے کہ حضرت نی اختیار کی تہی کمی مال کی اور مکروہ جانتی تہی کثرت مالکو یا کمی سے مراد وہ کمی مال کی ہی کہ قوت لایموت کو کفایت نکری اور
حرج ہو عبادت کی کرنی مین اور بعضون نی کہا کمی صبر کی مراد ہی اور مراد ذلت سے ذلت بسبب گناہ ہونیکے ہی کہ اللہ کی نزدیک گنہگار ذلیل ہوتا ہی یا مراد ہی ذلیل
ہوا غنیا کی نظر مین بسبب مسکینی کی ۱۲ ع وعنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ
بِکَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہتے یاالٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری خلاف سی اور نفاق سی اور بری خلقون سی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف خلاف سی یعنے
مخالفت حق سی اور بعضون نی کہا خلاف وعداوت سی آپسمین اور نفاق سی سب اقسام نفاق کی مراد ہین خواہ نفاق عقیدہ مین ہو یا عمل مین یعنی ریا میں

کفر کہنا اور ظاہر کرنا اسلام کا اور ظاہر کرنا کسی سے خلاف اوس چیز کی کہ دل میں ہے اور بہت جھوٹ بولنا اور خیانت امانت میں کرنی اور بد کہنا اور کرنا وقت لڑائی کی
اور خلاف وعدہ کیا کرنا وغیرہ ذلک ۱۲ ع **وعنہ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ
الْجُوْعِ فَاِنَّہٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّھَا بِئْسَتِ الْبِطَانَۃُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی
ہریرہ سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھی کہتی یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری بھوک سی پس تحقیق وہ بری ہی ہمخوابہ اور پناہ مانگتا ہون
مین ساتھہ تیری خیانت سی پس تحقیق وہ بری خصلت اندر کی ہی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** بھوک سی اسلیے پناہ مانگی کہ اس سے ضرر ہوتا
ہی آدمی کی بدن اور قوی اور حواس مین اور فتور آتا ہی حضور مین اور عبادت کی کرنی مین پس بھوک بری وہ ہی کہ موجب ضرر کی ہو اور اکثر ہو اور جو کہ ریاضت
کی لیے بطور اعتدال کی اور موافق حال کی ہو بری نہین بلکہ موجب صفائی باطن اور نورانیت دل اور صحت و سلامتی بدن کی ہی ہمارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) آور خیانت
سی مراد ہی نافرمانی کرنی اللہ و رسول کی اور خیانت کرنی لوگون کی مالون اور بھیدون میں چنانچہ دلالت کرتی ہی اسپر یہہ آیت یا ایہا الذین آمنوا لاتخونوا
اللہ والرسول وتخونوا اماناتکم ۱۲ ع **وعن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ
بِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَیِّءِ الْاَسْقَامِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی انس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھی کہتی یا الٰہی تحقیق مین
پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری کوڑہ سی اور جذام سی اور دیوانگی سی اور بری بیماریون سے نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** بری بیماریون سی
اوسکو تعمیم بعد تخصیص کے کہتی ہین یعنی پہلی خاص بری بیماریون سی پناہ مانگی پہر عام مانند استسقا اور دق وغیرہما کی الخ (نسخہ) سی اسلیے مانگی کہ اکثر لوگ کہین کہاتی
ہین اور سلیقہ متغیر ہو جاتی ہی اور آدمی آدمیت سی نکل جاتا ہی اور ہمیشہ رہتی ہین بخلاف اور بیماریون کی مانند بخار درد سر وغیرہما کی کہ اونمین
یہہ حال نہین ہوتا اور رنج کم ہوتا ہی اور ثواب بہت اور کہا ابن ملک نے حاصل یہہ کہ جو مرض ایسا ہو کہ احتراز کرتی ہون لوگ صاحب اوس مرض سے اور نہ منتفع
ہوتی ہون اوس سے اور نہ وہ منتفع ہوتا ہو اون سی اور عاجز ہو بسبب اوس مرض کے اللہ کی حقون سی اور بندون کی حقون سی تو مستحب ہے پناہ مانگنی اوس سے نہی
اور کوڑہ اور جذام بالطبع متعدی نہین ہین یعنی کسیکو نہین لگ جاتی مگر اکثر ایسا ہوتا ہی کہ بسبب بن لگانی کی کوڑہی یا جذامی سی جیب لگ کر یہہ
بیماریان پیدا ہو جاتی ہین معاذ اللہ ۱۲ ع **وعن** قُطْبَۃَ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ
بِکَ مِنْ مُنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَھْوَاءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی قطبہ بن مالک سے کہ کہا تھی نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کہتی یا الٰہی تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری بری خلقونسی اور بری عملون سے اور بری خواہشون سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف**
منکر اوسکو کہتی ہین کہ نہ معلوم ہو بھلائی اوسکی شرع سی یا معلوم ہو برائی اوسکی شرع سی اور مراد اخلاق سی اعمال باطن کے ہین حاصل یہہ کہ بری اعمال ا
کیسی مانند حسد و کینہ وغیرہما کی پناہ مانگتا ہون اور بری اعمال سی مراد بری افعال ظاہر کی ہین اور بری خواہشونسی مراد بری عقیدی ہین ۱۲ ع
وعن شُتَیْرِ بْنِ شَکَلِ بْنِ حُمَیْدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ تَعْوِیْذًا اَتَعَوَّذُ بِہٖ قَالَ قُلِ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ
مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَشَرِّ بَصَرِیْ وَشَرِّ لِسَانِیْ وَشَرِّ قَلْبِیْ وَشَرِّ مَنِیِّیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ
اور روایت ہی شتیر بن شکل بن حمید سی کہ نقل کے اپنی باپ سے یعنی شکل سی کہا کہ کہا مینی ای نبی اللہ کی سکہاؤ مجکو تعویذ یعنی ایسی دعا کہ پناہ پکڑوں ساتھہ
اوسکی فرمایا کہہ یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری برائی شنوائی اپنی کیسی یعنی نہ سنون اوس سے کلام بد اور برائی بینائی اپنی کی سی یعنی بری
چیز اوس سی نہ دیکھون اور برائی زبان اپنی کی سی یعنی کلام بری اور بیفائدہ اوس سے نہ کرون اور برائی دل اپنی کیسی یعنے بری عقیدی اور حسد و کینہ
وغیرہ دل مین نہ آوین اور بری کام پر ارادہ مصمم نکرون اور برائی منی اپنی کی سی یعنی زنا مین صرف نہو اور نظر شہوت سی کسیکو نہ دیکھون نقل کی یہہ ابوداود

اور ترمذی اور نسائی نی **وعن** اَبِی الْیَسَرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَدْمِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَمِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْھَرَمِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطٰنُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِکَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ فِیْ رِوَایَةٍ اُخْرٰی وَالْغَمِّ اور روایت ہی ابوالیسر سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہی دعا مانگتی یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری مکان کی گرنیسی یعنے مجہپر کوئی مکان یا دیوار نہ گرپڑی کہ ہلاک ہو جاون اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری گرپڑنیسی بلند جگہہ سی اور ڈوبنی سی اور جلنی سی اور بہت بڑہاپی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری اس سے کہ حیران کری مجکو شیطان نزدیک مرنیکی یعنی وسوسی ڈالکر دین کو تباہ کری اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری اس سے کہ مرون مین تیری راہ مین پشت دیکر یعنی جہاد مین کفار سی بہاگکر اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری اس سے کہ مرون مین لدیغ یعنی سانپ بچہو اور مانند انکی زہریلی جانورون کی کاٹنی سی نقل کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نی اور زیادہ کیا نسائی نی ایک اور روایت مین لفظ غم کا یعنی پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری غم سی **ف** اگر کوئی کہی کہ بعضی چیزین انمین ایسی ہین کہ اونسی آدمی درجہ شہادت کا پاتا ہی پہر حضرت نی پناہ اونسی کیون مانگی جواب یہہ کہ ایسی اوقات مین رنج بہت ہوتا ہی آدمی صبر نہین کرسکتا مبادا شیطان بہکا کر دین کو تباہ کردی اسلیی اونسی پناہ مانگی اور بہت بڑہاپی سی یعنی برائی بڑہاپی کی سی کہ حواس و قوی مین فرق آجاوی اور کلام بیہودہ کرنی لگون اور عبادت مین فتور آوی اس سے ہی پناہ ہی اور آیا ہی کہ جو کوئی یاد کرتا ہی قرآن محفوظ رہتا ہی اس سے ۱۲ ع **وعن** مُعَاذٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ طَمَعٍ یَّھْدِیْ اِلٰی طَبَعٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ اور روایت ہی معاذ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پناہ پکڑو ساتہہ اللہ کی طمع سے کہ پہنچاوی طرف طبع کی نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نے دعوات کبیر مین **ف** طمع کی معنی ہین امید رکہنی مال کے لوگونسی اور طبع اصل مین کہتی ہین تلوار کی زنگ لگنی کو اور یہان مراد ہے عیب معنی یہہ ہین کہ پناہ مانگتا ہون ساتہہ اللہ کی طمع سی کہ پہنچاوی مجکو طرف اوس حالت کی کہ عیب دار کری مجکو کہ وہ تواضع کرنی ہی اہل دنیا کی اور ذلیل ہوتا ہی سفلونکی آگی اور ظاہر کرنا محتاجی کا اور سوائے انکی وہ چیزین کہ حالت طمع مین ہوتی ہین اسلیی کہا گیا ہی کہ طمع باعث فساد دین کی ہی اور ورع باعث صلاح دین کا اور شیخ علی متقی رح نی کہا کہ طمع اوسکو کہتی ہین کہ امید رکہی اوس مال کی کہ شک ہو اوسکی حاصل ہونی مین اور اگر یقین ہو جیسی کسیپر حق اوسکا ہو یا وعدہ صادق محبِّ راسخ کسی سے ہو اوس سے توقع رکہنی کو طمع نہین کہتی ہین ۱۲ ع **وعن** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَظَرَ اِلَی الْقَمَرِ فَقَالَ یَا عَائِشَةُ اسْتَعِیْذِیْ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ ھٰذَا فَاِنَّ ھٰذَا ھُوَ الْغَاسِقُ اِذَا وَقَبَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا طرف چاند کی پس فرمایا ای عائشہ پناہ پکڑ ساتہہ اللہ کی برائی اسکی سی پس تحقیق یہہ ہی غاسق یعنی اندہیرا کرنی والا جب بی نور ہو جاوی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** قرآن شریف مین جو آیا ہی غاسق اذا وقب اسکو حضرت نی بیان فرمایا کہ مراد اوس سے چاند ہی جبکہ گہہ جاوی پس اس سے پناہ مانگنی کا سبب یہہ ہے کہ گہنا اسکا نشانیون خدا تعالی کیسی ہی کہ دلالت کرتا ہی اوپر اوترنی بلاونکی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ اوس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہہ کہڑی ہوتی تہی ترسان اور ہول ناک اور مراد ان بلاونکی اوترنی سی وہ نہین ہے کہ جو منجم احکام کسوف و خسوف سے ثابت کرتی ہین اسلیی کہ اہل اسلام کی نزدیک وہ معتبر نہین بلکہ مراد یہہ ہے کہ وقت عبرت کا ہوتا ہی کہ جب چاند با وجود اس نورانیت کی گہہ گیا اور نور اسکا جاتا رہا تو ایسا نہو کہ نور ایمان اور عمل کا بہی جاتا رہی اور مانند اسکیکی اور اکثر مفسرین نی تفسیر مین غاسق اذا وقب کے یہہ ہی کی ہی کہ برائی رات کی سی جبکہ تاریک ہو ۱۲ ح **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ یَا حُصَیْنُ کَمْ

إِلٰهًا قَالَ أَبِي سَبْعَةً سِتًّا فِي الْأَرْضِ وَوَاحِدًا فِي السَّمَاءِ قَالَ فَأَيُّهُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ قَالَ يَا حُصَيْنُ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا أَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِي فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِي رُشْدِي وَأَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی باپ میری کی یعنی پہلی اسلام لانیکی ای حصین کتنی معبودونکو بندگی کرتا ہی آجکی دن کہا باپ میری نی سات معبودونکو چھہ زمین مین یعنی یغوث و یعوق و نسر اور لات اور منات اور عزی کہ نام ہونگی انکی اور ایک آسمان مین کہ خالق سب کا ہی فرمایا حضرت نی پس سکو انمین سے گنتا ہی واسطی امید و ڈر اپنی کی یعنی کس سے امید بہلائی کی کہتا ہی اور ڈرتا ہی کہا حصین نے اوسکو کہ آسمان مین ہی فرمایا حضرت نی ای حصین خبردار ہو تحقیق تو اگر لاتا اسلام سکہلاتا مین تجکو دو کلمی کہ فائدہ دیتی تجکو یعنی دارین مین کہا عمران نی پس جب مسلمان ہو حصین عرض کیا یا رسول اللہ سکہلائیی مجکو وہ دو کلمی کہ وعدہ کیا تہا آپ نی مجسی فرمایا حضرت نی کہہ یا الٰہی میری دلمین ڈال ہدایت میری اور پناہ دی مجکو برائی نفس میری کیسی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ایک آسمان مین یہہ اونی بموجب گمان اپنی کی کہا واللہ اعلم کی لیی ایک مکان مقرر نہین یا معنی یہہ ہین کہ وہ جو آسمان مین عبادت کیا جاتا ہی ۱۲ ع **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهِ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِي صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَهٰذَا لَفْظُهُ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی شعیب سے اور اوسنی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبداللہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ ڈری ایک تمہارا نیند مین پس چاہیی کہ کہی پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ کلمون اللہ کی کہ پوری ہین غضب اوسکی سی اور عذاب اوسکی سی اور برائی بندون اوسکی سی اور وسوسی شیطانونکی سی اور اس سے کہ حاضر ہون شیطان میری پاس پس شیطان ہرگز نہ ضرر پہنچاوین گی کہنی والی ان کلمات کی کو اور تہی عبداللہ بیٹی عمرو کی سکہلاتی یہہ کلمات اوسکو کہ بالغ ہوتا اولاد اون کیسی اور جو کہ نابالغ ہوتا اونپر سی لکہتی ان کلمات کو پرچہ کاغذ مین پہر لٹکاتی اوسکو گردن اوسکی مین نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی نی اور یہہ لفظ ترمذی کی ہین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ڈرنا نیند مین شیطان کے تصرف سی ہوتا ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی لٹکانا تعویذ کا گلی مین اور بعضی علما نی اسمین اختلاف کیا ہی لیکن مختار یہہ ہی کہ لٹکانا منکون وغیرہ کا حرام ہی اور مکروہ اور اگر آیت قرآن کی یا اسمار الٰہی لکہکر لٹکاوین تو مضائقہ نہین ۱۲ ح **وعن** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اللّٰهُمَّ أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مانگی اللہ سی جنت تین بار یعنی یون کہی اللہم انی اسالک الجنۃ یا کہی اللہم ادخلنی الجنۃ یا زبان ہندی وغیرہ مین اس مضمون کو کہی کہتی ہی جنت یا الٰہی داخل کر تو اسکو جنت مین اور جو شخص کہ پناہ مانگی آگ سی تین بار یعنی یون کہی اللہم اجرنی من النار یا اور زبان مین کہی اس مضمون کو کہتی ہی آگ یا الٰہی محفوظ رکہہ اسکو آگ سی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** تین بار کہی ایک مجلس مین یا کئی مجلسون مین گڑگڑاکر ۱۲ ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن الْقَعْقَاعِ أَنَّ كَعْبَ الْأَحْبَارِ قَالَ لَوْلَا كَلِمَاتٌ أَقُولُهُنَّ لَجَعَلَتْنِي يَهُودُ حِمَارًا فَقِيلَ لَهُ مَا هُنَّ قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيمِ الَّذِي لَيْسَ شَيْءٌ أَعْظَمَ مِنْهُ

وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِأَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ رَوَاهُ مَالِكٌ روایت ہی قعقاع سی یہہ کہ کعب حبار نی کہا اگر نہ کہتا مین کتنی کلمی البتہ کرڈالتی مجکو یہود گدہا پس کہا گیا واسطی اونکی کیا ہین وہ کلمی کہا کعب نے پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ ذات اللہ کی بڑا ہی وہ اللہ کہ نہین کوئی چیز بڑی اوس سے اور ساتہہ کلمون اللہ کی کہ پوری ہین نہین تجاوز کرتا اونسی نیک ور نہ بد اور ساتہہ نامون اللہ کی کہ نیک ہین جو کچہہ کہ جانتا ہون مین اون نامونسی اور جو کچہہ کہ نہین جانتا برائی اوس چیز کی سی کہ پیدا کی اور پراگندہ کی اور برابر کی یعنی متناسب الاعضا کی نقل کی یہہ مالک نے **ف** کعب الاحبار یہود یونمین بڑی دانشمند تہی اور حضرت کی زمانہ مین تہی لیکن حضرت کو دیکہا نہین حضرت عمرؓ کی زمانہ مین ایمان لائی وہ کہتی ہین کہ سبب ایمان لانیکی یہود مجسی نہایت بغض رکہتی ہین اگر مین یہہ دعا نہ پڑہا کرتا تو سحر کرکی مجہی گدہا کر دیتی اور مراد گدہا کرنی سی یہہ ہے کہ مجہی ذلیل اور بی وقوف مسلوب العقل مانند گدہی کی کردیتی اور مراد کلمون اللہ کے سی تو قرآن ہی پس معنی نہ تجاوز کرنیکی اوس سے یہہ ہین کہ اوسکی ثواب عذاب وغیرہ سی کوئی خارج نہین یعنے جس سے وعدہ ثواب کا یا عذاب کا یا اور چیزونکا قرآن مین کیا ہی بلاشبہہ ہوتا ہی اور یا مراد کلمون اللہ کیسی صفات الہی یا علوم الہی ہین اونسی بہی کوئی چیز باہر نہین سبکو محیط یعنی گہیری ہوئی ہین ۱۲ ح

وعن مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَانَ أَبِي يَقُولُ فِي دُبُرِ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَكُنْتُ أَقُولُهُنَّ فَقَالَ أَيْ بُنَيَّ عَمَّنْ أَخَذْتَ هٰذَا قُلْتُ عَنْكَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُهُنَّ فِي دُبُرِ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي دُبُرِ الصَّلٰوةِ وَرَوٰى أَحْمَدُ لَفْظَ الْحَدِيثِ وَعِنْدَهُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ اور روایت ہی مسلم بیٹی ابی بکرہ کیسی کہ کہا تہا باپ میرا کہتا تہی پیچہی نماز کی یعنی فرض نمازکی پیچہی یا ہر نماز کی پیچہی یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری کفرسی اور فقرسی یعنی فتنہ فقر قلبی کیسی کہ وہ بی صبری ہی اور کفران نعمت اور مانند اوسکی اور عذاب قبرسی پس تہا مین کہتا یہہ کلمی پس کہا باپ نے میری ای بیٹی میری کس سی سیکہی تو نی یہہ کلمی کہا مینی آپ سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہی کہتی ان کلمون کو پیچہی نماز کی نقل کی یہہ نسائی اور ترمذی نی مگر ترمذی نی نہین ذکر کیا لفظ فی دبر الصلوٰۃ کا اور نقل کی احمد نی لفظ حدیث کی یعنی بغیر ذکر کرنی باپ و بیٹی کی اور نزدیک احمد کی لفظ فی دبر کل صلوٰۃ ہی یعنی لفظ کل کا اسمین زیادہ ہی **وعن** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَعْدِلُ الْكُفْرَ بِالدَّيْنِ قَالَ نَعَمْ وَفِي رِوَايَةٍ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ قَالَ رَجُلٌ وَيَعْدِلَانِ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی سعید سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ اللہ کی کفرسی اور دین سی پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کیا برابر کیا آپ نی کفر کو ساتہہ دین کی فرمایا کہ ہان اور ایک روایت مین ہی یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری کفرسی اور فقرسی کہا ایک شخص نے اور برابر کیی جاتی ہین دونون یعنی کفر و فقر فرمایا کہ ہان نقل کی یہہ نسائی نی **ف** کفر اور دین کو برابر اسلیی فرمایا کہ آدمی بسبب دینکی جہوٹ بولتا ہی اور خلاف وعدہ کیا کرتا ہی اور یہہ صفات کافرون اور منافقون کی سی ہی اور کفر و فقر کو برابر اسلیی کیا کہ بسبب فقر کی آدمی بی صبری کرتا ہی اور ایسی کلام کر بیٹہتا ہی کہ باعث کفر کی ہوئی ہین ۱۲ ح

بَابُ جَامِعِ الدُّعَاءِ

باب ہے بیچ بیان اون دعاؤن کی کہ جامع ہین **ف** یعنی اسمین ایسے دعا ئین ہین کہ الفاظ تہوڑی ہین اور معانی بہت یا جامع سے مراد یہہ ہے کہ اسمین ایسی دعا ئین ہین کہ جمع کرنی والی ہین مقاصد و مطالب کو ۱۲ ح

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی **عن** أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ وَخَطَائِيْ وَعَمْدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ
وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ تحقیق وہ تہی مانگتی یہہ دعا یاالہی بخش میری لیی خطا میری اور نادانی میری
یعنی جن چیزونکا جاننا یا عمل کرنا اونپر واجب تہا اور مینی نہین جانا اونکو اوسکو بخش دی اور زیادتی میری بیچ کام میری کی اور وہ گناہ کہ تو خوب جانتا ہی
اونکو مجہسی یعنی مجہی اونکا علم نہین جیسا تجہی ہی یاالہی بخش میری لیی قصد سے کرنا میرا اور ہنسی سی کرنا میرا اور نادانستہ کرنا میرا اور جانکر کرنا میرا اور یہہ سب میرے
میرے پاس یاالہی بخش میری لیی وہ گناہ کہ پہلی کیی مینی اور وہ گناہ کہ ہونگی بعد اسکی یعنی بالفرض والتقدیر اور وہ گناہ کہ چہپ کر کیی ہین مینی اور وہ گناہ کہ
اونکا اظہار کیی مینی اور وہ گناہ کہ تو بہت جانتا ہی اونکو مجہسی تو آگی کرنی والا ہی یعنی جسکو چاہی ساتہہ توفیق نیکی کی طرف رحمت اپنی کی اور تو پیچہے
ڈالنی والا ہی اپنی رحمت سے جسکو چاہی اور تو ہر چیز پر قادر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ سب ہین میری پاس یہہ حضرت نی ازراہ تواضع
اور کسر نفسی اور زاری کی جناب کبریائی مین کہا والا حضرت پاک تہی سب گناہون سی در حقیقت مین یہہ تعلیم ہے امت کو کہ یون بخشش مانگا کرین ۱۲ ح
وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ
وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ
رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی یاالہی درست کر میری لیی دین میرا وہ جو
بچاؤ ہی کام میری کا یعنی نفس اور مال اور آبرو دین سے محفوظ رہتی ہین اور آخرت کی عذاب سے نجات پاتا ہی اور درست کر میری لیی دنیا میری کہ اوسمین ہے زندگی
میری اور درست کر میری لیی آخرۃ میری وہ کہ اوسمین ہی رجوع کرنا میرا اور گردان زندگی کو سبب زیادتی کا میری لیی ہر نیکی مین کہ بہت جیون اور نیک
کام بہت کرون اور کر موت کو سبب آرام کا میری لیی ہر برائی سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** درستی دنیا کی ساتہہ حاصل ہونی قوت کی ہوتی ہی وجہ حلال
سی کہ اوس سے گذران اچہی طرح ہوتی ہی اور قوۃ ہوتی ہی طاعت کے اور خاطر جمع ہوتی ہی خلل و تشویش عبادت مین نہین ہوتی اور درستی آخرت کے
ساتہہ توفیق ہونی اوس چیز کی ہوتی ہی کہ سبب اوسکی نجات ہو عذاب سے اور پہنچی سعادت اوس جہان کو اور اخیر جملہ کا حاصل یہہ ہی کہ موت میری کلمہ شہادت
اور اچہی اعتقاد پر اور توبہ کر کر ہو تاکہ ہو سبب خلاصی کی مشقت دنیا سی اور باعث حاصل ہونی راحت کی جنتی مین ۱۲ ح ۱۲ ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ وہ کہتی تہی یاالہی تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی ہدایت اور تقوی اور باز رکہنا
نفس کا حرام و مکروہ سی اور سوال کرتا ہون بی پروائی یعنی دلکی اور ظاہر کی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ وَاذْكُرْ بِالْهُدٰى هِدَايَتَكَ الطَّرِيْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہہ یاالہی ہدایت کر مجکو یعنی سیدہی راہ دکہا اور سیدہا کر مجکو یعنی افعال
و گفتار میری کو راست و درست کر اور یاد و تصور کر بیچ طلب کرنی ہدایت کی سیدہا چلنا راہ کا اور بیچ طلب کرنی راستی کی راستی تیر کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف**
یعنے جب ہدایت طلب کری تو تو یہہ خیال کر کہ رہنمائی حاصل ہو مجکو مانند رہنمائی اوس شخص کے کہ چلتا ہی سیدہے راہ پر اور جب راستی مانگی تو یہہ خیال کر کہ
راستی حاصل ہو مجہی مانند راستی تیر کی حاصل یہہ کہ نہایت ہدایت اور نہایت راستی طلب ۱۲ ح ۱۲ ع **وعن** اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِيْهِ
قَالَ كَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ اَمَرَهٗ اَنْ يَّدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ

لِی وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی مالک اشجعی سے کہ اونسے نقل کی اپنی باپ سے کہ کہا تہا آدمی جب مسلمان
ہوتا سکہلاتی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پہر حکم کرتی اوسکو کہ دعا کری ساتہہ ان کلمات کی یا الٰہی بخش واسطی میری اور رحم کر مجہپر یعنی ساتہہ ڈہانکنی عیبون
میری کی اور ہدایت کر مجکو اور عافیت سی رکہہ مجکو اور روزی دی مجکو یعنی حلال نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَکْثَرُ دُعَاءِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا
تہی اکثر دعا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یا الٰہی دی ہمکو دنیا مین نیکی یعنی نعمتین اور حالت اچہی اور آخرت مین یعنی بعد موت کی نیکی یعنی مراتب اچہے
اور بچا ہمکو عذاب دوزخ سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ آیت اکثر دعا اسلیی تہی کہ جامع ہی سب مقاصد
دین و دنیا کو اور کلام اللہ مین کی ہی طالب صادق اگر وقت اور مناجات کی خلوت مین بیٹہہ کر ساتہہ صفائی باطن کی ہر افراد حسنات دنیا و آخرت
کی اور ظاہر و باطن کے تصور کر کر دعا کری تو دیکہی کیا کچہہ ذوق و جمعیت اور نورانیت و سعادت حاصل ہوتی ہین ۱۲

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ یَقُوْلُ رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَ
لَا تَنْصُرْ عَلَیَّ وَامْکُرْ لِیْ وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ وَاھْدِنِیْ وَیَسِّرِ الْھُدٰی لِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَکَ شَاکِرًا لَکَ ذَاکِرًا
لَکَ رَاھِبًا لَکَ مِطْوَاعًا لَکَ مُخْبِتًا اِلَیْکَ اَوَّاھًا مُنِیْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَثَبِّتْ
حُجَّتِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ وَاھْدِ قَلْبِیْ وَاسْلُلْ سَخِیْمَۃَ صَدْرِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ
وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہی ابن عباس سے کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتی کہتی ای رب میرے مدد کر میری یعنی توفیق دی مجکو
اپنی ذکر کی اور شکر کی اور حسن عبادت اپنی کی اور نہ مدد کر مجہپر یعنی غالب نکر مجہپر اونکو کہ منع کرین مجکو طاعت تیری سی خواہ شیاطین ہون خواہ نفس خواہ
کفار اور فتح دی مجکو اور نہ فتح دی مجہپر یعنی غالب مجہی کفار پر اور نہ غالب کر اونکو مجہپر اور مکر کر واسطی میری اور نہ مکر کر میری ضرر پر اور راہ سیدہی دکہا مجکو اور
آسان کر سیدہی راہ پر چلنا واسطی میرے اور مدد کر میری اوپر کہ زیادتی کی مجہپر ای رب میرے کر مجکو واسطی اپنی شکر کرنی والا یعنی ہر وقت واسطی اپنی ذکر
کرنی والا یعنی ہر حال مین واسطی اپنی ڈرنی والا واسطی اپنی بہت فرمان بردار واسطی اپنی عاجزی کرنی والا طرف اپنی بہت آہ کرنی والا یعنی زاری
کرنی والا رجوع کرنی والا ای پروردگار میری قبول کر توبہ میری اور دہو ڈال گناہ میری اور قبول کر دعا میری اور ثابت رکہہ دلیل میری یعنی
اپنی دشمنون پر دنیا اور عقبی مین اور سچی اور درست کر زبان میری یعنی نہ بولی مگر سچ اور حق اور سیدہی راہ دکہا دل میرےکو اور نکال سیاہی سینہ میری
کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نی **ف** مکر یعنی دشمنون پر واسطی مدد کرنی میری کی مکر کی معنی ہین فریب اور مراد مکر خدا سی پہنچنا بلا
کا ہی دشمنان دین پر اوس جگہہ سی کہ گمان نہ رکہین اور سیاہی سینہ سی مراد ہی کینہ اور حسد اور بغض اور سوائے انکی اور اخلاق برے ۱۲ **وعن**
اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَکٰی فَقَالَ سَلُوا اللّٰہَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فَاِنَّ اَحَدًا لَّمْ یُعْطَ
بَعْدَ الْیَقِیْنِ خَیْرًا مِّنَ الْعَافِیَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ
اِسْنَادًا اور روایت ہی ابی بکر سی کہ کہا کہڑی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پہر روئی اور فرمایا مانگو اللہ سی بخشش اور عافیت اسلیی کہ کوئی
نہین دیا گیا ہی بعد یقین یعنی ایمان کی کوئی نعمت بہتر عافیت سی یعنی بعد دولت ایمان کی کوئی نعمت بہتر عافیت سی نہین نقل کی یہہ ترمذی
اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن غریب ہے باعتبار سند کی **ف** حضرت جانتی تہی کہ امت گرفتار ہوگی فتنون اور غلبہ شہوت
اور حرص مین اسلیی روئی اور حکم کیا کہ طلب کرین بخشش اور عافیت تاکہ بچاوی اونکو اللہ ان بلیات سی اور عافیت کی معنی ہین سلامتی ہونی دین

میں فتنہ سی اور بدنمیں بری بیماریوں اور رنج سخت سی ﷺ **وعن** أنس أن رجلا جاء إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله أي الدعاء أفضل قال سل ربك العافية والمعافاة في الدنيا والآخرة ثم أتاه في اليوم الثاني فقال يا رسول الله أي الدعاء أفضل فقال له مثل ذلك ثم أتاه في اليوم الثالث فقال له مثل ذلك قال فإذا أعطيت العافية والمعافاة في الدنيا والآخرة فقد أفلحت رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب إسنادا

اور روایت ہی انس سے یہہ کہ تحقیق ایک شخص آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا یا رسول اللہ کونسی دعا بہت بہتر ہی فرمایا مانگ رب اپنی سی عافیت یعنی سلامتی دین میں اور بدن میں اور معافات یعنی عافیت سے رکہی تجکو اللہ لوگونسی اور عافیت سی رکہی اونکو تجسی دنیا اور آخرہ میں پہر آیا وہ شخص حضرت پاس دوسری دن پہر کہا یا رسول اللہ کونسی دعا بہتر ہی پس فرمایا اوسکو مانند اوسکی یعنی جو کہ پہلی دن فرمایا تہا پہر آیا وہ تیسری دن پس فرمایا وہی اوسکی مانند اوسکی فرمایا جسوقت دیا جاوے تو عافیت اور معافات دنیا اور آخرہ میں پس تحقیق چہٹکارا پایا تونی اور مقصد کو پہنچا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے باعتبار سند کی **وعن** عبد الله بن يزيد الخطمي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه كان يقول في دعائه اللهم ارزقني حبك وحب من ينفعني حبه عندك اللهم ما رزقتني مما أحب فاجعله قوة لي فيما تحب اللهم ما زويت عني مما أحب فاجعله فراغا لي فيما تحب رواه الترمذي

اور روایت ہی عبد اللہ بن یزید خطمی سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ وہ کہتی تہی دعا اپنی میں یا الٰہی نصیب کر مجکو دوستی اپنی اور دوستی اوس شخص کے کہ نفع دی مجکو دوستی اوسکی نزدیک تیری یا الٰہی جو کچہہ کہ دیا تونی مجکو اوس چیز سی کہ دوست رکہتا ہوں میں پس گردان اوسکو سبب قوۃ میری کا اوس چیز میں کہ دوست رکہتا ہی تو یعنی جو نعمتیں کہ دی ہیں تونی قسم مال اور عافیت اور اونعمتوں دنیویہ سی اونکو باعث شکر اور طاعت اپنی کا کر کہ خرچ کروں انکو تیری راہ میں اور خوشنودی تیری میں یا الٰہی جو کچہہ کہ سمیٹ رکہا ہی تونی مجسی اوس چیز سی کہ دوست رکہتا ہوں پس گردان اوسکو سبب فراغت میری کا اوس چیز میں کہ دوست کہتا ہی تو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی مال وغیرہ جو نہیں دیا ہی اوسکو باعث مشغولی عبادت اپنی کا کر کہ بغیر مانع کی تیری عبادت میں مشغول رہوں اور حاصل دونوں جملوں کا یہہ ہی کہ اگر نعمت دنیا کی دی تو توفیق شکر اوسکی کی دی تا اغنیا شاکرین ہوں میں اور اگر نہ دی تو مجکو تو اوس سے فارغ رکہہ دل میرا کو کہ اوسمیں دل نہ لگا رہی اور عبادت میں مشغول ہوں اور جزع فزع نہ کروں تا فقراء صابرین ہوں میں شرح ﷺ **وعن** ابن عمر قال قلما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقوم من مجلس حتى يدعو بهؤلاء الدعوات لأصحابه اللهم اقسم لنا من خشيتك ما تحول به بيننا وبين معاصيك ومن طاعتك ما تبلغنا به جنتك ومن اليقين ما تهون به علينا مصيبات الدنيا ومتعنا بأسماعنا وأبصارنا وقوتنا ما أحييتنا واجعله الوارث منا واجعل ثأرنا على من ظلمنا وانصرنا على من عادانا ولا تجعل مصيبتنا في ديننا ولا تجعل الدنيا أكبر همنا ولا مبلغ علمنا ولا تسلط علينا من لا يرحمنا رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہتی کسی مجلس سے یہانتک کہ دعا کرتی ساتہہ ان دعاؤں کی واسطی یاروں اپنی کی یعنی اکثر یہی کہ وہ داخل ہیں اسمیں یا واسطی تعلیم انکی کی یا الٰہی نصیب کر ہماری لیے خوف اپنا اوسقدر کہ حائل ہووے تو بسبب اوسکی درمیان ہمارے اور درمیان گناہوں اپنی کی یعنی اوس ڈر کی سبب سی تیری گناہوں سی بچیں اور نصیب کر ہمکو طاعت اپنی اوسقدر کہ پہنچاوی تو ہمکو بسبب اوسکی بہشت اپنی میں یعنی عالی درجوں بہشت کی میں اور نصیب کر یقین ہی اوسقدر کہ آسان کری تو بسبب اوسکی ہمپر مصیبتیں دنیا کی اور بہرہ مند کر ہمکو ساتہہ شنوائیوں ہماری کی اور بینائیوں ہماری کی اور قوۃ ہماری کی

جبتک کہ زندہ رکہی تو ہمکو اور کر بہرہ مند یکو وارث ہمارا یعنی باقی رکہہ اوسکو اخیر عمر تک یعنی تمام عمر اعضا اور حواس ہمارے کو سلامت رکہہ اور گردان کینہ کشی ہمارے
اوسپر کہ ظلم کیا ہمپر یعنی قادر کر ہمکو کہ ظالمونسے بدلہ لین یا ہماری طرفسے تو بدلہ لی اور فتح دی ہمکو اوسپر کہ دشمنی رکہی ہمسے یعنی دشمن ہمارے زیر ہوں اور نہ گردان
مصیبت ہماری دین ہمارے مین یعنی ایسی چیز مین نہ مبتلا کر کہ باعث نقصان دین کی ہو اور نہ کر دنیا کو بہت بڑا اندیشہ ہمارا اور نہ نہایت علم ہمارے کی اور نہ
مسلط کر ہمپر اوسکو کہ نہ رحم کری ہمپر نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** نصیب کر یقین الخ یعنی یقین ذات اور صفات اپنی
پر اور فرمائی ہوئی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی پر ایسا دی کہ سختیان دنیا کی آسان ہون مثلاً جسکو اللہ کی رزاقی کا یقین ہوگا ہرگز نہین فکر زیکا
اور بہروسا کری گا اوسپر اور جو کوئی یقین کریگا کہ مصیبتین آخرۃ کی اشد ہین اور یہان کی مصیبتین ناپائدار اوسکو یہان کی مصیبتین آسان ہوجائینگی پس ایسا یقین عطا
فرما اور نہ کر دنیا کو الخ یعنی دنیا کی بہت فکر و تدبیر مین نہ لگی رہین بلکہ فکر و اندیشہ امور آخرۃ ہی کا بہت رکہین اور تہوڑی فکر معاش کی رکہنی جائز ہی بلکہ
مستحب ہی ع ح س وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا
یَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا
حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی یا الہی نفع دی مجکو ساتہہ
اوس چیز کی کہ سکہلائی تونی مجکو یعنی عمل نصیب ہو علم پر اور سکہلا مجکو وہ چیز کہ نفع دی مجکو یعنی ایسا علم دی کہ نفع دی مجکو وہ اور عمل کرنا اوسپر دین مین اور
آخرۃ مین اور زیادہ کر مجکو علم یعنی علم دین کا سب تعریف ہی واسطے اللہ کی ہر حال اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ اللہ کی حال دوزخیون کیسے یعنی دنیا مین
کفر و فسق سے بچون اور عقبی مین عذاب سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے باعتبار سند کی وَعَنْ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَیْهِ الْوَحْیُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهٖ دَوِیٌّ كَدَوِیِّ النَّحْلِ فَاُنْزِلَ عَلَیْهِ یَوْمًا
فَمَكَثْنَا سَاعَةً فَسُرِّیَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ یَدَیْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا
وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَیْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ثُمَّ قَالَ اُنْزِلَ عَلَیَّ عَشْرُ اٰیَاتٍ
مَنْ اَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَاَ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى خَتَمَ عَشْرَ اٰیَاتٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ اوترتی اوپر وحی سنی جاتی نزدیک مونہہ حضرت کی آواز مانند آواز شہد کی مکہی کی
پس اوتاری گئی اوپر وحی ایکدن پس ٹہری ہم ایک ساعت یعنی منتظر رہی کہ سختی جو بسبب اوترنی وحی کی وارد ہوئی ہی رفع ہو پس دور کی گئی وہ حالت
حضرت سی پہر سامنی ہوی قبلہ کی اور اوٹہائی دونون ہاتہہ اپنی اور کہا یا الہی زیادہ کر ہمکو یعنی نعمتین دنیا و آخرت کی یا مسلمان بہت ہون اور نہ کم
کر ہمکو یعنی نعمتین دنیا و آخرت کی یا مسلمانونکو کم نہ کر اور بزرگ رکہہ ہمکو یعنی ساتہہ حاجت روائی کی دنیا مین اور بلند کرنی منازل کی عقبی مین اور نہ
ذلیل کر ہمکو یعنی بسبب ہونی چیزون مذکورہ کی اور دی ہمکو یعنی خیر دنیا و آخرت کی و محروم نہ کر ہمکو اور برگزیدہ کر ہمکو یعنی ساتہہ رحمت و عنایت اپنی کی اور
نہ برگزیدہ کر ہمپر یعنی غیر ہمارے کو ساتہہ لطف و حمایت اپنی کی یا نہ غالب کر دین کی دشمنونکو ہمپر اور راضی کر ہمکو یعنی اپنی قضا پر ساتہہ دینی صبر اور توفیق شکر کی
اور راضی ہو ہمسی یعنی ساتہہ طاعت تہوڑی کی پہر فرمایا کہ اوتاری گئی ہین مجپر یعنی ابہی دس آیتین جو شخص کہ برپا رکہی ونکو یعنی عمل کرتا رہی اونپر داخل
ہوگا بہشت مین نیکیون کی ساتہہ پہر پڑہین حضرت نی یہہ آیتین تحقیق فلاح پائی مومنون نی یہانتک کہ ختم کین دس آیتین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی
نی **ف** آواز مانند آواز مکہی شہد کی یہہ آواز حضرت جبرئیل علیہ السلام کی تہی کہ پہنچاتی تہی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی و صحابہ کی سمجہہ مین
نہین آتی تہی جیسی کوئی آواز مکہی کی سنتا ہی اور کچہہ سمجہتا نہین اوس سے اور دس آیتین یہہ ہین قد افلح المؤمنون الذین ہم فی صلوتہم خاشعون والذین ہم

عن اللغو معرضون والذين هم للزكوة فاعلون والذين هم لفروجهم حافظون الا على ازواجهم او ماملكت ايمانهم فانهم غير ملومين فمن ابتغى وراء ذلك فاولئك هم العادون
والذين هم لاماناتهم وعهدهم راعون والذين هم على صلوتهم يحافظون اولئك هم الوارثون الذين يرثون الفردوس هم فيها خالدون یعنی مطلب یہ ہے کہ
وہ مومن کہ اپنی نماز مین عاجزی کرتی ہین یعنی دل سی اور بدن سے اور وہ مومن کہ بیفائدہ چیزون سے یعنی خواہ کہنی کی ہون خواہ کرنیکی اعراض کرتی ہین
اور وہ مومن کہ زکوۃ ادا کرتی ہین اور وہ مومن کہ اپنی ستر ونکو محفوظ رکہتی ہین یعنی حرام کاریسی مگر اپنی بیویون سی یا لونڈیون سی صحبت کرتی ہین
پس وہ نہین ملامت کیی گئی ہین پہر جو کوئی چاہی سوا اسکی یعنی اغلام کری یا ہاتہہ وغیرہ سی منی گراوی یا متعہ کری پس وہ ہین تجاوز کرنی والی
حد حلال سی اور بڑہنی والی ہین حرام مین اور وہ مومن کہ اپنی امانتون کی اور عہدون کی محافظت کرتی ہین اور وہ مومن کہ اپنی نمازون پر محافظت
کرتی ہین یعنی شرائط و آداب سے ادا کرتی ہین یہہ لوگ وہی ہین وارث جو وارث ہونگی فردوس کے کہ وہ جنتون مین اعلی جنت ہی وہ اوسمین ہمیشہ رہنی
والی ہین ٭ع **الفصل الثالث** فصل تیسری عن عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعُ اللهَ اَنْ يُعَافِيَنِيْ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَادْعُهُ قَالَ
فَاَمَرَهُ اَنْ يَتَوَضَّاَ فَيُحْسِنَ الْوُضُوْءَ وَيَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ
بِكَ اِلٰى رَبِّيْ لِيَقْضِيَ لِيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ
روایت ہی عثمان بن حنیف سی کہ کہا تحقیق ایک شخص کم سوجہہ یا اندہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا دعا مانگو اللہ سی یہہ کہ عافیت دی مجکو یعنی
آنکہہ کی خلل سی پس فرمایا اگر چاہی تو دعا کرون یعنی تیری لیی اور اگر چاہی تو صبر و رضا صبر کر پس صبر کرنا بہتر ہی تیری لیی کہا اوس شخص
نی دعا کیجیی اسکی جناب مین کہا عثمان نی پس حکم کیا حضرت نی اوسکو یہہ کہ وضو کری پس اچہا وضو کری یعنی ساتہہ سنتون اور آداب کے اور او روایت
مین آیا ہی کہ حکم کیا کہ دو رکعت پڑہی اور دعا مانگی ساتہہ اس دعا کی یا الہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجہسی یعنی مقصود اپنا اور متوجہ ہوتا ہون طرف
تیری بوسیلہ نبی تیری کی کہ محمد ہین نبی رحمت کی تحقیق مین متوجہ ہوتا ہون ساتہہ وسیلہ تمہاری کی اے نبی طرف پروردگار اپنی کی تا کہ حکم کری
واسطی میری بیچ حاجت میری کی کہ یہہ ہی یا الہی شفاعت قبول کر نبی کی بیچ حق میری نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی ٭
ف صبر کرنا بہتر ہی اسلیی کہ ثواب وسکا بہت ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی جب مبتلا کرتا ہون بندے اپنی کو ساتہہ دونون
آنکہون اوسکی کی اور بندہ صبر کرتا ہی عوض اوسکی بہشت دیتا ہون ٭ح **وعن** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوٗدَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ
اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ وَمَالِيْ وَاَهْلِيْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَكَرَ دَاوٗدَ يُحَدِّثُ
عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ اَعْبَدَ الْبَشَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی ابی درداسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تہی دعاون داؤد علیہ السلام کی سی یہہ کہ کہتی یا الہی تحقیق
مین مانگتا ہون تجہسی دوستی تیری اور دوستی اوس شخص کی کہ دوست رکہی تجکو اور وہ عمل کہ پہنچاوی مجکو دوستی تیری کو یا الہی گردان دوستی
اپنی کو بہت پیاری طرف میری محبت جان میری کیسی اور مال میری کی سی اور اہل میری کیسی اور ٹہنڈی پانی سی کہا راوی نی اور تہی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ذکر کرتی حضرت داؤد ع کا در حالیکہ حدیث کرتی اوسنی کہتی تہی داؤد تہی عابد ترین آدمیون یعنی اپنی زمانہ
کے آدمیون نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے ٭ **وعن** عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى بِنَا عَمَّارُ بْنُ

نفسہٗ قالوا وکیف یذل نفسہٗ قال یتعرض من البلاء لما لا یطیق رواہ الترمذی وابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان
وقال الترمذی ہٰذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین لائق واسطی مومن کی یہہ
کہ خوار کری نفس اپنی کو عرض کیا صحابہ نی کسطرح خوار کرتا ہی نفس اپنی کو فرمایا پڑی بلاؤنمین کہ نہ طاقت رکہتا ہو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور
بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** مثلا ایک شخص حساب نہین جانتا ہی اور وہ امور حساب کے اپنی سر لیلی اس سے
منع فرمایا اوس حدیث کو اس باب مین اسلیے لائی کہ جس چیز کا تحمل نہو اوسکی دعا ہی نہ مانگی جیساکہ اوپر کی حدیث مین گذرا نہ مولانا **وعن عمر** قال
علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قل اللہم اجعل سریرتی خیرا من علانیتی واجعل علانیتی صالحۃ اللہم
انی اسئلک من صالح ما تؤتی الناس من الاہل والمال والولد غیر الضال ولا المضل رواہ الترمذی اور روایت ہی
حضرت عمر سی کہ کہا سکہایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہہ یا الٰہی گردان باطن میرا بہتر ظاہر میرے سی اور گردان ظاہر میرا شائستہ یا الٰہی تجہسی
مین مانگتا ہون اچہی بہتر آئی اوس چیز کی کہ دیتا ہی لوگونکو اہل سی اور مال سی اور اولاد سی کہ نہ گمراہ ہون اور نہ گمراہ کرین نقل کی یہہ ترمذی نے

کتاب المناسک کتاب ہی بیچ بیان افعال حج کی **ف ۱** حج فرض ہوا سنہ نو ہجری مین یا سنہ پانچ یا سنہ چہہ مین پہر حضرت نی بسبب
مشغول ہونیکی بیچ تعلیم افعال حج کی اور تیاری اسباب سفر حج کی تاخیر کی اور نوین سال مین حضرت ابوبکر کو امیر حاجیونکا کرکی بہیجا لوگونکو حج
کروادین پہر دسوین سال حضرت حج کو تشریف لیگئی **ف ۲** حج فرض ہی عمر مین ایکبار فی الفور پس منکر اسکا کافر ہی اور تارک اسکا باوجود قدرت کے
فاسق اور گنہگار ہوتا ہی اور شرط حج کی اسلام ہی یعنی مسلمان پر فرض ہی نہ کافر پر اور حریت ہی یعنی آزاد پر ہی نہ بردی پر اور عقل ہی یعنی ہوشیار
پر ہی نہ دیوانہ اور بیہوش پر اور بلوغ ہی یعنی بالغ پر ہی نہ لڑکی پر اور صحت ہی یعنی تندرست پر ہی نہ بیمار پر اور قدرت زاد و راحلہ پر ہی یعنی جو قادر
ہو خرچ راہ اور سواری پر اوسپر فرض ہی اور نہین تو نہین اور خرچ اسقدر ہو کہ جاتی اور آتی کفایت کری اور زائد ہو حوائج اصلیہ اور نفقہ عیال اوسکی سے
وقت پہرنی تک اور امن راہ ہی غالبا یعنی اگر اکثر لوگ امن سی پہونچ جاتی ہین تو فرض ہے اور اگر اکثر راہ مین ہلاک ہوتی ہین بسبب ڈوبنی وغیرہ کی یا
لٹ جاتی ہون تو فرض نہین اور کبہی کبہی ایسا اتفاق ہوتا ہو تو اوسکا اعتبار نہین جیسی اس زمانہ مین حال ہی کہ اکثر تو سلامت حج کر آتی ہین اور بعضی
تباہ ہوتی ہین پس یہان والونکی لیے وہ شرط پائی جاتی ہی یہہ نہ باز رہین حج سی اور شرط حج کی ہی ہمراہ ہونا خاوند کا یا محرم کا عورت کی لیے اگر ہو
درمیان اوسکی اور درمیان مکہ کی مسافت سفر کی یعنی تین دن اور اگر خاوند یا محرم نہون تو عورت حج کو نہ جاوی اور شرط ہی ہونا محرم کا عاقل و بالغ
اور نہ مجوسی ہو اور نہ فاسق اور نفقہ اوسکا اوس عورت پر ہی اور حج فرض محرم کی ساتہہ کری بغیر اذن خاوند کی ہی اور اگر احرام باندہی لڑکا یا غلام
پہر بالغ ہو جاوی لڑکا یا آزاد ہو جاوی غلام پہر حج پورا کری فرض نہین ادا ہونیکا پہر اگر از سر نو احرام باندہی لڑکا حج فرض کی لیے صحیح ہوگا بخلاف
غلام کی کہ اوسکا احرام حج فرض کے لیے اس صورت مین نہین درست ہونیکا اور فرض حج کی یہہ ہین احرام اور وقوف عرفہ مین اور طواف الزیارۃ اور اسکو
طواف الافاضہ اور طواف الرکن بہی کہتی ہین احرام شرط ہی اور باقی دونون رکن اور واجبات حج کی یہہ ہین وقوف مزدلفہ کا اور سعی درمیان صفا و
مروہ کی اور رمی جمار اور طواف الصدر کہ اوسکو طواف الوداع بہی کہتی ہین آفاقی کی لیے یعنی غیر مکی اور حلق یا بال کتروائی اور ہر چیز کہ واجب ہو
بسبب ترک اوسکی دم یعنی جانور ذبح کرنا اور سوائے انکی سنتین ہین اور آداب ہ ملتقی الابحر **الفصل الاول** فصل پہلی **عن**
ابی ہریرۃ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ایہا الناس قد فرض علیکم الحج فحجوا فقال رجل اکل عام یا رسول
اللہ فسکت حتی قالہا ثلثا فقال لو قلت نعم لوجبت ولما استطعتم ثم قال ذرونی ما ترکتکم فانما ہلک من کان قبلکم

بِکَثْرَۃِ سُؤَالِھِمْ وَاخْتِلَافِھِمْ عَلیٰ اَنْبِیَائِھِمْ فَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ فَاْتُوْا مِنْہُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَھَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوْہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس فرمایا ای آدمیو تحقیق فرض کیا گیا تمپر حج پس حج کرو پہر کہا ایک شخص نی آیا ہر سال کرین ہم حج یا رسول اللہ پس چپ رہے حضرت یہانتک کہ کہی اوس شخص نے یہہ بات تین بار پہر فرمایا اگر کہتا مین ہان البتہ فرض ہوتا حج یعنی ہر سال مین اور نہ طاقت رکہتی تم پہر فرمایا چہوڑ رو مجکو جب تک کہ چہوڑ رہون مین تمکو پس سوای اسکی نہین کہ ہلاک ہوی وہ لوگ کہ تہی پہلے تمسی یعنی یہود و نصاری بسبب بہتایت سوال اپنی کی اور اختلاف کرنی اونکی اوپر انبیا اپنی کی یعنی جیسی قوم بنی اسرئیل سی منقول ہی پس جسوقت کہ حکم کرون مین تمکو کسی چیز کا پس کرو تم اوسمین سے اوسچیز کو کہ طاقت رکہو تم اور جسوقت کہ منع کرون مین تمکو کسی چیز سی پس چہوڑ دو اوسکو تم نقل کی یہہ مسلم نی ف جب حضرت نی حکم حج کا کیا تو ایک شخص نے یعنی اقترع بن حابس صحابی نی عرض کیا کہ ہر سال حج کیا کرین وہ سمجہی کہ جیسی اور عبادات نماز روزہ اور زکوۃ مکرر ہوتی ہین عمر مین ویسی ہی یہہ ہے ہوگا لیکن حضرت کو سوال اونکا ناگوار معلوم ہوا اسلیے تنبیہا چپکی رہی جواب نہ دیا اور اونہون نے کئی بار سوال کیا آخر کو جواب دیا کہ اگر مین ہان کہتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا یعنی اسلیے کہ بموجب حکم خدا تعالی کی کہتا بغیر اوسکی حکم کی نہین بولتا ہون اور تمسی پہر نہو سکتا پہر فرمایا کہ چہوڑ دو مجکو یعنی نہ پوچہو مجسی کہ یہہ فعل کتنا ہی اور کیسا ہی جبتک کہ چہوڑ رہون مین تمکو یعنی بیان نکرون کہ کتنا ہی اور کیسا ہی حاصل یہہ کہ جو کچہہ مین کہون وہ کرو اگر مطلق حکم کرون بلا قید عدد کی اوسیطرح بجا لاؤ اور اگر بیان کرون کہ اتنی بار کرو اوسیطرح کرو اسلیے کہ مجکو واسطی بیان شرایع اور پہنچانی احکام کی بہیجا ہی جو کچہہ ہی مین آپ بیان کرتا ہون حاجت تمہاری سوال کی نہین ہی اور اوسچیز کو کہ طاقت رکہو تم یہہ تاکید اور مبالغہ ہی بیچ بجا لانی احکام کی یعنی احکام خدا اور رسول کی بجا لاؤ جہان تک طاقت ہو یا اشارہ ہی رفع حرج پر کہ مثلا نماز کی بعضی شرایط و ارکان کی ادا کرنیسی عاجز ہو تو جسقدر ہو سکی اوسیقدر ادا کرو ٭ ع ٭ ح **وعنہ** قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا پوچہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا عمل بہت بہتر ہی فرمایا ایمان لانا ساتہہ اللہ کی اور رسول اوسکی کی کہا گیا کہ پہر کونسا فرمایا کہ جہاد خدا کی راہ مین کہا گیا پہر کونسا فرمایا کہ حج مقبول نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف حدیثین مختلف آئی ہین بیچ بیان افضل اعمال کی یعنی کسی حدیث مین کسی عمل کو افضل فرمایا ہی اور کسیمین کسی عمل کو وجہ تطبیق کی یہہ ہے کہ یہہ اختلاف بحسب حیثیات اور مقامات اور احوال سائلین کے ہی بیان مفصل اسکا کتاب الصلوۃ مین ہو چکا ہی ٭ ح ٭ **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ لِلّٰہِ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمِ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ حج کری واسطی اللہ کی پس نہ صحبت کری اپنی عورت سے اور نہ فسق کری پہرتا ہی مانند اوسدن کی کہ جنا اوسکو مان اوسکی نی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف واسطی اللہ کی یعنی محض اوسکی رضا کی لیے کری نہ دکہانی اور سنانی اور اور اعتراض کے لیے اور جانا چاہیے کہ جو کوئی حج کو جاوی بقصد حج اور تجارت کی تو اوسکو ثواب کم ہوتا ہی بہ نسبت اوسکی کہ جو فقط حج ہی کی لیے جاوے اور رفث کی معنی ہین جماع کرنا اور کلام فحش بکنا اور بات کرنی عورتونسی بیچ مقدمہ جماع کی اور فسق کری یعنی کبیرہ گناہ اوسمین نکری اور نہ اصرار کری صغایر پر اور کبایرسی ہی ترک کرنا توبہ کا گناہ ہونسی فرمایا اللہ تعالی نی وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ حاصل یہہ کہ جو کوئی خالصۃ للہ حج کری اور اوسمین جماع اور کلام بد نکری اور نہ اور گناہ کی چیزین کری تو وہ ایسا پاک گناہونسی ہو کر پہرتا ہی کہ جیسی پاک گناہونسی پیدا ہوا تہا مان کی پیٹ سی ٭ ع ٭ ح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعُمْرَۃُ اِلَی الْعُمْرَۃِ کَفَّارَۃٌ لِّمَا بَیْنَھُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَہٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّۃُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نی ایک عمرہ دوسری عمرہ تک کفارہ ہی اون گناہونکی لیی کہ درمیان اون دونون کی ہین یعنی صغیرہ گناہ اور حج مقبول نہین واسطی اوسکا بدلا مگر بہشت
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عمرۃ فی رمضان تعدل
حجۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق عمرہ کرنا رمضان مین برابر ہوتا ہی حج
کی یعنی ثواب مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعنہ** قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقی رکبا بالروحاء فقال من
القوم قالوا المسلمون فقالوا من انت قال رسول اللہ فرفعت الیہ امرأۃ صبیا فقالت الھذا حج قال نعم ولک اجر رواہ مسلم
اور روایت ہی ابن عباس سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ملی ایک قافلہ سی روحا مین پس فرمایا کون قوم ہی کہا قافلہ والون نی ہم ہین مسلمان پہر
پوچہا قافلہ والون نی کہ تم کون ہو فرمایا کہ مین ہون رسول اللہ کا پس بلند کیا طرف حضرت کی ایک عورت نی لڑکیکو یعنی کجاوہ مین سی لڑکیکو ہاتہہ مین
اونچا کرکر دکہایا پہر کہا کیا ہی واسطی اسکی حج یعنی ثواب حج کا فرمایا ہان واسطی تیری ہی ثواب سے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** روحا نام ایک جگہہ کا ہی چہتیس
کوس سے مدینہ سی اور فرمایا ہان الخ یعنی اسکی لیی ثواب حج نفل کا ہی اور تجکو بہی ثواب ہوگا کہ تو افعال حج کی تعلیم کریگی اور خبرگیران اوسکی اور باعث حج کی
ہی اور لڑکا اگر لڑکپنی مین حج کری تو حج فرض اوسکی ذمہ سی ساقط نہین ہوتا اگر بعد بالغ ہونیکی شرایط فرضیت حج کی پائی جاوین تو پہر حج کری اور
اسیطرح غلام اگر حج کری تو اوسکی ذمہ سے بہی ساقط نہین ہوتا بعد آزاد ہونیکی پہر حج کری اور فقیر اگر حج کری تو حج فرض سے ادا ہوتا ہی بعد غنی ہونیکی پہر
حج کرنا اوسکو واجب نہین **وعنہ** قال ان امرأۃ من خثعم قالت یا رسول اللہ ان فریضۃ اللہ علی عبادہ فی الحج ادرکت
ابی شیخا کبیرا لا یثبت علی الراحلۃ افاحج عنہ قال نعم وذلک فی حجۃ الوداع متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا تحقیق
ایک عورت نی خثعم مین سے کہا یا رسول اللہ تحقیق فرض اللہ کی نی کہ اوسکی بندون پرہی بیچ امر حج کی پایا باپ میرکو بڈہا بڑا نہین ٹہیر سکتا سواری پر کیا حج
کرون اوسکی طرفسی فرمایا کہ ہان حج کر اور یہہ سوال جواب تہا حجۃ الوداع مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حاصل اوس عورت کی کلام کا یہہ
ہی کہ میری باپ پر بڑہاپی مین حج فرض ہوا ہی اس سبب سے کہ وہ بڑہاپی مین مسلمان ہوا ہی اور اوس پاس مال ہی یا مال ہاتہہ لگا ہی اوسکی بڑہاپی مین اور وہ
سواری پر بیٹہہ نہین سکتا کیا مین اوسکی طرف سی نیابۃ حج کرون فرمایا ہان جانا چاہی کہ حج کرنا غیر کیطرفسی اگر فرض ہو جائز ہی وقت عجز کی اگر عاجز رہی
مرتی دم تک اور مرکری وہ غیر کو اور خرچ راہ دی اور جائز ہی بعد موت کی اگر وہ وصیت کری اور بعضونکی نزدیک جائز ہی والدین کیطرف سی حج کرنا
بغیر امر اور بغیر وصیت کی بہی اور اگر حج نفل ہو تو جائز ہی باوجود قدرت کی مطلق شرح ہمارح ہا موافق اول روایت فقہی کی یہہ حدیث محمول ہوگی
اسپر کہ باپنی اجازت و خرچ دیا ہوگا چنانچہ یہہ تاویل حضرت شیخ کی تقریر سی سمجہی جاتی ہی کہ وہ تقریر بیچ شرح حدیث ابی رزین کی آگی ہی لکہی ہی اور
بحسب قول بعض کی حاجت اس تاویل کی کچہہ نہین بلکہ یہہ حدیث دلیل ہی اوسکی موئف **وعنہ** قال اتی رجل النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقال ان اختی نذرت ان تحج وانھا ماتت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کان علیھا دین اکنت قاضیہ
قال نعم قال فاقض دین اللہ فھو احق بالقضاء متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا آیا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
پاس اور کہا کہ تحقیق بہن میری نی نذر مانی تہی یہہ کہ حج کری اور وہ مرگئی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہوتا اوسپر دین کیا تو ادا کرتا اوسکو کہا
کہ ہان فرمایا پس ادا کر دین اللہ کا پس وہ لایق تر ہی ساتہہ ادا کرنیکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ اوس شخص کو بہن
سے کچہہ مال ہاتہہ لگا ہوگا ارث مین پس قیاس کیا حضرت نی حق اللہ کو حق العباد پر مسئلہ وارث کو درست ہی کہ مورث کی طرفسی حج کروادی
یا آپ حج کری بغیر اذن کی بہی اور اوسکو اذن شرط ہی پند درمختار **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخلون رجل بامرأۃ

وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ اِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُولَ اللّٰهِ اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجَتِ امْرَاَتِي حَاجَّةً قَالَ اذْهَبْ فَاحْجُجْ
مَعَ امْرَاَتِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ خلوت کری کوئی شخص ساتھ عورت کی یعنی مرد و عورت اجنبی
ایک مکان مین تنہا نہ جمع ہون اور نہ سفر کری عورت اوسی حالت مین کہ ہو وی ساتھ اوسکی محرم پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ لکھا گیا ہون مین بیچ غزوہ فلانی
اور فلانی کی یعنی فلانا جہاد جو درپیش ہی اور وہان لشکر جاتا ہی اونمین میرا نام بہی لکھا گیا ہی کہ مین بہی اونکی ساتھ جاؤن اور ارادہ نکلنی کا کیا ہی بیوی
میری نی حج کی لیی یعنی پس کیا کرون آیا جہاد کو جاؤن اور بیوی کو اکیلا حج کی لیی جانی دون یا بیوی کی ساتھ جاؤن اور جہاد مین نہ جاؤن فرمایا جاؤ اور
حج کر ساتھ عورت اپنی کی یعنی اسلیی کہ غازی بہت ہین اور تیری بیوی کی ساتھ سوائے تیری کوئی محرم ہی نہین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** حرام ہی مرد
و عورت اجنبی کو تنہا ایک مکان مین جمع ہونا اور عورت کو سفر کرنا حد سفر تک یعنی تین منزل بغیر محرم کی یا خاوند کی درست نہین حتی کہ سفر حج مین بہی عورت
کی لیی ہونا محرم کا یا خاوند کا ہمراہ اوسکی شرط ہی واجب ہونی حج کی یعنی عورت پر جب حج فرض ہوتا ہی کہ اوسکی ساتھ محرم یا خاوند بہی ہو اور محرم سی مراد وہ
ہی کہ جس سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہی بسبب قرابت کی یا علاقہ دودہ کی یا سسرال کی بشرطیکہ ہو وہ عاقل و بالغ اور نہ ہو مجوسی اور نہ فاسق شرح ح
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ
سے کہا پروانگی مانگی مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ جہاد کرنیکی پس فرمایا جہاد تمہارا حج ہی یعنی تم پر جہاد نہین ہے اور حج ہی اگر استطاعت ہو نقل کی یہہ
بخاری و مسلم نی وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا
ذُوْ مَحْرَمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ سفر کری کوئی عورت بقدر مسافت ایکدن اور
رات کی مگر کہ ساتھ اوسکی محرم ہو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اگر کوئی کہی کہ ہدایہ وغیرہ مین لکھا ہی کہ مباح ہی عورت کو نکلنا طرف اوس جگہہ کی کہ
کم ہو حد سفر سے کہ حد سفر تین منزل ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ بغیر محرم کی ایک رات دن کی راہ پر بہی جاوی اور روایت صحیحین مین ہے آئی ہی کہ نہ سفر کری عورت
دو دن کا مگر کہ اوسکی ساتھ خاوند اوسکا ہو یا محرم اوسکا پس ظاہر قول فقہا کا خلاف ان روایات کی معلوم ہوتا ہی جواب یہہ کہ حدیث مین جو مطلق
آیا ہی کہ نہ سفر کری عورت مگر کہ اوسکی ساتھ محرم ہو اوسکو فقہا نی حمل کیا ہی تین دن پر اسلیی کہ سفر شرعی کم تین دن سی نہین ہوتا اور حدیثون مین جو ایک یا دو
دن کی سفر سی منع آیا ہی تو اوس صورت مین ہی کہ مظنہ فساد کا ہو یا یہہ کہ جہان تین دن کی سفر سی منع آیا ہی تو مراد یہہ ہی کہ ہر منزل آدہی دن
سی زیادہ کی ہو اور جہان دو دن کی سفر سی منع آیا ہی تو مراد یہہ ہے کہ تمام دن چلی اور جہان ایک رات کی سفر سی منع آیا ہی تو مراد یہہ ہی کہ شب و روز
چلی پس یہہ ایک یا دو دن کا سفر بہی برابر تین دن کی ہو جائیگا شرح مولانا وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ
اَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمُهَلُّهُ مِنْ اَهْلِهِ وَكَذَاكَ وَكَذَاكَ حَتَّى اَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ معین کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جگہہ احرام باندہنی کی اہل مدینہ کی لیی ذوالحلیفہ کو اور شام والونکی لیی جحفہ کو اور
نجد والونکی لیی قرن منازل کو اور یمن والونکی لیی یلملم کو پس یہہ سب جگہہ احرام باندہنی کی ہین اون شہر والونکی لیی کہ مذکور ہوئی اور اونکی لیی کہ
گذرین ان جگہون پر بغیر اہل انکی یعنی مثلا اہل ہندوستان جب راہ مین پہنچین تو یلملم سی احرام باندہین و اسیطرح اور شہر والونکا حال ہی کہ جسکی
احرام کی جگہہ پر آوین وہین سے احرام باندہین یہہ جگہین احرام کی ہین اونکی لیی کہ ارادہ کری حج کا اور عمرہ کا پس جو شخص کہ ہو اندر رہنی والا ان مواضع کی پس
جگہہ احرام اوسکی گہر اپنی سی و اسیطرح یہانتک کہ اہل مکہ احرام باندہین مکہ سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ذوالحلیفہ نام ہی ایک جگہہ کا کہ یہہ کو

ہی مدینہ سی اور دس منزل ہی مکہ سی اور نجد اصل مین کہتی ہین بلند کو اور اب نام ہی شہرون عرب کے کا تہامہ سی زمین عراق تک اور قرن منازل نام ایک جگہہ کا ہی
قریب طایف کی اور یلملم ایک پہاڑ ہی دو منزل مکی سی اور یہہ جگہین احرام کی ہین الخ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ جو کوئی احرام کی جگہہ سی گذری بغیر ارادہ حج
اور عمرہ کی تو لازم نہین ہی اوسکو احرام باندہنا واسطی داخل ہونی مکہ کی جیسا کہ مذہب شافعی کا ہی اور مذہب حنفی مین جائز نہین ہے داخل ہونا مکہ مین بغیر احرام
کی اگرچہ ارادہ حج اور عمرہ کا نرکہتا ہوا اونہون نی عمل اس حدیث پر کیا ہی لا یجاوز احد المیقات الا محرما یہہ حدیث مطلق ہی اسمین قید ارادہ حج و عمرہ کی نہین اور
دوسرے یہہ کہ احرام واسطی تعظیم اوس مکان بزرگ کی ہی پس اسمین تاجر اور عمرہ کرنی والا وغیرہ برابر ہین اور جو کہ اندر میقات کی یعنی جگہون احرام کی ہین اونکو جانا بیچ
مکہ مین داخل ہونا اپنی حاجت کی لیی بغیر احرام کی اسلیی کہ اونکو اکثر مکی مین آنا پڑتا ہی اگر ہر بار احرام واجب ہو تو حرج ہی پس حکم اونکا حکم اہل مکہ کا سا ہی اسبات
مین یعنی جیسی اونکو درست ہی کہ اگر کسی کام کی لیی مکہ سی نکلین اور پہر داخل ہون مکہ مین تو بغیر احرام کی چلی آوین ویسی ہی اونکو ہی کذا فی الہدایہ اور جو
شخص کہ ہو اندر رہنی والا یعنی جو ان احرام کی جگہون کی اندر رہتا ہو تو اوسکی جگہہ احرام کی گہر سی تا حد حرم ہی اوسکو میقات پر جانا ضرور نہین اگرچہ قریب
ہو میقات کی اور جو کہ ان احرام ہی باندہنی کی جگہون مین رہتی ہین انکا حکم اس سے نہ معلوم ہوا جمہور علما کہتی ہین کہ حکم اونکا حکم اندر والونکا سا ہی اور اسیطرح
اور اسیطرح یعنی جسقدر نزدیک ہوتا جاوی مکہ سی اور ہو اندر احرام کی جگہہ کی پس احرام باندہنی کی جگہہ اوسکی وہین سے ہی جہان رہتا ہو آخر حل تک اور اہل
مکہ یعنی اہل حرم احرام باندہین حج کا مکی سی یعنی نفس مکہ سی اور حرم مکہ سی اور ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ مکی کی جگہہ احرام کی مکہ ہی حج مین اور عمرہ
مین اور مذہب یہہ ہی کہ عمرہ کرنی والا مکی احرام کی لیی طرف حل کی اسلیی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا عائشہ رض کو ساتہہ نکلنی کی طرف تنعیم کی کہ حل مین ہے
احرام عمرہ کی لیی پس یہہ حدیث مخصوص ہے ساتہہ حج کی یعنی یہہ حکم حج کرنی والی مکہ کا ہی کہ وہانسی احرام باندہی اور عمرہ کرنی والا حل مین آنکر باندہی جیسا کہ حدیث
عائشہ رض کی سی معلوم ہوا ۱۲ ع ہ ح **وعن جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مهل اهل المدينة من ذي الحليفة والطريق الآخر الجحفة ومهل اهل العراق من ذات عرق ومهل اهل نجد قرن ومهل اهل اليمن يلملم رواه مسلم**
اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا احرام کی جگہہ مدینہ والونکی ذی الحلیفہ ہی اور راہ دوسری جحفہ اور احرام کی جگہہ
عراق والونکی ذات عرق ہی کہ نام ایک جگہہ کا ہی دو منزل ہی مکہ سی اور احرام کی جگہہ نجد والونکی قرن ہی اور احرام کی جگہہ یمن والونکی یلملم ہی نقل کی یہہ
مسلم نی **ف** اور راہ دوسری جحفہ یعنی جگہہ احرام راہ دوسری کی واسطی اونکی جحفہ ہی یعنی مدینہ والونکی دوسری راہ مین جحفہ ملتا ہی اوس راہ سی آوین تو
وہانسی احرام باندہین جاننا چاہیی کہ پہلی دو راہین تہین مدینہ والونکی ایک مین ذی الحلیفہ ملتا تہا اور ایک مین جحفہ اور اب ایک ہی راہ ہی اوسمین اول ذی
الحلیفہ ملتا ہی اور پہر جحفہ پس اس صورت مین دو میقات ہوئین مدینہ والونکی پس احرام کہانسی باندہین لکہا ہی علما نی کہ اولی یہہ ہے کہ جو میقات دور ہی
مکہ سی وہانسی احرام باندہی یعنی ذی الحلیفہ سی اور جائز جحفہ سی بہی ہی ۱۲ مولانا **وعن انس قال اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع عمر كلهن في ذي القعدة الا التي كانت مع حجته عمرة من الحديبية في ذي القعدة وعمرة من العام المقبل في ذي القعدة وعمرة من الجعرانة حيث قسم غنائم حنين في ذي القعدة وعمرة مع حجته متفق عليه** اور روایت ہی
انس سے کہ کہا عمری کیی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چار سب ذی قعدہ مین ہی مگر وہ عمرہ کہ تہا ساتہہ حج اونکی کہ وہ ذی حجہ کی مہینی مین تہا اور بیان
اون چار عمرونکا یہہ ہی کہ ایک عمرہ حدیبیہ سی بیچ مہینہ ذیقعدہ کی اور دوسرا عمرہ اوس سی اگلی برس مین وہ ہی ذیقعدہ مین ہوا اور تیسرا عمرہ جعرانہ سی
اوس جگہہ کہ بانٹی غنیمت غزوہ حنین کے یہہ ہی عمرہ بیچ مہینی ذیقعدہ کی ہوا اور چوتہا عمرہ ساتہہ حج اونکی کہ ذی حجہ مین تہا نقل کے یہہ بخاری اور
مسلم نی **ف** حدیبیہ نام ایک گانو نکا ہی نو کوس ہی مکہ سی اکثر اوسکا حرم مین ہی اور کچہہ حل مین آ اور بیان محل عمرہ حدیبیہ کا یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم روانہ ہوئی مدینہ سی چہٹی سال ہجرت مین پہلی تاریخ ذیقعدہ کی پیر کی دن ساتہہ قصد عمرہ کی اور چودہ سو آدمی یا کچہہ زیادہ ساتہہ تہی جب حدیبیہ مین
پہونچی تو قریش جمع ہو کر آئی اور حضرت کو مکہ کی آنی سی منع کیا اور عہد کیا کہ سال آیندہ آنا اور عمرہ کرنا پس حضرت صلح کر کر پہر آئی پس حقیقت مین یہہ
عمرہ تو نہوا لیکن بسبب ثواب ملنی عمرہ کی پہلا عمرہ گنا گیا اور حکم احصار کا یہین سے مشروع ہوا اور سال آیندہ مین اسی عمرہ کی قضا کو گئی مکی مین اور
تین روز وہان رہی چوتہی روز روانہ ہوئی وہانسی یہہ دوسرا عمرہ ہوا اس عمرہ کو عمرۃ القضا کہتی ہین چنانچہ یہہ نام اسکا حدیثونمین بہی آیا ہی اور یہہ
مؤید ہی مذہب حنفی کا کہ وہ کہتی ہین کہ محرم بسبب احصار کی یعنی رکنی کی احرام سی نکل آوی اور واجب ہوتی ہی قضا اوسکی اور شافعیہ کی نزدیک اوسکی
قضا نہین اور تیسرا عمرہ وہ ہی کہ حضرت نی ادا کیا جعرانہ سی جا کر کہ جہان غنیمت یعنی لوٹ حنین کی بانٹی بیان اس اجمال کا یہہ ہے کہ جعرانہ نام ایک موضع کا ہے
کہ نو کوس ہی مکہ سی آٹہوین سال ہجرت مین بعد فتح مکہ کی غزوہ حنین کا ہوا اور غنیمت بی شمار وہانسی ہاتہہ لگی حضرت پندرہ یا سولہ روز جعرانہ مین رونق افزا رہی
اور وہ غنیمت بانٹی اونہین دنونمین ایک روز رات کو بعد از نماز عشا کی سوار ہو کر مکی مین تشریف لیگئی اور عمرہ کیا اور اوسی رات پہر آئی اور نماز صبح کی
جعرانہ مین ادا کی اور چوتہا عمرہ وہ ہوا کہ حضرت نی حج کی ساتہہ کیا بعد فرض ہونی حج کی نہیں حجہ مین ہوا اور باقی ذیقعدہ مین پس چار ہوئین عمری کہ حضرت
نی کیی یہہ مین اور حج اسلام سوا ایک کی نہ تہا اور ایام جاہلیت مین قریش حج کرتی تہی اور حضرت بہی کرتی تہی لیکن گنتی اونکی علما کو نہین معلوم ہوئی کہ
کی کیی واللہ اعلم اور بیان مفصل کیفیت حج اور عمرہ کا آگی ہوگا اور بیان مجمل اسکا یہہ ہے کہ حج مین وقوف عرفات اور طواف بیت اللہ کا اور سعی درمیان صفا
اور مروہ کی ہوتی ہی اور عمرہ مین فقط طواف اور سعی ہی ہوتی ہی اور احرام دونونمین شرط ہی حج مین ہے اور عمری مین ہی اور حج فرض ہے ہوتا ہی نفل ہر
اور عمرہ سنت و نفل ہی مگر کوئی ندر مانی عمرہ تو واجب ہوجاتا ہی کرنا اوسکا ۱۲ ح **وعن** البراءِ بنِ عازبٍ قال اعتمرَ رسولُ اللهِ صلّى
اللهُ عليهِ وسلّمَ في ذي القعدةِ قبلَ انْ يحجَّ مرّتينِ رواهُ البخاريُّ اور روایت ہی برا بن عازب سے کہ کہا عمری کئی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی مہینی ذیقعدہ مین حج کی پہلی دو بار نقل کی یہہ بخاری نی **ف** پہلی حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حج سی پہلی تین عمرہ کیی اور
اس حدیث مین آیا کہ حج سی پہلی دو عمری کیی پس تطبیق ان دونون حدیثونمین یہہ ہے کہ ظاہر مین بیچ صلح حدیبیہ کی حضرت نی عمرہ نہین کیا لیکن اللہ تعالی نی
حکم فرمایا کہ تم حلال ہو جاؤ تمکو ثواب عمری کا ہو چکا گو ظاہر مین افعال عمرہ کی نہ کیی پس جس روایت مین دو عمری آئی ہین حج سی پہلی مراد یہہ ہے کہ ظاہر مین
دو ہی عمری ہوئی اور جس روایت مین آیا ہی کہ تین عمری کیی پہلی حج سی مراد ایک عمرہ سی ثواب ہی عمرہ کا اس اعتبار سی تین عمری ہوئی ۱۲ مولانا

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابنِ عبّاسٍ قال قال رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ يا ايّها النّاسُ انّ اللهَ
كتبَ عليكمُ الحجَّ فقامَ الاقرعُ بنُ حابسٍ فقالَ افي كلِّ عامٍ يا رسولَ اللهِ قالَ لو قلتُها نعم لوجبتْ ولو وجبتْ لم تعملوا بها ولم تستطيعوا
والحجُّ مرّةً فمن زادَ فتطوّعٌ رواهُ احمدُ والنّسائيُّ والدّارميُّ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای لوگو تحقیق اللہ نی فرض کیا تمپر حج پس کہڑا ہوا اقرع بن حابس پس کہا کیا بیچ ہر سال کی ہی حج فرض ای رسول
خدا کی فرمایا اگر کہتا مین اس حج کی لیی یعنی واسطی واجب ہونی حج کی ہان البتہ واجب ہوتا یعنی ہر سال مین حج کرنا فرض ہوتا اور اگر فرض ہوتا نہ کرتی تم اوسکو
اور نہ طاقت رکہتی اور حج ایک ہی بار فرض ہی پس جو زیادہ کری ایکبار سی پس نفل ہی نقل کی یہہ احمد اور نسائی اور دارمی نی **وعن** عليٍّ قال
قال رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ من ملكَ زادًا وراحلةً تبلّغهُ الى بيتِ اللهِ ولم يحجَّ فلا عليهِ ان يموتَ يهوديًّا
او نصرانيًّا وذلكَ انّ اللهَ تباركَ وتعالى يقولُ وللهِ على النّاسِ حجُّ البيتِ من استطاعَ اليهِ سبيلًا رواهُ التّرمذيُّ و
قالَ هذا حديثٌ غريبٌ وفي اسنادهِ مقالٌ وهلالُ ابنُ عبدِ اللهِ مجهولٌ والحارثُ يضعّفُ في الحديثِ روایت ہی علی رضی سے کہ

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مالک ہو توشہ کا اور سواری کا کہ پہنچاوی اوسکو بیت اللہ تک اور نہ حج کیا پس نہین فرق اوسپر سات
مین کہ مری یہودی ہوکر یا نصرانی ہوکر اور یہہ یعنی جو کچھہ کہ مذکور ہوا شرط ہونا زاد و راحلہ کا اور وعید اس عبادت کی ترک کرنی پر اسواسطی ہی کہ اللہ تعالی
بابرکت و برتر نی فرمایا اور واسطی اللہ کی واجب ہے لوگونپر حج کرنا خانہ کعبہ کا اوسپر کہ طاقت رکہی طرف اوسکی راہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث
غریب ہے اور اوسکی سند مین گفتگو ہی اور ہلال بن عبد اللہ مجہول ہی اور حارث ضعیف کیا جاتا ہی حدیث مین **ف** مالک ہو توشہ کا یعنی اتنا خرچ
ہو کہ راہ مین جاتی آتی کفایت کری اور اپنی اہل و عیال کو بہی اسقدر دی جاوی کہ جبتک یہہ آوی اونکو کافی ہو بس جس پاس اتنا خرچ ہو اور سواری ہو اگرچہ
بکرایہ ہو اور وہ پہر حج نہ کری تو مرتا ہی اسحالت مین کہ مانند یہودی اور نصرانی کی ہوتا ہے یعنی مانند انکی ہوتا ہی کفر مین اگر منکر اسکی فرضیت کا ہوکر ترک کری
اور بغیر انکار کی نہ کری تو مانند اونکی ہوتا ہی گناہ مین اور بعضون نی کہا کہ یہہ از راہ تغلیظ اور تشدید کی فرمایا غرضکہ بہر نوع اسکا ترک کرنا ایسا گناہ ہے کہ جسکو
حضرت نی فرمایا کہ یہودی اور نصرانی ہوکر مرتا ہی معاذ اللہ منہ اور بعد لفظ سبیلا کی باقی آیت یہہ ہے ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین یعنی اور جو کوئی
کفر کری اور کفران نعمت خدا تعالی کا کری یعنی بسبب بجا لانی طاعات کی پس اللہ تعالی بی نیاز ہی عالم کی لوگونسی یعنی طاعت کرین یا نہ کرین اوسکو
نفع اور نقصان اوس سے نہین فائدہ اور نقصان انہین کو ہی پہر ظاہر یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تمام آیہ پڑہی ہوگی راوی نی لفظ سبیلا ہی
تک پڑہی اسلیی کہ پورا استدلال ساری آیت سی حاصل ہوتا ہی واللہ اعلم ع ح **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا صرورۃ فی الاسلام رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین صرورۃ اسلام مین نقل
کی یہہ ابو داود نی **ف** صرورۃ اوسکو کہتی ہین کہ جسنی کبہی حج نکیا ہو یعنی جسنی حج نہ کیا بعد واجب ہونیکی تو نہین وہ مسلمان کہا طیبی نی کہ دلالت کرتا ہی
ظاہر اس حدیث کا اسپر کہ جو استطاعت رکہی حج کی اور حج نہ کری تو نہین وہ مسلمان اور مراد اس سے تغلیظ ہی یا یہہ کہ مسلمان کامل نہین ہوتا اور بعضون نی
کہا کہ معنی صرورۃ کی ہین ترک کرنا نکاح اور حج کا یعنی ترک کرنا نکاح و حج کا اسلام مین نہین ہے بلکہ رہبانیت مین ہی حاصل یہہ کہ مسلمانونکو ترک کرنا حج اور نکاح
کا نہ چاہیی ع ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد الحج فلیعجل رواہ ابو داود والدارمی اور روایت
ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو ارادہ کری حج کا پس چاہیی کہ جلدی کری نقل کی یہہ ابو داود اور دارمی نی **ف** یعنی
جو کوئی چاہی حج کرنا اور قادر ہو اوسکی ادا کرنی پر پس چاہیی کہ جلدی کری اور فرصت کو غنیمت جانی اسلیی کہ بہت سی آفتین ہین اوسکی تاخیر مین اور بہت
صحیح روایت ہماری مذہب کی اور امام مالک و احمد کی یہہ ہے کہ حج واجب علی الفور ہی یعنی جب حج فرض ہوا اور موسم جانیکا ہوا اور قافلہ بہم پہنچی اگر احتیاج ہو
قافلہ کی تو اوسی سال حج کری دوسرے سال تک تاخیر نکری اگر تاخیر کریگا کئی سال تو فاسق ہوگا اور قبول نہین کیجاویگی گواہی اوسکی پہر اگر اسباب جاتا رہیگا تو فرض
اوسکی ذمہ رہیگا اور امام محمد اور شافعی کی نزدیک واجب علی التراخی ہی یعنی اخیر عمر تک جائز ہی تاخیر اوسکی جیسیکہ جائز ہی تاخیر نماز کی آخر وقت تک مگر یہہ کہ گمان
ہو فوت ہونی حج کا تو نہ تاخیر کری پس اگر باوجود فرض ہونی حج کی اور حج نہ کیا تو گنہگار مرا اونکی نزدیک اور ہماری علما نی لکہا ہی کہ اگر حج نکری یہانتک کہ تلف
ہوجاوی مال اوسکا تو پہنچتا ہی اوسکو یہہ کہ قرض لی مال اگرچہ نہ قادر ہو اوسکی ادا پر اور امید ہی یہہ کہ نہ مواخذہ کریگا اوس سے اللہ تعالی اسپر اگر نیت ادا کی رکہتا
ہوگا [illegible] ہونگا ادا کرونگا ع ح فی المرقاۃ والمناسک در مختار **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تابعوا بین الحج والعمرۃ فانہما ینفیان الفقر والذنوب کما ینفی الکیر خبث الحدید والذہب والفضۃ ولیس للحجۃ المبرورۃ ثواب
الا الجنۃ رواہ الترمذی والنسائی ورواہ احمد وابن ماجۃ عن عمر الی قولہ خبث الحدید اور روایت
ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پی در پی کرو حج اور عمرہ پس تحقیق یہہ دونون یعنی ہر ایک انمین سے دور کرتی ہین فقر کو اور گناہونکو جیسی

دور کرتی ہی بھٹی میل لوہیکا اور سونیکا اور روپی کا اور نہین ہے واسطی حج مقبول کی ثواب مگر بہشت نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی اور نقل کی احمد اور ابن
ماجہ نی حضرت عمر سی لفظ حبث الحدید تک **ف** پی درپی کرو حج اور عمرہ یعنی قران کرو کہ اوسمین حج اور عمرہ دونون ہوتی ہین چنانچہ بیان اسکا آگی
آویگا یا مراد یہہ ہے کہ عمرہ کیا ہو تمنی تو پہر حج کرو اور اگر حج کیا ہو تو پہر عمرہ کرو اور فقر سے مراد ظاہری فقر یا باطن ہے یعنی مالدار ہو جاتا ہی یا دل غنی ہو جاتا ہی **وعن**
ابنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا یُوْجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا چیز واجب کرتی ہی حج
کو فرمایا توشہ اور سواری نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** کیا چیز واجب کرتی ہی حج کو یعنی کیا ہی شرط واجب ہونی حج کی فرمایا توشہ یعنی
خرچ اسقدر ہو کہ جاتی آتی اوسکو اور اوسکی عیال کو کفایت کری اور سواری کہ اوسپر سوار ہو کر جاوی اور شرطین واجب ہونی حج کی کتنی ہی ہین چنانچہ آگی
انشاء اللہ تعالی مذکور ہونگی پس خاص نہین وہ شرطونکو انہی ذکر کیا کہ یہہ اصل اور پر ضرور ہین اور اسی حدیث مین سند ہی امام مالک پر کہ وہ کہتی ہین واجب ہوتا ہی
حج اوسپر ہی کہ قادر ہو پیادہ یا چلنی پر اور تجارۃ پر یا کسب پر **وعنه** قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ مَا الْحَاجُّ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا
السَّبِیْلُ قَالَ زَادٌ وَّرَاحِلَةٌ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَی ابْنُ مَاجَةَ فِیْ سُنَنِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ یَذْکُرِ الْفَصْلَ
الْاَخِیْرَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا پوچہا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا کیا ہی صفت حاجی کی فرمایا سر غبار آلودہ
پراگندہ بال بو آتی ہو بسبب پسینی اور میل کی یعنی تارک الزینت ہو پہر کہڑا ہوا ایک اور شخص اور کہا یا رسول اللہ کونسی چیزین حج مین بہت ثواب رکہتی ہین
یعنے بعد ارکان حج کی فرمایا بلند کرنا آواز کا ساتہہ کہنی لبیک کے اور بہانا خون قربانی یا ہدی کا پہر کہڑا ہوا ایک شخص اور پس کہا یا رسول اللہ کیا ہی سبیل یعنی
کلام اللہ مین حج کی آیۃ مین جو آیا ہی من استطاع الیہ سبیلا تو مراد سبیل سے کیا مراد ہی فرمایا توشہ اور سواری نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور نقل کی ابن ماجہ
نے سنن اپنی کی مگر نہین ذکر کی عبارت اخیر کی یعنی فقام اخر جو اخیر ہی **وعن** اَبِیْ رَزِیْنِ الْعُقَیْلِیِّ اَنَّهٗ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِیْ شَیْخٌ کَبِیْرٌ لَا یَسْتَطِیْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِیْكَ وَاعْتَمِرْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہی ابی رزین
عقیلی سی یہہ کہ وہ آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پہر کہا یا رسول اللہ تحقیق باپ میرا بہت بوڑہا ہی نہین طاقت رکہتا حج کی اور نہ عمرہ کی اور نہ سوار
ہو سکی یعنی افعال حج اور عمرہ کی نہین کر سکتا اور نہ سوار ہو کر انکی لیی جا سکتا ہی فرمایا حج کر اپنی باپ کیطرف سی اور عمرہ کر نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد
اور نسائی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** بیان اسکا اوپر ہو چکا ہی **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا یَقُوْلُ لَبَّیْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ قَالَ مَنْ شُبْرُمَةُ قَالَ اَخٌ لِّیْ اَوْ قَرِیْبٌ لِّیْ قَالَ اَحَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ
لَا قَالَ حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تحقیق رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی لبیک شبرمہ کیطرف سی فرمایا پیغمبر خدا نی کون ہی شبرمہ کہا اوسنی بہائی میرا ہی یا کہا قریب میرا ہے فرمایا
کیا حج کر چکا ہی تو اپنی طرف سی کہا نہین فرمایا حج کر تو اپنی طرف سی پہر حج کر شبرمہ کی طرف سی نقل کی یہہ شافعی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نی **ف** یہی مذہب
ہی امام شافعی اور امام احمد کا کہ جبتک اپنا حج فرض نہ ادا کری اوسکی طرف سی حج کرنا اوسکو درست نہین اور امام مالک اور امام اعظم کی نزدیک درست ہی حج
کرنا غیر کیطرف سی گو کہ آپ حج نہ کیا ہو لیکن اولی یہہ ہی کہ پہلی آپ حج کر لی پہر اور کیطرف سی حج کری [illegible]

اور بہتر جواب یہہ ہے کہ یہہ حدیث ضعیف ہی یا منسوخ ہی سلیئے اونہون نی اسپر عمل نہین کیا ۞ ع ۞ ح **وعنه** قال وقّت رسول الله صلى الله
عليه وسلم لاهل المشرق العقيق رواه الترمذي وابوداود اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا معین کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جگہہ احرام کی مشرق والونکی لیی عقیق نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** عقیق نام ایک جگہہ کا ہی کہ محاذی ہی ذات عرق کی و مشرق والونسی وہ
لوگ مراد ہین کہ گہر اونکی خارج حرم کی جانب شرقی مکی کی ہین اور وہی عراقی کہلاتی ہین جو کہ اگلی حدیث مین مذکور ہین پس مشرق والونکی جگہہ احرام کی دو
ہو مین ایک تو عقیق اور دوسری ذات عرق جو کوئی ان دونون جگہونمین سے جس جگہہ پر گذری ہین سی احرام باندہی ۞ ع مولانا **وعن** عائشة
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وقّت لاهل العراق ذات عرق رواه ابوداود والنسائي اور روایت ہی عائشہ رضی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی معین فرمائی عراق والونکی لیی احرام کی جگہہ ذات عرق نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **وعن** ام سلمة قالت سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول من اهل بحجة او عمرة من المسجد الاقصا الى المسجد الحرام غفر له ما تقدم من
ذنبه وما تاخر او وجبت له الجنة رواه ابوداود وابن ماجة اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ فرماتی تہی جو شخص کہ احرام باندہی حج کا یا عمرہ کا بیت المقدس سے مسجد الحرام تک یعنی مکی تک بخشی جاتی ہین واسطی اوسکی وہ گناہ کہ پہلی کیی اور وہ گناہ
کہ پیچہی کریگا یا فرمایا کہ واجب ہوتی ہی اوسکی لیی بہشت یعنی ابتدائ نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** او عمرۃ مین لفظ او کا تنویع کی لیی ہی اور او وجبت
الجنة مین شک راوی کا اور جب آدمی بیت المقدس سے آتا ہی مکہ کی طرف تو راستہ مین مدینہ مطہرہ سی ملتا ہی پس مشرف ہوتا ہی ساتہہ افضل مقامات کی اول اور اوسط
اور آخر مین اس سبب سے یہہ ثواب عظیم پاتا ہی اور بعضون نی کہا کہ اس حدیث مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ احرام کی جگہہ جتنی دور ہوگی اوتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا انتہی اور
جانا چاہیی کہ تقدیم احرام کی مواقیت سے یعنی احرام کی جگہونسی احرام پہلی باندہنا اور اپنی گہر سی احرام باندہ کر جانا ہماری نزدیک افضل ہی اور شافعی کا بہی ایک قول
یہی ہی اور یہہ جب ہی کہ بچ سکی ممنوعات احرام سی اور اگر جانی کہ نہین بچ سکنی کا تو میقات سے افضل ہے اور حج کی مہینونسی پہلی احرام باندہنا مکروہ ہی
ہمارے نزدیک بلکہ اور یہی کہا مالک اور احمد نی اور شافعی سی ایک روایت تو یہہ ہی کہ اوسکا احرام ہی نہین درست ہوتا اور مشہور روایت اونکی یہہ ہے کہ وہ احرام
حج کا بدل کر احرام عمرہ کا ہو جاتا ہی ۞ ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابن عباس قال كان اهل اليمن يحجون فلا
يتزودون ويقولون نحن المتوكلون فاذا قدموا مكة سالوا الناس فانزل الله تعالى وتزودوا فان خير الزاد التقوى رواه البخاري
روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی یمن والی حج کرتی اور نہ توشہ لیتی اور کہتی ہم توکل کرنی والی ہین پس جب آتے مکہ مین مانگتی لوگونسی پس نازل کی اللہ تعالی نے
یہہ آیت اور توشہ لو اور پرہیزگاری کرو سوال سی اسلیی کہ تحقیق بہترین توشہ پرہیزگاری ہی یعنی یہہ سفر آخرۃ کا توشہ ہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف**
اون لوگون نی توکل کو توشہ خیال کیا تہا اگرچہ حقیقت مین وہ توکل نہ تہا پس فرمایا کہ تقوی بہتر اوس سے ہی وسکو توشہ ٹہراؤ اور آیتہ اور حدیث مین اشارہ ہی
طرف اوسکی کہ اسباب رکہنا منافی توکل کے نہین ہے بلکہ یہہ افضل ہی کاملین کے نزدیک ہے اور جو کوئی ارادہ کری نری توکل کا یعنی بدون اسباب کے اوسکو ہی کچہہ حرج
نہین بشرطیکہ مضبوط ہو کہ صبر کر سکی ۞ ع ح **وعن** عائشة قالت قلت يا رسول الله على النساء جهاد قال نعم عليهن جهاد لا قتال
فيه الحج والعمرة رواه ابن ماجة اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا مینی یا رسول اللہ عورتون پر ہی جہاد فرمایا کہ ہان عورتون پر ایسا جہاد ہی
کہ نہین لڑائی نہین کرو وہ حج و عمرہ ہین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** حج و عمرہ مین لڑائی تو نہین لیکن مشقت سفر اور مفارقت گہر کی لوگونکی اور وطن کی ایسی
ہوتی ہی جیسی جہاد مین پس وہ عورتونکی حق مین بمنزلہ جہاد کی ہین ۞ ع **وعن** ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من لم يمنعه من الحج حاجة ظاهرة او سلطان جائر او مرض حابس فمات ولم يحج فليمت ان شاء يهوديا وان شاء نصرانيا رواه الدارمي

اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نہ منع کیا اوسکو حج سی حاجت ظاہری نی کہ نہونا توشہ اور سواری کا ہی یا بادشاہ ظالم
نی یا مرض بند کرنی والی نی پس مر گیا اور حج نکیا پس چاہی کہ مری اگر چاہی یہودی ہوکر اور اگر چاہی نصرانی ہوکر نقل کی یہہ دارمی نی **ف** بادشاہ ظالم
نی یعنی راستہ مین بادشاہ ظالم سی ڈرتا ہی اپنی جان و مال کی تلف پر تو حج فرض نہین ہوتا اور اسیطرح بیماری کہ اوس سے سفر نہ کرسکی مانع حج کی ہی
پس اندہی اور فالج والی وغیرہ پر حج فرض نہین حاصل ساری حدیث کا یہہ ہی کہ جس پاس سواری اور خرچ راہ ہو اور کوئی بادشاہ ظالم اور بیماری بہی مانع
نہو اور باوجود اسکی حج نکری تو چاہی یہودی ہوکر مری چاہی نصرانی ہوکر اللہ کو کچہہ پروا اوسکی نہین اور بیان اسکا اوپر گذر چکا ہی ۱۲ ع ۱۲ **و**
عن أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْحَاجُّ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ إِنْ دَعَوْهُ أَجَابَهُمْ وَإِنِ اسْتَغْفَرُوهُ
غَفَرَ لَهُمْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ اونہون نی فرمایا کہ حج کرنی والی اور عمرہ کرنی والی مہمان ہین
اللہ تعالی کی اگر دعا مانگتی ہین اللہ تعالی سی قبول کرتا ہی دعا اونکی اور اگر بخشش چاہتی ہین اوس سے بخشتا ہی واسطی اونکی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **وعنه**
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَفْدُ اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ الْغَازِي وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ
الْإِيمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی مہمان اللہ کی تین ہین جہاد کرنی والی اور حج کرنی والی
اور عمرہ کرنی والی نقل کی یہہ نسائی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَقِيتَ
الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ وَمُرْهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتَهُ فَإِنَّهُ مَغْفُورٌ لَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ملاقات کرنو حاجی سی یعنی جو کہ حج کر چکی پس سلام کر اوسپر اور مصافحہ کر اوس سے اور کہہ اوس سے یہہ کہ بخشش چاہی تیری
لیی پہلی اس سے کہ داخل ہو اپنی گہر مین اسلیی کہ تحقیق وہ بخشش کیا گیا ہی نقل کی یہہ احمد نی **ف** پہلی داخل ہونیکی قید اسلیی لگائی کہ وہ ہنوز راہ خدا مین ہے
اور اپنی اہل و عیال مین مشغول نہین ہوا پاک ہی گناہو نسی دعا اوسکی بہت قبول ہوگی اور حاجی کی حکم مین عمرہ کرنی والا اور جہاد کرنی والا اور طالب
علم بہی ہین یعنی یہہ جب گہر کو آوین تو اونسی بہی پہلی داخل ہونیکی گہر مین اسیطرح سلام وغیرہ کرکر دعا بخشش کی کروای کہ وہ بہی مغفور ہین ۱۲ ع **وعن**
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ غَازِيًا ثُمَّ مَاتَ فِي طَرِيقِهِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ أَجْرَ
الْغَازِي وَالْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نکلا بارادہ حج کی یا عمرہ کی
یا جہاد کی پہر مر گیا بیچ راہ اوسکی لکہتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی ثواب جہاد کرنی والی اور حج کرنی والی اور عمرہ کرنی والی کا نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین
ف انہین کی حکم مین ہی وہ شخص کہ طلب علم دین کی لیی نکلا تہا اور پہر مر گیا یعنی اوسکی لیی بہی ثواب عالمونکا سا لکہا جاتا ہی ۱۲ ح ۱۲ **باب**
الاحرام والتلبية یہ ہے بیچ بیان احرام باندہنی کی اور لبیک کہنی کی **ف** احرام کو احرام اسلیی کہتی ہین کہ کتنی چیزین احرام باندہنی
والیکو اپنی پر حرام کرنی ہوتی ہین چنانچہ بیان اونکا آگی ہوگا انشاء اللہ تعالی ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عَائِشَةَ
قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ
مِسْكٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عائشہ سے
کہ کہا تہی مین خوشبو لگاتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطی احرام اونکی پہلی احرام باندہنی کی اور واسطی نکلنی اونکی احرام سی پہلی طواف کرنیکی ساتہہ خانہ کعبہ کے
ساتہہ خوشبوئی کی کہ ہوتا تہا اوسمین مشک گویا کہ دیکہتی ہون مین طرف چمک خوشبوئی کی بیچ مانگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ ہوتی محرم یعنی وہ چمک
گویا میری آنکہونکی تلی پہرتی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** واسطی احرام اونکی حضرت عائشہ رض کہتی ہین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ

احرام کا کرتی تو مین خوشبو حضرت کی لگاتی اور وہ خوشبو ایسی ہوتی کہ اوسمین مشک ہی ہوتا پس اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ اگر خوشبو پہلی احرام کی لگا دی اور اثر
اوسکا بعد احرام کی باقی رہی تو کچہہ مضر نہین اسلیے کہ ممنوعات احرام سے استعمال کرنا خوشبو کا بعد احرام کی ہی پہلی پن مذہب امام ابو حنیفہ اور امام احمد کا تو یہی ہی اور امام
مالک اور امام شافعی کی نزدیک مکروہ ہی پہلی احرام کی لگانا ایسی خوشبو کا کہ باقی رہی اثر اوسکا بعد احرام باندہنی کی اور واسطی نکلنی اونکی کی احرام سی اونکی جانا چاہیے
کہ روز عید کی کہ مزدلفہ سی منی کو آتی ہین بعد رمی جمرہ عقبہ کی احرام سی نکل آتی ہین اور سب کچہہ حلال ہو جاتا ہی مگر عورت حلال نہین ہوتی ہی یہانتک
کہ کہ آتی ہین اور طواف افاضہ کرتی ہین پہر عورت بہی حلال ہو جاتی ہی پس حضرت عائشہ کہتی ہین کہ جب حضرت احرام سی نکلی تو جب بہی مین حضرت کی خوشبو
لگاتی پہلی طواف کرنیکی ۃ ع ح **وعن** ابن عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُہِلُّ مُلَبِّدًا یَقُوْلُ لَبَّیْكَ اللّٰھُمَّ
لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَا یَزِیْدُ عَلٰی ھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آواز بلند کرتی تہی تلبیہ کی ہوی کہتی حاضر ہون خدمت تیری مین الہی حاضر ہون تیری
خدمت مین حاضر ہون خدمت تیری مین نہین کوئی شریک تیرا حاضر ہون تیری خدمت مین تحقیق سب تعریف اور نعمت واسطی تیری ہی اور بادشاہت بہی تیری
واسطی ہی نہ زیادتی کرتی تہی ان کلمات پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** تلبید کہتی ہوئی تلبید یہہ ہی کہ ڈالی محرم سر مین گوند یا خطمی یا مہندی یا اور کچہہ
تاکہ بال ملجاوین آپسمین اور نہ بیٹہی اونمین غبار اور جوئین سی محفوظ رہین اور لفظ والملک کا عطف ہی الحمد پر اسلیے مستحب ہی وقف کرنا لفظ والملک پر اور اختلاف
کیا گیا ہی لبیک کہنی مین ہمارے نزدیک تو شرط ہی واسطی صحت احرام کی اور امام مالک نے کہا کہ نہین واجب لیکن اوسکی ترک کرنی مین دم آتا ہی اور امام شافعی کی نزدیک
سنت ہی نہین دم آتا اوسکی ترک کرنی مین اور نہ زیادتی کرتی تہی یعنی اکثر اسیقدر کہتی تہی والا اور الفاظ بہی سوا اسکی روایت کیی گئی ہین پہر کمی کرنی ان الفاظ
مین مکروہ ہی اور زیادتی کرنی نہین مکروہ بلکہ مستحب ہی اور مستحب ہی سب علما کی نزدیک بلند آواز سی لبیک کہنی ۃ ع **وعنہ** قَالَ کَانَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدْخَلَ رِجْلَہٗ فِی الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِہٖ نَاقَتُہٗ قَائِمَةً اَھَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِی الْحُلَیْفَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل کرتی پانون اپنا رکاب مین اور اوٹہاتی اونکو اونٹنی درحالیکہ کہڑی ہوتی احرام باندہتے
نزدیک مسجد ذی الحلیفہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کی مدینہ سی پڑہ کر روانہ ہوئی اور نماز عصر کی ذی الحلیفہ
مین کہ میقات اہل مدینہ کا ہی جا پڑہی اور رات وہان گذاری اور صبح کو احرام باندہا اور اس حدیث سی معلوم ہوا ہی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بعد بیٹہنی کی
اونٹ کی پیٹہہ پر اور کہڑی ہونی اوسکی لبیک کہی اور اور روایت مین آیا ہی کہ بعد دو رکعتون احرام کی لبیک کہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ بیدا مین کہ نام
ایک جگہہ بلند کا ہی پہونچ کر لبیک کہی پس امام شافعی نی تو اول روایت پر عمل کیا ہی کہ اونٹ پر بیٹہہ کر لبیک کہی اور امام اعظم اور امام مالک اور احمد نی دوسری
روایت پر عمل کیا ہی اونکی نزدیک مستحب یہہ ہی کہ بعد پڑہنی دو رکعت احرام کی نیت احرام کی کری اور لبیک کہی اسی طرح بیٹہا ہو چنانچہ ہدایہ مین لکہا ہی
کہ اگر اونٹ پر بیٹہہ کر لبیک کہی تو درست ہی لیکن بعد نماز کی افضل ہی اور تطبیق ان روایات مین یون دی گئی ہی کہ حضرت نی مصلی پر لبیک کہی پہر جب
اونٹنی پر بیٹہی جب بہی کہی پہر جب بیدا پر پہونچی جب بہی کہی چنانچہ اسلیے علمانی لکہا ہی کہ مستحب ہی تکرار لبیک کی نزدیک تغیر حالتون اور زمانون اور مکانون
کی پس جس راوی نی جہان لبیک کہتی سنا وہ یہہ سمجہا کہ یہین سے لبیک کہنی شروع کی اور موید اس توجیہہ کی روایت ابن عباس کی ہی کہ ترجمہ حضرت شیخ رحمہ نی
ذکر کی گئی ہی ۃ ع ح ۃ ح **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا نکلی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حالمین کہ چلاتی تہی ہم ساتہہ حج کی چلانا نقل کی یہہ مسلم نی **ف**
یعنی بلند آواز سی لبیک کہتی تہی حج کی یہی اور شاید کہ اقتصار ذکر حج پر اسلیے کیا کہ وہ اصل و مقصود اعظم ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ حال راوی کا ہی اور

جو کہ موافق اوسکی ہی اور حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکوت عنہ ہی کہ اور روایت سی واضح ہوگا پس نہین منافی ہی یہہ روایت روایات آئندہ کی ؏
وعن انس قال کنت ردیف ابی طلحۃ وانہم لیصرخون بہما جمیعا الحج والعمرۃ رواہ البخاری اور روایت ہی انس سے کہا تہا مین
بیٹہا ہوا پیچہی ابوطلحہ کی سواری پر اور تحقیق صحابہ یعنی اکثر صحابہ البتہ چلاتی ہی ساتہہ دونون کی یعنی حج اور عمرہ کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یہہ
حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ قران افضل ہی اور معنی قران کی آگی معلوم ہونگی انشاء اللہ تعالی اور یہی مذہب ہے ہمارا اسلیے کہ صحابہ حضرت کی ساتہہ تہی
وہ مخالفت حضرت کی کب کرتی یعنی حضرت نی قران کیا ہوگا باتباع حضرت کی صحابہ نی بہی قران کیا ؏ **وعن عائشۃ** قالت خرجنا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حجۃ الوداع فمنا من اہل بعمرۃ ومنا من اہل بحج وعمرۃ ومنا من اہل بالحج واہل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحج فاما من اہل بعمرۃ فحل واما من اہل بالحج او جمع الحج والعمرۃ فلم یحلوا حتی کان یوم النحر **متفق علیہ** اور روایت ہے
عائشہ رضی سے کہا کہ نکلی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سال حجۃ الوداع کی پس بعضی ہم مین سے وہ تہی کہ احرام باندہا ساتہہ نری عمرہ کی اور بعضی ہم سے
وہ تہی کہ احرام باندہا ساتہہ حج اور عمرہ کی اور بعضی ہم سی وہ تہے کہ احرام باندہا ساتہہ نری حج کی اور احرام باندہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ حج کی پہر جس نی
احرام باندہا ساتہہ عمرہ کی پس حلال ہوگیا اور جسنی احرام باندہا ساتہہ حج کی یا جمع کیا احرام حج اور عمرہ کی مین پس نہین حلال ہوا یہانتک کہ ہوا دن نحر کا نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جاننا چاہیی کہ حج کرنیوالی تین قسم پر ہین ایک تو مفرد اور مفرد وہ ہی کہ نری حج کا احرام باندہی اور دوسرا قارن اور قارن
وہ ہی کہ احرام حج اور عمرہ کا دونوں کا باندہی اور تیسری متمتع اور متمتع وہ ہی کہ اول احرام عمرہ کا باندہی میقات سی حج کی مہینونمین اور افعال عمرہ کی
بجالاوی پہر اگر ہدی ساتہہ لایا تہی احرام باندہی رہی اور اگر ہدی نہین لایا ہی تو احرام سی نکل [illegible] دن آوین تو احرام
حج کا حرم سی باندہی اور حج کری چنانچہ بیان ان احکام کا آگی ہوگا انشاء اللہ تعالی اور حدیثین مختلف آئی ہین حضرت کی حج مین بعضی حدیثون سے معلوم ہوتا ہی
کہ حضرت مفرد تہی چنانچہ یہہ حدیث ہی انہین مین سے ہی اور اکثر حدیثون سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت قارن تہی اور بعضی حدیثون سی معلوم ہوتا ہی
کہ حضرت متمتع تہی پس تطبیق انمین یون دی گئی ہی کہ بعضون نے حضرت سے فقط لبیک بحجۃ ہی سنا اور لفظ وعمرۃ کا نہ سنا انہون نی کہا کہ حضرت مفرد
تہی اور بعضون نی لبیک بحجۃ وعمرۃ سنا انہون نی کہا کہ حضرت قارن ہی اور بعضون نے لبیک بعمرۃ سنا انہون نی کہا کہ حضرت متمتع تہی اور احتمال
یہہ ہے کہ حضرت کہتی ہون کبہی لبیک بحجۃ اور کبہی لبیک بعمرۃ اور کبہی لبیک بحجۃ وعمرۃ پس جسنی جو کچہہ سنا وہ روایت کیا اور افعال قران کی اور تمتع کی یکسان
مشابہ ہین بعضی صحابہ نی جانا کہ حضرت نی قران کیا ہی نقل کیا اور بعضون نی جانا کہ تمتع کیا وہی نقل کیا اور یا تمتع سی مراد تمتع لغوی ہی یعنی نفع
اوٹہانا اور وہ قران مین موجود ہی کہ قارن منتفع ہوتا ہی عمری کر ساتہہ حج کی واللہ اعلم اور جسنی احرام باندہا ساتہہ عمرہ کی یعنی پہلی حج کی پس حلال ہوگیا
یعنی نکل آیا احرام عمری کیسی بعد طواف کرنی اور سعی کرنی اور حلق یعنی سر منڈانی کی پس حلال ہوگئی اوسکو سب ممنوعات احرام کی پہر احرام باندہا حج کا
اور جسنی احرام باندہا حج کا یا حج وعمرہ کا وہ احرام سی نہین نکلا یہانتک کہ ہوا دن نحر کا پس دن نحر حلال ہوا بعد رمی کرنی جمرۃ العقبہ وحلق کی پہر اوسکو سب ممنوعات
احرام کی کرنی درست ہوی سوائے مباشرت عورتونکی کہ وہ بعد طواف رکن کے درست ہوتی ہی ؏ مولانا **وعن ابن عمر** قال تمتع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع بالعمرۃ الی الحج بدأ فاہل بالعمرۃ ثم اہل بالحج **متفق علیہ** اور روایت ہی ابن عمر سی
کہ کہا تمتع کیا یعنی فائدہ اوٹہایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حجۃ الوداع مین ساتہہ عمرہ کی طرف حج کی بیان اوسکا یہہ ہے کہ شروع کیا احرام عمرہ کا پہر احرام باندہا
حج کا یعنی داخل کیا حج کو عمرہ مین پس قارن ہوی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ؏

الفصل الثانی فصل دوسری

عن زید بن ثابت انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم تجرد لاہلالہ واغتسل رواہ الترمذی والدارمی روایت ہی زید بن

ثابت سی یہہ کہ اونہون نی دیکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ننگی ہوئی واسطی احرام اپنی کی اور غسل کیا نقل کیے یہہ ترمذی اور دارمی نی **ف** ننگی ہوئی
یعنی سیی ہوئی کپڑی اوتار ڈالی اور لنگ باندہا اور چادر اوڑہی کہ حالت احرام مین سیا ہوا کپڑا کہ بدن پر قطع کیا ہو پہننا منع ہی اور غسل کرنا احرام کی لیی افضل ہے
اگرچہ وضو بہی ہی ثوع ج ؛ **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لبد راسہ بالغسل رواہ ابوداود اور روایت ہی ابن
عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جمائی بال سر اپنی کی ساتہہ ایسی چیز کی کہ اوسنی سر دہویا جاتا ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی گوند یا خطمی وغیرہ سی بال
جمالیی تا غبار وغیرہ سی محفوظ رہین چنانچہ بیان اسکا اوپر ہوچکا ہی ؛ ع **وعن** خلاد بن السائب عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اتانی جبرئیل فامرنی ان امر اصحابی ان یرفعوا اصواتہم بالاہلال او التلبیۃ رواہ مالک والترمذی
وابوداود والنسائی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی خلاد بن سائب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آئی میری پاس
جبرئیل حکم کیا مجکو یہہ کہ امر کرون مین یارون اپنے کو یہہ کہ بلند کرین آوازین اپنی ساتہہ اہلال کی یا کہا تلبیہ کی نقل کی یہہ مالک نی ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن
ماجہ اور دارمی نی **ف** او تلبیہ مین لفظ او کا شک راوی کا ہی کہ بالاہلال کہا یا بالتلبیہ معنی دونوں کی ایک ہے ہین لبیک کہنا اور پکار کر لبیک کہنی مرد کو
مستحب ہے لیکن اتنا نہ پکاری کہ نفس کو رنج ہو اور عورت چپکی کہی اسطرح کہ آپ ہی سنی اور نہ سنی ؛ ع **وعن** سہل بن سعد قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یلبی الا لبی من عن یمینہ وشمالہ من حجر او شجر او مدر حتی تنقطع الارض
من ہہنا وہہنا رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی مسلمان کہ لبیک کہتا ہو مگر لبیک
کہتی ہین جو چیزین داہنی طرف اوسکی اور بائین طرف اوسکی قسم پتہر یا درخت یا ڈہیلی سی یہانتک کہ تمام ہووی زمین اس طرف سی اور اوس طرف سی یعنی داہنی اور بائین
طرف سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی جو کوئی لبیک کہتا ہی تو سب چیزین زمین کی موافقت اسکی کرتی ہین یعنی وہ بہی لبیک کہتی ہین
وعن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرکع بذی الحلیفۃ رکعتین ثم اذا استوت بہ الناقۃ
قائمۃ عند مسجد ذی الحلیفۃ اہل بہؤلاء الکلمات ویقول لبیک اللہم لبیک لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک
لبیک والرغباء الیک والعمل متفق علیہ ولفظہ لمسلم اور روایت ہی ابن عمر سی کہ
کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی ذی الحلیفہ مین دو رکعتین پہر جسوقت کہ اوٹہاتی حضرت کو اونٹنی کہڑی نزدیک مسجد ذی الحلیفہ کی بلند کرتی آواز
اپنی ساتہہ ان کلمات کی یعنی لبیک کہتی اور کہتی یعنی زیادہ کہتی لبیک تہو سی یہہ کہ حاضر ہون تیری خدمت مین یا الہی حاضر ہون تیری خدمت مین
ساتہہ ہوتی تیری خدمت مین اور نیکبختی حاصل کرتا ہون تیری خدمت مین اور بہلائی تیری ہی ہاتہہ مین ہی حاضر ہون تیری خدمت مین اور رغبت طرف
تیری ہی اور عمل تیری ہی لیی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور لفظ اسکی مسلم کی ہین **ف** پڑہنی ذی الحلیفہ مین دو رکعتین کہ سنت احرام کی ہین پڑہنے
انہین قبل یا اور اخلاص اور نیت کرتی احرام کی اور لبیک کہتی بعد اونکی پہر جب کہ اونٹنی حضرت کو سوار کر کر کہڑی ہوتی مسجد ذی الحلیفہ کی پاس تو لبیک مشہور
کہتے اور نہ زیادہ اوس سے کہتی لبیک الخ ؛ ع **وعن** عمارۃ بن خزیمۃ ابن ثابت عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انہ کان اذا فرغ من تلبیتہ سال اللہ رضوانہ والجنۃ واستعفاہ برحمتہ من النار رواہ الشافعی اور روایت ہی عمارہ بن خزیمہ بن
ثابت سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی خزیمہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ تہی حضرت جب فارغ ہوتی اپنی لبیک کہنی سی مانگتی اللہ تعالی سی خوشنودی
اوسکی اور جنت اور طلب معافی کرتی اوس سے ساتہہ رحمت اوسکی آگ سی نقل کی یہہ شافعی نی **ف** کہا علما ہمارے نی کہ مستحب ہے یہہ کہ درود بہیجی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پر جبکہ فارغ ہو لبیک کہنی سی اور آواز پست کری درود بہیجنی مین بہ نسبت لبیک کہنی کی اور مانگی اللہ تعالی سی خوشنودی اوسکی اور جنت اور پناہ

مانگی اوس سے آگ سی اور دعا کری اپنی لیی جو چاہی اور ایسی حالت میں مکروہ ہی کہ کسیکو سلام علیک کہی نی وسے لیکن اگر کوئی سلام علیک کہی تو اوسکو جواب دینا جائز ہی پہر لبیک کہنی ایکبار شرط ہی ہمارے نزدیک اور زیادہ ایکبار سی سنت ہے یہانتک لازم آتی ہی اساءة ساتہ ترک اوسکی کی شرح ۔

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما اراد الحج اذن في الناس فاجتمعوا فلما اتى البيداء احرم رواه البخاري روایت ہی جابر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب ارادہ کیا حج کا خبردار کر دیا لوگونکو پس جمع ہوئی پہر جب آئی میدان بیدا کی میں احرام باندہا نقل ہہ کی بخاری نی **ف** خبردار کر دیا یعنی ندا کری والیکو حکم فرمایا کہ ندا کری لوگونمیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ حج کا رکہتی ہیں پس جمع ہوئی خلق کثیر مدینہ میں پس جب آئی بیدا میں کہ نام ایک میدان کا ہی قریب ذی الحلیفہ کی احرام باندہا یعنی ظاہر کیا احرام کو لبیک کہکر دوبارہ اسلیی کہ ثابت ہوا ہی کہ حضرت نی احرام باندہا ابتدا مسجد ذی الحلیفہ میں بعد دو رکعتوں احرام کی ۔ شرح ۔

وعن ابن عباس قال كان المشركون يقولون لبيك لا شريك لك فيقول رسول الله صلى الله عليه وسلم ويلكم قد قد الا شريكا هو لك تملكه وما ملك يقولون هذا وهم يطوفون بالبيت رواه مسلم اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا کہتی تہی مشرک حاضر ہیں تیری خدمت میں نہیں شریک واسطی تیرے کوئی پس فرماتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم افسوس ہے تمکو بس بس یعنی بس اتنا ہی کہو اس سے زیادہ نہ کہو کہتی تہی مشرک زیادہ اس سے مگر وہ شریک کہ ملک واسطی تیری ہی مالک ہے تو اوسکا اور نہیں وہ شریک مالک تیرا کہتی مشرک ان کلمات کو اس حالت میں کہ طواف کرتی خانہ کعبہ کا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مشرک بہی حج اور عمرہ اور طواف وغیرہ خانہ کعبہ کا کرتی اور ہمیشہ تعظیم اوسکی کرتی لیکن بسبب شرک کی لبیک اسطرح کہتی لبیک لا شریک لک الا شریکا ہو لک یعنی شرک کی حق تعالی سی کرتی اور بتونکو شریک کرتی کہ وہ شریک خدا کی ہیں لیکن مملوک اوسکی ہیں پس جب یہانتک پہنچتی لبیک لا شریک لک تو حضرت فرماتی کہ بس اسیقدر کہو کہ کوئی شریک نہیں خدا کا اور زیادہ اس سے نہ کہو الا شریکا الخ اور حقیقت میں یہہ کہنا اونکا کمال اونکی حمق پر دلالت کرتا ہی کہ مملوک شریک مالک کا کیونکر ہو سکتا ہی ۔ شرح ۔

باب قصة حجة الوداع

باب بیچ قصہ حجۃ الوداع کی **ف** وداع واو کی زبر سے بمعنی رخصت کرنیکی ہی اور حجۃ الوداع اوس حج کو کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بعد فرض ہونی حج کی دسوین سال ہجری میں کیا یہہ نام اسلیی کہا گیا کہ حضرت نی اوسمیں لوگونکو تعلیم احکام شرع کی کی اور رخصت کیا اونکو اور خبر دی اپنی رحلت کی اور اونکو گواہ پکڑا اداء رسالت پر اور احکام کی پہنچانی پر اور یہہ حدیث جابر کی جامع تر احادیث کی ہی اسمیں ڈیڑہ سو مسائل فقہ کی ہیں اور اگر کوئی تامل کری تو اس سے بہی زیادہ نکل سکتی ہیں شرح طیبی ۔

الفصل الاول فصل پہلی **عن** جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مكث بالمدينة تسع سنين لم يحج ثم اذن في الناس بالحج في العاشرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حاج فقدم المدينة بشر كثير فخرجنا معه حتى اذا اتينا ذا الحليفة فولدت اسماء بنت عميس محمد بن ابي بكر فارسلت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف اصنع قال اغتسلي واستثفري بثوب واحرمي فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد ثم ركب القصواء حتى اذا استوت به ناقته على البيداء اهل بالتوحيد لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك قال جابر لسنا ننوي الا الحج لسنا نعرف العمرة حتى اذا اتينا البيت معه استلم الركن فرمل ثلثا ومشى اربعا ثم تقدم الى مقام ابراهيم فقرأ واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى فجعل المقام بينه وبين البيت وفي رواية انه قرأ في الركعتين قل هو الله احد وقل يا ايها الكافرون روایت ہی جابر بن عبد اللہ سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹہیری مدینہ میں نو برس کہ حج نہیں

کیا یعنی ولیکن عمرہ کیا جیسا کہ گذرا پھر خبر کی لوگون مین ندا کی ندا کرنی والی نی حضرت کی حکم سی سوین سال مین یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ حج کا
رکھتی ہین پس آئی مدینہ مین آدمی بہت پس نکلی ہم ساتھہ حضرت کی یعنی جبکہ پانچ دن باقی رہی ذیقعدہ کی درمیان ظہر و عصر کی یہانتک کہ جب پہونچی ہم ذو الحلیفہ مین
پس جنی اسما بنت عمیس محمد بن ابی بکر کو پس بہیجا اسما نی یعنی کسیکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کیا کرون مین بیچ مقدمہ احرام کی آیا احرام باندہون یا نہین
اور باندہون تو کیونکر باندہون فرمایا غسل کر اور لنگوٹ باندہ ساتھہ کپڑی کی اور احرام باندہ پس نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مسجد ذی الحلیفہ مین
پہر سوار ہوئی قصوا پر کہ نام حضرت کی اونٹنی کا تہا یہانتک کہ جب کہڑی ہوئی ساتھہ حضرت کی اونٹنی اونکی میدان بیدا پر آواز بلند کی ساتھہ لبیک کہنے کی کہ وہ
یہہ ہین حاضر ہون تیری خدمت مین یا الہی حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون تیری خدمت مین نہین کوئی شریک واسطی تیری حاضر ہون تیری خدمت مین
تحقیق تعریف اور نعمت تیری ہی لیی ہی اور بادشاہت نہین شریک کوئی واسطی تیرے کہا جابر نی نہین تھے ہم یعنی پہلی اس سے نیت کرتی مگر حج کی نہ تہی ہم جانتے
عمرہ کو یعنی حج کی مہینون مین یہانتک کہ جسوقت آئی ہم نزدیک خانہ کعبہ کی ساتھہ حضرت کی بوسہ دیا حجر اسود کو یعنی ہاتھہ رکہی اوسپر اور بوسہ دیا پہر جلدی چلی تین بار بیچ
مین اور چار بار پہری اپنی طور پر یعنی آہستہ پہر آگی بڑہی طرف مقام ابراہیم کی پہر پڑہی یہہ آیت اور پکڑو تم مقام ابراہیم کو یعنی حوالی اوسکی کو جای نماز پہر گردانا
مقام ابراہیم کو حضرت نی درمیان اپنی اور درمیان خانہ کعبہ کی اور ایک روایت مین ہی کہ پڑہی حضرت نی دو رکعتون مین قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون
ف آدمی بہت کہا بعضون نی کہ اس حج مین حضرت کی ساتھہ نوی ہزار آدمی جمع ہوئی اور بعضون نی کہا کہ ایک سو تیس ہزار تہی اور اسما سی پہلی جعفر
ابی طالب نی نکاح کیا پہر اونکی انتقال کی بعد حضرت ابو بکر نی نکاح اونکا ہوا پہر اونکی انتقال کی بعد حضرت علی کی ہوئی ہوا ہین جبکہ حضرت حج کو تشریف لائی تو
اسما حضرت ابو بکر کی نکاح مین تہین اور اونسی محمد بن ابو بکر پیدا ہوئی اور غسل کر دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ غسل کرنا نفاس والی عورت کو احرام کی لیی
سنت ہی اور یہہ غسل نظافت یعنی ستہرائی کی لیی ہی نہ طہارت کی لیی اور ایسی عورت نفاس والیکو احرام کی لیی تیمم کرنا نہین آیا اور یہی حکم حائض کا ہی اور
احرام باندہ یعنی نیت احرام کی کر اور لبیک کہہ اس سے معلوم ہوا کہ احرام نفاس والی عورت کا صحیح ہی اور اسپر اجماع ہی سب علما کا اور نماز پڑہی الخ یعنی دو
رکعتین سنت احرام کی پڑہین اور لائق ہی کہ اگر میقات مین مسجد ہو تو نماز پڑہی اوسمین اور اگر اور جگہہ سوا مسجد کی پڑہی تو بہی مضائقہ نہین اور اوقات مکروہہ مین
نماز نہ پڑہی اور نماز فرض ہی قایم مقام اس نماز کی ہو جاتی ہی مانند تحیة المسجد کی اور نہ تہی ہم جانتی عمرہ کو یہہ تاکید ہی پہلی جملہ کی معمول تہا ایام جاہلیت
مین کہ حج کی مہینون مین عمرہ کرنیکو بڑا گناہ جانتی تہی اب حضرت نی اوسکو رد کیا اور حکم فرمایا عمرہ کرنیکا حج کی مہینون مین چنانچہ بیان اسکا آگی آتا ہی اور جسوقت
کہ آئی ہم الخ یعنی ذی طوی مین آئی اور رات کو وہین رہی پہر نہائی اور داخل ہوئی مکہ مین ثنیہ علیا کیطرف سی چوتہی ذیحجہ کو اور قصد کیا مسجد کا جانب باب السلام
سی اور نماز تحیة المسجد نہین پڑہی اسلیی کہ وہانکا تحیة طواف ہی اور پہر جلدی چلی الخ یعنی کعبہ کا طواف کرتی ہین سات بار گرد اوسکی پہرتی ہین پس تین بار
پہلے ہین جلدی چلی کندہی ہلا کر جیسی پہلوان چلتی ہین اور چار بار اپنی چال چلی اور جلدی چلنے کا سبب یہہ تہا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمرة القضا
کی لیی مکہ مین آئی تو مشرکون نی کہا کہ انکو تپ یثرب یعنی مدینہ کی نی لاغر و سست کر دیا پس آنحضرت نی مسلمانونکو فرمایا کہ اسطرح چل کر اظہار قوت کرو پہر بعد
دور ہونی علت کی بہی وہ حکم باقی رہا اور اس حدیث مین ذکر اضطباع کا نہوا وہ بہی مسنون ہی وقت طواف کی چنانچہ اور حدیثون مین مذکور ہی اور اضطباع
اسکو کہتی ہین کہ چادر داہنی بغل کی نیچی نکال کر بائین کاندہی پر ڈال لیتی ہین وہ بہی اظہار قوت کی لیی تہا اور پہر آگی بڑہی طرف مقام ابراہیم کی یعنی
بعد طواف کرنیکی مقام ابراہیم کیطرف گئی اور مقام ابراہیم نام ایک پتہر کا ہی کہ اوسپر حضرت ابراہیم نی کہڑی ہو کر کعبہ کو بنایا تہا اوسمین نشان ہی اونکے پانوکا
اور معنی مقام ابراہیم کی ہین جگہہ کہڑی رہنی ابراہیم کی اور اب وہ آگی خانہ کعبہ کی ایک حجرہ مین رکہا ہی پس اوسکی پیچہی کہڑی ہو کر حضرت نی دو رکعتین پڑہین
اور اس جگہہ کہڑی ہو کر یہہ نماز پڑہنی افضل ہی اور جائز ہی ہر جگہہ حرم مین خواہ مسجد حرام مین پڑہی خواہ باہر مسجد کی اور یہہ دو رکعت واجب ہین ہمارے نزدیک

بعد ہر طواف کی اور امام شافعی کی نزدیک سنت ہین اور قل ہو اللہ احد او قل یا ایہا الکافرون ظاہر اسے معلوم ہوتا ہی کہ قل ہو اللہ پہلی رکعت مین پڑہا اور قل یا ایہا
مین پس تقدیم سورہ متاخر کی اوپر سورہ مقدم کی لازم آئی توجیہ اسکی یہہ لکہی ہی علمانی کہ واو مطلق جمع کی لیے ہی یعنی دونون رکعتونمین دونون سورتین
پڑہین تقدیم وتاخیر کچہہ نہین سمجہی جاتی پس اشکال مذکور نہین لازم آتا اور کہا طیبی نی کہ سر اسمین یہہ ہے کہ قل ہو اللہ احد اثبات توحید کی لیے او قل یا ایہا
الکافرون واسطی تبری شرک کی پس مقدم کیا توحید کو واسطی اہتمام شان اوسکی اور بعضی روایتونمین تقدیم قل یا ایہا الکافرون کی بہی آئی ہی
ح ع ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ اِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنٰى مِنَ الصَّفَا قَرَأَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ
مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتّٰى رَاَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللّٰهَ وَكَبَّرَهٗ وَ
قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ
وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ مِثْلَ هٰذَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ وَمَشٰى اِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ
ثُمَّ سَعٰى حَتّٰى اِذَا صَعِدَتَا مَشٰى حَتّٰى اَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتّٰى اِذَا كَانَ اٰخِرُ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ نَادٰى وَهُوَ عَلَى
الْمَرْوَةِ وَالنَّاسُ تَحْتَهٗ فَقَالَ لَوْ اَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسُقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهٗ
هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَقَامَ سُرَاقَةُ ابْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِاَبَدٍ فَشَبَّكَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابِعَهٗ وَاحِدَةً فِي الْاُخْرٰى وَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِاَبَدٍ اَبَدٍ
پہر پہرے طرف حجر اسود کی پس بوسہ دیا اوسکو پہر نکلی دروازہ مسجد سے یعنی باب الصفا سی طرف پہاڑ صفا کی پس جب نزدیک ہوئی صفا سی پڑہا یہہ آیت
تحقیق صفا اور مروہ نشانیون اللہ کیسی ہین یعنی اللہ کی دین کے نشانیونمین سے ہین اور فرمایا حضرت نی کہ شروع کرتا ہونمین ساتہہ اوس چیز کی کہ شروع کیا اللہ نی ساتہہ
اوسکی یعنی جیسی اللہ تعالی نی اول ذکر صفا کا کیا اور پہر مروہ کا اسیطرح مین بہی اول صفا پر چڑہتا ہون اور پہر مروہ پر چڑہونگا پس شروع کیا ساتہہ
صفا کی پس چڑہی اوسپر یہانتک کہ دیکہا خانہ کعبہ کو پہر سامنی ہوئی بیت اللہ کے پس وحدانیت بیان کی اللہ کی یعنی لا الہ الا اللہ کہا اور بڑائی بیان کی
اوسکی یعنی اللہ اکبر کہا اور کہا نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ نہین شریک کوئی اوسکا اوسکی لیے ہی بادشاہت اور اوسکی لیے ہے تعریف اور وہ ہر چیز
پر قادر ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ پورا کیا وعدہ اپنا یعنی اسلام کی بول بالے کا جو کیا تہا اور مدد کی بندے کی یعنی حضرت کی اور شکست دی گروہ کافرونکو
تنہا یعنی خندق کی لڑائی مین پہر دعا کی درمیان اسکی کہا مانند اسکی تین بار یعنی ذکر کیا اور دعا کی اور پہر ذکر کیا اور دعا کی تین بار اسیطرح کیا پہر اوترے
صفا سی اور چلی طرف پہاڑ مروہ کی یہانتک کہ پہونچی قدم حضرت کی بیچ نشیب میدان کی یعنی بلندی میدان سی پستی مین آئے پہر دوڑے یہانتک کہ جب چڑہنی لگی
دونون قدم حضرت کی یعنی نشیب سے بلندی مروہ پر چڑہنی لگی آہستہ چلی یعنی دوڑنا موقوف کیا یہانتک کہ آئی مروہ پر پہر کیا مروہ پر جو کیا تہا صفا
پر یہانتک کہ جب ہوا آخر پہرنا مروہ پر پکارا اوس حالت مین کہ وہ تہی مروہ پر اور لوگ تہی نیچی پہاڑ کی فرمایا اگر مین پہلی جانتا امر اپنی سی جو کچہہ جانا
مین نے پیچہی نہ لاتا مین ہدی ساتہہ اپنی اور کر ڈالتا مین حجکو عمرہ پس جو ہو تم مین سے کہ نہو ساتہہ اوسکی ہدی پس چاہیی کہ حلال ہو جاوی یعنی احرام حج کیسی باہر
ہو اور کر ڈالی حجکو عمرہ پس کہڑا ہوا سراقہ بیٹا مالک بن جعشم کا اور کہا یا رسول اللہ کیا اسی سال ہمارے کی لیے ہی یہہ حکم یا ہمیشہ کی لیے پس ڈالین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اونگلیان اپنے ایک ہاتہہ کی دوسرے ہاتہہ کی اونگلیونمین اور فرمایا کہ داخل ہوا عمرہ حج مین دوبار فرمایا نہین یعنی یہہ حکم اسی سال کیساتہہ
نہین ہے بلکہ ہمیشہ کو ہی یعنی جائز ہی عمرہ حج کی مہینونمین ہمیشہ کو ف یہانتک کہ دیکہا خانہ کعبہ کو اور اوس زمانہ مین کعبہ صفا پر سی معلوم ہوتا تہا اور اب
عمارت مسجد الحرام کیسی چہپ گیا ہی لیکن حجر اسود بعضی دروازون حرم کیسی کہ محاذ اوسکی ہی معلوم ہوتا ہی اور جو کیا تہا صفا پر یعنی جیسے ذکر اور دعا صفا پر

کی تہی تو یہی مروی پر کی اور سعی درمیان صفا اور مروہ کی سات بار کی صفا سی مروہ تک ایکبار اور مروہ سے صفا تک دوسری بار اسیطرح سات بار سعی کی پس
ابتدا سعی صفا سے ہوئی اور ختم مروہ پر جیسا کہ فرمایا یہانتک جب ہوا آخر پہیرنا مروہ پر الخ اور یہہ سعی کرنی یعنی پہرنا درمیان صفا اور مروہ کی وجہ سے جب ہے اور اصل اسکی
یہہ ہے کہ حضرت اسمعیل جن دنوں مین چہوٹی تہی انکی والدہ حضرت ہاجرہ پانی کی تلاش کو گئین جب نشیب مین پہونچین تو حضرت اسمعیل انکی نظر سی پوشیدہ
ہو گئی وہ صفا اور مروے پر چڑہ کر انکو دیکہتی تہین پس یہہ انکی سنت ہے حضرت ہی بجالائی اور اب مٹی بہر گئی ہی درمیان صفا اور مروے کی وہ پستی باقی نہین
رہی ہان نشان بنادئی ہین بجا آوری سنت کی لیئی وہان دوڑتی ہین اور اگر مین پہلی جانتا امر اپنی سی الخ شرح اس کلام کی درازی حاصل اسکا یہہ ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مین پہونچی اور عمرہ ادا کر چکی تو صحابہ کو حکم کیا کہ جو ہدی ساتہہ نہین لایا ہی عمرہ کری اور احرام سی نکل آوی اور فسخ حج ساتہہ
عمرہ کی کری اور بعد ازان ایام حج مین احرام حج باندہی اور حج کری اور جو کوئی ہدی ساتہہ لایا ہی عمرہ کری اور اپنی احرام پر رہی حج تک بعد ازادا کرنی حج کی احرام
سے نکلی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہدی لائی تہی احرام باندہی رہی پس یہہ بات صحابہ کو گران گذری کئی سبب سے ایک تو یہ کہ ہم احرام سی نکلین اور رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندہی رہین اور ترک متابعت انکی کا کرین دوسرے یہ کہ درمیان ہمارے اور عرفہ کی سوائے پانچ روز کی نہین ہے پس مناسب نہین کہ
احرام سی نکلین اور عورتون پاس جاوین اور ہنوز تین دن ہمارے سی منی ٹپکتی ہو اور پہر عرفہ مین جاوین اور حج کرین اور تیسرے یہ کہ جاہلیت مین عمرہ کرنا حج کی
مہینون مین نہایت برا تہا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئی اور فرمایا کیا کرون مین حکم الہی اسیطرح ہی اگر مین پہلی سی جانتا کہ نکلنا احرام کا تمپر دشوار ہوگا
تو مین بہی ہدی نہ لاتا اور احرام سی نکل آتا اور فسخ حج ساتہہ عمرہ کی کرتا مین اور مین نہ جانتا تہا کہ حکم الہی اسطرح ہوگا اور کہا نووی نی کہ اختلاف کیا ہی علما نی
بیچ اس فسخ حج کی ساتہہ عمرہ کی کہ آیا یہہ خاص صحابہ ہی کی لیئی تہا اوس برس مین یا اور ونکو بہی جائز ہی قیامت تک پس کہا احمد اور ایک جماعت نی اہل
ظاہر سے کہ یہہ خاص صحابہ ہی کی لیئی نہ تہا بلکہ یہہ حکم باقی ہی قیامت تک پس جائز ہی واسطی اوس شخص کے کہ احرام باندہا حج کا اور ہدی اوسکی ساتہہ ہووی نہین فسخ کرنا
احرام حج کا ساتہہ عمرہ کی اور حلال ہو جانا ساتہہ اعمال عمرہ کی اور کہا مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جماہیر علما نی سلف و خلف سی کہ یہہ خاص صحابہ ہی کی لیئی تہا
اوس برس مین تاکہ مخالفت ہو جاوی اوس چیز کی جو تہی اوپر اہل جاہلیت کے حرام جانتی تہی عمرہ کو حج کی مہینون مین اور اس حدیث پر عمل کیا ہی امام ابو حنیفہ اور احمد نی کہ جو
کوئی احرام باندہی عمرہ کا اور ہدی نہ لایا ہو تو احرام سی نکل آوی اور جو کوئی احرام باندہی عمرہ کا اور ہدی لایا ہو تو احرام سی نہ نکلی یہانتک کہ ذبح کیجاوی ہدی اوسکی
دن نحر کی اور امام مالک اور امام شافعی رحمہ نی کہا کہ حلال ہو جاوے عمرہ سے بمجرد فارغ ہونی کی اعمال عمرہ سے اگرچہ ہدی ساتہہ لایا ہو ۔ ح ع ۔ وَقَدِمَ
عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا قُلْتَ حِيْنَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُهِلُّ بِمَا اَهَلَّ
بِهٖ رَسُوْلُكَ قَالَ فَاِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا تَحِلَّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِيْ قَدِمَ بِهٖ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِيْ اَتٰى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً قَالَ فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوْا اِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ
تَوَجَّهُوْا اِلٰى مِنًى فَاَهَلُّوْا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ
قَلِيْلًا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَاَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعَرٍ تُضْرَبُ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ اِلَّا اَنَّهٗ
وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ
قَدْ ضُرِبَتْ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهٗ فَاَتٰى بَطْنَ الْوَادِيْ فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ
اِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ اَمْرِ
الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوْعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ

وكان مسترضعا في بني سعد فقتله هذيل وربا الجاهلية موضوع واول ربا اضع من ربانا ربا عباس بن
عبد المطلب فانه موضوع كله فاتقوا الله في النساء فانكم اخذتموهن بامان الله واستحللتم فروجهن بكلمة
الله ولكم عليهن ان لا يوطئن فرشكم احدا تكرهونه فان فعلن ذلك فاضربوهن ضربا غير مبرح
ولهن عليكم رزقهن وكسوتهن بالمعروف وقد تركت فيكم ما لن تضلوا بعده ان اعتصمتم به كتاب الله
وانتم تسألون عني فما انتم قائلون قالوا نشهد انك قد بلغت واديت ونصحت فقال باصبعه السبابة
يرفعها الى السماء وينكتها الى الناس اللهم اشهد اللهم اشهد ثلث مرات — اور لائی حضرت علی یمن سی کتنے
اونٹ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی حضرت علی یمن کے حاکم ہو گئی تہی وہان سی کتنی ایک اونٹ حضرت کی لیی لائی پہر فرمایا حضرت نی حضرت علی کو کہ کیا کہا
تمنے اوسوقت کہ لازم کیا تہا حج یعنی جس وقت باندہی احرام کی کیا کہا تہا اور کیا نیت کی تہی کہا حضرت علی نی کہ کہا تہا مینی یا الہی تحقیق مین احرام باندہتا ہون
ساتہہ اوسچیز کی کہ احرام باندہا ساتہہ اوسکی رسول تیری نی فرمایا حضرت نی کہ پس تحقیق ساتہہ میری ہدی ہی یعنی ہدیہ بیت کی ہی متی تو مین احرام حج کا باندہے
ہوئی ہون اور میرے ساتہہ ہدی ہی مین احرام سی نہین نکل سکتا یہانتک کہ فارغ ہون عمری اور حج سی پس تم بہی احرام نہ نکلو کہا جابر نی اور تہے سب اونٹ
کہ لائی اونکو حضرت علی یمن سے اور وہ کہ لائی اونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سو کہا جابر نی پس حلال ہوئی لوگ سب اور کتروای بال اپنی یعنی جنکی ساتہہ ہدی
نہ تہی وہ احرام سی عمری کی نکل آئی بعد فارغ ہونیکی عمرہ سی مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ کہ تہی اونکی ساتہہ ہدے نہ حلال ہوئی پس جبکہ ہوا دن ترویہ
کا یعنی آٹہوین تاریخ ذیحجہ کی متوجہ ہوئی یعنی ارادہ کیا متوجہ ہونیکا طرف منا کی پس احرام باندہا حج کا صحابہ نی یعنی اونہون نی کہ احرام عمرہ سی نکل آئی تہی
بعد فارغ ہونیکی عمرہ سی اور سوار ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جبکہ آفتاب طلوع ہوا اور پہونچی منا مین پس نماز پڑہی منی مین یعنی مسجد خیف مین ظہر اور عصر
اور مغرب اور عشا اور فجر کی پہر ٹہیری رہی یعنی بعد ادا کرنی نماز فجر کی تہوڑی سی دیر یہانتک کہ نکلا آفتاب حکم کیا ساتہہ خیمہ کی کہ تہا بنا ہوا بالونکا کہ
کہڑا کیا جاوی حضرت کی لیی وادی نمرہ مین پہر چلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی منی سی طرف عرفات کی اور نہین گمان کرتی تہی قریش مگر یہہ کہ حضرت
کہڑی ہونگی حج کی لیی نزدیک مشعر حرام کی جیسیکہ تہی قریش کرتی جاہلیت مین پس گذری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سی یہانتک کہ آئی میدان عرفات
مین پس پایا خیمہ کہ کہڑا کیا گیا تہا حضرت کی لیی نمرہ مین پس اوترے اوسمین یعنی اور ٹہیری رہی اوسمین یہانتک جب ڈہل گیا دن پہر حکم کیا ساتہہ لانی قصوی کی
کہ نام تہا حضرت کی اونٹنی کا پس زین کی گئی حضرت کی لیی پہر آئی حضرت یعنی اونٹنی پر سوار ہو کر اندر وادی نمرہ کی پہر خطبہ فرمایا روبرو لوگونکی اور فرمایا کہ تحقیق
خون تمہاری اور مال تمہاری حرام ہین اوپر تمہاری یعنی تم مین ایک دوسریکا نہ خون کری اور نہ مال کسیکا چوری دغا بازی سی کہاجاوی مانند اسدن تمہاری کی یعنی
عرفہ کی بیچ اس مہینی تمہاری کی یعنی ذیحجہ کی بیچ اس شہر تمہاری کی یعنی مکہ کی یعنی جیسا تم حرام جانتی ہو کسیکی مال لینی کو اور خون کرنیکو اس دن مین اور اس
مہینے مین اور اس شہر مین اسیطرح سی ہمیشہ اور ہر جگہہ خون کرنا اور ناحق مال لینا اپسمین حرام ہی خبردار ہو ہر چیز امر جاہلیت کی نیچی قدمون میری کی رکہی گئی
ہی اور پست و پامال ہی یعنی باطل و موقوف ہی یعنی جو کچہہ کسینی کیا پہلی اسلام کی معاف کیا مینی اور جو رسمین جاہلیت کی تہین موقوف کین اور خون
جاہلیت کی موقوف کئی یعنی نہ قصاص ہے اسمین اور نہ دیت اور نہ کفارہ اسکو اور سود کو جدا بیان فرمایا ہی واسطی زیادتی اہتمام کی اور تحقیق اول خون کہ
موقوف کرتا ہون اپنے خونو نسی خون ابن ربیعۃ بن حارث کا ہی اور وہ دودہ پیتا تہا بیچ بنی سعد کی قتل کیا تہا اوسکو ہذیل نی اور سود جاہلیت کا موقوف
کیا گیا اور اول سود کہ موقوف کیا مینی اپنے سودونمین سے سود عباس بن عبد المطلب کا ہی پس تحقیق وہ موقوف کیا گیا بالکل پہر ڈرو اللہ سے بیچ حق عورتونکی
پس تحقیق تمنی لیا ہی اونکو ساتہہ امان اللہ کے یعنی ساتہہ عہد اوسکی کہ تمسی کیا ہی یا ساتہہ عہد کی کہ تمنی اوس سے کیا ہی بیچ رعایت حقوق اونکی اور حلال

کیا منّی اونکی ٹہرگاہونکو ساتہہ حکم اللہ کی کہ فانکحواہی اور تمہارا حق اونپر یہہ ہے کہ نہ آنی دین تمہاری بچہونون پر کسو کو کہ مکروہ جانتی ہو تم اوسکی آنیکو یعنی
نہ آنون دیوین گہر مین آنیکا کسیکو بغیر مرضی تمہاری کی خواہ مرد ہو خواہ عورت پس اگر کرین یہہ یعنی اذن دین آنیکا پس مارو اونکو مارنا بغیر سختی کا اور اونکا حق تمپر
روزی اونکی یعنی کہانا پینا اور اوسیکی حکم مین داخل ہی مکان رہنیکا اور کپڑا اونکا موافق مقدور اپنی کی اور تحقیق چہوڑ چکا تم مین ایسی چیز کہ ہرگز نہین
گمراہ ہونگی بعد چہوڑنی میری کی اوسکو تم مین یا بعد چنگل مارنیکی ساتہہ اوسکی اور عمل کرنیکی اوسپر اگر چنگل ماروگی ساتہہ اوسکی وہ چیز کتاب اللہ ہی اور تم پوچہی جاوگی
لیئے میری پہنچانی اور نہ پہنچانی سی احکام دین کو پس کیا جواب دوگی کہا صحابہ نی گواہی دینگی ہم یعنی روبرو اللہ تعالی کی یہہ کہ تحقیق پہنچائی تو نی یعنی جو
اور ادا کی تو نی امانت اور خیرخواہی کی تو نی پہر اشارہ کیا حضرت نی ساتہہ شہادت کی انگلی اپنی کی اوس حال مین کہ اوٹہایا اوسکو طرف آسمان کی اور جہکایا
اوسکو طرف لوگونکی اور کہا تین بار یا الہی گواہ رہ یا الہی گواہ رہ یعنی اپنی بندونکی اقرار پر کہ اونہون نی اقرار کیا پہنچانیکا **ف** کتروانی بال منڈانا یا کترنا
وقت نکلنی کی حرام سی فضل ہے اور باوجود اسکی صحابہ نی بال کتروائی اسلیئی کہ تا باقی بال حج مین منڈوا دین اور متوجہ ہوئی طرف منی کی آٹہوین تاریخ منا
مین جانا اور وہان رہنا ہمارے نزدیک واجب نہین بلکہ سنت ہی اور نمرہ ساتہہ زبر نون کی اور زیر میم کی نام ایک پہاڑ کا ہی قریب عرفات کی کہ زمین
حرم کی وہان تمام ہوئی ہی اور عرفات حل مین ہے اور نہین گمان کرتی تہی الخ یعنی قریش گمان کرتی تہی کہ حضرت ٹہیرینگی نزدیک مشعر حرام کی کہ نام ایک
پہاڑ کا ہی مزدلفہ مین جیسیکہ قریش جاہلیت مین کرتی تہی کہ مزدلفہ مین ٹہیرتی تہی اور اوسکو کہتی تہی کہ یہہ موقف حمس یعنی جگہہ ٹہیرنی قریش و اہل
حرم اللہ کے ہی اور عرفات مین نہین جاتی تہی بخلاف تمام عرب کے کہ وہ وقوف عرفات مین کرتی تہی پس انہون نی گمان کیا کہ حضرت بہی مزدلفہ
مین ٹہیرینگی پر حضرت وہان نہ ٹہیری اور عرفات مین پہونچی اور خطبہ فرمایا یعنی دو خطبی پڑہی اول مین احکام حج کی بیان کیے اور رغبت دلائی کثرۃ ذکر و دعا کی
عرفہ مین اور دوسرا خطبہ چہوٹا تہا بہ نسبت پہلی کی اوسمین نرمی عاجزی تہی اور ابن ربیعہ بن حارث الخ چچا تہی حضرت کی بیٹی عبد المطلب کے انکا بیٹا تہا ربیعہ اور ربیعہ
کا بیٹا تہا ایاس اسکو قبیلہ بنی سعد مین دودہ پلانی کی لیئی دیا تہا جن ایام کہ بنی سعد اور ہذیل مین لڑائی ہوئی ہذیل مین سی کسی نی ایاس کو پتہر مارا وہ مر گیا
پس ایاس حضرت کی چچا کی پوتی تہی انکی خون لینی کا حضرت کو حق تہا حضرت نی معاف فرمایا اور عباس بن عبد المطلب چچا حضرت کی ایام جاہلیت مین
سود کہاتی تہی اور سود لوگونکی ذمہ بہت تہا وہ بہی حضرت نی معاف فرمایا ح ع ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ
فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى اَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ اِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ
بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيْلًا حَتّٰى غَابَ الْقُرْصُ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ
وَدَفَعَ حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاَذَانٍ وَاحِدٍ وَاِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ
فَصَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِاَذَانٍ وَاِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى اَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ
وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى اَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ حَتّٰى اَتٰى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيْلًا
ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطٰى الَّتِيْ تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰى اَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ
حَصَاةٍ مِنْهَا مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلٰثًا وَسِتِّيْنَ بَدَنَةً بِيَدِهِ ثُمَّ اَعْطٰى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ
وَاَشْرَكَهُ فِيْ هَدْيِهِ ثُمَّ اَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَاَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَفَاضَ اِلَى الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَاَتٰى عَلٰى بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُوْنَ عَلٰى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوْا
بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا اَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوْهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

پھر اذان دی بلال نے پھر تکبیر کہی پھر پڑھے نماز ظہر کے پھر تکبیر کہی پھر پڑھے نماز عصر کے اور نہ پڑھا درمیان
اون دونون کے کچھہ یعنے نہ سنت نہ نفل پھر سوار ہوئے یہانتک کہ آئے میدان عرفات مین ٹھہرنیکی جگہہ پس کیا پیٹ
اپنی اونٹنی قصوا کا طرف پتھرون کی اور کیا جبل مشاة کو کہ نام ایک جگہہ کا ہی آگے اپنے اور سامنے ہوے قبلہ کی پس ہمیشہ رہے کھڑے یہانتک
کہ غروب ہوا آفتاب اور جاتی رہی زردی تھوڑی سی یہانتک کہ غایب ہوا گردہ آفتاب کا اور پیچھے سوار کیا اسامہ کو اور جلدی چلے یہانتک کہ آئے مزدلفہ مین پھر نماز
پڑھی اوسمین مغرب اور عشا کی ساتھہ ایک اذان اور دو تکبیرون کی اور نہ پڑھی درمیان اون دونونکی کوئی نماز نہ سنت اور نہ نفل پھر لیٹ رہے یہانتک کہ طلوع ہوئے
فجر پھر پڑھی نماز فجر کی اوس وقت کہ ظاہر ہوئی واسطے اونکی فجر ساتھہ اذان و تکبیر کی پھر سوار ہوئے اونٹنی پر یہانتک کہ آئے مشعر حرام پر پس سامنے کھڑے ہوے قبلہ کی
اور دعا مانگی اللہ تعالی سے اور تکبیر کہی اور لا الہ الا اللہ کہا اور وحدانیت اللہ کی کہی یعنی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ آخر تک کہا پس ہمیشہ رہے کھڑے یہانتک
کہ صبح ہوئی خوب روشن پس چلے پہلے نکلنے آفتاب کے اور پیچھے سوار کیا فضل بن عباس کو یہانتک کہ آئے درمیان وادی محسر کی پس حرکت دی سواری کو تھوڑی سی
پھر چلے بیچ کی راہ کہ نکلتی ہی اوپر جمرہ کبری کی یہانتک کہ آئے جمرہ کی پاس کہ نزدیک درخت کی ہی پس پھینکیں اوسپر سات کنکریان مانند کنکریون خذف
کی یعنی جو کہ اونگلیون مین رکھکر پھینکتے ہین مراد بیان کرنا مقدار اونکی کا ہی کہ بقدر دانہ باقلا کی تھین تکبیر کہتے تھے ساتھہ ہر کنکری کی اون کنکریونسے مارین
حضرت نے کنکریان نالی کی اندر سے پھر پھرے طرف جگہہ قربانی کی منا مین سے پس ذبح کیے حضرت نے تریسٹھہ اونٹ ساتھہ ہاتھہ اپنے کے پھر دیا باقی حضرت علی کو پس ذبح کیے اونھون نے
ما بقی یعنی سینتیس اور شریک کیا حضرت نے حضرت علی کو بیچ ہدی اپنی کے پھر حکم کیا حضرت نے ساتھہ ہر اونٹ کے یعنی ایک ایک ٹکڑا گوشت کی ہر اونٹ مین سے پھر ڈالی گئی ٹکڑے گوشت
کی ایک ہانڈی مین پس پکائی گئی ہانڈی پس کھایا دونون صاحبون نے اوس قربانی کی گوشت مین سے اور پیا دونون نے اوسکی شوربے مین سے پھر سوار ہوئے
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور چلے طرف خانہ کعبہ کی اور طواف کیا پس نماز پڑھی مکے مین ظہر کی پھر آئے اولاد عبد المطلب کے پاس یعنی اپنے چچا عباس
اور اولاد اونکی پاس کہ پلاتی تھے پانی زمزم کا پس فرمایا کھینچو اے اولاد عبد المطلب کے یعنی پانی زمزم کا کہ بہت ثواب کی بات ہی پس اگر نہوتا خوف اسکا
کہ غلبہ کرینگے لوگ تمپر اوپر پانی پلانی تمہاری تو البتہ کھینچتا مین پانی ساتھہ تمہارے یعنی خوف اسکا ہی کہ لوگ مجھے کھینچتے دیکھکر بسبب اتباع میری کھینچین گے
اور اژدحام کرینگے اور یہہ منصب تمہاری ہاتھہ سے جاتا رہیگا اگر اسکا خوف نہوتا تو مین بھی تمہارے ساتھہ کھینچتا پس دیا اولاد عبد المطلب نے اونکو ڈول پس پیا
حضرت نے اوس سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** پھر پڑھی نماز عصر کے الخ یعنی جمع کیا نماز ظہر اور عصر کو ظہر کی وقت مین اسکو جمع تقدیم کہتے ہین عرفات مین وقوف
کرنیکی لیے یہہ دونون نماز مین ملا کر پڑھ لیتے ہین اور اونکی درمیان مین سنن و نوافل نہ پڑھے تاکہ نہ باطل ہو جاوے جمع اسلیے کہ پے درپے پڑھنا ان نمازونکا واجب ہے
اور غائب ہوا گردہ آفتاب کا یہہ تاکید اور بیان غروب کا ہی تا کوئی گمان نکرے کہ غروب سے مراد قریب غروب کے ہی اور یہانتک کہ آئے مزدلفہ مین کہ نام ایک
جگہہ کا ہی درمیان عرفات اور منا کی وہان رات کو رہنا ہمارے نزدیک سنت ہی اور امام احمد اور شافعی کی نزدیک واجب ہی پس حضرت نے وہان پہونچکر نماز
پڑھی ساتھہ ایک اذان اور دو تکبیرونکی جیسیکہ ظہر و عصر عرفات مین پڑھین تھین اور یہی مذہب تینون امامونکا ہی اور نزدیک امام ابوحنیفہ کی ساتھہ ایک اذان اور
ایک تکبیر کی پڑھی کہ عشا یہان اپنی وقت مین ہی پس احتیاج جدی تکبیر کو واسطے زیادتی اعلام کی نہین اور عصر عرفہ مین اپنی وقت مین نہین ہوتی ہی پس احتیاج
ہی زیادتی اعلام کی اور صحیح مسلم مین اسکو ابن عمر سے روایت کیا ہی اور ترمذی نے بھی اسکو تحسین و تصحیح کیا ہی اور مشعر الحرام نام ایک پہاڑ کا ہی مزدلفہ
مین وقوف یعنی ٹھہرنا وہانکا واجب ہے ہمارے نزدیک اور محسر نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مزدلفہ اور منی کی جب حضرت وہان پہونچے تو سواری کو حرکت دی
یعنے جلدی ہانکی تھوڑی سی دور یعنی بقدر مسافت دس ورع کی اور سبب جلدی چلنے کا یہہ تھا کہ عادت شریف یہہ تھی کہ جس جگہہ کسی قوم پر عذاب نازل ہوا ہو
تا تو وہانسے جلدی گذرتے از راہ عبرت کی پس محسر مین اصحاب فیل ہلاک ہوئے تھے وہانسے جلدی گذرے اور بعضون نے کہا کہ وہان نصاری یا مشرکین

تہیہ اگرچہ تھی اونکی مخالفت کیلیے جلدی چلتی ہیں ہر کسیکو مستحب ہے کہ وہانسی جلدی گذری حضرت کی پیروی کیلیے اور پہر چلی بیچ کی راہ جس رستے جاتی ہوئی تشریف لیگئی تہی وہ راہ اور تہی اور یہہ راہ اور اوسکو طریق ضب کہتے ہین اور اسکو طریق مازمین کہ نام دو پہاڑ و نکا ہی اور یہہ راہ جا نکلتی ہی جمرۂ کبری یعنی جمرۃ العقبہ پر اور یہانتک کہ آئی اوس جمرہ پر کہ نیچی درخت کی ہی مراد وہی جمرۃ العقبہ ہی کہ مذکور ہوا اور جمرہ کہتے ہین منارہ کو وان تین منارے ہین کہ اوسپہ سنگریزے مارتے ہین مفصل بیان انکا آگی آویگا انشاء اللہ تعالی و شریک کیا الخ یعنی حضرت نے اونکو بیچ اونٹ دیے کہ نا اپنی طرفسی ذبح کرین یا تو مابقی اونٹونمین سے دیے یا اور رونمین سے اور اس حدیث سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ اپنی قربانیکی گوشت مین سی کہانا مستحب ہے اور چلی طرف خانہ کعبہ کی اور طواف کیا اس طواف کو طواف افاضہ و طواف رکن کہتے ہین یہہ بہی ایک رکن ہی حج کا اور اسپر تمام ہوتا ہی حج اور یہہ طواف افضل ہی روز نحر کی اور جائز بعد بہی ہی اور نماز پڑہی ظہر کی مکے مین اور ابن عمر سی ایک روایت آئی ہی کہ حضرت نے نماز ظہر کی منا مین پڑہی وجہہ تطبیق کی دونونمین یہہ ہے کہ حضرت نے مکے مین ظہر کی نماز پڑہی اور منا مین نفل پڑہی ہون وسکو عبد اللہ بن عمر نے گمان کیا کہ ظہر کی نماز پڑہی یا یون کہا جاوی کہ دونون روایتین بسبب تعارض کے ہوئین تو دونون ساقط ہوئین پہر ترجیح دیگئی اسکو کہ حضرت نے ظہر مکے مین پڑہی اسلیے کہ وہان نماز پڑہنی افضل ہی واللہ اعلم بالصواب ۱۲ ع ح ※ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيُحْلِلْ وَمَنْ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَاَهْدٰى فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ فَلَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ بِنَحْرِ هَدْيِهٖ وَمَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهٗ قَالَتْ فَحِضْتُ وَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمْ اَزَلْ حَائِضًا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ اُهْلِلْ اِلَّا بِعُمْرَةٍ فَاَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَنْقُضَ رَأْسِي وَاَمْتَشِطَ وَاُهِلَّ بِالْحَجِّ وَاَتْرُكَ الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ حَتّٰى قَضَيْتُ حَجِّي بَعَثَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِي بَكْرٍ وَاَمَرَنِي اَنْ اَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِي مِنَ التَّنْعِيْمِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِيْنَ كَانُوْا اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنًى وَاَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَاحِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نکلی ہم ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حجۃ الوداع مین پس بعضی ہم مین سے وہ تہی کہ احرام باندہا ساتہہ عمریکی فقط اور بعضی ہم مین سے وہ تہی کہ احرام باندہا ساتہہ حج کی یعنی نری حج کا یا حج اور عمریکا پس جب آئی ہم مکی مین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنی احرام باندہا ہی عمریکا فقط اور نہین ہدی لایا پس چاہیے کہ حلال ہو جاوی یعنی احرام سی نکل آوی ساتہہ سرمنڈانیکی یا بال کتروانیکی اور جسنی احرام باندہا ہی عمریکا اور ہدی بہی ساتہہ لایا ہی پس چاہیے کہ احرام باندہی حج کا ساتہہ عمریکی یعنی داخل کری حج کو عمریمین پس ہووی قارن پہر نہ نکلی حرام سی یہانتک کہ حلال ہو دونونسی یعنی تمام کری افعال حج اور عمریکی اور ایک روایت مین ہی کہ پس نہ حلال ہو یہانتک کہ حلال ہو ساتہہ ذبح کرنے ہدی اپنی کی یعنی دن عید کی اور جسنی احرام باندہا ہی حج کا یعنی برابر ہے کہ ہدی ساتہہ لایا ہو یا نہ لایا ہو حج کی ساتہہ احرام عمریکا باندہا ہو یا نہ باندہا ہو پس چاہیے کہ تمام کری حج اپنا یعنی مگر جو کوئی حکم کیا گیا فسخ کرنی حج کا ساتہہ عمریکی وہ نہ تمام کری کہا حضرت عائشہ نے پس حایض ہوئی مین اور نہ طواف کیا تہا مینے خانہ کعبے کا یعنی واسطے عمریکی اور نہ سعی کی تہی مینے درمیان صفا اور مروے کی یعنی اسلیے کہ نہین صحیح ہوتی سعی مگر بعد طواف کی و الا سعی مین سی نہین منع پس ہمیشہ رہی مین حایض یہانتک کہ ہوا دن عرفہ کا اور نہین احرام باندہا تہا مینے مگر عمری کا پس حکم فرمایا مجکو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ کہولون مین سر اپنا اور کنگہی کرون مین یعنی نکلو مین احرام عمری کیسی اور مباح کرون اون چیزونکو کہ حرام ہوئین تہین مین بسبب احرام کی اور احرام باندہون حج کا

بعد اسکی اور چھوڑ دو نمین عمرہ کو یعنی پھر جب فارغ ہوں حج سی تو احرام قضا عمرہ کا کرو ن پس کیا مینی یہانتک کہ ادا کیا مینی حج اپنا بھیجا ساتھہ میری عبد الرحمن بیٹی ابی بکر کیکو اور حکم کیا مجکو یہہ کہ عمرہ کرو نمین بدلی عمری اپنی کی تنعیم سی کہا حضرت عائشہ نی پس طواف کیا خانہ کعبہ کا اون شخصون نی کہ احرام باندہا تہا ساتہہ عمرہ کی یعنی طواف عمرہ کا کیا اور سعی کی درمیان صفا اور مروہ کی پھر احرام سی نکلی پھر کیا اور طواف پیچھی اسکی کہ پھری منا سی طرف مکی کی اور یہہ طواف حج کی لیے کیا کہ اوسکو طواف افاضہ کہتی ہین اور جن شخصون نی جمع کیا تہا حج اور عمرہ کو پس سوا اسکی نہین کہ کیا اونہون نی طواف ایک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** تنعیم نام ایک جگہہ کا ہی کہ تین کوس مکی سی ہی خارج حد حرم سی یعنی حل مین ہے اور احرام عمری میں شرط ہی کہ حل سی باندہا جاوے خواہ احرام باندہنی والا مکی ہو یا غیر مکی اور احرام حج کا مکی حرم سے باندہی اور غیر مکی حل سی اور جن شخصون نی جمع کیا تہا حج اور عمرہ کو یعنی ابتداءً یا داخل کیا ایک کو دوسری مین اونہون نی ایک ہی طواف کیا یعنی دن نحر کی اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور ہمارے نزدیک لازم ہین قارن کو دو طواف کرنی ایک طواف عمرہ کی لیے جبکہ داخل ہو مکہ مین اور دوسرا طواف بعد وقوف عرفات کی حج کی لیے حدیث شریف سے ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قارن تھے اور وہ جبکہ مکی مین تشریف لائی تو طواف کیا اور دوسرا طواف الزیارۃ کیا بعد وقوف کی اور دارقطنی نی ایک روایت نقل کی ہی اوسکا حاصل یہہ ہی کہ قارن دو طواف کری اور دو بار سعی کری صفا اور مروہ مین اور حضرت علی اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سی بہی اسیطرح منقول ہی کہ قارن دو طواف کری اور دو بار سعی ع

وعن عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَۃِ اِلَی الْحَجِّ فَسَاقَ مَعَہُ الْھَدْیَ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَۃِ وَبَدَأَ فَاَھَلَّ بِالْعُمْرَۃِ ثُمَّ اَھَلَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَۃِ اِلَی الْحَجِّ فَکَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ اَھْدٰی وَمِنْھُمْ مَنْ لَّمْ یُھْدِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَکَّۃَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ کَانَ مِنْکُمْ اَھْدٰی فَاِنَّہٗ لَا یَحِلُّ مِنْ شَیْءٍ حَرُمَ مِنْہُ حَتّٰی یَقْضِیَ حَجَّہٗ وَمَنْ لَّمْ یَکُنْ مِنْکُمْ اَھْدٰی فَلْیَطُفْ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَلْیُقَصِّرْ وَلْیَحْلِلْ ثُمَّ لِیُھِلَّ بِالْحَجِّ وَلْیُھْدِ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ ھَدْیًا فَلْیَصُمْ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ وَسَبْعَۃً اِذَا رَجَعَ اِلٰی اَھْلِہٖ فَطَافَ حِیْنَ قَدِمَ مَکَّۃَ وَاسْتَلَمَ الرُّکْنَ اَوَّلَ شَیْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلٰثَۃَ اَطْوَافٍ وَمَشٰی اَرْبَعًا فَرَکَعَ حِیْنَ قَضٰی طَوَافَہٗ بِالْبَیْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَاَتَی الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ سَبْعَۃَ اَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ یَحِلَّ مِنْ شَیْءٍ حَرُمَ مِنْہُ حَتّٰی قَضٰی حَجَّہٗ وَنَحَرَ ھَدْیَہٗ یَوْمَ النَّحْرِ وَاَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَیْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ حَرُمَ مِنْہُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاقَ الْھَدْیَ مِنَ النَّاسِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فائدہ اوٹہایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حجۃ الوداع مین ساتہہ عمرہ کی طرف حج کی یعنی اول عمرہ کا احرام باندہا اور پھر حج کا پس لیچلی ساتہہ اپنی ہدی ذی الحلیفہ سی کہ نام ایک جگہہ کا ہی وہین حضرت نی احرام باندہا تہا اور شروع کیا پس احرام باندہا ساتہہ عمرہ کی پھر احرام باندہا ساتہہ حج کی پس تمتع کیا لوگون نی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ عمرہ کی طرف حج کی یعنی ملایا عمرہ کو طرف حج کی پس تہی بعضی لوگون مین سے یعنے جنہون نی کہ احرام عمرہ کا باندہا تہا وہ کہ ہدی لائی اور بعضی اون مین سے وہ تہی کہ نہین ہدی لائی پس جبکہ آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکی مین فرمایا واسطی لوگونکی یعنی عمرہ کرنی والونکی جو کہ تم مین سے ہدی لایا پس وہ نہ حلال ہووی کسی چیز سی کہ باز رہا ہی وس سے یعنی احرام سی نکلی یہانتک کہ ادا کری حج اپنا اور جو شخص کہ ہو تم مین سے ہدی لایا پس طواف کری خانہ کعبہ کا یعنی طواف عمرہ کا کری اور سعی کری صفا اور مروہ مین اور کترواوی بال اور چاہیے کہ نکلے احرام سی یعنی احرام عمرہ سی کہ جیسے جو چیزین منع تہین احرام مین وہ اب مباح ہوئین پھر احرام کری ساتہہ حج کی یعنی زمین حرم سی اور ذبح کری ہدی یعنی دن نحر کی بعد رمی جمار کی پہلی

سہ منڈا ئیکی کرواجب ہے یہہ متمتع کو واسطی شکرگذاری اس نعمت کی کہ توفیق ادائے عمری اور حج کی ہوئی پس جو شخص کہ نپاوی ہدی پس چاہیے کہ روزے رکہی
تین دن بیچ حج کی یعنی حج کی مہینونمین بعد احرام کی پہلی دن نحر کی اور افضل یہہ ہی کہ ساتوین آٹہوین نوین کو رکہین اور سات دن جبکہ پہری طرف
اہل اپنی کی یعنی فارغ ہو افعال حج سی اگرچہ مکی مین ہو پہر طواف کیا حضرت نی خانہ کعبہ کا جبکہ آئی مکہ مین یعنی طواف عمرہ کا کیا اور بوسہ دیا حجر اسود کو
پہلی سب چیزونسی یعنی افعال جو طواف کی ہین اون مین سے پہلی حجر اسود کو بوسہ دیا بعد لبیک کے پہر جلدی چلی طواف کرنی مین تین بار اور چار بار چلی اپنی
چال یعنی ایکبار جو گرد خانہ کعبہ کے پہرتی ہین اوسکو شوط کہتی ہین پس سات شوط بطور مذکور کیے اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے پہر پڑہی نماز نزدیک
مقام ابراہیم کی دو رکعت اوسوقت کہ پورا کیا طواف اپنا گرد خانہ کعبہ کی پہر سلام پہیرا یعنی صلوۃ الطواف پڑہی کہ وہ واجب ہے ہماری نزدیک پہر پہری
یعنی خانہ کعبہ سے اور آئی صفا پر پہر پہری صفا مروہ مین سات بار پہر نہ حلال ہوئی کسی چیز سی کہ باز رہی تہی اوس سے یعنی احرام سی نہ نکلی یہانتک کہ تمام کیا حج اپنا
اور ذبح کی ہدی اپنی دن نحر کی یعنی دسوین ذیحجہ کو پس حلال ہوئی ساتہہ حلق کی ہر چیز سوای جماع کی اور چلی یعنی منا سی مکی مین آئی پہر طواف کیا
خانہ کعبہ کا یعنی طواف افاضہ پہر حلال ہوئی ہر چیز سی کہ باز رہی تہی اوس سی یعنے اب جماع کرنا بہی حلال ہو گیا اور کیا مانند اوس چیز کے
کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اون شخصون نی کہ لایا تہا ہدی صحابہ مین سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم متمتع تہی اور صحیح تر یہہ ہے کہ حضرت قارن تہی تاویل اسکی یہہ ہے کہ مراد تمتع سی تمتع لغوی ہی یعنی نفع اوٹہانا اور
وہ قارن مین موجود ہی کہ قارن منتفع ہوتا ہی عمری کر ساتہہ حج کی ۞ ع ۞ ح وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم هذه عمرة استمتعنا بها فمن لم يكن عنده الهدي فليحل الحل كله فان العمرة قد دخلت في الحج الى يوم القيامة
رواه مسلم وهذا الباب خال عن الفصل الثاني اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی یہہ عمرہ ہی کہ فائدہ اوٹہایا ہمنی ساتہہ اسکی پس جو شخص کہ نہو پاس اوسکی ہدی پس چاہیی کہ حلال ہو جاوے سب طرح کا حلال ہونا اسلیکی تحقیق عمرہ کرنا داخل
ہوا یعنی جائز ہوا بیچ مہینون حج کی روز قیامت تک نقل کی یہہ مسلم نی اور یہہ باب خالی ہی فصل دوسری ہی **ف** یہان بہی تمتع سی مراد تمتع لغوی
ہی یعنی فائدہ اوٹہانا اور باقی شرح اس حدیث کی اوپر ذکر ہو چکی ہی ۞ ع ۞ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عطاء قال سمعت
جابر بن عبد الله في ناس معي قال اهللنا اصحاب محمد بالحج خالصا وحده قال عطاء قال جابر فقدم النبي صلى الله
عليه وسلم صبح رابعة مضت من ذي الحجة فامرنا ان نحل قال عطاء قال حلوا واصيبوا النساء قال عطاء ولم يعزم
عليهم ولكن احلهن لهم فقلنا لما لم يكن بيننا وبين عرفة الا خمس امرنا ان نفضي الى نسائنا فناتي عرفة تقطر مذاكيرنا
المني قال يقول جابر بيده كاني انظر الى قوله بيده يحركها قال فقام النبي صلى الله عليه وسلم فينا فقال قد علمتم اني
اتقاكم لله واصدقكم وابركم ولولا هديي لحللت كما تحلون ولو استقبلت من امري ما استدبرت لم اسق الهدي فحلوا
فحللنا وسمعنا واطعنا قال عطاء قال جابر فقدم علي من سعايته فقال بما اهللت قال بما اهل به النبي صلى الله عليه وسلم
فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم فاهد وامكث حراما قال واهدى له علي هديا فقال
سراقة بن مالك بن جعشم يا رسول الله العامنا هذا ام لابد قال لابد رواه مسلم
روایت ہی عطا سی کہ کہا سنا مینی جابر بن عبد اللہ کو بیچ کئی آدمیونکو کہ شریک تہے میری ساتہہ سننی مین کہا جابر نی کہ احرام باندہا ہمنی یعنی صحابہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی ساتہہ حج کی خالص تنہا یعنی بغیر آمیزش عمرہ کی کہا عطا نی کہ کہا جابر نی پس آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت صبح چوتہی

تاریخ کی کہ گذری تہی ذیحجہ کی پس حکم کیا ہمکو یہہ کہ حلال ہو جاوین ہم کہا عطا نے فرمایا حضرت نے کہ حلال ہوؤ اور پہنچو عورتوں کی پاس یعنی اونسی ہی صحبت کرو کہا عطا نے اور نہ واجب کی حضرت نے صحبت کرنی اونپر ولیکن حلال کردین عورتین اونپر یعنی حلال ہونیکا امر وجوب کی لیے تہا اور صحبت کرنیکا اباحت کی لیے پس کہا ہمنے یعنی بطریق تعجب کے جبکہ رہین درمیان ہمارے اور درمیان عرفہ کی مگر پانچ راتین حکم کیا ہمکو یہہ کہ صحبت کرین ہم اپنی بیویونسی پہر حاضر ہوون میدان عرفہ مین اس حالت سے کہ ٹپکاتی ہین ذکر ہمارے منی کو یعنی قریب جماع کی ہوئی ہونگی اور اسکو عیب گنتی تہے جاہلیت مین بلکہ باعث نقصان کا جانتی تہی حج مین کہا عطا نے کہ اشارہ کیا جابر نے ساتہہ ہاتہہ اپنی کی گویا کہ مین دیکہتا ہون طرف اشارہ کرنی اونکی ساتہہ ہاتہہ اپنی کی کہ ہلاتی ہین اوسکو کہا جابر نے پس کہڑی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہماری یعنی خطبہ کہنی کو پس فرمایا کہ تحقیق تم جانتی کہ تحقیق مین بہت ڈرتا ہون بہ نسبت تمہاری خدا سے اور بہت سچا ہون تم مین اور بہت نیک ہون تم مین اور اگر نہوتی ہدی میری ساتہہ البتہ حلال ہو جاتا مین جیسکہ حلال ہوی ہو تم اور اگر پہلی سی جانتا مین کام اپنی سی اوس چیز کو کہ پیچہی جانا ہی نہ لاتا مین ہدی کو یعنی اگر مین جانتا کہ تمپر احرام سے نکلنا ایسا شاق ہوگا تو ہدی ساتہہ نہ لاتا اور مین بہی احرام سے نکل آتا پس حلال ہو جاؤ پہر حلال ہوئی ہم اور سنا ہمنی اور اطاعت کی ہمنی کہا عطا نے کہ کہا جابر نے پس آئی حضرت علی کام اپنی سی یعنی یمن کی قاضی وغیرہ جو ہو گئی تہی وہانسی آئی پس فرمایا حضرت نے ساتہہ کس چیز کی احرام باندہا تمنی کہا ساتہہ اوس چیز کی کہ احرام باندہا ساتہہ اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پس ہدی ذبح کرنا یعنی دن نحر کی کہ قارن کو واجب ہے اور ٹہیری رہو حالت احرام مین یعنی اب جیسکہ تمنی کیا ہی کہا جابر نے کہ لائی واسطی حضرت کی یا واسطی اپنی حضرت علی ہدی پس کہا سراقہ بیٹی مالک بیٹی جعشم کی نے یا رسول اللہ یا واسطی اس سال کی ہی یا ہمیشہ یعنی جائز ہونا عمریکا حج کی مہینون مین اسی سال ہی یا ہمیشہ فرمایا ہمیشہ کو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** ساتہہ حج کی خالص یہہ بات جابر نے بسبب عام اپنی کی کہی ہی ایسی کہ حضرت عائشہ کی روایت مین اوپر گذر چکا ہی کہ بعضون نے نری عمریکا احرام باندہا اور بعضون نے حج اور عمریکا اور بعضون نے نری حج کا یا مراد صحابہ سے اکثر صحابہ یا بعض صحابہ مین یا مراد صحابہ مراد ہین کہ ہدی ساتہہ نہین لائی تہی اور یہہ ظاہر تر ہی اور اشارہ کیا جابر نے یعنی تشبیہ دی ستر کی ہلنی کو ساتہہ ہاتہہ کی ہلنی کی کہ اصطلاح ستر ہلتی جاوی عادت عرب کی ہی کہ کلام کی کرنی مین اشارہ ساتہہ اعضا کی کرتی ہین ۱۲ ح ؛ **وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ أَوْ خَمْسٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضْبَانُ فَقُلْتُ مَنْ أَغْضَبَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ أَوَمَا شَعَرْتِ أَنِّي أَمَرْتُ النَّاسَ بِأَمْرٍ فَإِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُونَ وَلَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِي حَتَّى أَشْتَرِيَهُ ثُمَّ أَحِلُّ كَمَا حَلُّوا رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ اونہون نے کہا آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جوتہی تاریخ کہ گذری تہی ذیحجہ سے یا پانچوین پہر آئی میری پاس اس حالت مین کہ غصی تہی پس کہا مینی کسنی غصہ دلایا آپکو یا رسول اللہ داخل کری اوسکو اللہ آگ مین فرمایا کیا نہین جانتی تو کہ تحقیق مینی حکم کیا لوگونکو یعنی بعضونکو ساتہہ ایک امر کی یعنی توڑنی حج کی ساتہہ عمریکی پہر وہ تردد کرتی ہین اور اگر تحقیق مین پہلی سی جانتا کام اپنی اوس چیز کو کہ پیچہی جانی مینی نہ لاتا مین ہدی اپنی ساتہہ یہانتک کہ خریدتا مین اوسکو یعنی مکہ مین یا راہ مین پہر حلال ہوتا جیسی حلال ہوئی لوگ نقل کے یہہ مسلم نے

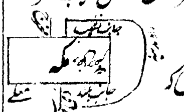
باب دخول مكة والطواف

باب ہے بیچ بیان داخل ہونی مکی کی اور طواف کرنیکی **ف** یعنی اسباب مین ذکر کی ہی کیفیت داخل ہونی مکی کی کہ کس طرف سے داخل ہووے اور کسطرف سی نکلی اور کسوقت آوے اور ذکر کی ہی کیفیت طواف کی اور متعلقات اوسکی یعنی بوسہ دینا حجر اسود کا وغیر ذلک اور مکہ کی معنی ہین ہلاک و نقصان کرنیکی اور اوس شہر اشرف کو مکہ اسلیے کہتی ہین کہ وہ ہلاک و ناقص کرتا ہی گناہونکو اور ہلاک کرتا ہی اوسکو کہ ظلم و کجروی کری اوسمین ۱۲ ح

الفصل الاول

فصل پہلی

وعن نافع قال ان ابن عمر کان لا یقدم مکۃ الا بات بذی طوی حتی یصبح ویغتسل ویصلی فیدخل مکۃ نہارا واذا نفر منہا مر بذی طوی وبات بہا حتی یصبح ویذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک متفق علیہ اور روایت ہی نافع سے کہ کہا تحقیق ابن عمر تہی نہ آتی مکی مین مگر کہ رات گذارتی ذی طوی مین یہانتک کہ صبح کرتی اور نہاتی اور نماز پڑہتی پہر داخل ہوتی مکہ مین دن کو اور جب نکلتی مکی سی گذرتی ذی طوی پر اور رات کو رہتی اوسمین صبح تک اور ذکر کرتی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی کرتی یہہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ذی طوی نام ایک جگہکا ہی قریب مکی کی اندر حرم کی پس جب حضرت مکہ مین آتی تو رات کو ذی طوی مین رہتے آسراحت کی لیی پہر صبح کو نہاتی اور نماز پڑہتے ظاہر امراد نماز سی نماز نفل ہی کہ وہانکی جانیکی لیی پڑہتی تہی پہر جب مکے سی پہرتی تو بہی ذی طوی مین رہتی تا اسباب اور صحابہ سب اکہٹی ہوجاوین اور کہا ابن ملک نے کہ اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ مستحب ہے مکہ مین آنا دنکو تا کعبہ کو دیکہی اور دعا کری ۱۲ ع ۱۲ ح **وعن** عائشۃ قالت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما جاء الی مکۃ دخلہا من اعلاہا وخرج من اسفلہا متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ آئی طرف مکی کی یعنی حجۃ الوداع مین داخل ہوئی اوسمین بلندی کی طرف سی اور نکلی نشیب کے طرف سے نقل کی بخاری اور مسلم نی **ف** بلندی کی طرف سی کہ اوسی طرف ذی طوی ہی اور معلا مقبرہ



مکہ کا بہی اودہر ہی ہی اور نشیب دوسری جانب مین ہی ۱۲ ح ۱۲ ان دونون روایتون مین منافات نہین اسلیی کہ نشیب کی طرف سی جو نکل کر مدینہ کو آئی تو ذی طوی پر گذرتی اور وہان رات کو رہتی اور صبح کو مدینہ کی طرف روانہ ہوتی ۱۲ مولانا **وعن** عروۃ بن الزبیر قال حج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتنی عائشۃ ان اول شیء بدا بہ حین قدم مکۃ انہ توضا ثم طاف بالبیت ثم لم تکن عمرۃ ثم حج ابوبکر فکان اول شیء بدا بہ الطواف بالبیت ثم لم تکن عمرۃ ثم عمر ثم عثمان مثل ذلک متفق علیہ اور روایت ہی عروہ بن زبیر سی کہ کہا تحقیق حج کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس خبردی مجکو عائشہ نی کہ تحقیق اول چیز کہ شروع کی ساتہہ اوسکی حضرت نی اوسوقت کہ آئی مکی مین یہہ تہی کہ وضو کیا [illegible] طواف کیا خانہ کعبہ کا یعنی طواف عمرہ کا کیا اسلیی کہ حضرت قارن تہی یا متمتع پہر نہ ہوا عمرہ پہر حج کیا ابوبکر نی یعنی بعد حضرت کی پس تہا اول اوس چیز کا کہ شروع کیا ساتہہ اوسکی طواف خانہ کعبہ کا پہر نہ ہوا عمرہ پہر حضرت عمر نی پہر حضرت عثمان نی کیا مانند اسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** وضو کیا یعنی وضو پر وضو کیا اسلیی کہ پہلی گذر ہی چکا ہی کہ حضرت ذی طوی میں غسل کرتی تہی اور طہارت شرط ہی صحت طواف کی جمہور کے نزدیک اور ہمارے نزدیک واجب ہے اور نہ ہوا عمرہ اور بہر کی حدیثون سی معلوم ہوا کہ حضرت اور صحابہ نے بعد آنیکی مکی مین عمرہ کیا ولیکن جو کہ ہدی لائی تہی احرام باندہی رہی اور جو نہ لائی تہی وہ احرام سی نکل آئی پس مراد نہونی عمرہ سی یہہ ہے کہ حج کو فسخ یعنی موقوف کر کر عمرہ نہین کیا اور احرام سی باہر نہین آئے بلکہ احرام پر رہی اسلیی کہ قارن تہی دن نحر کی احرام سی نکلی اور عروہ نی یہہ کلام واسطی رد کرنی اون لوگونکی کیا کہ گمان کرتی تہی کہ حضرت نی حج کو فسخ کر کر عمرہ کیا یا یہہ مراد ہی کہ سب صحابیون نے نرا عمرہ بعد حج کی نہین کیا بلکہ اکتفا کیا اوسی عمرہ پر کہ حج کی ساتہہ ملا ہوا تہا ۱۲ ح ۱۲ ع ۱۲ **وعن** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طاف فی الحج او العمرۃ اول ما یقدم سعی ثلثۃ اطواف ومشی اربعۃ ثم سجد سجدتین ثم یطوف بین الصفا والمروۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت طواف کرتی بیچ حج کی یا عمرہ کی اول آنی مین جلدی چلتے تین شوط مین اور چلتے اپنی چال چار بار پہر نماز پڑہتے دو رکعت یعنی طواف کی پہر سعی کرتی درمیان صفا اور مروہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کعبہ کے گرد جو ایکبار پہری تو اوسکو شوط کہتی ہین اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہی پس طواف کرنی میں تین بار تو حضرت جلدی چلتی تہی اسطرح کہ قدم پاس پاس رکہتی جلد جلد اور دوڑتی اور اوچہلتی نہ تہی اور چار بار اپنی چال ۱۲ ح **وعنہ**

قَالَ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ ثَلٰثًا وَّمَشٰى اَرْبَعًا وَّكَانَ يَسْعٰى بِبَطْنِ الْمَسِيْلِ اِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا جلدی کی چلنی مین بیچ طواف کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حجر اسود سے تا حجر اسود تین پہیرے مین اور چلی موافق چال اپنی کی چار پہیرے مین اور تہی دوڑتی بطن مسیل مین جو وقت کہ سعی کرتی درمیان صفا اور مروہ کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** سعی کرنی یعنی پہرنا درمیان صفا اور مروہ کی سات بار واجب ہے ہماری نزدیک اور رکن ہے امام شافعی کی نزدیک اور بطن مسیل نام ایک جگہہ کا ہی درمیان صفا اور مروہ کی اوسکی سر پر نشان بنا دیی ہین پہچاننی کی لیی اوسمین جلدی چلنا سنت ہی سبکی نزدیک وقت سعی کرنیکی ۱۲ ع ش

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ مَشٰى عَلٰى يَمِيْنِهٖ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَّمَشٰى اَرْبَعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آئے مکہ مین تو آئی حجر اسود پاس پس بوسہ دیا اوسکو پہر چلی داہنی ہاتہہ اپنی کیطرف پس جلدی چلی بازو ہلا کر یعنی جیسی کہ پہلوان چلتی ہین تین بار اور اپنی چال چلی چار بار نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنِ** الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهٗ وَيُقَبِّلُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی زبیر بن عربی سی کہ کہا پوچہا ایک شخص نے ابن عمر سی احوال بوسہ دینی حجر اسود کی پس کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتہہ لگاتی تہی اوسکو اور بوسہ دیتی تہی اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ اَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا نہین دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتہہ لگاتی ہون خانہ کعبہ کی گرد دو رکنو نکو کہ جانب یمن کی ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کعبہ کے چار رکن یعنی چار کونی ہین ایک تو وہ ہی کہ جسمین حجر اسود ہے اور دوسرا سامنی اوسکی ہی رکن یمانی حقیقت مین یمانی یہی ہے لیکن تغلیبا دونون کو رکن یمانی کہتی ہین اور دو رکن اور ہین ایک رکن عراقی اور دوسرا شامی گر دونون کو شامی کہتی ہین اور جس رکن مین حجر اسود ہے اوسکو دوہری فضیلت ہے ایک تو یہہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بنا یا ہوا ہی اور دوسری یہہ کہ اوسمین حجر اسود ہی اور رکن یمانی کو ایک ہی فضیلت ہے کہ وہ حضرت ابراہیم کا بنایا ہوا ہے غرضکہ یہہ دونون فضیلت رکہتی ہین شامیون پر اسی سبب سے خاص کیی گئی ہین ساتہہ استلام اور استلام کی معنی ہیں لمس کرنا یعنی چہونا یا تو ساتہہ ہاتہہ وغیرہ کی یا ساتہہ بوسہ دینی کی یا ساتہہ دونون کی پس رکن اسود از بسکہ افضل ہے اوسکو بوسہ دیتی ہین یا ہاتہہ وغیرہ لگا کر یا اشارہ کر کر چومتی ہین اور رکن یمانیکو فقط ہاتہہ ہی سے چہوتی ہین اور دو رکن شامیونکو نہ بوسہ دیتی ہین نہ ہاتہہ لگاتی ہین ۱۲ ح

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا طواف کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حجۃ الوداع مین اونٹ پر بوسہ دیتی تہی حجر اسود کو ساتہہ محجن کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اونٹ پر حضرت نی جو طواف کیا تو یہہ خصوصیت آپکی ہوگی یا بسبب کسی عذر کی کیا پیادہ پا طواف کرنا ہماری نزدیک واجب ہے اور علمائی شافعی نی کہا کہ اگرچہ پیادہ پا طواف کرنا افضل ہی لیکن حضرت نی سوار ہو کر سعی کیا کہ تا سب لوگ دیکہین حضرت کو اور ایک اشکال یہان وارد ہوتا ہی کہ یہہ ثابت ہوا ہی بلا شبہ کہ حضرت نی رمل کیا یعنی جلدی چلی مونڈہی ہلا کر حجۃ الوداع مین اور اس سے معلوم ہوا کہ حضرت نی طواف کیا سوار ہو کر اونٹ پر حجۃ الوداع مین جواب یہہ ہے کہ پیادہ پا طواف کرنا طواف قدوم مین تہا اور سوار ہو کر طواف کرنا طواف افاضہ مین دن نحر کی کہ اوسکو طواف الرکن بہی کہتی ہین جو کہ فرض ہی تا کہ لوگ دیکہکر افعال طواف کی سیکہین اور محجن کہتی ہین اوس لکڑیکو کہ سر اوسکا خمدار ہو اوس لکڑی سی حضرت اشارہ کرتی تہی اور اوسکو پہر چومتی تہی ۱۲ ع

وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلٰى بَعِيْرٍ كُلَّمَا اَتٰى عَلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِيْ يَدِهٖ وَكَبَّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طواف کیا خانہ کعبہ کا اونٹ پر جب

حجر اسود پر اشارہ کرتی طرف اوسکی ساتہہ ایک چیز کی یعنی لکڑی کی کہ ہاتہہ اونکی مین تہی اور اللہ اکبر کہتی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** حضرت اژدحام خلایق کی سبب سے اسطرح اشارہ کرتی ہونگی ایسی ہمارے مذہب مین یہہ ہے کہ نہ اشارہ کیا جاوی مگر جبکہ عاجز ہو بوسہ لینی یا ہاتہہ لگانی سی تو اشارہ کری ۱۲ع

وعن ابی الطفیل قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطوف بالبیت ویستلم الرکن بمحجن معہ ویقبل المحجن رواہ مسلم اور روایت ہی ابی طفیل سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ طواف کرتی تہی خانہ کعبہ کو یعنی سوار اور اشارہ کرتی تہی طرف حجر اسود کی ساتہہ لکڑی خمدار سیرکی کی کہ ساتہہ تہی آپکی اور بوسہ دیتی اوس لکڑیکو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** حضرت سی بعضی روایتو نمین بوسہ دینا حجر اسود کو آیا اور بعضی مین ہاتہہ لگاکر چومنا اور بعضی مین اشارہ کرنا پس تطبیق انمین یون دیجاوی کہ کسی طواف مین بوسہ دیا ہو اور کسی مین ہاتہہ لگاکر چوما ہو اور کسی مین اشارہ کیا ہو بسبب اژدحام کی یا یہہ کہ ہر شوط کی بعد بوسہ دینا وغیرہ ہی کسی شوط کی بعد بوسہ دیتی ہون اور کسی کے بعد ہاتہہ لگاکر چومتی ہون اور کسی کی بعد اشارہ کرتی ہون بسبب اژدحام کی مولانا **وعن عائشۃ قالت خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نذکر الا الحج فلما کنا بسرف طمثت فدخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی فقال لعلک نفست قلت نعم قال فان ذلک شیء کتبہ اللہ علی بنات آدم فافعلی ما یفعل الحاج غیر ان لا تطوفی بالبیت حتی تطہری متفق علیہ** اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نکلی ہم ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نہین ذکر کرتی تہی ہم یعنی لبیک کہتی مین اور بعضون نی کہا کہ نہین قصد کرتی تہی ہم مگر حج کو یعنی مقصود اصلی حج تہا نہ عمرہ پس ذکر کرنی عمری کیسی یہہ نہین لازم آتا کہ نیت مین بہی نہ تہا پس جبکہ پہونچی ہم سرف مین حائض ہوئی مین پس تشریف لائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مین روتی تہی یعنی بگمان اسکی کہ حیض باز رکہی گا حج سے پس فرمایا حضرت نی شاید کہ تو حائض ہوئی کہا مینی ہان فرمایا پس تحقیق یہہ ایک چیز ہی کہ مقدر کیا ہی اسکو اللہ نی اوپر بیٹیون آدم کی پس کر تو جو کرتی ہین حاجی سوا اسکی کہ طواف کری تو خانہ کعبہ کا یہانتک کہ پاک ہوی تو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سرف نام ایک جگہہ کا ہی چہہ کوس مکے سی ہی اور سوا اسکی کہ طواف کری تو یعنی طواف نہ کر اور اسیطرح سعی بہی نہ کری حائض ایسی کہ نہین درست ہے سعی مگر بعد طواف کی اور یہانتک کہ پاک ہو دی تو یعنی حیض سے اور نہالی تو طواف وسعی کرنا اور یہہ حدیث منافی ہی حضرت عائشہ کی پہلی قول کی ولم اہل الا بالعمرۃ یعنی نہین احرام باندہا تہا مینی مگر عمرہ کا یا الہی کچہہ نہین بنتی مگر یہہ کہ کہا جاوی کہ قول حضرت عائشہ کا کہ نہین ذکر کرتی تہی ہم مگر حج مراد اس سے یہہ ہی کہ نہین تہا قصد اصلی ہمارا اس سفر سی مگر حج کوئی سی قسم قسمون اوسکیسی کہ وہ قران اور تمتع اور افراد مین پس بعضا ہم مین سے افراد کرنی والا تہا اور بعضا تمتع کرنی والا اور بعضا قران کرنی والا اور مینی قصد کیا تہا تمتع کا پس عمرہ کیا مینی پہر جبکہ حاصل ہوا مجکو عذر حیض کا اور باقی رہا دن عرفہ تک اور وقت وقوف حج تک حکم کیا حضرت نی مجکو یہہ کہ موقوف کرون اوسکو اور کرون مین تمام افعال حج کی سوائے طواف اور سعی کی ۱۲ع **وعن ابی ہریرۃ قال بعثنی ابو بکر فی الحجۃ التی امرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیہا قبل حجۃ الوداع یوم النحر فی رہط امرہ ان یؤذن فی الناس الا لا یحج بعد العام مشرک ولا یطوفن بالبیت عریان متفق علیہ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا بہیجا مجکو ابوبکر نی اوس حج مین کہ امیر کیا تہا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس حج کی لوگونپر پہلی حجۃ الوداع کی دن نحر کی بیچ جماعت کی کہ حکم کیا تہا اوسکو اعلام کری لوگونمین خبردار ہو نہ حج کری بعد اس سال کی کوئی مشرک اور نہ طواف کری خانہ کعبہ کا کوئی ننگا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جب حج فرض ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسبب مشغول ہونیکی غزوات مین حج کو نجاسکی حضرت ابوبکر کو امیر قافلہ حاجیونکا کرکر حج کی لیی بہیجا اور یہہ حج ایک برس پہلی ہوا حجۃ الوداع کی پس جب ابوبکر رضو ہان پہونچی تو ایک جماعت کو کہ اونمین ابو ہریرہ بہی تہی دن نحر کی لوگونکی طرف

لہ لفظ الا الطوف ... یعنی ... ۱۲

بہیجا اور اوس جماعت کو حکم کیا کہ اعلام کری لوگونمین کہ بعد اس سال کی کوئی مشرک یعنی کافر حج کو نہ آوی حج کرنا خاص مسلمانون ہی کی لیی ہیہ بات
بموجب اس آیۃ کی تہی انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامہم ہذا اور یہہ اعلام کری کہ نہ طواف کری خانہ کعبہ کا کوئی ننگا عادت تہی اہل جاہلیت کی
کہ ننگی طواف کرتی تہی اور کہتی تہی کہ عبادت خدا کی ننگی ننگی ہم اون کپڑونمین کہ جنمین گناہ کرتی ہین اس سے منع فرمایا ٭ ح ع ٭ **الفصل**
الثانی فصل دوسری عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ سُئِلَ جَابِرٌ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَقَالَ قَدْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَكُنْ نَفْعَلُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ روایت ہی مہاجر مکی سی کہ کہا سوال کئی گئی جابر حال اوس شخص کیسی کہ دیکہی خانہ کعبہ کو
اوٹہاوی دونون ہاتہہ اپنی یعنی یہہ مشروع ہی یا نہین پس کہا جابر نی کہ تحقیق حج کیا ہمنی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس تہی ہم کرتی یہہ یعنی
ہاتہہ نہ اوٹہاتی تہی وقت دیکہنی خانہ کعبہ کی دعا کرنی مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک کا
کہ ہاتہہ نہ اوٹہاوی کعبہ کا دیکہنی والا دعا کی لیی اور امام احمد کی نزدیک ہاتہہ اوٹہاوی دعا کی لیے ٭ ملا علی قاری نی مرقات مین مذہب امام ابو حنیفہ اور
شافعی کا برخلاف اسکی نقل کیا ہی کہ ہاتہہ اوٹہاوی پہر مناسک مین کہ تصنیف ملا علی قاری کی ہی جو دیکہا تو اوسمین اسکو مکروہ لکہا ہی اور بعض سے جواز
اسکا نقل کیا ہی اور ہدایہ اور در مختار سی بہی عدم رفع ہی معلوم ہوتا ہی ٭ مولف **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَدَخَلَ مَكَّةَ فَاَقْبَلَ اِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ اَتَى الصَّفَا فَعَلَاهُ حَتّٰى يَنْظُرَ اِلَى الْبَيْتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ
فَجَعَلَ يَذْكُرُ اللّٰهَ مَا شَاءَ وَيَدْعُوْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا آئی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس داخل ہوی مکہ مین
پہر متوجہ ہوی طرف حجر اسود کی پہر بوسہ دیا اوسکو پہر طواف کیا خانہ کعبہ کا پہر آئے صفا کی پاس یعنی بعد نماز طواف کی پس چڑہی اوسپر یہانتک کہ نظر کی
طرف خانہ کعبہ کے پس اوٹہائی دونون ہاتہہ اپنی پہر شروع کیا ذکر کرتی تہی اللہ کا یعنی تکبیر و تہلیل کرتی تہی جسقدر چاہا اور دعا مانگی نقل کی یہہ ابو داود
نی **ف** اوٹہائی ہاتہہ اپنی یعنی دعا کی لیی اور یہہ جو عوام کرتی ہین کہ ہاتہہ اوٹہاتی ہین وہان ساتہہ تکبیر کی جیسیکہ نماز مین اوٹہاتی ہین یہہ اصل
اسکی نہین ہی ٭ ع ٭ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلٰوةِ اِلَّا اَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُوْنَ
فِيْهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيْهِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ اِلَّا بِخَيْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ جَمَاعَةً وَقَفُوْهُ
عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا طواف گرد خانہ کعبہ کی مانند نماز کی ہی مگر تحقیق تم بولتی ہو
اوسمین پس جو کوئی بولی اوسمین پس بولی مگر ساتہہ نیکی کی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نی اور ذکر کیا ترمذی نی ایک جماعت کو کہ موقوف کی
ہے یہہ حدیث ابن عباس پر **ف** مانند نماز کی ہی یعنی ثواب مین لیکن فرق یہہ ہے کہ طواف مین کلام کرتی ہو اور کلام مفسد نہین جیسی نماز مین مفسد ہے
اور مراد یہہ ہے کہ کلام اور جو چیزین کہ حکم مین کلام کی ہین منافی نماز کی یعنی کہانا اور پینا اور تمام افعال کثیرہ مفسد طواف کی نہین اور جانا گیا فعل آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ نہین شرط ہی طواف مین مونہہ کرنا قبلہ کیطرف اور نہین شرط کیا گیا ہی واسطی اصل طواف کی وقت اور اور شرطین نماز کی یعنی
طہارت حقیقیہ اور حکمیہ اور ڈہکنا ستر کا معتبر ہین نزدیک شافعی کی مانند نماز کی یعنی یہہ چیزین جیسی نماز مین شرط ہی ویسہی طواف مین ہے شرط ہین اور ہمارے نزدیک
واجب ہین ایسی کی مثل نماز نہو یعنی نہین لازم آتا کہ بعینہ نماز ہو جاوے اور طواف کو جو مانند نماز کی کہا اس سی معلوم ہوا کہ نماز افضل ہی طواف سے ٭ ح ع ٭ **وعنہ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اوترا حجر اسود بہشت سے اور
وہ تہا زیادہ سفید دودہ سے پس سیاہ کر دیا اوسکو گناہون نے آدم کی بنی نے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** یعنی لوگون کے

جو اوسکو ہاتہہ لگاتی اونکی گناہونکی تاثیر سی سیاہ ہوگیا پس مؤمن کہا چاہیئی کہ جب پتہر مین یہہ اثر ہوا گناہونکا تو کیا حال ہوتا ہوگا اونکی دلونکا بسبب کرنی گناہونکی
معاذ اللہ منہ ع ح **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا
وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی بیچ حق حجر اسود کی قسم ہی اللہ کی البتہ اوٹہاویگا اوسکو اللہ دن قیامت کی کہ واسطی اوسکی ہونگین دو آنکہین دیکہیگا ساتہہ اونکی اور ہوگی زبان بولیگا
ساتہہ اوسکی گواہی دیگا اوس شخص کی لیے کہ بوسہ دیا ہوگا اوسکو ساتہہ حق کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** ساتہہ حق کی یعنی جسنی
ساتہہ ایمان اور صدق اور یقین کی اور واسطی طلب ثواب کے بوسہ دیا ہوگا اوسکی لیے گواہی دیگا کہ اسنی مجہی بوسہ دیا تہا اور یہہ حدیث ہی محمول ہی ظاہر پہ
ایسی کہ حق سبحانہ قادر ہی اوپر پیدا کرنی بینائی اور گویائی کی جمادات مین ۱۲ ح **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ اِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَاَضَاءَتَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی تحقیق حجر اسود اور مقام ابراہیم یاقوت ہین یاقوتوں
بہشت کیسی دور کیا اللہ تعالی نی نور ان دونون کا اور اگر نہ دور کرتا نور اونکا البتہ روشن کردیتی اوس چیز کو کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہی نقل کی یہہ ترمذی
نی **ف** شاید حکمت انکی نور دور کرنی مین یہہ ہے کہ تا ایمان بغیب ہو ۱۲ ع **وعن** عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ
زِحَامًا مَا رَأَيْتُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ قَالَ اِنْ اَفْعَلْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ اُسْبُوْعًا فَاَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَسَمِعْتُهُ
يَقُوْلُ لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ اُخْرٰى اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبید بن عمیر سی
یہہ کہ ابن عمر تہی غلبہ کرتی لوگون پر اوپر ہاتہہ لگانی رکنونکی یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کی غلبہ کرنا کہ نہین دیکہا مینی کسیکو اصحاب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کیسی کہ غلبہ کرتا ہون اوپر یعنی ہر ایک پر اون دونون رکنونسی کہتی ابن عمر اگر کرونین غلبہ انکار نکرو مجہپر ایسی کہ تحقیق سنا مینی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق ہاتہہ لگانا ان دونون رکنونکا کفارہ ہی واسطی گناہونکی اور سنا مینی حضرت کو کہ فرماتی تہی جو کوئی طواف کری
خانہ کعبہ کا سات بار اور محافظت کری اوسکی یعنی واجبات وسنن وآداب اوسکی بجالاوی ہوگا ثواب اوسکا مانند ثواب آزاد کرنی بردہ کے اور سنا مینی حضرت کو کہ فرماتی
تہی نہین رکہتا کوئی قدم اور نہین اوٹہاتا دوسری بار یعنی طواف مین مگر کہ دور کرتا ہی اللہ تعالی اوس سبب اوسکی گناہ اور لکہتا ہی اوسکی لیے
بسبب اوسکی نیکی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** غلبہ کرتی لوگون پر یعنی لوگونکو بہاڑ چیر کر وہان پہونچتی ہاتہہ لگاتی لیکن اسطرح کہ لوگونکو ایذا نہوتی
اور اگر لوگونکو ایذا ہو کہ دہکیلتا ہوا وہان پہونچی تو گنہگار ہوگا ایسی صورت مین چاہیی کہ دور سی ساتہہ ہاتہہ کی اشارہ کری چنانچہ بیان اسکا اوپر
ہوچکا ہی اور سات بار مین تین احتمال ہین ایک تو یہہ کہ سات شوط کری یعنی سات بار گرد کعبہ کی پہری کہ سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہی اور
دوسری یہہ کہ سات طواف کری اور تیسری یہہ کہ سات روز تک طواف کری ۱۲ ع بامظہر مولانا **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ
اور روایت ہی عبد اللہ بن سائب سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی درمیان دونون رکنونکی یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کی
ای رب ہمارے دی ہمکو دنیا مین بہلائی اور آخرت مین بہلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ کی سی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **وعن** صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ
قَالَتْ اَخْبَرَتْنِيْ بِنْتُ اَبِيْ تُجْرَاةَ قَالَتْ دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ دَارَ اٰلِ اَبِيْ حُسَيْنٍ نَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَهُوَ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَرَأَيْتُهُ يَسْعٰى وَاِنَّ مِئْزَرَهُ لَيَدُوْرُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اسْعَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ
السَّعْيَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوٰى اَحْمَدُ مَعَ اخْتِلَافٍ اور روایت ہی صفیہ بیٹی شیبہ کی سی کہ کہا خبر دی مجکو بیٹی ابی تجراۃ کی نی کہا گئی مین ساتہہ عورتون
قریش کی گہر ال ابی حسین کی مین تاکہ دیکہین ہم طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ پہرتی ہون درمیان صفا اور مروہ کی یعنی تاکہ مشرف ہووین
اونکی جمال باکمال سی اور مستفید ہووین اونکی عمل و برکت سی پس دیکہا مینی اونکو دوڑتی ہوئی درمیان صفا اور مروہ کی سعی میں کہ تحقیق تہہ بند اونکا البتہ
پہرتا تہا یعنی گرد پاؤن اونکی کی بسبب شدۃ دوڑنیکی اور سنا مینی اونکو کہ فرماتی تہی سعی کرو پس تحقیق اللہ تعالی نی لکہا تمپر سعی کرنا نقل کی یہہ شرح السنہ مین
اور نقل کی احمد نی ساتہہ اختلاف کی **ف** لکہا تمپر سعی کرنا امام شافعی تو اوسکی معنی یہہ لیتی ہین کہ فرض کیا اونکی نزدیک سعی کرنی درمیان صفا اور
مروہ کی فرض ہی جو سعی نکری اوسکا حج باطل ہوتا ہی اور امام اعظم لکہنی کی معنی یہہ لیتی ہین کہ واجب کیا انکی نزدیک سعی کرنی واجب ہی اوسکی ترک سی دم
واجب ہوتا ہی یعنی دنبہ وغیرہ ذبح کرنا آتا ہی ع **وعن** قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلٰى بَعِيْرٍ لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا اِلَيْكَ اِلَيْكَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی قدامہ بن عبد اللہ بن عمار سی
کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سعی کرتی ہوئی درمیان صفا اور مروہ کی اونٹ پر نہ مارنا تہا اور نہ ہانکنا تہا اور نہ تہا کہنا ایک طرف ہو جاؤ
ایکطرف ہو جاؤ نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** اونٹ پر اس سے معلوم ہوا کہ سعی حضرت نی سوار ہوکر کی اور اوپر کی حدیث سی اور اور بعضی حدیثو سی
معلوم ہوتا ہی کہ پیادہ پاکی تطبیق انمین یون دیجاوی کہ کسی سعی کرنی مین پیادہ پا سعی کی اور کسی مین سوار ہوکر تعلیم کی لئی یا بسبب کسی اور عذر کی اور امام ابو حنیفہ
کی نزدیک پیادہ پا سعی کرنی بشرط قدرت کی واجب ہے پس بلا عذر ترک کری تو دم آتا ہی اور نہ مارنا تہا یعنی نہ لوگونکو مارتی تہی اور نہ ہانکنا یعنی ہاتہہ سی ہٹاتی
تہی اونکو اور نہ کہتی تہی ایکطرف ہو جاؤ جیسیکہ عادت ہے بادشاہون اور ظالمون کی اور مقصود اس سے طعن ہے اون لوگونپر کہ یہہ حرکت کرتی ہین ۲ ح ع
وعن يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ اَخْضَرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ
وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی یعلی بن امیہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طواف کیا خانہ کعبہ کا اس حالمین کہ اضطباع کرنی والی تہی ساتہ
چادر سبز کی یعنی سبز خطونکی چادر تہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** اضطباع اسکو کہتی ہین کہ چادر داہنی بغل کی
نیچے سی نکال کر بائین کندہی پر ڈالی جیسی ہاتہی اوڑہتی ہین اور سبب اسطرحکی اوڑہنی کا اوپر مذکور ہو چکا ہی ۲ ح **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ اعْتَمَرُوْا مِنَ الْجِعْرَانَةِ فَرَمَلُوْا بِالْبَيْتِ ثَلٰثًا وَجَعَلُوْا اَرْدِيَتَهُمْ تَحْتَ اٰبَاطِهِمْ ثُمَّ قَذَفُوْهَا عَلٰى عَوَاتِقِهِمُ الْيُسْرٰى رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ
اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب اونکی نی عمرہ کیا جعرانہ سی کہ نام ہی ایک جگہہ کا آٹہہ کوس مکی سی پس
جلد چلی بیچ طواف خانہ کعبہ کی تین بار اور کیا اپنی چادرونکو نیچی اپنی بغلونکی پہر ڈالا اونکو اپنی بائین مونڈہون پر نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** یعنی
اضطباع کیا جو کہ اوپر مذکور ہوا اور اضطباع سنت ہے ساری طوف مین بخلاف رمل یعنی جلدی چلنی کی کہ وہ تین شوطون مین ہے اور نہین مستحب ہے اضطباع
سوا طواف کی اور یہہ جو عوام ابتداء احرام سی اضطباع کرتی ہین حج مین یا عمرہ مین اسکی کچہہ اصل نہین بلکہ مکروہ ہی حالت نماز مین ۲ ع **الفصل
الثالث** فصل تیسری **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْنَا اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيِ وَالْحَجَرِ فِيْ شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَاَيْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ نَافِعٌ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَبَّلَ
يَدَهُ وَقَالَ مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا نہین چہوڑا ہمنی ہاتہہ لگانا ان
دونون رکنون کا رکن یمانی اور حجر اسود کا بہیڑ مین اور نہ بہیڑ مین جبسیکہ دیکہا ہمنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتہہ لگاتی تہی ان دونون کو نقل کی

یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یہہ ہے کہ کہا نافع نے دیکھا مینے ابن عمر کو کہ لگاتی تہی حجر اسود کو ہاتہہ پہر بوسہ دیتی تہی ہاتہہ
اپنی کو اور کہا نہین چہوڑا مینے اسکو جب سے کہ دیکھا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتی ہوی اسکو **وعن** أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتٰبٍ مَّسْطُورٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا شکایت کی مینی
طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ کہ تحقیق مین بیمار ہون یعنی پیادہ یا طواف نہین کر سکتی پس فرمایا طواف کر تو پری پری لوگونکی سوار ہونکی حالت مین کہ تو ہو
سوار پس طواف کیا مینے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی تہی طرف پہلوی خانہ کعبہ کی یعنی متصل دیوار کعبہ کی پڑہتی تہی سورہ طور و کتاب
مسطور نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی سورہ طور ایک رکعت مین پڑہتے جیسیکہ عادت شریف تہی یا دونون رکعتون مین پڑہی ہو اور اس حدیث سی معلوم
ہوا کہ بسبب عذر کی سوار ہوکر طواف کرنا جائز ہی اور بلا عذر نہین جائز اسلیے کہ پیادہ پا طواف کرنا واجب ہے ۱۲ ع **وعن** عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ
رَأَيْتُ عُمَرَ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ مَّا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ
مَا قَبَّلْتُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عابس بن ربیعہ سی کہ کہا دیکھا مینی حضرت عمر کو کہ بوسہ دیتی تہی حجر اسود کو اور کہتی تحقیق مین البتہ جانتا
ہون کہ تحقیق تو پتہر ہی نہ نفع پہونچا سکتا ہی اور نہ ضرر اور اگر تحقیق نہ دیکہا ہوتا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتی تو نہ بوسہ دیتا مین تجکو نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے **ف** یہہ حضرت عمر رض نے اسلیے کہا تا کہ بعضی نو مسلم فتنہ مین نہ پڑین بسبب پوجنی اوسکی اور مراد حضرت عمر رض کی یہہ تہی کہ یہہ پتہر ذاتہ کچہہ نفع اور
ضرر نہین پہونچا سکتا اگرچہ باعتبار بجا اوری حکم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی نفع ہوتا ہی اوسکی چومنی سی کہ ثواب پاتا ہی ۱۲ ع **وعن**
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وُكِّلَ بِهِ سَبْعُونَ مَلَكًا يَعْنِي الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ فَمَنْ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَ
الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالُوْا اٰمِيْنَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ متعین ہین ساتہہ اوسکی ستر فرشتی یعنی رکن یمانی پر پس جو کوئی کہی یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون
تجسے درگذر کرنا گناہونسی اور عافیت دنیا و آخرت مین ای رب ہمارے دی ہمکو دنیا مین بہلائی اور آخرت مین بہلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ کیسی کہتی ہین
فرشتی قبول کر نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** جب رکن یمانی کی یہہ فضیلت ہوئی تو رکن اسود کی اس سے بہی زیادہ ہوگی اور یہہ بہی ہوسکتا ہی کہ یہہ فضیلت
اور خاصیت رکن یمانی ہی کی لیے ہو اور رکن اسود کی لیے اور فضیلتین زیادہ اس سے ہون ورنہین منافات ہی آمین اور اوس حدیث مین جو پہلی گذری کہ حضرت
درمیان دونون رکنون کی ربنا الخ پڑہتی تہی اسلیے کہ جب پہونچی طرف رکن یمانی کی اور شروع کی یہہ دعا تہی مین تو شک نہین ہے کہ واقع ہوگی وہ درمیان
اون دونون کی اسلیے کہ پہیرنا دعا کی لیے طواف مین تو درست ہی نہین جیسیکہ عوام جاہل کرتی ہین ۱۲ ح ۱۲ ع **وعنه** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا
بِاللّٰهِ مُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَّكُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ وَهُوَ فِي تِلْكَ الْحَالِ خَاضَ
فِي الرَّحْمَةِ بِرِجْلَيْهِ كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرِجْلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص کہ طواف کرے خانہ کعبہ کا سات بار اور نہ کلام کرے مگر ساتہہ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ
کی دور کیجاتی ہین اوس سے دس برائیان اور لکہی جاتی ہین واسطی اوسکی دس نیکیان اور بلند کیے جاتی ہین واسطی اوسکی دس درجے اور جو شخص کہ طواف
کرے اور کلام کرے اور وہ بیچ اس حالت کی ہی یعنی حالت طواف مین داخل ہوتا ہی دریائے رحمت مین ساتہہ دونون پانون اپنی کی مانند داخل ہونی والی

ہانکی ساتھہ پانون اپنی کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** کلام کری یعنی کلمات مذکورہ پڑہی اور دوبارہ لائی اسکلام کو تاکہ بیان ثواب کرین غیر اول کی اور
ظاہر معنی بلا تکلف یہہ ہین کہ کلام کری سوائے ان کلمات کی مانند اوراد و اذکار کی اور اخبار علما، اخبار کی ورادر اولیا رکرام کی واللہ علم ع **باب**
الوقوف بعرفة باب ہے بیچ بیان ٹہیرنکی میدان عرفہ مین **ف** عرفہ نام ہی مکان مخصوص کا اور آتا ہی یعنی زمان کی بہی کہ روز عرفہ
ہی اور عرفات ساتہہ لفظ جمع کی فقط بمعنی مکان ہی کی آتا ہی اور جمع باعتبار جوانب اطراف کی ہی اور عرفہ اسکا نام اسلیے کہا گیا کہ حضرت آدم
وحوا مین تعارف واقع ہوا اوس مکان مین بعد اوترنیکی جنت سی یا یہہ نام اسلیے ہوا کہ جبرئیل تعلیم کرتی تہی حضرت ابراہیم کو افعال حج کی اور کہتی تہے
عرفت یعنی پہچانا تو نی وہ کہتی تہی عرفت یعنی پہچانا مینی (پہچانا مین نی) اور وقوف عرفہ کا ایک رکن عظم حج کا ہے دو رکنو مین سے ع ح **الفصل الاول**
فصل پہلے **عن** مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ
فِي هَذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی محمد بن ابی بکر ثقفی سی یہہ کہ اونہون نی پوچہا انس بن مالک سے اوس حال مین کہ دونون جاتی تہی صبح کی وقت منی سی
طرف عرفات کی کہ کسطرح کرتی تہی تم اسدن یعنی عرفہ مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا انس نی لبیک کہتا تہا ہم مین سے لبیک کہنی والا پس
نہ انکار کیا جاتا تہا اوسپر اور تکبیر کہتا تہا تکبیر کہنی والا ہم مین سے پس نہین انکار کیا جاتا تہا اوسپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا طیبی نے کہ تکبیر کہنی جائز ہی
اوسدن حاجیون کی لیی مانند اور اذکار کی ولیکن سنت نہین بلکہ سنت اونکی لیی لبیک کہنی ہی جبتک کہ رمی کرین جمرۃ العقبہ انتہی اور تکبیر کہنی صبح عرفہ سی
پیچہے نمازونکی واجب ہے حاجیون اور غیر حاجیون کی لیی آخر ایام تشریق تک یعنی تیرہوین کی عصر تک اور واجب ہے ہر فرض پڑہنی والی پر فتوی اسیپر ہے
ع ؛ **وعن** جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحَرْتُ هَهُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ وَوَقَفْتُ هَهُنَا
وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هَهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا نحر کیا مینی اس جاگہہ اور
منی تمام جگہہ نحر کرنیکی ہی پس نحر کرو اپنی ڈیرون مین اور وقوف کیا مینی یعنی ٹہیرا اس جاگہہ اور عرفات تمام جاگہہ وقوف کی ہی اور وقوف کیا مینی اس
جاگہہ اور مزدلفہ تمام جاگہہ ہی وقوف کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نحر کیا مینی اس جاگہہ اشارہ کیا حضرت نی طرف جاگہہ معین کے منا مین کہ جہان حضرت نے
نحر کیا تہا اور اب وہ جگہہ معلوم و معروف ہی اوسکو منحر النبی کہتی ہین پس اوسکی طرف حضرت نی اشارہ کرکر کہا کہ مینی تو یہان نحر کیا ہی اور منا مین ہر جگہہ نحر
کرنا درست ہی اور اسیطرح عرفات مین اپنی وقوف کی جگہہ کیطرف اشارہ کرکر فرمایا کہ مینی تو وقوف یہان کیا ہی اور تمام عرفات مین یعنی سوائے بطن عرنہ کی
وقوف درست ہی اور مزدلفہ مین کہ اوسکو جمع بہی کہتی ہین اپنی وقوف کی جگہہ کیطرف کہ قریب مشعر حرام کی ہی اشارہ کرکر فرمایا کہ مین نے تو یہان وقوف کیا ہے
اور تمام مزدلفہ مین وقوف درست ہی سوائی وادی محسر کے اور اسمین شک نہین کہ حضرت کی جگہہ افضل ہے ؛ ع ح **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللَّهُ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّهُ لَيَدْنُو ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ
الْمَلَائِكَةَ فَيَقُولُ مَا أَرَادَ هَؤُلَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی دن کہ زیادہ ہو
از روی آزاد کرنیکی اللہ تعالی اوسمین بندیکو آگ سی دن عرفہ سی یعنی اس عرفہ کی دن عرفات مین سب دنونسی زیادہ اللہ تعالے آزاد کرتا ہی بندونکو آگ سی اور تحقیق
اللہ تعالی البتہ نزدیک ہوتا ہی یعنی ساتہہ رحمت و مغفرت کی پہر فخر کرتا ہی ساتہہ حاجیونکی روبرو فرشتونکی پس فرماتا ہی کیا چاہتی ہین یہہ لوگ یعنی جو کچہہ
یہہ چاہتی ہین وہ دونگا نقل کی یہہ مسلم نی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ خَالٍ لَهُ
يُقَالُ لَهُ يَزِيدُ بْنُ شَيْبَانَ قَالَ كُنَّا فِي مَوْقِفٍ لَنَا بِعَرَفَةَ يُبَاعِدُهُ عَمْرٌو مِنْ مَوْقِفِ الْإِمَامِ جـ ٢

فَاَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْكُمْ يَقُوْلُ لَكُمْ قِفُوْا عَلٰى مَشَاعِرِكُمْ فَاِنَّكُمْ عَلٰى اِرْثٍ مِنْ اِرْثِ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عمرو بن عبد اللہ بن صفوان سے کہ نقل کی اپنی ماموں سے کہ کہا جاتا تہا اوسکو یزید بن شیبان کہا تہی ہم بیچ جگہہ ٹہیرنی اپنی کی کہ تہی واسطی ہمارے بیچ میدان عرفہ کی کہ دور بیان کرتا تہا اوسکو عمرو جگہہ ٹہیرنی امام کیسی بہت دور پس آئی ہماری پاس بیٹی مربع انصاری کی پہر کہا تحقیق میں ایلچی ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سی طرف تمہاری فرماتی ہیں حضرت واسطی تمہاری کہ ٹہیرو اوپر جگہہ عبادت اپنی کی پس تحقیق تم ہو اوپر میراث کی یعنی متابعت کی میراث باپ اپنے کی کہ ابراہیم ہیں اونپر سلام نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** حاصل معنی حدیث کی یہہ ہیں کہ عرب کی ہر قوم وقبیلہ کا اگلی زمانہ میں ایک موقف معین تہا عرفات میں کہ وہان ٹہیرتی تہی اور موقف قبیلہ یزید بن شیبان کا بہت دور تہا موقف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسی کہ موقف امام عبارت اوس سے ہی پس اونہوں نی چاہا کہ حضرت سے عرض کریں کہ ہم آپکی پاس کہڑی ہوں حضرت نی دریافت کیا کہ یہہ سب اسکی درخواست کرینگی ایک صحابہ کی ہاتہہ کہ ابن مربع اونکا نام تہا اونکو یہہ کہلا بہیجا کہ اپنی ہی قدیمی موقف پر رہو جو کہ تمہاری باپ دادی سی چلا آتا ہی کہ مشاعر عبارت اسی سے ہی اتفاق کرو کہ عرفات تمام موقف ہی دور اور نزدیکی موقف امام سی کچہہ فرق نہیں کچہی پس یہہ بات اونکی تسلی کیلئی کہلا بہیجی تا آپسمیں خلاف ونزاع نہ واقع ہو **وعن** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ وَكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ وَكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ طَرِيْقٌ وَمَنْحَرٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو میدان ہی عرفہ کا جگہہ ٹہیرنیکی ہی اور جگہہ ہی منا میں جگہہ نحر کرنیکی ہی اور جو جگہہ ہی مزدلفہ میں جگہہ ٹہیرنیکی ہی اور سب راہیں مکہ کی راہ ہی اور جگہہ نحر کرنیکی نقل کی یہہ ابو داؤد اور دارمی نی **ف** یعنے جس راہ سی مکہ میں جاوین درست ہے اور جس جگہہ مکہ میں بدنہ ذبح کریں روا ہی اسلیے کہ ذبح کرنا اوسکا حرم میں چاہیی اور مکہ حرم میں ہے ولیکن منی میں عادت ہوگئی ہی ذبح کرنیکی کہ دن نحر کی کہ دسوین ذیحجہ کی ہی منی میں ہوتی ہیں وہان نحر کرتی ہیں سو مقصود اصل جواز ہے والا آنحضرت کی وقوف کی جگہہ وذبح کی جگہہ اور راہ اونکی افضل ہیں **وعن** خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلٰى بَعِيْرٍ قَائِمًا فِي الرِّكَابَيْنِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی خالد بن ہوذہ سی کہ کہا دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ فرماتی تہی لوگونکو دن عرفہ کی یعنی عرفات میں اونٹ پر کہڑی ہوکر دونوں رکابوں پر نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** اونچی ہونیکی لیے رکابوں پر کہڑی ہوئی تا دور ونزدیک سب سنیں **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اِلٰى قَوْلِهٖ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی شعیب سے اونسی نقل کی اپنی دادا سی یعنے عبد اللہ بن عمرو سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بہتر دعاؤنکی دعا دن عرفہ کی ہی یعنی عرفات میں یا ہر جگہہ کہ کریں اور بہتر اوس چیز کی کہ کہی مینے اور نبیون نے پہلی مجہسی یہہ ہی نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں شریک کوئی اوسکا اوسکی لیے ہے بادشاہت اور اوسکی لیے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی مالک نی طلحہ بن عبید اللہ سے قول لا شریک لہ تک **وعن** طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رُئِيَ الشَّيْطٰنُ يَوْمًا هُوَ فِيْهِ اَصْغَرُ وَلَا اَدْحَرُ وَلَا اَحْقَرُ وَلَا اَغْيَظُ مِنْهُ فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَمَا ذَاكَ اِلَّا لِمَا يَرٰى مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَاوُزِ اللّٰهِ عَنِ الذُّنُوْبِ الْعِظَامِ اِلَّا مَا رُئِيَ يَوْمَ بَدْرٍ فَاِنَّهٗ قَدْ رَاٰى جِبْرِيْلَ يَزَعُ الْمَلٰٓئِكَةَ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ اور روایت ہی طلحہ بن عبید اللہ بن کریز سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں دیکہا

دیکھا شیطان کسی دن کہ وہ اوسمین بہت ذلیل اور بہت راندہ ہوا اور بہت حقیر اور بہت غصی مین ہوا ہی سی برابر دن عرفہ کی یعنی شیطان
ہمیشہ بہلائیان دیکہکر اومیونسی غصہ کہاتا ہی اور خوار ہوتا ہی اور روز عرفہ کی سب دنونسی زیادہ خوار اور غصہ ناک ہوتا ہی اور نہین ہی یہہ مگر اس سبب سے
کہ دیکہتا ہی اوترنا رحمت کا یعنی خاص و عام پر اور معاف کرنا اللہ کا بڑی گناہونکو مگر وہ کہ دیکہا گیا دن بدر کے یعنی اوسدن کہ فتح مسلمانونکی اور عزت
اور شوکت اسلام کی ہوئی خواری وغیرہ شیطانکی مانند خواری وغیرہ عرفہ کی تہی یا زیادہ پس تحقیق شیطان نے دیکہا جبرئیل کو کہ ترتیب دیتے ہین اور برابر کرتی ہین
فرشتونکی صفونکو یعنی مشرکونکی لڑائی کی لیے نقل کیے یہہ مالک نے بطریق ارسال کی اور شرح السنہ مین روایت کی یہہ حدیث ساتھ لفظ مصابیح کی **وعن** جابر قال
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ إِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِي بِهِمُ الْمَلٰئِكَةَ فَيَقُوْلُ انْظُرُوْا
إِلٰى عِبَادِيْ أَتَوْنِيْ شُعْثًا غُبْرًا ضَاجِّيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ أُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُوْلُ الْمَلٰئِكَةُ يَا رَبِّ فُلَانٌ كَانَ يُرَهَّقُ
وَفُلَانٌ وَفُلَانَةٌ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ عَتِيْقًا مِنَ النَّارِ
مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہوتا ہی دن عرفہ کا تحقیق اللہ تعالی نزول فرماتا ہے
طرف آسمان دنیا کی یعنی قریب ہوتا ہی ساتہہ رحمت و احسان و کرم کی پہر فخر کرتا ہی ساتھ حاجیونکی روبرو فرشتونکی اور فرماتا ہی دیکہو طرف میرے بندونکی
آئی میری پاس پراگندہ بال گرد آلودہ چلاتی ہوئی راہ دور سے یعنی ساتہہ لبیک ذکر کی گواہ کرتا ہوں مین تمکو کہ تحقیق بخشا مینی اونکو پہر کہتی ہین فرشتی ای پروردگار
ہمارے فلانا شخص ہے کہ نسبت بہ گناہ کیا جاتا ہی اور فلانا شخص اور فلانی عورت گناہ کرتی ہین فرمایا حضرت نی فرماتا ہی اللہ عز و جل کہ تحقیق بخشا مینی اونکو بہی فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس نہین کوئی دن کہ بہت آزاد کیی جاوین اوسمین آگ سی برابر دن عرفہ کی نقل کی یہہ شرح السنہ مین **الفصل الثالث**
فصل تیسری **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِيْنَهَا يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوْا يُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ فَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ
فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيْضَ مِنْهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ أَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی قریش اور جو شخص کہ تابع تہی دین قریش کے کہڑی ہوتی تہی مزدلفہ مین اور تہی قریش نام رکہی جاتی ہین حمس یعنی شجاع اور
تہی تمام عرب ٹہیرتی تہی بیچ میدان عرفہ کی پس جبکہ آیا اسلام حکم کیا اللہ نی نبی اپنی کو یہہ کہ اوین عرفات مین اور ٹہیرین اوسمین پہر پہرین وہانسی پس یہہ ہے
معنے ہین قول اللہ عز و جل کی پہر پہر واوس جگہہ سی کہ پہرتی ہین لوگ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مزدلفہ حرم مین ہے اور عرفات حل مین پس قریش وجوکہ تابع
اونکی دین کی تہی مزدلفہ مین ٹہیرتی تہی واسطی ترفع اور تفوق کی لوگونپر اور کہتی تہی کہ ہم اہل اللہ اور رہنے والی اوسکی حرم کی ہین ہم حرم سے باہر نہین نکلتی کی واسطے
قریش کے اور لوگ عرفات مین ٹہرتی تہی پس جب اسلام آیا تو قریش منع کیی گئی اس سے اور حکم ہوا کہ عرفات مین وقوف کیا کرین جیسی اور لوگ کرتی ہین **وعن**
عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لِأُمَّتِهٖ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ فَأُجِيْبَ أَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلَا
الْمَظَالِمَ فَإِنِّيْ اٰخُذُ لِلْمَظْلُوْمِ مِنْهُ قَالَ أَيْ رَبِّ إِنْ شِئْتَ أَعْطَيْتَ الْمَظْلُوْمَ مِنَ الْجَنَّةِ وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ فَلَمْ يُجَبْ عَشِيَّتَهٗ فَلَمَّا أَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ
أَعَادَ الدُّعَاءَ فَأُجِيْبَ إِلٰى مَا سَأَلَ قَالَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ تَبَسَّمَ فَقَالَ لَهٗ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ إِنَّ
هٰذِهٖ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتَ تَضْحَكُ فِيْهَا فَمَا الَّذِيْ أَضْحَكَكَ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ قَالَ إِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ إِبْلِيْسَ لَمَّا عَلِمَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
قَدِ اسْتَجَابَ دُعَائِيْ وَغَفَرَ لِأُمَّتِيْ أَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ يَحْثُوْهُ عَلٰى رَأْسِهٖ وَيَدْعُوْ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ
فَأَضْحَكَنِيْ مَا رَأَيْتُ مِنْ جَزَعِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ
اور روایت ہی عباس بن مرداس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا مانگی واسطی امت اپنی کی عرفہ کی شام کو بخشش کے پس قبول کی گئی کہ تحقیق بخشا

بخشا واسطی اونکی سوائے حقوق بندونکی پس تحقیق مین لونگا واسطی مظلوم کی حق وسکا ظالم سی کہا حضرت نے ای رب میرے اگر چاہی تو دی مظلوم کو نعمتون جنت
کیسے یعنی بدلی اوسکی حق کی کہ ظالم نی لیا ہی اور بخشدی واسطی ظالم کی پس نہ قبول کی گئی عرفہ کی شام کو پس جب صبح کی حضرت نی مزدلفہ مین پہر مانگی دعا پس
قبول کی گئی وہ چیز کہ مانگی تہی کہا راوی نی پس ہنسی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یا کہا راوی نی مسکرائی پس کہا واسطی حضرت کی ابو بکر اور عمر نی قربان
ہو باپ میرا اور ماں میری تمہارے تحقیق یہہ ہے وقت کہ نہین ہے تم ہنستی اوسمین یعنے مقتضای حال اس ساعت کا نہین ہے کہ ہنسو تم پس کس چیز نی ہنسایا
تمکو ہمیشہ ہنساوی اللہ تمہارے دانتونکو یعنی ہمیشہ خوش رہو فرمایا حضرت نی کہ تحقیق دشمن خدا ابلیس نے جب جانا کہ تحقیق اللہ عزوجل نی قبول کی دعا میری
اور بخشا واسطی امت میری کی لی مٹی پس شروع کی ڈالنی مٹی اپنی سر پر اور پکارنا شروع کیا ساتہہ ویل در ہلاکت کی یعنی کہنی لگا واویلا واثبورا پس ہنسایا مجکو
اوسچیز نی کہ دیکہی مینی اضطراب اوسکی سی نقل کیے یہہ ابن ماجہ نی اور نقل کیے بیہقی نی کتاب بعث و نشور مین مانند اسکی **ف** ظاہر اسحدیث سی معلوم ہوتا ہے
کہ مغفرۃ عام ہوئی کہ حق اللہ بہی بخشی گئی اور حق بندون کے بہی لیکن یہہ قابل قید لگانی کی ہی کہ جو حضرت کی ساتہہ تہی وس سال مین اونکی لیی یہہ بات ہوئی
یا اوسکی حق مین ہے کہ جسکا حج مقبول ہو کہ فسق و فجور حج مین نہ واقع ہو یا محمول ہی اوس ظالم پر کہ توبہ کی لیکن عاجز ہی ادائے حقوق سی اسلیی کہ فرمایا اللہ تعالی نے
ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشاء **ع** جاننا چاہیی کہ شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہونچیگی ہر مسلمان کو خواہ صالح ہو خواہ گنہگار پس صالح
کی زیادہ کریگا اللہ تعالی درجات جنت مین بسبب شفاعت کی اور بخشیگا اکثر گنہگار ونکو بسبب شفاعت انکیکی پہر داخل کریگا اونکو جنت مین اور جو لوگ کہ
دوزخ مین ہونگی پس اثر حضرت کی شفاعت کا اونکی حق مین یہہ ہوگا کہ کم ہو جائیگا عذاب اور کم ہو جاویگی مدت اور اسیطرح مغفرت اللہ تعالی کی پہونچیگی انشاء اللہ
تعالی ہر مسلمان کو خواہ صالح ہو خواہ فاجر پس صالح کی تو درجی بلند ہونگی جنت مین زیادہ اوسچیز سی کہ مستحق تہا اوسکا بسبب عمل کی اور فاجر کو یا تو داخل
کریگا جنت مین بغیر عذاب کے یا کم کردیگا مدت اوسکی عذاب کے پس یہہ ہے ایک نوع ہی مغفرت کی ۔ مولانا ولی اللہ رح

باب الدفع من عرفة والمزدلفة

اب ہی بیچ بیان پہرنیکی عرفات و مزدلفہ سی

الفصل الاول

فصل پہلی عن هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سُئِلَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِيْنَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ہشام بن عروہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی عروہ سی کہا عروہ نی پوچہی گئی اسامہ بن زید
کسطرح تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتی حجۃ الوداع مین جسوقت کہ پہری عرفات سے کہا تہی چلتی جلد پس جب پاتی راہ کشادہ دوڑاتی یعنی تیز
سوا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهٗ زَجْرًا شَدِيْدًا وَضَرْبًا لِلْاِبِلِ فَاَشَارَ بِسَوْطِهٖ اِلَيْهِمْ وَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْاِيْضَاعِ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ وہ پہری ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دن عرفہ کی یعنی عرفات سے طرف منی کی پس سنی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی پیچہی اپنی زجر شدید یعنی ہانکنا جانور ونکا ساتہہ آواز بلند کی اور مارنا اونٹونکو پس اشارہ کیا ساتہہ کوڑی اپنی کی طرف لوگونکی یعنی تاکہ
متوجہ ہون طرف حضرت کی اور سنین بات حضرت کی اور فرمایا ای لوگو لازم ہی تمکو آرام سی چلنا اسلیی کہ تحقیق نیکی نہین ہے دوڑانا نقل کیے یہہ بخاری
نی **ف** یعنی نیکی فقط دوڑانی ہی مین نہین ہے بلکہ ساتہہ ادا کرنی افعال حج کی اور پرہیز کرنی ممنوعات کی ہی حاصل یہہ کہ جلدی کرنی نیکیونکی طرف
خوب ہے لیکن نہ اسطرح کہ پہونچی طرف مکروہات کی اور مترتب ہو اوسپر گناہ پس منافات ہوئی اسحدیث مین اور پہلی حدیث مین **ع** وَعَنْهُ
اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ اِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ اَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى
فَكِلَاهُمَا قَالَ لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ

اسامہ بن زید تھے پیچھے بیٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عرفہ سے مزدلفہ تک پھر پیچھے بٹھالیا فضل کو مزدلفہ سے منا تک پس دونوں نے کہا ہمیشہ رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتے یہانتک کہ پھینکی کنکری جمرۃ العقبہ پر یعنی دن نحر کے جب پہلی کنکری جمرۃ العقبہ پر ماری تو لبیک کہنی موقوف کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابن عمر قال جمع النبي صلى الله عليه وسلم المغرب والعشاء بجمع كل واحدة منهما باقامة ولم يسبح بينهما ولا على اثر كل واحدة منهما رواه البخاري اور روایت ہے ابن عمر سے کہا جمع کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب و عشا کی مزدلفہ میں یعنی عشا کے وقت میں دونوں اکٹھی پڑہیں پڑہی ہر ایک اونمیں سے ساتھہ تکبیر کے یعنی مغرب کے لیے جدی تکبیر کہی اور عشا کے لیے جدی اور نفل نہ پڑہی درمیان اون دونوں کے اور نہ پیچھے ہر ایک کے اون دونوں میں سے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ان نمازونکی بعد جو نفل پڑہنے کی نفی کی تو اس سے نفی سنتونکی اور وترونکی بعد ان دونونکی نہیں لازم آتی ؛ ع باب قصہ حجۃ الوداع میں جو بڑی حدیث جابر سے گذری اور اوسمیں جو یہہ جملہ ہے لم یسبح بینہما شیئا اسکی شرح میں ملا علی رح نے لکھا ہے کہ جب مغرب و عشا مزدلفہ میں پڑہ چکے تو سنتیں مغرب کی اور عشا کی اور وتر پڑہے چنانچہ ایک روایت میں ہے یہ آیا ہے انتہی اور شیخ عابد سندی نے بیچ حاشیہ درمختار کے اسمیں اختلاف نقل کرکر لکھا ہے کہ صحیح یہہ ہے کہ بعد عشا کی سنتیں اور وتر پڑہے **وعن** عبد الله بن مسعود قال ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى صلوة الا لميقاتها الا صلوتين صلوة المغرب والعشاء بجمع وصلى الفجر يومئذ قبل ميقاتها متفق عليه اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا نہیں دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑہی ہو کوئی نماز مگر اپنی وقت میں سوائے دو نماز کے نماز مغرب کے اور عشا کی مزدلفہ میں یعنی مغرب کی نماز عشا کی وقت میں پڑہی اور پڑہی نماز فجر کی اوس دن یعنی مزدلفہ میں دن نحر کی پہلی وقت اوسکے سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** سوائے دو نمازونکی الخ اور نماز ظہر اور عصر کی جو حضرت نے عرفات میں جمع کی ہیں کہ عصر ظہر کے وقت میں پڑہی اوسکا ذکر یہان نہیں کیا اسلیے کہ ہر کوئی جانتا تھا بسبب اسکے کہ دن تھا حاجت اوسکی بیان کرنیکی کچھ نہیں اور پہلی وقت سے مراد یہہ ہے کہ تاریکی میں پڑہی پہلی وقت معمولی سے کہ اوجالی میں پڑہتے تھے نہ یہہ کہ پڑہی پہلی فجر کی اسلیے کہ پہلی فجر سے پڑہنی نماز فجر کی درست نہیں سب عالمونکی نزدیک ؛ ع **وعن** ابن عباس قال انا ممن قدم النبي صلى الله عليه وسلم ليلة المزدلفة في ضعفة اهله متفق عليه اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا میں اون شخصوں میں تھا کہ آگے بھیجا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات کو بیچ زمرے ضعیفوں اہل اپنے کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ضعیفوں سے مراد عورتیں اور لڑکے ہیں اونکو حضرت نے پہلی روانہ کردیا تھا منا کو اونمیں ابن عباس بھی تھے اور حضرت بعد روشن ہونی صبح کے پہلی طلوع ہونی آفتاب کے سوار ہوئے سنت یہی ہے اور حضرت نے اہل کو بھیج دیا تاکہ ایذا نہ پاویں بسبب اژدحام کے یہہ جائز ہے اور اور روایت میں آیا ہے چنانچہ وہ آگے آتی ہے کہ حضرت نے ان لوگونکو آگے روانہ کیا اور یہہ فرمایا کہ رمی جمرہ العقبہ کی نکرنا مگر بعد نکلنے آفتاب کے مذہب امام اعظم رح کا بہی یہی ہے اور بعضی روایتوں میں مطلق آیا ہے کہ جاؤ اور رمی جمرۃ العقبہ کی کرو اوسپر امام شافعی اور امام احمد نے عمل کیا ہے کہ اونکی نزدیک بعد آدہی رات کی رمی جمار جائز ہے ؛ ح **وعنه** عن الفضل بن عباس وكان رديف النبي صلى الله عليه وسلم انه قال في عشية عرفة وغداة جمع للناس حين دفعوا عليكم بالسكينة وهو كاف ناقته حتى دخل محسرا وهو من منى قال عليكم بحصى الخذف الذي يرمى به الجمرة وقال لم يزل رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبي حتى رمى الجمرة رواه مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن عباس سے کہ نقل کی فضل بن عباس سے اور تھے فضل سوار پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی جبکہ چلے مزدلفہ سے منا کو یہہ کہ حضرت نے فرمایا بیچ شام عرفہ کی اور صبح مزدلفہ کی لوگونکو جسوقت

کہ پہری اور جلد ہانکین سواریان اور مار کوٹ بہت کی لازم ہی تمکو چلنا ساتہہ آہستگی کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم روکی ہوئی تہی اونٹنی اپنی کو یہانتک کہ داخل ہوئی میدان محسر مین اور وہ ہی منی سی فرمایا لازم ہی تمکو اوٹہا لینا کنکریون کا یعنی اس میدان سی مانند کنکریون خذف کی کہ ماری جاوینگی جمرہ پر یعنی مناروں پر اور کہا فضل نی کہ ہمیشہ رہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتی یہانتک کہ ماری کنکری جمرہ کو یعنی الجمرة العقبہ کو جب پہلے کنکری ماری تو لبیک کہنی موقوف کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** فرمایا یہہ شام عرفہ کی یعنی جبکہ عرفات سے مزدلفہ کو چلی اور اوسوقت فضل حضرت کی ساتہہ سوار نہ تہی اور صبح مزدلفہ کی یعنی جبکہ مزدلفہ سی منا کو آتی تہی اور اوسوقت فضل حضرت کی ساتہہ سوار تہے اور محسر منی سی ہی یعنی وہ ایک جگہہ ہی منے کی قریب آخر مزدلفہ مین اور خذف کہتی ہین اسکو کہ چہوٹی کنکری یا گٹہلی کہجور کی دونون شہادہ کی انگلیون مین رکہکر پہینکتی ہین اور مراد یہہ ہے کہ چہوٹی چہوٹی کنکریان چنی چنی برابر کہ جیسی وہ ہوئی ہین یہان سی اوٹہالو اور کنکریان جس جگہہ سی اوٹہاوین جائز ہی مگر وہ کنکریان کہ مناروں پر ایکدفعہ ماری جاوین پہر اونکو نہ اوٹہاوی اور اگر اونمین سی ہی اوٹہاوی جائز ہی ولیکن خلاف اولے ہے اور شمنی نے شرح نقایہ مین لکہا ہے کہ اون کنکریونسی مکرر کرنی کفایت نکرے گی لیکن یہہ فعل مکروہ ہے اور اسمین ہے اختلاف ہے کہ سات کنکریان اوٹہاوے کہ واسطے رمی جمرة العقبہ کے آج کام اوینگی یا ستر اوٹہاوے کہ سات تو آج کام آوین اور تریسٹہہ اور دونون کی لیے رکہی علیحدہ

وعن جابر قال افاض النبي صلى الله عليه وسلم من جمع وعليه السكينة وامرهم بالسكينة واوضع في وادي محسر وامرهم ان يرموا بمثل حصى الخذف وقال لعلي لا اراكم بعد عامي هذا اور روایت ہی جابر سی کہ کہا چلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سی اور اونپر تہی تسکین چلنی مین اور حکم کیا لوگونکو ساتہہ آہستہ چلنی کی اور جلدی چلائی اونٹنی اپنی بیچ میدان محسر کی اور حکم کیا لوگونکو یہہ کہ مارین ساتہہ مانند کنکری خذف کی یعنی چنی چنی برابر اور فرمایا حضرت نی یعنی صحابہ کو کہ شاید کہ مین نہ دیکہونگا تمکو پیچہی اس برس کے **ف** یعنی مین انتقال کرونگا احکام دین کی اور حج کی مجہسی معلوم کر لو اسی سبب سے اس حج کو حجة الوداع کہتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تعلیم کیے احکام اور وداع کیا یارونکو اور سال آیندہ مین کہ گیارہوان سال ہجری تہا ربیع الاول کو حضرت کا انتقال ہوا ۱۲ ح ع **لم اجد هذا الحديث في الصحيحين الا في جامع الترمذي مع تقديم وتاخير** کہا صاحب مشکوة نی کہ نہین پائی مینی یہہ حدیث بخاری و مسلم مین مگر پائی جامع ترمذی مین ساتہہ تقدیم و تاخیر کی یعنی صاحب مصابیح جو اسکو پہلی فصل مین لایا تو دلالت کرتا ہی کہ صحیحین کی ہی اور وہ اسمین سے نہین پس چاہیی تہا کہ اسکو پہلی فصل مین نہ لاتا دوسری فصل مین لاتا اور اعتراض پہر بہی باقی رہتا بسبب تقدیم و تاخیر کی

الفصل الثانی فصل دوسری **عن محمد بن قيس بن مخرمة قال خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان اهل الجاهلية كانوا يدفعون من عرفة حين تكون الشمس كانها عمائم الرجال في وجوههم قبل ان تغرب ومن المزدلفة بعد ان تطلع الشمس حين تكون كانها عمائم الرجال في وجوههم وانا لا ندفع من عرفة حتى تغرب الشمس وندفع من المزدلفة قبل ان تطلع الشمس هدينا مخالف لهدي عبدة الاوثان والشرك رواه** روایت ہی محمد بن قیس بن مخرمہ سی کہ کہا خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس فرمایا کہ تحقیق اہل جاہلیت کہ تہی پہرتے عرفات سے جسوقت کہ ہوتا آفتاب گویا کہ پگڑیان ہین مردونکی بیچ چہرون اونکی پہلی غروب ہونیکی یعنی چلتی عرفات سی پہلی ڈوبنی آفتاب کی اور چلتی مزدلفہ سی بعد نکلنی آفتاب کے اوسوقت کہ ہوتا آفتاب گویا کہ پگڑیان ہین مردونکی اوپر چہرون اونکی اور تحقیق ہم نہین چلین گی عرفات سے یہانتک کہ غروب ہو آفتاب اور چلین گے ہم مزدلفہ سی پہلی نکلنی آفتاب کی طریقہ ہمارا مخالف ہی بت پوجنی والون کی طریقہ کی اور شرک کرنی والونکی طریقہ کی **ف** پگڑیان مردونکی یعنی آدہا آفتاب باہر ہوتا تہا اور آدہا غروب مشابہت پگڑی کی ساتہہ اسلیی دی کہ آدہا کرہ پگڑی کی شکل ہوتا ہی اور اسیطرح مزدلفہ سی ایسی وقت چلتی کہ آدہا آفتاب طلوع ہوتا اور آدہا نہ اور بعد لفظ رواہ کی اصل نسخہ مین سفیدی چہوٹی ہوئی ہی اور ایک صحیح نسخہ مین لکہا ہی حاشیہ پر رواہ البیہقی ای فی شعب الایمان و لفظ البیہقی خطبنا

وساقہ بنحوہ ٭ م ح ٭ ع وعن ابن عباس قال قدمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المزدلفۃ اغیلمۃ بنی عبد المطلب علی حمرات فجعل یلطح افخاذنا ویقول ابینی لا ترموا الجمرۃ حتی تطلع الشمس رواہ ابو داود والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا آگے بہیجا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی منا کو رات مزدلفہ کی مین یعنے عید الضحی کی شب مین کہ ہم کتنی ایک لڑکی تہی اولاد عبد المطلب کی سی سوار گدہونپر پس شروع کیا حضرت نی کہ مارتی تہی ہمارے رانونپر یعنی از راہ محبت کی وقت رخصت کی اور فرماتی تہی اے چہوٹی بیٹو میری نہ پہینکنا تم کنکریان مناری یعنی جمرۃ العقبہ پر یہانتک کہ نکلے آفتاب نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** یہہ دلیل ہی اسپر کہ نہین جائز ہی رمی رات مین اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ اور اکثر علما کا اور امام شافعی کی نزدیک آدہی رات کی بعد سے جائز ہی اور بعد طلوع فجر کی رمی کرنی جائز ہی سبکی نزدیک لیکن امام ابو حنیفہ کی نزدیک جائز ہی ساتہہ کراہت کی اور بعد طلوع آفتاب کے مستحب ہے ٭ م ع ح ٭ وعن عائشۃ قالت ارسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بام سلمۃ لیلۃ النحر فرمت الجمرۃ قبل الفجر ثم مضت فافاضت وکان ذلک الیوم الذی یکون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عندھا رواہ ابو داود اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ام سلمہ کو یعنی مزدلفہ سی منا کو رات عید قربانکی پس کنکریان ماریں مناری پر یعنی جمرۃ العقبہ پر پہلی فجر کی پہر چلیں اور طواف کیا یعنے طواف فرض اور تہا یہہ دن ایسا دن کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اونکی پاس یعنے اونکی نوبت کا دن تہا نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** اسمین اشارہ ہی طرف سبب بہیجنی اونکی کے اسے اور طرف سبب رمی کی رات سی اور طواف افاضہ کرنی کی دن مین بخلاف اور بی بیونکی کہ اونہون نی رات آیندہ مین طواف افاضہ کیا اور شافعی نی دلیل پکڑی ہی ساتہہ اسحدیث کی اوپر جائز ہونی رمی جمرہ کی پہلی فجر کی اگرچہ افضل بعد فجر کی ہی اور اوروں نی کہا کہ یہہ رخصت ام سلمہ ہی کو تہی اور اوروں کو درست نہین پہلی فجر کی بسبب حدیث ابن عباس کے اور ممکن ہے کہ فجر سی مراد نماز فجر ہو ٭ ع وعن ابن عباس قال یلبی المقیم او المعتمر حتی یستلم الحجر رواہ ابو داود وقال وروی موقوفا علی ابن عباس اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا لبیک کہے مقیم یا عمرہ کرنی والا یہانتک کہ بوسہ دے حجر اسود کو نقل کی یہہ ابو داود نی یعنی مرفوع اور کہا ابو داود نی کہ روایت کی گئی ہی یہہ موقوف ہی ابن عباس پر **ف** مقیم یعنے جو کہ مکی کا رہنی والا ہو عمرہ کرنی والونمین سی اور یا عمرہ کرنی والا یعنی جو کہ باہر کا آیا ہو اعمرہ کری پس او تنویع کی لیے ہی اور یہانتک کہ بوسہ دے الخ مقصود یہہ ہے کہ عمری مین موقوف کری لبیک وقت چومنی حجر اسود کی جیسے کہ حج مین موقوف کرتی ہین ساتہہ رمی جمرۃ العقبہ کی ٭ ع ح

الفصل الثالث

فصل تیسری عن یعقوب بن عاصم بن عروۃ انہ سمع الشرید یقول افضت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما مست قدماہ الارض حتی اتی جمعا رواہ ابو داود روایت ہی یعقوب بن عاصم بن عروہ تابعی سی یہہ کہ اونسی سنا شرید صحابی کو کہ کہا پہرا مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی عرفات سی پس نہ لگی پانون حضرت کی زمین کو یہانتلک کہ آئی مزدلفہ مین نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** مقصود یہہ ہے کہ تمام راہ مین حضرت سوار چلی پیادہ پا نہین چلی نہ یہہ کہ اصلا زمین پر اوتری ہی نہین اسلیے کہ صحیح بخاری مین آیا ہے کہ حضرت راہ مین درہ پہاڑکی طرف تشریف لیگئی اور پیشاب کیا پہر وضو کیا اور اسامہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ نماز کا وقت آیا فرمایا نماز آگی ہی یعنے مزدلفہ مین پڑہینگی ٭ م ح وعن ابن شہاب قال اخبرنی سالم ان الحجاج بن یوسف عام نزل بابن الزبیر سال عبد اللہ کیف تصنع بالموقف یوم عرفۃ فقال سالم ان کنت ترید السنۃ فھجر بالصلوۃ یوم عرفۃ فقال عبد اللہ بن عمر صدق انہم کانوا یجمعون بین الظہر والعصر فی السنۃ فقلت لسالم افعل ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال سالم وھل

يَتَّبِعُوْنَ ذٰلِكَ اِلَّا سُنَّتَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن شہاب سے کہا خبر دی مجکو سالم بن عبداللہ بن عمر نی یہہ کہ حجاج بن یوسف نی اوس سال کہ قتل کیا عبداللہ بن زبیر کو یعنی مکہ مین آنکر پوچھا عبداللہ بن عمر سی کہ کسطرح کرین ہم بیچ ٹہیرنی کی دن عرفہ کی یعنی نماز ظہر و عصر کی پہلی وقوف کی پڑہین یا پیچھی پس کہا سالم نی اگر ارادہ کرتا ہی تو سنت کا پس سویری پڑہ یعنی ظہر و عصر دن عرفہ کی پس کہا عبداللہ بن عمر نی کہ سچ کہا سالم نی کہ تہی صحابہ جمع کرتی درمیان ظہر و عصر کی واسطی ادا کرنی طریقہ سنت کی کہا ابن شہاب نی کہ کہا مینی سالم کو کہ کیا کیا ہی یہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس کہا سالم نی کہ نہین اتباع کرتی اسمین یعنی اسطرح نماز پڑہنی مین مگر طریقہ پیغمبر خدا کا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** حجاج بن یوسف ظالم مشہور ہی کہ جسنی ایک لاکھہ اور بیس ہزار آدمی باندہ کر قتل کیی تہی وہ عبدالملک بن مروان کی طرف سی عبداللہ بن زبیر پر چڑہ کر آیا تہا مکی مین اور اونکو سولی پر کہینچا بعد ازان عبدالملک نی اوسی سال حجاج بن یوسف کو امیر کیا حاجیون پر اور حکم کیا اوسکو کہ پیروی کرنا تمام افعال حج مین عبداللہ بن عمر کی اقوال و افعال کی اور پوچہتا رہنا اونسی مسائل حج کی اور مخالفت اونکی نکرنا پس اسی حالت مین اونسے یہہ مسئلہ مذکور ہی پوچھا

باب رمی الجمار

یعنی باب ہی بیچ بیان پہینکنی کنکریون کی منارون پر **ف** جمار اصل مین سنگریزون کو کہتی ہین اور جمار حج نام اون سنگریزون کا ہی کہ منارون پر ماری جاتی ہین اور جن منارون پر کہ وہ سنگریزی ماری جاتی ہین اونکو جمرات کہتی ہین بسبب پہینکنی جمار کی اونپر اور جمرات تین ہین جمرہ اولی اور جمرہ وسطی اور جمرہ العقبہ عید کی روز تو فقط جمرۃ العقبہ ہی پر کنکریان ماری ہین اور گیارہوین اور بارہوین اور تیرہوین کو تینون پر اور اونپر کنکریان مارنی واجب ہے

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَقُوْلُ لِتَاْخُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ فَاِنِّيْ لَا اَدْرِيْ لَعَلِّيْ لَا اَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِيْ هٰذِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی جابر سی کہ کہا دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مارتی تہی کنکریان سوار اپنی سواری پر دن نحر کی اور فرماتی کہ سیکہو افعال حج کی اپنی کہ تحقیق مین نہین جانتا شاید کہ مین نہ حج کرون پیچھی اس حج اپنی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہا شافعی نی کہ مستحب ہے اوسکو کہ پہونچی منا مین سوار یہہ کہ رمی کری جمرۃ العقبہ کو دن نحر کی سوار اور جو کوئی پہونچی منا مین پیادہ رمی کری جمرۃ العقبہ کو پیادہ اور گیارہوین بارہوین کو رمی کری سب جمرات کو پیادہ اور تیرہوین کو سوار اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ جو رمی کہ بعد اوسکی رمی ہی جیسیکہ رمی جمرہ اولی اور جمرہ وسطی کی اوسمین افضل یہہ ہے کہ پیادہ ہو کری اسلیی کہ بعد اوسکی کہڑا رہنا ہی اور دعا کرنی اور حالت پیادہ پائی کی قریب تر ہے ساتہہ عاجزی کی اور جو کچہہ کہ حدیثون صحیحہ مین آیا ہی یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی رمی جمرۃ العقبہ کی کی دن نحر کی سوار اور دونون رمی کی پیادہ سب پر ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مارتی منار کو ساتہہ مانند کنکریون خذف کی یعنی چہوٹی چہوٹی کنکریونکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** طور کنکریان پہینکنی کا مختلف لکہا ہی لیکن صحیح یہہ ہے کہ اونگلی شہادت اور انگوٹہی کی سر سی پکڑ کر یعنی چٹکی مین رکہکر پہینکی اور معمول ہی اب اسیطرح ہی ش ع **وَعَنْهُ** قَالَ رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَاَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا پہینکین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کنکریان منار پر دن نحر کی وقت چاشت کی اور پیچھی دن نحر کی جسوقت کہ دوپہر ڈہلی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اگر کنکریان منار پر ڈال دی پہینکی نہین تو کافی ہی لیکن برا ہے بخلاف رکہہ دینی کی کہ یہہ کافی ہی نہین اور ضحوہ کہتی ہین بعد طلوع آفتاب سے زوال کی پہلی تک کو اور پیچھی دن نحر کی یعنی ایام تشریق مین کہ تیرہوین تک ہین بعد زوال کی رمی کرتی تہی کہا ابن ہمام نی کہ اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ وقت رمی کا دوسرے دن یعنی گیارہوین کو نہین ہوتا ہی مگر بعد زوال کی اور اسیطرح تیسری دن پہر اگر مکی کو جاوے تو پہلی ہونی فجر تیرہوین کے چلا جاوے اور اگر بعد

قبر کی جاویگا تو رمی ضروری ہی اور اوس دن پہلی زوال کی بہی رمی جائز ہی ۱۲ ع **وعن** عبد الله بن مسعود انه انتهى الى الجمرة الكبرى فجعل البيت عن يساره ومنى عن يمينه ورمى بسبع حصيات يكبر مع كل حصاة ثم قال هكذا رمى الذي انزلت عليه سورة البقرة متفق عليه اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے یہہ کہ وہ پہونچی طرف جمرۂ کبری کی یعنی جمرة العقبہ کی پس کیا خانہ کعبہ کو بائیں طرف اپنی اور منی کو داہنی اپنی اور پہینکیں سات کنکریاں اللہ اکبر کہتی تہی ساتہہ ہر کنکری کی پہر کہا ابن مسعود نی کہ اسیطرح سی پہینکیں کنکریاں اوس شخص نی کہ اوتاری گئی اوس پر سورۂ بقرہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پس کیا کعبہ کو بائیں طرف اور منی کو داہنی طرف اور اور جمرات کو رمی کرے تو مستحب ہے کہ قبلہ رو کہڑا ہووی ۱۲ اور بیہقی نی روایت کیا ہی کہ حضرت تکبیر کہتی تہی ساتہہ ہر کنکری کی اللہ اکبر اللہ اکبر اللهم اجعله حجا مبرورا وذنبا مغفورا وعملا مشكورا اور خاص سورہ بقرہ کو اسلیی ذکر کیا کہ اوسمیں افعال حج کی مذکور ہیں ۱۲ ع **وعن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الاستجمار تو ورمي الجمار تو والسعي بين الصفا والمروة تو والطواف تو واذا استجمر احدكم فليستجمر بتو رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ استنجا طاق ہی یعنی ڈہیلی لیوی اور پہینکنا کنکریوں کا طاق ہی یعنی سات کنکریاں پہینکی اور پہرنا درمیان صفا اور مروی کی طاق ہی یعنی سات بار اور گرد پہرنا خانہ کعبہ کی طاق ہے یعنی سات بار اور جسوقت کہ دہونی اگر کی لیوی ایک تمہارا پس چاہیی کہ طاق لیوی یعنی تین بار یا پانچ بار یا سات بار نقل کی یہہ مسلم نی **ف** سات سات کنکریاں پہینکنی جمرات پر واجب ہے اور سات بار سعی کرنی درمیان صفا اور مروی کی واجب ہے اور طواف میں سات بار پہرنا فرض ہی جمہور کے نزدیک اور ہمارے نزدیک چار اشواط یعنی پہیرے فرض ہیں اور باقی واجب ع ۱۲

الفصل الثانی فصل دوسری

عن قدامة بن عبد الله بن عمار قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يرمي الجمرة يوم النحر على ناقة صهباء ليس ضرب ولا طرد وليس قيل اليك اليك رواه الشافعي والترمذي والنسائي وابن ماجة والدارمي روایت ہی قدامة بن عبد اللہ بن عمار سی کہ کہا دیکہا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پہینکتے تہی کنکریاں یعنی جمرة العقبہ پر دن نحر کی سوار اونٹنی صہبا پر نہ تہا اوس جگہہ مارنا اور نہ ہانکنا اور نہ کہنا ایکطرف ہو ایکطرف ہو نقل کی یہہ شافعی اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** صہبا اوس اونٹنی کو کہتی ہیں کہ سفیدی اوسکے ساتہہ سرخی کی ملی ہو اسطرح کہ نوکیں بالونکی سرخ ہوں اور اندر سی سفید اور اخیر حدیث کا حاصل یہہ ہے کہ جیسی امیروں کی آگی نقیب چوبدار اہتمام کرتی چلتی ہیں حضرت کی آگی معمول نہ تہا ۱۲ ح **وعن** عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال انما جعل رمي الجمار والسعي بين الصفا والمروة لاقامة ذكر الله رواه الترمذي والدارمي وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح اور روایت ہی عائشہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہیں مقرر کیا گیا مارنا رونکا اور پہرنا درمیان صفا اور مروہ کی مگر واسطی قایم کرنی یاد خدا کی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** ظاہر میں یہہ فعل ایسی ہیں کہ انکا عبادت ہونا نہیں معلوم ہوتا ہی اسلیی فرمایا کہ یہہ مقرر ہوئی ہیں واسطے قایم کرنی ذکر اللہ کی یعنی تکبیر سنت ہی ساتہہ ہر کنکر کی اور دعائیں مذکورہ سنت ہیں سعی میں ۱۲ ع **وعنها** قالت قلنا يا رسول الله الا نبني لك بناء يظلك بمنى قال لا منى مناخ من سبق رواه الترمذي وابن ماجة والدارمي اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا کہا ہمنی یا رسول اللہ کیا نہ بناویں ہم آپکی لیی عمارت کہ سایہ کری تمکو منا میں فرمایا نہیں منا جگہہ ہی ٹہہانی اونٹ اوس شخص کے کہ پہلی پہنچی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** معنی یہہ ہیں کہ خصوصیت اسمیں ساتہہ سبقت کی ہی نہ ساتہہ مکان بنانیکی یعنی منا ایسی جگہہ ہی کہ کسیکی لیی خصوصیت اوسمیں نہیں جو پہلی پہنچی کسی جگہہ منی میں مستحق اوسکا وہی ہی ۱۲ ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن

نَافِعٍ قَالَ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ وُقُوْفًا طَوِيْلًا يُكَبِّرُ اللّٰهَ وَيُسَبِّحُهٗ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوْ اللّٰهَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ رَوَاهُ مَالِكٌ روایت ہی نافع سی کہ کہا تحقیق ابن عمر تھی ٹہیرتی نزدیک دو مناروں پہلی کی ٹہیرنا دراز اللہ اکبر کہتی اور سبحان اللہ کہتی اور الحمد للہ کہتی اور دعا مانگتی اللہ سی یعنی ہاتہہ اوٹہا کر اور نہ ٹہیرتی نزدیک جمرۃ العقبہ کی نقل کی یہہ مالک نی **ف** مراد دو مناروں پہلی سی جمرہ اولی و وسطی ہی ابن عمر جب ونپر کنکری مار چکتی تو ٹہیر کر دعا وغیرہ کرتی وہان ٹہیرنا اور دعا وزاری کرنی اور تسبیحات مذکورہ پڑہنی مسنون ہین اور لکہا ہی علمانی کہ بقدر پڑہنی سورہ بقرہ کی کہڑی رہنا چاہیی اور بعضی اہل اللہ اتنی کہڑی رہتی ہین کہ اونکی پاؤن ورم کر گئی ہین اور نہین ٹہیرتی تہی یعنی دعا کی لیی نزدیک جمرہ عقبہ کی نہ دن نحر کی اور نہ اور ایام مین اور اس سی نہین لازم آتا ہی ترک کرنا دعا کا بالکل اور باب یوم النحر مین آویگا کہ کہا ابن عمر نی کہ اسیطرح دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتی ہوئی

باب الہدی

باب ہی بیچ بیان ہدی کی **ف** ہدی ساتہہ زبر ہ کی اور سکون دال کی نام اون چارپایونکا ہی کہ حرم مین ذبح کیی جاتی ہین واسطی طلب ثواب کے خواہ بکری دنبہ بہیڑ ہو خواہ گائین بیل بہینس خواہ اونٹ اور عمر وغیرہ جو قربانی مین شرط ہی سو یہان بہی ہے کفایت کرتی ہی بکری اور مانند اسکی ہر جگہہ مگر جبکہ طواف الزیارۃ کری حالت جنابت مین یا حیض مین یا جماع کری بعد وقوف عرفہ کی پہلی سر منڈانیکی تو نہین کفایت کرتا اوسمین مگر بدنہ یعنی اونٹ یا گائین اور ہدی دو قسم پر ہے واجب اور تطوع یعنی نفل پہر ہدی واجب کے کئی قسمین ہین ہدی قران اور ہدی تمتع اور ہدی جنایات اور ہدی نذر اور ہدی احصار اور وجہ تسمیہ ہدی کی یہہ ہے کہ بندہ ہدیہ بہیجتا ہی اوسکو جناب حق مین اور تقرب حاصل کرتا ہی اللہ تعالی سی بسبب اوسکی ترجمہ مولانا المتقی الاجل

الفصل الاول

فصل ہی عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهٖ فَاَشْعَرَهَا فِيْ صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْاَيْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ عَنْهَا وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَى الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ بِالْحَجِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ظہر کی بیچ ذی الحلیفہ کی پہر منگوائی اونٹنی اپنی پس زخم کیا اونٹنی کو بیچ کناری کوہان داہنی اوسکی اور پونچہہ ڈالا خون اوسکا اور ڈالا گلی مین دو جوتیونکا پہر سوار ہوئی اپنی اونٹنی پر کہ نام اوسکا قصوا تہا پس جبکہ اوٹہا یا اونٹنی نی آنحضرت کو بیدا پر کہ نام ایک جگہہ کا ہی لبیک کہے ساتہہ حج کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی جب حضرت حج کی لیی چلی اور ذی الحلیفہ مین کہ میقات اہل مدینہ کا ہی پہنچی تو ظہر کی نماز پڑہی پہر منگوائی اونٹنی اپنی کہ جسکو بطور ہدی کی لی چلی تہی پس نیزہ مارا اوسکی کوہان کی داہنی جانب مین اور خون پونچہکر دو جوتیان اوسکی گلی مین ڈالین واسطی علامت ہدی کی تاکہ لوگ اس نشانی سی معلوم کرین کہ ہدی ہی پس نہ تعرض کرین قصداً اور اگر راہ بہول جاوی تو لوگ پہنچاوین اور یہہ عادت جاہلیت کی تہی کہ جسپر یہہ علامت دیکہتی تو اوسکو لوٹتی نہ تہی اور جسکو دیکہتی اسطرح پر تو چہوڑ دیتی پہر شارع نی بہی اسکو روا رکہا واسطی اغراض کثیرہ کی اور جمہور ائمہ متفق ہین اسپر کہ اشعار یعنی یہہ زخمی کرنا سنت ہی لیکن غنم مین یعنی بکری دنبہ بہیڑ مین ترک کری اشعار کو اسلیی کہ ضعیف ہین اور تقلید کافی ہی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک نہ اشعار مستحب ہے اور نہ اشعار مطلق مکروہ ہی اور علمار نی تاویل اسکی یہہ کی ہی کہ امام ابو حنیفہ نی اپنی زمانہ کی اشعار کو مکروہ کہا ہی کہ اوسوقت مین لوگ بہت زخمی کر دیتی تہی کہ خوف ہوتا تہا سرایت زخم کا نہ یہہ کہ اصل اشعار کو مکروہ جانتی تہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت نی نماز ظہر کی ذی الحلیفہ مین پڑہی ہے اور باب صلوۃ السفر مین بخاری اور مسلم کی حدیث گذری اوس سے معلوم ہوا کہ حضرت نی نماز ظہر کی مدینہ مین پڑہی اور عصر ذی الحلیفہ مین پس تطبیق انمین یون دیجاوی کہ ابن عباس نی حضرت کی ساتہہ نماز ظہر کی مدینہ مین نہ پڑہی ہوگی حضرت کو نفل پڑہتی دیکہکر ذی الحلیفہ مین گمان کیا کہ نماز ظہر کی پڑہتی ہین اور لبیک کہی ساتہہ حج کی یعنی اور عمرہ کی اسلیی کہ صحیحین مین انس سے آیا ہی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ لبیک کہتی تہی ساتہہ حج اور عمرہ کی پس راوی نی فقط حج ہی ذکر کیا اسلیی کہ وہ اصل ہی یا یہہ کہ سنا ہو عمرہ کا ذکر کرنا بطرح ع

مولا۔ ع **وعن عائشة** قالت اهدى النبي صلى الله عليه وسلم مرة الى البيت غنما فقلدها متفق عليه اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا بھیجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار طرف خانہ کعبہ کے بکریاں پھر ڈالا اونکی گلے مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا طیبی نے کہ متفق ہین علما اسپر کہ اشعار یعنی زخمی کرنا بکریونمین نہین ہے اور تقلید یعنی ہار ڈالنا انکی سنت ہے خلاف ہے اسمین امام مالک کا ع **وعن جابر** قال ذبح رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عائشة بقرة يوم النحر رواه مسلم اور روایت ہے جابرؓ سے کہا ذبح کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہؓ کی طرف سے ایک گائے دن نحر کی نقل کی یہہ مسلم نے **وعنه** قال نحر النبي صلى الله عليه وسلم عن نسائه بقرة في حجته رواه مسلم اور روایت جابرؓ سے کہا ذبح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیونکی طرفسے ایک گائے اپنی حجۃ الوداع مین نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کہا گیا ہے کہ یہہ حدیث اور پہلے حدیث محمول ہے اسپر کہ حضرت نے اونکی اذن سے قربانی کی ہوگی اسلیے کہ قربانی کرنی غیر کی طرفسے بغیر اذن اوسکی روا نہین ذکرہ الطیبی ع اور مشہور ائمہ کی نزدیک یہہ ہے کہ گائے سات تک کیطرفسے قربانی کرنی جائز ہے اور امام مالک کے نزدیک ایک گائے یا ایک بکری وغیرہ تمام گہروالونکی طرفسے کفایت کرتی ہے پس یہہ حدیث دلیل انکی ہوسکتی ہے اگر سات سے زیادہ کی طرفسے کی ہو اور ہمارے نزدیک محمول ہے اسپر کہ سات کی طرفسے ہوگی ع ح ع **وعن عائشة** قالت فتلت قلائد بدن النبي صلى الله عليه وسلم بيدي ثم قلدها واشعرها واهداها فما حرم عليه شيء كان احل له متفق عليه اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا بٹے مینے ہار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹونکی اپنے ہاتہہ سے پہر ڈالے اونکی گلے مین و زخمی کیا اونکو یعنی کوہان اونکی زخمی کیے اور ہدی کرکر بہیجا اونکو طرف خانہ کعبہ کی یعنی جب نوین سال حج فرض ہوا تو حضرت ابوبکرؓ کو امیر حاجیونکا کرکر بہیجا اور اونکی ساتہہ اونٹ ہدی کی بہیجے پس حرام ہوئی حضرت پر کوئی چیز کہ تہی حلال کیے گئی اونکی لیے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی حضرت پر احکام احرام کی جاری نہوئے اور حضرت عائشہؓ نے یہہ بات اسلیے کہی کہ اونہون نے سنا تہا کہ ابن عباسؓ کہتے ہین کہ جو کوئی ہدی مکہ کو بہیجے حرام ہوتی ہین اوسپر وہ چیزین کہ حرام ہوتی ہین محرم پر جبتک کہ پہنچے ہدی حرم مین اور ذبح کی جاوے پس یہہ حدیث بیان کرکر قول ابن عباسؓ کا رد کیا ح ع **وعنها** قالت فتلت قلائدها من عهن كان عندي ثم بعث بها مع ابي متفق عليه اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا بٹے مینے ہار اونٹون کی صوف کی کہ تہا میرے پاس پہر بہیجا اونکو ہدی کرکر ساتہہ باپ میرے کی یعنی حضرت ابوبکرؓ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن ابي هريرة** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم راى رجلا يسوق بدنة فقال اركبها فقال انها بدنة قال اركبها فقال انها بدنة قال اركبها ويلك في الثانية او الثالثة متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہا ایک شخص کو کہ ہانکتا ہے اونٹ پس فرمایا سوار ہو اوسپر پہر کہا اوسنے کہ تحقیق یہہ ہدی ہے یعنی کیونکر سوار ہون اوسپر وہ سمجہا کہ مطلق ہدی پر سوار ہونا درست نہین فرمایا کہ سوار ہو پہر کہا اوسنے کہ یہہ ہدی ہے فرمایا سوار ہو وائے ہے تجکو یعنی مین کہتا ہون اور پہر تو عذر کرتا ہے یہہ بات دوسرے بار مین فرمائی یا تیسرے بار مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن ابي الزبير** قال سمعت جابر بن عبد الله سئل عن ركوب الهدي فقال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول اركبها بالمعروف اذا الجئت اليها حتى تجد ظهرا رواه مسلم اور روایت ہے ابی الزبیر سے کہ کہا سنا مینے جابر بن عبداللہ سے کہ پوچہے گئے سواری ہدی کی پس کہا کہ سنا مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے سوار ہو اوسپر اچہی طرح یعنی اسطرح سوار ہو کہ ضرر نہ پہونچے اوسکو جسوقت کہ مضطر ہووے تو طرف اوسکی یہانتک کہ پاوے تو اور سواری نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اختلاف کیا ہے علما نے کہ سوار ہونا ہدی پر درست ہے یا نہین بعضے تو کہتے ہین کہ اگر ضرر نکرے تو سوار ہووے اور حنفیہ کہتے ہین کہ اگر ضرورت پڑے تو سوار ہووے اور نہین تو نہین پس جن روایتون مین کہ مطلق امر سوار ہونیکا آیا ہے وہ محمول ہے ضرورت پر ش ح ع **وعن ابن عباس** قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم ستة عشر بدنة مع رجل وامره فيها فقال يا رسول الله

كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا أُبْدِعَ عَلَيَّ مِنْهَا قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَيْهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهَا عَلَى صَفْحَتِهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا بہیجی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ۱۶ سولہ اونٹ ساتہہ ایک شخص کے یعنی ناجیہ اسلمی کی کے کو اور امیر کیا اوسکو اونپر یعنی نگہبانی کرتا ہوا لیجاوی اور مکہ مین پہنچکر ذبح کری پس کہا اوسنی یا رسول اللہ کیا کرون مین ان اونٹ کو کہ چل سکی ونمین سے یعنی بسبب تہکجانیکی یا اوٗ بلا پی کی قریب المرگ ہو فرمایا ذبح کر اوسکو پہر رنگدی دونون پاپوشین اوسکی خون اوسکی مین یعنی وہ پاپوشین کہ گلی مین ڈالین تہین بطریق ہار کی پہر چہاپ دی تو اون پاپوشونسی اوپر کناری کوہان اوسکی کی اور نہ کہا اوسمین سے تو اور نہ کوئی رفیقون تیرسی نقل کی یہہ مسلم نی
ف چہاپ دینی کو اسلیے فرمایا کہ تا جانین راہ چلنی والی کہ ہدی ہی پس کہا وین اوسمین سے فقیر نہ اغنیا کہ کہانا اوسکا اغنیا پر حرام ہی اور نہ کہا تو اوسمین سے کہ برابر ہی کہ فقیر ہو تو یا غنی ہو اور انکو مطلق منع اسلیے کیا کہ کہین بہانہ اندگی کا کر کر اپنی کہانیکی لیے ذبح نہ کر ڈالین اور اگر کوئی کہی کہ جب کہا دیگا اوسکو کوئی قافلہ مین سے تو یونہین ضائع ہوگا جواب یہہ کہ جنگل کی رہنی والی اوس سے منتفع ہونگی اور کبہی قافلہ والی کہ بعد انکی آتی ہین وہ فائدہ اوٹہاتی ہین اوس سے دعہ راستی مین جو ہدی ہلاک ہونی لگی اور اوسکو ذبح کری اوسکا یہہ حکم ہی جو مذکور ہوا کہ اوسکا کہانا اغنیا کو اور قافلہ والونکو درست نہین لیکن اسمین تفصیل ہی چنانچہ ملتقی الابحر اور درمختار مین مذکور ہی کہ ہدی واجب سے جو ہلاک ہونی لگی یا عیب دار فاحش ہو تو اور ہدی بجائے قائم مقام اوسکی کری اور اوسکو جو چاہی سو کری اور اگر ہدی نفل ہلاک ہونی لگی تو ذبح کری اوسکو اور جوتی اوسکی خون مین رنگ کے اوسکی گردن پر چہاپہ دی اور نہ کہاوی اوس سے وہ اور نہ غنی انتہی اور جو ہدی جا کر ذبح ہو اوسکا حکم اسی فصل کی اخیر حدیث کی فائدہ مین مذکور ہی کہ ہدی نفل اور متعہ اور قران اور قربانی مین سی کہانا مستحب ہے اور سوا انکی نہین درست اور شارحین کو اس حدیث کی شرح مین چوک ہوئی ہی کہ لکہا ہی کہ یہہ حکم اوس ہدی کا ہی کہ واجب کیا ہو اوسکو اپنی پر یعنی ہدی نذر اور جبکہ ہو نفل تو کہانا اوسکا درست ہی انتہی پس اونہون نی راستی کی ہدی کو وہانکی ہدی پر قیاس کر کر یہہ لکہا ہی اور یہہ ہی خلاف مسنون کی واللہ اعلم ۱۲ مولانا

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا نحر کیا ہمنی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سال حدیبیہ کی اونٹ سات کی طرفسی اور گائین سات کی طرفسی نقل کی یہہ مسلم نی
ف اسمین دلیل ہی واسطی امام اعظم اور اکثر اہل علم کی کہ جائز ہی شریک ہونا سات کا اونٹ مین اور گائین مین جبکہ سبکو قربت یعنی ثواب منظور ہو خواہ قربت ایک طرح کی ہو جیسیکہ ایک کو ہدی منظور ہو اور دوسرے کو بہی ہدی یا قربت مختلفہ ہو جیسیکہ بعضی ہدی کا ارادہ کرین اور بعضی قربانی کا اور امام شافعی کی نزدیک اگر بعضی ارادہ کرین قربت کا اور بعضی گوشت کا تو بہی جائز ہی اور امام مالک کی نزدیک نہین جائز ہی شریک ہونا واجب مین مطلق اور بکری مین شریک ہونا نہین جائز ہی بالاجماع ۱۲ طیبی ۱۲ ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَنَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا قَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ وہ آئی ایک شخص کے پاس کہ بٹہایا تہا اونٹ اپنا در حالیکہ نحر کرتا تہا اوسکو کہا ابن عمر نی کہڑا کر تو اوسکو اور پانون باندہ یعنی بایان لازم پکڑ طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف نحر کہتی ہین نیزہ مارنیکو اونٹ کی سینہ مین اور ذبح کہتی ہین چہری سی گائین وغیرہ کی گلا کاٹنی کو پس نحر اونٹ مین سنت ہی اور ذبح گائین بکری وغیرہ مین اور طریق نحر کا یہہ ہے کہ اونٹ کو کہڑا کر کر بائیان زانو رسی سی باندہی اور اوسکی سینہ پر نیزہ ماری تا خون جاری ہو اور وہ گر پڑی اور ابن ہمام نی لکہا ہی حاصل اوسکا یہہ ہے کہ کہڑا کر کر نحر کرنا افضل ہی اور اگر کہڑا نہ کر سکی تو بٹہا کر کرنا افضل ہی لٹا کر کرنیسی اور گائین بکری وغیرہ کو بائین پہلو پر لٹا کر پانون کہلی ذبح کری ۱۲ ح ۱۲ ع

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَنْ أَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُودِهَا وَأَجِلَّتِهَا وَأَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا قَالَ نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ عِنْدِنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت علی سی

کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ خبرگیری کروں مین اونکی اونٹونکی اور یہہ کہ تصدق کروں مین اونکی گوشت اور پوست اور جھولین اور یہہ کہ نہ
دون مین قصاب کو اون مین سی یعنے مزدوری اوسکی اون مین سے نہ دون فرمایا حضرت نے ہم اوسکو دینگی یعنی مزدوری اوسکی اپنی پاس
سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** مراد اونٹونسی وہ اونٹ ہین کہ حضرت بطریق ہدی کی لی گئی تہی مکی مین بیچ حجۃ الوداع کی اور وہ سب سو تہی
جیسیکہ اوپر گذرا اور جھول ور مہار اور کہال وغیرہ ہدی کی للہ دیدی قصاب کو اوسکی مزدوری مین نہ دی اور احسانا دیدی تو جائز ہی بالاجماع
اور کہال کو بیچ کر قیمت اوسکی اگر للہ دیدی تو بہی جائز ہی اور ہدی کا دودہ نہ دوہی بلکہ اوسکی چہاتی پر ٹہنڈا پانی چہڑکدی تا دودہ منقطع ہوجاوی
اور اگر دوہی تو للہ دیدی ؁ع ؁ متفق **وعن** جابر قال کنا لا ناکل من لحوم بدننا فوق ثلث فرخص لنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقال کلوا وتزودوا فاکلنا وتزودنا متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی کہ کہاتی ہم نہ کہاتی گوشت قربانی اپنی کا زیادہ تین دن
سے پہر رخصت دی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کہاؤ اور توشہ کرکہو یعنی بعد تین دن کی ہی پس کہایا ہمنی اور توشہ کیا ہمنی نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نے **ف** ابتدا اسلام مین لوگونکو احتیاج گوشت کی بہت تہی حضرت نے حکم فرمایا تہا کہ گوشت قربانی کا بعد تین دنکی جمع نہ کر رکہا کرو کہا
کی لیے للہ دیدیا کرو بعد ازان کہ احتیاج نرہی اور قربانی کرنی سبکو میسر ہوئی اجازت فرمادی کہ اگر بعد تین دن کی ہی جمع کرو مضائقہ نہین اور کہا
شمنی نے کہ مستحب ہے کہانا ہدی نفل و متعہ و قران اور قربانی مین سے اور نہین جائز ہی سوای انکی اور ہدایا مین سی کہانا اسلیے کہ وہ کفارات مین ؁ ح
؁ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اھدی عام الحدیبیۃ فی ھدایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جملا کان لابی جہل فی راسہ برۃ من فضۃ وفی روایۃ من ذھب یغیظ بذلک
المشرکین رواہ ابوداود روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لیگئی سال حدیبیہ کی مین بیچ ہدایا اپنی کی اونٹ کہ تہا ابوجہل کا اوسکی ناک
مین ایک نتہنی تہی چاندی کی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ سونی کی تہی غصہ مین ڈالتی تہی بسبب اوسکی مشرکونکو نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم چہٹی سال ہجری مین عمرہ کو تشریف لیچلی تہی کہ مشرکون نے حدیبیہ مین روکا اور مکی مین نہ آنی دیا چنانچہ یہہ قصہ مشہور ہی پس سترہ
جو حضرت اونٹ اپنی ہدی کی لیگئی ذبح کر ڈالی اونمین ایک اونٹ ابوجہل کا بہی تہا کہ بدر کی لڑائی مین غنیمت مین آیا تہا اوسکو حضرت اسلیے لیگئی تا مشرک
دیکہکر غمگین ہوں اور جلین کہ مسلمانوں کی ہاتہہ پڑا اور ذبح کیا گیا اس سے معلوم ہوا کہ غمگین کرنا اور غصہ مین ڈالنا کافرونکو مستحب ہے ؁ع ؁ح **وعن**
ناجیۃ الخزاعی قال قلت یا رسول اللہ کیف اصنع بما عطب من البدن قال انحرھا ثم اغمس نعلھا فی دمھا ثم خل بین
الناس وبینھا فیاکلوھا رواہ مالک والترمذی وابن ماجۃ ورواہ ابوداود والدارمی عن ناجیۃ الاسلمی
اور روایت ہی ناجیہ خزاعی سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ کسطرح کرون مین ساتہہ اوس جانور کی قریب مرنیکی پہنچی جانورون ہدی کی مین سی فرمایا کہ ذبح
کر ڈال اوسکو پہر رنگ پاپوش اوسکی اوسکی خون مین یعنی جو کہ اوسکی ہار مین ہے اوسکو خون مین رنگ کر اوسکی گردن پر چہاپا لگا پہر چہوڑ دی درمیان لوگونکی
اور درمیان ہدی کی یعنی منع نکر فقیرونکو اوسکی کہانیسی پس کہاوین وہ اوس سے نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور نقل کی یہہ ابوداود اور
دارمی نے ناجیہ اسلمی سی **ف** کہاوین وہ اوس سے یعنی فقرا سوای ہمراہیونکی جیسا کہ پہلی فصل مین بیان اسکا مفصل ہوچکا ہی اور ناجیہ اسلمی ہی ظاہر
یہہ ہے کہ اختلاف نسبت مین ہے اور ذات ایک ہی اسلیے کہ ناجیہ صحابہ مین ایک ہے پس بعضون نے اسلمی کہا اور بعضون نے خزاعی اور یہہ دونون نام اوسکی
قبیلہ کی ہین ؁ح **وعن** عبد اللہ بن قرط عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اعظم الایام عند اللہ یوم النحر ثم یوم
القر قال ثور وھو الیوم الثانی قال وقرب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدنات خمس او ست فطفقن یزدلفن الیہ بایتھن

يبدأ قال فلما وجبت جنوبها قال فتكلم بكلمة خفية لم افهمها فقلت ما قال قال من شاء اقتطع رواه ابو داود

اور روایت ہی عبداللہ بن قرط سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ بہت بڑا دن دنوں مین نزدیک اللہ کی دن نحر کا ہی پہر دن قر کا کہا ثور نی کہ راوی حدیث کا ہی اور وہ دن دوسرا ہی یعنی گیارہوین تاریخ کہا راوی نی اور نزدیک کیی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹ پانچ یا چہہ پس شروع کیا اونٹون نی کہ نزدیک ہوتی تہی طرف حضرت کی تا کسکو اون مین سے پہلی ذبح کرین کہا راوی نی پس جب گرین کروٹ مین جانورونکی زمین پر کہا راوی نی پس بولی حضرت بولنا آہستہ کہ نہ سمجہا مین اوسکو پہر کہا مینی یعنی اوس شخص کو کہ پاس تہا میری کہ کیا فرمایا حضرت نی کہا اوسنی کہ فرمایا جو شخص کہ چاہی کاٹ کر لیجاوی یعنی اس مین سے نقل کی یہہ ابو داود نی **وذكر حديثا ابن عباس وجابر في باب الاضحية** اور ذکر کی گئین دونون حدیثین ابن عباس اور جابر کی باب الاضحیہ مین **ف** بہت بڑا دن الخ کہا طیبی نی کہ مراد یہہ ہے کہ جملہ بزرگ ایام سی دن نحر کا ہی ایسی کہ عشرہ افضل ہی اپنی سوا سی انہی مراد عشرہ رمضان کا ہی یا عشرہ ذی الحجہ کا ہی پہر بعضی حدیثونسی معلوم ہوتا ہی کہ افضل ایام عشرہ ذی الحجہ کا ہی اور بعضی سی معلوم ہوتا ہی کہ عشرہ اخیر رمضان کا افضل ایام ہی اپنی تطبیق یون دیجاوے گی کہ حدیثون عشرہ ذی الحجہ کو مقید کرین ساتھ اشہر حرم کی یعنی اشہر حرم مین عشرہ ذی الحجہ کا افضل ہی پس حاصل یہہ کہ عشرہ ذی الحجہ کا حرام مہینون مین افضل ہی اور عشرہ رمضان کا مطلق افضل ہی اور نہین بعید ہے یہہ کہ کہا جاوی کہ افضلیت مختلف ہی باعتبار حیثیت کی یعنی رمضان مین روزی رکہی جاتی ہین اور ثواب عبادت کا بہت ہوتا ہی اور عشرہ اخیر مین اعتکاف ہوتا ہی اس جہت سی تو عشرہ اخیر رمضان کا افضل ہی اور عشرہ ذی الحجہ مین افعال حج کی اور قربانی ہوتی ہی اس جہت سی وہ افضل ہے اور پہر دن قر کا عید کی دوسری دن کا یہہ نام ایسی ہوا کہ لوگ قرار وآرام پکڑتی ہین اوس دن منا مین بعد رنج اوٹہانیکی ادای مناسک مین اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ عرفہ افضل ایام ہی پس یہان بہی وہی مراد ہی کہ جملہ افضل ایام سی دن قر کا ہی اور تاکسکو اون مین پہلی ذبح کرین یعنی واسطی حاصل کرنی برکت دست مبارک حضرت کی ہر ایک منتظر تہا کہ مجہی پہلی ذبح کرین اور یہہ معجزہ تہا حضرت کا ؏

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** سلمة بن الاكوع قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من ضحى منكم فلا يصبحن بعد ثالثة وفي بيته منه شيء فلما كان العام المقبل قالوا يا رسول الله نفعل كما فعلنا العام الماضي قال كلوا واطعموا وادخروا فان ذلك العام كان بالناس جهد فاردت ان تعينوا فيهم متفق عليه روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ قربانی کری تم مین سے پس نہ صبح کری پیچہی تیسری دنکی درحالیکہ اوسکے گہر مین ہو کچہہ گوشت قربانی کا پس جبکہ ہوا اگلا برس کہا بعض صحابہ نی ای رسول خدا کی کرین ہم جیسا کیا تہا ہم نی سال گذری ہوئی مین یعنی نہ رکہین گوشت قربانی بعد تین دنکی فرمایا کہاؤ اور کہلاؤ اور ذخیرہ کرو ایسی کہ تحقیق اوس سال مین لوگو نپر تہی محنت ومشقت ومحتاجگی پس چاہا مینی یعنی ساتہہ منع کرنیکی جمع کرنیسی یہہ کہ مدد کرو تم اونکی یعنی اب حاجت نہی تہی پہلیا تہم اگر رکہوگی اجازت ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ایک سال قحط شدید ہوا تہا مدینہ مین کہ تمام مدینہ بہر گیا تہا باہر کی رہنی والونسی اوس سال حضرت نی فرمایا تہا کہ جتنا گوشت لوگون پاس ہو تقسیم کردین جمع نہ کر رکہین سال آیندہ مین جب حاجت نہی تو اجازت دیدی رکہنی کی ؏ **وعن** نبيشة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا كنا نهيناكم عن لحومها ان تاكلوها فوق ثلث لكي تسعكم جاء الله بالسعة فكلوا وادخروا واتجروا الا وان هذه الايام ايام اكل وشرب وذكر الله رواه ابو داود اور روایت ہی نبیشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق تہی ہم منع کرتی تمکو گوشت قربانی یا ہدی کیسی یہہ کہ کہاؤ تم اوسکو زیادہ تین دن سے تاکہ وسعت ہو تمکو یعنی تمہاری فقرا کو بہی پہنچے لایا اللہ تعالی وسعت پس کہاؤ اور ذخیرہ کرو اور ثواب طلب کرو یعنی ساتھہ تصدق کرنیکی خبردار ہو اور تحقیق یہہ دن یعنی منا کی کہ چار

دن ہین کہانی اور پینی کی یعنی پس روزہ حرام ہی انمین اور یاد کرنی خدا کی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** یعنی یہہ دن بہت یاد کرنی خدا کی ہین بموجب قول
اللہ تعالی کی فاذا قضیتم مناسککم فاذکروا اللہ کذکرکم اباءکم او اشد ذکرا ح ع ۔ **باب الحلق** باب ہے بیچ بیان سر منڈانیکی **ف**
اس باب مین سر منڈانیکا ذکر ہی اور بال کتروانی کا بھی اور مولف نی اکتفا کیا ہی ساتہہ بیان کرنی فضل کے کہ احرام سی نکلی تو سر منڈانا افضل ہی بال
کتروانی سی اور تفصیل اسکی آگی ذکر ہوگی انشاء اللہ تعالی اور ثابت نہین ہوئے منڈانا سر کا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی سوائے حج اور عمرہ کی بیچ ۔

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلق راسہ فی حجۃ الوداع و
اناس من اصحابہ وقصر بعضہم متفق علیہ روایت ہے ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منڈایا سر اپنا حجۃ الوداع مین اور بعضی
لوگون نی بہی منڈایا اصحابیون مین سے اور کتروائی بال بعضی صحابیون نی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بعضون نی واسطی متابعت حضرت کی
اور حاصل کرنی فضیلت کے سر منڈایا اور بعضون نی عمل جواز پر کیا کہ بال کتروائی اور صحیحین وغیرہما مین آیا ہی کہ حضرت نی عمرۃ القضاء مین بال کتروائی
پس دونون چیزین حضرت سی ثابت ہوئین لیکن افضل سر منڈانا ہی ہی ح ع ۔ **وعن** ابن عباس قال قال لی معاویۃ انی قصرت
من راس النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند المروۃ بمشقص متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا کہا واسطی میری معاویہ نی
تحقیق مینی کتری بال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نزدیک مروہ کی ساتہہ پیکان تیر کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور بعضون نی کہا کہ مشقص
بڑی قینچی کو کہتی ہین اور یہہ معنی مناسب تر اور ظاہر تر ہین اور ثابت ہوا ہی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بال نہین کتروائی اپنی حج مین بلکہ سر منڈایا
تہا پس یہہ بال کتروانی جو معاویہ نی روایت کیی عمرہ مین تہی چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر یہہ کہنا کہ نزدیک مروہ کی اسلیی کہ اگر حج مین ہوتا تو کہتی منا مین
ح ع **وعن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی حجۃ الوداع اللہم ارحم المحلقین قالوا والمقصرین
یا رسول اللہ قال اللہم ارحم المحلقین قالوا والمقصرین یا رسول اللہ قال والمقصرین متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر
سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا حجۃ الوداع مین یا الہی رحم کر سر منڈانیوالون پر عرض کیا صحابہ نی اور کتروانی والی بالونکی لیی بہی دعاء رحمت
کی کیجیی یا رسول اللہ فرمایا یا الہی رحم کر سر منڈانیوالونپر عرض کیا صحابہ نی اور کتروائی والی بالونکی لیی بہی دعاء رحمت کی کیجیی یا رسول اللہ کہا حضرت نی
اور کتروانی والونپر بہی رحم کر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس سے افضلیت سر منڈانیکی معلوم ہوئی کہ حضرت نی کئی بار سر منڈانیوالیکی لیی دعا
کی اور کتروانیوالونکی لیی ایک بار کی بعد ح ع **وعن** یحیی بن الحصین عن جدتہ انہا سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی حجۃ الوداع دعا للمحلقین ثلاثا وللمقصرین مرۃ واحدۃ رواہ مسلم اور روایت ہی یحیی بن حصین سے کہ نقل کی اپنی دادی سے کہ کنیت اسکی ام الحصین ہے یہہ کہ اوسنی
سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حجۃ الوداع مین کہ دعا کی واسطی منڈانیوالونکی تین بار اور واسطی کتروانیوالونکی ایک بار یعنی اخیر کو نقل کی یہہ مسلم نی **ف**
صحیحین کے روایت کہ اسکی اوپر مذکور ہوئی اوس سے معلوم ہوا کہ حضرت نی دو بار سر منڈانیوالونکی لیی دعا کی اور تیسری بار مین کتروانیوالونکی لیی اور صحیحین سے
کی ایک اور روایت مین آیا ہی کہ چوتہی بار مین حضرت نی دعا کی کتروانی والونکی لیی اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ تین بار سر منڈانی والونکی لیی دعا کی اور
ایکبار کتروانی والونکی لیی خواہ تیسری ہی بار مین انکو شریک کرلیا خواہ چوتہی بار مین علیحدہ انکی لیی دعا کی وجہ تطبیق کی انمین یہہ ہے کہ یہہ دعا کی مجلسون
کی ہو کسی مین دو بار سر منڈانی والونکی لیی اور تیسری بار کتروانی والونکی لیی اور کسی مجلس مین تین بار سر منڈانی والونکی لیی اور چوتہی بار کتروانی
والونکی لیی یا یہہ کہ جس راوی نی جو سنا اور تحقیق ہوا اوسکی نزدیک وہ روایت کیا ح ع مولانا **وعن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اتی منی فاتی الجمرۃ فرماہا ثم اتی منزلہ بمنی ونحر نسکہ ثم دعا بالحلاق وناول الحالق شقہ الایمن فحلقہ

ثُمَّ دَعَا اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَ الشِّقَّ الْاَيْسَرَ فَقَالَ اِحْلِقْ فَحَلَقَهُ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئی منا مین پہر آئی جمرۃ العقبہ کی پاس پس ماریں کنکریان اوسکو پہر آئی اپنی مکا نمین کہ منا مین تہا اور ذبح کیا ہدی اپنی پہر بلایا سر مونڈنیوالیکو کہ نام اوسکا معمر بن عبد اللہ تہا اور آگی کی سر مونڈنیوالیکی داہنی طرف اپنی سر کی پس مونڈا سر حضرت کا پہر بلایا حضرت نی ابو طلحہ انصاریکو اور دیی بال منڈی ہوی اونکو پہر آگی کی بائین طرف سر کی اور فرمایا مونڈ پس مونڈا سر پس دیی بال منڈی ہوی ابو طلحہ کو اور فرمایا تقسیم کر بالونکو درمیان لوگونکی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ داہنی طرف سی ابتدا کرنی سر منڈانی مین سنت ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ داہنی طرف سر منڈانیوالیکی معتبر ہی اور بعضون نی کہا کہ داہنی طرف مونڈنیوالیکی معتبر ہی شرح ح ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ﴾ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی مین خوشبو لگاتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلی احرام باندہنی کی یعنی احرام حج کا باندہتی یا عمرہ کا یا دونون کا دن نحر کی پہلی طواف کرنی خانہ کعبہ کی یعنی بعد سر منڈانی اور کپڑی پہننی کی ساتہہ خوشبو کی کہ اوسمین ہوتا مشک نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** لکہا ہی علمانی کہ اولی یہہ خوشبو احرام کی مشک و گلاب ہے اور دن نحر کی احرام سی نکلتی ہین اور سب چیزین حلال ہوجاتی ہین سوائی عورت کی اور بعد طواف کی عورت بہی حلال ہوجاتی ہی یعنی جماع کرنا اوس سے شرح ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى رَوَاهُ مُسْلِمٌ﴾ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مکی مین دن نحر کی یعنی بعد رمی اور ذبح کرنیکی اور طواف فرض کیا وقت چاشت کی پہر پہر ےیعنی آئی روز اور نماز پڑہی ظہر کی منا مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** باب حجۃ الوداع مین جابر سی حدیث گذری اوس سے معلوم ہوا کہ حضرت نی نماز ظہر کی مکی مین پڑہے اور اس سے معلوم ہوا کہ منا مین پڑہی تطبیق جابر کی حدیث کی فائدہ مین ذکر کی گئی ہی جو چاہی وہانسی دیکہہ لے

الفصل الثانی

فصل دوسری ﴿عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ قَالَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ﴾ روایت ہی حضرت علی و حضرت عائشہ سی کہ کہا دونون نی کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ منڈاوی عورت سر اپنا نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی جب احرام سی نکلی تو سر نہ منڈاوی یا مطلق مراد ہے یعنی کہ سر منڈانا عورتکو حرام ہے مانند داڑہی منڈانیکی مرد کو مگر بضرورت جائز ہی عورت کو سر منڈانا شرح ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ الْحَلْقُ اِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيْرُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ﴾ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی عورتون پر سر منڈانا سوا اسکی نہین کہ عورتون پر ہی کتروانا نقل کی یہہ ابو داؤد و ترمذی اور دارمی نی **ف** یعنی عورتین احرام سی نکلیں تو انپر سر منڈانا واجب نہین بلکہ حرام ہی اور واجب ہے اونپر کترانا بالونکا بخلاف مردونکی کہ واجب ہے اونپر ایک ان مین سے اور سر منڈانا افضل ہی پہر ہماری نزدیک کتروانی مین تو واجب یہہ ہے کہ بقدر ایک انگشت کی سری چوتہائی سر کی بالونکی کترواوی اور تمام سر کی کتروانی مستحب ہین اور منڈانی مین جو تہائی سر کا منڈانا واجب ہے اور ساری سر کا افضل مذہب تو یہہ ہے اور اختیار کیا ہی ابن ہمام نی جو کہ اختیار کیا ہی امام مالک نی کہ واجب ہے منڈانا اور کتروانا سارے سر کا اور دعوی کیا ہی کہ صواب یہی ہی شرح درمختار ﴿وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ﴾ اور یہہ باب خالی ہی فصل تیسری سی

باب

باب ہے بیچ بیان متعلقات ہی باب کے

الفصل الاول

فصل پہلی ﴿عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْاَلُوْنَهُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ
أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وَأَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ أَفَضْتُ إِلَى الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص
سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹہیری حجۃ الوداع مین بیچ منا کی واسطی لوگونکی کہ پوچہتی تہی مسائل حضرت سی پس آیا حضرت کی پاس ایک شخص اور کہا نہ
جانتا تہا مین پس منڈوایا مینی سر اپنا پہلی ذبح کرنیکی پس فرمایا کہ ذبح کر لی اب اور نہین گناہ پہر آیا ایک اور شخص اور کہا کہ نہین جانتا تہا مین پس نحر کی مینی پہلی
کنکریون مارنیکی منارونپر فرمایا اب پہینک کنکریان اور نہین گناہ پس نہ پوچہی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز سی کہ مقدم ہوئی یا موخر ہوئی مگر کہ فرمایا کر
اور نہین گناہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یہہ ہے کہ آیا حضرت کی پاس ایک شخص اور کہا کہ سر منڈایا مینی پہلی پہینکنی کنکریون کے
فرمایا پہینک نہین گناہ اور آیا ایک اور شخص اور کہا طواف فرض کیا مینی خانہ کعبہ کا پہلی پہینکنی کنکریون کی فرمایا اب کنکریان پہینک لے اور نہین گناہ
ف دن نحر کی چار چیزین اس ترتیب سی کرنی چاہیین کہ پہلی منا مین پہنچکر جمرۃ العقبہ کو کہ نام ایک منار یکا ہی سات کنکریان ماری پہر جانور کہ بیان
اوسکا اوپر ہو چکا ذبح کری پہر سر منڈاوی پہر مکہ مین جاکر طواف کری خانہ کعبہ کا اس ترتیب سے کرنا ان چیزونکا سنت ہے اکثرونکی نزدیک بموجب اس حدیث کی
اور امام شافعی اور امام احمد بہی انہین مین ہین پس نہین آتا دم یعنی جانور ذبح کرنا انکی نزدیک اگر کوئی چیز آگی پیچہی ہو جاوی اور کہا ایک جماعت نی کہ یہہ ترتیب
واجب ہے اور امام اعظم اور امام مالک انہین مین ہین وہ کہتی ہین کہ مراد نہونی حرج سی نہونا گناہ کا ہی بسبب جہل و نسیان کی لیکن دم واجب ہے یعنی اونمین سے کوئی
چیز آگی پیچہی ہو جاوے تو ایک بکری یا مانند اوسکی ذبح کری اور طیبی نے کہا کہ روایت کی ابن عباس نے مثل اس حدیث کی اور واجب کیا دم پس اگر وہ یہہ معنی نہ سمجہی تو
کیون دم واجب کرتی واللہ اعلم ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فَيَقُولُ لَا حَرَجَ
فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچہی جاتے دن نحر کی منا
مین فرماتی نہین گناہ پس پوچہا آپ سے ایک شخص نے کہا کہ کنکریان پہینکین مینے پیچہی شام ہونیکی پس فرمایا نہین گناہ نقل کی یہہ بخاری نی **ف** نزدیک اور اماموں کے
اگر دن نحر کی تاخیر کری کنکریان پہینکنی مین غروب تک تو لازم ہوتا ہی دم اور مراد پیچہی شام سی اونکی نزدیک بعد عصر ہے اور بیچ مذہب ہمارے کی اسمین تفصیل
ہی کہ کنکریان پہینکنی کی لیی مابعد طلوع فجر کا دن نحر کی وقت جواز کا ہی ساتہہ اسارۃ کی یعنی جائز ہی لیکن برا اور مابعد طلوع آفتاب کا زوال تک وقت مسنون
ہے اور مابعد زوال کا غروب تک وقت جواز کا ہی بغیر اسارۃ کی اور رات وقت جواز ہی ساتہہ اسارۃ کی اور اسارۃ اس صورت مین ہے کہ بلا عذر رات تک تاخیر کری پس اگر
چروائی اور مانند انکی رات کو کنکریان پہینکین تو اونکی حق مین اسارۃ نہین چنانچہ اس حدیث مین جو فرمایا کہ نہین گناہ تو وہ شخص چروایا مانند اوسکی ہوگا اوسکو فرمایا کہ گناہ
نہین اسلیی کہ معذور تہا اور کہا ابن ہمام نی کہ اگر تاخیر کری رمی کو صبح تک بلا عذر تو رمی کری اور اوسپر دم لازم آتا ہی ابو حنیفہ کی نزدیک بخلاف صاحبین
کی پہر وقت مسنون بیچ دو دنونکی کہ بعد دن نحر کی ہین ابعد زوال سی غروب ہونی آفتاب تک ہے اور مابعد غروب سے طلوع ہونی فجر تک وقت مکروہ ہی اور جب
طلوع ہوئی فجر تو فوت ہوا وقت ادا کا نزدیک امام صاحب کے اور صاحبین کی نزدیک باقی ہی اور وقت قضا کا باقی ہے الاتفاق اور جب غروب ہووے آفتاب چوتہی
دنکا یعنی تیرہوین کا تو فوت ہوتا ہی وقت ادا اور قضا کا سبکی نزدیک ع ح ع **الفصل الثاني** فصل دوسری عَنْ عَلِيٍّ قَالَ
أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَفَضْتُ قَبْلَ أَنْ أَحْلِقَ قَالَ احْلِقْ أَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ وَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ
أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی کہ کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ
تحقیق مینی طواف افاضہ یعنی طواف فرض کیا پہلی سر منڈانیکی فرمایا کہ اب سر منڈا لے یا کترو الی اور نہین گناہ اور آیا ایک اور شخص اور کہا ذبح کیا مینی پہلی
پہینکنے کنکریونکی فرمایا پہینک کنکریان اور نہین گناہ نقل کے یہہ ترمذی نی **الفصل الثالث** فصل تیسری عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ

قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا فَکَانَ النَّاسُ یَأْتُوْنَهٗ فَمِنْ قَائِلٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَعَیْتُ قَبْلَ اَنْ اَطُوْفَ اَوْ اَخَّرْتُ شَیْئًا اَوْ قَدَّمْتُ شَیْئًا فَکَانَ یَقُوْلُ لَا حَرَجَ اِلَّا عَلٰی رَجُلٍ اقْتَرَضَ عِرْضَ مُسْلِمٍ وَهُوَ ظَالِمٌ فَذٰلِكَ الَّذِیْ حَرِجَ وَهَلَكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہی اسامہ بن شریک سے کہ کہا نکلا مین ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حج کرنیکو پس تہی لوگ آتے حضرت کی پاس بعضا کہنی والا کہتا یا رسول اللہ پہرا مین صفا مروہ مین پہلی طواف کرنیکی یا پیچہی کی مینی ایک چیز یا پہلی کی مینی ایک چیز یعنی بیچ افعال ایام منا کی پس تہی حضرت فرماتی نہین کچہہ گناہ لیکن گناہ اوس شخص پر ہے کہ آبرو ریزی کری مسلمان کی اسحالمین کہ وہ شخص ہے ظالم پس یہہ شخص ہی گنہگار اور ہلاک ہوا نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** پہرا مین صفا مروہ مین یعنی حج کی لیے پیچہی احرام کی اور طواف قدوم کی اگر آفاقی تہا یا پیچہی طواف نفل کی اگر مکی تہا پہلے طواف کیے طواف افاضہ کی اور اخیر حدیث کا مطلب یہ ہی کہ بیچ تقدیم تاخیر افعال منا کی سبب نادانستگی کی گناہ نہین ہے گناہ اوسپر ہی کہ از راہ ظلم کی ناحق کسیکے آبرو ریزی کری یعنی اہانت یا غیبت وغیرہ کری اوس سی وہ نکل گیا کہ دین کی لیے کسیکی آبرو ریزی کری وہ گنہگار نہین ۱۲ع

باب خطبۃ یوم النحر ورمی ایام التشریق والتودیع

باب ہی بیچ بیان خطبہ کی دن نحر کی اور پہینکنی کنکریون کی تشریق کی دنونمین کہ وہ تین دن ہین بعد روز نحر کی اور بیچ بیان طواف رخصت کی

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ کَهَیْئَتِهٖ یَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُتَوَالِیَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِیْ بَیْنَ جُمَادٰی وَشَعْبَانَ وَقَالَ اَیُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَیُسَمِّیْهِ بِغَیْرِ اسْمِهٖ فَقَالَ اَلَیْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ اَیُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَیُسَمِّیْهِ بِغَیْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَیْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاَیُّ یَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَیُسَمِّیْهِ بِغَیْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَیْسَ یَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِکُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّکُمْ فَیَسْاَلُکُمْ عَنْ اَعْمَالِکُمْ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ ضُلَّالًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰی مِنْ سَامِعٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن نحر کی فرمایا تحقیق زمانہ یعنی برس پہر گیا ہی مانند وضع اپنی کی کہ تہا بیچ دن پیدا کرنی اللہ تعالی کی آسمان و زمین کو یعنی برس بارہ مہینی کا ہو گیا اونمین سے چار مہینی با حرمت ہین تین تو پی درپی ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور رجب مضر کا وہ رجب کہ درمیان جمادی اور شعبان کی ہی اور فرمایا حضرت نی کونسا مہینہ ہی یہہ عرض کیا ہمنی اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتا ہی پہر سکوت فرمایا یہانتک گمان کیا ہمنی کہ نام رکہینگے اوسکا ساتہہ غیر نام اوسکی کی پہر فرمایا کیا نہین ہی ذیحجہ کہا ہمنی ذیحجہ مقرر ہی فرمایا کونسی بستی ہی یہہ عرض کیا ہمنی اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتا ہی پہر سکوت فرمایا یہانتک گمان کیا ہمنی کہ شاید رکہین گی اوسکا ساتہہ غیر نام اوسکی فرمایا کیا نہین ہے بلدہ کہ نام مکہ کا ہی عرض کیا ہمنی مقرر ہی بلدہ فرمایا کونسا دن ہے یہہ عرض کیا ہمنی اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتا ہی پہر سکوت فرمایا یہانتک کہ گمان کیا ہمنی کہ وہ نام رکہین گی اوسکا ساتہہ غیر نام اوسکی فرمایا کیا نہین ہے دن نحر کا عرض کیا ہمنی کہ ہان مقرر ہی فرمایا پس تحقیق خون تمہاری اور مال تمہاری اور آبروئین تمہاری تمپر حرام ہین مانند حرام ہونی اسدن تمہاری کی بیچ اس بستی تمہاری کی بیچ اس مہینی تمہاری کی اور البتہ ملوگی پروردگار اپنی سی پس پوچہی گا تمسی عملون تمہاری سی خبردار ہو نہ پہر جانا میری وفات کی پیچہی گمراہ ہو کر کہ ماری بعض تمہارا گردن بعض کی خبردار ہو آیا پہنچا دیا مینی یعنی احکام الٰہی کو عرض کیا ہمنی کہ ہان پہنچا دیا کہا حضرت نی یا الٰہی تو گواہ رہ یعنی انکی اقرار پر تا روز قیامت کے منکر نہون پس چاہیی کہ پہنچا دی

حاضر غائب کو پس بعضی پہنچا ئی گئی زیادہ یاد رکہتی ہین سنی والیسی نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** خطبہ فرمایا الخ مستحب ہے نزدیک شافعیہ کی خطبہ بیچ
اول ایام نحر کی اور ہماری نزدیک دوسری دن نحر کی چنانچہ حدیثون صحیحہ مین قید دوسری دنکی آئی ہی وہ مؤید ہین ہماری مذہب کے پس یہہ خطبہ کورنصیحت کا
ہوگا اور خطبہ معروفہ دوسری دن نحر کی واللہ اعلم اور پیدا کیا آسمان وزمین یعنی بارہ مہینی کا برس ہوگیا جیساکہ ابتدای پیدایش مین تہا جیسکہ قرآن مجید
مین فرمایا ان عدۃ الشہور عند اللہ اثنا عشر شہرا فی کتاب اللہ یوم خلق السموت والارض آخر آیۃ تک معنی کلام کی یہہ ہین کہ عرب نے ایام جاہلیت مین تغیر کردیا
تہا اسکو ایک برس بارہ مہینی کا مقرر کیا تہا اور ایک برس تیرہ مہینی کا پس تاخیر کرتی ہی حج کو ہر دو برس مین ایک مہینی سے طرف دوسرے مہینی کی کہ بعد اسکے
ہو تا پس مبتدل ہوتی مہینی اسکی ور حلال ٹہیراتی مہینون حرام کو اور حرام ٹہیراتی غیر انکیکو یعنی پہلی مہینون حرام مین لڑتی نہتی اور بہت تعظیم کرتی تہی
انکی اور اس حساب سے حرام مہینونکو حلال کر ڈالا تہا یعنی اگرچہ واقع مین مثلا محرم ہوتا اوسکو وہ اپنی حساب سے محرم نہ جانتی اور لڑتی اور ان مہینونکی غیر کو
حرام ٹہیراتی اپنی حساب سے جیسیکہ اللہ تعالی نی فرمایا انما النسیء زیادۃ فی الکفر الآیۃ پس باطل کیا اللہ تعالی نی اوسکو اور مقرر کیا اسکو اصل ہیات پر پس حج
برس مین کہ حجۃ الوداع کیا حضرت نی اوس برس مین ذی الحجہ اپنی جگہہ پر تہا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ان الزمان قد استدار کہیتہ یعنی حکم کیا اللہ تعالی نے
یہہ کہ ہو ذی الحجہ اسوقت مین پس یاد رکہو اسکو اور کیا کرو حج اسوقت مین اور نہ مبدل کیا کرو ایک مہینی سی طرف دوسری مہینی کی آور کہا بیضاوی نی کہ تہی
عرب جب آتا مہینا حرام اور اونکو اوسمین لڑنا منظور ہوتا حلال ٹہیرالیتی اور ٹہیراتی جگہہ اوسکی اور مہینا یہانتک ترک کردی تہی خصوصیت مہینونکی اور اعتبار
کیا تہا نرا عدد انہی پس گویا کہ تہی عرب مختلف تاخیر مین واللہ اعلم اور رجب سنتہ اثنا عشر شہرا جملہ مستانفہ ہی یعنی علیحدہ ہے مبین واسطی جملہ پہلی کی اور چار مہینی
حرمت مین فرمایا اللہ تعالی نی فلا تظلموا فیہن انفسکم کہا جمہور نی کہ حرمت قتال کی انمین منسوخ ہی اور تاویل کیا ہی اونہون نی ظلم کو ساتہہ ارتکاب معاصی کے
انمین یعنی گناہ کرو نمین کہ بہت برا ہی مانند گناہ کرنیکی حرم مین اور حالت احرام مین آور مؤید ہی قول جمہور کا یہہ کہ حضرت نی گہیرا طائف کو اور غزوہ کیا
ہوازن سے حنین مین بیچ شوال اور ذیقعدہ کی اور بعضون نی کہا حرمت انکی اب بہی باقی ہی اور مضر نام قبیلہ کا ہی عرب مین وہ رجب کی بہت تعظیم کرتی تہی
اسلیی رجب انکی طرف نسبت کیا گیا کہ کہا رجب مضر اور حضرت نی مہینی وغیرہ کو اسلیی پوچہا کہ لوگونکی نفسونمین حرمت مہینہ کی اور شہر کی اور دنکی قرار پکڑی
تا کہ بنا کرین اوسپر جو کہ منظور تہا بیان کرنا پہر لوگون نے جو کہا جواب مین کہ اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتا ہی از راہ ادب کی کہا اور تا کہ معلوم کرین کہ غرض
اس سوال سی کیا ہی اور ایک روایت مین کفارا آیا ہی بدلی ضلالا کی یعنی مشابہ کافرونکی نہو جاؤ اعمال مین کہ بعض بعض کو قتل کرنی لگی **ع** **وَ**
عَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مَتٰى اَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ اِذَا رَمٰى اِمَامُكَ فَارْمِهِ فَاَعَدْتُ عَلَيْهِ الْمَسْئَلَةَ فَقَالَ كُنَّا نَتَحَيَّنُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے وبرہ سے کہا پوچہا مینی ابن عمر کو کسوقت پہینکون مین کنکریان منارونپر یعنی گیارہوین بارہوین ذی الحجہ کو فرمایا جسوقت
پہینکے امام تیرا پس پہینک یعنی پیروی کر رمی مین اوسکی کہ بہ نسبت تیری زیادہ جانتا ہو وقت رمی کو پس پہر عرض کیا مینی اوپر **مسئلہ** یعنی چاہا مینی
تحقیق وقت رمی کی پس فرمایا کہ تہی ہم انتظار کرتی یعنی وقت رمی کا پس جسوقت ڈہلتی دوپہر پہینکتی ہم یعنی پہینکتی کنکریان نقل کی یہہ بخاری نی
وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَرْمِي جَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلٰى اِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتّٰى يُسْهِلَ فَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ طَوِيْلًا وَيَدْعُوْ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَاْخُذُ بِذَاتِ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَدْعُوْ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُوْمُ طَوِيْلًا ثُمَّ يَرْمِي جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْلُ هٰكَذَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی سالم سی کہ نقل کی ابن عمر سی یہہ کہ وہ تہی پہینکتی نزدیک کی مناری پر سات کنکریان اللہ اکبر کہتی تہی

بیچی ہر کنکر کی پہر آگی بڑہتی یہانتک کہ آتی زمین نرم پہر کہڑی ہوتی سامنی قبلہ کی دیر تک یعنی بقدر پڑہنی سورہ بقرہ کی اور دعا مانگتی اور اوٹہاتی دونون
ہاتہہ اپنی پہر پہینکتی بیچ کی برجی پر سات کنکریان اللہ اکبر کہتی جب پہینکتی کنکری پہر چلتی بائین طرف یہانتک کہ آتی زمین نرم مین اور کہڑی ہوتی سامنی
قبلہ کی پہر دعا مانگتی اور اوٹہاتی دونون ہاتہہ اپنی اور کہڑی رہتی دیر تک پہر پہینکتی مناری عقبہ پر نالیکی اندر سی سات کنکریان اللہ اکبر کہتی تہی نزدیک
ہر کنکری کی اور نہ ٹہیرتی نزدیک اوسکی پہر پہرتی اور کہتی اسیطرح سی دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتی تہی اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی **ف**
ترتیب مذکور سی رمی کرنی ہماری نزدیک سنت ہی لیکن احتیاط مقتضی اسکی ہی کہ اسکو ترک نکری اسلیئی کہ واجب ہے امام شافعی وغیرہ کی نزدیک پہر ملاقات
یعنی پی در پی رمی کرنی سنت ہی اور امام مالک کے مذہب مین واجب اور نالی کی اندر سی ہدایہ مین لکہا ہی کہ اگر کنکریان پہینکی جمرة العقبہ پر اوپر کی جانب
سے تو کافی ہی لیکن یہہ خلاف سنت ہی اور پہلی دو مناروںکی پاس ٹہیرنا اور دعا کرنا ثابت ہوا اور تیسری کی پاس نہین حکمت اسکی کچہہ معلوم نہین اگرچہ
بعضون نی کچہہ کچہہ لکہا ہی ۞ ع ۞ **وعن ابن عمر قال استاذن العباس بن عبد المطلب رسول الله صلى الله عليه و
سلم ان يبيت بمكة ليالي منى من اجل سقايته فاذن له متفق عليه** اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا پروانگی مانگی عباس بیٹی عبد المطلب کے نی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی راتکو رہنی کی مکہ مین راتون منا کی مین بسبب خدمت سبیل زمزم کی پس اذن دیا حضرت نی اونکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف پانی زمزم کا پینا پیچہی طواف افاضہ کی مستحب ہے پس اوس زمانی مین کیتنی ایک حوض بہری رہتی تہی آب زمزم سی کہ کنوئین پر اگر بسبب اژدحام
کی کوئی نہ پی سکی تو اون حوضون مین سے پیوی اور اوسکی داروغہ عباس بن عبد المطلب چچا حضرت کی تہی اور نائب انکی کئی تہی وہ پلایا کرتی تہی پس حرج
راتون مین کہ منا مین رہتی ہین اونمین پروانگی چاہی حضرت عباس نے کہ حکم ہووی تو مین مکہ مین رہون واسطی خدمت پانی پلانیکی حضرت نی پروانگی
دی اور راتکو منا مین رہنا راتون معلومہ مین واجب ہے جمہور علماء کی نزدیک اور سنت ہی امام ابو حنیفہ کی نزدیک اور ایک روایت شافعی اور احمد سے
بہی یہی ہے اور معتبر راتکی رہنی مین اکثر رات ہی یعنی آدہی رات سی زیادہ اور ایسا ہی حکم اوس جگہہ کا ہی کہ قیام راتکا وہان مستحب ہے مانند لیلة القدر
وغیرہ کی کہ اکثر رات قیام کرنا معتبر ہی اور جو کہ سنت کہتی ہین منا مین راتکی رہنی کو دلیل اونکی یہی حدیث ہی کہ اگر واجب ہوتا تو کیونکر حضرت اجازت
دیتی راتکی رہنی کی مکہ مین اور کہا بعض علماء ہمارے نی کہ جائز ہی اوسکو کہ مشغول ہو پانی پلانیمین مانند عباس کی اور اوسکو کہ عذر شدید ہو یہہ کہ ترک
کری راتکو رہنا منا مین منا کی شغلونمین انہتی پس اشارہ کیا طرف اسکی کہ نہین جائز ہی ترک کرنا سنت کا مگر ساتہہ عذر کے اور ساتہہ عذر کی دور ہوتی ہے اوس سے اساءۃ یعنی
برائی ۞ ع ۞ **وعن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء الى السقاية فاستسقى فقال العباس يا فضل اذهب الى امك
فات رسول الله صلى الله عليه وسلم بشراب من عندها فقال اسقني فقال يا رسول الله انهم يجعلون ايديهم فيه قال اسقني
فشرب منه ثم اتى زمزم وهم يسقون ويعملون فيها فقال اعملوا فانكم على عمل صالح ثم قال لولا ان تغلبوا لنزلت حتى اضع
الحبل على هذه واشار الى عاتقه رواه البخاري** اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئی طرف سبیل کے
کی پس مانگا پانی زمزم کا پس کہا عباس نی اپنی بیٹی کو ای فضل جا تو اپنی ماکی پاس اور لی آ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیئی پانی اپنی ماکی پاس سے
یعنی پانی خاص کہ نہ مستعمل ہو پس فرمایا حضرت نی پلا مجکو یعنی اسمین سی پس کہا حضرت عباس نے یا رسول اللہ تحقیق لوگ ڈالتی ہین ہاتہہ اپنی اسمین فرمایا
پلا مجکو یعنی اسمین سے پس پیا حضرت نی اوس پانی مین سے پہر آئی کوئین زمزم کی پاس اور لوگ یعنی اولاد عبد المطلب کے پلاتی تہی لوگونکو اور محنت کرتی
تہے پلانی مین پہر فرمایا کام کیی جاؤ پس تحقیق تم اوپر ایک کام نیک کے ہو پہر فرمایا اگر نہوتا خوف اسکا کہ غلبہ کیی جاؤگی تم یعنی غالب آوینگی تمپر لوگ پانی
کہینچنی مین بسبب اتباع سنت میری کی اور نہین کہینچنی دینگی تمکو پانی اور یہہ کام تمہاری ہاتہہ سی جاتا رہیگا البتہ اوترتا مین یعنی اونٹنی پر سے کہ رسی

سوار رہتی او سپر تاکہ لوگ دیکہیں اور احکام سیکہیں یہانتک کہ کہتا مین سی پہر اور اشارہ کیا طرف مونڈہی اپنی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** لوگ دالتے
ہین ہاتہہ اپنی الخ یعنی گمان یہہ ہے کہ اکثر لوگون کی ہاتہہ ستہری نہین ہوتی او سعہ اسمین ہاتہہ ڈالتی ہین اسلیے آپکی واسطی الگ کہی ہوئی پانی مین سے منگایا
ہی حضرت نی فرمایا کہ کیا مضائقہ ہی اسمین سے پلاؤ پس پیا اوس سے اور موافق اسکی ہی وہ روایت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی تہی پینا بقیہ
پانی وضو لوگونکی سی ازراہ تبرک کی اور منقول ہی انس سے بطریق مرفوع کی کہ تواضع سی ہی یہہ کہ پیوی آدمی جہوٹی بہائی اپنی کسی اور حدیث سور
المومن شفاء غیر معروف ہی اور اس روایت سی معلوم ہوا کہ حضرت اونٹنی پرسی اوتری نہین پانی کہینچنے وپینی کی لیی اور ایک اور روایت مین عطاء سے
آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طواف افاضہ جب کر چکی تو کہینچا ڈول یعنی زمزم سی نہ کہینچا ساتہہ انکی کسینی پس پیا پہر ڈالا پانی ڈول کا کوین
مین پس وجہہ تطبیق کی انمین یہہ ہے کہ اول آنحضرت پہیر کو دیکہکر نہ اوتری ہونگی پہر دوبارہ تشریف لائی تو چہیڑ دیکہکر پانی کہینچا اور پیا ہو ع **وعن**
أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ
فَطَافَ بِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی ظہر کی اور عصر کی اور مغرب کی اور عشا کی پہر سوئے
تہوڑا سا سونا محصب مین پہر سوار ہوئی طرف خانہ کعبہ کی اور طواف کیا اوسکا یعنی طواف الوداع نقل کی یہہ بخاری نی **ف** محصب اصل مین اوس
جگہہ کو کہتی ہین کہ جہان سنگریزی بہت ہون اور اب نام ایک جگہہ معین کا ہی متصل منا کی اور اوسکو ابطح او بطحا اور خیف بنی کنانہ بہی کہتی ہین
اسلیے اسمین کہا راوی نی کہ حضرت نی نماز پڑہی محصب مین اور دوسری حدیث مین کہا کہ نماز پڑہی ابطح مین اور اوترنا محصب مین بعد نکلنی کی منا
سے تہا تیرہوین ذیحجہ کو ع ح **وعن** عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قَالَ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ
بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد العزیز بن رفیع سی کہ کہا پوچہا مینی انس بن
مالک سے کہا مینی خبر دی مجکو ساتہہ ایسی چیز کی کہ جانی تو نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہان پڑہی نماز ظہر آٹہوین تاریخ ذیحجہ کی کہا انس نے کہ منا مین کہا
عبد العزیز نی یعنی کہا مینی انس سے کہ پس کہان پڑہی نماز عصر کی دن نفر کی یعنی چلنی کی کہ تیرہوین تاریخ ذیحجہ کی ہی کہا انس نے کہ پڑہی نماز ابطح مین
پہر کہا انس نے کر تو جیسا کہ کرتی ہین سردار تیری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی حضرت نی تو اسیطرح کیا ہی و تو اسیطرح کر کہ جسطرح کرتی ہین امرا تیرے
مخالفت انکی مکر کہ باعث فتنہ انگیزی کا نہ ہو اور یہہ کچہہ امر ضروری ہی نہین اور پہلی حدیث سی معلوم ہوا کہ ظہر کی نماز حضرت نی محصب مین پڑہی اور
اسمین سکوت ہی ظہر کی نماز سی یعنی اس سے یہہ نہین معلوم ہوتا کہ ظہر کی نماز منا مین پڑہی یا محصب مین کہ اوسکو ابطح بہی کہتی ہین پس تعارض
نہین دونومین ہو مولانا ح ع **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ نُزُولُ الْأَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ كَانَ
أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ إِذَا خَرَجَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا اوترنا ابطح مین نہین ہے سنت نہین اوتری تہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم مگر اسواسطی کہ اوترنا اوسمین تہا بہت آسان واسطی نکلنی حضرت کی جب نکلی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی ابطح مین حضرت اسلیے
اوتری تہی کہ تا چہوڑ جاوین وہان اسباب اپنا او مکی مین جاکر طواف الوداع کرین پہر جب وہانسی نکل کر مدینہ کو آنی لگین تو آسان ہو نکلنا کہ یکبار
ہون اور جانا چاہیی کہ اختلاف ہی اسمین کہ تحصیب یعنے اوترنا محصب مین سنت ہی یا نہین بعضی کہتی ہین کہ وہ سنن حج سی ہی اور تتمہ افعال حج سے
ہے یہہ قول ابن عمر کا ہی اسلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی منا مین فرمایا کہ ہم اوترنیوالی ہین انشاء اللہ کل کو خیف بنی کنانہ مین کہ وہان مشرکون
نی آپسمین عہد کیا تہا اور قسم کہائی تہی کہ ساتہہ بنی ہاشم کی اور بنی عبد المطلب کے مخالطت اور نکاح اور خرید و فروخت اور ملاقات نہین کرینگی نہ

کر مقصد کو ہماری سبب وہ نہین کرینگی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہا کہ ظاہر کرین اسلام کی نشانیونکو اوس مکان مین کہ ظاہر کی تہین کافرون نی نشانیان کفر کی اور شکر نعمت خدا تعالی کا ادا کرین اور طبرانی اوسط مین عمر بن الخطاب سے لایا ہی کہ اونہون نی فرمایا کہ جملہ سنت سی ہی اوترنا ابطح مین پیچ رات یوم النفر کی اور حکم کرتی تہی لوگونکو اسکا اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ صحیح یہہ ہے کہ اوترنا آنحضرت کا محصب مین بقصد اسکی تہا کہ دکہادین مشرکونکو قدرت باریتعالی پس سنت ہی وہان اوترنا اہی اور بعضون نی کہا کہ سنت نہین ہی بلکہ ایک امر اتفاقی تہا کہ ابو رافع مولی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ داروغہ اسباب کا تہا وہان اوترپڑا اور خیمہ آنحضرت کا وہان کہڑا کیا بسبب اتفاق وراہی آگئی بسبب اسکی حضرت کی اور یہہ قول ابن عباس اور عائشہ کا ہی چنانچہ اسی حدیث مین کہا جانا چاہیی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہان اوتری اگرچہ بطریق اتفاق کی تہا اوترنا تو اچہا ہی وہان اوترنا اور صحابہ اور خلفائی راشدین بہی اسپر عمل کرتی تہی اور اگر نہ اوتری تو کچہہ لازم نہین آتا م ح وعنها قالت احرمت من التنعیم بعمرة فدخلت فقضيت عمرتي وانتظرني رسول الله صلى الله عليه وسلم بالابطح حتى فرغت فامر الناس بالرحيل فخرج فمر بالبيت فطاف به قبل صلوة الصبح ثم خرج الى المدينة هذا الحديث ما وجدته برواية الشيخين بل برواية ابي داود مع اختلاف يسير في اخره اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا احرام باندہا مینی تنعیم سی ساتہہ عمرہ کی پس داخل ہوئی مین یعنی مکہ مین اور ادا کیا مینی عمرہ اپنا یعنی جو کہ رہ گیا تہا سبب ہونی حیض کی اوسکی قضا کی جیسا کہ بیچ باب قصہ حجۃ الوداع کے گذرا اور انتظار کیا میرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ابطح مین یہانتک فارغ ہوئی مین پہر حکم فرمایا لوگون کو ساتہہ کوچ کرنیکی پہر نکلی حضرت یعنی ابطح سی اور گذری خانہ کعبہ پر پس طواف کیا اوسکا پہلی فجر کی نماز سی یعنی طواف وداع پہر نکلی طرف مدینہ کی کہا مولف نی کہ یہہ حدیث نہین پائی مینی ساتہہ روایت بخاری اور مسلم کی یعنی ایک کے اون دونون مین سی بلکہ ساتہہ روایت ابوداؤد کی ساتہہ تہوڑیسی اختلاف کی بیچ آخر اوسکی **ف** پہر نکلی طرف مدینہ کی احتمال ہی کہ پہلی نماز فجر کی نکلین ہون یا بعد نماز کی اور ساتہہ تہوڑیسی اختلاف کی یعنی ابوداؤد کی روایت مین اور مصابیح کی روایت مین تہوڑا اختلاف ہی پس اسمین اعتراضات ہین صاحب مصابیح پر کہ ذکر کی حدیث فصل اول مین اور مخالفت کی ابوداؤد کی واللہ اعلم م ع وعن ابن عباس قال كان الناس ينصرفون من كل وجه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينفرن احدكم حتى يكون اخر عهده بالبيت الا انه خفف عن الحائض متفق عليه اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی آدمی پہرتی تہی ہر طرف مین یعنی بعد حج کرنیکی لوگ اپنی اپنی ملک کیطرف چلی جاتی تہی خواہ طواف کرتی خواہ نکرتی یعنی مقید اسکی نہتی کہ مکہ مین آوین اور طواف وداع کرین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ نکلی ایک تمہارا یعنی آفاقی یہانتک کہ ہو آخر وقت اوسکا ساتہہ خانہ کعبہ کے یعنی طواف کری مگر موقوف کیا گیا ہی یعنی طواف وداع عورت حائضہ سی یعنی اور اسیطرح نفاس والی سی نقل کی ہی بخاری اور مسلم نی **ف** اس طواف کو طواف وداع بہی کہتی ہین اور طواف الصدر بہی یہہ طواف ہی واجب اور مضائقہ نہین ہے اسکا کہ اقامت کری بعد اسکی جسقدر چاہی لیکن افضل یہہ ہے کہ وقت نکلنی کے کری چنانچہ منقول ہی امام ابو حنیفہ سی کہ کہا اگر طواف الوداع کری کوئی پہر اقامت کری عشاء تک تو محبوب تر ہے میری نزدیک یہہ کہ اور طواف کری اور نہین ہے یہہ طواف اہل مکہ پر اور نہ اوسپر کہ جو میقات کی اندر رہتا ہو اور اسیطرح اوسپر بہی نہین ہے کہ جو مکہ مین آرہا اور پہر منظور ہوا اوسکو نکلنا اور اسیطرح نہ فوت کرنیوالی حج پر ہی اور نہ عمرہ کرنیوالی پر ہی اور اس طواف مین رمل یعنی اکڑکر چلنا نہین اور نہ بعد اوسکی سعی ہی ع ح م وعن عائشة قالت حاضت صفية ليلة النفر فقالت ما اراني الا حابستكم قال النبي صلى الله عليه وسلم عقرى حلقى اطافت يوم النحر قيل نعم قال فانفري متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا حائض ہوئی صفیہ رات روز نفر کی مین پس کہا نہین گمان کرتی مین اپنی کو مگر روکنی والی تمکو یعنی کوچ کرنیسی مدینہ کو اسلیی کہ مین حائضہ ہوئی اور طواف

وداع کیا ہی نہین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہلاک کری اوسکو اللہ اور زخمی کری کیا طواف کیا ہی دن نحر کی یعنی طواف الزیارۃ کہا گیا کہ ہان فرمایا
پس چل نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** رات روز نحر سی مراد وہی رات ہی کہ جسمین حضرت محصب مین رہی تہی یعنی تیرہوین کی رات اور رات بابہ
الحج مین منسوب ہوتی ہی ساتہہ روز سابق کی نہ آیندہ کی پس رات روز نحر کی یعنی تیرہوین کی وہ ہی کہ بعد تیرہوین دن کی آتی ہی اور حضرت صفیہ نے
یہہ گمان کیا تہا کہ طواف وداع مانند طواف زیارت کی ہی کہ ترک اوسکا نہین جائز بسبب عذر کی اور حضرت نی جانا کہ اونہون نی طواف الزیارۃ نہین
کیا ہی اب ٹہیرنا پڑیگا اسلیی یہہ فرمایا کہ ہلاک کری الخ اور یہہ اصل مین بددعا ہے لیکن یہان ارادہ دعا بدکا نہین بلکہ عادت عرب کی ہی کہ ایسی کلمات
از راہ پیار کی بولتی ہین آور پس چل یعنی مدینہ کو بغیر طواف وداع کی اسلیی کہ وجوب اسکا ساقط ہی بسبب عذر کی اور طواف الزیارۃ کر ہی چکی ہی
تو اب ٹہیرنا پڑیگا الخ الفصل الثانی فصل دوسری عن عمرو بن الاحوص قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول فی حجۃ الوداع ای یوم ھذا قالوا یوم الحج الاکبر قال فان دماءکم واموالکم واعراضکم بینکم
حرام کحرمۃ یومکم ھذا فی بلدکم ھذا الا لا یجنی جان الا علی نفسہ الا لا یجنی جان علی ولدہ ولا مولود علی
والدہ الا وان الشیطن قد ایس ان یعبد فی بلدکم ھذا ابدا ولکن ستکون لہ طاعۃ
فیما تحتقرون من اعمالکم فسیرضی بہ رواہ ابن ماجۃ والترمذی وصححہ
روایت ہی عمرو بن احوص سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی حجۃ الوداع مین یعنی دن نحر کی کہ کونسا دن ہی یہہ عرض
کیا صحابہ نی کہ دن ہی حج اکبر کا فرمایا پس تحقیق خون تمہاری اور مال تمہاری اور آبروین تمہاری درمیان تمہاری حرام کی گیی ہین مانند حرمت اسدن
تمہاری کی بیچ اس شہر تمہاری کی خبردار رہو نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنیوالا مگر اپنی جان پر یعنی جو کوئی کسی پر ظلم کرتا ہی وبال اوسکا اوسیپر پڑتا ہی کہ وہ ماخوذ
ہوتا ہی اسکی کرنیسی اور نہین پکڑا جاتا خبردار ہو نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنیوالا اپنی بیٹی پر اور نہ بیٹا اپنی باپ پر خبردار ہو تحقیق شیطان ناامید ہوا اس سے
کہ عبادت کیا جاوی بیچ اس شہر تمہاری کی یعنی مکی کی ہمیشہ ولیکن ہوگی شیطان کی فرمان برداری بیچ اون چیزونکی کہ حقیر جانوگی اپنی عملونسی پس خوش
ہوگا ساتہہ اوسکی یعنی گناہونکی کہ حقیر جانوگی اونکو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور ترمذی نی اور صحیح کیا ترمذی نی اسکو **ف** دن ہے حج اکبر کا حج اکبر نام ہے
مطلق حج کا جیسا کہ قرآن مجید مین آیا ہی واذان من اللہ ورسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر ان اللہ بریٔ من المشرکین ورسولہ کہا بیضاوی
نی کہ وہ دن عید کا ہی اسلیی کہ اوسدن حج تمام ہوتا ہی اور بڑی بڑی افعال حج کی اوسمین ہوتی ہین اور صحیح آیا ہی کہ حضرت کہڑی ہوئے
دن نحر کی نزدیک جمرات کی حجۃ الوداع مین اور فرمایا کہ یہہ دن حج اکبر کا ہی اور حج کی صفت اکبر اسلیی لائی کہ عمرہ کو حج اصغر کہتی ہین اور اوپر کی حدیث
مین جواب صحابہ کا تہا اللہ ورسولہ اعلم اور اسمین یہہ جواب مذکور ہوا کہ یہہ دن حج اکبر کا ہی شاید کہ بعضون نی وہ جواب دیا ہو اور بعضون نی یہہ اور
تحقیق خون تمہاری الخ یعنی جیسا اسدن اور اس شہر مین آپسمین خون کرنیکو اور مال لینی کو اور بی ابروئی کرنیکو حرام و برا سمجہتی ہو اسیطرحسی
ہر جگہہ اور ہر وقت حرام و برا ہی اور نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنیوالا اپنی بیٹی پر الخ ظاہر یہہ ہی کہ یہہ نفی ہی یعنی نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنیوالا اپنی
فرزند پر اور نہ فرزند اپنی باپ پر یعنی کوئی کسیکی ظلم کرنیسی ماخوذ نہین ہوتا پس موافق ہی یہہ قول اللہ تعالی کی ولا تزر وازرۃ وزر اخری یعنی نہین
بوجہلہ اوٹہاتا کوئی بوجہہ اوٹہانیوالا بوجہہ دوسریکا اور خاص یہہ دونو ذکر کئی گئی اسلیی کہ قریب تر اقربا کی ہین پس جب یہ نہین ماخوذ ہوتی ساتہہ فعل ایکدیگر
تو غیر انکی بطریق اولی نہین ماخوذ ہونگی پس گویا یہہ تاکید ہی پہلی جملہ کی اور عبادۃ کیا جاوی یعنی فرمان بردار کیا جاوی بیچ عبادہ غیر خدا تعالی کی یعنی کوئی
شیطان کی کہنی سی عبادۃ غیر اللہ کی نہین کریگا مکی مین اور مراد یہہ ہے کہ ظاہر مین نہین کرنیکا اسلیی کہ کبہی جاتی ہین کفار مکی مین خفیہ د عملون ایسے سی یعنی

قتل کرنا اور لوٹنا اور مانند انکیکی اور حقیر جاننا صغائر کا مراد ہے کہ گناہ کرتی ہو اور اونکو حقیر جانتی ہو اون عملون مین فرمان بردار شیطان کی ہی کہ راضی ہوتا ہی شیطان اونسی اور وہ عمل باعث فتنہ و فساد کی ہوتی ہین ع ح قولہ لایجنی جان علی نفسہ کو شارحین رح نی بدون لفظ الا کی نقل کیا ہی اور لکھا ہی کہ یہہ نفی ہی بمعنی نہی کی یعنی نہ ظلم کری کوئی ظلم کرنیوالا اپنی نفس پر مراد یہہ ہے کہ کوئی کسیپر ظلم نکری اسلیی کہ جو کوئی کسیپر ظلم کرتا ہی حقیقت میں اپنی نفس پر کرتا ہی کہ مستحق عذاب کرتا ہی اوسکو پس یہہ لکھکر لکھا ہی کہ ایک روایت مین یہہ جملہ ساتہہ لفظ الا کی آیا ہی یعنی لایجنی جان الا علی نفسہ لیکن اس عاجز نی جو ابن ماجہ مین دیکھا تو لفظ الا کا موجود ہی اور مولانا صاحب اد اللہ شرفا کی نسخہ مین بہی لفظ الا کا ہی اسلیی ترجمہ موافق اوسکی کیا گیا مولف **وعن** رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ بِمِنًى حِيْنَ ارْتَفَعَ الضُّحٰى عَلٰى بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ وَعَلِيٌّ يُعَبِّرُ عَنْهُ وَالنَّاسُ بَيْنَ قَائِمٍ وَقَاعِدٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی رافع بیٹی عمرو مزنی کیسی کہ کہا دیکھا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ فرماتی تہی لوگون کو منا مین اوسوقت کہ بلند ہوا وقت چاشت کا یعنی اول دن نحر کی اوپر خچر کی کہ سری اوسکی بالونکی سرخ تہی اونمدسی سفید اور حضرت علی بیان کرتی تہی حضرت کی طرفسی یعنی جو لوگ کہ دور تہی اونکو حضرت علی سمجہاتی تہی جو کچہہ کہ حضرت فرماتی تہی اور لوگ بعضی کہڑی تہی اور بعضی بیٹہی نقل کی یہہ ابوداودنی **وعن** عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ اِلَى اللَّيْلِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عائشہؓ اور ابن عباسؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تاخیر کی طواف الزیارۃ کو دن نحر کی رات تک نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** تاخیر کی یعنی جائز کیا تاخیر طواف زیارۃ کو یا توسکی لیی یا عورتونکی لیی اسلیی کہ ثابت ہوا ہے کہ حضرت نی طواف زیارت کیا دن نحر کی پہر نماز ظہر کی پڑہی مکہ مین یا منا مین کہا طیبی نی اول وقت اوسکا نزدیک شافعی کی عید کی آدہی رات کی بعد ہی اور ہمارے نزدیک بعد طلوع ہونی فجر عید کی ہی اور آخر وقت اوسکا جب طواف کری جائز ہی ہی لیکن واجب ہے ابوحنیفہ کی نزدیک یہہ کہ ہو ایام نحر مین پس اگر تاخیر کریگا اوسنی لازم آویگا اوسپر دم یعنی جانور ذبح کرنا ہے ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْمُلْ فِي السَّبْعِ الَّذِيْ اَفَاضَ فِيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین رمل کیا بیچ طواف زیارت کی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** رمل کہتی ہین اسکو کہ جلدی چلی جہاتی نکالکر مونڈہی ہلاتی ہوئی پس یہہ حضرت نی طواف زیارت مین کہ فرض ہی نہین کیا اسلیی کہ طواف القدوم مین کر چکی تہی م ع **مسئلہ** طواف الزیارت کری یعنی بغیر رمل و سعی کی اگر سعی اور رمل کر چکا ہی پہلی اس طواف کی اور اگر یہہ دونو چیزین نہین کی ہین تو طواف الزیارۃ مین کری درمختار **وعن** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَمٰى اَحَدُكُمْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَدْ حَلَّ لَهٗ كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ وَفِيْ رِوَايَةِ اَحْمَدَ وَالنَّسَائِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَهٗ كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ اور روایت ہی عائشہؓ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ کنکریان مارے ایک تمہارا جمرۃ العقبہ کو یعنی اور سر منڈاوی اور بال کترواوی پس حلال ہوئی اوسکی لیی ہر چیز سوا عورتونکی یعنی عورتونسی صحبت کرنی ابہی نہین حلال ہوئی یہہ بعد طواف زیارت کی حلال ہوگی نقل کی یہہ یعنی صاحب مصابیح نی شرح السنۃ مین اور کہا کہ اسناد اوسکی ضعیف ہی اور بیچ روایت احمد اور نسائی کی ابن عباس سے یون ہی کہ کہا جسوقت کہ ماری کنکریان جمرہ کو یعنی جمرۃ العقبہ کو پس تحقیق حلال ہوئی واسطی اوسکی ہر چیز سوا عورتونکی **وعنها** قَالَتْ اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مِنًى فَمَكَثَ بِهَا لَيَالِيَ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ يَرْمِي الْجَمْرَةَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كُلَّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَيَقِفُ عِنْدَ الْاُوْلٰى وَالثَّانِيَةِ فَيُطِيْلُ الْقِيَامَ وَيَتَضَرَّعُ وَيَرْمِي الثَّالِثَةَ فَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

وَيَنْصَرِفُ عَمْرٌ وَ يُرْمِي الثَّالِثَةَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا کہ طواف فرض کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آخر دن نحر کی یعنی عید قربانی آخر روز مین اوسوقت کہ نماز ظہر کی پڑہی پہر پہر کر آئی طواف منا کی پہر ٹہری منا مین راتون دن تشریق کی یعنی گیارہ بارہ تیرہ ذیحجہ کی مارتی تہی کنکریان جمرہ کو جسوقت ڈہلتی دوپہر ہر جمرہ کو یعنی منارہ کو ساتہہ سات کنکریان تکبیر کہتی ساتہہ ہر کنکری کی اور ٹہرتے نزدیک پہلی منارہ کی اور دوسرے یعنی وسطی کی اور دراز کرتی ٹہیرنا یعنی اذکار کی لیی اور زاری کرتی یعنی ساتہہ طرح طرح کی دعاؤن اور عرض حاجات کی اور مارتی تیسری منارہ کو اور نہ ٹہیرتی پاس اوسکی نقل کی ہیہ ابوداؤد نی ف اسمین دلیل ہی اسپر کہ حضرت نی ظہر کی نماز دن نحر کی مکی ہی مین پڑہی اور طواف بعد ظہر کی کیا اور نہ ٹہیرتی تہی پاس اوسکی یعنی دعا کی لیی نہیہ کہ دعا مانگتی تہی پاس اوسکی یا بعد اوسکی یعنی ٹہیر کر دعا مانگتی تہی چلتی مین کرتی تہی ؛ع وعن اَبِی البَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِرِعَاءِ الْاِبِلِ فِی الْبَیْتُوْتَةِ اَنْ یَرْمُوْا یَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ یَجْمَعُوْا رَمْیَ یَوْمَیْنِ بَعْدَ یَوْمِ النَّحْرِ فَیَرْمُوْهُ فِیْ اَحَدِهِمَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہی ابی البداح بن عاصم بن عدی سی کہ نقل کی اپنی باپ سے کہا اجازت دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی چرانیوالی اونٹونکی بیچ ترک کرنی شب باشی کی منا مین اور یہہ کہ کنکریان مارین یعنی جمرہ العقبہ پر دن نحر کی یعنی پہلی دن نحر کی پہر جمع کرین مارنا دو دنکا پیچہی دن نحر کی پس مارین دونو دنکا مارنا بیچ ایک کی اون دونو مین سے نقل کے یہہ مالک اور ترمذی اور نسائی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث صحیح ہی ف کہا طیبی نی مراد یہہ ہی کہ اجازت دی چرانیوالونکو یہہ کہ راتکو نرہین منا مین تشریق کی راتونمین اسلیی کہ مشغول ہوتی ہین چرانی مین اور اجازت دی یہہ کہ کنکریان مارین دن عید کی جمرۃ العقبہ پر فقط پہر نہ مارین عید کی دوسرے دن بلکہ مارین تیسری دن دونو دنکا مارنا قضا اور ادا او نہین جائز ہی ایمہ کی نزدیک تقدیم رمی کی دوسرے دن عید کی یعنی تیسری دن کی بدلی ہی اگر دوسری دن مین مارین نہین درست اور تاخیر درست ہی کہ دوسری دن کی بدلی ہی تیسری دن مارین ؛ع

بَابُ مَا یَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ

باب ہی بیچ بیان اون چیزون کی کہ بچی اونسی محرم ف یعنی اس باب مین بیان ہی اون چیزونکا کہ حرام ہی کرنا اونکا محرم کو خواہ واجب ہو اونسی دم یا صدقہ دینا یا نہ واجب ہو کچہہ اور بیان ہی اونکا کہ مباح ہی محرم کو کرنا اونکا اور صدقہ اسمین یہہ ہے کہ آدہی صاع یعنی دو سیر گیہون دی یا ایک صاع جو یا کچہہ تہوڑیسی چیز غیر معین ؛ح ؛ع

الفصل الاول

فصل پہلی عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّیَابِ فَقَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِیْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَا یَجِدُ نَعْلَیْنِ فَیَلْبَسُ خُفَّیْنِ وَلْیَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّیَابِ شَیْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَزَادَ الْبُخَارِیُّ فِیْ رِوَایَةٍ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْاَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَیْنِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی یہہ کہ ایک شخص نے پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کیا پہنی محرم قسم کپڑونکی سی یعنی اور کیا نہ پہنی فرمایا نہ پہنو کرتی اور نہ باندہو پگڑیان اور نہ پہنو پاجامی اور نہ اوڑہو بارانیان اور نہ پہنو موزی مگر وہ شخص کہ نہ پاوی پاپوشین پس پہنی موزی اور چاہیی کہ کاٹ ڈالی موزی دونون ٹخنون کی نیچی سی اور نہ پہنو کپڑونمین سے ایسی چیز کو کہ لگی ہو اوسکو زعفران اور نہ وہ کپڑا کہ لگی ہو اوسکو ورس نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ کیا بخاری نی ایک روایت مین اور نہ نقاب ڈالی عورت احرام والی اور نہ پہنی دستانی ف مراد ساتہہ پہنی کرتون اور پاجامونکی پہننا اونکا ہی اوسطرح پر کہ معمول ہی پہننی کا جیسی کرتی کو گلی مین پہنتی ہین اور پاجامہ کو پاؤنمین پس اسطرح پہننا منع ہی اور اگر انکو بدن پر ڈالے مانند چادر کی تو نہین منع اسلیی کہ اس صورت مین یہہ نہین کہین گی کہ

کرتا پہننا اور پائجامہ پہننا اور نہ بارانی مراد اس سی یہہ ہے کہ ایسی چیز نہ اوڑہی کہ سر کو ڈہانپ لے خواہ ٹوپی ہو خواہ بارانی خواہ اور کچہہ مگر جو چیز ایسی ہو کہ عرف
مین اوسکو پہننا اور اوڑہنا نہ کہتی ہون مانند کہلینی کوٹہڑی کی اور اوٹہا لینی گٹہڑی کی سر پر تو مضائقہ نہیں اور مراد ٹخنہ سی اس جگہہ مذہب حنفی مین وہ ہڈی ہی
کہ پشت پاکی بیچ مین ہوتی ہی اور امام شافعی کی نزدیک یہی ٹخنہ مراد ہی کہ جسکا وضو مین دہونا فرض ہی اور اختلاف کیا ہی علمانے کہ جس پاس جوتی
نہو اور وہ موزہ پہن لی تو آیا واجب آتا ہی اوسپر فدیہ یا نہیں پس کہا مالک اور شافعی نی کہ نہیں ہے اوسپر کچہہ اور کہا ابو حنیفہ اور علمار اونکی نی کہ اوسپر
فدیہ ہی جیسیکہ جب احتیاج ہو سر منڈانیکی تو سر منڈاوی اور فدیہ دیوی اور ورس ایک قسم کہانس کے ہی زرد رنگ مشابہ زعفران کی اور زعفران
اور ورس کی رنگنے سے منع اسلیے فرمایا کہ خوشبو ہوتی ہی انمین اور نہ نقاب ڈالی یعنی مونہہ کو برقع اور نقاب سے نہ ڈہانکی اور مونہہ پہ کوئی چیز اسطرح ڈہانکی کہ
الگ ہی مونہہ سی تو جائز ہی مرد کو بہی مونہہ ڈہانکنا حرام ہی مانند عورت کی ہماری نزدیک اور یہی کہا مالک نے اور احمد نی ایک روایت مین اور خلاف ہی اسمین
امام شافعی کا اور ہودج اگر سر کو لگی تو اوسمین بیٹہنا منع ہی اور نہیں تو نہیں اور اسیطرح پردہ کعبہ کا اور خیمہ سر کو لگی تو منع ہی اونکی نیچی کہڑا ہونا اور الا نہیں ۱۲ ح
ع وعن ابن عباس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب وهو يقول اذا لم يجد المحرم نعلين
لبس خفين واذا لم يجد ازارا لبس سراويل متفق عليه اور روایت ہی ابن عباس سے کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ فرماتی اور
وہ فرماتی تہی کہ جسوقت نپاوی محرم پاپوشین تو پہنی موزی اور جسوقت کہ نپاوی تہبند پہنی پائجامہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف پہنی موزی یعنی
ٹخنونکی نیچی سی کاٹ کر جیسا کہ اوپر کی حدیث مین گذرا اور جس صورتمین تہبند نہو اور ازار پہن لی تو نہیں ہی اوسپر فدیہ امام شافعی کی نزدیک اور امام ابو حنیفہ
کی نزدیک یہہ ہے کہ پائجامہ کو پہاڑ کر تہبند کر لی اور اگر بغیر پہاڑی پہنی گا تو دم آویگا اوسپر یعنی جانور ذبح کری ۱۲ ع وعن يعلى بن امية قال
كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم بالجعرانة اذ جاءه رجل اعرابي عليه جبة وهو متضمخ بالخلوق فقال يا رسول
الله اني احرمت بالعمرة وهذه علي فقال اما الطيب الذي بك فاغسله ثلث مرات واما الجبة
فانزعها ثم اصنع في عمرتك كما تصنع في حجك متفق عليه اور روایت ہی یعلی بن امیہ سی کہ کہا تہی ہم نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی جعرانہ مین کہ ناگاہ آیا ایک شخص گنوار اوسپر تہا کرتہ اور وہ شخص لتہڑا ہوا تہا خلوق مین کہ ایک قسم خوشبو کی ہی زعفران وغیرہ سی بنتی ہی پس کہا یا رسول
اللہ تحقیق مینی احرام باندہا تہا عمرہ کا اسحالمین کہ یہہ کرتہ میری بدن پر تہا پس فرمایا خوشبو کہ تجہہ پر ہی پس دہو ڈال اسکو تین بار اور کرتہ پس اوتار ڈال
اوسکو پہر کر عمری اپنی مین یعنی احرام عمرہ کی مین جیسا کرتا ہی تو بیچ احرام حج اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف جعرانہ نام ہی ایک جگہہ کا کہ ایک
منزل ہی مکی سی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی احرام عمرہ کا وہانسی باندہا تہا اور دہو ڈال دہونیکو اسلیے فرمایا کہ استعمال زعفران کا حرام ہی مردونکو تین بار
دہونیکو اسلیے فرمایا کہ خوب طرح چہوٹ جاوے اور واجب چہڑا ڈالنا اصل خلوق کا تہا جسطرح کہ ہو اور پہر کر تو الخ یعنی پرہیز کر احرام عمرہ کی مین ان چیزونسی کہ
پرہیز کرتا ہی احرام حج مین اور محرم اگر سرمہ بغیر خوشبو کا لگاوی پس اگر زینت کی لیی لگاویگا تو مکروہ ہی اور نہیں تو نہیں پہر جاننا چاہیی کہ جو چیزین
احرام مین حرام ہین اگر قصداً مرتکب اونکا ہوگا تو واجب ہوگا اوسمین فدیہ سب علما کی نزدیک اور اگر بہول کر مرتکب ہوگا تو نہیں لازم آئیگا اوسپر فدیہ نزدیک
شافعی اور ثوری اور احمد اور اسحق کی اور واجب ہوگا نزدیک ابو حنیفہ اور مالک کی ۱۲ ح ع وعن عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا ينكح المحرم ولا ينكح ولا يخطب رواه مسلم اور روایت ہی عثمان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں لایق
کہ نکاح کری محرم اور نہیں لایق کہ نکاح کر دی محرم کسیکا یعنی بولایت یا بوکالت اور نہیں لایق کہ منگنی کری محرم نقل کی یہہ مسلم نی ف امام شافعی
اور جمہور علما کی نزدیک یہی دونو نہیان تحریمی ہین اور تیسری تنزیہی پس نہیں درست اونکی نزدیک اپنا نکاح کرنا اور نہ اور کا نکاح کر دینا اور امام

اعظم رح کی نزدیک تینون نہیان تنزیہی ہین اور دلیل انکی یہہ ہے کہ آنحضرت نی حالت احرام مین حضرت میمونہ سی نکاح کیا تو ع ح وعن ابنِ
عبّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَۃَ وَھُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی نکاح کیا میمونہ سی اسحالمین کہ وہ احرام باندہی ہوئی تہی یعنی عمرۃ القضا کا نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی وعن یزیدَ بنِ الاَصمّ
بنِ اُختِ مَیْمُوْنَۃَ عَنْ مَیْمُوْنَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَھَا وَھُوَ حَلَالٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ
مُحْیِی السُّنَّۃِ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَالْاَکْثَرُوْنَ عَلٰی اَنَّہٗ تَزَوَّجَھَا حَلَالًا وَظَھَرَ اَمْرُ تَزْوِیْجِھَا وَھُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ بَنٰی بِھَا وَھُوَ
حَلَالٌ بِسَرِفَ فِیْ طَرِیْقِ مَکَّۃَ اور روایت ہی یزید بیٹی اصم بہانجی میمونہ کیسی کہ نقل کی میمونہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نکاح
کیا میمونہ سی اسحالمین کہ وہ احرام مین نہ تہی نقل کی یہہ مسلم نی کہا شیخ امام محی السنہ رح نی رحمت کری اونکو اللہ کہ اکثر یعنی تینون امام اور تابعین اونکی اسپر
ہین کہ حضرت نی نکاح کیا میمونہ سی بغیر حالت احرام مین اور ظاہر ہوا امر نکاح اونکی کا اوسوقت کہ وہ احرام مین تہی پہر ہم بستر ہوئی ساتہہ اونکی یعنی صحبت
کی بغیر حالت احرام مین سرف مین مکی کی راہ مین ف نکاح میمونہ کا اور صحبت ہوئی اونسی سرف مین ہوئی اور سرف نام ایک جگہہ کا ہی مکی سے
دس کوس پکہ سی اور عجائب اتفاقات سی یہہ ہے کہ وفات میمونہ کی بہی سرف ہی مین ہوئی اور جاننا چاہیی کہ حدیث ابن عباس کے اور حدیث
یزید بن اصم کی متعارض ہین حدیث ابن عباس کے دلالت کرتی ہی اسپر کہ نکاح میمونہ کا حالت احرام مین ہوا اور حدیث یزید کی اسپر دلالت کرتی ہی
کہ نکاح اونکا غیر حالت احرام مین ہوا پس ہمارے علمانی ترجیح دی ہی ابن عباس کی حدیث کو یزید کی حدیث پر اسلیی کہ ابن عباس یزید سی فضل و کمال
مین حفظ و فقہ مین اور حدیث ابن عباس کے بخاری اور مسلم مین ہے رہا یہہ کہ حدیث عثمان کی مین کہ نہی وارد ہوئی ہی اپنی نکاح کرنی اور غیر کی نکاح
کرنیسی وہ تاویل کی گئی ہی کہ مراد یہہ ہے کہ نکاح کرنا اپنا اور غیر کا شان محرم سی اور مناسب حال اوسکی نہین اسلیی کہ مشغول ہی عبادت مین یہہ کہ
مراد تحریم ہی چنانچہ اوس حدیث کی فائدہ مین بیان اسکا گذر چکا ہی اور یہہ جو حمل کیا ہی شافعیہ نے حدیث ابن عباس کیکو اسپر کہ ظاہر ہوا امر نکاح
حضرت کا احرام مین باین اعتبار کہا کہ نکاح کیا اسحالمین کہ وہ محرم تہی پس یہہ تکلف ہی شرح بہ اور ملا علی قاری رح نی اس مقام کو خوب تفصیل
سے لکہا ہی بخوف درازگی کی اور نہ سمجہہ مین آنے عوام کی اسپر اکتفا کیا وعن ابی ایّوبَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَغْسِلُ
رَاْسَہٗ وَھُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ایوب سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی دہوتی سر اپنا حالت احرام مین نقل کے
یہہ بخاری اور مسلم نی ف جائز ہی بلا خلاف محرم کی لیی دہونا سر کا اسطرح کہ نہ ٹوٹی بال اور اگر سر خطمی سی دہوودی تو اوسپر دم آتا ہی یعنی بالور
ذبح کرنا نزدیک ابو حنیفہ اور مالک کے اسلیی کہ خوشبو کی قسم سی ہی اور اگر سر دہووی صابون یا بیری کی پتون اور مانند اونکی سی تو نہین ہے اوسپر کچہہ سکی
نزدیک ع بہ وعن ابنِ عبّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن
عباس سے کہ کہا بہری ہوئی سینگی کہچوائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حالت احرام مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف جائز ہی جمہور علما کی نزدیک
سینگے یعنی اگر بال نہ ٹوٹی بہ ع وعن عثمانَ حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الرَّجُلِ اِذَا اشْتَکٰی عَیْنَیْہِ
وَھُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَھُمَا بِالصَّبِرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عثمان رض سی کہ حدیث کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ حق ایک شخص کی کہ
جب دکہین آنکہین اوسکی یا ضعف بصارت ہوا اور وہ محرم لیپ کری اونکو ساتہہ ایلوی کی نقل کے یہہ مسلم نی ف تاج المصادر مین تضمید کے
معنے لیپ سے کرنیکی لکہی ہین اور اور علمانی آنکہونکی اندر لگانیکی لکہی ہین بطور سرمہ کی اور طیبی نی کہا کہ تضمید اصل مین کہتی ہین پٹی باندہنی
کو زخم پر اور زخم پر دوا لگانیکو بہی کہتی ہین اگرچہ باندہا نجاوی پہر جاننا چاہیی کہ اگر سرمہ لگاوی محرم اسطرح کا کہ اوسمین کچہہ خوشبو ہو تو اوسپر صدقہ

لازم ہوگا اور اگر بہت ہو خوشبو تو دم آویگا اوسپر اور اگر ایسا سرمہ لگاوے کہ اسمین خوشبو نہو تو کچھہ مضائقہ نہین و نہین لازم ہوگا اوسپر کچھہ اور اگر پٹی باندہی کسی عضو پر سوائے سر اور مونہہ کی نہین لازم آئیگا اوسپر کچھہ لیکن مکروہ ہی اور اگر ڈہانکی گا چوتہائی سر یا مونہہ اپنا تو اوسپر دم لازم ہوگا اور کم چوتہائی سی ڈہانکی گا تو صدقہ آویگا ع **وعن** أُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ رَأَيْتُ أُسَامَةَ وَبِلَالًا وَأَحَدُهُمَا آخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ يَسْتُرُهُ مِنَ الْحَرِّ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ام حصین کبسی کہ کہا دیکہا مینی اسامہ اور بلال کو اس حالمین کہ ایک انمین سے یعنی بلال پکڑی ہوئی تہا مہار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی اور دوسرا یعنی اسامہ اوٹہائی ہوی تہا کپڑا اپنا سایہ کرتا تہا گرمی وقت سے یہانتک کہ مارین کنکریان جمرۃ العقبہ کو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** سایہ کرتا تہا یعنی ساتہہ کپڑی کی کہ اونچا تہا سر مبارک سی کہ سر کو نہ لگتا تہا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اوٹہائی ہوئی تہا مانند تاج کی ایک چیز سر مبارک پر اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جائز ہی محرم کو سایہ کرنا اپنی سر پر بشرطیکہ سایہ کرنیوالی چیز سر کو نہ لگی اور یہی قول اکثر علما کا ہی اور مالک و احمد مکروہ کہتی ہین اسکو ع ح **وعن** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ تَتَهَافَتُ عَلٰى وَجْهِهِ فَقَالَ أَتُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ وَأَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ وَالْفَرَقُ ثَلٰثَةُ أَصْوُعٍ أَوْ صُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی کعب بن عجرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذری اوسپر اور وہ تہا حدیبیہ مین پہلی داخل ہونی مکی کی اور تہا کعب محرم اور وہ جلاتا تہا آگ نیچی ہانڈی کی اور جوئین جہڑتی تہین اوسکی مونہہ پر پس فرمایا حضرت نی کیا ایذا دیتی ہین تجکو جوئین تیری کہا ہان فرمایا پس منڈا ڈال سر اپنا اور کہلا فرق فرق کی درمیان چہہ مسکینون کی اور فرق تین صاع کا ہوتا ہی یا روزی رکہہ تین دن یا ذبح کر جانور لایق ذبح کرنیکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کعب صحابی ہین انصاری اصحاب شجرہ سی اونکی پاس ایک بت تہا کہ پوجا کرتی تہی اوسکو اور عبادہ بن صامت یار اونکی تہی ایکروز عبادہ کعب کے پاس ائی دیکہا کعب بت کو پوجکر گہر سی نکلی عبادہ گہر مین گئی اور بت کو توڑ ڈالا جب کعب گہر مین آئی تو دیکہا کہ بت ٹوٹا ہوا پڑا ہی غصہ مین آئی اور چاہا کہ عبادہ کو برا کہین پہر سوچی اور دلمین کہا کہ اگر اس بت مین کچہہ قدرت ہوتی تو اپنی تئین بچاتا یہہ سوچکر مسلمان ہوئی اللہ تعالی جب ہدایت کرتا ہی تو یون کرتا ہی اور پہلی داخل ہونی مکی کی یعنی اور وہ متوقع تہی کہ مکی مین جاوینگی جبتک ممانعت نہوئی تہی داخل ہونی سی مکی مین بعد ازان مشرکین نی منع کر دیا اسکو صلح حدیبیہ کہتی ہین اور صاع چار سیر کا ہوتا ہی پس فرق بارہ سیر کا ہوا حاصل یہہ کہ آدہا آدہا صاع یعنی دو دو سیر گیہون ہر مسکین کو دی یا تین روزی رکہہ یا جانور ذبح کر اور یہہ حدیث تفسیر ہی اس آیۃ کی ولا تحلقوا رؤسکم حتی یبلغ الہدی محلہ الخ ح ع

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى النِّسَاءَ فِي إِحْرَامِهِنَّ عَنِ الْقُفَّازَيْنِ وَالنِّقَابِ وَمَا مَسَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّيَابِ وَلْتَلْبَسْ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا أَحَبَّتْ مِنْ أَلْوَانِ الثِّيَابِ مُعَصْفَرًا أَوْ خَزًّا أَوْ حُلِيًّا أَوْ سَرَاوِيلَ أَوْ قَمِيصًا أَوْ خُفًّا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ منع فرماتی تہی عورتونکو بیچ احرام اونکی پہنی دستانونکی اور ڈالنی نقاب کے سی یعنی اسطرح کی نقاب سے کہ مونہہ کو لگی اور پہنی اوس کپڑی کی کہ لگی ہو اوسکو ورس اور زعفران اور چاہیی کہ پہنی بعد اسکی جو چاہی انواع کپڑونسی کسنبا کپڑا ہو یا خز ہو یا زیور ہو یا پاجامہ ہو یا کرتا ہو یا موزہ نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** بعد اسکی یعنی بعد نکلنی کے احرام سے حضرت شیخ رح نی تو یہہ معنی لکہین ہین اور ملا علی قاری رح نی یہہ معنی لکہی ہین کہ بعد اون چیزون کی کہ ذکر کی گئی یعنی سوائے چیزون مذکورہ کی جو چاہی اقسام کپڑونسی پہنی اور لکہا ہی کہ ظاہر حدیث سی فرق معلوم ہوتا ہی درمیان زعفرانی کپڑی اور کسنبی کی اور ہمارے مذہب مین دونو منع معلوم ہوتی ہین خزانۃ الاکمل اور ولوالجی وغیرہ مین لکہا ہی کہ اگر پہنی محرم رنگا ہوا کسنب کا یا ورس کا

یا زعفران کا چھپانا ایکدن یا زیادہ تو اوسپر دم لازم ہوتا ہی اور اگر کم ایکدن سی پہنی تو صدقہ دینا آتا ہی پس لایق یہہ ہی کہ حمل کیا جاوی یہہ حدیث اوپر
کسنبی دہوئی ہوئی کی کہ جسمین خوشبو نہو اور کہا طیبی نے کہ زیور کو کپڑونمین کہا مجازا۔ وعن عائشۃ قالت کان الرکبان یمرون بنا ونحن مع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محرمات فاذا جاؤا بنا سدلت احدنا جلبابہا من راسہا علی وجہہا فاذا جاوزونا
کشفناہ رواہ ابوداؤد ولابن ماجۃ معناہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہا قافلہ گذرتا ہمپر یعنی عورتونپر
اور ہوتین ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی احرام باندہی ہوی یعنی اور بسبب احرام کی مونہہ کہلی ہوتی پس جسوقت کہ گذرتا قافلہ ہماری آگی سی
ڈالتی ایک ہماری چادر اپنی سر پر سے اوپر مونہہ اپنی کی یعنی اسطرح کہ مونہہ کو نہ لگتی پس جسوقت کہ بڑہ جاتا قافلہ ہمسی کہولدیتین ہم مونہہ اپنا نقل کی یہہ ابوداؤد نے
اور واسطی ابن ماجہ کی معنی اسکی وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدہن بالزیت وہو محرم غیر المقتت یعنی
غیر المطیب رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی استعمال کرتی تیل زیتون بغیر خوشبو کا حالت احرام مین نقل
کی یہہ ترمذی نی ف مقتت اوس تیل کو کہتی ہین کہ پہول خوشبو کی اوسمین ڈالکر پکایا جاوی تا خوشبودار ہوجاوے یا ملایا جاوے اوسمین تیل خوشبو کا
پہر جاننا چاہیی کہ محرم اگر ساری عضو پر تیل لگاوی خوشبو کا مانند تیل بنفشہ اور گلاب کے اور موتیہ وغیرہ کی تو اوسپر دم یعنی جانور ذبح کرنا لازم آتا ہی
اتفاقا اور اگر تیل لگاوی زیتون کا یا تلونکا کہ اوسمین خوشبو نہ ملی ہو اور بہت لگاوی تو اوسپر دم لازم آویگا نزدیک ابوحنیفہ کی اور صدقہ نزدیک
صاحبین کے تفصیل اسکی یہہ ہے کہ اختلاف اس صورت مین ہی کہ ہون دونو تیل خالص خوشبو سی بغیر پکائی ہوی پس جو خوشبودار ہو کہ جسمین پہول
گلاب وغیرہ کی ڈالکر خوشبودار کیا ہو واجب ہوگا دم بسبب استعمال اوسکی اتفاقا اور اسیطرح جبکہ ہو زیت پکایا ہوا پس اوسمین بہی دم دینا آویگا
بالاتفاق اور یہی اختلاف اس صورت مین ہی کہ تیل بہت لگاوی اور اگر کم لگاویگا تیل زیتون یا تلونکا تو اوسپر صدقہ آویگا اتفاقا پہر یہہ دم وغیرہ
دونو تیلونکی استعمال سی جب لازم ہوتا ہی کہ استعمال کری اونکو بطور خوشبو لگانیکی اور اگر استعمال کری اونکو بطور دوا کی تو نہین آنیکا اوسپر کچہہ بالاجماع
بخلاف استعمال کرنی مشک وغیرہ اور خوشبوئونکی کہ اونکی استعمال سی ہر نوع دم لازم آتا ہی خواہ بطور خوشبو کی استعمال کری خواہ بطور دوا کی ع ح نہ
درمختار الفصل الثالث فصل تیسری عن نافع ان ابن عمر وجد القر فقال الق علی ثوبا یا نافع فالقیت علیہ برنسا
فقال تلقی علی ہذا وقد نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یلبسہ المحرم رواہ ابوداؤد روایت ہی نافع سی یہہ کہ ابن عمر نی پائی سردی پس
کہا ڈال مجہپر کوئی کپڑا ای نافع پس ڈالی مینی اونپر بارانی پس فرمایا ڈالتا ہی تو مجہپر یہہ اور تحقیق منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سے کہ پہنی اوسکو
محرم نقل کی یہہ ابوداؤد نی ف ہمارے مذہب مین یہہ ہے کہ اگر سیی ہوی کپڑ کو اوسطرح استعمال کری کہ معمول ہی اوسکی استعمال کرنیکا تو منع ہی والا نہین
پس بارانی کو بدن پر ڈال لینا منع نہین چنانچہ بیان اسکا اوپر ہوچکا ہی اور ابن عمر نی اس سی منع کیا پس یا تو مذہب اونکا یہی ہوگا کہ مطلق سیی
ہوئی کی استعمال سی پرہیز کرتی ہونگی اور یا اسلیی منع کیا کہ سر ڈہانکے یا ہوگا ح ہ مولانا وعن عبد اللہ بن مالک ابن بحینۃ قال احتجم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو محرم بلحی جمل من طریق مکۃ فی وسط راسہ متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن
مالک کیسی ایسا عبد اللہ کہ بیٹا بحینہ کا ہی کہا سینگی کہچوائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچون بیچ سر اپنی مین حالت احرام مین بیچ مکان لحی جمل کی راہ
مکہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ابن بحینہ دوسری صفت ہی عبد اللہ کی اسلیی لفظ مالک کو ساتہہ تنوین کی پڑہتی ہین اور ابن بحینہ مین
الف لکہا جاتا ہی اور بحینہ ماں تہین عبد اللہ کی اور بیوی مالک کی اور سر مین پچہنی لینی سی بال ضرور ٹوٹی ہونگی پس یہہ محمول ہی حالت ضرورت پر اور
اگر ایسی جگہہ پچہنی لی کہ وہاں بال نہون تو جائز ہی بغیر فدیہ کی ح مسئلہ جو تہائی سر سی کم منڈاوی یا پچہنون وغیرہ کی سبب سے بال جو تہائی

سر سے کم کی ٹوٹین تو صدقہ دے یعنی ایک ہو کی کو کہلاوے یا دو سیر گیہون دے اور چوتہائی سر سے زیادہ منڈاوے بلا عذر یا پچہنے بلا عذر لے اور اوس سے بال
اسقدر ٹوٹین تو دم آتا ہے یعنی ایک بکری یا مانند اوسکی ذبح کرے اور اگر بسبب عذر کے چوتہائی یا چوتہائی سر سے زیادہ منڈاوے یا بسبب عارضہ کے پچہنے لے
اور اسقدر بال ٹوٹین تو اختیار ہے محرم کو کہ تین چیزون مین سے ایک چیز کرے بکری ذبح کرے یا چہہ مسکینونکو تین صاع گیہون دے ہر مسکین کو دو دو سیر
یا تین روزے رکہے متصل یا متفرق اور اگر محاجم یعنی اگر پچہنونکی جگہہ سے بال منڈواے پچہنونکی لیے تو دم آتا ہے امام ابوحنیفہ کے نزدیک اور صدقہ صاحبین
کے نزدیک اور پچہنونکی جگہہ سے مراد ہے دونو کنارے گردن کی اور گدی اور اگر ساری گردن منڈواوے تو دم آتا ہے اتفاقا اور اگر ساری سے کم منڈواوے
تو صدقہ مذکورہ آتا ہے اور آپ سے بال ٹوٹین تو کچہہ نہین آتا ۱۲ مناسک ملا علی **وعن انس** قال احتجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم وھو محرم علی ظھر القدم من وجع کان بہ رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہے انس سے کہا سینگی کہچوائی یعنی بہری ہوئی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ تہے محرم پشت قدم پر بسبب درد کی کہ تہا اونکی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نے **ف** یہہ پچہنے لینی منصور
ہین بغیر ٹوٹنے بالونکی پس نہین اشکال اسمین اور معہذا عذر ہے تہا ع **وعن ابی رافع** قال تزوج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میمونۃ
وھو حلال وبنی بہا وھو حلال وکنت انا الرسول بینہما رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث حسن اور روایت ہے ابی رافع
سے کہا نکاح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے اوسوقت کہ تہے بغیر احرام کے اور بنا کیا ساتہہ اونکے یعنی تصرف مین لائے اور وہ تہے بغیر احرام کے
اور تہا مین پیغام پہچانیوالا درمیان حضرت کے اور میمونہ کے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن ہے **ف** اوپر کی حدیث
ابن عباس کی کہ گذری اوس سے معلوم ہوا کہ حضرت نے حالت احرام مین میمونہ سے نکاح کیا اور اس سے یہہ معلوم ہوا کہ بغیر حالت احرام مین کیا جانا چاہیے
کہ وہ حدیث بخاری اور مسلم مین آئی ہے اور یہہ دونو مین سے ایک مین بہی نہین ہے پس نہین پہنچتی ہے یہہ اوسکی درجہ کو ع در شرح حدیث یزید کہ با
گذشت **باب المحرم یجتنب الصید** باب ہے بیچ بیان محرم کے کہ بچے شکار سے **ف** محرم کو شکار کرنا اور راہ دکہانی اور کوا اور اشارہ
کرنا طرف شکار کی حرام ہے سب علما کے نزدیک اور اگر ان افعال مین سے کچہہ بہی کریگا لازم ہوگا اوسپر بدلہ یعنی قیمت شکار کی ساتہہ تشخیص دو عادل کے
بحسب قیمت اوس جگہہ کے کہ شکار کیا ہے یا بحسب قیمت اس موضع کے کہ قریب ہو اوس سے اگر موضع شکار مین نہو اوسکی قیمت پہر اگر چاہے خریدے ساتہہ
قیمت اوسکی ہدی اگر اسکی او سمین پس ذبح کرے اوسکو حرم مین اور اگر چاہے خریدے ساتہہ قیمت اوسکی غلہ اور دیوے ہر فقیر کو آدہا صاع اگر گیہون
ہون اور اگر کہجور یا جو ہون تو ایک ایک صاع یعنی چار چار سیر دے کم اس سے نہ دے اور اگر چاہے روزہ رکہے بدلے اناج ہر فقیر کی ایک ایک روزہ پہر اگر بچ
رہے کم طعام فقیر سے صدقہ دیدے اوسکو یا ایک روزہ رکہے بدلے اوسکے اور قصدا شکار کرنیوالا اور بہول کر کرنیوالا برابر ہین اور اگر زخمی کرے شکار کو یا کاٹے
عضو اوسکا یا اوکہاڑے بال اوسکے بدلہ دے اوس چیز کا کہ ناقص ہوگی قیمت اوسکی سے اور اگر اوکہیڑے پر اوسکی یا کاٹے ہاتہہ یا پانون اوسکے پس ایسا ہو جاوے
کہ بچا نہ سکے اپنی کو بلی وغیرہ سے پس اوسپر قیمت پوری ہے اور اگر دودہ دوہے اوسکا پس قیمت دے اوسکی دودہ کی اور اسیطرح اگر انڈا توڑے تو اوسکی
قیمت دے اور بیچ کہانے محرم کے شکار کو تفصیل ہے کہ اگر محرم آپ شکار کرے یا کوئی اور محرم شکار کرے کہانا اوسکا محرم کو حرام ہے بالاتفاق اور اگر غیر
محرم شکار کرے اپنے لیے یا محرم کے لیے باذن اوسکے یا بغیر اذن اوسکے اوسمین کئی مذاہب اور اقوال ہین علما کے مذہب بعضے صحابہ کا کہ حضرت علی ہے
انہین مین اور بعضے تابعین کا یہہ ہے کہ حرام ہے محرم پر کہانا شکار کا مطلق اور دلیل اونکی حدیث صعب بن جثامہ کی ہے اور مذہب امام شافعی اور احمد کا یہہ ہے
کہ اگر محرم آپ شکار کرے یا کوئی اور اوسکے لیے شکار کرے ساتہہ اذن اوسکے یا بغیر اذن اوسکے تو حرام ہے اور اگر غیر محرم شکار کرے اپنے لیے اور کہلاوے اوسمین سے
محرم کے لیے بطریق ہدیہ کے یہی حلال ہے اور مذہب امام ابوحنیفہ اور علما اونکی کا یہہ ہے کہ حلال ہے کہانا گوشت شکار کا محرم کو جبتک کہ آپ شکار نکرے

اور حکم نکری ساتھہ اوسکی اور راہ نہ بتاوی اور اشارہ نکری طرف اوسکی اور مدد نکری شکار کرنی پر دہ یا کوئی اور محرم اگرچہ اوسکی لیے شکار کیا جاوی چنانچہ حدیث
ابی قتادہ کی دلالت کرتی ہی اسپر اور مراد شکار سی ہے حیوان وحشی بسبب اصل خلقت کی کہ پیدایش و نسل اوسکی جنگل مین ہو پس جائز
ہی محرم کو ذبح کرنا بکری اور دنبہ اور بہیڑ اور گائین اور اونٹ اور مرغ اور بط گہر کی پلی ہوئی کا اور محرم پر بدلا آتا ہی بسبب ذبح کرنی کبوتر کی اور ہرن
پلی ہوئی کی اور شکار کرنا جانور دریائی کا حلال ہی محرم و غیر محرم کو خواہ اوسکو کہاتی ہون یا نکہاتی ہون بسبب اس آیۂ شریفہ کی احل لکم صید البحر وطعامہ
آخر آیہ تک پہر جنگل کی جانور جو کہائی جاتی ہین حرام ہی شکار کرنا اونکا محرم پر بالاتفاق اور جو کہ کہائی نہین جاتی ہین اونکو تقسیم کیا ہی صاحب مدارک نی
دو قسم پر ایک تو وہ ہین کہ ایذا دیتی ہین طبعًا اور ابتدا کرتی ہین ساتھہ ایذا کی اکثر مانند شیر اور چیتی اور بہیڑیی اور مانند اونکی پس جائز ہی محرم کو قتل کرنا اونکا اور نہین آتا اوسپر کچھہ
اور ایک وہ ہین کہ ابتدا نہین کرتی ساتھہ ایذا کی اکثر مانند چرغ وغیرہ کی پس جائز ہی محرم کو مارنا اونکا اگر چوٹ کرین اوسپر اور نہین آتا اوسپر کچھہ اور اگر چوٹ نکرین
تو نہین مباح محرم کو کہ ابتدا کری ساتھہ مارنی کی اگر ماریگا اونکو ابتدا تو لازم ہوگا اوسپر بدلہ ح ع متقی

الفصل الاول فصل پہلی

عن الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اَنَّهُ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى مَا فِيْ وَجْهِهِ قَالَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی صعب بن جثامہ سی یہہ کہ اونہون نی بطریق تحفہ کی بہیجا واسطی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی گورخر اور حضرت تہی ابوا مین یا ودان مین پس پہیر دیا حضرت نی اونپر پس جبکہ دیکہی حضرت نی وہ چیز کہ تہی بیچ چہرہ اوسکی یعنی ناخوشی اور
غم معلوم کیا بسبب قبول کرنیکی فرمایا تحقیق ہمنی نہین پہیر دیا اوسکو تمپر مگر اسلیی کہ تہی ہم احرام باندہی ہوئی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ابوا اور ودان
نام ہی جگہونکا درمیان مکہ اور مدینہ کی اور ظاہر یہہ حدیث دلیل ہی اونکی کہ جو مطلق شکار کی گوشت کہانیکو حرام کہتی ہین محرم کی لیی اور مذہب ہمارا یہی
مذہب حضرت عمر اور ابو ہریرہ اور طلحہ بن عبید اللہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم کا سا ہی پس ہمارے نزدیک مراد یہہ ہے کہ گورخر زندہ شکار کرکر بہیجا تہا اوسکا لینا
محرم کو درست نہین اسلیی پہیر دیا لیکن ایک روایت مین آیا ہی کہ گوشت گورخر کا بہیجا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ ران گورخر کی بہیجی اور ایک روایت مین آیا
ہی کہ ٹکڑا اوسکا بہیجا اون روایتونسی معلوم ہوتا ہی کہ یہان بہی گوشت اوسکا مراد ہو **جواب** یہہ کہ اول زندہ گورخر بہیجا ہوگا وہ نہ لیا پہر ران اور
گورخر کی کہ اوسکو بعضون نی گوشت کر تعبیر کیا اور بعضون نی ٹکڑا اوسکا بہیجی اور بڑی دلیل ہماری یہہ حدیث ہی کہ لایا گیا گورخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
پاس موضع عرج مین حالت احرام مین حضرت نی حکم کیا ابو بکر کو کہ بانٹ دو اوسکو ہمراہیونکو اور شافعیہ کہتی ہین کہ پہلا یہہ گمان اسکی کہ میری لیی شکار کیا گیا
ہی ع

وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفَ مَعَ بَعْضِ اَصْحَابِهِ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَاَوْا حِمَارًا وَحْشِيًّا قَبْلَ اَنْ يَرَاهُ فَلَمَّا رَاَوْهُ تَرَكُوْهُ حَتّٰى رَاٰهُ اَبُوْ قَتَادَةَ فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ فَسَاَلَهُمْ اَنْ يُنَاوِلُوْهُ سَوْطَهُ فَاَبَوْا فَتَنَاوَلَهُ فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَعَقَرَهُ ثُمَّ اَكَلَ فَاَكَلُوْا فَنَدِمُوْا فَلَمَّا اَدْرَكُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْهُ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالُوْا مَعَنَا رِجْلُهُ فَاَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا فَلَمَّا اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمِنْكُمْ اَحَدٌ اَمَرَهُ اَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا اَوْ اَشَارَ اِلَيْهَا قَالُوْا لَا قَالَ فَكُلُوْا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا
اور روایت ہی ابی قتادہ سی یہہ کہ وہ نکلی ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی سال حدیبیہ مین پس پیچہی رہ گئی وہ بعضی اپنی یارونکی ساتھہ اور یار اونکی
محرم تہی اور ابو قتادہ تہی غیر محرم پس دیکہا اونکی یارون نی گورخر پہلی اونکی دیکہنی سی پس جب دیکہا یارون اونکی نی گورخر کو چہوڑ دیا اوسکو یہانتک
کہ دیکہا اوسکو ابو قتادہ نی پس سوار ہوئی اپنی گہوڑی پر پہر مانگا یارونسی یہہ کہ دیوین اوسکو کوڑا اوسکا پس نہ دیا اونہون نی کوڑا پہر لیا ابو قتادہ نی کوڑا
یعنے گہوڑی سی اوترکر پہر حملہ کیا گورخر پر پس مارا اوسکو پہر کہایا اور کہایا ساتہہ والون نی پہر پشیمان ہوئی یعنی گمان اسکی کہ محرم کو مطلق شکار کا کہانا

درست نہین پس جبکہ ملی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچھا اپنی یعنی حکم اوسکا کہ آیا کہانا اوسکا درست تہا ہمکو یا نہین فرمایا کہ ہی تمہاری پاس اوسمین سے کچہہ کہا اونہون نی ہماری ساتہہ ہی پانون اوسکا پس لیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور کہایا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت اون دونونکی یہہ ہی کہ پس جب آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس فرمایا حضرت نی کیا تم مین سی کسنی حکم کیا تہا ابو قتادہ کو یہہ کہ حملہ کری گدھی پر یا اشارہ کیا تہا طرف اوسکی کہا اونہون نی کہ نہین فرمایا پس کہاؤ جو باقی رہا ہو اوسکی گوشت مین سی **ف** کہایا اوسکو اور ایک روایت صحیح مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کہایا اوس سے تطبیق انہین یون دیجاوی کہ اول حضرت نی نہ کہایا ہوگا بخوف اسکی کہ کسی محرم نی حکم کیا ہو یا مدد کی ہوگی پہر جب یہہ امر تحقیق ہو گیا نوش فرمایا اور حکم کیا تہا یعنی صریح حکم کیا تہا یا دلالت کی تہی یعنی راہ بتائی تہی اوسکی طرف اور فرق دلالت اور اشارت مین یہہ ہی کہ دلالت زبان سی ہوتی ہی اور اشارۃ ہاتہہ سی اور بعضون نی کہا کہ دلالت غائب مین ہوتی ہی اور اشارۃ حاضر مین اور دلالت حرام ہی محرم کو حل مین اور حرم مین اور غیر محرم کو حرام ہی حرم مین نہ حل مین اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ مباح ہی محرم کو کہانا گوشت شکار کا اگر آپ اوسکا شکار نہ کیا ہو اور دلالت اور اشارۃ اور مدد نکی ہو اور اسمین رد ہی اونکا کہ جو مطلق شکار کی گوشت کہانیکو منع کرتی ہین ح ع ❊ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْاِحْرَامِ الْفَارَةُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پانچ جانور ہین نہین گناہ اوسپر کہ ماری اونکو حرم مین اور احرام مین چوہا اور کوا اور چیل اور بچہو اور کتا کٹ کہنا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کوےسی مراد کوا سیاہ و سفید ہی کہ وہ اکثر مردار نجاست کہاتا ہی جیسا کہ روایت آئندہ مین آیا ہی اس سے نکل گیا کوا کہیتی کہانیوالا کہ رنگ اوسکا سیاہ ہوتا ہی اور چونچ اور پانون اوسکی سرخ اور کتی کٹ کہنے کی حکم مین ہین سب جانور درندی حملہ کرنیوالی ہر ع وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْاَبْقَعُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْحُدَيَّا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پانچ جانور موذی ماری جاوین حل مین بہی اور حرم مین ہی یعنی بغیر احرام کی ہو مارنیوالا یا احرام باندہی ہو سانپ اور کوا ابلق اور چوہا اور کتا کٹ کہنا اور چیل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حرام ہی مارنا اوس کتی کا کہ جسمین منفعت ہو اور ایسی ہی مارنا اوس کتی کا کہ جسمین نہ منفعت ہو اور نہ ضرر اور مارنا ان جانورونکا کہ مذکور ہوا حصر انہین پر نہین ہی بلکہ یہی حکم ہی سب موذی جانورونکا مانند چیونٹی اور مچہر اور پسو اور چچڑی اور کہٹمل اور مانند انکی اور اگر ماری جون تو صدقہ دی جو چاہی ع ح ملتقی **الفصل الثانی** فصل دوسری عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَحْمُ الصَّيْدِ لَكُمْ فِي الْاِحْرَامِ حَلَالٌ مَا لَمْ تَصِيْدُوْهُ اَوْ يُصَادُ لَكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ گوشت شکار کا واسطی تمہاری بیچ احرام کی حلال ہی جبتک کہ نہ کیا ہو تمنی شکار یا نہ کیا گیا ہو واسطی تمہاری نقل کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نی **ف** یعنی اگر تم حالت احرام مین شکار کروگی یا تمہاری لیی کیا جاویگا اگرچہ شکار کرنیوالا محرم نہو تو نہین درست ہوگا کہانا اوسکا دلیل پکڑی ہی ساتہہ اس حدیث کی مالک و شافعی نی اسپر کہ حرام ہی گوشت اوس شکار کا کہ شکار کیا ہو اوسکو غیر احرام والی نی واسطی احرام والیکی اور ابو حنیفہ نی یہہ معنی لیی ہین کہ اگر بطریق تحفہ کی بہیجا جاوی طرف تمہاری شکار تو اوسکا گوشت حرام ہوگا اور اگر گوشت بہیجی تو نہین حرام ہوگا معنی اسکی یہہ ہین کہ اگر شکار کیا جاوی بموجب حکم تمہاری کی تو نہین درست کہانا اسکا پس نہین حرام ہوگا گوشت شکار کا کہ ذبح کری اوسکو غیر محرم احرام والیکی لیی بغیر امر یا دلالت یا اشارے اوسکیکی ❊ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَادُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا ٹڈی شکار دریا کیسی ہی نقل کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی نی **ف** کہا علما ہماری نی
کہ ٹڈیکو شکار دریا کا اسلیی کہا کہ یہہ مشابہ ہی شکار دریا کی اس بات مین کہ بغیر ذبح کی درست ہی پس نہین جائز ہی محرم کو مارنا ٹڈیکا اور لازم آویگا اوسیر
بسبب مارنی اوسکیکی تصدق یعنی بہ ددی جو چاہی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ ٹڈی شکار جنگل کیسی ہے کہا ابن ہمام نی کہ اسی پر ہین اکثر علما انتہی اور بعضی
علما نی کہا کہ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ جائز ہی شکار کرنا ٹڈی کا محرم کو اسلیی کہ یہہ شکار دریا کا ہی اور شکار دریا کا محرم کو حلال ہی بموجب اس
قول اللہ تعالی کی واحل لکم صید البحر او متم حرما ع ح **وعن** اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ
الْعَادِيَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا مار ڈالی
محرم درندی حملہ کرنیوالی کو نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نی **ف** حملہ کرنیوالیکو یعنی جو کہ قصد کری مار ڈالنی اور زخمی کرنیکا مانند شیر اور
بہیڑیی اور چیتی وغیرہ کی ع **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي عَمَّارٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ اَصَيْدٌ هِيَ فَقَالَ نَعَمْ
فَقُلْتُ اَيُؤْكَلُ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالشَّافِعِيُّ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی عمار سی کہا پوچہا مینی جابر بن عبد اللہ سی
حال جانور چرغ کا کیا شکار ہی وہ پس کہا ہان پس کہا مینی کہ کہا یا جاوی کہا کہ ہان پہر کہا مینی کہ سنا ہی تمنی اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا
ہان نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور شافعی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** شکار ہی وہ یعنی شکار ہی کہ کہانا اوسکا محرم کو حرام
ہی یا نہین اور کہانا گوشت چرغ کا نزدیک امام شافعی کی درست ہی بموجب اس حدیث کی اور امام مالک اور امام اعظم کی نزدیک نہین درست بموجب
حدیث کی کہ آگی آتی ہی ع **وعن** جَابِرٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبُعِ قَالَ هُوَ صَيْدٌ وَيُجْعَلُ فِيْهِ كَبْشًا
اِذَا اَصَابَهُ الْمُحْرِمُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال
جانور چرغ کا فرمایا کہ وہ شکار ہی اور دیوی بیچ اوسکی دنبہ یا مینڈہ جسوقت کہ پہنچی اوسکو محرم نقل کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یعنی
اگر محرم نی احرام کی حالت مین چرغ کو شکار کیا یا خریدا اوسکو اوسکی بدلی ایک دنبہ یا مینڈہا دینا آتا ہی ع **وعن** خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْيٍ قَالَ سَاَلْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الضَّبُعِ قَالَ اَوَيَاْكُلُ الضَّبُعَ اَحَدٌ وَسَاَلْتُهُ عَنْ اَكْلِ الذِّئْبِ قَالَ اَوَيَاْكُلُ الذِّئْبَ
اَحَدٌ فِيْهِ خَيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہی خزیمہ بن جزء
سے کہا پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال کہانی چرغ کیسی فرمایا کیا کہاتا ہی چرغ کو کوئی یعنی نہ چاہیی کسیکو کہانا اور پوچہا مینی حضرت سے
حال کہانی بہیڑیی کا فرمایا کیا کہاتا ہی بہیڑیی کو وہ کوئی کہ اوسمین ہو بہلائی یعنی ایمان یا تقوی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا نہین اسناد اسکی
قوی **ف** یہہ حدیث نفس الامر مین صحیح ہی اگرچہ ضعیف ہی باعتبار سند کی اور قوۃ دی ہی اسکو روایت ابن ماجہ کی نی کہ لفظ اوسکی یہہ ہین ومن یاکل
الضبع اور موید ہی اسکی یہہ حدیث کہ حضرت نی منع فرمایا ہی کہانی ہر ذی ناب یعنی صاحب کچلیون کیسی کہ درندون سی ہو اور یہہ ہی ذی ناب
درندہ پس بسبب تعارض دلیلونکی بیچ تحریم اور اباحت کی مکروہ تحریمی ہی یہہ نزدیک بو حنیفہ کی ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَاُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ فَمِنَّا
مَنْ اَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَافَقَ مَنْ اَكَلَهُ قَالَ فَاَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت ہی عبد الرحمن بن عثمان تیمی سی کہ کہا تہی ہم ساتہہ طلحہ بن عبید اللہ کی اور ہم تہی محرم پس ہدیہ بہیجا گیا ایک جانور پرندہ یعنی پکا ہوا

اور طلحہ سوتی تھی پس بعضون نے ہم مین سے کہا یعنی اسلئے کہ جائز ہے محرم کو کھانا گوشت شکار کا اگر حکم وغیرہ نکیا ہو اور بعضون نے ہم مین سے پرہیز کیا یعنی اس
گمان پر کہ محرم کو کھانا اسکا درست نہین پس جب جاگے طلحہ موافقت کی اون شخصونکے کہ کہا یا تھا اوسکو کہا طلحہ نے پس کہا یا ہمنے اسکو یعنی مثل اسکے کھایا تھا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** موافقت کی یعنی ساتھہ قول کے یا فعل کے یعنی یا تو یہہ زبانی کہا کہ اچھا کیا یا آپ ہی باقی رہا
ہوا کھایا اور مراد جانور سے یا تو جنس ہے کہ کئی تھے یا وہ جانور بڑا تھا کہ کفایت کیا جماعت کو ع

باب الاحصار وفوت الحج

باب ہے بیچ بیان روکنے محرم کے اور فوت ہو جانے حج کے **ف** روکنے محرم کی ہمارے نزدیک جب باز رکھے محرم کو حج سے بیماری یا دشمن یا خرچ
ہو چکے یا محرم عورۃ کا یا خاوند اوسکا راہ مین مرجاوے تو چاہیے اوسکو یہہ کہ بھیجے ایک بکری کہ ذبح کیجاوے اوس کیطرفسے حرم مین بیچ وقت معین
کے اور احرام سے نکلے بعد ذبح ہونے اوسکے بغیر سر منڈانے اور بال کترانے کے اور قارن ہو تو دو جانور بھیجے اور تینوں اماموں کے نزدیک رکنا بسبب
دشمن ہی کے ہوتا ہے پس مریض اونکے نزدیک باقی رہتا ہے احرام پر اور اگر عذر جاتا رہے اور حج فوت ہو نکلے احرام سے ساتھہ عمل عمرہ کے اور فوت ہونے حج کے یعنی
احرام باندھے ہوے تھا اور نہ پایا مکان وقوف کا یعنی عرفات بیچ زمانہ وقوف کے کہ وہ بعد زوال عرفہ سے تا طلوع فجر دن نحر کے ہے اگرچہ ایک ساعت ہو اور
یہان ایک عجیب مسئلہ ہے کہ اگر کوئی پہنچے وہان اخیر رات نحر کے مین اور نماز عشا کی پڑہی نہو اور خوف ہو اسکا کہ اگر جاوینگا عرفاتکو تو فوت ہوگی عشا اور مشغول
ہوونگا عشا مین تو فوت ہوگا وقوف پس بعضون نے تو کہا ہے کہ مشغول ہو عشا مین اگرچہ فوت ہو اوس سے وقوف اور بعضون نے کہا کہ چھوڑدے نماز اور جاوے
طرف عرفہ کے ح ہ ع ملتقی مسئلہ در مختار مین لکھا ہے کہ اگر تنگ ہو وقت عشا کا اور وقوف کا تو چھوڑدے نماز اور جاوے عرفات کو

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابن عباس قال قد احصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحلق راسہ وجامع نسائہ ونحر ہدیہ حتی اعتمر عاما قابلا رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عباس سے کہا روکے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس منڈوایا
سر اپنا اور صحبت کی اپنی عورتوں سے یعنی بعد حلال ہونے کامل کے اور ذبح کی ہدی اپنی یہانتک کہ عمرہ کیا اگلے سال نقل کی یہہ بخاری نے **ف** روکے گئے
یعنے عمرہ کا احرام باندھ کر مکے کو چلے تھے مشرکون نے روکا حدیبیہ مین حضرت احرام سے نکل آئے اور واو وجامع نسائہ الخ مین مطلق جمع کیلیے ہے یعنی منڈانا
وغیرہ ترتیب سے نہین مذکور ہے اور صحیحین مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب آپکے احرام سے نکلے حدیبیہ مین جبکہ روکا اونکو مشرکون نے اور
حضرت تھے احرام باندھے ہوے عمرہ کا پس نحر کیا یعنی ہدی ذبح کی پھر سر منڈایا پھر فرمایا اپنے اصحاب کو کہ کھڑے ہو پس نحر کرو پھر سر منڈاو اور ہدایہ
مین ہے کہ پھر احرام سے نکلے کہا ابن ہمام نے کہ اس قیدنے یہہ فائدہ دیا کہ نہین احرام سے نکلتا محصر پہلے ذبح ہونے ہدی کے پس اگر محصر یعنی رکنے والے نے
ہدی بھیجی اور کہدیا کہ فلانے دن ذبح کرنا اور اسنے گمان کیا کہ روز موعود مین ذبح کی گئی پس کی اسنے کوئی چیز ممنوع احرام کی پھر معلوم ہوا کہ اوس
روز نہ ذبح ہوئی تھی لازم ہوگا اوسپر بدلہ یعنی جانور ذبح کرنا وغیر ذلک اور اسیطرح اگر ذبح کی حل مین اس گمان پر کہ یہہ حرم ہے اور جائز ہے امام
شافعی کے نزدیک ذبح کرنا ہدی رکنے کا جہان روکا جاوے اور حنفیہ کہتے ہین کہ نہ ذبح کرے محصر ہدی کو مگر حرم مین اور باقی ہدایا مین اتفاق ہے
دونوں کا کہ نہ ذبح کیجاوین مگر حرم مین اور جو کہ رکنے کی جگہہ ذبح کرنیکو کہتے ہین دلیل انکی یہہ ہے کہ حضرت نے اور صحابہ رضی حدیبیہ ہی مین ہدی ذبح
کی باوجودیکہ وہ زمین حل مین ہے اور حنفیہ یہہ جواب دیتے ہین کہ ممکن نہ تھا ہدی کا پہنچنا حرم مین پس بضرورت وہین ذبح کی اور بعضے کہتے ہین
کہ کچھہ حدیبیہ حل مین ہے اور کچھہ حرم مین پس شاید کہ ذبح حرم مین کی ہوگی اور اگلے سال یعنی ساتوین برس ہجری مین اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی
محصر ہو یعنی رک جاوے تو قضا اوسکی کرے ہمارے نزدیک قضا اوسکی واجب ہے اور شافعی کے نزدیک اوسپر قضا نہین اور اگلے سال کے عمرہ کا نام عمرۃ
القضا ہونا موید ہے ہمارے مذہب کا ح ع **وعن عبد اللہ ابن عمر قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحال**

كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَايَاهُ وَحَلَقَ وَقَصَّرَ اَصْحَابُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا نکلی ہم ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی عمرہ کی لیے پس روکا کفار قریش نی ورے خانہ کعبہ کی پس نحر کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جانور ہدی اپنی کی اور سر منڈوایا اور کتروای بال یاروں اونکی نی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یاروں اونکی نی یعنی بعضی یاروں نی بال کتروائی اور بعضوں نی سر منڈای اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ نہین لازم ہی سر منڈانا یا بال کتروانی محصر پر نزدیک ابو حنیفہ اور امام محمد کی اور ابو یوسف نی کہا کہ کرنا چاہیی ایک چیز کو ان مین سی اور اگر نہ کریگا تو احرام سی نکل آویگا اور نہین آویگا اوسپر کچہہ ع **وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ** قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ اَنْ يَحْلِقَ وَاَمَرَ اَصْحَابَهُ بِذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی مسور بن مخرمہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نحر کیا پہلی سر منڈانی کی اور حکم کیا اپنی صحابیونکو ساتھہ اسکی یعنی نحر کی پہلی سر منڈانی کی نقل کی یہہ بخاری نی **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** اَنَّهُ قَالَ اَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ حُبِسَ اَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا فَيُهْدِيْ اَوْ يَصُوْمُ اِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ اونہوں نی کہا کیا نہین کفایت کرتی تمکو سنت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی قول اونکا کہ اگر روکا جاوی ایک تمہارا حج کرنیسی یعنی مانع ہو کوئی عذر بڑی رکن حج کیسی کہ وہ وقوف عرفہ ہی اور لگا ہو طواف اور سعی سی تو طواف کری خانہ کعبہ کا اور سعی کری صفا اور مروہ مین پہر حلال ہو وی ہر چیز سی یعنی جو کچہہ احرام مین کرنا حرام تہا وہ درست ہوا یہانتک کہ حج کری اگلی سال پہر ہدی ذبح کری یا روزہ رکہی اگر نہ پاوی ہدی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** جاننا چاہیی کہ فائت یعنی جسکا حج فوت ہوا اگر وہ مفرد ہو تو اوسپر قضا ہی حج کی سال آیندہ مین اور نہ عمرہ ہی اوسپر اور نہ دم یعنی جانور ذبح کرنا بخلاف محصر کی کہ اگر حج کرنیسی روکا جاوی راستی مین تو حرم مین ہدی بہیجی جب وہان ذبح ہو تو احرام سی نکل جاوی اور سال آیندہ قضا کری حج کی اور ایک عمرہ کری اگر مفرد ہی اور اگر قارن ہی تو دو عمری کری اور اگر وہان پہنچ کر روکا جاوی یعنی وقوف عرفہ کا بسبب غلبے کی نہ میسر ہوا اور طواف اور سعی کر سکتا ہی تو طواف اور سعی کری یعنی عمرہ کر کر احرام سی نکل آوی اور سال آیندہ مین قضا حج کی کری پہر ہدی ذبح کری یا روزہ رکہی اگر ہدی نہ پاوی اور اس حدیث مین یہی صورت مذکور ہی اور اگر ہو فائت قارن یعنی حج اور عمرہ کی نیت کی ہو تو وہ طواف کری واسطی عمرہ کی اور سعی کری اوسکی لیی پہر دوسرا طواف کری واسطی فوت ہونی حج کی اور سعی کری اوسکی لیی اور سر منڈاوی یا بال کتروا وی اور باطل ہوگا اوس سی دم قران کا اور اگر ہوگا متمتع تو باطل ہوگا تمتع اوسکا اور ساقط ہوگا اوس سی دم اوسکا اور اگر ساتہہ لایا ہو ہدی کری اوسکو جو چاہی اور ان سب فوت کرنیوالو پر نہین واجب ہوگا سال قضا مین مگر حج ع ح **وَعَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكِ اَرَدْتِ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا اَجِدُنِيْ اِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّيْ وَاشْتَرِطِيْ وَقُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا داخل ہوئی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ضباعہ بیٹی زبیر کی پس فرمایا واسطی اوسکی شاید کہ تو ارادہ رکہتی ہی حج کا یعنی ہماری ساتہہ پس ہم ہی جاتی ہین کہ چلی تو حج کی لیی ہماری ساتہہ کہا اوسنی یعنی ہان ارادہ رکہتی ہون ولیکن قسم ہی اللہ کی نہین پاتی مین اپنی تئین مگر بیمار یعنی اپنی مین ضعف پاتی ہون بسبب بیماری کی نہین جانتی کہ حج پورا کر سکونگی پس فرمایا واسطی اوسکی کہ حج کر تو یعنی احرام حج کا باندہ اور شرط کر تو اور کہہ یا الہی میرا مکان نکلنی کا احرام سی اوس جگہہ ہوگا کہ روکی تو مجکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جس جگہہ مجکو مرض پیدا ہوا اور نہ چل سکون مین خانہ کعبہ کی طرف پس اوس جگہہ احرام سے باہر نکل آونگی مین اور تینوں امام جو کہتی ہین کہ احصار یعنی رکنا بسبب مرض کے نہین ہوتا وہ دلیل پکڑتی ہین ساتہہ اس حدیث کی کہ اگر بسبب مرض کی ہوا حج

ہونا احرام سی باہر نکلنا تو نہ حکم کرتی حضرت اوسکو ساتہہ شرط کرنیکی کیونکہ بیفایدہ تہی اور امام اعظم جو کہتی ہین کہ احصار بسبب مرض کی بہی ہوتا ہی وہ دلیل
پکڑتی ہین ساتہہ حدیث حجاج بن عمرو انصاری کی کہ آگی آتی ہی اور راوردلیل اونکی یہہ ہے کہ ابن عمر منکر تہی شرط کرنیکی اور کہتی کہ کیا نہین کفایت کرتی تمکو
سنت تمہاری نبی کی اور یہہ بہی کہتی ہین کہ فایدہ شرط کرنیکا یعنی اس عورۃ کی حق مین یہہ تہا کہ جلدی احرام سی نکل آوی اسلیی کہ اگر وہ شرط نکرتی تو دیر کر
سکتی یعنی جب پہنچتی ہدی اپنی جگہہ پر اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا محصر کو درست نہین کہ احرام سی باہر نکلی یہانتک کہ ذبح کیجاوی ہدی اونکی حرم مین مگر یہہ کہ
شرط کری یعنی اگر شرط کرلی کہ جہانہین رکون وہان احرام سی نکل آؤن تو بمجرد رکنی کی حلال ہوجاتا ہی بغیر ذبح ہونی ہدی کی ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر اصحابہ ان یبدلوا الھدی الذی نحروا عام الحدیبیۃ فی عمرۃ القضاء رواہ روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا اپنی اصحاب کو یہہ کہ بدلین ہدی کی
جانورونکو وہ جانور کہ ذبح کیی تہی سال حدیبیہ کیمین بیچ عمرۃ القضا کی نقل کی **ف** یعنی پہلی وقت احصار یعنی رکنی کی کہ جانور ہدی کی ذبح کیی
تہی سال اٰیندہ کہ عمرہ قضا کا بجالاوین اور جانور بدلی اونکی ذبح کرین تا ذبح کرنا حرم مین واقع ہو اسلیی کہ ہدی احصار ذبح نہین کیجاتی ہی مگر حرم مین
جیسا کہ مذہب امام ابوحنیفہ کا ہی اور یہہ جس صورتمین کہ ذبح کرنا حدیبیہ مین غیر حرم مین تہا ظاہر ہی اور اگر یہہ کہین حدیبیہ مین ہی حرم مین تہا اسلیی کہ اکثر
حدیبیہ حرم مین ہے پس بدل کرنا واسطی احتیاط اور حاصل کرنی فضیلت کی تہا اور امر واسطی استحباب کے اور بعد لفظ رواہ کی اصل نسخہ مشکوۃ کیمین سفیدی
چہوٹی ہوی ہی اور ایک نسخہ مین لاحق کردیا ہی لفظ ابوداؤد کا اور ایک نسخہ مین یہہ عبارت زیادہ ہی وفیہ قصۃ وفی سندہ محمد بن اسحق ح ہ ع

وعن الحجاج بن عمرو الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کسر او عرج فقد حل وعلیہ الحج من قابل رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ والدارمی وزاد ابوداؤد فی روایۃ اخری او مرض وقال الترمذی ھذا حدیث حسن وفی المصابیح ضعیف اور روایت ہی حجاج بن عمرو انصاری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ شخص کہ ٹوٹ جاوی
یعنی پانون اوسکا یا لنگڑا ہوجاوی پس تحقیق ہوگیا حلال یعنی جائز ہی اوسکو ترک کری احرام کو اور پہر آوی اپنی وطن کے طرف اور لازم ہے اوسپر حج اگلی سال
نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور زیادہ کیا ابوداود نی ایک روایت مین یا بیمار ہوجاوی اور کہا ترمذی نی
یہہ حدیث حسن ہے اور مصابیح مین کہا بغوی نی کہ یہہ ضعیف ہی **ف** یا بیمار ہو یعنی جسکو حادث ہو بعد احرام کی کوئی مانع سوای احصار دشمن کے
تو بہی جائز ہی ترک کرنا احرام کا یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ احصار یعنی رکنا بغیر دشمن کے بہی ہوتا ہی جیسا کہ مذہب ابوحنیفہ کا ہی اور یہہ ضعیف ہے
یعنی سند بغوی کی ضعیف ہی پس اسکی سند ضعیف ہو لیکن یہہ نہین لازم آتا کہ سند ترمذی وغیرہ کی بہی ضعیف ہو اور بر تقدیر تعارض کی ترجیح ہوگی حسن کہنے
ترمذیکو اوپر ضعیف کہنی بغوی کی اور ایک نسخہ مین بعد لفظ حسن کی صحیح بہی ہی اور تورپشتی نی کہا کہ ضعیف کہنا اسکو باطل ہی ع ح

وعن عبد الرحمن بن یعمر الدیلی قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الحج عرفۃ من ادرک عرفۃ لیلۃ جمع قبل طلوع الفجر فقد ادرک الحج ایام منی ثلثۃ فمن تعجل فی یومین فلا اثم علیہ ومن تاخر فلا اثم علیہ رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح
اور روایت ہی عبد الرحمن بن یعمر دیلی سی کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی حج عرفہ ہی یعنی بڑا رکن حج کا نوین تاریخ ذیحجہ کی وقوف
عرفات کا ہی جسنی کہ پایا وقوف عرفات کا رات مزدلفہ کیمین یعنی دسوین رات ذیحجہ کیمین پہلی طلوع ہونی فجر کی پس تحقیق پایا اوسنی حج دن منی کے
تین ہین یعنی گیارہوین بارہوین تیرہوین کہ جنکو ایام تشریق کہتی ہین ان تین دنون مین منا مین رہتی ہین اور رمی کرتی ہین پس جو شخص کہ جلدی

کری پہچ دو دنکی پس نہین گناہ اوسپر اور جو شخص کہ تاخیر کری پس نہین گناہ اوسپر نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** پا یا حج یعنی حج فوت نہوا اور امن مین رہا فساد سی اگر جماع نکیا ہی وقوف کی اور جسنی وقوف نکیا یعنی نہ ٹہیرا عرفات مین یہانتک کہ فجر ہوگئی واجب ہی اوسپر یہہ کہ نکل آوی احرام سی ساتہہ افعال عمرہ کی اور حرام ہی اوسپر ہمیشہ احرام باندہی رہنا سال آیندہ تک اور جو شخص جلدی کری الخ یعنی جو شخص کنکریان تینون منارون پر بارہوین تاریخ پچہلی دوپہر کی مار کر چلا آیا مکی مین پس نہین اوسپر کچہہ گناہ اور ساقط ہوا اوس سے تیرہوین رات کا رہنا اور کنکریان مارنی تیرہوین کی اور جو کوئی بارہوین تاریخ منا والونکو کنکریان مارکر منا ہی مین ٹہیرا رہا یہانتک کہ تیرہوین تاریخ ہی تینون منارونکو کنکریان مارین تو اوسپر بہی گناہ نہین یعنی دونو باتین برابر ہین جائز ہوتی مین اگرچہ تاخیر افضل ہی بسبب کثرت عبادت کی اور آیا ہی کہ اہل جاہلیت دو فریق تہی بعضی تعجیل گناہ جانتی تہی اور بعضی تاخیر کو پس یہہ حکم نازل ہوا کہ تعجیل اور تاخیر دونو برابر ہین اور کسی مین گناہ نہین ۱۲ منہ

بَابُ حَرَمِ مَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی

باب ہی بیچ بیان حرمۃ حرم مکہ کی محفوظ رکہی اوسکو اللہ تعالیٰ آفات سی **ف** حرم کہتی ہین اوس زمین کو کہ گرد کعبہ اور مکی کی ہی بسبب تعظیم کعبہ کی حرم کو بہی اللہ تعالیٰ نی معظم و مکرم کیا ہی اور حرم اوسکا نام اسلیی ہوا کہ بسبب بزرگی اوسکی حرام کی ہین اللہ تعالیٰ نی اسمین بہت سی چیزین کہ وہ حرام نہین ہین اور جگہہ اور سبب حرم ہونیکا بعضون نی یہہ کہا ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام کو زمین مین بہیجا تو وہ ڈرتی تہی شیاطین سے کہ ہلاک نکر ڈالین مجکو پس بہیجا اللہ تعالیٰ نی ملائکہ کو تا نگہبانی اونکی کرین پس جہان جہان حدین حرم کی ہین وہان فرشتی کہڑی ہوئی ہر طرف پس جتنی زمین درمیان کعبہ اور جگہہ کہڑی رہنی فرشتونکی تہی وہ حرم ہوئی اور بعضون نی کہا جب حجر اسود کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نی وقت بنائی کعبہ کی رکہا روشن ہوگئی اوس سے زمین ہر طرف سی پس جتنی زمین روشن ہوئی بسبب روشنی حجر اسود کی وہ حرم ہوئی اور حدون حرم کی اوپر مناری بنی ہوئی ہین علامت کی لیی ہر طرف مگر جانب جدہ اور جعرانہ کی نہین ہین ۱۲ منہ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَّاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَاِنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهٗ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهٗ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوْتِهِمْ فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا اِلَّا مُنْشِدٌ

روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن فتح مکہ کی کہ نہین ہے ہجرت ولیکن جہاد اور نیت خالص کرنی عمل مین باقی ہی اور جسوقت کہ بلائی جاؤ جہاد کی لیی یعنی حکم کری امام جہاد کی لیی نکلنی کا پس نکلو اور فرمایا دن فتح مکہ کی کہ تحقیق یہہ شہر یعنی ساری زمین حرم حرام کیا اوسکو اللہ تعالیٰ نی یعنی حرام کی لوگونپر ہتک اوسکی اور واجب کی اونپر تعظیم اوسکی اوس دن کہ پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو یعنی حرمت اسکی قدیم سی ہی پس وہ حرام کیا گیا ہی ساتہہ حرمت اللہ تعالیٰ کی قیامت تک اور تحقیق ہرگز نہین حلال ہوا قتال اوس مین کسیکی لیی پہلی مجہسی اور نہین حلال ہوا قتال میری لیی مگر ایک ساعت دن سے یعنی دن فتح مکہ کی پس وہ حرام کیا گیا یعنی ہر ایک پر بعد اس ساعت کی ساتہہ حرمت اللہ کی روز قیامت تک یعنی ہمیشہ تک نہ کاٹا جاوی درخت خاردار اوسکا یعنی اگرچہ ایذا ہو اوس سی اور نہ ہنکایا جاوی شکار اوسکا یعنی نہ معترض ہو اوس سے ساتہہ شکار کرنی اور وحشت دلانی اور برانگیختہ کرنیکی اور نہ اوٹہایا جاوی لقطہ اوسکا مگر جو شخص کہ تعریف کری اوسکو یعنی اوسکو جائز ہی اوٹہانا اوسکا اور نہ کاٹی جاوی گہانس اوسکی پس کہا عباس نی یا رسول اللہ مگر اذخر یعنی اذخر کہ نام ایک گہانس کا ہی اوسکی اجازت دیجیی اسلیی کہ وہ واسطی لوہارون اور سنارون اونکی کی ہی یعنی اونکو احتیاج

پڑتی ہی اسکی بیچ گلانی لوہی اور سونے چاندیکی اور واسطی گہرون اونکیکی یعنی گہرونکی چہتونمین کام آتی ہی پس فرمایا مگر اذخر یعنی اوسکو اوکہاڑو تو جائزہی
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت ابی ہریرہ کی یہہ ہی کہ نہ کاٹا جاوی درخت اوسکا اور نہ اوٹہاوی گری چیز اوسکی مگر تلاش کرنیوالا **ف**
نہین ہجرۃ الخ یعنی جب حضرت ہجرۃ کرکر مکی سی مدینہ کو تشریف لائی تو ہجرۃ فرض تہی اوسپرکہ استطاعت رکہتا تہا پہر جب مکہ فتح ہوا تو منقطع ہوئی ہجرۃ کہ فرض
تہی ایسی کہ مکہ دار الحرب نرہا پس نہین حاصل ہوتا اب بسبب ہجرۃ کی وہ درجہ کہ حاصل ہوا مہاجرین کو ولیکن حاصل ہوتاہی اجر بسبب جہاد کی اور اچہی نیت کے
اور باقی ہی قیامت تک وہ ہجرۃ کہ ہوتی ہی واسطی محافظت دین کی اور احکام اسلام کی اور نہ کاٹا جاوی درخت خاردار اوسکا چہ جای ولیسا درخت
اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ جو کوئی کاٹی گہانس حرم کی یا درخت اوسکا مملوک نہین اور ایسی اوگا ہو اوسپر لازم ہوتی ہی قیمت اوسکی مگر خشک گہانس کے کاٹنے
مین قیمت نہین دینی آتی لیکن کاٹنا اوسکا ہی درست نہین اور چرائی ہی نچاوی گہانس حرم کی مگر اذخر کہ اوسکا کاٹنا اور چرانا جائز ہی اور رکما ہ یعنی
کہنبی ہی مستثنی ہی ایسی کہ نباتات سی نہین ہے اور امام شافعی کی نزدیک جائز ہی چرانا جانور وںکا حرم کی گہانس مین اور لقطہ اوس چیز کو کہتی ہین کہ پڑی
پاوی اور مالک اوسکا معلوم نہو تو حکم اوسکا غیر حرم مین یہہ ہے کہ تعریف کری یعنی لوگون کی مجمع مین کہتا پہری کہ کسیکی چیز ہمنی پائی ہی پہر اگر مالک ملی
اور یہہ فقیر ہو تو اپنی کام مین لاوی اور اگر غنی ہو تو تصدق کری بعد ازان اگر مالک آجاوی تو اوسکو قیمت اوسکی دیوی اور حرم کی لقطہ مین نہین ہی مگر
تعریف جیسا کہ اسحدیث مین فرمایا یہانتک کہ مالک ملی پس خرچ نکری اوسکو اور نہ تصدق کری اور نہ مالک ہوتا ہی اور یہہ مذہب شافعی کا ہی اور اکثر علما
نے فرق نہین کیا ہی درمیان لقطہ حرم اور غیر اوسکی اور یہ مذہب ہمارا ہی یہی ہے اور دلیل انکی اور حدیثین ہین کہ مطلق آئی ہین چنانچہ باب لقطہ کیمین آوینگی
انشاء اللہ تعالی اور معنی اس حدیث کی اونکی نزدیک یہہ ہین کہ ایک برس کامل تک مکی مین ہی تعریف کری جیسی کہ اور جای کرتی ہین اور مخصوص
ساتہہ ایام موسم کی نہین ہے حاصل یہہ کہ اسطرح ایسی فرمایا کہ کوئی وہم یہہ نہ لیجاوی کہ وہان تعریف مخصوص ایام موسم ہی پر ہے واللہ علم ح ع **وعن**
جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور
روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین حلال واسطی کسیکی تم مین سے یہہ کہ اوٹہاوی مکہ مین ہتیار نقل کی یہہ مسلم نی
ف یعنی ہتیار اوٹہانا مکی مین بدون ضرورۃ کی نہین درست یہہ قول جمہور علما کا ہی اور حسن نی کہا کہ مطلق ہتیار اوٹہانا مکی مین مکروہ ہی
یعنی خواہ بضرورت ہو خواہ بلاضرورت ع **وعن اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ**
فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت
ہی انس سے یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی مکی مین دن فتح مکہ کی اور اونکی سر مبارک پر تہا خود پس جبکہ اوتارا اوسکو آیا ایک شخص یعنی فضل
بن عبید اور کہا کہ تحقیق ابن خطل پکڑی ہوئی ہی پردی کعبہ کے فرمایا مار ڈال اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا طیبی نے حضرت جو
خود پہنی ہوئی مکی مین داخل ہوی اس سے معلوم ہوا کہ داخل ہونا مکی مین بغیر احرام کی جائز ہی اوسکو کہ نہ ارادہ رکہتا ہو نسک یعنی حج یا عمرہ کا
اور یہہ صحیح تر قول شافعی کا ہی اور تمنی نی کہا کہ دلیل ہمارے یہہ حدیث ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہ تجاوز کرو میقات سی بغیر احرام کی اور
یہہ بہی ہی کہ احرام واسطی تعظیم اوس جگہہ کی ہی پس برابر ہی حج کرنیوالا اور عمرہ کرنیوالا اور غیر انکا اور حضرت جو بغیر احرام کی داخل ہوئی دن فتح مکی
کی تو حلال ہو گیا تہا حضرت کو ایک ساعت داخل ہونا بغیر احرام کی جیسا کہ سمجہا جاتا ہی حدیث سی انہا لم تحل لاحد قبلی الخ اور مار ڈال اوسکو کہا
طیبی نی کہ مرتد ہو گیا تہا ابن خطل اور مار ڈالا تہا ایک مسلمان کو کہ خدمت کرتا تہا اوسکی اور ایک لڑکی گاین سدہائی ہی کہ ہجو کرتی تہی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور اصحاب کرام انکیکی اور احکام اسلام کی پس حکم کیا اوسکی مار ڈالنی کا اس سے مالک اور شافعی رح دلیل پکڑتی ہین اسپر کہ جائز ہی قایم

کرنا حدون اور قصاص کا بیچ حرم مکی کی اور ابو حنیفہ کی نزدیک یہہ جائز نہین وہ کہتی ہین کہ اسکو مارا بسبب مرتد ہونیکی آور ناکہ اگر قتل قصاص کے
کی لیی کیا تو حمل کرینگی اسپر کہ قتل اوسکا بیچ ساعت مباح ہونی حرم کی ہوا ہو ع ح وعن جابرٍ انّ رسولَ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ و
سلّم دخل يومَ فتحِ مكّةَ وعليهِ عمامةٌ سوداءُ بغيرِ احرامٍ رواهُ مسلمٌ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوی یعنی مکی مین دن فتح مکی کی بغیر احرام کی اور اونپر تہی پگڑی سیاہ نقل کی یہہ مسلم نی ف ظاہرا یہہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت
خود پہنی ہوی ہونگی اور اوسپر عمامہ باندہا ہوگا اور احرام نہ باندہنی کی تقریر ابہی گذر چکی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہے پہننا رنگ سیاہ کا
جیسا کہ مذہب حنفی ہی ع ح وعن عائشةَ قالت قال رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّم يغزو جيشٌ الكعبةَ
فاذا كانوا ببيداءَ من الارضِ يُخسفُ باوّلِهم واخرِهم قلتُ يا رسولَ اللهِ وكيف يُخسفُ باوّلِهم واخرِهم وفيهم اسواقُهم
ومن ليس منهم قال يُخسفُ باوّلِهم واخرِهم ثمّ يُبعثون على نيّاتِهم متّفقٌ عليهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قصد
کریگا ایک لشکر خراب کرنی کعبہ کا پس جسوقت کہ پہنچیگا بیچ میدان ایک زمین کی دہسایا جاویگا ساتہہ اول اپنی کی اور آخر اپنی کی یعنی سبکی سب دہنسائی
جاوینگی کہا مینی یا رسول اللہ کسطرحسی دہنسایا جاویگا ساتہہ اول اپنی کی اور آخر اپنی کی اور اونمین ہونگی بازاری اونکی اور وہ شخص کہ نہین اونمین
سے یعنی کفر مین اور بیچ قصد خراب کرنی کعبہ کی شریک اونکی نہین ہونگی بلکہ ضعیف اور قیدی اونکی ہونگی فرمایا دہنسائی جاوینگی ساتہہ اول اپنی کی
اور آخر اپنی کی پہر اوٹہائی جاوینگی اپنی نیتون پر نقل کی یہہ بخاری او مسلم نی ف یہہ خبر دی ہی حضرت نی آخری زمانیکی حال کی کہ حضرت
امام مہدی کی وقت مین یہہ لشکر بادشاہ مصر کا کہ نام اوسکا سفیانی ہوگا ایسا ارادہ کریگا اور فرمایا کہ دہنسائی جاوینگی الخ یعنی وہ دہنسائی جاوینگی
بسبب داخل ہونگی ونمین یہہ بہی اگرچہ قصد انکا اونکا سا نہین ہونیکا اسلیی کہ انہون نی بڑہائی بہیڑ اونکی اور مدد کی اونکی فساد اونکی پر پہر اوٹہائی جاوینگی
سب اپنی نیتون پر کہ جو نیت اسلام کی رکہتا ہوگا جنتی ہوگا اور جو نیت کفر کی رکہتا ہوگا دوزخی ہوگا ح ع وعن ابي هريرةَ قال قال رسولُ
اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّم يُخرّبُ الكعبةَ ذو السُّويقتينِ من الحبشةِ متّفقٌ عليهِ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خراب کریگا کعبہ کو صاحب دو پنڈلیون چہوٹی اور پتلی کا حبشیون مین سے نقل کی یہہ بخاری
او مسلم نی ف مقدر یون ہی کہ خرابی کعبہ کی حبشی کی ہاتہہ ہوگی اور یہہ جای عبرت ہی کہ کعبہ باوجود اس قدر عظمت کی ایک حقیر آدمی کی ہاتہہ
سی خراب ہوگا اور وہ جب خراب ہوگا تو قیامت قایم ہوگی اور دنیا خراب ہوگی کہ بقا اور آبادی عالم کی متعلق ہی ساتہہ وجود اس خانہ مبارک کی ح
وعن ابنِ عبّاسٍ عنِ النبيِّ صلّى اللهُ عليهِ وسلّم قال كانّي بهِ اسودَ افحجَ يقلعُها حجرًا حجرًا رواهُ البخاريُّ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا گویا کہ مین دیکہتا ہون خراب کرنیوالی کعبہ کیکو ایک شخص ہوگا سیاہ رنگ پہیلا
اوکہاڑیگا خانہ کعبہ کو پتہر پتہر نقل کی یہہ بخاری نی ف افحج ساتہہ تقدیم ح کی جیم پر اوسکو کہتی ہین کہ نزدیک اوسکی آپسمین دیکہ ہون اور ایڑیان
اور پنڈلیان دور دور ہون علی

الفصل الثانی

فصل دوسری عن يعلى بنِ اميّةَ قال انّ رسولَ اللهِ صلّى اللهُ
عليهِ وسلّم قال احتكارُ الطعامِ في الحرمِ الحادٌ فيهِ رواهُ ابو داؤد روایت ہی یعلی بن امیہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا بند کرنا غلہ کا حرم مین کجروی ہی اوسمین نقل کی یہہ ابو داود نی ف بند کرنا الخ یعنی خریدی غلہ گرانی مین اس نیت سی
کہ جب بہت گران ہوگا تو بیچونگا یہہ حرام ہی ہر شہر مین اور حرم مین اشد حرام ہی جیسا کہ فرمایا کجروی ہی یعنی میل کرنا ہی حق سی طرف باطل
کی جو کہ کلام اللہ مین مذکور ہی ومن یرد فیہ بالحاد بظلم نذقہ من عذاب الیم ع مسئلہ مکروہ ہی احتکار یعنی بند کر رکہنا قوت آدمیون اور چارپایون کا

نیت مذکورہ سی اوس شہر مین کہ ضرر کری شہر والونکو ملتقی وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لمكة ما اطيبك من بلد واحبك الي ولولا ان قومي اخرجوني منك ما سكنت غيرك رواه الترمذي وقال
هذا حديث صحيح غريب اسنادا اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی مکہ
کی یعنی جبکہ رخصت ہوئی وہانسی دن فتح مکہ کی کیا خوب شہر ہی تو اور بہت محبوب ہے تو طرف میری اور اگر تحقیق قوم میری یعنی قریش نہ نکالتی مجکو
تجہہ سے نہ رہتا مین کہین سوائے تیری نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باعتبار سند کی ف یہہ دلیل ہی جمہور کی اسپر کہ مکہ
افضل ہی مدینہ سی اور امام مالک کے نزدیک مدینہ افضل ہی مکہ سی ۱۲ ع وعن عبد الله بن عدي بن حمراء قال رأيت رسول الله صلى
الله عليه وسلم واقفا على الحزورة فقال والله انك لخير ارض الله واحب ارض الله الى الله ولولا اني اخرجت
منك ما خرجت رواه الترمذي وابن ماجة اور روایت ہی عبد اللہ بیٹی عدی بیٹی حمرا کیسی کہ کہا دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو کہڑی اوپر خزورہ کی پس فرمایا قسم ہی اللہ کی تحقیق تو البتہ بہترین زمین خدا کا ہی اور بہت محبوب زمین خدا طرف خدا کی اور اگر نہ نکالا جاتا مین
تجہسی نہ نکلتا مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف خزورہ نام ایک جگہہ کا ہی مکہ مین وہان حضرت نی کہڑی رہ کر مکہ کو خطاب کر کر فرمایا
قسم اللہ کی الخ اور اس حدیث مین دلالت ہی اسپر کہ لایق ہی مومن کو یہہ کہ نہ نکلی مکہ سی مگر جبکہ نکالا جاوی اوس سے حقیقتہ یا حکما اور حکما سی مراد
ہی ضرورت دینی یا دنیوی اور ایسی کہا گیا ہی کہ داخل ہونا مکہ مین سعادت ہی اور نکلنا اوس سے شقاوت ۱۲ ع ۱۲ اس مسئلہ مین جو علما نی اختلاف
کیا ہی ملا علی قاری نی اس حدیث کی شرح مین خوب تفصیل سے اسکو ذکر کیا ہی اور درمختار مین لکہا ہی کہ نہین مکروہ ہی مجاورہ مکہ کی اور مدینہ کی یعنی
رہنا اوسمین واسطی اوسکی ہی کہ اعتماد رکہتا ہو اپنی نفس پر یعنی جانتا ہو کہ مجہسی گناہ نہین ہونیکا تو وہان رہی والا نہ رہی

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابي شريح العدوي انه قال لعمرو بن سعيد وهو يبعث البعوث الى مكة ائذن لي ايها الامير
احدثك قولا قام به رسول الله صلى الله عليه وسلم الغد من يوم الفتح سمعته اذناي ووعاه قلبي وابصرته
عيناي حين تكلم به حمد الله واثنى عليه ثم قال ان مكة حرمها الله ولم يحرمها الناس فلا يحل لامرئ يؤمن
بالله واليوم الآخر ان يسفك بها دما ولا يعضد بها شجرة فان احد ترخص بقتال رسول الله صلى الله عليه و
سلم فيها فقولوا له ان الله قد اذن لرسوله ولم ياذن لكم وانما اذن لي فيها ساعة من نهار وقد عادت حرمتها اليوم
كحرمتها بالامس وليبلغ الشاهد الغائب فقيل لابي شريح ما قال لك عمرو قال قال انا اعلم بذلك منك يا ابا شريح
ان الحرم لا يعيذ عاصيا ولا فارا بدم ولا فارا بخربة متفق عليه وفي البخاري الخربة الجناية
روایت ہی ابی شریح عدوی سی یہہ کہ اونہون نی کہا واسطی عمرو بن سعید کی اسحالمین کہ وہ بہیجتا تہا لشکر طرف مکہ کی پروانگی دی واسطی میری ای امیر
تا بیان کرون مین روبرو تیری ایک بات کہ خطبہ فرمایا ساتہہ اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگلی دن فتح مکہ کی سنا اوسکو کانون میری نی اور
یاد رکہا اوسکو دل میری نی اور دیکہا اوسکو آنکہون میری نی جسوقت کہ فرمایا اوسکو تعریف کی اللہ تعالی کی اور ثنا کی اوسپر پہر فرمایا تحقیق مکہ بزرگی دی ہی اوسکو
اللہ نی اور نہین بزرگی دی ہی اوسکو لوگون نی پس نہین حلال واسطی اوس شخص کی کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ اور دن آخرۃ کی یہہ کہ خونریزی کری
اوسمین یعنی اگرچہ لائق قتل کی ہو اور جو کہ لایق قتل کی نہو اوسکو ہر جگہہ قتل کرنا حرام ہی خواہ حرم ہو خواہ غیر حرم اور نہین حلال کہ کاٹی اوسمین درخت
پس اگر کوئی رخصت ڈہونڈی بسبب لڑائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسمین پس کہو واسطی اوسکی تحقیق اللہ نی اذن دیا واسطی رسول اپنی کے

اور نہیں اذن دیا تمکو اور سول اسکی نہیں کہ اذن دیا واسطی میری او ہین ایکساعت دنمین سی اور ہوگئی تعظیم اوسکی آجکی دن یعنی دن خطبہ مذکورہ فرمانیکی مانند تعظیم اوسکیکی بیچ کل گذری ہوئی کی یعنی سوائے ساعت مذکورہ کی اور چاہیی کہ پہنچا دی حاضر غائب کو پس کہا گیا واسطی ابی شریح کی کیا جواب دیا تمکو عمرو نی کہا ابو شریح نی کہ کہا عمرو نی مین خوب جانتا ہون اسکو یعنی اسحدیث کو تجہسی ای ابو شریح تحقیق حرم نہیں پناہ دیتی گنہگار کو اور نہ بہاگنی والیکو ساتہہ خون کی اور نہ بہاگنی والیکو ساتہہ تقصیر کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ بخاری کی معنی خربہ کی قصور کی ہین **ف** عمرو بن سعید حاکم تہا مدینہ کا عبد الملک بن مروان کیطرف سی پس وہ لشکر بہیجتا تہا طرف مکی کی واسطی قتل کرنی عبد اللہ بن زبیر کی اوسکو ابو شریح صحابی نی کہا جو کہ مذکور ہوا اور گنہگار کو کہ خروج کری خلیفہ پر یعنی اوسکی گمان مین عبد الملک خلیفہ برحق تہا اوسپر خروج کیا عبد اللہ بن زبیر نی حالانکہ وہ خلیفہ باطل تہا اور نہ بہاگنی والیکو ساتہہ خون کی یعنی جو کوئی کسیکا خون کر کر حرم مین چلا آوی تو حرم اوسکو بہی پناہ نہیں دیتی اور نہ بہاگنی والیکو ساتہہ تقصیر کی یعنی اگر کوئی فساد دین مین کری یا اور کوئی قصور کری جیسیکہ مال کسیکا تلف کری یا حق کسیکا ضائع کری اور پہر حرم مین بہاگ کر چلا آوی بدلہ اوسکا اوس سے ساقط نہیں ہونیکا حاصل یہہ کہ عبد اللہ بن زبیر گنہگار ہی کہ اطاعت امام سی نکل گیا ہی اگر حرم سی نکل آویگا وہان سزا اوسکو دونگا اور اگر نہ نکلیگا تو حرم ہی مین اوسکو مارونگا ح ع **وعن** عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الْمَخْزُومِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ هٰذِهِ الْأُمَّةُ بِخَيْرٍ مَا عَظَّمُوا هٰذِهِ الْحُرْمَةَ حَقَّ تَعْظِيمِهَا فَإِذَا ضَيَّعُوا ذٰلِكَ هَلَكُوا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہیگی یہہ امت ساتہہ بہلائی کی جب تک کہ تعظیم کرینگی اس حرمت کی یعنی حرمت مکہ اور حرم اسکیکی حق تعظیم اوسکیکا اور جسوقت کہ ضائع کرینگی اس تعظیم کو ہلاک ہو جاوینگی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** امین کہہ مسائل کہ متعلق حج کی ہین لکہی جاتی ہین حج غنی کا افضل ہی حج فقیر کیسی اور حج فرض اولی ہی فرمان برداری والدین کیسی بخلاف حج نفل کی کہ اس سے فرمان برداری والدین کی افضل ہی اور بنانا سرا کا افضل ہی حج نفل سی اور اختلاف کیا گیا ہی صدقہ مین یعنی صدقہ افضل ہی یا حج نفل بزازیہ مین ترجیح دی ہی افضلیت حج کو ایسی کہ اوسمین مال بہی خرچ ہوتا ہی اور مشقت بدن کی بہی ہوتی ہی اور وقوف جمعہ کو زیادتی ہی ستر حجون پر اور مغفرت کی جاتی ہی اسمین ہر شخص کے بلا واسطہ اور اسمین اختلاف ہی کہ حج سے بڑی گناہ بہی جہڑتے ہین یا نہین بعضون نی تو کہا کہ ان جہڑتی ہین جیسے ہر مسلمان ہوتا ہے تو اوسکی سب گناہ جہڑتی ہین اور بعضون نی کہا کہ اللہ تعالی کی گناہ جہڑتی ہین اور بندون کی حق نہیں معاف ہوتی جیسی ذمی مسلمان ہوتا ہے تو اللہ تعالی کی گناہ معاف ہوتی ہین نہ بندون کی اور کہا قاضی عیاض نی کہ اجماع ہی اہل سنت کا اسپر کہ بڑی گناہونکو نہیں جہاڑتی ہی مگر توبہ اور نہیں کوئی قائل ہی ساتہہ ساقط ہونی دین کی اگرچہ حق اللہ تعالی کا ہو مانند دین نماز اور زکوۃ کی مگر ہان گناہ دیر کر ادا کرنی قرض کا اور تاخیر کرنی نماز کا اور مانند انکی کا ساقط ہو جاتا ہی اور جو کہ جہڑتی گناہ کی قائل ہوئی ہین مراد اونکی یہی ہی اور مستحب ہے داخل ہونا کعبہ مین جبکہ نہ ہو ایذا اوسکو یا اور کو اور نہیں جائز خریدنا کعبہ کی غلاف اور پردیکا بنی شیبہ سی بلکہ لیوی تو امام سی لیوی یا اوسکی نائب سے اور جائز ہی اسکو پہننا انکا اگرچہ جنبی ہو یا حائض ہو اور اگر کہیں سے کوئی کسیکو قتل کر کر حرم مین آن بیٹہی تو اوسکو قتل نکری جبتک کہ وہان ہی باہر نہ نکلی مگر جبکہ حرم ہی مین قتل کری تو قاتل کو وہان مارنا جائز ہے اور اگر قتل کری خانہ کعبہ مین تو اوسمین قتل نہ کیا جاوی اور مکروہ ہی استنجا کرنا آب زمزم سی نہ نہانا اور مکہ افضل ہی مدینہ سے مگر جس قطعہ زمین پر کہ لگی ہین اعضا علیہ الصلوۃ والسلام کی یعنی دفن کیی گئی ہین او سپر وہ مطلق افضل ہی حتی کہ کعبہ سی اور عرش و کرسی سی ہی اور زیارت حضرت کی قبر کی مستحب ہے بلکہ بعضون نی کہا ہی کہ واجب ہے اوسکی لیی کہ فراغت رکہتا ہو تو سو حج پہلی کری زیارت سی اگر حج فرض ہو اور نفل ہو تو اختیار رکہتا ہی چاہی حج پہلے کرے چاہی زیارت جبتک کہ نہ گذری مدینہ پر سی اور اگر مدینہ پر سی گذری تو پہلی حضرت

کی زیارت ہی کری بالضرور اور چاہیی کہ نیت کری ساتہہ زیارت حضرت کی زیارت حضرت کی مسجد کی بہی اسلیی کہ فرمایا ہی حضرت نی کہ نماز اوسمین بہتر ہی
ہزار نماز دوسری پہیج غیر اوسکیکی سوای مسجد حرام کی یعنی اوسمین لاکہہ نماز ونکا ثواب ہوتا ہی اور اسیطرح اور عباد تونکا ہی ثواب وہان زیادہ ہوتا ہی یہہ مسائل
درمختار مین سی لکھی گئی پہر جاننا چاہیی کہ ترکیب حج کی و مسائل ضروری اوسکی ایک جا لکہون اگرچہ ترکیب اور اکثر مسائل حدیثون کی فائدونمین متفرق
لکہی جاچکی ہین مگر ایکجا ہی اکٹہی لکہنی مین عوام کو فائدہ بہت ہوتا ہی پس اس عرصہ مین سالہ فارسی حضرت مرشد برحق مولانا محمد اسحق صاحب نوادہ الله
شرفا کہ اسمین مسائل ضروری حج کی معتبر کتابونسی بہت اچہی ترتیب سے لکہی ہین اس عاجز کی ہاتہہ لگ گیا اوسکو ہندی زبان مین کرکر ایک فصل مین
لکہتا ہون **فصل** جاننا چاہیی کہ جو کوئی ارادہ حج کا کری اوسکو چاہیی کہ اول تو نیت درست کری کہ محض الله کی رضامندی اور ادائی فرض کا ارادہ
کری کچہہ خیال نام و نمود کا نہو والا سب محنت برباد جاویگی پہر اگر یہہ ہندوستانکے رہنی والا ہی تو جب جہاز مین بیٹہہ کر طرف مکہ معظمہ کی جانی لگی محاذی
یلملم سی احرام باندہی اور باندہنا احرام کا چار طرح پر ہی اول فقط احرام حج کا باندہنا کہ اوسکو افراد کہتی ہین دوسری یہہ کہ احرام عمرہ کا باندہی پہر اور مکہ معظمہ
مین پہنچ کر افعال عمرہ کی حج کی مہینون مین کرکر احرام سی نکل آوی پہر احرام باندہ کر حج ادا کری اس قسم کو تمتع کہتی ہین تیسری یہہ کہ احرام عمرہ کا باندہی غیر
مہینون حج کی مین اور افعال عمرہ کی کرکر احرام سی نکل آوی چوتہی یہہ کہ میقات پر یا محاذی اوسکی پہنچکر احرام حج اور عمرہ کا ساتہہ باندہی پس اس
صورت مین مکہ شریفہ مین پہنچ کر افعال عمرہ کی بجالاوی اور احرام سی نہ نکلی جبتک ایام حج کی آوین افعال حج کی کرکر احرام سی نکلی اسکو قران
کہتی ہین اور یہہ امام اعظم رح کی نزدیک افراد و تمتع سی بہتر ہی پس جب ارادہ احرام باندہنی کا کری تو مستحب ہے کہ ناخن ہاتہہ پانو کی اور بال بغلون
اور زیر ناف کی دور کری اور لبین لواوی اور اگر عادت سر منڈانیکی ہو تو سر بہی منڈاوی والا کنگہی کری اور اگر بیوی یا لونڈی ساتہہ ہو تو
صحبت کری پہر وضو کری یا نہاوی اور نہانا افضل ہی اور باندہی لنگ اور اوڑہی چادر نئی یا دہلی اور سفید اور یہہ افضل ہی اور اگر دونو دہوئی
ہوئی ہون یا پہنی ایک کپڑا کہ اوس سی ستر ڈہنک جاوی تو بہی جائز ہی اور خوشبو لگادی اور پڑہی دو رکعتین پہر اگر ارادہ قران کا رکہتا ہی
تو یون کہی اللهم انی ارید الحج والعمرة فیسرہما لی وتقبلہما منی اور اگر ارادہ تمتع کا کری تو یون کہی اللهم انی ارید العمرة فیسرہا لی وتقبلہا منی اور اگر
ارادہ افراد کا کری تو یون کہی اللهم انی ارید الحج فیسرہ لی وتقبلہ منی اور اگر نیت دل ہی سی کری تو بہی کافی ہی پہر لبیک کہی پس جب لبیک
کہی بہ نیت حج یا عمرہ کی تو محرم ہوا اور الفاظ لبیک کی یہہ ہین لبیک اللهم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک
لک ان الفاظ سی کم نہ کہی اور زیادہ کہنا جائز ہی چنانچہ یہہ الفاظ ہی منقول ہین لبیک وسعدیک والخیر بیدیک لبیک والرغباء الیک والعمل لبیک
لبیک اله الخلق لبیک بعد ازان اکثر اوقات لبیک آواز بلند سی کہتا رہی خصوصاً بعد نماز کی خواہ نماز فرض ہو خواہ نفل اور وقت سحر کی اور
وقت ملنی کی قافلہ سی اور وقت چڑہنی کی بلندی پر اور وقت اوترنیکی بلندی سی جنگل مین غرض کہ اس سفر کو حکم نماز کا ہی جیسیکہ نماز مین وقت
انتقالات کی تکبیر کہتی ہین ایسی ہی اس سفر مین وقت اوترنی چڑہنی کی بلندی و پستی سی لبیک کو ورد زبان کری اور جبکہ محرم ہو تو لازم ہی کہ
کہ کتنی چیزونسی پرہیز کری سیا ہوا کپڑا نہ پہنی مانند کرتہ اور انگرکہی اور جامہ اور فرغل و جبہ اور قبا اور پائجامہ اور بارانی اور موزی اور دستانہ
اور ٹوپی اور مانند انکیکی اور مراد پہننی سی اوسطرح کا پہننا ہی کہ جسطرح عادت ہی اوسکی پہننی کی اگر خلاف عادت پہنی تو کچہہ مضائقہ نہین
مثلاً کرتی یا پائجامہ کو بدن مین نہ پہنی اور اگر انکو اوڑہ لی یا بطور لنگ کی باندہی تو کچہہ مضائقہ نہین اور محرم نہ پہنی کپڑا رنگین کہ رنگا ہوا ہو خوشبو
دار رنگ سی مانند زعفرانی اور کسمبی اور مانند انکیکی لیکن دہویا ہوا ہو کہ خوشبو نہ آتی ہو تو درست ہی اور اپنی بیوی سی جماع اور وہ چیزین
کہ باعث جماع کی ہین نکری مانند بوسہ لینی اور ہاتہہ لگانیکی شہوة سی اور باتین بیحیائی کی اور ذکر جماع کا روبرو عورتون کی نہ کری اور

فسق و فجور نکری اور کسی سی جنگ و جدل نکری اور شکار صحرائی وحشی نکری حتی کہ اشارہ بہی نکری شکار کیطرف اور نہ بتاوی اوسکو اور نہ مدد کری
شکار کرنیوالیکی اور شکار دریائی مانند مچہلی کی درست ہے اور استعمال خوشبو کا نکری اور ناخن اور بال سر اور ڈاڑہی کی بلکہ تمام بدن کی دور
نکری نہ منڈواوی اور نہ کترواوی اور نہ اوکہیڑی اور بال سر و ڈاڑہی کی خطمی وغیرہ سی نہ دہووی اور جائز ہی محرم کو نہانا اور داخل ہونا حمام
مین اور گہرکی اور کجاوی کی سایہ مین بیٹہنا اور باندہنا ہمیانی کا کمر مین اور لڑنا دشمن اپنی سی اور موہنہ اور سر کسی چیز سی نہ ڈہانکی اور جون نہ ماری
اور مارنا کتنی ایک جانورونکا حالت احرام مین جائز ہی نہ دم واجب ہوتا ہی اور نہ صدقہ وہ یہہ ہین کوا اور چیل اور سانپ و بچہوا اور چوہا اور چیچڑی اور کچہوا
اور بہیڑیا اور گیدڑ اور پروانہ اور مکہی اور چیونٹی اور گرگٹ اور بہڑ اور پسو اور مچہر اور درندہ حملہ کرنیوالا اور ہر جانور موذی اور فرائض حج
کی چار ہین اول احرام دوسری وقوف عرفات دن عرفہ کی اور وقت اوسکا بعد زوال سی فجر عید الضحی تک ہے اور تیسری طواف الزیارۃ کہ روز عید الضحی
کی کرنا بہتر ہی اور ایام نحر سی تاخیر کرنی مین دم لازم آتا ہی اور چوتہی ترتیب ان افعال مین یعنی اول احرام باندہی اور بعد ازان وقوف عرفہ کری اور
بعد ازان طواف الزیارت اگر ایک بہی انمین سی فوت ہوگا حج نہین ہوئیگا اور واجبات حج کی یہہ ہین وقوف مزدلفہ کا اور سعی کرنی درمیان
صفا اور مروہ کی اور کنکریان مارنی منارونپر اور طواف الصدر یعنی طواف الرخصت کرنا آفاقی کو یعنی جو کہ مکی کا رہنی والا نہو اور سر منڈانا
یا بال کتروانی اور احرام میقات سی باندہنا اور وقوف عرفات آفتاب کی غروب ہونی تک اور شروع کرنا طواف کا حجر اسود سی اور بعضون نی
اسکو سنت کہا ہی اور طواف شروع کرنا داہنی طرفسی اور طواف پیادہ پا کرنا اگر کچہہ عذر نہو اور طواف باطہارت کرنا اور طواف مین ستر ڈہانکنا اور سعی
درمیان صفا اور مروہ کی صفا پرسی شروع کرنی اور سعی درمیان صفا اور مروہ کی پیادہ پا کرنی اگر عذر نہو اور ذبح کرنا بکری یا مانند اسکی کا قارن اور متمتع
کو اور بعد ہر سات شوطکی دو رکعتین پڑہنی اور ترتیب درمیان رمی اور حلق اور ذبح کی اسطرح کہ اول رمی کری پہر ذبح پہر حلق پہر طواف زیارت
کری اور طواف زیارت ایام نحر مین کرنا اور طواف اسطرح کرنا کہ حطیم طواف کی اندر آجاوی اور سعی درمیان صفا اور مروہ کی بعد طواف کے کرنی اور
حلق مکان معین اور زمان معین مین کرنا یعنی حرم مین اور ایام نحر مین اور ترک کرنا ممنوعات کا یعنی جماع وغیرہ بعد وقوف عرفہ کی اور جو چیزین کہ
اونکی ترک سی دم لازم آوی وہ بہی واجب ہین اور سوائی انکی سنتین اور آداب اور مستحبات ہین اور دم عبارت ہے جانور ذبح کرنی سی خواہ اونٹ ہو یا گائین
یا بکری یا مانند انکی اور بکری اور مانند اسکی ہر جگہہ کفایت کرتی ہی مگر جبکہ طواف الزیارت کری حالت جنابت مین یا حیض مین یا جماع کری بعد وقوف
عرفہ کی پہلی سر منڈانی کی تو انمین نہین کفایت کرتا مگر بدنہ یعنی اونٹ یا گائین اور اپنی ہدی قران اور تمتع اور ہدی نفل اور قربانی مین سی کہانا مستحب ہے
اور سوائی انکی مین سی اسکو کہانا نہین جائز اور اگر ہدی قران اور تمتع سی عاجز ہو تو اوسپر دس روزی لازم ہین تین روزی پہلی دن نحر کی اور افضل یہہ ہے
کہ اخیر روزہ دن عرفہ کی واقع ہو اور سات روزی بعد از فراغ حج کی رکہی جہان چاہی رکہی اور اگر پہلی سر منڈانی کی ہدی پر قادر ہو تو اوسپر ہدی ہی
لازم ہی اوسوقت روزہ بدل نہین ہوئیگا اور جسوقت کہ ارادہ مکی مین جانیکا کری تو نہاوی اور یہہ مستحب ہے اور جانب بلندی مکہ معظمہ سی کہ ثنیہ علیا ہے
داخل ہووی اور دن کو جانا مکہ مین بہتر ہی رات کی جانی سی اور جبکہ شہر مین داخل ہووی تو اول مسجد الحرام مین جاوی بعد رکہنی اسباب کے جہان رکہنا منظور
ہو اور بہتر اور مستحب ہے کہ وقت داخل ہونی مسجد الحرام کی لبیک کہی اور دروازہ بنی شیبہ کی سی کہ اوسکو باب السلام بہی کہتی ہین مسجد مین جاوی اس حال
سی کہ متواضع اور خشوع کرنیوالا اور ذلیل جاننی والا اپنی کو اور بزرگی کعبہ کو لحاظ کرنیوالا اور رحم کرنیوالا موجب بیت اللہ کو دیکہی تو تکبیر و تہلیل کری
اور جب مسجد الحرام مین داخل ہو تو طواف عمرہ اور طواف قدوم کہ قارن اور منفرد غیر مکی کی لیی سنت ہی بجا لاوی اسطرح کہ اول موہنہ حجر اسود کیطرف
کرکر تکبیر و تہلیل کری اور حجر اسود کو بوسہ دی اور وقت بوسہ دینی کی دونو ہاتہہ اوٹہاوی جیسیکہ وقت تکبیر تحریمہ کی اوٹہاتی ہین اور بوسہ دینا اوس

صورت مین ہی کہ کسیکو ایذا نہو پس اگر بسبب اژدحام کی بوسہ نہ دی سکی تو ہاتہہ لگا کر ہاتہہ کو چومی اور اگر یہہ بہی نکر سکی تو لکڑی کو لگا کر چومی اور اگر یہہ بہی نکر سکی تو دونو
ہتیلیون سی اشارہ کر کر انکو چومی اور تکبیر و تہلیل و تحمید کری اور درود پڑہی اور طواف جانب حجر اسود سے شروع کری اور سات بار گرد خانہ کعبہ کی پہری
اور طواف بہ ہیات اضطباع کری یعنی چادر داہنی بغل کی نیچی سی نکال کر بائین مونڈہی پر ڈالی اور سات بار مع حطیم کی طواف کری اور اول تین
پہیرونمین رمل بہی کری یعنی جلد چلی مونڈہی ہلا کر اور سینہ نکالکر جیسی بانکی چلتی ہین اور جبکہ حجر اسود پر گذری وسیطرح کری کہ جو پہلی کیا تہا یعنی بوسہ
وغیرہ دی اور تکبیر وغیرہ پڑہی اور طواف کو ختم ہی حجر اسود کی بوسہ دینی پر کری اور رکن یمانی کو کہ سامنی حجر اسود کی ہی بوسہ ندی بلکہ ہاتہہ ہی لگا دی بعد
ازان دو رکعت نماز ادا کری کہ حنفیہ کی نزدیک واجب ہے اور یہہ نماز نزدیک مقام ابراہیم کی پڑہی اور اگر بسبب اژدحام کی وہان نہ پڑہ سکی تو مسجد مین جہان
چاہی وہان پڑہی اور اول رکعت مین بعد سورہ فاتحہ کی قل یا پڑہی اور دوسری رکعت مین قل ہو اللہ اور بعد نماز کی دعا مانگی جو چاہی اور چاہ زمزم پر
جا کر پانی پیٹ بہر کر پیوی اور پہر مقام ملتزم پر آوی اور حجر اسود کو بوسہ دی اور تکبیر و تہلیل اور درود پہر پڑہی اور مفرد کو بہتر ہی کہ بعد طواف زیارت کی سعی درمیان
صفا اور مروہ کی کری اور اگر بعد طواف قدوم کی کری تو بہی جائز ہی پس مسجد الحرام سی باہر نکلکر طرف صفا کی آوی اور صفا پر اسقدر بلند ہو کہ خانہ کعبہ نظر پڑی
اور بیت اللہ کی طرف مونہہ کری اور ہاتہہ اوٹہا دی دعا کی لیے اور تکبیر و تہلیل و حمد اور درود پڑہی اور جو چاہی دعا کری پہر طرف مروہ کی اوترے اپنی چال اور
جب بطن وادی مین پہنچی تو میلین اخضر سی میل دوسری تک جلد چلی وپہر اپنی چال مروہ پر چڑہی اور سامنی قبلہ کی کہڑا ہو کر جیسی تکبیر وغیرہ صفا پر کی تہی
مروہ پر بہی کری اسیطرح سات بار آمد و رفت کری شروع صفا سی کری اور ختم مروہ پر اور شرط سعی کی یہہ ہے کہ بعد طواف کی ہو اگر پہلی طواف سی سعی کی پہر کرنا
سعی کا لازم ہی اور طہارت اس سعی کی لیے اور وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار کی لیے شرط نہین ہے لیکن اولی ہی اور طواف کی لیے طہارت ضرور ہے اور
وقت طواف اور سعی کے کسیکی بات کرنی مکروہ ہے اور جب سعی سی فارغ ہو پہر مسجد الحرام مین جا کر دو رکعت نماز پڑہی اور یہہ بہتر ہے واجب نہین بعد ازین مکہ معظمہ مین ٹہیرا رہی اور طواف نفل جسقدر چاہی
کری اور ساتوین ذیحجہ کو مکہ مین امام خطبہ پڑہتا ہے اوسمین بیان ہوتا ہے احکام حج کا مانند نکلنی کی طرف منا کی اور وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار اور حلق اور ذبح اور طواف اور رہنی کی منا مین غیرہ کی
اوسکو سنی کہ بہتر ہے اور اسیطرح روز عرفہ کی عرفات مین اور گیارہوین کو منا مین احکام حج کی خطبہ مین بیان ہوتے ہین کو ہی سنی پہر اگر احرام سے نکل آیا ہو تو آٹہوین ذیحجہ کو احرام حج کا باندہ کر بعد طلوع
آفتاب کے منا مین آوی اور اگر ظہر پڑہ کر آوی تو بہی مضائقہ نہین اور رات کو منا مین رہے اور روز عرفہ کی نماز فجر کی تاریکی مین پڑہ کر طرف عرفات کے جاوی اور اگر آٹہوین تاریخ
منا مین نہ آوی اور دن عرفہ کی عرفات کو جاوی تو بہی جائز ہی لیکن خلاف سنت ہی اور عرفات مین جس جگہہ چاہی اوتری سوا بطن عرنہ کی اور اوترنا نزدیک
جبل عرفات کی افضل ہی اور اسدن بعد زوال کی نہا دی کہ سنت ہے اور عرفات مین وقوف کری کہ فرض ہے بدون اوسکی حج ادا نہین ہوتا اور خطبہ امام کا سنی
اور ہمراہ امام کی بشرط احرام کی نماز ظہر اور عصر کی جمع کری اور استغفار اور لبیک و تہلیل اور تسبیح اور ثنا اور درود ساتہہ عاجزی اور تذلل و اخلاص کی بہت
پڑہی اور اپنی حاجت مانگی اور وقت غروب ہونی آفتاب کے ہمراہ امام کی مزدلفہ مین آوی اور درمیان راہ مین استغفار اور لبیک و حمد اور درود اور اوراد کا
بہت پڑہتا رہی اور مزدلفہ مین آکر ہمراہ امام کی نماز مغرب و عشا کی جمع کری اور رات کو وہین رہی کہ رات کو وہان رہنا واجب ہے اور مستحب ہے کہ تمام شب
نماز اور تلاوت قرآن اور ذکر اور دعا مین مشغول رہی اور بعد صبح ہونی فجر کی تاریکی مین نماز ادا کری اور پہر وقوف کری مزدلفہ مین جہان چاہی سوا
وادی محسر کے بلکہ جب وس وادی سی گذری تو جلد وہان سی گذری اور بعد فجر کی وقوف کری روشنی ہونی تک اور بعد روشنی کی پہلی طلوع ہونی آفتاب
کی منا کو روانہ ہو اور وہان پہنچکر جمرۃ العقبہ پر سات سنگریزی ماری اور جب اول سنگریزہ ماری تو لبیک موقوف کری پہر جانور ذبح کری پہر سر منڈا دی
یا بال کترا دی بعد ازان مکہ مین آکر طواف الزیارۃ کری اگر سعی پہلی کی ہی پس اسوقت حاجت سعی کی نہین اور اگر پہلی سعی نہین کی ہی تو بعد طواف
الزیارت کی سعی کری جسطرح مذکور ہوئی اور بعد سر منڈانی کی مستحب ہے کہ ناخن کترا دی اور لبین لوا دی اور استرہ لیوی اور بعد سر منڈانی کی جو چیز کہ

حرام ہوئی تہی محرم پر حلال ہوئی مگر جماع اور جو چیزین باعث جماع کی ہین وہ بعد طواف الزیارت کی حلال ہوونگی اور بعد طواف الزیارت کی منا مین
آنکر راتکو رہی پہر ایام منا مین دنکو مکہ مین جاکر طواف اور زیارت کعبہ کرتا رہی اور راتکو منا مین رہی اور دوسری دن نحر کی یعنی گیارہوین کو تینون
جمرات یعنی منارون پر رمی کری پہلا جمرہ کہ متصل مسجد خیف کی ہی اوسکو جمرہ اولی اور جمرہ ادنی کہتی ہین اوسپر سات سنگریزی مارا اور بعد
ازان اوس جمرہ پر کہ متصل اوسکی ہی اوسکو جمرہ وسطی کہتی ہین اور بعد ازان جمرہ عقبہ پر سات سات سنگریزی ماری اور وقت مارنی ہر سنگریزی کی تکبیر
کہتا رہی اور اسیطرح تیسری دن یعنی بارہوین کو تینون جمرات پر سات سات سنگریزی مارے اور چوتہی دن یعنی تیرہوین کو اگر وہان رہی تو اوسپر رمی
تینون جمرونکی لازم ہی اور اگر کوچ کیا تو رمی اوس سے ساقط ہوئی اور وقت رمی کا گیارہوین بارہوین تیرہوین مین بعد زوال کی ہی لیکن تیرہوین کو
اگر پہلی زوال سی اور بعد طلوع ہونی فجر کی رمی کری تو جائز ہی اگرچہ مسنون بعد زوال کی ہی اور گیارہوین اور بارہوین مین پہلی زوال سی رمی
کرنی جائز نہین اور مستحب ہے کہ سنگریزی چہوٹی ہون بہت بڑی نہون اور پاک ہون اور نزدیک جمرات سی سنگریزی نہ لیوی بلکہ مزدلفہ سی یا راہ سی
سی لیوی اور چٹکی مین پکڑکر پہینکی اور وقت رمی کی فاصلہ جمرات سی کم پانچ ہاتہہ سی نہو اگر زیادہ ہو تو مضائقہ نہین اور جو رمی کہ بعد اوسکی رمی ہے
یعنی رمی جمرہ اولی اور جمرہ وسطی کی پیادہ پا کری اور جو رمی کہ بعد اوسکی رمی نہین یعنی رمی جمرۃ العقبہ پیادہ اور سوار اوسمین یکسان ہی اور نشیب
نالہ مین کہڑی ہوکر طرف بلندی کی رمی کری اور اوسوقت منا داہنی ہاتہہ کیطرف ہو اور کعبہ بائین ہاتہہ کیطرف اور اگر سنگریزی منارونسی دور پڑین
تو درست نہین منارونپر یا نزدیک پڑین اور سنگریزی داہنی ہاتہہ سی پہینکی اور ہر سنگریزی علیحدہ علیحدہ پہینکی اگر ایک ہی دفعہ سبکی سب ڈالدی
جائز نہین اگر ڈالیگا تو وہ ایک ہی کنکر پہینکنا گنا جاویگا اور بعد ان افعال کی وادی محصب مین آنکر ایک دو ساعت ٹہیر کر مکی مین طواف الصدر
کی لیے جاوے اگر وہانسی آنا منظور ہو اور اگر مکہ مین ٹہیرنا منظور ہو تو وقت چلنے کی یہہ طوف کری اور یہہ طواف واجب ہے اور اس طواف مین رمل اور سعی نہین ہی اور بعد
طواف کی چاہ زمزم پر آکر پانی پیٹ بہر کر پیوی کئی بار کرکر اور ہر بار نظر کعبہ کیطرف کرتا رہی اور وہ پانی مونہہ اور سر اور بدن پر بہی ملی اور پہر طرف بیت اللہ
کی آوی اگر میسر ہو اندر داخل ہو اور اگر اندر نہ جاسکی تو آستانہ کعبہ کو بوسہ دی اور سینہ اور مونہہ اپنا ملتزم سی لگاوی اور کعبہ کی پردون کو پکڑ کر گریہ وزاری
بہت سی کری اور اسوقت بہی ساتہہ تکبیر و تہلیل اور اوراد کار و اشتغال اور حمد وثنا کی مشغول ہو اور حاجت اپنی اللہ تعالی سی طلب کری اور مونہہ اپنا
کعبہ کیطرف کرکر پچہلی پانون مسجد سی باہر نکلی اور جسطرف چاہی روانہ ہو اور عمرہ سنت ہی واجب نہین اور ایک سال مین مکرر ادا ہوتا ہی اور وقت اوسکا
تمام سال ہی مگر ایام حج مین مکروہ ہی غیر قارن کو اور ایام حج کی یہہ ہین روز عرفہ اور روز نحر اور ایام تشریق اور رکن عمرہ کا طواف ہی اور واجب اوسمین
دو چیزین ہین ایک سعی درمیان صفا اور مروہ کی دوسری سر منڈانا یا بال کتروانی اور شرائط اور سنن اور آداب اوسکی وہی ہین جو حج مین ہین اور احکام
جنایات کی یہہ ہین کہ محرم استعمال خوشبو کا ایک عضو کامل پر کری یا خضاب اپنے سر پر مہندیکا کری یا استعمال زیت کا کری یا پہنی کپڑا سیاہوا تمام روز اور اوسطرح
کی عادت ہی اوسکی پہننی کی یا ڈہانکی اپنی سر کو تمام روز یا منڈاوی سر چوتہائی یا زیادہ اوس سے یا ایک بغل یا بال زیر ناف کی لی یا گردن کی یا ترشواوی ناخن
دونون ہاتہون کی یا دونون پانونکی یا ایک ہاتہہ یا ایک پانو کی یا طواف قدوم یا طواف صدر حالت جنابت مین کری یا طواف فرض بی وضو کری یا عرفات
سے پہلی امام سے پہری یا سعی ترک کری یا وقوف مزدلفہ ترک کری یا سب رمی یا رمی ایک روز کی یا روز اول کی ترک کری یا سر منڈاوی خارج حرم سے یا حالت
احرام مین بوسہ لیوی بیوی کا یا چہوئی اوسکو ساتہہ شہوت کی یا تاخیر کری سر منڈانیکو یا طواف زیارت کو ایام نحر سی یا مقدم کری فعل حج کو دوسرے فعل
حج پر مثلا سر منڈاوی پہلی ذبح سی پس ان سب صورتون مین دم واجب ہوتا ہی اور اگر تلبید کری یعنی گوند وغیرہ سی بال سر کی جمادی یا قارن سر منڈاوی
پہلی ذبح سی پس اوسپر دو دم واجب ہین اور اگر محرم استعمال کری خوشبو کو ایک عضو سی کم یا ڈہانکی سر اپنا یا پہنی کپڑا سیاہوا کم ایک روز سی یا منڈاوی

کم چوتہائی سی یا ترش واوی ناخن کم یا پنچ سی یا پانچ ترش داوی متفرق مجلسون مین یا طواف قدوم یا طواف الصدر بی وضو کری یا ترک کری رمی
ایک منارہ کی تینون منارون مین سی بعد دن نحر کی یا غیر اپنی کا سر مونڈی پس ان صورتون مین صدقہ واجب ہوتا ہی اور صدقہ آدہا صاع گیہون ہی یعنی دو سیر
اور اگر محرم استعمال کری خوشبو کو یا سر منڈادی یا پہنی کپڑا سیا ہوا ساتہہ عذر کی یا بیماری کی پس ان صورتون مین محرم پر لازم ہی کہ ایک چیز کری تین چیزون
سے ذبح بکری کرنا یا چہہ مسکینونکو تین صاع گیہون دی ہر مسکین کو آدہا آدہا صاع یا تین روزی رکہی متصل یا متفرق اور اگر محرم شکار کری یا بتاوی شکار کو یا
اشارہ کری اوسکیطرف پس اوسپر بدلہ لازم آتا ہی یعنی قیمت شکار کی ساتہہ تشخیص دو عادلون کی بحسب قیمت اوس جگہہ کی کہ شکار کیا ہی یا بحسب
قیمت اوس موضع کی کہ قریب ہو اوس سے اگر موضع شکار مین نہو اوسکی قیمت پہر اگر چاہی خریدی ساتہہ قیمت اوسکیکی ہدی اگر آسکی اوسمین پس ذبح
کری اوسکو حرم مین اور اگر چاہی خریدی اوسکا غلہ اور دیوی ہر ہر فقیر کو آدہا آدہا صاع اگر گیہون ہون اور اگر کہجور یا جو ہون تو ایک ایک صاع یعنی
چار چار سیر دی اور اگر چاہی روزہ رکہی بدلی اناج ہر فقیر کی ایک ایک روزہ اور ان سب جنایات مین قصد اکرنیوالا اور بہول کر کرنیوالا اور عالم اور
جاہل اور برغبت کرنیوالا اور بجبر کرنیوالا یکسان ہین اور اگر محرم خالص خوشبو بہت سے کہاوی تو دم لازم آتا ہی اور سونگہنی خوشبو اور پہول خوشبو
دار اور میوہ خوشبودار کی سی محرم پر کچہہ واجب نہین ہوتا مگر یہہ فعل مکروہ ہین اور مارنی جون کی سی قدری طعام تصدق کری مانند ایک مٹہی کی دینا
اوس صورت مین ہی کہ اپنی بدن سی یا سر سی یا کپڑی سی پکڑ کر ماری اور اگر زمین مین سے پکڑ کر ماری کچہہ واجب نہین ہوتا اور اگر کپڑا نکو آفتاب مین ڈالی
اس نیت سی کہ جوئین مرجاوین اور جوئین بہت مرین تو اوسپر لازم ہوتا ہی تصدق کرنا آدہا صاع گیہون کا اور اگر آفتاب مین خشک ہونیکی لیے ڈالی اور نیت
جوونکی مرنیکی نہو اور وہ مرین تو اوسپر کچہہ لازم نہین ہوتا الحمد للہ تمام ہوئی مسائل حج کی اب لکہی جاتی ہین دعائین حج کی

فصل

پڑہی وقت احرام کے
لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اور اگر زیادہ اس سے کہی تو نہین مضائقہ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ
وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْخَلْقِ لَبَّيْكَ اور پڑہی بعد احرام کے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْأَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ اَللّٰهُمَّ اَحْرَمَ لَكَ شَعْرِيْ وَبَشَرِيْ وَدَمِيْ مِنَ النِّسَاءِ وَالطِّيْبِ
وَكُلِّ شَيْءٍ حَرَّمْتَهُ عَلَى الْمُحْرِمِ اَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَكَ الْكَرِيْمَ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى اَدَاءِ الْعُمْرَةِ یا کہی عَلٰى اَدَاءِ فَرْضِ الْحَجِّ وَتَقَبَّلْهَا
مِنِّيْ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَفْدِكَ الَّذِيْنَ رَضِيْتَ عَنْهُمْ وَاَرْضَيْتَهُمْ وَقَبِلْتَ اَللّٰهُمَّ قَدْ اَحْرَمَ لَكَ شَعْرِيْ وَبَشَرِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ
وَعِظَامِيْ اور پڑہی وقت داخل ہونیکی حد حرم مین اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُوْلِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِيْ وَدَمِيْ وَعَظْمِيْ عَلَى
النَّارِ اَللّٰهُمَّ اٰمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اور پڑہی جبکہ دیکہی مکہ کو اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ بِهَا قَرَارًا وَ
ارْزُقْنِيْ فِيْهَا رِزْقًا حَلَالًا رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ
مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اور پڑہی وقت دیکہنی بیت اللہ کے اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ تَشْرِيْفًا وَّتَعْظِيْمًا وَّتَكْرِيْمًا وَّبِرًّا وَّمَهَابَةً اور پڑہی وقت داخل ہونی مسجد الحرام کی اَعُوْذُ
بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِيْ جَمِيْعَ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا
رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اور پڑہی جبکہ قریب ہو حجر اسود سے اللّٰہ اکبر اور پڑہی
اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور پڑہی نزدیک

دروازہ بیت اللہ کے اَللّٰھُمَّ ھٰذَا الْبَیْتُ بَیْتُکَ وَھٰذَا الْحَرَمُ حَرَمُکَ وَھٰذَا الْاَمْنُ اَمْنُکَ وَھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ
اور نزدیک رکن عراقی کے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشِّرْکِ وَالشَّکِّ وَالْکُفْرِ وَالنِّفَاقِ وَالشِّقَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ وَالْمَنْظَرِ
فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ اور پڑھے نزدیک میزاب کے یعنی پرنالہ کعبہ کے اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ اَللّٰھُمَّ اسْقِنِیْ
بِکَاْسِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرْبَۃً لَا اَظْمَأُ بَعْدَھَا اَبَدًا اور پڑھے نزدیک رکن شامی کے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْیًا
مَّشْکُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّتِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ وَاَخْرِجْنِیْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفُوْرُ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ
اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ اور پڑھے نزدیک رکن یمانی کے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَ
اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخِزْیِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اور پڑھے درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کے رَبَّنَا اٰتِنَا اخر آیۃ تک اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ
فِیْہِ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَۃٍ لِّیْ بِخَیْرٍ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور پڑھے یہ دعا
مذکورہ تمام طواف میں ہے اور نزدیک ملتزم کے پڑھے اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاَعِذْنِیْ مِنْ کُلِّ سُوْءٍ وَّقَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ
وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اٰتَیْتَنِیْ اور پڑھے نزدیک چوکھٹ کعبہ کے اور وقت پکڑنے دہنی کے یَا وَاجِدُ یَا مَاجِدُ لَا تُزِلْ عَنِّیْ نِعْمَۃً اَنْعَمْتَھَا عَلَیَّ اِلٰھِیْ وَقَفْتُ بِبَابِکَ وَ
الْتَزَمْتُ بِعَتَبَتِکَ اَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَاَخْشٰی عِقَابَکَ اَللّٰھُمَّ حَرِّمْ شَعْرِیْ وَجَسَدِیْ عَلَی النَّارِ اَللّٰھُمَّ کَمَا صُنْتَ وَجْھِیْ عَنْ سُجُوْدِ غَیْرِکَ
فَصُنْ وَجْھِیْ عَنْ مَّسْاَلَۃِ غَیْرِکَ اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ الْبَیْتِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَائِنَا وَاُمَّھَاتِنَا مِنَ النَّارِ یَا کَرِیْمُ یَا غَفَّارُ یَا عَزِیْزُ
یَا جَبَّارُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اور پڑھے نزدیک مقام ابراہیم کے یہ آیت وَاتَّخِذُوْا مِنْ
مَّقَامِ اِبْرٰھِیْمَ مُصَلًّی اور پڑھے بعد دو رکعتوں طواف کی اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ
سُؤْلِیْ وَتَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّہٗ لَا یُصِیْبُنِیْ
اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَرِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِیْ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ اور پڑھے وقت پینے پانی زمزم کے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً
مِّنْ کُلِّ دَاءٍ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ شِفَاءً مِّنْ کُلِّ سَقَمٍ وَّارْزُقْنِی الْاِخْلَاصَ وَالْیَقِیْنَ وَالْمُعَافَاتِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ
اور پڑھے جب چڑھے صفا پر اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ
وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ
وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ
الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ اور پڑھے درمیان میں صفا اور مروہ کی رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ
اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور پڑھے دن عرفہ کی عرفات میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ
لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّ
فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَّسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ
الْاَمْرِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّھَارِ وَشَرِّ مَا تَھُبُّ بِہِ الرِّیَاحُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ
بِالْھُدٰی وَنَقِّنِیْ بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْ لِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی اور پڑھے اکثر دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد زوال روز عرفہ کے اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَالَّذِیْ تَقُوْلُ وَخَیْرًا

فیما نقول اللّٰھم لک صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی والیک مآبی ولک رب تراثی اللّٰھم
انی اعوذ بک من عذاب القبر ووسوسة الصدر وشتات الامر اللّٰھم
انی اسألک من خیر ما تجیء بہ الریح واعوذ بک من شر ما تجیء بہ الریح اللّٰھم اھدنا بالھدی
وزیّنا بالتقوی واغفر لنا فی الآخرة والاولی اللّٰھم اسألک رزقا طیبا مبارکا اور پڑھے عرفہ کی رات میں دس کلمہ ہزار بار
سبحان الذی فی السماء عرشہ سبحان الذی فی الارض موطئہ سبحان الذی فی البحر سبیلہ
سبحان الذی فی النار سلطانہ سبحان الذی فی الجنة رحمتہ سبحان الذی فی القبر قضاءہ
سبحان الذی فی الھواء روحہ سبحان الذی رفع السماء سبحان الذی وضع الارض سبحان الذی
لا ملجأ ولا منجا منہ الا الیہ اور پڑھے جبکہ دیکھے دیواریں مدینہ منورہ کے اللّٰھم ھذا حرم رسولک فاجعلہ لی وقایة من النار وامانا
من العذاب وسوء الحساب اور پڑھے نزدیک دروازے کے رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق
واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا اور کہے وقت زیارت روضہ مبارک کے السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک
یا نبی اللہ السلام علیک یا حبیب اللہ السلام علیک یا صفوة اللہ السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک
یا سید ولد آدم السلام علیک یا سید المرسلین وخاتم النبیین ورسول رب العلمین السلام علیک وعلی
اھلک واصحابک الطاھرین وازواجک الطاھرات امھات المؤمنین جزاک اللہ عنا افضل ما جزی
نبیا عن امتہ وصل علی محمد کلما ذکرک الذاکرون وغفل عنک الغافلون

باب حرم المدینة حرسہا اللہ تعالی

باب ہے بیچ بیان حرم یعنی گردی مدینہ کی محفوظ رکھے اوسکو اللہ تعالی **ف** حدیثیں بیچ حرام ہونے مدینہ اور گرد اوسکی کے آئی ہیں اور اختلاف کیا ہے علمانے اسمیں ہمارے نزدیک معنی اوسکے حرام ہونیکے یہہ ہیں کہ اوسکی تعظیم وتکریم کرے نہ یہہ کہ وہ حرام ہے مانند مکے کی پس ہمارے نزدیک حرام نہیں درخت کاٹنے مدینہ اور گرد اوسکی کے اور شکار کرنا اوسمیں اور تینوں اماموں کے نزدیک یہہ چیزیں حرام ہیں وہاں ہے بغیر ضمان کی یعنی بدلہ نہیں آتا ہے

الفصل الاول

فصل ہے عن علی قال ما کتبنا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا القرآن وما فی ھذہ الصحیفة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینة حرام ما بین عیر الی ثور فمن احدث فیھا حدثا او آوی محدثا فعلیہ لعنة اللہ والملائکة والناس اجمعین لا یقبل منہ صرف ولا عدل ذمة المسلمین واحدة یسعی بھا ادناھم فمن اخفر مسلما فعلیہ لعنة اللہ والملائکة والناس اجمعین لا یقبل منہ صرف ولا عدل ومن والی قوما بغیر اذن موالیہ فعلیہ لعنة اللہ والملائکة والناس اجمعین لا یقبل منہ صرف ولا عدل متفق علیہ وفی روایة لھما من ادعی الی غیر ابیہ او تولی غیر موالیہ فعلیہ لعنة اللہ والملائکة والناس اجمعین لا یقبل منہ صرف ولا عدل روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا نہیں لکھا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے قرآن کی اور اوس چیز کی کہ اس صحیفہ میں ہے کہا حضرت علی نے صحیفہ میں یہہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ حرام ہے درمیان عیر کی ثور تک پس جو شخص کہ پیدا کرے مدینہ میں بدعت یعنی جو چیز کہ مخالف ہو کتاب وسنت کی یا ٹھکانا دیوے بدعتی کو پس اوسپر ہے لعنت اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی نہیں قبول کیجاتی اوس سے یعنی کامل قبول نہیں ہوتی فرض اور نہ نفل عہد مسلمانوں کا

ایک ہی سعی حاصل کر سکتا ہی ساتھہ اوسکی ادنا اون کا پس جو شخص کہ توڑی مسلمان کی عہد کو لیس اوسپر ہی ہی لعنت اللہ کی اور فرشتونکی اور سب آدمیونکی نہین قبول کیی جاتی اوس سے فرض ورنہ نفل اور جو شخص کہ موالات کری ایک قوم سی بغیر اذن صاحبون اپنی کی پس اوسپہ ہی لعنت خدا کی اور فرشتونکی اور سب آدمیونکی نہین قبول کیی جاتی اوس سے فرض اور نہ نفل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت بخاری اور مسلم کیمین یہہ ہی ہی کہ جو شخص کہ دعوی کری طرف غیر باپ اپنی کی یعنی کہی کہ مین فلانیکا بیٹا ہون اور واقع مین اسکا ہی نہین یا نسبت کری اپنی کو طرف غیر مالکون اپنی کی پس اوسپر ہی لعنت اللہ کی اور فرشتونکی اور سب لوگونکی نہین قبول کیی جاتی اوس سے فرض اور نہ نفل **ف** اوچیز کی کہ اس صحیفہ مین ہی آیا ہی کہ لوگون نی اسمین کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مخصوص کیا ہی حضرت علی کو ساتہہ اوصحیفہ کی یعنی کتاب کے سوائی قرآن کی اوسکی جواب مین حضرت علی نی یہہ فرمایا کہ نہین لکھا ہی مینی حضرت سی سوائے قرآن کی اور اوس چیز کی صحیفہ مین ہی اور صحیفہ سی مراد ورق کاغذ ہی کہ اوسمین احکام دیات کی اور اور بعضے احکام لکھی تہی اور وہ حضرت علی کی تلوار کی غلاف مین رہتا تہا اور اون احکام مین یہہ حکم مدینہ کا ہی تہا کہ بیان کیا آور مدینہ حرام ہی یعنی بزرگ قدر ہی اور منع ہی اسمین ایسے چیز کری کہ باعث اوسکی حقارت کی ہو اور نزدیک شافعیہ کی حرام بمعنی حرم کے ہی یعنی مدینہ مانند حرم مکی ہی جو چیزین کہ حرم مکی مین کرنی حرام ہین مدینہ مین ہی حرام ہین اور حد اس حرم کی درمیان عیر اور ثور کی ہی کہ یہہ دو پہاڑ ہین دونو طرف مدینہ مطہرہ کی اور لفظ صرف کی معنی ہین فرض یا نفل یا توبہ یا شفاعت اور لفظ عدل کی معنی ہین نفل یا فرض یا فدیہ اور بعضون نی کہا شفاعت اور بعضون نی کہا توبہ اور عہد مسلمانونکا ایک ہی الخ یعنی ایک یہہ ہی حکم لکھا ہوا تہا اوس صحیفہ مین کہ عہد و امان مسلمانونکا مانند شئی واحد کی ہی سعی حاصل کر سکتا ہی ساتہہ اوسکی ادنا اونکا یعنی ادنا ہی اختیار عہد امان دینی کا رکہتا ہی اور اوسکی امان دینی سی اور ونکو سعی کرنی اوسکی عہد پورا کرنی مین لازم ہوتی ہی حاصل یہہ کہ جو کوئی مسلمانون مین سے اگرچہ حقیر ہو مانند غلام و عورت کی امان دیوی کسی کافر کو اور عہد کری اوس سے اور اپنی پناہ مین لاوی تو نہین جائز ہی کسیکو توڑنا اوسکا اور جو کوئی توڑی مسلمانکی عہد کو یعنی قتل کری اوس کافر کو یا لیلیوی مال اوسکا تو اوسپر ہی لعنت ہی الخ اور جو شخص کہ موالات کری یعنی دوستی کری جاننا چاہیی کہ ولاء دو قسم پر ہی ایک تو ولاء موالات وہ یہہ ہے کہ عادت عرب کے تہی کہ آپسمین دوستی رکہتی تہی اور عہد باندہتی تہی اور قسم کہاتی تہی کہ نیک و بد مین آپسمین شریک اور مدد و معاون رہین گی آور آپسمین ایک دوسرے کی دوست سی دوستی رکہین گی اور دشمن سی دشمنی اور ایام جاہلیت مین امر ناحق و باطل پر ہی مدد کرتی تہی اور اسلام مین امر حق ہی پر مدد کرتی تہی اور اکثر اہل عجم عرب مین آنکر صحابہ سی عقد موالات باندہتی تہی آور دوسری ولاء عتاقت ہی کہ جسنی غلام آزاد کیا ہی اوس غلام پر حق ولاء ثابت ہوا کہ وقت نہونی عصبہ اوس غلام کی وہ آزاد کرنیوالا وارث اوسکا ہوتا ہی کہ ذوی الفروض سی جو کچھہ بچتا ہی وہ لیتا ہی پس احتمال ہی کہ مراد موالات سی یہان قسم اول ہو پس معنی یہہ ہونگی کہ ایک شخص کے موالی یعنی دوست مذکور ہون تو نہ چاہیے کہ اور قوم کو موالی ٹہیراوی بغیر اذن موالی اپنی کی اسلیی کہ اسمین ایک طرح کی عہد شکنی اور ایذا دینی ہی مسلمانون کو اور احتمال یہہ ہے ہی کہ ولاء عتاقت مراد ہو پس اس صورت مین معنی یہہ ہونگی کہ جو کوئی نسبت کری اپنی آزادی کو غیر آزاد کرنیوالا اپنی کیطرف تو مستحق لعنت ہوتا ہی جیسا کہ مستحق لعنت ہوتا ہی غیر باپ کیطرف نسبت کرنی مین اس صورت مین قید بغیر اذن موالیہ کی بنا بر غالب کے ہی کہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہی کہ اگر غلام آزاد اذن چاہتا ہی اپنی مالک سے اس بات کا تو وہ اذن نہین دیتا پس اس سے کوئی یہہ نہ سمجھی کہ اگر مالک اذن دیدی تو نسبت کرنا غیر کیطرف درست ہو اسلیی کہ جہوٹہہ لازم آویگا اور اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ حضرت علی نی کچھہ نہین لکھا حضرت سی سوای قرآن کی اور صحیفہ مذکورہ کی پس حضرت علی کی قول سے صریح باطل ہوتا ہے افترا شیعہ کا کہ حضرت علی کو آنحضرت نی وصیت کی تہی ساتہہ خلافت کی اور اور اسرار کی اور خاص اہلبیت کو ایسی چیزین بتائین کہ اور ونکو نہین بتائین پس یہہ سب دعوی باطل ہین اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہے لکھنا علم کا ع ح وعن

سعدٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی احرم ما بین لابتی المدینۃ ان یقطع عضاھہا او یقتل صیدھا
وقال المدینۃ خیر لہم لو کانوا یعلمون لا یدعہا احد رغبۃ عنہا الا ابدل اللہ فیہا من ھو خیر منہ ولا یثبت احد علی لاوائہا
وجہدھا الا کنت لہ شفیعا او شہیدا یوم القیامۃ رواہ مسلم اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مین حرام کرتا ہون
درمیان دو لونکنارون سنگستان مدینہ کی یہہ کہ کاٹی جاوین درخت خاردار اوسکی یا مارا جاوی شکار اوسکا اور فرمایا مدینہ بہتر ہی واسطی اونکی یعنی
واسطی رہنی والون مومنین اوسکی کی دنیا اور عقبی مین اگر جانین یعنی اسکی بہلائیکو تو نہ چہوڑین اوسکو اور نہ جاوین وہانسی اور کہین اسطی فراغت دنیا
کی نہ چہوڑیگا اوسکو کوئی بی رغبتی سی مگر بدلیگا اللہ اوسمین اوس شخص کو کہ وہ بہتر ہوگا اوس سے یعنی نہین ضرر کریگا مدینہ کو نہونا اوسکا بلکہ مفید ہوگا اوسکو
اور نہین ثابت رہیگا یعنی نہین صبر کریگا کوئی اوسکی سختی اور بہوک پر اور اوسکی مشقت پر مگر ہونگا مین واسطی اوسکی شفاعت کرنیوالا یا فرمایا کہ گواہ ہونگا
یعنی اوسکی طاعت کا دن قیامت کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نہ کاٹا جاوی الخ حمل کیا ہی اسکو علما ہماری نی نہی تنزیہی پر اور بی رغبتی سی یعنی
جو کوئی بضرورت چہوڑیگا وہ اسمین نہین داخل ہی اور آخر حدیث مین بشارت ہی اوپر خاتمہ بخیر ہونی رہنی والون مدینہ کی اور تنبیہ ہی اسپر کہ لائق
ہے مومن کو یہہ کہ ہو صابر و شاکر اوپر رہنی کی حرمین شریفین مین اور نہ نظر کری طرف ظاہر کی نعمتون اور جگہہ کیکی ایسی کہ اصل نعمت نعمت
آخرۃ کی ہی بسبب اس حدیث کی اللہم لا عیش الا عیش الآخرۃ **وعن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یصبر علی لاواء
المدینۃ وشدتہا احد من امتی الا کنت لہ شفیعا یوم القیامۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا نہین صبر کریگا مدینہ کی سختی اور بہوک پر اور اوسکی محنت پر کوئی امت میری سی مگر کہ ہونگا مین واسطی اوسکی شفاعت کرنیوالا دن قیامت کی نقل کی یہہ مسلم
نے **وعنہ** قال کان الناس اذا راوا اول الثمرۃ جاءوا بہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا اخذہ قال اللہم بارک لنا
فی ثمرنا وبارک لنا فی مدینتنا وبارک لنا فی صاعنا وبارک لنا فی مدنا اللہم ان ابراھیم عبدک وخلیلک ونبیک
وانی عبدک ونبیک وانہ دعاک لمکۃ وانا ادعوک للمدینۃ بمثل ما دعاک لمکۃ ومثلہ معہ ثم قال یدعو اصغر ولید
لہ فیعطیہ ذلک الثمر رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہی لوگ جسوقت دیکہتی نیا پہل لاتی اوسکو طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی پس جسوقت کہ لیتی اوسکو حضرت کہتی یا الٰہی برکت دی واسطی ہمارے بیچ میوی ہمارے کی اور برکت دی واسطی ہمارے بیچ شہر ہمارے کی اور برکت دی واسطی ہمارے
بیچ صاع ہمارے کی اور برکت دی واسطی ہماری بیچ مد ہمارے کی یا الٰہی تحقیق ابراہیم بندہ تیرا اور جانی دوست تیرا اور نبی تیرا تہا اور تحقیق مین بندہ تیرا اور
نبی تیرا ہون اور تحقیق ابراہیم نی دعا کی تہی تجہسی واسطی مکی کی یعنی جو کہ اس آیت مین مذکور ہی فاجعل افئدۃ من الناس الخ اور مین دعا کرتا ہون تجہسی
واسطی مدینہ کی مانند اوس چیز کی کہ دعا کی ابراہیم نی تجہسی واسطی مکی کی اور مثل اوسکی ساتہہ اوسکی یعنی دوچند اوسکی کہ دعا کی ابراہیم نی پہر کہا ابوہریرہ نی
بلاتی حضرت بہت چہوٹی لڑکیکو اپنی اہل بیت مین سی پس دیتی اوسکو وہ پہل نقل کی یہہ مسلم نی **ف** برکت کی معنی ہین زیادہ ہونیکی اور ہمیشگی کے
پس برکت میوونکی تو ظاہر ہی اور برکت شہر کی یہہ ہے کہ وسعت ہو شہر مین اور لوگ اوسمین بہت سی ہون سو قبول ہوئی دعا حضرت کی کہ مسجد بہی بڑہائی
گئی اور شہر بہی بڑہا اور خوب آباد ہوا مسلمانونسی اور صاع اور مد نام پیمانونکی ہین اونکی برکت سی مراد یہہ ہے کہ فراخی ہو رزق مین اور حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم حبیب اللہ تعالیٰ کی ہین اور حبیب کا مرتبہ بڑا ہی خلیل سی لیکن حضرت نی یہہ صفت اپنی بیان نہ فرمائی اور اپنی کو فقط بندہ اور نبی ہی کہا
واسطی تواضع کی اور حضرت نیا پہل لڑکیکو اسلیی دیتی تہی کہ تا وہ خوش ہو جاوی بہ ع ح **وعن** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال ان ابراھیم حرم مکۃ فجعلہا حراما وانی حرمت المدینۃ حراما ما بین مازمیہا ان لا یہراق فیہا دم ولا یحمل

فیہا

فِیْہَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ وَلَا تُخْبَطُ فِیْہَا شَجَرَۃٌ اِلَّا لِعَلَفٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا
تحقیق ابراہیم نی بزرگی دی مکی کو یعنی ظاہر کی بزرگی اوسکی پس گردانا اوسکو حرام اور تحقیق مینی بزرگی دی مدینہ کو بزرگی دینا درمیان دونو
طرفون اوسکیکی ساتھہ اسکی کہ نہ خونریزی کیجاوی اوسمین اور نہ اوٹھایا جاوی اوسمین ہتیار واسطی لڑائیکی اور نہ جہاڑا جاوی اوسمین درخت یعنی
پتی درخت کی مگر واسطی کہانی جانورون کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہا تورپشتی نی کہ حرمت المدینۃ جو فرمایا مراد اس تحریم سی تعظیم ہی نہ اور
احکام کہ متعلق ہین ساتھہ حرم کی اور دلیل اسپر یہہ قول حضرت کا ہی کہ نہ جہاڑا جاوی اوسمین درخت مگر واسطی کہانی جانورونکی آور حرم مکہ کی جو درخت
ہین اونکی پتی جہاڑنی کسی حالمین درست نہین اور شکار کرنا مدینہ مین بعضی صحابہ نی حرام جانا ہی اور جمہور صحابہ نی نہین انکار کیا ہی پرند جانور کے
شکار کرنیکا مدینہ مین اور نہین پہنچی ہی ہمکو اسمین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی نہی ایسی طریق سی کہ اعتماد کیا جاوی اوسپر انتہی کلامہ **ع** ملا علی رحمۃ اللہ
نی اس مقام کو خوب تفصیل سی لکہا ہی جو چاہی اونکی شرح مین دیکہہ لے وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ سَعْدًا رَکِبَ اِلٰی قَصْرِہٖ بِالْعَقِیْقِ فَوَجَدَ
عَبْدًا یَقْطَعُ شَجَرًا اَوْ یَخْبِطُہٗ فَسَلَبَہٗ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَاءَہٗ اَہْلُ الْعَبْدِ فَکَلَّمُوْہُ اَنْ یَّرُدَّ عَلٰی غُلَامِہِمْ اَوْ عَلَیْہِمْ مَا اَخَذَ مِنْ غُلَامِہِمْ
فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰہِ اَنْ اَرُدَّ شَیْئًا نَفَّلَنِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبٰی اَنْ یَّرُدَّ عَلَیْہِمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عامر بن سعد سی یہہ کہ سعد سوار ہوئی طرف محل اپنی کی کہ عقیق مین تہا پس پایا ایک غلام کو کہ کاٹتا تہا درخت یا جہاڑتا تہا پتی
اوسکی پس چہین لیی سعد نی کپڑی اوس غلام کی پس جب پہرے سعد یعنی طرف مدینہ کی آئی اونکی پاس مالک غلام کی پس گفتگو کی اونسی یہہ کہ پہیر دے
اونکی غلام پر یا اونپر اوس چیز کو کہ لی ہی غلام اونکی سی یعنی کپڑی اوسکی پس کہا سعد نی پناہ خدا کی یہہ کہ پہیر دونمین اوس چیز کو کہ دلوائی ہی مجکو پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور نہ مانا یہہ کہ پہیر دین اونپر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** سعد سے مراد سعد بن ابی وقاص ہین کہ عشرہ مبشرہ سی تہی اور عقیق نام ایک
جگہہ کا ہی قریب مدینہ کی اور یا اونپر یہہ شک راوی ہی کہ اون مالکون نی علی غلامہم کہا یا بجائی علی غلامہم کی علیہم کہا یعنی ہمکو دیدو جو کچہہ کہ لیا ہی ہمارے
غلام سی آور دلوائی ہی یعنی اذن دیا ہی اسکا کہ جو کوئی دیکہی کسیکو شکار کرتی یا درخت کاٹتی مدینہ مین چہین لیوی کپڑی اوسکی یہہ حدیث منسوخ ہی یا
تاویل کی گئی ہی کہ یہہ امر بنا بر زجر و تنبیہ کی تہا اور کہا طیبی نی کہ مشہور مذہب مالک اور شافعی مین یہہ ہے کہ نہین لازم آتا بدلہ بیچ شکار مدینہ کی اور کاٹنی درخت
اوسکیکے بلکہ یہہ حرام ہے بغیر لازم ہونے بدلہ کے اور کہا بعضون نی کہ واجب ہے بدلہ مانند حرم مکہ کی اور بعضون نی کہا کہ حرام ہی نہین انتہی یہہ مذہب ہمارا ہے لیکن مکروہ ہی **ع** وَعَنْ عَائِشَۃَ
قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وُعِکَ اَبُوْ بَکْرٍ وَبِلَالٌ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ اَللّٰہُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَۃَ کَحُبِّنَا مَکَّۃَ اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْہَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِہَا وَمُدِّہَا وَانْقُلْ
حُمَّاہَا فَاجْعَلْہَا بِالْجُحْفَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا جب آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تپ مین ہوئی
ابو بکر اور بلال پہر آئی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور خبر دی مینی اونکو پس فرمایا الہی دوست کر تو طرف ہماری مدینہ کو مانند دوستی ہمارے
کے مکہ کو بلکہ زیادہ تر اوس سی اور درست کر تو آب و ہوا مدینہ کو اور برکت دی واسطی ہماری بیچ صاع اسکیکی اور مد اسکیکے اور نکال اسکی تپ
کو یعنی شدت و کثرت تپ کو اور اوسکی وبا کو اور رکہہ اوسکو جحفہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** آیا ہی کہ حضرت عائشہ نی حضرت ابو بکر
سے سی حالت تپ مین پوچہا کہ کیا حال ہی آپکا وہ اوسوقت آواز بلند سی ذکر مکہ کا اور اوسکی ہوای موافق کا اور مکانات کا اور لطافت پہاڑونکا
وغیر ذلک کرنی لگی حضرت عائشہ نی یہہ حال حضرت سی عرض کیا اوسپر حضرت نی دعائی مذکور مانگی اور جحفہ نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکہ اور
مدینہ کی اوس زمانہ مین وہان یہود رہتی تہی اور آیا ہی کہ زمین مدینہ مین پہلی ہجرت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم کے سی وبا اور بیماری بہت تہی پس حکم کیا

حضرت نے اوسکو زمین کفار مین جا دی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی بد دعا کرنی کفار پر ساتھہ امراض موت و ہلاک کی اور خرابی شہرون اونکی کی ؀ ع ح وعن عبد اللہ بن عمر فی رؤیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المدینۃ رأیت امرأۃ سوداء ثائرۃ الرأس خرجت من المدینۃ حتی نزلت مہیعۃ فتاولتہا ان وباء المدینۃ نقل الی مہیعۃ وہی الجحفۃ رواہ البخاری اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی بیچ حدیث خواب دیکھنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ مقدمہ مدینہ کی کہ دیکھی مینی ایک عورت کالی پراگندہ بال نکلی مدینہ سی یہانتک کہ اوتری مہیعہ مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی پس تعبیر ٹھہرائی مینی اوسکی یہہ کہ تحقیق وبا مدینہ کی نقل کی گئی طرف مہیعہ کے کہ نام جحفہ کا ہی نقل کی یہہ بخاری نی وعن سفیان بن ابی زہیر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یفتح الیمن فیاتی قوم یبسون فیتحملون باہلیہم ومن اطاعہم والمدینۃ خیر لہم لو کانوا یعلمون ویفتح الشام فیاتی قوم یبسون فیتحملون باہلیہم ومن اطاعہم والمدینۃ خیر لہم لو کانوا یعلمون ویفتح العراق فیاتی قوم یبسون فیتحملون باہلیہم ومن اطاعہم والمدینۃ خیر لہم لو کانوا یعلمون متفق علیہ

اور روایت ہی سفیان بن ابی زہیر سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی فتح کیا جاویگا یمن پس آویگی ایک قوم چلین گے پس کوچ کرینگی ساتھہ اہل اپنی کی اور تابعداروں اپنی کی اور مدینہ بہتر ہوگا واسطی اونکی اگر جانین یعنی بہتر ہونا مدینہ کا تو نہ چہوڑین اوسکو اور فتح کیا جاویگی شام پہر آویگی ایک قوم چلین گی پس کوچ کرینگی ساتھہ اہل اپنی کی اور تابعداروں اپنی کی اور مدینہ بہتر ہوگا واسطی اونکی اگر جانین تو نہ چہوڑین مدینہ کو اور فتح کیا جاویگا عراق پس آویگی ایک قوم چلین گی پس کوچ کرینگی ساتھہ اہل اپنی کی اور تابعداروں اپنی کی اور مدینہ بہتر ہوگا واسطی اونکی اگر جانین تو نہ چہوڑین مدینہ کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی یہہ شہر اسلام مین فتح ہووین گی اور لوگ واسطی طلب معیشت اور فائدہ دنیا اور لذتون فانیہ ونکیکی مدینہ سی مع اہل وعیال اور تابعداروں کی نکل کر وہان جاکر رہین گی اور اگر جانین حقیقت حال سکے اور سعادت مبدء ومعاد کی تو وہان سی نہ نکلین ح وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت بقریۃ تاکل القری یقولون یثرب وہی المدینۃ تنفی الناس کما ینفی الکیر خبث الحدید متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی امر کیا گیا ہون مین ساتھہ ہجرت کرنیکی ایسی بستی مین کہ غالب آتی ہی سب بستیون پر کہتی ہین اوسکو یثرب اور وہ مدینہ ہے دور کرتا ہی مدینہ بری آدمیونکو جیسی دور کرتی ہی بہٹی میل لوہیکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** غالب آتی ہی سب بستیون پر یعنی جو کوئی اوسمین رہتا ہی غالب ہوتا ہی اور فتح کرتا ہی اور شہرونکو یہہ خاصیت ہی اوس شہر عظیم الشان کی کہ جو کوئی اوسمین آتا ہی اکثر شہرون پر غالب ہوتا ہی پہلی قوم عمالقہ آئی اوسمین غالب ہوئی اور فتح کیا شہرون اور ولایتونکو بعد ازان یہود آئی وہ غالب ہوئے عمالقہ پر پہر انصار پہنچی وہ غالب ہوئے یہود پر پہر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجر رضی اللہ عنہم آئی اونکو کسطرح کا غلبہ ہوا کہ عالم کو مشرق سے مغرب تک لی لیا اور اس شہر کا نام پہلی یثرب اور اثرب تہا اوپر زن مسجد کی جب حضرت وہان تشریف لائی تو اوسکا نام مدینہ رکھا بسبب تمدن اور اجتماع لوگونکی اوسمین اور منع فرمایا کہ اوسکو یثرب نہ کہا کرین یا تو اسلیی کہ وہ نام جاہلیت کا تہا یا اسلیی کہ وہ مشتق ہی یثرب سی یعنی ہلاک و فساد کی یا اسلیی کہ یثرب اصل مین نام ایک بت کا یا ایک ظالم کا تہا اور بخاری اپنی تاریخ مین ایک حدیث لایا ہی کہ جو کوئی ایکبار یثرب کہے چاہیی کہ دس بار مدینہ کہی تا تدارک و تلافی اوسکی کری اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ استغفار کری اور مراد بری آدمیون سی اہل کفر و شرک ہین کہ وہان سی بسبب قوۃ اسلام کی نکالی گئی تہی ؀ ح وعن جابر بن سمرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی سَمّٰی الْمَدِیْنَۃَ طَابَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی
تحقیق اللہ تعالی نی نام رکہا مدینہ کا طابہ نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی اللہ تعالی نی نام اسکا رکہا اوپر زبان حبیب اپنی کی طابہ اور ایک روایت مین
ہی طیبہ یعنی پاک وخوش کی کہ پاک ہی نجاستون شرک کیسی اور موافق ہی ہوا اوسکی طبیعتون سلیم کو اور خوش ہین ہینی والی اوسکی ۱۲ ح **وعن**
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ اَعْرَابِیًّا بَایَعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَصَابَ الْاَعْرَابِیَّ وَعْکٌ بِالْمَدِیْنَۃِ
فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَہٗ فَقَالَ اَقِلْنِیْ
بَیْعَتِیْ فَاَبٰی ثُمَّ جَاءَہٗ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی فَخَرَجَ الْاَعْرَابِیُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِیْنَۃُ
کَالْکِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَہَا وَتَنْصَعُ طِیْبَہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سی کہ تحقیق ایک اعرابی نی بیعت کی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی رہنی پر پاس حضرت کی پس پہنچی اعرابی کو تپ مدینہ مین یعنی شدت کی تپ ہوئی کہ مکروہ جانا اوسنی رہنا مدینہ کا اور چاہا نکلنا وہان سی
پس آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا ای محمد پہیر دو مجکو بیعت میری پس انکار کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر آیا حضرت کی پاس اور کہا پہیر دو
مجکو بیعت میری پس انکار کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر آیا حضرت کی پاس اور کہا کہ پہیر دو مجکو بیعت میری پس انکار کیا حضرت
نی پہر نکل گیا اعرابی یعنی مدینہ سی بغیر اذن حضرت کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوای اسکی نہین کہ مدینہ مانند بہٹی کی ہی دور
کرتا ہی میل اپنی کو اور خالص کرتا ہی اچہی اپنی کو یعنی نکال دیتا ہی بری آدمی کو اور خالص کرتا ہی آدمی پاک کو آدمی پلید سی نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی **ف** حضرت نی انکار کیا بیعت کی پہیر دینی کا اسلیے کہ نہین جائز تہا پہیر دینا بیعت اسلام کا اور نہ پہیر دینا بیعت اقامت
کا ساتہہ حضرت کی اور لکہا ہی علمانی کہ یہہ نکالنا مدینہ کا بری آدمیونکو اور خالص کرنا اچہونکو یا تو حضرت کی زمانہ مین تہا یا اخیر زمانہ مین ہوگا کہ
جب دجال نکلیگا تو ہلا یا اور جہاڑا جاویگا مدینہ تین بار پس باہر نکلیگا اور جاویگا طرف دجال کی ہر کافر و منافق اور احتمال یہہ بہی ہی کہ ہر زمانہ
مین ہو ۱۲ ع ۱۲ ح **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَنْفِیَ الْمَدِیْنَۃُ
شِرَارَہَا کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قایم ہوگی قیامت
یہانتک کہ دور کریگا مدینہ شریرون اپنی کو جیسیکہ دور کرتی ہی بہٹی میل لوہیکا نقل کی یہہ مسلم نی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَنْقَابِ الْمَدِیْنَۃِ مَلٰٓئِکَۃٌ لَا یَدْخُلُہَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوپر راہون یا دروازون مدینہ کی فرشتی نگہبان ہین نہین داخل ہوگی اوسمین بیماری طاعون اور نہ
دجّال نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** طاعون نام ایک بیماری کا ہی غیر وبا کی وہ بیماری حضرت کی ... ی مدینہ مین نہین ہوئی یہہ
صریح معجزہ ہی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ۱۲ شیخ ولی اللہ فی المسوی ۱۲ اور حضرت شیخ رح نی طاعون کا ترجمہ وبا کیا ہی اور لکہا ہی کہ دخل
ہونا وبا کا وقت نکلنی دجال کی ہوگا یا ہمیشہ **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا
سَیَطَؤُہُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃَ لَیْسَ نَقْبٌ مِنْ اَنْقَابِہَا اِلَّا عَلَیْہِ الْمَلٰٓئِکَۃُ صَافِّیْنَ یَحْرُسُوْنَہَا فَیَنْزِلُ السَّبْخَۃَ فَتَرْجُفُ
الْمَدِیْنَۃُ بِاَہْلِہَا ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ فَیَخْرُجُ اِلَیْہِ کُلُّ کَافِرٍ وَمُنَافِقٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی شہر مگر کہ پامال کریگا اوسکو دجال سوائی مکہ اور مدینہ کی نہین کوئی راہ راہون مدینہ کیسی یا ہر ایک
مکہ اور مدینہ کیسی مگر کہ اوسپر ہین فرشتی صف باندہی ہوئی نگہبانی کرتی ہین اوسکی پس اوتریگا دجال زمین شور مین کہ باہر ہی مدینہ سے

پس ہلیگا مدینہ ساتھہ رہنی والون اپنی کی تین بار ہلنا پس نکلیگا طرف دجال کی ہر کافر و منافق نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن سعدٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكِيْدُ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ أَحَدٌ إِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین مکر کریگا مدینہ والونسی کوئی مگر کہ گہل جاویگا جیسا کہ گہلتا ہی نمک پانی
مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یزید پلید کا ایسا ہی حال ہوا کہ چند روز بعد واقعہ حرہ کی بیماری دق اور سل کیسی ہلاک ہوگیا ۱۲
ح وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ إِلَى جُدُرَاتِ الْمَدِيْنَةِ أَوْضَعَ رَاحِلَتَهُ وَإِنْ كَانَ
عَلَى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ آتی
سفر سی پس دیکہتی طرف دیوارون مدینہ کی دوڑاتی اونٹ اپنی کو اور اگر ہوتی دابہ پر یعنی گہوڑی یا خچر یا مانند انکی پر جلد چلاتی اوسکو
بسبب محبت مدینہ کی نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا
وَنُحِبُّهُ اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کو ظاہر ہوا پہاڑ احد پس فرمایا یہہ پہاڑ ہی دوست رکہتا ہی ہمکو اور دوست رکہتی ہین ہم اسکو یا الٰہی تحقیق ابراہیم نے
حرام کیا مکہ کو یعنی ظاہر کیا حرام ہونا اوسکا اور تحقیق مین حرام کرتا ہون اس جگہہ کو کہ درمیان دونوطرفون سنگستان مدینہ کی ہی نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** تحقیق یہہ ہے کہ یہہ محمول ہی ظاہر پر اسلیی کہ پیدا کیا ہی اللہ تعالی نی علم اور فہم اور محبت و عداوت جمادات
مین ہی جیسیکہ لائق حال انکیکی ہین خصوصاً محبت انکی انبیا اور اولیا کی ساتھہ خصوصاً سید انبیا اور سلطان اولیا سی کہ محبوب عالم
اور محبوب پروردگار عالم کی ہین اور جسکو خدا دوست رکہتا ہی اوسکو سب چیز دوست رکہتی ہی اسلیی کہ ہر چیز مخلوق اور تابعدار اوسکی
ہین چنانچہ رونا تنہ کہجور کا حضرت کی مفارقت سی دلیل صریح ہی اس دعوی کی اور مین حرام کرتا ہون یعنی بزرگ کرتا ہون پس حرام
سے یہہ نہین مراد ہی کہ مانند مکہ کی حرام ہی یعنی اوسکی درخت کاٹنی وغیرہ ذلک درست نہین ۱۲ ح شرع وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی سہل بن سعد
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی احد پہاڑ ہی کہ دوست رکہتا ہی ہمکو اور دوست رکہتی ہین ہم اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ قَالَ رَأَيْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ أَخَذَ رَجُلًا يَصِيْدُ
فِي حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ الَّذِي حَرَّمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَبَهُ ثِيَابَهُ فَجَاءَ مَوَالِيْهِ فَكَلَّمُوْهُ فِيْهِ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ هٰذَا الْحَرَمَ وَقَالَ مَنْ أَخَذَ أَحَدًا يَصِيْدُ فِيْهِ فَلْيَسْلُبْهُ فَلَا أَرُدُّ عَلَيْكُمْ طُعْمَةً
أَطْعَمَنِيْهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ إِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ إِلَيْكُمْ ثَمَنَهُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ روایت ہی سلیمان بن ابی عبداللہ
سے کہ کہا دیکہا مینی سعد بن ابی وقاص کو کہ پکڑا ایک شخص کو کہ شکار کرتا تہا بیچ حرم یعنی گردی مدینہ کی وہ حرم کہ حرام ٹہیرایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نی پس چہین لیی سعد نی کپڑی اوسکی پس آئی مالک وسکی اور کلام کیا سعد سی بیچ مقدمہ اوسکی کی پس کہا سعد نی
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حرام ٹہیرائی ہی یہہ حرم اور فرمایا ہی کہ جو شخص پکڑی اوس کسیکو کہ شکار کرتا ہو اوسمین پس چاہیی
کہ چہین لی اسباب اوسکا پس نہین پہیرونگا مین تمپر وہ بخشش کہ دلوائی ہی مجکو وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ولیکن اگر چاہو تم دون مین
تمکو مول اوسکا یعنی ازراہ احسان کی نقل کی یہہ ابوداود نی وَعَنْ صَالِحٍ مَوْلَى لِسَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا وَجَدَ عَبِيْدًا مِنْ

عَبِيدِ الْمَدِينَةِ يَقْطَعُونَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِينَةِ فَاَخَذَ مَتَاعَهُمْ وَقَالَ يَعْنِي لِمَوَالِيهِمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى اَنْ
يُقْطَعَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِينَةِ شَيْءٌ وَقَالَ مَنْ قَطَعَ مِنْهُ شَيْئًا فَلِمَنْ اَخَذَهُ سَلَبُهُ رَوَاهُ اَبُودَاوٗدَ اور روایت ہی صالح سی کہ غلام آزاد تہا سعد کا یہہ کہ تحقیق
سعد نی پائی کتنی ایک غلام غلامون مدینہ کیسی کہ کاٹتی تہی درخت مدینکا پس لیا سعد نی اسباب انکا اور کہا یعنی غلامونکی مالکون کو کہ سنا
مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ منع فرماتی تہی یہہ کہ کاٹا جاوی درخت مدینہ کیسی کچہہ اور فرمایا جو کاٹی اوسمین سی کچہہ پس اسباب وسکا واسطے
اوس شخص کے ہی کہ پکڑی اوسکو نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** صواب یہہ ہے عن صالح عن مولی لسعد لفظ عن لکہنی وا لونسی رہ گیا ہی یا مصنف
کو سہو ہوا اسلیے کہ صالح غلام سعد کا نہیں ہے بلکہ صالح مولی توامہ کا ہی اونی مولی سعد کیسی روایت کی ہے ۞ع **وعن** الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ صَيْدَ وَجٍّ وَعِضَاهَهُ حَرَمٌ مُحَرَّمٌ لِلّٰهِ رَوَاهُ اَبُودَاوٗدَ وَقَالَ مُحْيِ السُّنَّةِ وَجٌّ ذَكَرُوْا اَنَّهَا مِنْ نَاحِيَةِ
الطَّائِفِ وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ اَنَّهٗ بَدَلَ اَنَّهَا اور روایت ہی زبیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شکار وج کا اور
درخت خاردار اوسکی حرام ہین حرام کیی گئی ہین واسطی اللہ کی نقل کی یہہ ابو داود نی آور کہا محی السنة نی کہ وج ذکر کیا علما نی کہ تحقیق وہ ایک
جانب ہی طائف کی اور کہا خطابی نی لفظ انہ بدل انہا کی **ف** واسطی اللہ کی یعنی بموجب حکم اللہ تعالی کی یا واسطی دوستون اوسکی کے
یعنے غازیونکی آور لکہا ہی علما نی کہ حرمت وج کی بطریق حمی کی تہی یعنی اوسمین روندر کی ہوئی تہی غازیونکی گہوڑونکی اسلیے حرام تہا اوسمین
جانا شکار کی لیی اور اوسمین سے درخت وغیرہ کاٹنا غیر غازیونکو نہ یہہ کہ حرمت اوسکی بطریق حرم کی تہی اور اگر بطریق حرم کی تہی تو ایک وقت
مخصوص مین تہی پہر منسوخ ہوئی آور کہا شافعی نی کہ نہ شکار کیا جاوی اوسمین اور نہ درخت اوسکا کاٹا جاوی لیکن ضمان یعنی بدلہ اوسمین
نہین ذکر کیا ہی ۞ع ح **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَمُوْتَ بِالْمَدِينَةِ
فَلْيَمُتْ بِهَا فَاِنِّيْ اَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوْتُ بِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ اِسْنَادًا
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ طاقت رکہی یہہ کہ مری مدینہ مین پس چاہیی کہ مری مدینہ مین پس
تحقیق مین شفاعت کرونگا واسطی اوس شخص کی کہ مری مدینہ مین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باعتبار سند کی
ف اول جملہ حدیث کی معنی یہہ ہین کہ جو کوئی رہ سکی مدینہ مین یہانتک کہ آدی اوسکو موت پس چاہیی کہ رہی اوسمین یہانتک کہ مری اوسمیں
کہ مین شفاعت اوسکی کرونگا اگر گنہگار رہوگا گناہ بخشواونگا اور اگر نیک کار ہوگا تو درجہ اوسکی بلند کرواونگا اور مراد شفاعت سی خاص شفاعت ہے
کہ جیسی وہانکی رہنی والونکی لیی ہوگی ویسی اورونکی لیی نہین ہونیکی والا شفاعت عام حضرت کی سب مسلمانونکی لیی ہوگی پس افضل یہہ ہے
کہ جسکی عمر بڑی ہو یا کشف وغیرہ سی معلوم ہو کہ موت قریب آپہنچی تو وہ مدینہ منورہ مین جا رہی تا اس نعمت عظمی کو پہنچی کیا خوب دعا ہی حضرت عمر
کی اللہم ارزقنی شہادة فی سبیلک واجعل موتی ببلد رسولک یا الہی یہہ دولت ہمسی بی روزی پر کو بہی نصیب مین یا ارحم الراحمین ۞ع
وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرُ قَرْيَةٍ مِنْ قُرَى الْاِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِينَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آخر بستی بستیون
اسلام کیسی خراب ہونی مین مدینہ ہوگا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** یعنے قریب قیامت کی سب شہر وغیرہ ویران
ہونگی اور مدینہ سبکی پیچہی ویران ہوگا یہہ فضیلت حضرت کی برکت سی مدینہ کو حاصل ہوئی ۞ع **وعن** جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَيَّ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةِ نَزَلْتَ فَهِيَ دَارُ هِجْرَتِكَ الْمَدِينَةُ اَوِ الْبَحْرَيْنِ اَوْ قِنَّسْرِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی جریر بیٹی عبد اللہ کیسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالی نی وحی کی طرف میرے
کہ جونسی ان تینو مین سی اترو گی تم یعنی رہنی کی لیی پس وہی ہی گہر ہجرت تمہاریکا مدینہ یا بحرین یا قنسرین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** بحرین
ایک جزیرہ ہے دریای عمان مین اور قنسرین نام ہی ایک شہر کا شام کی شہرو مین سی اور حاصل حدیث کا یہہ ہے کہ اللہ تعالی نی مجہی اختیار دیا کہ ان
تین جگہون مین سی جہان چاہو رہو اور تاریخ مدینہ مین لکہا ہی کہ پہلی ہجرت کرنی سی حضرت اختیار دی گیی ان جگہون مذکورہ کی رہنی مین پہر آخر
کو مدینہ معین ہوا ۱۲ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** اَبِی بَکْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ
الْمَدِیْنَۃَ رُعْبُ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ لَھَا یَوْمَئِذٍ سَبْعَۃُ اَبْوَابٍ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مَلَکَانِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی ابی بکرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی فرمایا نہین داخل ہو نیکا مدینہ مین خوف کانی دجال کا اور مدینہ کی اوسدن یعنی دن نکلنی دجال کی سات دروازی ہونگی یعنی سات
راہین ہونگی ہر دروازی پر دو دو فرشتی ہونگی یعنی داہین بائین محافظت کی لیی نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰھُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِیْنَۃِ ضِعْفَیْ مَا جَعَلْتَ بِمَکَّۃَ مِنَ الْبَرَکَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس
سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ یا الہی کر دان مدینہ مین دو چند اوس برکت سی کہ کر دانی تو نی مکہ مین نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نی **ف** یعنی مدینہ کی قوت مین بہ نسبت قوت مکی کی دو چند برکت دی اور یہہ منافی نہین ہی ہوتی مکی کی افضل ہونی سی باعتبار زیادہ
ہونی حسنات کی ۱۲ع **وعن** رَجُلٍ مِّنْ اٰلِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَنِیْ مُتَعَمِّدًا کَانَ فِیْ
جِوَارِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ سَکَنَ الْمَدِیْنَۃَ وَصَبَرَ عَلٰی بَلَائِھَا کُنْتُ لَہٗ شَھِیْدًا وَّشَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ مَاتَ فِیْ
اَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بَعَثَہُ اللّٰہُ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور روایت ہی ایک شخص سے کہ اولاد خطاب کیسی تہا نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جس شخص
نے زیارت کی میری قصد کر کہ ہوگا بیچ ہمسایگی اور پناہ میری کی دن قیامت کی اور جو شخص کہ رہا مدینہ مین اور صبر کیا اوسکی سختیون پر ہونگا مین اوسکی واسطی
طاعت ادا کرنیکے گواہ اور شفاعت کرنیوالا یعنی اوسکی گناہونکی دن قیامت کی اور جو شخص کہ مریگا بیچ ایک کے دونو حرمون سے یعنے مکہ و مدینہ کی اوٹہاویگا اوسکو اللہ تعالی امن والون
سے یعنی امن مین ہوگا خوف بڑے سی دن قیامت کے **ف** قصد کر کر یعنی خاص زیارت ہی کی لیی آیا بنظر ثواب کے نہ واسطی تجارت اور سیر اور دیکہانی اور مانند انکی
حاصل یہہ کہ کوئی غرض دنیوی درمیان نہ ہو محض زیارت کی لیی آیا ہو ۱۲ع **وعن** ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ
حَیَاتِیْ رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابن عمر سی بطریق مرفوع کی کہ جس شخص نے حج کیا پہر زیارت کی میری قبر کی پیچہی مرنی میری کی ہوگا مانند اوس
شخص کے کہ زیارت کی میری بیچ زندگی میری کی نقل کین یہہ دونو حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی اس لیی کہ حضرت حیات النبی ہین اور دلالت کرتی
ہی یہہ حدیث اسپر کہ مناسب ہے یہہ ہی کہ زیارت بعد حج کی کری اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ جو کوئی زیارت کری قبر شریف میری کی واجب لازم ہوتی
ہی اوسکی لیی شفاعت میری اور اور روایت مین آیا ہی کہ جسنی حج کیا بیت اللہ کا اور نہ زیارت کی میری پس تحقیق ظلم کیا مجہپر اور اور روایت مین آیا ہی کہ جسنی قصد کیا طرف
مکی کی یعنی حج کی لیی پہر قصد کیا میری زیارت کا اور مشرف ہونیکا میری مسجد مین تو اوسکی لیی دو حج بہر دو نیکی مقبول لکہی جاتی ہین ۶ جذب القلوب **وعن** یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ جَالِسًا وَّقَبْرٌ یُّحْفَرُ بِالْمَدِیْنَۃِ فَاطَّلَعَ رَجُلٌ فِی الْقَبْرِ فَقَالَ بِئْسَ مَضْجَعُ الْمُؤْمِنِ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِئْسَمَا قُلْتَ قَالَ الرَّجُلُ اِنِّیْ لَمْ اُرِدْ ھٰذَا اِنَّمَا اَرَدْتُّ الْقَتْلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا مِثْلَ الْقَتْلِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا عَلَی الْاَرْضِ بُقْعَۃٌ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ یَّکُوْنَ قَبْرِیْ بِھَا مِنْھَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ رَوَاہُ مَالِکٌ مُرْسَلًا
روایت ہے یحیی بن سعید سے یہہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی اور ایک قبر کہودی جاتی تہی مدینہ مین پس جہانکا ایک شخص نے قبر مین اور کہا برا خوابگاہ مومن کی ہی یعنی یہہ قبر پس فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ بیشک یہہ شخص نے کہ تحقیق میری نہیں ارادہ کیا اسکا سوا کے نہیں کی ارادہ کیا میری قتل فی سبیل اللہ کا بس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے کوئی چیز مانند قتل فی سبیل اللہ کے نہیں ہے زمین پر کوئی جگہہ محبوب تر مجھہ نزدیک میرے کہ ہو قبر میری اوسمین مدینہ سے تین بار فرمائی حضرت نے یہہ بات روایت کی یہہ مالک نے بطریق ارسال کی **ف** مراد ہے وہ چیز یعنی اس سے کہ جب کہا تونے قبر مومن کو باوجود یکہ قبر اسکی باغ ہے باغون جنت کے سے اوسنے کہا کہ یہہ ارادہ میری نہیں کیا کہ قبر مطلق ہے خوابگاہ بلکہ یہہ ارادہ کیا تہا مینے کہ شہید ہونا اللہ کے راہ مین بہتر ہے گہر مین مرنے سے حضرت نے اوسکی بات کو پسند فرمایا اور فرمایا کہ نہیں ہے کوئی چیز مانند شہید ہونے کے راہ خدا مین بہتر کی فضیلت اوسکے کہ مری اور دفن کیا جاوے مدینہ مین برابر ہے کہ شہید ہو یا غیر شہید ہو ساتہہ اس عبارت کی کہ نہین مین ارانج ہے **وعن ابن عباس قال قال عمر بن الخطاب سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو بوادی العقیق یقول اتانی اللیلۃ ات من ربی فقال صل فی ھذا الوادی المبارک وقل عمرۃ فی حجۃ وفی روایۃ وقل عمرۃ وحجۃ رواہ البخاری** اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا عمر بن خطاب نے سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ تہے بیچ وادی عقیق کی فرماتے تہے آیا میرے پاس رات ایک آنیوالا پروردگار میرے کیطرف سے یعنے فرشتہ اور کہا نماز پڑہ اس جنگل مبارک مین اور کہہ عمرہ حج مین اور ایک روایت مین ہے کہ کہہ عمرہ اور حج یعنی نماز اوسمین مانند عمرہ اور حج کی ہے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** وادی عقیق نام ایک جنگل کا ہے مدینہ کی جنگلون مین سے اور کہہ عمرہ حج مین یعنے ہوویگی نماز کو گن برابر عمرہ کے حج مین ہو مقصود بیان کرنا فضیلت نماز کا ہی اوس جنگل مین کہ حکم عمرہ اور حج کا رکہتی ہی اور فضائل مدینہ منورہ کی سوائے فضائل مذکورہ کی اور بہی بہت منقول ہین لکہا ہے علما نے کہ حکیم مطلق جل وعلی نے بیچ مٹی اور میوون اس شہر پاک کی شفا رکہی ہی اور حدیث مین آیا ہے کہ مدینہ کے غبار مین شفا ہی ہر بیماری سے اور بعضی طرق مین آیا ہی کہ شفا ہی جذام اور برص سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضی اصحاب کو حکم فرمایا کہ علاج تپ کا ساتہہ اوس مٹی کے کرین اور مدینہ منورہ مین صحابہ اور تابعین سے یہہ بات ارتا چلی آئی ہی اور بیچ لیجانے اس مٹی کی واسطی دوا کے آثار وارد ہوئے ہین اور اکثر علمانے اس علاج کو تجربہ کیا ہی شیخ مجد الدین فیروزآبادی فرماتے ہین کہ مینی خود اسکا تجربہ کیا ہی کہ میرا غلام برس دن کامل سی عارضہ تپ مین گرفتار تہا مینے یہہ مٹی تہوڑی سی پانی مین ڈالی اور اوس غلام کو پلائی اوسیدن صحت پائی اور نیز یہی حضرت شیخ عبدالحق نے تجربہ اس معالجہ کا کیا جن ایام مین کہ مین وہان وارد تہا گرفتار ہوا ساتہہ عارضہ اس قدمون کی کہ باتفاق طبیبون کے اس سے خوف ہلاک کا ہی طلب شفا کی ساتہہ اس خاک پاک کی تہوڑی سی دنونمین ساتہہ بہت سہل طور کی اس عارضہ سے نجات پائی اور شفا طلب کرنے مدینہ کی میوون سے صحیحین کے حدیث مین آئی ہی کہ جو کوئی سات کہجورین عجوہ کہ ایک قسم ہی کہجور کے نہار منہہ کہاوے کوئی زہر اور کوئی سحر اسکو ضرر نہین کریگا اور آور بزرگی اس شہر کی یہہ ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگونکو وصیت کی تہی اوس شہر کی رہنے والونکے تعظیم وتکریم کی کہ لائق ہے امت میری کو کہ محافظت کرین حرمت ہمسایون میرے کا اور بیچ رعایت حقوق انکی قصور نکرین اور جو کچہہ ایسی صادر ہو مواخذہ نکرین او سمجہی المقدور درگذر کرین جبتک یہہ پرہیز کرین کبائر سے یعنی جبتک کبیرہ کرین تو جو کچہہ حکم شریعت ہے بیچ حق اللہ اور حق بندونکے قایم کرین جو کوئی حفاظت انکے حرمت کے کریگا روز قیامت کے مین اوسکا گواہ اور شفاعت کرنیوالا ہونگا اور جو کوئی حرمت اہل مدینہ کا نگاہ نرکہیگا بلایا جاویگا طینۃ الخبال سے اور طینۃ الخبال ایک حوض ہے دوزخ کی اوسمین پیپ اور لہو دوزخیونکا جمع ہوتا ہے اور آیا ہی کہ ایک روز حضرت نے اپنی دست مبارک اوٹہائی اور دعا کی کہ خداوندا جو کوئی ساتہہ میرے اور میرے شہر والون کے بد خیال کرے جلد اوسکو ہلاک کر اور فرمایا حضرت نے جو کوئی اہل مدینہ کو ڈراوے گویا مجہی ڈرایا اور نسائی مین آیا ہے کہ جسنے ڈرایا اہل مدینہ کو ازراہ ظلم کی ڈراویگا اوسکو اللہ اور ہوگی اوسپر لعنت اللہ کی اور فرشتونکی اور سب لوگونکی اور اور روایت مین آیا ہے کہ کوئی عمل اوسکا نہین مقبول نہ فرض اور نہ نفل اور آداب وہانکی یہہ ہین کہ جسقدر وہان رہے اوسکو غنیمت جانے اور حتی الامکان حاضر مسجد شریف مین رہے اور اعتکاف اوسمین کرے اور خیرات کرے اور تمام اوقات کو صرف نماز روزہ اور درود اور اوراد طاعات مین کرے اور اگر مسجد مین ہو نظر حجرہ شریفہ سے اوٹہاوے اور اگر باہر مسجد کے ہو قبہ شریفہ پر نظر رکہے ساتہہ ہیبت اور تعظیم اور خضوع اور خشوع کی کہ حکم اوسکا بیچ استحباب کے حکم نظر کرنیکا طرف کعبہ کے ہی اور نورانیت اور ذوق کہ نظر کرنیسے طرف قبہ کی اہل شہر سے مشتاق پاتی ہین یافت کرنا اوسکا موقوف اوس حالت پر ہے بیان اسکا نہین ہو سکتا ہے ذوق این مے نشناسی بخدا تانچشی اور اوراد اونکا یہہ ہے کہ جسقدر شب بیداری وہان ہو سکے اگرچہ ایک شب ہو تاہم یہی مدد کہ قدر اوس راتکی شب قدر سی کم نہین ہے بلکہ زیادہ اور چاہئے کہ اوس شب مین کہ ایک ساعت شب بیداری عمر مین ہے درود کثرت حضرت پر بہیجے بلکہ تمام شب اوسمین مشغول رہے اور اگر نیند آنی لگی ساتہہ خیال جمال با کمال حضرت کے لذت حاصل کر کر اوسکو دفع کرے جب حضرت کے جمال با کمال کا خیال کریگا تو نیند کہان اور کچہہ کہان سے قرار حبیت حضور کے کلام وخواب بجا ہے اور آداب وہانکی یہہ ہین کہ دل اور زبان اور اعضا کو بیچ مانند مسجد شریف مین وقت نکلنے کے شہر سے کچہہ اور خلاف ادب سے نگاہ رکہے

اور ہمیشہ تصور اسکا رکہی کہ کس جناب میں حاضر ہون اور اگر کوئی مخل اوسکی اوقات کا ہو اوس سے کنارہ کش ہو وے اور اکتفا کری کلام مختصر پر بقدر ضرورت کی اور آوا مسجد کی
اوپر گذر چکی ہین مثل تہوک وغیرہ ڈالنی کی وہان ضرور ملحوظ رکہی اور مسجد مین آنسی پہلی ... وصلے ... ریاض ومنبر کی ... مین ہو رکہی بلکہ از شوق حال رکہی ...
فضیلت کا ہو سب سے پہلی وہان آوی اور بیٹہی اور بیچ ختم کرنی قرآن کی اوس مسجد مین کہ جگہ نزول قرآن اور جبرئیل کی ہی اگر بیکبار ہو تصور کری ... اور اگر ... کی تو بیچ ... اہل
مطالعہ کری یا کسی سے سنی اون کتابونکو جو بیچ خصلتون اور فضیلتون حضرت سید کائنات کے ہین علیہ افضل الصلوات واشرف التسلیمات تا شوق عبادت اور شوق ملاقات
حضرت کا ہو اور بعد زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بقیع کی کہ اوسمین مزارات صحابہ کرام اور آل اطہار رضی اللہ عنہم وغیرہم کے ہین کری اور زیارت سید الشہداء حضرت
امیر حمزہ چچا حضرت کے کی اور زیارت مسجد قبا اور اور مساجد اور کوؤن اور تمام مکانات حضرت کی کری لیکن کلام اوسمین ہے کہ زیارت بقیع کی ہر روز بعد از زیارت حضرت کی
کری یا روز جمعہ کے فقط جیسیکہ عادت ہو ہی امام کو ہوا اور تابعین نے کہا کہ ہر روز کری اور ہر بار کہ قبر شریف گذری اگرچہ باہر مسجد کے ہو کہڑا رہے اور سلام وصلوٰۃ بہیجی حضرت پر اگرچہ
ہی گذر واقع ہو اور اگر ساتہ قبر شریف کے آوی آداب زیارت کی بجالاوے اور وہان کے لوگونکی محبت وتعظیم ضرور ملحوظ رکہی اگرچہ ساتہ فسق و بدعت کے منسوب و مطعون ہون اس لیے کہ شرف حضرت
کی ... کافی ہی اور یہہ شرف ساتہ کسی گناہ و بدعت کے جاتا نہین اور حسن خاتمہ اور مغفرت سے محروم نہین کرتا اور بعد فارغ ہونکی زیارات سے جب ارادہ وطن کے جانیکا کری جانیکو رخصت
ہو وے مسجد ... ساتہ نماز اور دعا کے بیچ مصلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یا قریب اوسکی بعد ازان زیارت قبر مقدس کی ساتہ آداب زیارت کے کری اور دوسرے احاصل ہو نسعادت کو من کے انجام
... اللہ تعالیٰ سی دعا کری اور قبول ہونا ان عبادات کا اور پہنچنا اہل وعیال میں ساتہ سلامتی کی طلب کری اور یہہ دعا پڑہی اللہم انا نسالک فی سفرنا ہذا البر والتقوی ومن العمل
ما ترضی ... اللہم لا تجعلہ آخر العہد بنبیک ومسجدہ وحرمہ ویسر لی العود الیہ والعکوف لدیہ وارزقنی العفو والعافیۃ فی الدنیا والآخرۃ وردنا الی اہلنا سالمین غانمین آمنین اور ...
اور حصول مقصود ... نیکاہی او سو ... تمام اوقات مین باعث ذوق اور نشان امید واری ہے ابن ... باعث چشم ابر و شبنم ابر گریہ باغ ...
شاد و خوش ... طلب نکری سے تکلف رونیمین کری اور جو مضمون کہ ذوق ورقت لاوین سوچے کہ رونا اس مقام مین بہر وجہ علامت قبولیت
کی ہی اور بعد ازان ... اور ... غمگین ہونیکی مفارقت سی ... اور وقت رخصت کا ... کعبہ ہی کے لیے ہے اور وقت رخصت کے جسقدر ہو سکی تصدق کری
اور وقت پہرنیکی ... وقت پہرنیکی سفر سے آئی ہین رعایت کری اور جب ... نی اسالک خیرہا وخیر اہلہا وخیر ما فیہا واعوذ بک من شرہا وشر اہلہا
وشر ما فیہا اللہم اجعل ... قرارا ورزقا حسنا اور جب شہر مین آوی پڑہی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر آئبون تائبون عابدون
ساجدون لربنا حامدون ... الا اللہ وحدہ صدق وعدہ ونصر عبدہ وہزم الاحزاب وحدہ واعز جندہ فلا شیء بعدہ اور پہلی آنیکی خبر پہنچنی کی خبر بہیجی سی اپنی اہل کو بہیجا کی
اور بیکایک گہر مین نہ چلا آوے ... اور ... بہتر اوقات وقت چاشت ہی یا آخر روز پہلی رات کے اور پہلی گہر مین آنیسی قصد مسجد کا کری اور دو رکعت نماز پڑہے
اگر وقت مکروہ نہو اور دعا کری ... نعمت سلامتی سی پہنچنی کا بجالاوی اور کہی الحمد للہ الذی بنعمتہ وجلالہ تتم الصالحات اور جو کوئی اوسکی آوی مصافحہ کری
اور اگر گلی ملی تو بہی جائز ہی ... مرد نہو اور جب گہر مین آوی دو رکعت نماز پڑہی اور شکر اور دعا اور حمد وثنای مولی بجالاوی اور گہر والونکی
خبر پوچہہ کر مسجد یا کسی اور ... گہر کی آنکر بیٹہی تا لوگ ملنی کو آوین پس جو کوئی ملنی کو آوی اوس سی تواضع اور خوشی سی پیش آوی اور
دعا کری خصوصا شہر مین ... مسافر کی خصوصا حاجی کی پہلی پہنچنی سی شہر مین مستحب ہے اور اگر کوئی خلاف شرع چیز دیکہی مانند بجانی دف
مزامیر کے منع کری اور خلاصہ تمام ... تمام افعال حج کی اور فضل اوضاع یہہ ہے کہ بعد پہرنیکی اس سفر مبارک سے قصد کری اور تجدید توبہ کی اور لازم کری تقوی کو اور کوشش
کری بیچ حاصل کرنی نیکیون ... کہ کہا ہی علمانے کہ علامت حج مبرور کی یہہ ہے کہ جس حالت سے گیا تہا بہتر اوس سے ہو کر پہری اور دلیل اور علامت اوسکی
یہہ ہے کہ حرص ہو اوپر اتباع ... صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سرد دل ہو محبت دنیا اور اہل دنیا کی سی اور سرگرم ہو محبت آخرۃ اور اہل اوسکی مین ... الرحمۃ وجذب القلوب
... تمام ہوا ... ساتہ توفیق وقوۃ اللہ تعالیٰ کی وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ۵